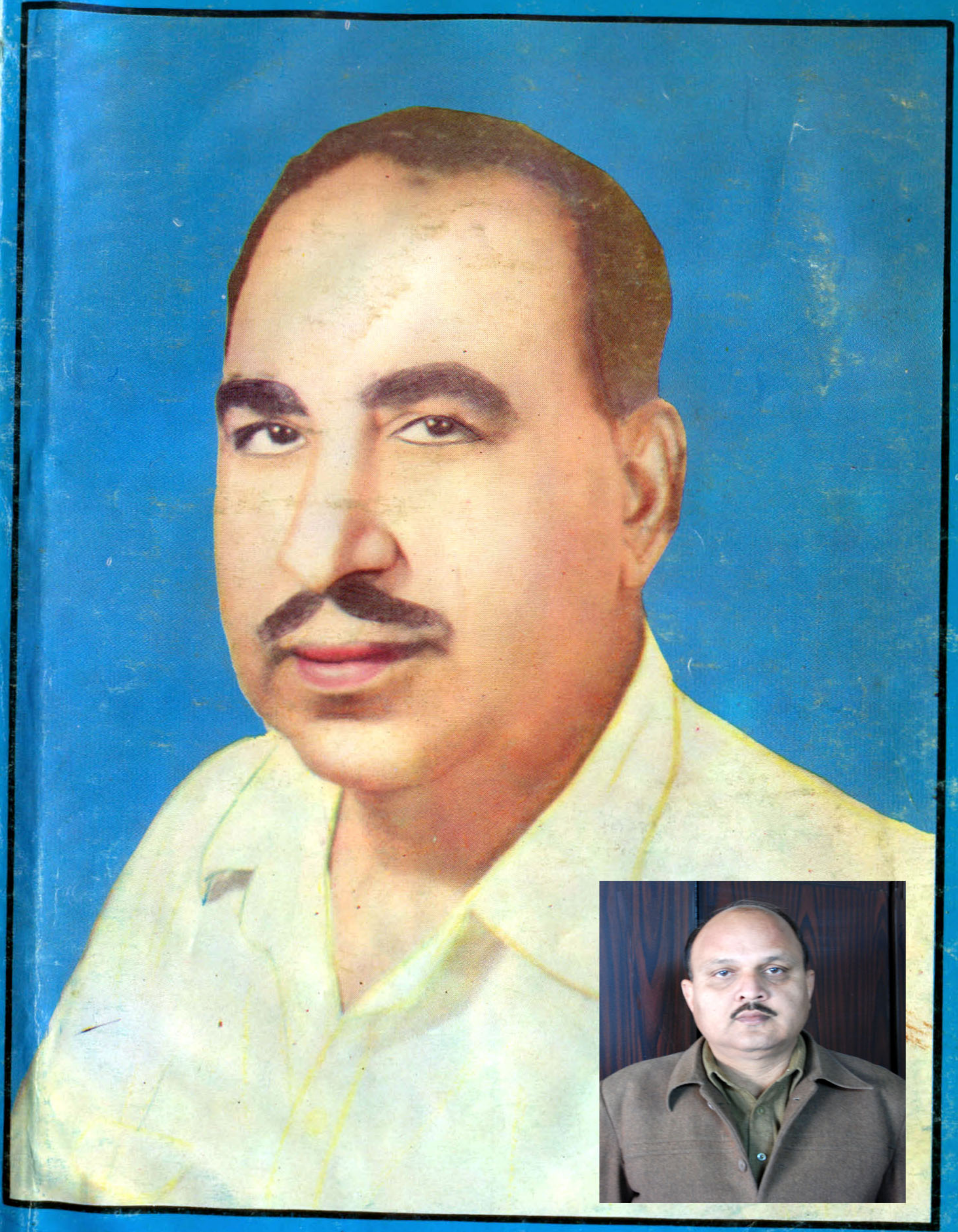
علم الامراض





الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی
مصنف علم الامراض و دیگر طبی کتب



مجدد طب ارسطو دوراں عظیم محقق و طبی سائنسدان موجد قانون مفرد اعضاء
[illegible]

مجدد طب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کے شاگرد رشید

الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری

کی قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی جانیوالی نایاب کتب

- ○ تحقیقات ادویہ سازی
- ○ تحقیقات تشریح اعضائے انسان
- ○ تحقیقات امراض نسواں
- ○ تحقیقات امراض معدہ وامعاء
- ○ تحقیقات خواص المفردات (عضلاتی)
- ○ تحقیقات خواص المفردات (غدی)
- ○ تحقیقات خواص المفردات (اعصابی)
- ○ تحقیقات اسرار النبض
- ○ تحقیقات امراض قلب و عضلات
- ○ تحقیقات امراض دماغ و اعصاب
- ○ تحقیقات امراض جگر و غدد
- ○ تحقیقات طبی اصطلاحات
- ○ تحقیقات امراض اطفال
- ○ تحقیقات علم الامراض
- ○ میرا مطب (کلاں)
- ○ رہبر نظریہ مفرد اعضاء
- ○ تعارف قانون مفرد اعضاء
- ○ سوانح حیات استاد صابر ملتانی
- ○ مجربات قانون مفرد اعضاء
- ○ دستور علاج بالمفرد اعضاء
- ○ کلیات قانون مفرد اعضاء
- ○ غذا سے علاج
- ○ تپ دق و سل
- ○ نظریہ مفرد اعضاء اور دمہ
- ○ نظامات جسم
- ○ علم المجربات تاریخ طب و اطباء
- ○ چارٹ امراض وعلامات و علم الادویہ
- ○ چارٹ مبادیات انسان و مجربات

ملنے کا پتہ (۱) یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل لاہور
(۲) یٰسین طبی خانہ ریلوے روڈ دنیا پور، ضلع لودھراں فون 2773

حصول صحت کے لئے ملکی اور فطری طریقہ علاج اپنائیں صابر ملتانی

قانون مفرد اعضاء

اور

علم الامراض و علم العلاج

قانون مفرد اعضاء علم العلاج کے تمام مروجہ طریقوں میں بے حد سستا عام فہم سائنٹیفک سہل اور دور حاضرہ کا انتہائی ترقی یافتہ جدید اصول علاج ہے جس نے تمام امراض کو صرف تین اعضائے رئیسہ دل دماغ جگر کے تحت تقسیم کر کے طبی دنیا میں عظیم انقلاب پیدا کر دیا ہے قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کا کمال یہ ہے کہ پیچیدہ اور لاعلاج امراض کا علاج بغیر دوائی صرف غذا تبدیل کر کے شرطیہ طور پر کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے (ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے)

کوئی مرض لاعلاج نہیں،

مَا خَلَقَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا خَلَقَ لَہٗ سَبعِینَ دَوَاءً

جس مرض کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اس کیلئے ستر دوائیں بھی پیدا کر دی ہیں

حیاتی مفرد اعضاء دل دماغ جگر میں سے کسی ایک کی غیر طبعی تبدیلی سے امراض پیدا ہوتے ہیں مسکن عضو کو تحریک دینے سے امراض ختم ہو جاتے ہیں صابر ملتانی

قانون مفرد اعضاء

تحقیقِ حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی ؒ

۱۔ دنیائے طب میں عظیم انقلاب (۲) تجدید طب و احیائے فن کیلئے کسوٹی (۳) فرنگی طب (ایلوپیتھی) کیلئے چیلنج

تعریف قانون مفرد اعضاء

جو غذا ہم کھاتے ہیں اس کے اخلاط بنتے ہیں جب یہی اخلاط گاڑھے ہو کر مجسم ہو جاتے ہیں تو مفرد اعضاء (انسجہ ٹشوز) غدد، اعصاب اور عضلات بن جاتے ہیں انہی مفرد اعضاء سے مرکب اعضاء ترتیب پاتے ہیں جیسے معدہ گردے پھیپھڑے وغیرہ

قانون مفرد اعضاء کی خصوصیات

۱۔ قانون مفرد اعضاء نیا طریق علاج ہے جس کے تحت علم و فن طب کو کم از کم وقت میں ذہن نشین کیا جاسکتا ہے

۲۔ امراض و علامات کو مفرد اعضاء دل دماغ جگر سے تطبیق دے کر ان کا فرق واضح کر دیا گیا ہے (۳) تشخیص امراض میں آسانی اور تجویز علاج میں یقینی صورت پیدا ہو جاتی ہے (۴) امراض کے دریا کو کوزے میں بند کر کے صرف تین امراض عضلاتی غدی اعصابی میں تقسیم کر دیا گیا ہے (۵) امراض کے بے معنی اسباب کو دور کر کے یقینی اور مختصر اسباب بیان کر دیئے گئے ہیں (۶) قانون مفرد اعضاء کے اصول پر پیچیدہ اور عسر العلاج امراض کا علاج صرف غذا کی تبدیلی سے کیا جاسکتا ہے (۷) قانون مفرد اعضاء تشخیص و علاج میں ظن و شک و تردد کو جرم سمجھتا ہے (۸) دیگر طریقہ ہائے علاج نے صرف اعصابی امراض ہی بیان کئے ہیں جبکہ قانون مفرد اعضاء نے عضلاتی اور غدی امراض تحقیق کر کے علم الامراض کو مکمل کر دیا ہے۔

۹۔ قانون مفرد اعضاء سے ہی تمام طریقہ ہائے علاج کی اصلاح و تجدید ممکن ہے۔

۱۰۔ دنیا بھر کے طریقہ ہائے علاج کو پرکھنے کے لئے قانون مفرد اعضاء ایک کسوٹی ہے۔

امراض کے متعلق وہ تحقیقات جن کے علم سے یورپ امریکہ روس چین تاحال بے خبر ہیں

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج مع بیاض یٰسین

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت تینوں حیاتی اعضاء (دل) (دماغ) (جگر) میں پیدا ہونے والی تمام تکالیف و علامات کی مدلل تشریح کے بعد ہر ایک کی تحریک مزاج نبض اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے کتاب کے آخر میں یقینی و بے خطا تجربات بھی دیئے گئے ہیں جنہیں ضرورت کے مطابق بالا عضاء بے خوف و خطر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مصنفہ و مرتبہ
الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری
شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی
مدیر اعلیٰ ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیا پور
معاونین حکیم محمد یونس و حکیم محمد الیاس و حکیم محمد عارف

☆ نام کتاب ○○○○○ تحقیقات علم الامراض
☆ نام مصنف ○○○○○ الحاج حکیم محمد لیسین دنیا پوری
☆ ناشر ○○○○○○○ لیسین طبی کتب خانہ دنیا پور
☆ کتابت ○○○○○○ عبد الرحمن ملتانی و حکیم محمد منور شاہ کاموکی
☆ ناظم طباعت ○○○○○ حکیم محمد عارف دنیا پور
☆ ایڈیشن ○○○○○○ اول
☆ تعداد ○○○○○○ 1000
☆ صفحات ○○○○○○ 1328
☆ قیمت مجلد ○○○○○ 300 روپے

ملنے کا پتہ

(1) لیسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں فون 06518/2773
(2) لیسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

معنون

تحقیقات علم الامراض اور ان کا علاج خالص طبی کتاب ہے جو قانون مفرد اعضاء کے تحت پیش کی گئی ہے جس میں امراض و علامات کی حقیقت ماہیت کی مدلل تشریح و توضیح کرنے کے بعد چھوٹی سے چھوٹی کوئی تکلیف یا بڑی بڑی سے پیچیدہ مرض کا قانون مفرد اعضاء کے تحت کامیاب علاج پیش کیا گیا ہے اس کتاب کو متقدمین اطباء میں بقراط افلاطون زکریا رازی جالینوس جابر بن حیان اور متاخرین اطباء محمد اکبر ارزانی حکیم محمد اجمل خان صاحب حکیم کبیر الدین صاحب حکیم محمد سعید (ہمدرد والے) کی کتب سے خصوصاً حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی صاحب کی کتب سے استفادہ حاصل کر کے تحریر کیا گیا ہے تحقیقات علم الامراض پر میری تمام کتب سے زیادہ محنت و مشقت ہوئی ہے اسے میں نے پچیس سال میں بڑی مشکل سے مکمل کیا اس میں میری کوشش رہی ہے کہ ہر تکلیف اور مرض کو نہائت سادہ اور آسان الفاظ میں سمجھایا جائے جس سے معمولی پڑھا لکھا شخص بھی مکمل استفادہ حاصل کر سکے تاکہ احیائے طب اور تجدید طب کا مقصد حاصل ہو سکے۔

میں اپنی اس کتاب کو ہر نام لیوائے طب خصوصاً قارئین قانون مفرد اعضاء کے نام معنون کرتا ہوں میری دعا ہے کہ اس سے ڈاکٹر حکیم طبیب وید ہومیو پیتھ اور حاملین قانون مفرد اعضاء فیض حاصل کر سکیں۔

خادم فن

حکیم محمد لیسین دنیا پور

میزان الطب

المعروف

علم العلاج

مصنفہ: حکیم محمد یٰسین و حکیم محمد شریف

چھٹا ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔

اس کتاب میں یٰسین دواخانہ میں ۱۹۵۷ء سے اب تک جن پیچیدہ اور عسر العلاج امراض میں مبتلا مریضوں کا میاب علاج کیا گیا ان کے حالات و واقعات، تشخیص نبض، علاج، دوائی علاج اور پرہیز تفصیلاً درج ہے اس کتاب کی مدد سے معمولی پڑھا لکھا انسان بھی اپنا اور اپنے گھر والوں کا علاج آسانی سے کر سکتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے مطابق علم العلاج پر لکھی جانیوالی مستند کتاب ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کو تجدید طب کالج کے نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے۔

ملنے کا پتہ

فون نمبر ۲۷۷۳

یٰسین دواخانہ وطبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

یٰسین دواخانہ وطبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں

تحقیقات طبی اصطلاحات

ڈکشنری آف قانون مفرد اعضاء
المعروف

مصنفہ حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

ہر علم و فن کی اپنی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں جنہیں اس فن کی جان کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا اسی طرح طب اسلامی کی بھی اپنی مخصوص اصطلاحات ہیں محققین نے طبی نکات کے اسرار و رموز ان اصطلاحات میں اس طرح بند کر دیے ہیں جس طرح خالق مطلق نے انسانی جسم میں بے شمار اعضاء بند کر دیے ہیں جس طرح اندرونی اعضاء کی ماہیت و حقیقت اور ان کے افعال و اثرات سمجھنے کے لئے انسانی جسم کا اپریشن ضروری ہے اسی طرح طبی اصطلاحات کو سمجھنے کے لئے ان کا اپریشن بھی ضروری ہے میں نے ان اصطلاحات کو سمجھانے کے لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت اپریشن کر کے ان کے اندر سموئے گئے اسرار و رموز کی مدلل تشریح کر کے شائع کر دیا ہے یہ کتاب طبیبوں حکیموں ویدوں اور ڈاکٹروں کو طبی نکات سمجھنے میں یکساں مفید ہے آج ہی طلب کریں

ماہنامہ **قانون مفرد اعضاء** دنیا پور

ماہنامہ قانون مفرد اعضاء ہر ماہ باقاعدہ شائع ہوتا ہے اس میں سیاست سے ہٹ کر طب کے مختلف موضوعات پر محققانہ مضامین شائع ہوتے ہیں ہر سال ایک خاص ایڈیشن شائع ہوتا ہے جو ماہنامہ کے سالانہ خریداروں کو مفت دیا جاتا ہے سالانہ چندہ صرف 120 روپے جاری کرانے کے لئے رابطہ کریں

یٰسین دواخانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لودھراں

یٰسین دواخانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

[illegible]

فہرست مضامین

تکالیف پھیپھڑہ

تکالیف فم

تکالیف معدہ و امعاء

امراض جگر و غدد

تکالیف ناک

تکالیف کان

بالوں کی تکالیف

نام مضامین	صفحہ

ختم شد

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

مقدمہ

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد و ثناء اور نبی آخر زماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام کے بعد قارئین کی خدمت میں تمام امراض کی حقیقت ماہیت تشخیص تجویز تدبیر اور ان کے موثر علاج کو تحقیقات کو علم الامراض میں تحریر کر کے پیش کر رہا ہوں

قارئین جب سے حضرت انسان نے اس جہان فانی میں قدم رکھا ہے اس وقت سے لیکر آج تک صحت اور مرض کا تعلق اس کے ساتھ لازم ملزوم کے حیثیت سے آرہا ہے یعنی کبھی صحت مند ہے تو کبھی کسی بیماری میں مبتلا ہے البتہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ صحت مند بھی ہو اور بیمار بھی ہو

یہ حقیقت ہے کہ ہمیشہ بیماری کا علاج کیا جاتا ہے صحت کا نہیں یاد رکھیں صحت فطرت ہے اور بیماری فطرت سے دوری کا نام ہے دوسرے لفظوں میں صحت اعمال صالح اور انسانی مشین کے صحیح کام کرنے کا نام ہے جبکہ بیماری اعمال صالح سے فرار اسراف اور انسانی مشین کے کل پرزوں کے صحیح کام نہ کرنے کا نام ہے

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ برائی کبھی بھی کسی قانون قاعدہ کی تحت نہیں ہوتی بلکہ برائی وہ شے یا عمل ہے جو نیکی اور بھلائی کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتی ہے بالکل اسی طرح مرض بھی کسی قانون کے تحت پیدا نہیں ہوتا بلکہ جب صحت کے قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو مرض پیدا ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا میں تبھی جو بھی طریقہ ہائے علاج مروج ہیں سب نے مرض کی پیدائش کو اعضاء کا بگاڑ اور صحت کے قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے

یاد رکھیں کہ مرض کی ابتدائی صورت کسی مفرد عضو و نسیج میں تحریک یا خون کی مزاج کیفیات میں کمی بیشی اور خون کے کیمیائی مادوں (اخلاط) میں تغیر سے پیدا ہوتا ہے پھر محرک عضو میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے جس سے خون کا دباو بڑھ کو سوزش جلن خارش ورم بخار وغیرہ پیدا ہو کر مرض پیدا ہو جاتا ہے

قانون مفرد اعضاء میں مرض کی ماہیت جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اول معلوم کیا جائے کی کس مفرد عضو میں تیزی ہے یعنی کس مفرد عضو میں دوران خون کی آمد زیادہ ہے اور کس مفرد عضو میں سے خون کم ہو رہا ہے یعنی کس مفرد عضو سے خون نکل کر محرک عضو کی طرف جارہا ہے اور کس مفرد عضو میں خون کی انتہائی کمی واقع ہو رہی ہے

یاد رکھیں کہ جس مفرد عضو میں خون کی آمد زیادہ ہو اس میں تحریک ہے اور جس مفرد عضو میں سے خون نکل کر محرک عضو میں جارہا ہے اس میں تحلیل ہے اور جس مفرد عضو میں خون کی انتہائی کمی واقع ہو گئی ہو اس میں تسکین ہے

مقام مرض

قانون مفرد اعضاء کی نظر میں جس مفرد عضو میں خون کی انتہائی کمی واقع ہو گئی ہے وہ بیمار ہے اور جس مفر عضو میں خون زیادہ جمع ہو گیا ہے اس میں تحریک و تیزی ہے اسی کو محرک عضو کہتے ہیں

علاج کے لئے یہ اصول وضع کیا گیا ہے کہ تسکین والے مفرد اعضاء کی غذا دوا جسم میں داخل کی جائے تاکہ وہ تحریک میں آجائے اس سے مرض فوراً دور ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے

مثلاً دماغ و اعصاب میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس سے اس میں سوزش درد ورم تک ہو سکتا ہے اب یہ فعل میں انتہائی تیز ہو گیا ہے دوران خون جگر سے نکل کر دماغ میں پہنچ رہا ہے جس سے جگر میں تحلیل واقع ہو کر کمزوری اور ضعف ہو رہا ہے جبکہ قلب و عضلات میں دوران خون میں انتہائی کمی ہو گئی ہے جس سے قلب و عضلات میں تسکین کی حالت پیدا ہو چکی ہے

علاج

قانون مفرد اعضاء علاج کے لئے قلب و عضلات کی غذا دوا جسم میں داخل کرنے کا حکم دیتا ہے اور دماغ اعصاب کی غذا دوا بند کرنے کی سفارش کرتا ہے

نتیجہ علاج

جونہی قلب و عضلات کی غذا دوا جسم میں جائے گی فوراً دوران خون قلب و عضلات کی طرف بڑھنا شروع ہو جائے گا اور دماغ اعصاب میں خون کم ہو کر (تحلیل ہو کر) سوزش درد ورم کو آرام آجائے گا اور آہستہ آہستہ سوزش درد ورم تحلیل ہو جائیں گے اور مریض مکمل صحت یاب ہو جائے گا

قارئین یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دے رہی ہے امراض کی ماہیت حقیقت یعنی تشخیص بے خطا علاج تجویز کرنے کے لئے تحریر کی گئی ہے اگر آپ نے مندرجہ بالا کسوٹی کو سمجھ لیا اور امراض کی تشخیص اس اصول کے تحت کی تو انشاء اللہ آپ کسی بیماری کے علاج میں کبھی ناکام نہیں ہونگے

تشخیص امراض کے مختلف طریق

قارئین آپ کو بخوبی علم ہے کہ تشخیص امراض اور ان کے علاج کے لئے بہت سے طریق علاج طبی دنیا میں رائج ہیں ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ ہمارا طریق علاج ہی صحیح ہے باقی سب غلط ہیں حالانکہ یہ دعویٰ درست نہیں

یاد رکھیں کہ جس طریق علاج کی بنیاد فطری اعمال پر قائم ہے اسی کا دعویٰ شفاء درست ہے اور جس طریق علاج کی بنیاد قوانین فطرت پر قائم نہیں اس میں حقیقی شفاء ممکن نہیں ہے بلکہ ایسے طریقہ علاج سے علامات مرض دبائی تو جاسکتی ہیں لیکن ان کا مستقل تدارک ممکن نہیں

مثلاً ایلوپیتھی طریقہ علاج کی بنیاد کیفیات مزاج اخلاط اور اعضاء کی بجائے جراثیم کا قلع قمع کرنے پر قائم ہے جو کہ درست نہیں ہے کیونکہ جراثیم اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتے جب تک کوئی فاضل مادہ رک نہ جائے اور چند گھنٹے سے لے کر چند دن تک مخصوص ماحول میں پڑا نہ رہے اس میں جراثیم پیدا نہیں ہوتے

یاد رکھیں جب کوئی مواد کسی مفرد عضو کی کمزوری کی وجہ سے بدن کے اندر کسی جگہ رک جاتا ہے اور اسے رکے ہوئے چند گھنٹے سے لے کر کئی دن گزر جاتے ہیں تو اس مواد میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں

لہٰذا یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ پہلے کسی مفرد عضو میں بگاڑ ہوا پھر اس کی کمزوری کی وجہ سے اس کا فاضل مواد (فضلہ) بدن سے نہ نکل سکا بلکہ کسی جگہ پڑا رہا پھر اس میں جراثیم پیدا ہو گئے لہٰذا مفرد اعضاء کا بگاڑ باعث مرض و تکلیف ہے اور چونکہ جراثیم مفرد اعضاء کے بگاڑ کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے جراثیم کو باعث امراض و تکالیف کہنا درست نہیں ہے

یہی وجہ ہے کہ ایلوپیتھی کے علاج معالجہ کے متعلق یہ مقولہ مشہور ہو گیا ہے ایلوپیتھی طریقہ علاج میں امراض کا مستقل علاج نہیں ہے البتہ چیر پھاڑ اور اپریشن کا عمل

کامیاب ہے اگر ایلوپیتھی سے اپریشن کا عمل نکال دیا جائے تو علاج معالجہ کے معاملہ میں ایلوپیتھی صفر ہے

اسی طرح ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی بنیاد بھی فطری اعمال پر نہیں رکھی گئی بلکہ اس کی بنیاد مفرد اعضاء کے بگاڑ کی بجائے روح یعنی وائیٹل فورس کے بگاڑ اور بدن میں پائی جانے والی علامات کو کسی دوا کی علامات سے تطبیق دینے پر رکھی گئی ہے جس سے تشخیص اور تجویز کے تقاضے پورے نہیں ہوتے لہٰذا اس طریقہ علاج سے مستقل امراض کا قلع قمع ممکن نہیں ہے

ان کے علاوہ سوائے ایورویدک اور طب یونانی کے تمام طریقہ ہائے علاج مرض کو دبانے اور عارضی شفائی علامات پیدا کرنے کی کچھ نہیں کرتے ایورویدک اور طب یونانی قدیم طریقہ علاج ہیں ان کی بنیادیں ارکان مزاج کیفیات اخلاط اور مفرد اعضاء کے بگاڑ پر رکھی گئی ہیں اور امراض کے علاج میں کامیاب ہیں اور شفائی اثرات میں ان کا کوئی ثانی نہیں انہی صفات کی وجہ سے زمانہ قدیم سے قائم دائم ہے

قانون مفرد اعضاء کا ایورویدک اور طب یونانی سے فرق

قانون مفرد اعضاء کا ایورویدک اور طب یونانی سے کئی بنیادی امور پر اختلاف ہے خاص کر تشخیص اور تجویز پر ایک اختلاف واضح کر رہا ہوں ورنہ مقدمہ بہت طویل ہو جائے گا

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ایورویدک طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء بھی امراض کی پیدائش اعضاء کا بگاڑ ہی تسلیم کرتے ہیں

لیکن

ایورویدک اور طب یونانی مفرد اعضاء کی بجائے مرکب اعضاء کو بیمار تسلیم کرتے ہیں مثلاً جب معدہ میں کوئی تکلیف ہو تو تمام معدہ کو بیمار تسلیم کر لیا جاتا ہے جیسے اگر پیٹ میں درد ہو تو سوزش معدہ کہتے ہیں اسی طرح اگر آنکھ میں درد ہو تو درد آنکھ اگر آنکھ میں سوزش ہو تو اسے آشوب چشم کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب آنکھ میں سوزش ہے یا آنکھ دکھتی ہے تو تمام آنکھ بیمار ہے

لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ تشریح اعضائے انسان کے تحت معدہ مفرد عضو نہیں ہے بلکہ مرکب ہے مفرد اعضاء سے مثلاً معدہ کی بناوٹ میں اعصاب بھی ہیں جو دماغ کے تحت کام کرتے ہیں معدہ میں عضلات بھی ہیں جو قلب و عضلات کے تحت کام کرتے ہیں اور معدہ کی بناوٹ میں غدد و غشا مخاطی بھی ہیں جو جگر و غدد کے تحت کام کرتے ہیں لہٰذا جب بھی معدہ یا آنکھ میں کوئی تکلیف ہوگی تو تمام معدہ یا آنکھ بیمار نہ ہوگی بلکہ اگر معدہ کے اعصاب کے فعل میں تحریک اور تیزی ہوگی تو یہ معدہ کی اعصابی مرض ہوگی اور اگر معدہ کے عضلات میں تیزی اور تحریک ہوگی جس سے درد معدہ بھی ہو سکتا ہے تو یہ معدہ کی عضلاتی مرض ہوگی اسی طرح اگر معدہ کے غدد میں تیزی و تحریک ہوگی تو یہ معدہ کی غدی مرض ہوگی اس سے معدہ میں مروڑ اور ابکائیاں بھی آسکتی ہیں

چونکہ معدہ میں مختلف مفرد اعضاء ہیں اس لئے معدہ کے جس مفرد عضو میں تیزی و تحریک ہوگی اس کے بعد والے مفرد عضو میں تسکین ہوگی وہی بیمار ہوگا علاج کے لئے معدہ

تسکین والے مفرد عضو کو تیزی و تحریک میں لایا جائے گا جو معدہ کا یقینی اور مستقل علاج

قانون مفرد اعضاء کی یہی بنیادی ماہیت مرض اور تجویز علاج ایورویدک اور طب یونانی سے الگ ہونے کا سبب بنی اسی بنیادی حقیقت مرض کے تحت میں نے تحقیقات علم الامراض لکھی ہے اس میں سر سے پیر تک کی تکالیف و علامات کی تشریح کر کے یقینی تفصیل اور موثر علاج پیش کیا ہے

تحقیقات علم الامراض کی خصوصیات

☆ تحقیقات علم الامراض قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی گئی ہے جس کو تمام علم الامراض کی کتب سے انفرادیت حاصل ہے

☆ چونکہ امراض کی تعداد کا تعین کر دیا گیا ہے جو تعداد میں تین ہیں جنہیں اعصابی غدی اور عضلاتی امراض کا نام دیا گیا ہے کتاب ہذا میں ہزاروں لاکھوں تکالیف اور علامات کو انہی تین امراض میں ضم کر کے اور ہر ایک کی مدلل تشریح کر کے موثر علاج پیش کیا گیا ہے

☆ چونکہ حیاتی مفرد اعضاء تین ہیں اس لئے بدن کی تقسیم بھی تین حصوں میں کر دی گئی ہے جن کے نام حیاتی مفرد اعضاء کے نام پر رکھے گئے ہیں (۱) دماغی و اعصابی حصہ (۲) قلبی و عضلاتی حصہ (۳) جگری و غدی حصہ کے نام سے مشہور ہیں

☆ چونکہ امراض و علامات کی تقسیم بالا عضاء کی گئی ہے اس لئے کتاب ہذا کو تین ابواب (عضلاتی) (غدی) اور (اعصابی) کے نام سے تحریر کیا گیا ہے

☆ جب سے طبی دنیا وجود میں آئی ہے اس نے اب …
تشریح و توضیح کی ہے لیکن بدن انسان کی دو تہائی امراض عضـ…
امراض کا کہیں ذکر تک نہیں کیا۔

کتاب ہذا میں میں نے ان امراض کی شرح بسط سے تشـ…
علاج پیش کیا ہے

☆ جوں جوں وقت گزر رہا ہے تحقیقات کا حلقہ وسیع …
تحقیقات میں مسلسل تجدید و اصلاح ہو رہی ہے

مثلاً طبی و ڈاکٹری تحقیقات کے مطابق اعصاب کی ایک قسم …
کو حرکی اعصاب (موٹر نروز) تسلیم کیا جاتا رہا ہے لیکن قانون مفرد ا…
ہے کیونکہ اعصاب تو احساس کے مفرد اعضاء ہیں ان کا کام تو خبریں لا…
سوا کچھ نہیں ہے انہیں تو کسی قسم کی حرکت کرنا نہیں آتی اس لئے ا…
تسلیم کرنا غلط ہے

☆ قدرت نے حرکت کے اعضاء جسم انسان کے اندر قلب …
کئے ہیں قلب و عضلات کا کام حرکت کرنا ہے قلب پیدائش سے قبل حـ…
شروع کرتا ہے اور موت تک حرکت کرتا رہتا ہے کتاب ہذا میں اعصا…
میں اس غلطی کا ازالہ کر دیا گیا ہے

☆ سائنسی اور طبی دنیا نے آج تک حواس خمسہ اندرونی …
بیرونی تسلیم کر کے تشریح و توضیح کی ہے

لیکن

لیکن قانون مفرد اعضاء ان میں چھٹی حس کا وجود ثابت کرتا ہے جو ہر انسان میں
…ت موجود ہوتی ہے اور اس سے وہ ہر وقت فائدہ اٹھاتا ہے

یاداشت

قارئین طبی محققین اس سے پہلے بھی چھٹی حس تسلیم کرتے تھے لیکن چھٹی حس کو
…انسان میں تسلیم کرنے کی بجائے بعض انسانوں میں تسلیم کیا جاتا تھا جس کے ذریعے وہ
…ق الفطرت اور عجیب کام کرتے تھے انہی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی چھٹی حس
…ار ہو گئی ہے

قارئین ذہن نشین کر لیں

کہ ہمیں یا کسی انسان کو ایسی حس کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کبھی تو اس کے
…در بیدار ہو جائے کبھی ساری عمر دبی رہے۔

یاد رکھیں حواس ہر انسان کے لئے پہرے دار ہیں اور ہر وقت چوکس و چوبند
…تے ہیں چھٹی حس بھی ہر انسان میں ہر وقت موجود رہتی ہے اور پہرہ دیتی ہے اور کبھی
…فل نہیں ہوتی قانون مفرد اعضاء نے چھٹی حس وزن و دباؤ معلوم کرنے والی حس تشخیص
… ہے اور اسے عضلاتی حس بتایا ہے

کتاب ہذا میں میں نے حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں کے عنوان سے اس
…تاب کے اعصابی حصہ میں نہایت شرح بسط سے چھٹی حس کے نام سے تشریح کی ہے

☆ اسی طرح اندرونی حواس کی تشریح میں جو فاش غلطیاں ہوئی ہیں انہیں
…قانون مفرد اعضاء کی تحت درست کر دیا ہے

قارئین ذ…
امراض کی پیدائش ا…
ایورویدک اور طـ…
جب معدہ میں کوئی …
تو سوزش معدہ کہتے …
اسے آشوب چشم ک…
تو تمام آنکھ بیمار ہے …
لیکن حقـ…
نہیں ہے بلکہ مرکـ…
کے تحت کام کرتـ…
اور معدہ کی بناو…
لہٰذا جب بھی مـ…
معدہ کے اعصاب …
اگر معدہ کے عضـ…
معدہ کی عضلاتی مـ…
غدی مرض ہوگی ا…
چونکہ مـ…
و تحریک ہوگی اس …

☆ امراض کی تشریح طریقہ تشخیص اور تجویز علاج میں بے جا طوالت کو مد رکھتے ہوئے اور اختصار سے کام لیتے ہوئے سائنسی بنیادوں پر تشریح کر کے یقینی تش اور چند اجزاء (چار پانچ سے زیادہ نہیں) پر مشتمل مجرب نسخہ جات اور قانون مفرد اع کے فارماکوپیا کے نسخہ جات کے حوالہ جات دے کر علاج تجویز کرنے کی ہدائت کی ہے

☆ ہر مجرب نسخہ کے اجزا ملکی جڑی بوٹیوں پر مشتمل ہیں تاکہ ہر چھوٹے بڑ دیہات و شہروں میں نسخہ جات کے اجزا آسانی سے مل سکیں

☆ طبی کتب میں خون کے امراض جلد کے امراض جراثیمی امراض متع امراض صفراوی امراض بلغمی امرض سوداوی امراض جنسی امراض کے باب کر کے بڑی لمبی چوڑی تشریحات کر کے علاج تجویز کئے ہیں

لیکن میں نے ان سب کو حیاتی مفرد اعضاء کے تحت تطبیق دے کر بے جا طوا کو ختم کر کے یقینی اور بے خطا علاج پیش کیا ہے

☆ زندگی میں وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا انسان جہاں ماحول کی گرمی سر نفسیاتی جذبات اخلاط کی کمی بیشی اور ماکولات و مشروبات کے بے جا مصرف سے بیمار ہو ہے وہاں اتفاقی حادثات سے اس کا جسم چکنا چور ہو جاتا ہے اور اکثر موت کے منہ میں جاتا ہے اور اگر بچ جائے تو اس کا ایک ایک پل چیخ و پکار اور آہ و بکار میں گذرتا ہے چو وغیرہ سے گوشت پھوٹ جاتا ہے اور ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں جنہیں درست کرنا ضروری ہے کتاب ہذا میں اتفاقی حادثات سے مجروح ہونے والے کو طبی امداد پہنچانے اور قابل طبی یا جراح یا ہسپتال لے جانے کے لئے مخصوص طریقے تحریر کئے گئے ہیں اور اشکال مجروح کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے طریقے بتائے گئے ہیں

☆ اس کائنات میں معمولی اثرات والی اور تیز اثرات والی ادویہ پائی جاتی اطباء نے معمولی یا قابل برداشت اثرات والی اشیأ کو ادویات کے نام سے تحریر کیا ہے

اور تیز اثرات والی ادویہ کو جن کی ذرا سے مقدار کھا لینے سے موت واقع ہو جاتی ہے کو زہریلی ادویہ یا زہروں کے نام سے تحریر کیا ہے۔

☆ بعض دفعہ غلطی سے تیز اثر والی دوا (زہر) زیادہ مقدار میں کھالی جاتی ہے یا بدنیتی سے کوئی شخص کسی آدمی کو زیادہ مقدار میں کھلا دیتا ہے جس سے زہر خوردہ کے مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے ایسے موقع پر کھلائی گئی زہر کا تریاق استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مرتے ہوئے شخص کی جان بچائی جا سکے

کتاب ہذا میں مشہور و معروف چند تیز اثرات والی زہریلی ادویہ کے افعال و اثرات اور کھانے کے بعد پیدا ہونے والی علامات کو تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے ساتھ ہی کھائی گئی زہریلی دوا کا تریاق بھی تحریر کیا گیا ہے جس اسے اکثر زہر خوردہ مریض بچ جاتا ہے۔

☆ کتاب کے آخر میں خاندانی مجربات درج کئے گئے ہیں جن کے خواص و فوائد اور افعال و اثرات تجربہ شدہ ہیں قارئین انہیں بے خوف و خطر ضرورت اور ہدائت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ جب بھی کوئی مصنف کوئی تحقیقاتی کتاب تحریر کرتا ہے تحریر کے دوران بعض ایسے مقامات آجاتے ہیں جہاں سابقہ تحقیقات سے ٹکراو پیدا ہوجاتا ہے ایسے موقعوں پر بعض

اعتراضات اٹھانے پڑتے ہیں جن سے کسی محقق یا مصنف کی دل آزاری ہو سکتی ہے میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

☆ قانون مفرد اعضاء کے نصاب میں آج تک علم الامراض کی کوئی کتاب جو قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی گئی ہو موجود نہیں تھی مجبوراً میرا مطب پڑھائی جاتی تھی۔

اب تحقیقات علم الامراض شائع ہو گئی ہے جس سے قانون مفرد اعضاء کا نصاب مکمل ہو گیا ہے۔

☆ کتاب ہذا کو شائع کرنے سے پہلے متعدد اطباء سے اصلاحی مشورے لئے گئے انہوں نے غلطیوں کی اصلاح کی میں نے بتائی گئی غلطیوں کی اصلاح کی اس طرح حتی المقدور اسے اغلاط سے پاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن انسان خطا کا پتلا ہے بہت سی غلطیاں پھر بھی رہ سکتی ہیں قارئین سے التماس ہے کہ جہاں غلطی یا کمی پائیں تو مجھے آگاہ کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست کر دیا جائے۔

☆ آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس محنت کو حاملین قانون مفرد اعضاء کو تشخیص امراض و تجویز علاج کے سلسلہ میں مشعل راہ بنائے۔

آمین ثم آمین

حکیم محمد یاسین دنیا پوری

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج

حصہ اول عضلاتی

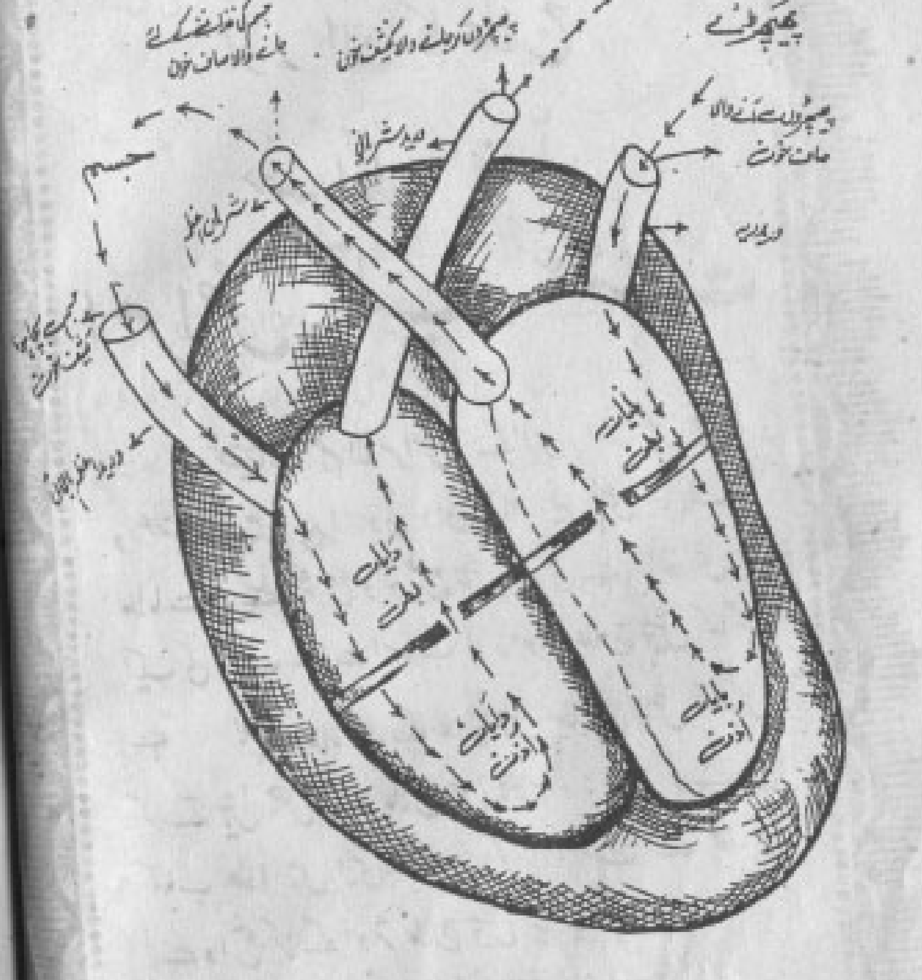
امراض قلب و عضلات

تحقیقات علم الامراض کے اس حصہ میں قلب و عضلات میں پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی تکالیف و علامات کی پہلے تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے ساتھ ہی ہر ایک کی تحریک علامات اسباب اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے بعض علامات کے علاج میں معالجین فاش غلطیاں کرتے ہیں جس سے علاج میں ناکام و نامراد رہتے ہیں کتاب ھذا میں ایسی غلطیوں کو یادداشت کے عنوان سے واضح کر کے موثر علاج پیش کیا گیا ہے

خادم فن و قانون مفرد اعضاء

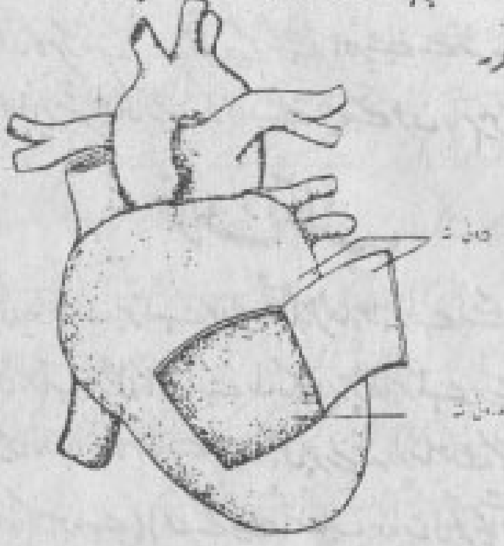
حکیم محمد یٰسین دنیا پوری

دل اور دوران خون



دل اور اس کی بناوٹ

امراض قلب سمجھنے سے پہلے دل اور اس کی بناوٹ سمجھنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ امراض کی تشریح سمجھنے میں آسانی ہو۔



جاننا چاہیے کہ قلب حیاتی اعضا میں سے ہے جو سینے میں بائیں پستان کے نزدیک واقع ہے اس کی شکل سیب کی مانند ہے اور اس کی بناوٹ عضلاتی النسیج سے ہے۔ اس کا رنگ نارنگی میں سرخ اور پھر سرخ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر دائیں بائیں دو دو خانے ہوتے ہیں اوپر کے خانے کو اذن اور نیچے کے خانے کو بطن کہتے ہیں

دوران خون

تمام جسم کا سیاہی مائل خون دائیں اذن میں گرتا ہے پھر وہاں سے دائیں بطن میں پڑتا ہے۔ دایاں بطن زبردست پریشر کے ساتھ اس گندے خون کو صفائی کے لئے پھیپھڑوں کی طرف بھیج دیتا ہے جہاں کاربانک ایسڈ گیس اور آکسیجن کا تبادلہ ہوتا ہے پھیپھڑے اس خون کو صاف

کرکے واپس قلب کے بائیں اُذن میں بھیج دیتے ہیں جہاں سے خون قلب کے بائیں بطن سے زبردست پریشر کے ساتھ شریانوں کے ذریعے تمام اعضائے جسم کی غذا بخشنے کے لئے چلا جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ شریانوں کا مرکز قلب ہے۔ قلب کے سکڑنے اور پھیلنے سے شریانوں میں تڑپ پیدا ہو جاتا ہے کلائی پر شریان کی تڑپ کو ہی دیکھتے ہیں جسے عرف عام میں نبض کہتے ہیں

غلاف قلب

یہ مخروطی شکل کا تھیلی نما غلاف ہوتا ہے جو دل پر اُلٹا چڑھا ہوا ہوتا ہے اسکے دو طبق ہوتے ہیں۔ اندرونی باریک طبق جو آب دار جھلی کا ہوتا ہے دل کے اوپر چڑھا ہوتا ہے بربنائے قشری (اپیتھیلی ٹشوز) کا ہوتا ہے جس میں غدی اثر کام کرتا ہے بیرونی طبق جو ریشہ دار ساخت کا ہوتا ہے وہ نسیج اعصابی (نروز ٹشوز کا ہوتا ہے) اس کے ذریعے اعصاب و دماغ کی تحریکات دل تک پہنچتی ہیں دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ الٹا لٹکا ہوا ہوتا ہے دوسرے اس پر غلاف الٹا چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ تیسرے یہاں دوران خون الٹا چلتا ہے یعنی شریانوں میں وریدی خون اور وریدوں میں شریانی خون ہوتا ہے، چوتھے یہاں دوران خون واپس لوٹتا ہے گویا یہ بالکل انقلاب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں قلب عضو رئیس ہے، پھیپھڑے، معدہ ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات اور شریانیں اسکے خادم ہیں۔

دل کی حرکات کیوں جاری رہتی ہیں؟ اور اسے کون متحرک رکھتا ہے

دل کی حرکات اسلئے جاری رہتی ہیں کیونکہ دل کے ذمے جسم کے تمام اعضاء کو خون کے ذریعے غذا مہیا کرنا ہے چونکہ دل کی حرکات سے دوران خون جاری رہتا ہے اس کی حرکات جاری

رہنا ضروری ہیں۔

جہاں تک قلب کو متحرک رکھنے والے محرک کا تعلق ہے اس کے متعلق حکماء کے مختلف خیال ہیں مثلاً جالینوس وغیرہ کا خیال تھا کہ قلب روح حیوانی سے متحرک ہے کیونکہ وہ قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حکیم دیقوریدوس کا خیال تھا کہ چونکہ دل کی گرمی سے خون پھیلتا ہے اسلئے خون کے پھیلاؤ سے قلب حرکت میں ہے لیکن یہ خیال بھی درست نہیں کیونکہ خون دل کی گرمی سے گرم نہیں ہوتا بلکہ دوران کی تیزی سے گرم ہوتا ہے بعض نے کہا کہ کوئی چیز اس وقت تک متحرک نہیں ہو سکتی جب تک اس پر کوئی خارجی قوت اثرانداز نہیں ہوتی اسلئے انہوں نے یہ فارمولا قائم کیا کہ جس طرح خون کی کاربانک ایسڈ سے آلات تنفس متحرک ہو جاتے ہیں اسی طرح وہ (خون کی کاربانک ایسڈ) دل کی تحریک کا باعث بنتی ہے۔

لیکن محققین نے اس خیال کو اس تجربہ کے بعد رد کر دیا کہ اگر قلب میں خون کی بجائے خالص پانی کا دوران کیا جائے تب بھی دل سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے۔

بعض محققین نے عصبی نظام کو دل کی حرکات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور کہا کہ مؤخر دماغ جسم کی تمام غیر ارادی حرکات کا محل ہے چونکہ قلب غیر ارادی عضو ہے اسلئے اس کا تعلق بھی مؤخر دماغ سے ہے، لیکن اس خیال کو محققین نے اس حقیقت کے آشکار ہونے پر رد کر دیا ہے کہ مرغی کے انڈے میں نظام عصبی پیدا ہونے سے پہلے نقطہ قلب پیدا ہوتا ہے اسی طرح انسانی جنین میں دوسرے بنتے دماغ سے پہلے نقطہ قلب پیدا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ جو عضو پیدا ہی نہ ہوا ہو وہ موجود اشیاء کو کیسے متحرک کر سکتا ہے۔

محققین نے تجربات کے لئے حیوانات کے جسم سے قلب کو نکال کر مناسب درجہ حرارت پر رکھا تو دل کئی گھنٹوں تک حرکت کرتا رہا، بلکہ بعض نے دل کے کئی ٹکڑے کرکے مناسب ماحول میں رکھا تو وہ بھی کافی دیر تک حرکت کرتے رہے۔

اس قسم کے تجربات نے یہ بات واضح کی کہ نہ صرف دل مر جانے کے بعد حرکت کرتا رہتا ہے بلکہ بڑے بڑے حیوانات کے گوشت میں بھی کافی دیر تک خود بخود حرکت ہوتی رہتی ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ قلب اور اس کے ماتحت اعضا کو متحرک کرنے کے لئے باہر سے کوئی قوت نہیں آتی بلکہ قلب اور اس کے ماتحت عضلات کے مادہ کا مزاج ہے جو اپنی ارتقائی حالت میں قائم رہتے ہوئے عضلات و قلب کو متحرک رکھتا ہے جب ماحول یا کسی مؤثر کے اثر انداز ہونے سے طبعی حالت میں قائم نہیں رہتا تو قلب و عضلات کو حرکت نہیں کرا سکتا۔ یہ بالکل اسی طرح پر ہوتا ہے جس طرح اعصابی مادہ اپنا ارتقائی مزاج حاصل کر کے اعصاب و دماغ کی شکل میں ظاہر ہو کر احساسات کرنے لگتا ہے جب تک ان کا مزاج اعتدال پر قائم رہتا ہے احساسی افعال قائم رہتے ہیں جب ماحول (کیفیت) یا کسی مؤثر کے اثر انداز ہونے سے ان کا مزاج طبعی حالت میں قائم نہیں رہتا تو احساسات کرنا بند کر دیتے ہیں۔

بالکل یہی صورت جگر و غدد کی ہے جب تک جگر و غدد کا گرم مزاج اعتدال پر رہتا ہے تحلیل غذا کا کام جاری رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ غیر طبعی صورت میں ان کا کام بھی جاری نہیں رہ سکتا ذہن نشین کر لیں کہ قلب عضلات اور ان کے مادہ کا مزاج خشک ہے خشکی ہی ایک ایسی کیفیت ہے جو کسی مادہ میں اثر انداز ہو کر حرکات کرا سکتی ہے ورنہ دوسری تمام کیفیات خشکی اور حرکات کے خلاف کام کرتی ہیں مثلاً جب قلب و عضلات میں انتہائی تیزی ہو کر اختلاج قلب کی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو ہم جگر و غدد کی مدد سے قلب و عضلات میں حرارت کا دباؤ ڈال کر ان کی حرکات سست کر دیتے ہیں۔

یاد رکھیں یہی عمل کائنات میں بھی ہوتا ہے مثلاً جب اپریل اور مئی جون کے مہینوں میں کائنات میں رفتہ رفتہ خشکی بڑھتی ہے تیز ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی ہیں قدرت حرکت کے عمل کو اعتدال پر رکھنے کے لئے حرارت بھی بڑھانا شروع کر دیتی ہے ایک وقت آتا ہے کہ شدید لوئیں چلنا شروع

ہو جاتی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ تیز ہوائیں چلنے کے ساتھ ساتھ گرمی بھی کافی پڑتی ہے لیکن ہم خشکی کی نسبت کم ہوتی ہے جب جولائی کا مہینہ آتا ہے تو خشکی پر گرمی کا غلبہ ہو جاتا ہے جس سے ہوائیں چلنا بند ہو جاتی ہیں شدید حبس ہونے لگتا ہے پہلے ہوا کی تیزی سے ہم تنگ تھے اب پنکھوں کے ذریعے ہوا حاصل کرتے ہیں نتیجہ اس بحث کا یہ نکلتا ہے کہ خشکی حرکات کراتی ہے گرمی خشکی پر غلبہ کر کے حرکات کم کر دیتی ہے اسی طرح دوسری کیفیات اپنا اپنا عمل کر کے خشکی پر اثر انداز ہو کر اس کے افعال کم کر دیتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص گرمی کی وجہ سے مر گیا فلاں سردی لگنے سے ہلاک ہو گیا، فلاں ہارٹ فیل ہو کر جان بحق ہو گیا تری کی زیادتی کی وجہ سے ہی ہارٹ فیل ہوا کرتا ہے

نتیجہ: چونکہ خشکی قلب و عضلات کا مزاج ہے لہٰذا قلب و عضلات خشکی کے اعتدال سے حرکت کرتے ہیں۔

تکالیف قلب

ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضا کے تحت قلب و عضلات کا مزاج خشک تسلیم کیا گیا ہے اس کے تحت امراض پیدا ہوتی ہیں جس کی دو صورتیں ہیں اول اگر خشکی کے ساتھ سردی کا اثر ہو کر تکلیف کا باعث ہو تو خشکی سردی کی علامات پیدا ہوں گی انہیں قانون مفرد اعضا کی رو سے عضلاتی اعصابی علامات کہا جاتا ہے مثلاً نمونیا، ریاح، تبخیر، رگی دردیں وغیرہ۔ دوم اگر خشکی کے ساتھ گرمی بڑھ کر دل اور اس کے ماتحت عضلات میں غیر طبعی علامات پیدا کر دیں تو انہیں ہم عضلاتی غدی علامات کہتے ہیں مثلاً اختلاج قلب، ورم قلب، جریان خون، درد دل وغیرہ۔

اخلاط اور قلب

طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء میں حیاتی اعضا کے مزاج تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا تعلق ایک خلط سے بھی تسلیم کیا ہے۔

طب یونانی میں قلب و عضلات کا مزاج گرم تر اور اس کا تعلق خلط خون سے تسلیم کیا ہے۔

ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ

قانون مفرد اعضاء نہ تو قلب و عضلات کا مزاج گرم تر تسلیم کرتا ہے اور نہ ہی ان کا تعلق خلط خون سے۔ بلکہ قلب و عضلات کا مزاج خشک اور ان کا تعلق سودا سے تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ قانون مفرد اعضا میں اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ خشکی ہی ایک ایسی شے ہے جو کسی شے یا عضو کو حرکت میں لا سکتی ہے چونکہ قلب و عضلات حرکتی اعضا ہیں لہذا ان کا مزاج بھی خشک تسلیم کیا گیا ہے جب قلب و عضلات کا مزاج خشک تسلیم کر لیا تو ان کا تعلق بھی خشک مزاج والی خلط سے تسلیم کرنا ضروری تھا چونکہ اخلاط میں سودا ہی ایک ایسی خلط ہے جس کا مزاج خشک ہے لہذا دل اور اس کے ماتحت اعضاء کا تعلق بھی خلط سودا سے تسلیم کیا ہے۔ جہاں تک خلط خون کا تعلق ہے قانون مفرد اعضاء اسے علیحدہ خلط تسلیم ہی نہیں کرتا کیونکہ خون خود صفرا، سودا، اور بلغم کے ملنے سے بنا ہے۔ دوسرے خون کا تعلق دوسرے اخلاط کی طرح کسی عضو سے نہیں ہے یعنی کوئی ایک عضو اسے پیدا نہیں کرتا۔ مثلاً صفرا کا تعلق جگر سے اور بلغم کا تعلق دماغ سے ہے اس لئے تسلیم کیا جاتا ہے کیونکہ یہ اعضاء انہیں پیدا کرتے ہیں۔ تیسرے بلغم صفرا۔ اور سودا کی طرح خون کا کوئی مسہل نہیں ہے۔ چوتھے خون کسی ایک مفرد عضو کی غذا نہیں ہے بلکہ اسمیں تمام جسم کی غذا شامل ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے ظاہر ہے کہ نہ قلب عضلات کا مزاج گرم تر ہے اور نہ ہی براہ راست خون ان کی غذا بنتا ہے۔ بلکہ حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ سودا قلب و عضلات کی غذا بنتا ہے۔

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ

طبی کتب میں سودا کے متعلق یہ زبردست غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ طحال سودا کو پیدا کرتا ہے حالانکہ یہ حقائق کے خلاف ہے مثلاً:

۱۔ طحال اور تمام غدد غدی مادہ سے بنے ہیں غدی مادہ اور غدد (جگر وغیرہ) کا مزاج گرم خشک ہے جبکہ سودا کا مزاج سرد خشک تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲۔ بلغم اور صفرا ایسی اخلاط ہیں کہ انہیں پیدا کرنے والے اعضا کو حیاتی اعضا کہتے ہیں لیکن طحال کو دماغ اور جگر کی طرح حیاتی اعضا میں شمار نہیں کیا جاتا ہے پھر جری تحقیقات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اگر طحال کو جسم سے نکال دیا جائے تو انسان ایک ماہ تک زندہ رہ سکتا ہے۔ لہذا تلی کو ہم کسی بھی خلط کو پیدا کرنے والا تسلیم نہیں کرتے

۳۔ چونکہ بلغم اور صفرا فعلی و حیاتی اعضا کی پیداوار ہیں لہذا سودا کو بھی خون کا تیسرا جزو ہونے کی حیثیت سے کسی فعلی و حیاتی عضو کی پیداوار تسلیم کرنا پڑے گا چونکہ ہمارے جسم میں دماغ و جگر کے بعد قلب ہی حیاتی عضو ہے اور اس کا مزاج سودا سے ملتا جلتا ہے لہذا خلط سودا کو پیدا کرنے والا عضو بھی قلب ہی کو تسلیم کرنا پڑیگا۔

قلب اور اس کے خدام

قلب حیاتی عضو ہونے کے ساتھ ساتھ عضو رئیس بھی ہے۔ رئیس اعضاء کا خاصا ہے کہ وہ اپنے کام اپنے خدام سے کراتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قدرت نے دل و دماغ و جگر کے لئے دو دو

خادم دیئے ہیں جن سے وہ انسانی مشین چلانے کے لئے ان سے ضروری کام لیتے ہیں مثلاً دماغ خبر رساں اور حکم رساں اعصاب سے احساس کے کام لیتا ہے اور جگر غدد ناقلہ اور غدد جاذبہ سے تحلیل کا کام لیتا ہے اور قلب ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات سے حرکات کا کام لیتا ہے۔

افعال قلب

چونکہ قلب حیاتی اور رئیس عضو ہے لہٰذا اس کے بھی دماغ اور جگر کی طرح دو افعال ہیں
۱۔ کیمیاوی افعال ۲۔ مشینی افعال

کیمیاوی افعال

دل اپنے کیمیاوی افعال میں ارادی عضلات سے کام لیتا ہے اور کیمیاوی طور پر خون میں خلط سودا کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ شامل بھی کرتا ہے جس سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔

مشینی افعال

دل اپنے مشینی افعال میں غیر ارادی عضلات سے کام لیتا ہے اور فاضل سودا کو خون سے خارج کرتا ہے تاکہ خون کا قوام اعتدال پر رہے۔

یادداشت نمبر ۱

یاد رکھیں جسم کی ارادی حرکات مثلاً بولنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا، آنکھوں کا کھولنا اور بند کرنا وغیرہ ارادی عضلات انجام دیتے ہیں اور جسم کی غیر ارادی حرکات مثلاً پھیپھڑوں کا سکڑنا پھیلنا، سانس لینا، معدہ، نبض اور دل کی حرکات وغیرہ غیر ارادی عضلات کرتے ہیں۔

یادداشت نمبر ۲

جب ارادی اور غیر ارادی حرکات طبعی حالت سے کم و بیش ہوتی ہیں تو غیر طبعی علامات پیدا ہو کر تکلیف کا سبب بن جاتی ہیں۔
مثلاً اگر دل تیز تیز حرکت کرنے لگے تو اختلاج قلب کی تکلیف ہو جاتی ہے اگر حرکات ضرورت سے کم

ہو جائیں تو اسے ضعف قلب و تسکین قلب وغیرہ کہتے ہیں۔ پھیپھڑے بار بار تیزی سے حرکت کریں تو دمہ کشی اور اگر آہستہ آہستہ سانس لیں تو ضعف پھیپھڑا کہتے ہیں۔
اور اگر ہاتھ پاؤں مشکل سے پکڑنے اور چلنے کے افعال انجام دیں تو کمزوری عضلات اور اگر بے قاعدہ حرکت کرنے لگیں تو رعشہ کہتے ہیں وغیرہ۔

یادداشت نمبر ۳

اگر کوئی عضو صحیح افعال انجام نہ دے تو ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ عضو اپنے جرم کی وجہ سے کام صحیح نہیں دے رہا یا کسی دوسرے عضو کا اثر اس پر پڑ رہا ہے۔
مثلاً ایک شخص پہلے ٹھیک بولتا تھا اب اس کی زبان بند ہو گئی ہے چونکہ زبان ایک عضلاتی اور حرکتی عضو ہے اس لئے قلب عضلات کی تحریک کی وجہ سے بند نہیں ہو سکتی۔
اب ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ زبان اعصابی تحریک سے بند ہے یا غدی تحریک سے اس کی آسان تشخیص نبض اور قارورہ ہے اور اگر اعصابی تحریک سے ہوگی تو نبض گہری، سست اور انتہائی سست ہوگی قارورہ کا رنگ سفید ہوگا مریض کے منہ سے اکثر رال بہتی ہوگی۔ اگر غدی تحریک کی وجہ سے زبان بند ہوگی تو نبض باریک اور سست ہوگی۔ قارورہ کا رنگ زرد ہوگا۔

اختلاج قلب، خفقان قلب، تسکین قلب

آج کل امراض قلب کا بہت چرچا ہے روزانہ اخبارات میں ایسی خبریں دیکھنے میں آتی ہیں۔ فلاں شخص اختلاج قلب کا مریض ہے۔ فلاں خفقان قلب کی تکلیف میں مبتلا ہے فلاں شخص کا دل بڑھ گیا ہے اور فلاں دل کا دورہ پڑنے سے مر گیا ہے وغیرہ
طبی حلقوں کی طرف سے امراض قلب پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے مگر نتائج حسب منشا برآمد نہیں ہو رہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امراض قلب کو بالاعضاء سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی جب کہ امراض

قلب کو بالا اعضاء نہیں سمجھا جائے گا اس وقت یہ مسئلہ تشنۂ تکمیل رہے گا۔
اسکے ساتھ ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ طب کی عام اور مشہور طبی کتب "طب اکبر" اور شرح اسباب میں تسکین قلب اور اختلاج قلب کا بیان ہی موجود نہیں ہے البتہ خفقان قلب اور اختلاج قلب کو ایک مرض سمجھتے ہوئے لکھا گیا ہے اور ان کا علاج بھی ایک جیسا تجویز کیا ہے۔

فرق !

ذہن نشین کر لیں کہ اختلاج قلب، خفقان قلب اور تسکین قلب ایسے واضح الفاظ ہیں کہ ان سے علیحدہ علیحدہ حرکات قلب کا تصور ذہن میں آتا ہے۔
مثلاً اختلاج قلب سے مراد دل کا تیزی سے دھڑکنا ہے۔ اور خفقان قلب سے دل کی خفیف حرکات مراد ہیں یعنی دل کا آہستہ آہستہ دھڑکنا۔ اور تسکین قلب سے دل کی حرکات کا انتہائی سست ہونا مراد ہیں یعنی دل ٹھہرتا ہوا معلوم ہو۔

ایک اور فرق

جاننا چاہیئے، قانون مفرد اعضاء میں اختلاج قلب دل میں تحریک تیزی اور دوران خون کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اسوقت جسم و خون میں خلط سودا یا ترشی و تیزابیت کی زیادتی ہوتی ہے اس کے برعکس۔ خفقان، دل میں تحلیل اور دوران خون کی کمی سے پیدا ہوتا ہے اسوقت خون میں خلط صفرا اور گرمی خشکی کی زیادتی ہوتی ہے دوران خون جگر کی طرف بڑھ چکا ہوتا ہے۔
"تسکین قلب" جب دوران خون دماغ کی طرف بڑھ جائے تو دل کی طرف خون کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے جس سے اس کی حرکات انتہائی سست ہو جاتی ہیں اسوقت خلط بلغم اور رطوبات بڑھ چکی ہوتی ہیں دل ڈوبتا ہے ایلوپیتھی میں اسے ہارٹ بلاک کہتے ہیں۔

اسباب

بار بار بتا چکا ہوں کہ کسی عضو کے بیمار ہونے کے تین بڑے اسباب ہو سکتے ہیں
۱۔ کیفیاتی اسباب، ۲۔ نفسیاتی اسباب، ۳۔ مادی اسباب،

کیفیاتی اسباب

اختلاج قلب جاننا چاہیئے کہ اختلاج قلب کا کیفیاتی سبب خشکی گرمی ہے چونکہ خود دل کا اپنا مزاج خشک گرم ہے جونہی کائنات میں خشکی بڑھتی ہے تو فوراً اس کا اثر قلب و عضلات پر پڑتا ہے جس سے ان کے افعال تیز ہو کر رفتار قلب بڑھ جاتی ہے بعض دفعہ مریض کا دل اتنا زور سے دھڑکنے لگتا ہے کہ دور سے اس کی آواز سنائی دیتی ہوئی معلوم ہوتی ہے یہاں اس حقیقت کا ذہن نشین کر لیں کہ اختلاج قلب صرف خشکی گرمی سے ہو سکتا ہے اور کسی بھی کیفیت کی زیادتی سے نہیں ہو سکتا کیونکہ دوسری کیفیات دل کے مزاج کے خلاف ہیں۔

خفقان قلب کے کیفیاتی اسباب گرمی تری ہیں کیونکہ گرمی تری کی زیادتی سے جگر و غدد کے افعال تیز ہو جاتے ہیں دوران خون قلب کی بجائے جگر کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ جس سے قلب کی رفتار خفیف ہو جاتی ہے حرارت اور صفراء کی شدت سے دل گھبراتا ہے۔

تسکین قلب کے کیفیاتی اسباب تری سردی ہیں جب کائنات میں تری سردی کے اثرات بڑھ جائیں تو اعصاب و دماغ کے افعال تیز ہو جاتے ہیں جس سے دوران خون دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے دوسری طرف قلب میں خون کی انتہائی

کمی ہو جاتی ہے۔ حرکت قلب خون کی کمی سے رکنے لگتی ہے

نفسیاتی اسباب

مندرجہ بالا تینوں علامات کے نفسیاتی اسباب بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مثلاً اختلاج قلب، لذت و مسرت کے جذبات کی زیادتی سے ہوتا ہے اور خفقان قلب غصہ اور غم کی زیادتی ہے اور تسکین قلب کی صورت، ندامت و خوف کی زیادتی سے ظاہر ہوتی ہے بعض دفعہ دل میں خوف کی شدت سے موت واقع بھی ہو جایا کرتی ہے۔

مادی اسباب

جاننا چاہیئے کہ اختلاج قلب کے مادی اسباب میں خلط سودا کی زیادتی کے علاوہ خشک گرم اشیاء، اغذیہ، ادویہ جن میں شراب، تمباکو، چرس، بھنگ، ترش اشیاء کا بکثرت استعمال کچلہ اور کئی کشتہ جات وغیرہ کا زیادہ کھانا اختلاج قلب کا باعث بنتے ہیں کیمیائی طور پر خون میں ترشی و تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔ جس سے خون کے قوام میں گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے جو شریانوں میں باسانی گردش نہیں کر سکتا جس سے بعض دفعہ دل میں درد بھی ہونے لگتا ہے۔

خفقان قلب کے مادی اسباب میں خلط صفرا اور گرم خشک سے گرم تر اغذیہ اور ادویہ اشیاء شامل ہیں کیمیائی طور پر خون میں صفرا اور حرارت بڑھ جاتا ہے خون کا دباؤ قلب سے ہٹ کر جگر کی طرف ہو جاتا ہے خون میں جریری اشیاء (مثلاً اجوائن، نمک، لہسن پیاز، انڈے، مرچ، مصالحہ، وغیرہ) پتلا پن پیدا ہو جاتا ہے

تسکین قلب کے مادی اسباب میں خلط بلغم اور تر گرم سے تر سرد اور دوا غذا شامل ہیں کیمیائی طور پر خون میں بلغم اور کھاری پن بڑھ جاتا ہے جس سے خون

خون قلب کی بجائے دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے

علامات

چونکہ اختلاج قلب، خفقان قلب اور تسکین قلب، دل میں پیدا ہونے والی ایک دوسری سے متضاد علامات ہیں اسلئے ان کے اسباب کے ساتھ ساتھ ان کی علامات فارقہ بھی لکھنی ضروری ہیں۔

اختلاج قلب

بعض مریضوں کو اختلاج قلب کی مستقل شکایت ہوتی ہے بعض کو یہ علامت دورہ کے ساتھ ہوتی ہے دورہ سے پہلے مریض پیٹ میں ریاح محسوس کرتا ہے ریاح گھبراہٹ اور دل میں بھی محسوس کرتا ہے۔ اگر ریاح وغیرہ خارج ہو گئے تو آرام آجاتا ہے جس کی مریض چنداں پرواہ بھی نہیں کرتا۔ اور وہ اپنے کام کاج میں مصروف رہتا ہے۔

لیکن اگر ریاح خارج نہ ہوں تو مقام قلب چھاتی اور بائیں کندھے کے نیچے سرسراہٹ سی محسوس کرتا ہے، کبھی یکدم زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ بعض دفعہ اتنی شدت سے دھڑکتا ہے کہ دل کے اوپر قمیص بھی ہلنے لگتی ہے۔ بعض دفعہ چبھنے والا درد ہونے لگتا ہے۔!

چونکہ دوران خون قلب کی طرف ہوتا ہے اس لئے اسے آگے بھیجنے کے لئے جلد جلد حرکت کرنا پڑتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوران خون کی شدت اور عضلاتی غدی تحریک کی تیزی سے جسم کے تمام حرکتی اعضا شدت سے دھڑکنے لگتے ہیں، خاص کر دل، پھیپھڑے اور معدہ کی حرکات بہت زیادہ تیز ہو جاتی ہیں۔ جہاں نبض ۸۰ — ۹۰ سے ۲۰۰ — ۱۵۰ تک تیز ہوتی ہے وہاں پھیپھڑوں کی حرکات سے سانس

کی رفتار بھی بڑھ جاتی ہے۔ دوران خون کی تیزی سے چہرہ سُرخ اور مریض پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے ترش ڈکار آتے ہیں سینہ میں جلن ہوتی ہے قارورہ سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے۔

خفقان قلب

علامات خفقان قلب میں مریض کا دل بوجہ تحلیل پھیل کر بڑھ جانے کی وجہ سے سست ہو جاتا ہے بے حد گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے چہرہ کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ پیشاب زردی مائل۔ مقدار میں کم اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔

نبض ۸۰/۷۰ کی بجائے ۶۰/۷۰ ہوتی ہے۔ مریض کو چلنے پر دم چڑھ جاتا ہے۔ شدید حالتوں میں چہرہ اور ہاتھ پاؤں پر اماس ہو جایا کرتا ہے۔ بعض دفعہ غشی کا دورہ بھی ہو جاتا ہے آنکھوں کے پپوٹے متورم ہوتے ہیں۔

تسکین قلب

علامات تسکین قلب کے مریضوں میں رطوبات کثرت سے ہونے کی وجہ سے اس کا دل پھول کر بڑھ چکا ہوتا ہے۔ رفتار قلب اتنی سست ہو جاتی ہے کہ نبض ٹھہر ٹھہر کر چلنے لگتی ہے۔ بعض مریضوں میں ۲۵، ۳۰ تک ہی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ تو نبض کی ٹھوکر کا انتظار کرنا پڑتا ہے اسی صورت کو آج کل کے ڈاکٹر صاحبان ہارٹ بلاک کہتے ہیں۔

دل ڈوبتا ہے بعض دفعہ مریض گر پڑتا ہے بعض دفعہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بدہضمی ہوتی ہے۔ بعض ڈکار آتے ہیں، چہرہ پھیکا ہوتا ہے، رفتار تنفس بھی سست ہو جاتی ہے۔ مریض ذرا سا چلے تو دم چڑھ جاتا ہے قارورہ کا رنگ بالکل سفید بے رنگ ہو جاتا ہے اکثر مریض زکام کی شکایت کرتے ہیں۔

اُصول علاج

اصول علاج میں اس امر کو مدنظر رکھیں کہ اس وقت مریض کے اعضائے حیاتی یعنی دل، دماغ، جگر میں تحریک، تحلیل، تسکین کی کیا صورتیں پائی جاتی ہیں، خاص کر یہ دیکھنا چاہیے کہ کس مفرد عضو میں تحریک ہے۔ علاج کی صورت میں جس مفرد عضو میں تحریک ہو، وہاں تحریک پیدا کر کے ہر قسم کے امراض و علامات کا یقینی اور بے خطا علاج کیا جا سکتا ہے۔

زیر بحث علامات اختلاج قلب، خفقان قلب اور تسکین قلب میں یہ اصول کام کرتا ہے۔ کیونکہ اختلاج قلب عضلاتی غدی تحریک سے ہوتا ہے اس لیے محرک غدد جگر اغذیہ اور ادویہ جن سے غدی اعصابی تحریک پیدا ہو کھلائیں۔ اور خفقان قلب چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لیے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ جن سے دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا ہو کھلائیں گے۔

بالکل یہی صورت تسکین قلب میں اپنائیں چونکہ تسکین قلب دماغ و اعصاب کی تحریک سے ہوتا ہے۔ علاج کے لیے ایسے مریض کو محرکات قلب و عضلات ادویہ اغذیہ کھلائیں انشاء اللہ محرکات قلب کھلاتے ہی مریض آرام محسوس کرے گا۔

علاج کرتے وقت اس امر کو بھی مدنظر رکھیں کہ مریض کسی نفسیاتی جذبہ کا شکار تو نہیں ہے یا کسی ماحول کی کیفیات سے تو متاثر نہیں ہو رہا۔ اس قسم کے ظاہر اسباب کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ علاج میں ناکامی نہیں ہوگی۔

نسخہ جات برائے اختلاج قلب

بیرونی علاج ہوالشافی۔ آب عشرہ ۵ تولہ نمک کا ورہ ۳ ماشہ روغن تارپین آرد کرسنہ اکل ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری:- اصل کسٹرائل اور آب عشر کو آگ پر پکائیں جب پانی جل جائے تو اتار لیں پھر مشک کا ذرہ کو تارپین میں حل کر کے کسٹرائل میں ملا دیں۔ بس تیار ہے۔

طریقہ استعمال: مقام اور سینہ پر روغن مذکور کو نیم گرم کر کے مالش کریں۔

یاد رکھیے ٹی بی کے مریضوں کو اکثر اختلاج قلب کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ انہیں بھی اندرونی، بیرونی استعمال کرا سکتے ہیں۔ اندرونی استعمال کے لیے اس کی مقدار خوراک ۲ قطرہ سے پانچ قطرے ہے۔

ھوالشافی مرچ سیاہ۔ ریوند خطائی۔ ہر ایک ہم وزن مقدار خوراک ۲/۱ ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ اجوائن۔

ھوالشافی سہاگہ، نوشادر۔ الائچی کلاں زیرہ سفید گل سرخ ہر ایک ہم وزن دو دو ماشہ دن میں چار بار کھلائیں۔ اگر قبض ہو تو گلقند سے رفع کر

نسخہ جات برائے خفقان قلب

چونکہ خفقان قلب صفرا اور گرمی کی زیادتی سے ہوتا ہے اس لئے ایسی اعصابی محرکات دیں جو مفرح اور خوشبودار بھی ہوں اور آسانی سے مل سکتی ہوں۔

مثلاً گنے کا رس، دودھ کی لسی۔ میٹھے انار کا پانی۔ تربوز کا پانی۔ سونف اور زیرہ کا قہوہ وغیرہ اسی طرح مربہ گاجر بھی بہترین دوا ہے۔

خمیرہ گاؤزبان

گاؤزبان	ابریشم	کشنیز	صندل	گل سرخ	الائچی خورد	چینی
۶ تولہ	۶ تولہ	۵ تولہ	۶ تولہ	۵ تولہ	۲ تولہ	۱½ سیر

معروف طریقہ سے خمیرہ تیار کریں۔

مقدار خوراک:- ۵ ماشہ تا ایک تولہ ہمراہ عرق سونف یا عرق گلاب دن میں تین بار

افعال و اثرات:- اعصابی عضلاتی افعال و اثرات کا حامل ہے۔ قلب میں سکون پیدا کر کے اختلاج قلب خفقان اور بلڈ پریشر کے لیے آب حیات ہے۔

جوارش شاہی

ہوالشافی: مربہ سیب ۵ تولہ، مربہ گاجر ۵ تولہ، مربہ آملہ ۱۰ تولہ، زرشک شیریں ۵ تولہ، الائچی ۲ تولہ، دھنیا خشک ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری: مربہ جات کو صاف کر کے کوٹ کر دوسری دوائیں الگ پیس کر اس میں ملا دیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:- ۱ تا ۲ تولہ دن میں چار بار ہمراہ عرق گلاب، بغیر عرق کے بھی کھلا سکتے ہیں۔

نسخہ جات برائے تسکین قلب

تسکین قلب کے لیے کتاب کو پیاکے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تمام نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کیے جا سکتے ہیں (دیکھیں رہبر نظریہ مفرد اعضاء)

جوارش املی املی، آلو بخارا پاؤ۔ پودینہ پاؤ۔ سونف ۵ تولہ انار دانہ دس تولہ زرشک دس تولہ منقیٰ دس تولہ آملہ ۵ تولہ دارچینی ۵ تولہ چینی ۲ سیر

ترکیب تیاری املی آلو بخارا کو پانی میں بھگو دیں دوسرے دن خوب ملیں اور چھاننی سے چھان لیں۔ دوسری تمام ادویہ کا سفوف تیار کریں۔ زلال میں چینی شامل کر کے گاڑھا قوام کر لیں پھر زرشک منقیٰ وغیرہ کوٹ کر شامل کر دیں۔ پھر باقی ادویہ کا سفوف بھی ملا دیں۔ بس بہترین جوارش املی تیار ہے۔

مقدار خوراک ہر ۶ ماشہ سے ۱ تولہ تک دن میں تین چار بار پھکیں

افعال اثرات عضلاتی اعصابی مقوی ہے بے حد مقوی و محرک قلب ہے صرف ایک ہی خوراک ٹھہرتا ہوا دل دوبارہ تحریک میں لے آتا ہے ہیضہ جیسی موذی مرض میں جب پیاس کی کثرت اور قے کا زور ہو پیاس بڑھ کر کوئی دوا مفید نہیں ہو سکتی، زبان پر لگتے ہی پیاس ختم کر دیتا ہے معدہ کی قے میں تو آب حیات، اعصابی تحریک کی تمام علامات کیلئے فوری اثر ہے بچے بوڑھے جوان بڑی خوشی سے کھا لیتے ہیں۔

حب مقوی خاص رائی ۲۴ تولہ، مرچ سرخ ۱۲ تولہ، کشتہ اذراقی ۲ تولہ
تمام ادویہ کو باریک کرکے پانی کی مدد سے گولیاں بنا لیں؛

افعال اثرات عضلاتی غدی ہیں دل و عضلات کو فوری تحریک دیتی ہے۔ عضلاتی غدی تمام نسخہ جات سے فوری اثر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی قلب معدہ ہے۔ ہیضہ جیسی موذی مرض کی تریاق ہے۔

صرف تیسری خوراک سے ہیضہ کا مریض تندرست ہو جاتا ہے ہر درجہ میں مفید ہے جب تسکین قلب سے مریض گرنے لگے، یا بے ہوشی کے دورے پڑنے لگیں اور جسم ٹھنڈا ہونا شروع ہو جائے تو حب مقوی خاص کی ایک ایک گولی ہر پندرہ منٹ بعد ہمراہ قہوہ کھلائیں۔ فوراً جسم گرم ہو جاتا ہے۔ دورے رک جاتے ہیں اس کے علاوہ لقوہ، فالج، رعشہ، دھرنگ، ریاحی و بلغمی درد، نزلہ، زکام کے تریاق ہے۔ ایسے مریض جو بولنا بند ہو چکے ہوں۔ ان کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ اس کا زبان پر رکھنا اور کھلانا ضروری ہے۔ باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کیلئے آب حیات ہے۔

حب صابر حنظل، رائی، گندھک آملہ سار، صبر ایلوا ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کرکے پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کریں

تسکین قلب کے مریض کو اگر قبض ہو تو حب مقوی خاص کے ساتھ ضرور کھلائیں۔ ملین و مسہل تمام

کی سرتاج ہے۔ جتنے پاخانے آجائیں اس سے دل نہیں گھبراتا۔ بلکہ پہلے سے طاقتور ہو جاتا ہے۔

چٹنی مقوی قلب اور مولد خون

ھوالشافی۔ ٹماٹر چار سیر، کشمش ۱/۲ سیر، لہسن ۱/۲ پاؤ، ادرک، سرکہ ایک سیر، گڑ دو سیر، نمک مرچ حسب ضرورت۔ ترکیب: اول ٹماٹر چیر کر پکائیں اور چھان لیں پھر ہانڈی میں سرکہ اور گڑ ملا کر آگ پر پکائیں اور گاڑھا قوام بنالیں۔

مقدار خوراک ایک تولہ سے ۵ تولہ تک۔ ناشتہ کے ساتھ بھی کھلا سکتے ہیں۔ تسکین قلب کی دوائے غذائی ہے۔

قلب اور اس کے پردوں کے اورام

ورم قلب۔ ورم غشاء القلب۔ دل کے اعصابی پردہ کا ورم

جیسا کہ میں ابتداء میں بتا چکا ہوں کہ قلب پر دل و دماغ کے دو پردے غلاف کی صورت میں چڑھے ہوئے ہیں۔ قلب پر لپٹا ہوا جسے اندرونی پردہ کہتے ہیں غشاء القلب کہلاتا ہے۔ اور بیرونی پردہ اعصابی پردہ کہلاتا ہے۔!

کبھی قلب میں شدید تحریک ہو کر اس میں اجتماع خون ہوتا ہے کہ دل میں ورم اور سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ صورت شدید عضلاتی غدی تحریک سے پیدا ہوتی ہے، کبھی دل تو سوزشناک نہیں ہوتا۔ البتہ اس کے پردوں میں ورم ہو جاتا ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ان پردوں کے مرکزی اعضا میں شدید تحریک و سوزش ہوتی ہے جن کے اثرات سے قلب کے پردے سوزشناک ہو جاتے ہیں۔ اور ورم کر جاتے ہیں جگر کے سوزشناک ہونے سے قلب کا غدی پردہ سوزشناک ہوتا ہے۔ اور دماغ

میں شدید تحریک سے دل کا اعصابی پردہ سوزش ناک ہوتا ہے۔
چونکہ تینوں سوزشیں ایک دوسری سے مختلف ہیں۔ اس لئے ان کے ظاہر ہونے کے اسباب بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

اسباب

ورم قلب و درد قلب

چونکہ ورم قلب دل کی شدید تحریک سے ہوتا ہے لہٰذا اس کے وہ تمام اسباب جن سے قلب میں تحریک پیدا ہوتی ہے ہو سکتے ہیں مثلاً:۔ لذت، مسرت، کیفیات میں خشکی، گرمی اور مادی اسباب میں خشک گرم اشیاء، اغذیہ ادویہ شامل ہیں۔ اکثر یہ علامات شدید وجع المفاصل اور سل دق کے مریضوں میں دیکھنے میں آتی ہے۔

علامات

دل تحریک اور دوران خون کی زیادتی کی وجہ سے زور زور سے دھڑکتا ہے۔ ورم کی وجہ سے دل کے اندرونی جیسے بطن و اذن تنگ ہو جاتے ہیں جن سے خون کا گزرنا بہت مشکل سے ہوتا ہے جن سے قلب میں شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا ہے اکثر بغیر لرزہ کے بخار ہوتا ہے۔ چونکہ دل کے اپنے جسم میں تو ورم ہوتا ہے لیکن اس کے پردوں میں ورم نہ ہونے کی وجہ سے دل پردوں میں پھنسا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ گویا کوئی چیز اسے دبا رہی ہے۔ نبض تیز منشاری اور کسی ہوئی محسوس ہوتی ہے قارورہ کا رنگ انتہائی سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔ چہرہ اور آنکھوں میں سرخی ہوتی ہے۔

علاج ورم قلب

ورم قلب دماغ کے ورم (سرسام) کی طرح ایک خطرناک ورم ہے معالج کی ذرا سی سستی اور لاپرواہی سے مریض تلف ہو سکتا ہے لہٰذا اگر اسے اچھی طرح پتہ نہ لگے۔ تو فوراً مریض کو کسی تجربہ کار معالج کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔

یقینی تشخیص کے بعد درج ذیل ہدایت پر عمل کرے۔

۱۔ مریض کو سخت تاکید کی جائے کہ وہ کسی قسم کی حرکات نہ کرے

۲۔ کوئی تنگ کپڑا جس کا دباؤ سینہ پر پڑ رہا ہو اتروا دے

۳۔ مریض کو خشک گرم ماحول سے گرم تر ماحول میں لایا جائے۔ یہاں ٹھنڈی ہوا مریض پر پڑے۔ یا خس کی ٹٹیاں جس کمرہ میں لگی ہوں اس میں رکھا جائے۔ ادویہ فوری طور پر درج ذیل نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ نارمل ہو کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

ہوالشافی : سنڈھ، مرچ سیاہ، زیرہ سفید، مرجان شیریں۔ ہر ایک ہم وزن، ریوند عصارہ کل وزنی ادویہ کا آٹھواں حصہ یعنی ⅛ حصہ۔

مقدار خوراک : چار رتی سے 1½ ماشہ۔

ہوالشافی

جمالگوٹہ	پودینہ	رائی
۱ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ

افعال و اثرات ______ غدی اعصابی

ترکیب تیاری :۔ جمال گوٹہ کو اتنا رگڑ دیں کہ تیل کی مانند ہو جائے۔ پھر دوسری ادویہ باریک کر کے تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے رہیں جب اچھی طرح حل

جائیں تو محفوظ کرلیں۔ ورم قلب کیلئے بہترین نسخہ ہے۔

ورم غشاء القلب

اسباب چونکہ غشاء القلب پردہ ہے جس کا تعلق جگر و غدد سے ہے۔ جب جگر و غدد کسی سبب سے سوزش ناک ہو جاتے ہیں۔ تو اس طبعی تعلق کی وجہ سے قلب کا یہ پردہ بھی ورم کر آتا ہے۔

اس کے کیفیاتی اسباب گرمی خشکی یا گرمی تری ہیں۔ نفسیاتی اسباب میں غصہ اور غم کی طوالت اس کا سبب ہے۔ مادی چیزوں میں گرم خشک اور گرم تر اشیاء اغذیہ یا ادویہ کی کثرت

علامات :- چونکہ یہ ورم غدی پردہ میں ہوتا ہے۔ اور اس کا جگر و غدد سے براہ راست تعلق ہے۔ اس لئے صفرا اور گرمی خشکی کی شدت کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے۔ دل میں جلن درد۔ جکڑن محسوس ہوتی ہے۔ رفتار قلب سست ہوتی ہے۔

دوران خون جگر کی طرف ہونے سے ضعف قلب کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ خفقان قلب زور پکڑ لیتا ہے نیند کم ہو جاتی ہے۔ چونکہ صفراوی ورم ہوتا ہے۔ اس لئے قارورہ زرد و سرخی مائل ہوتا ہے۔ نبض سست ہوتی ہے وغیرہ

علاج :- مریض کو آرام کرنے کی ہدایت کریں۔ شدید گرم ادویہ اغذیہ کھانے سے روک دیں اور مفرح اشیاء اغذیہ ادویہ کھانے کی ہدایت کریں۔

ہوالشافی

زیرہ سفید	کشنیز خشک	سونف	گل سرخ
۲ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲، ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۶ ماشہ اور سفید زیرہ ۶ ماشہ کے قہوہ سے کھلائیں

ہوالشافی اسگند ناگوری - ۲۰ حصہ۔ نوشادر - ۶ حصہ۔ ریوند خطائی ۸ حصہ

مقدار خوراک :- تمام ادویہ کو باریک کر کے ۱ سے ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف زیرہ سفید کے قہوہ سے یا پانی سے کھلائیں۔ ہائی بلڈ پریشر اور ورم غشاء القلب کیلئے بے حد مفید ہے۔ اگر قبض ہو گلقند ۱ تولہ کھلائیں اگر ضعف قلب زیادہ ہو تو دواء المسک ۳ ماشہ ہمراہ عرق گلاب کھلائیں

قلب کے اعصابی پردہ کا ورم

اسباب و علامات جب دماغ و اعصاب کے فعل میں اتنی تیزی پیدا ہو جائے کہ ان میں سوزش ورم ہو جائے تو قلب کے اعصابی پردہ میں بھی طبعی تعلق کی وجہ سے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ قلب کے اعصابی پردہ میں مقامی طور پر تیزی ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔ جس سے قلب میں دباؤ کے ساتھ میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ دوران خون اعصاب و دماغ کی طرف ہونے سے قلب میں تسکین کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل رک رک کر چلنے لگتا ہے۔ لو بلڈ پریشر کی حالت پیدا ہوتی ہے دل ڈوبتا ہے اگر موسم مرطوب ہو تو اس تکلیف میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ نفسیاتی طور پر ندامت اور خوف اس کے اسباب میں شامل ہیں سرد تر سے گرم تر اشیاء سے بھی ورم میں اضافہ ہوا کرتا ہے۔

علاج چونکہ اعصاب اور دماغ کے فعل میں تیزی ہوتی ہے اور قلب میں سستی اس لئے قلب کے فعل میں تیزی پیدا کرنے کے لئے غذا دوا اور نفسیاتی اثرات سے مریض کے قلب کو تیز کریں۔ جونہی دوران خون دماغ و اعصاب سے کم ہو گا فوراً قلب کے اعصابی پردہ کا ورم تحلیل ہو جائے گا۔ مریض اپنے اندر طاقت محسوس کریگا دل کا ڈوبنا رک جائیگا۔

ھوالشافی: قانون مفرد اعضاء کے نارمل کو پیا کے عضلاتی نسخہ جات اس کے لئے مفید ہیں۔ مرض محل کے مطابق استعمال کرکے فائدہ حاصل کریں۔

ھوالشافی:

کشتہ کچلہ ۔ رائی ۔ مرچ سرخ

۱ حصہ ۔ ۲ حصہ ۔ ۳ حصہ

حب بقدر نخود تیار کرلیں۔ ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

ھوالشافی: اگر مریض کا دل بہت گھبراتا ہو اور درد بھی زیادہ ہو تو حب صابر اور حب مقوی خاص جن کے نسخہ جات رہبر نظریہ مفرد اعضاء اور مجربات قانون مفرد اعضاء میں درج ہیں تیار کرکے کھلائیں خصوصیت سے مفید ہیں۔

ھوالشافی

کشتہ بارہ سنگا ۔ ۳ حصہ رائی ۔ ۲ حصہ ۔ لونگ ۲ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں تین بار استعمال کرائیں۔

غذا: صبح دو عدد انڈے فرائی یا مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پلائیں دوپہر، صرف گوشت بھنا ہوا۔ شام، مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پلائیں۔

دل کا سکڑنا۔ دل کا پھیلنا۔ دل کا پھولنا

مندرجہ بالا عنوان کی تینوں علامات کا تعلق دل کے حجم سے ہے۔ یعنی دل کا اپنے حجم سے بھی چھوٹا ہونا۔ اور دل کا اپنے حجم سے بڑا ہو جانا دل کے حجم میں چھوٹا ہوتے ہیں تو معالجین کو کوئی مغالطہ نہیں پڑتا۔ البتہ دل کے بڑھ جانے میں معالجین ڈاکٹر صاحبان بھی سخت غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کوئی چیز سردی کی شدت سے نہ سکڑ جاتی ہے۔ نہیں اس کے حجم کا بڑھنا،

صورتوں سے ممکن ہے نمبر ۱ گرمی کی شدت سے پھیل جائے نمبر ۲ تری کی زیادتی سے پھول جائے یہ اتنا بڑا مغالطہ ہے کہ موجودہ زمانے کی کوئی ایکسرے مشین بھی بتانے سے قاصر ہے ایکسرے مشین نے تو زور آزمائی کردیا ہے۔ اس نے یہ نہیں بتایا کہ ماؤف عضو جس کا ایکسرے لیا گیا ہے گرمی کی زیادتی سے پھیل گیا ہے یا تری کی زیادتی سے پھول کر بڑھ گیا ہے۔

ذہن نشین کرلیں کہ قانون مفرد اعضاء کے تحت دل کا سکڑنا دل کی اپنی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور دل کا پھیلنا جگر و غدد کی تیزی سے حرارت بڑھ کر دل پھیل جاتا ہے۔ اور اعصاب دماغ کی تیزی سے رطوبات کی زیادتی سے دل پھول جاتا ہے۔

پہچان: (۱) اگر قارورہ کا رنگ سرخی مائل ہو تو دل سکڑ جاتا ہے۔ اور اس وقت دل میں تحریک تیزی ہوتی ہے۔ نبض منشاری اور تیز ہوتی ہے۔

(۲) اگر قارورہ کا رنگ زردی مائل ہو تو اس وقت حرارت اور صفرا کی شدت ہوتی ہے۔ قلب حرارت سے پھیل جاتا ہے۔ اس وقت جگر و غدد میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔ نبض سست اور باریک ہوتی ہے۔

(۳) اگر قارورہ کا رنگ سفید ہو تو دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی ہوتی ہے۔ اور رطوبات کی کثرت سے پھول چکا ہوتا ہے نبض گہری اور سست ہوتی ہے۔

علاج

دل سکڑنا: چونکہ دل خود اپنی تحریک و تیزی کی وجہ سے سکڑتا ہے۔ اس لئے جب تک عضلاتی تحریک اعتدال پر نہیں آئے گی دل اسی حالت پر قائم رہے گا معالج قانون مفرد اعضاء کو چاہیئے کہ وہ اس امر کی تحقیق کرے کہ حرارت انتہائی کم تو نہیں اگر حرارت کم ہو تو عضلاتی تحریک پیدا کریں۔ تاکہ حرارت جلد جلد پیدا ہو کر سردی کو ختم کردے۔

جونہی سردی کم ہوگی قلب اپنے طبعی حجم پر آجائے گا۔

اگر حرارت تو تندرست ہو لیکن غدد میں شدید کمزوری اور سستی ہو تو غدی عضلاتی تحریک بڑھائیں۔ تاکہ سوداویت جلد ختم کرکے عضلات کا سکیڑ ختم کیا جاسکے۔

نوٹ:۔ ذہن نشین کرلیں۔ خلط سودا، خلط صفرا سے ختم ہوتا ہے۔ خلط صفرا غدی تحریک سے پیدا ہوتا ہے۔

نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے تمام عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات وقت ضرورت استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

حب سلاطین

ھوالشافی:۔

جمالگوٹہ	شنگرف	کشتہ کچلہ۔	رائی
۱ حصہ۔	۲ حصہ۔	۳ حصہ۔	۴ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے حب بقدر (۵) موٹھ تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں تین بار کھلائیں۔ ہر قسم کی سوداوی علامات جوہیں۔ دل کا سکڑنا۔ خارش چنبل۔ عظم الطحال دیگر۔ تحجر مفاصل وغیرہ کے لئے بیحد مفید ہے۔

افعال اثرات:۔ ——— غدی عضلاتی ہیں

دیگر

ھوالشافی:۔ اجوائین۔ پودینہ۔ رائی۔ خولنجان۔ ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک

کرکے ۲-۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے استعمال کرائیں۔ ریاح گیس اور قلب کا سکڑنا کے لئے نہایت مفید ہے۔

افعال اثرات ——— غدی عضلاتی ہیں۔

دل کا پھیل کر بڑھ جانا

چونکہ دل جگر و غدد مشینی تحریک اور صفرا کی زیادتی سے پھیلتا ہے۔ اسلئے معالج کو چاہیئے کہ وہ اعصابی غدی تحریک بڑھا کر دل میں تسکین پیدا کرے۔

جونہی دل پر رطوبات کی بارش ہوگی۔ تو حرارت بجھ جائے گی، دل اعتدال پر آجائے گا، نار سار کرپیا تا قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات دل کے پھیل جانے کے لئے ضرورت کے وقت استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

ھوالشافی

کشنیز خشک۔	زیرہ سفید۔	سونف۔	شیر عشر
۵ تولہ	۵ تولہ۔	۵ تولہ۔	½ تولہ

مقدار خوراک:۔ تمام ادویہ کو باریک کرکے شیر عشر میں تھوڑا تھوڑا کرکے ملالیں ایک سے دو رتی دن میں چار بار ہمراہ سونف ۶ ماشہ زیرہ سفید ۶ ماشہ کا قہوہ،

ھوالشافی

سہاگہ۔	ملٹھی۔	ریوند خطائی	سقمونیا
۲ تولہ۔	۲ تولہ۔	۳ تولہ	۱ تولہ،

تمام ادویہ کو باریک کرکے ½ سے ۱ ماشہ دن میں تین بار کھلائیں۔

دل کا پھول جانا

چونکہ دل اعصابی تحریک اور رطوبات کی زیادتی سے پھولتا ہے۔ اسی لئے مریض کو عضلاتی محرکات کھلانی چاہیں۔ اسی مقصد کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی مرکبات جو قانون مفرد اعضاء کے نارما کو پیامیاں ج ہیں۔ بے حد مفید ہیں۔

درج ذیل مرکبات بھی مفید و موثر ہیں۔

ہوالشافی

ہیراکسیس۔	رنگ۔	بالچھڑ۔	مصبر
۱ تولہ۔	تین تولہ۔	چار تولہ۔	۲ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے حسب بقدر چنا بنالیں۔ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

ہوالشافی

رائی	سرخ مرچ۔	کشتہ کچلہ
۱۲ تولہ۔	۱۲ تولہ۔	۹ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے حسب بقدر نخود تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔ دل کے پھول جانے۔ دل کے ڈوبنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

غذا:۔ صبح انڈے فرائی۔ دوپہر بھنا ہوا گوشت ٹماٹر۔ پکوڑے۔
شام:۔ کشمش، چھوہارے کھا کر قہوہ پیئے۔

دل سینہ سے باہر نکلتا معلوم ہونا

(قذف القلب)

دل میں یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دل کی رفتار میں اس قدر تیزی ہوجائے

کہ اختلاج قلب کی صورت پیدا ہوجائے شدید بے چینی اور اختلاج کی وجہ سے مریض کو دل باہر نکلتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ چہرہ کی رنگت پھر جاتی ہے۔ خشکی کی شدت سے نیند حرام ہوجاتی ہے گھبراہٹ و بے چینی کی انتہا ہوتی ہے۔

اسباب:۔ جو اسباب اختلاج قلب میں بیان ہوچکے ہیں وہی قذف القلب کے ہیں

علاج:۔ علاج بھی اختلاج والا ہی مفید ہے البتہ فوری سکون کے لئے اگر مفرح اغذیہ اودیہ کھلائی جائیں تو زیادہ بہتر ہے مثلاً دوج گلاب، روح کیوڑہ، دوار المسک، خمیرہ گاؤ زبان۔ سونف زیرہ والا ئچی کی چائے۔ قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی مجربات فوری اثر ہیں۔

غذا:۔ صبح ۔ مکھن کھا کر سونف والائچی کا قہوہ۔ دوپہر:۔ مولی گاجر، شلغم ساگ، کدو۔ توری۔ شام:۔ مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پئیں۔

دل بھچتا ہوا معلوم ہونا (ضغط القلب)

دل میں یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دل کے غدی پردہ میں تحریک سوزش ہوچکی ہو اور اس میں کھچاؤ پیدا ہوگیا ہو جس سے دل پر چاروں طرف سے دباؤ پڑتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض اپنے دل کو بھچتا اور جکڑتا ہوا محسوس کرتا ہے اس صورت کے زیادہ دیر قائم رہنے سے اکثر مریضوں کو غشی کے دورے بھی پڑنے لگ جاتے ہیں یہ خالص غدی عضلاتی تحریک ہے۔

علاج اگر مریض دل میں درد بھی محسوس کرے تو اعصابی غدی مجربات درست رہیں گے اگر درد معلوم نہ ہوتا ہو تو غدی اعصابی مجربات فائدہ مند ہوں گے

غذا:۔ صبح مکھن، مغز بادام، چینی، ہمراہ سونف، گل سرخ کا قہوہ

مکھن، مغز بادام	چینی	ہمراہ سونف	گل سرخ کا قہوہ
۵ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ	

دوپہر:۔ مولی، گاجر، شلغم، توری کدو، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ میں سے کوئی سبزی جو کالی مرچ سے تیار کی گئی ہو۔ شام:۔ مربہ گاجر حسب ضرورت کھا کر سونف اور گل سرخ کا قہوہ۔

دِل سے دھواں اٹھتا معلوم ہونا (علت دخانیہ)

یہ خالص عضلاتی اعصابی تحریک ہے جب خلط سوداویت خون میں بڑھ جائے تو بعض دوسرے اعضاء کی طرف اس کا دباؤ نہیں ہوتا (جیسا کہ معدہ میں تبخیر کے مریضوں میں سوداویت ریاح کا غلبہ دماغ کی طرف ہوتا ہے) بلکہ خود دل کی طرف ہوتا ہے ایسی صورت میں مریض کو اپنے دل سے دھواں اٹھتا معلوم ہوتا ہے۔

چونکہ ترشی و تیزابیت کا غلبہ ہوتا ہے لہٰذا مریض کے سینہ اور قلب میں جلن بھی محسوس ہوتی ہے۔ ترش ڈکار بھی آیا کرتے ہیں

علاج چونکہ قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ہے لہٰذا علت دخانیہ کا علاج بھی عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء سے کرنا ہوگا قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے تمام عضلاتی غدی مجربات نہایت مفید ہیں، قبض کی صورت میں ملین مسہل ضرور دیا کریں۔ حب مقوی خاص و حب صابر بھی اس مقصد کے لئے دی جا سکتی ہیں۔

نوٹ:۔ دل کے مقام پر ریت گرم سے ٹکور کرائی جائے تو بہت مفید رہتی ہے۔

غذا:۔ صبح:۔ کشمش اور بادام کھلا کر اجوائن کا قہوہ پلائیں۔ دوپہر:۔ کوئی ساگ، شلغم، انڈے، پکوڑے، پیٹھا، اچار، پھلوں میں آم وغیرہ، شام:۔ مربہ سیب یا مربہ ادرک کھلا کر اجوائن کا قہوہ پلائیں۔

دِل چھلتا معلوم ہونا (تقشر القلب)

یہ صورت اس وقت واقع ہوتی ہے جب غدی تحریک انتہائی تیز ہو جاتی ہے یہ بالکل ایسی ہی ہوتی ہے جیسے غدی تحریک میں تیزی ہو یا احلیل میں سوزش ہو کر سوزاک ہو جاتا ہے۔ پیشاب و پاخانے میں پیپ اور چھلکے خارج ہوتے ہیں۔ دل کے جب غدی پردہ میں سوزش ہو جاتی ہے تو مریض کو دل کے اوپر سے چھلکے اترتے معلوم ہوتے ہیں۔

علاج چونکہ تقشر القلب کی تحریک غدی اعصابی ہوتی ہے اس لئے اس کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ اشیاء سے کریں خاص کر دودھ گھی، گل روغن، بادام روغن، کسٹرائل وغیرہ روغنی اشیاء زیادہ مفید ہوتی ہیں۔

پھر ذہن نشین کر لیں کہ تقشر القلب کا علاج بھی اسی اصول پر کریں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہ ہوگی

غذا:۔ صبح مکھن بادام چینی کھلا کر عرق سونف پلا دیں۔

دوپہر:۔ کدو توری، ٹینڈے، مولی گاجر، شلغم دنیا چاول کھچڑی وغیرہ۔ شام صرف دودھ گھی پلا دیں

غشی۔ بے ہوشی

غشی اور بے ہوشی دو ایسی علامات ہیں کہ حکماء انہیں ایک ہی صورت کے دو نام سمجھتے ہیں حقیقت میں دونوں کی ماہیت جدا جدا ہے۔ دونوں مختلف اعضاء حیاتی (جگر، دماغ) کی تیزی سے پیدا ہوتی ہیں۔ دونوں کے علاج مختلف ہیں۔

یہاں میں ان کی ماہیت، اسباب علامات اور علاج مقابلہ کی صورت میں درج کرتا ہوں تاکہ عام حکماء ان کے فرق کو آسانی سے سمجھ سکیں۔

ماہیت، اسباب، علامات

غشی ——— بے ہوشی

غشی	بے ہوشی
۱۔ غشی جگر و غدد کے فعل کی تیزی سے پیدا ہوتی ہے۔	۱۔ بے ہوشی دماغ و اعصاب کے فعل کی تیزی سے ظاہر ہوتی ہے۔
۲۔ جب غدی تحریک سے اعصاب و دماغ میں اچانک تسکین پیدا ہوتی ہے تو عصبی نظام سے قلب و عضلات کو حرکات کے لیے احکام آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی نروز بریک ڈاؤن NERVES BREAK DOWN کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جس سے مریض غش کھا کر گر پڑتا ہے اور بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔	۲۔ جب اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی پیدا ہو جائے تو قلب و عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے۔ یعنی عضلات سستی اور کمزوری کی وجہ سے اپنے مفروضہ افعال باوجود احکامات ملنے کے انجام نہیں دے سکتے آہستہ آہستہ حرکات بند کر دیتے ہیں جس سے بے ہوشی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔
۳۔ جب ہوش آتی ہے تو مریض کو دوران غشی ہونے والے واقعات کا کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔	۳۔ جب مریض ہوش میں آتا ہے تو دوران بے ہوشی تمام واقعات بتا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو لوگ حقیقی واویلا کر رہے تھے یا معالج جو کچھ کہتے اور کرتے تھے ان سب کا مجھے پتہ لگ رہا تھا لیکن مجھے جواب دینے کی سکت نہیں تھی
۴۔ بے ہوشی سے پہلے مریض کو کچھ علم نہیں ہوتا اس لئے وہ اپنے آپ کو کسی نقصان سے بچا نہیں سکتا چاہے پانی میں گرے یا آگ پر یا اونچی جگہ سے نیچی جگہ پر	۴۔ بے ہوش ہونے سے پہلے مریض کو پتہ لگ جاتا ہے اس لئے ایسا مریض بے ہوش ہونے سے پہلے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے یعنی کھڑا

غشی	بے ہوشی
	ہے تو بیٹھ جاتا ہے۔ پانی کے قریب ہے تو دور ہو جاتا ہے وغیرہ
۵۔ غشی کا مریض اچانک ہوش میں آجاتا ہے	۵۔ بے ہوشی کا مریض آہستہ آہستہ ہوش میں آتا ہے۔
۶۔ غشی کا مریض دورہ کے بعد کسی قسم کی کمزوری محسوس نہیں کرتا۔	۶۔ بے ہوشی کا مریض بے حد کمزوری محسوس کرتا ہے۔
۷۔ غشی خلط صفرا کی زیادتی اور اس کا اخراج رکنے سے پیدا ہوتی ہے۔	۷۔ بے ہوشی خلط بلغم کی زیادتی اور اس کا اخراج رکنے سے ہوتی ہے۔
۸۔ غشی کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہوتی ہے۔ غشی قلب میں تحلیل سے ہوتی ہے	۸۔ بے ہوشی کے مریض کی تحریک اعصابی غدی ہوتی ہے بے ہوشی قلب میں تسکین سے ہوتا ہے
۹۔ شدید غصہ یا رنج غشی کا سبب ہوتے ہیں	۹۔ ندامت و خوف یا شدید تکلیف بے ہوشی کا سبب ہوتے ہیں۔
۱۰۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔	۱۰۔ چہرہ کا رنگ بے رونق پھیکا ہو جاتا ہے
۱۱۔ سانس آہستہ آہستہ آتا ہے۔	۱۱۔ سانس آہستہ آہستہ خراٹے سے آتا ہے
۱۲۔ اگر مریض طاقتور ہے تو پسینہ نہیں آتا۔	۱۲۔ دوران بے ہوشی ہر مریض کو سرد پسینے آتے ہیں۔
۱۳۔ دوران غشی نبض باریک اور سست چلتی ہے	۱۳۔ دوران بے ہوشی نبض پھولی ہوئی انتہائی سست اور ٹھہر ٹھہر کر چلتی ہے۔
۱۴۔ غشی کے دوران ہاتھ پاؤں میں تشنج نہیں ہوتا۔	۱۴۔ ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں درانتی لگتی ہے
۱۵۔ منہ سے جھاگ نہیں آتے۔	۱۵۔ اکثر منہ سے جھاگ یا رال بہتی ہے۔

۱۶. بول براز بے اختیار نکل جاتے ہیں

۱۷. غشی کے دورے اکثر بے قاعدہ ہوتے ہیں۔

۱۸. دورانِ خون جسگر کی طرف ہوتا ہے جس سے آنکھیں سفید ہوتی ہیں۔

۱۹. قارورہ کا رنگ اکثر شدید زردی مائل ہوتا ہے۔

۲۰. سکتہ غشی کا ہی دوسرا نام ہے۔

۱۶. بول براز دوران بے ہوشی خطا نہیں ہوتے ہیں بلکہ دورہ کے بعد پیشاب آتا ہے۔

۱۷. بے ہوشی کے دورے ٹائم مقررہ پر آتے ہیں

۱۸. دوران خون دماغ کی طرف ہوتا ہے۔ جس سے آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔

۱۹. قارورہ اکثر سفید ہوتا ہے۔

۲۰. قوما بے ہوشی کا ہی دوسرا نام ہے مثلاً ذیابیطس قوما۔

علاج

آپ نے دیکھا کہ غشی اور بے ہوشی زمین آسمان کا فرق ہے۔ دونوں علامات مختلف اعضا کے افعال کی تیزی پیدا ہوتی ہے۔ دونوں کے مختلف ہیں اس لئے دونوں کے علاجات بھی مختلف ہوں گے۔ معالجین کو چاہیے کہ ان کی صحیح ماہیت ذہن میں بٹھائیں تاکہ صحیح تشخیص کرکے یقینی اور بے خطا علاج کر سکیں۔

۱. غشی کے مریض کے چونکہ جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے ہیں اس لئے ان کو افعال کو سست کرنے اور اعتدال پر لانے کیلئے اعصاب و دماغ کے افعال کو تیز کرنے والی ادویہ اغذیہ اشیاء دینی ہوں گے۔

۲. قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام اعصابی محرکات ضرورت کے وقت استعمال کر سکتے ہیں

۳. قرابادینی نسخوں میں تمام مفرح شربت جن میں

۱. بے ہوشی کے مریض کے چونکہ دماغ و اعصاب کے افعال تیز ہوتے ہیں اس لئے انہیں عضلاتی محرکات کھلانی پڑیں گی جن میں عضلاتی مزاج کی اغذیہ ادویہ زہریں بھی شامل ہیں

۲. قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام عضلاتی محرکات ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

۳. قرابادینی نسخوں سے شربت فولاد ہر قسم

شربت صندل، شربت نیلو فر، مفرح کیوڑہ وغیرہ ہر قسم کے خمیرہ جات جن میں خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا و سادہ۔ دوا المسک جواہر والی وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

۴. اگر دورہ کے وقت معالج مریض کے پاس پہنچے تو اسے چاہئے کہ مریض کے گلو بند اور سینہ کی بندش کو فوراً ڈھیلا کرا دے۔ مریض کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے لگوائے۔ امونیا کا رب سنگھائے۔ سر پر بادام روغن جس میں کافور ملایا گیا ہو مالش کرائے۔

هو الشافی

نوشادر ٹھیکری،	ریوند خطائی،	ریوند عصارہ
۲ تولہ	۲ تولہ	ا تولہ۔
مرچ سیاہ	، سونف	
۲ تولہ	۲ تولہ	

تمام ادویہ کو باریک کرکے ایک ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ عرق کیوڑہ یا عرق گلاب کھلائیں۔

ہو الشافی:۔ صندل سفید، کشنیز خشک، گل سرخ

کے اطریفلات معجون کچلہ وغیرہ ضرورت کے وقت استعمال کر سکتے ہیں۔

۴. اگر دورہ کے وقت معالج مریض کے پاس پہنچے تو اسے چاہئے کہ مریض کے گلو بند اور سینہ کی بندش کو فوراً ڈھیلا کرا دے۔ چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے نہ مارنے دے بلکہ ذرا سی سرخ مرچ یا کباب مرغ یا مشک سنگھائیں۔ سر کو ریت گرم سے گرم کریں

هو الشافی

مرغ مرچ،	رائی،	کشتہ کچلہ،	سم الفار	
۱۲ تولہ	۱۲ تولہ	۴ تولہ	۲ ماشہ	

حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

اگر قبض ہو تو یہ نسخہ بھی ساتھ دیں۔

ہو الشافی:۔ حنظل، رائی، گندھک آملہ سار ہموزن حب بقدر نخود بنالیں ایک ایک گولی دن میں تین بار۔

ہو الشافی:۔ اسطوخودوس، لبسائیج، لونگ

برابر ایک ہم وزن۔
مقدار خوراک ۱ تا ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف زیرہ کی چائے۔

لونگ ، ہینگ ، مصبر برابر ایک ہم وزن۔
حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی دن میں چار بار کھلائیں حتیٰ کہ شام تک ایک دو پاخانے آجائیں۔

غشی کی اقسام اور غلط فہمی

ماہرین طب نے غشی کی بہت سی اقسام لکھی ہیں جن کے نام اسباب کی وجہ سے رکھے گئے ہیں لیکن حقیقت میں ان کا بنیادی سبب صرف اور صرف ایک ہی ہے۔ یعنی جگر و غدد کے افعال کی تیزی۔ مثلاً غشی استفراغی یعنی دست قے و بازیادہ پسینہ آنے سے مریض بے ہوش ہو جائے تو اسے غلطی سے غشی استفراغی کہتے ہیں حالانکہ غشی خون کے زیادہ نکل جانے یا مرض استسقاء میں پیٹ سے پانی یکبارگی نکالنے سے ہوتی ہے۔
اسی طرح غشی امتلائی ، غشی وجعی ، غشی جوعی ، غشی حسی ، غشی شرکی ، غشی اختلاقی وغیرہ۔
سب سے بڑی غشی کے بارے میں غلط فہمی یہ ہے کہ غشی قلبی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یاد رکھیں غشی قلبی نہیں ہوتی کیونکہ اگر قلب کے فعل میں تیزی ہو تو غشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ٹی بی کے مریض کے قلب و عضلات تیز ہوتے ہیں ایسے مریض آخری دم تک ہوش میں رہتے ہیں۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ جب تک قلب کے فعل میں سستی پیدا نہ ہو نہ بے ہوشی ہوتی ہے نہ غشی۔

دردِ دل

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
ANGINA PECTORIS	وجع القلب	درد دل

تعارف و علامات

درد دل اکثر ۵۰ سال کے بعد ہوا کرتا ہے ، درد دل ہونے سے پہلے مریض بشاش ہوتا ہے کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا ، حسب معمول کام کر رہا ہوتا ہے کہ اچانک دل میں جھٹکا سا محسوس کرتا ہے اور شدید درد دل ہونے لگتا ہے ، درد دل کے بعد جب دورے بار بار ہونے لگتے ہیں تو درد پیدا ہونے سے پہلے بے چینی اور گھبراہٹ اور دل کے مقام پر بوجھ سا محسوس ہوتا ہے پھر اچانک درد کی ٹیسیں شروع ہو جاتی ہے جو بائیں کندھے اور بائیں بازو میں جاتی ہیں سخت دم گھٹی ہوتی ہے مریض کو موت سامنے نظر آنے لگتی ہے۔ درد کی شدت سے اور گھبراہٹ سے مریض کا رنگ فق ہو جاتا ہے ، سارا جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے کبھی ابکائیاں آنے لگتی ہیں شاذ و نادر قے بھی آجاتی ہے اکثر قے کے ساتھ مریض غش کھا جاتا ہے اور اکثر اسی دوران راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

اسباب

درد دل ہمیشہ ایسے اشخاص کو ہوتا ہے جن کے خون و جسم میں سوداویت اور تیزابیت بڑھ چکی ہوتی ہے ، مریض کے عضلات اور شریانیں تیزابیت اور خشکی کی زیادتی سے سکڑ رہے ہوتے ہیں قلبی شریانوں میں سکڑ اچانک ہونے سے درد دل پیدا ہوا کرتا ہے جو مندرجہ ذیل اسباب سے ہوا کرتا ہے۔
(۱) شراب خوری ، شراب نہ صرف خانہ خراب کرتی بلکہ ایمان اور تندرستی بھی ستیاناس

کر دیتی ہے ۔ یاد رکھیں شراب انتہائی محرک قلب ہے ایسے اشخاص جو اس کے کم عادی ہوتے ہیں بعض دفعہ زیادہ مقدار میں اسے پی جاتے ہیں جس سے اچانک قلب سکڑ جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ شریانیں بھی سکڑ جاتی ہیں جن میں پھیپھڑے سے آنے والا خون آسانی سے گزر نہیں سکتا جس سے قلب خون سے بھر جاتا ہے اور تن جاتا ہے اور شدید درد کرنے لگتا ہے ۔

لذت و مسرت کے جذبات کی شدت

لذت و مسرت کے جذبات بھی قلب و عضلات کے ذاتی جذبات ہیں ، چونکہ یہ جذبات اکثر خود کاشتہ ہوتے ہیں اور اچانک حاصل ہوتے ہیں اس لئے اگر یہ جذبات شدید ہوں تو دل اچانک سکڑ جاتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے ۔

لذت کیسے حاصل ہوتی ہے

لذت لطف و سرور کا دوسرا نام ہے ، لذت اکثر جنسی جذبات سے حاصل ہوتی ہے ، مثلاً کثرت جماع ، جنسی ملاپ کے منظر دیکھنا ، فلم میں محبت پیار کرتے دیکھنا ، عشقیہ قصے پڑھنا ۔

نقرسی مزاج ہونا

نقرسی مزاج سوداوی مزاج کا دوسرا نام ہے جو جوڑوں کے اندر کی رطوبات کے کم ہونے یا غلیظ ہونے یا خشک ہو جانے سے بتایا جاتا ہے ۔

حقیقت یہ ہے کہ رطوبات صرف جوڑوں میں ہی خشک نہیں ہوا کرتیں جسم کے

ہر ذرے میں بلغمی رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے کہ جس کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے جس سے دل میں دوران خون کی رکاوٹ ہونے لگتی ہے ، خصوصاً اکلیلی شریانوں میں سدے کی صورت پیدا ہو کر درد دل ہونے لگتا ہے

اگرچہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ درد دل اکثر انقباض قلب سے ہوتا ہے

علاج

درد دل کے علاج میں فنی غلطیاں

درد دل کا علاج لکھنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جائے ڈاکٹر صاحبان اور طبیب حضرات درد دل کے علاج میں جو فنی غلطیاں کرتے ہیں ان کی وضاحت کر دی جائے اس کے بعد قانون مفرد اعضاء کے تحت یقینی بے خطا علاج پیش کیا جائے گا ۔

ایموینتھی ڈاکٹر پریزیڈنٹ اور پروفیسر جے لیگر شعبہ کلینیکل کارڈیالوجی ہسپتال بوشیکا پیرس نے عوارض قلب کا ذکر کرتے ہوئے ان عوارض کے سبب اصلی کا ذکر ذکر کرتے ہوئے کولسٹرول کو بڑی اہمیت دی ہے ۔

یہاں یہ بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خود کولسٹرول کیا چیز ہے ، کولسٹرول یہ ایک یونانی لغت کا لفظ ہے جو دو اجزاء کول یعنی صفرا اور سٹیریوس (STEREOS) بمعنی ٹھوس سے مشتق ہے یہ الفاظ دیگر یہ ٹھوس یا منجمد صفرا ہے یہ چربی کی طرح کا منجمد مواد ہے جو قلموں کی صورت میں پایا جاتا ہے یہ قلمی مادہ تمام حیوانی چربیوں اور روغنوں میں پایا جاتا ہے ، صفرا و خون دماغی بافتوں ، مددہ انڈے کی زردی گردوں اور اعصابی ریشوں کے غلاف وغیرہ میں پایا جاتا ہے یہ مادہ بآسانی حل نہیں ہوتا

اور مثانہ کے علاوہ شریانوں کی دیواروں کے ساتھ جم کر قلموں کی صورت اختیار کر لیتا ہے، عمل شعاع (IRRADIATION) کے تحت یہ دنامن ڈسی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

کولسٹرول کی اس جامع تعریف کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کولسٹرول دراصل سودا ہی ہے جسے ایلوپیتھی سائنسدان اپنی تمام تر باریک بینی کے باوجود شناخت نہیں کر پاتے بلکہ اس کے (سودا) وجود کے انکار سے کئی گوناگوں پریشانیوں سے دو چار ہو گئے ہیں۔

جس طرح دنیائے تہذیب کا ایک خوفناک مرض سرطان ہے جس کی بیخ کنی کیلئے دانشوران فرنگ روزانہ اپنے تجربات میں معروف ہیں لیکن سودا کے وجود کا انکار ان کی کامیابی کی راہ روکے کھڑا ہے۔ آج یورپ کے بالغ نظر محققین اگر سودا کے وجود کو تسلیم کر لیں تو ان کے لئے مختلف امراض قلب کے علاوہ سرطان کا یقینی علاج معلوم کرنا مشکل نہ ہوگا۔

یورپ امریکہ کے لوگ کولسٹرول کے وجود سے کس قدر خوف زدہ ہیں اس کا اندازہ ان ممالک میں جا کر ہی لگایا جا سکتا ہے ان لوگوں کو ہر عمدہ سے عمدہ غذا میں کولسٹرول نظر آتے ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کولسٹرول کی دہشت زدگی سے خدا کی ہر نعمت کو اپنے اوپر حرام کئے ہوئے ہیں لیکن خدائے بزرگ و برتر کی تمام حرام کی ہوئی چیزیں یعنی شراب اور خنزیر کا گوشت کو چھوڑنے کیلئے کسی طرح بھی تیار نہیں۔ وہ بغیر شکر کے چائے پی لیں گے لیکن شراب کی چسکی لگانے سے باز نہیں آئیں گے۔ وہ مکھن کی بجائے مارجرین کو گوارہ کر لیں گے مگر سور کا گوشت مزے لے لے کر کھائیں جو سوداویت کا خزانہ ہے اور جس کے استعمال سے خون گاڑھا ہو کر گوناگوں عوارض کو جنم دیتا ہے۔

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ کولسٹرول حقیقت میں سودا کا دوسرا نام ہے جو امراض قلب کی پیدائش میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کولسٹرول کے بعد گھی اور چربیلی اغذیہ ادویہ سے روکا جاتا ہے جو میرے نزدیک درست نہیں۔ ان کی حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں،

گھی اور چربی

ہمارے ملک کے بڑے بڑے ڈاکٹر دنیائے مغرب کے بے دام غلام ہیں ان کے لئے آسمان فرنگ سے آمدہ اطلاعات وحی اور الہام کا درجہ رکھتی ہے، یہ اپنے استادان سے جو بات سن لیتے ہیں، آنکھیں بند کر کے ایمان لے آتے ہیں اس اندھی تقلید کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کے ڈاکٹر بھی یورپ کی اقتدا میں اپنے مریضوں کو گھی کے استعمال سے شدت سے ممانعت کرتے ہیں اس کے برعکس بناسپتی گھی جو منبع فساد ہے اس کے استعمال پر کوئی قدغن لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے یاد رکھیں خالص دیسی گھی کے استعمال سے شریانی سدہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ اس نعمت سے شریانیں سخت ہوتی ہیں بلکہ یہ تو وہ نعمت ہے جو ہزاروں ادویہ کے مقابلہ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہمارے بزرگ سیروں دیسی گھی پی جایا کرتے تھے لیکن ہم نے ان کو ہارٹ فیل ہوتے نہیں دیکھا البتہ جب سے بناسپتی کی آفت کا نزول ہوئی ہے ہم اس بناتی روغن کے استعمال سے اپنی آب و تاب اور توانائی سے محروم ہو گئے ہیں ہم دل و دماغ کی بہترین صلاحیتوں سے عاری ہوتے جا رہے ہیں۔

یاد رہے کہ انسان کو فلاسفر نے حیوان ناطق کہا ہے اس لئے اس کے لئے حیوانی اغذیہ ہی مناسب ہیں۔

گھی کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کہ وہ شریانوں کے اندر جم کر ان کو تنگ کر دیتا ہے جس سے دوران خون میں رکاوٹ ہو جاتی ہے حقائق کے خلاف اور وہم بے بنیاد ہے۔ گھی تو خارجی حرارت کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے بھلا داخلی حرارت کی موجودگی میں کیسے جم سکتا ہے البتہ اگر جسم میں سودا کی کثرت ہو اور خشکی بڑھ گئی ہو تو گھی کے استعمال سے اس خشکی کا کامیابی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

جب اس کے استعمال سے خشکی و تیزابیت ختم ہو جائے گی تو نہ اختلاج قلب رہے گا نہ تصلب شرائن رہے گا تو جب یہ صورتیں ختم ہو جائیں گی تو درد دل کیسے پیدا ہو گا۔

گھی محرک غدد ہے

یاد رکھیں گھی محرک غدد ہے جب جگر و غدد شدید تیز ہو گئے ہوں تو صفرا کی پیداوار بڑھ چکی ہوتی ہے، کثرت صفرا و حرارت سے دل پھیل جایا کرتا ہے چہرہ ہاتھ پاؤں پر آماس آ جایا کرتی ہے ایسی صورت میں گھی کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے بلکہ اعصابی محرکات کھلانے ضروری ہوتے ہیں تاکہ حرارت و صفرا خارج ہو کر کلی شفا ہو جائے۔

علاج

فرنگی طب نے جسم کے تیسرے حصے کی امراض کا ذکر کیا ہے وہ بھی منظم اور کسی قاعدے سے نہیں کیا۔ فرنگی طب نے فی الحال صرف اعصابی امراض پر ہی اپنی تحقیقات کی ہیں۔ باقی دو حصے غدی اور عضلاتی امراض کا ذکر تک نہیں کیا ہے، ہمارے زیر بحث مضمون ہی کو لے لیجئے اس کے اسباب میں نزلہ زکام، ذیابیطس، غم، بدہضمی اور دیگر عصبی علامات کا ذکر کیا ہے جو سراسر غلط ہے

یاد رکھیں کہ دل کا درد صرف انقباض قلب و عضلات اور ترشی و تیزابیت سے ہوتا ہے جب ہم اس کا علاج کرتے ہیں تو فزیالوجیکل لائف اور قانون فطرت کی پیروی میں ترشی و تیزابیت کو سوڈیم یا الکلی میں تبدیل کر دیتے ہیں جس سے مرض کلی طور پر ختم ہو جاتا ہے اس کے برعکس ایلوپیتھک حضرات مریضوں کو ایسڈ استعمال کراتے ہیں حالانکہ مریض کے اندر پہلے ہی ایسڈ کی زیادتی ہوتی ہے اور ایسے علاج سے اکثر مریض تلف ہو جاتے ہیں درد دل کا شافی علاج صفرا کی پیدائش بڑھانا ہے۔

درد دل کے مریض میں حتی الامکان حرارت کی پیدائش بڑھانی چاہیئے دورہ کے وقت کچھ بھی میسر نہ آئے تو مریض کو فوراً گرم پانی شہد یا چینی کا قہوہ دیں دوا کے طور پر ہر وہ چیز خواہ دوا ہو یا غذا ہو غدی اعصابی ہونی چاہیئے۔ غدی ادویات قلب و عضلات میں تحلیل و حرارت پیدا کر کے اس کے سکیڑ کو فوراً پھیلا دیتی ہیں جس سے درد و بے چینی رفع ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔ مفردات میں سے سونف اجوائن گندھک آملہ سار، نوشادر، سنڈھ ریوند عصارہ، ریوند چینی، مرچ سیاہ، ثنا مکی، زیرہ سفید و سیاہ، سقمونیا، سرنجان شیریں اور اسگندھ وغیرہ مفرد یا مرکب صورت میں بےحد مفید ہیں۔

نسخہ ۱: اجوائن دیسی ۴ تولہ، رائی ۴ تولہ، تیزپات ۴ تولہ، گندھک آملہ سار ۱۲ تولہ، اجزاء کو خوب باریک کر کے رکھ لیں اور اس میں سے ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں چار بار گرم پانی یا قہوہ یا چائے سے استعمال کرائیں۔

یہ نسخہ بنیادی طور پر صفرا پیدا کرتا ہے حرارت غریزی کا محافظ ہے سرطان کیلئے محرک کا تریاق ہے۔ عرق النساء اور صفری قے اور ڈکاروں کی کثرت کے لئے مفید ہے۔ ریاح شکم کی زیادتی کے سبب بے چینی اور پریشانی کا خاتمہ کرتا ہے، تجربہ شاہد اور رعشہ کو نافع ہے امراض قلب میں بہ صفت موصوف ہے۔

نسخہ ۲: پودینہ خشک، اجوائن دیسی، فلفل سیاہ، مصطگی رومی،

عقرقرحا، زیرہ سیاہ، ہر ایک ½ ۲ تولہ زعفران ۹ ماشہ۔ زعفران کے سوا تمام اجزاء کو باریک کر کے سہ چند چینی کے قوام میں ملائیں۔ آخر میں زعفران کو باریک کر کے مرکب میں اچھی طرح ملائیں۔

مقدار خوراک:۔ ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح و شام پانی یا چائے سے کھائیں۔ بے حد مقوی جگر، مقوی معدہ و امعاء ہے۔ امراض قلب میں اس سے بڑا عمدہ کام لیا جا سکتا ہے

نسخہ ۲:۔ اجوائن دیسی ایک پاؤ، تیزپات ایک پاؤ، فلفل سیاہ ½ پاؤ، شہد سہ چند وزن ادویہ،

اجزاء کو باریک کر کے شہد میں ملائیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۶-۷ ماشہ یہ معجون صبح شام پانی سے کھلائیں، نہایت عمدہ ریاح شکن اور مقوی معدہ مرکب ہے، امراض قلب کے لئے کثیری فوائد کا حامل ہے۔

نسخہ ۳:۔ یہ جوشاندہ مختصر ہونے کے باوجود نہایت مفید ہے۔

اجوائن ۳ ماشہ، تیزپات ۲ ماشہ، رائی ۶ ماشہ، چینی حسب ضرورت،

تمام دواؤں کو دردرا کر کے ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں کچھ دیر بعد آگ پر رکھ کر جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے اتار کر چھان کر چینی ملا کر نصف جوشاندہ پلا دیں یہ جوشاندہ ضعف عضلات کے علاوہ محلل ریاح اور قبض کشا ہے اختلاج قلب کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۴:۔ زنجبیل ½ ۲ تولہ، نوشادر ٹھیکری ½ ۱ تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ، عصارہ ریوند ۶ ماشہ، سب دواؤں کو باریک کر کے رکھ لیں پیشاب کی جلن، بندش بول، استسقاء، پاؤں کے ورم وغیرہ کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۲ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں ۴ بار پانی یا کسی مناسب مشروب سے کھلائیں۔ عظم طحال، عظم جگر، وجع مفاصل کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۵:۔ زنجبیل ۵ تولہ، پیپلامول ۳ تولہ، سہاگہ خام ۲ تولہ، شیر مدار ۲ تولہ، اجزاء کو باریک کر کے اس میں تھوڑا تھوڑا شیر مدار ڈال کر کھرل کرتے جائیں، بس تیار ہے۔

جگر کو مشینی تحریک دیتا ہے عضلاتی فالج کے لئے خاص طور پر مفید ہے امراض قلب میں اس سے بہت کام لیا جا سکتا ہے۔

نسخہ ۶:۔ مغز جالگوٹہ، توتیا سبز، شیر مدار، ہر ایک ایک تولہ، رائی ۱۵ تولہ، سہاگہ ½ ۲ تولہ، اجزاء کو خوب باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۱-۱ گولی دن میں ۴ بار پانی سے کھائیں۔

خونی رگوں کے تحلیل کرنے کے علاوہ یہ گولیاں درد دل کے لئے بے حد مفید ہیں۔

غذا

صبح:۔ مکھن کھلا کر اوپر سے میٹھا دودھ نیم گرم پلائیں، جستگوہ بادام بھی مفید ہے۔ دوپہر:۔ کوئی سبزی کدو، توری، ٹینڈے، مولی گاجر، پالک، مونگرے ادرک، مرچ سیاہ وغیرہ۔ رات:۔ دوپہر والا سالن کھلا کر اوپر سے دودھ گھی ملا کر نیم گرم پلائیں۔

تریاق درد دل

سرنجان شیریں ۱ تولہ، سقمونیا ۱ تولہ، ریوند عصارہ ۱ تولہ، اسگندھ ۱ تولہ، نوشادر ٹھیکری ۱ تولہ، سونٹھ ۱ تولہ،

سب ادویہ کو ملا کر باریک کر کے حب نخودی بنالیں۔ مقدار خوراک:۔ ۱ تا ۲ گولی دن میں ۴ بار، بوقت دورہ پندرہ پندرہ منٹ بعد چار چار گولی ہمراہ آب نیم گرم

افعال و اثرات:۔ میں غدی اعصابی ہیں۔ درد دل کے علاوہ ہر قسم کے عضلاتی درد کو فوراً آرام آجاتا ہے ایسے درد جن میں ورم ہو اس کیلئے آب حیات ہے، استسقاء زقی طبلی کیلئے مفید ہے

گرم پانی سے دردِ دل کا علاج

آج کل امراض قلب کے بارے میں روزانہ ایسی خبریں سنتے ہیں کہ فلاں شخص دل کا دورہ پڑنے سے چل بسا، فلاں شخص اختلاج قلب اور خفقان قلب کا مریض ہے فلاں کا دل بڑھ گیا ہے طبی حلقوں کی طرف سے امراضِ قلب کو رفع کرنے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ حال ہی میں حکومت کی طرف سے بھی امراضِ قلب پر سب سے بڑی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا ہے لیکن ان سب کوششوں کے باوجود نتائج حسب منشاء بر آمد نہیں ہو سکے۔

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ امراضِ قلب کو جب تک بالا اعضاء سمجھنے کی کوشش نہیں کی جائے گی اس وقت تک یہ مسئلہ تشنۂ تکمیل ہی رہے گا۔ وقت کی کمی کے پیشِ نظر آج صرف درد دل کے اسباب علامات اور اس کا ایسا یقینی و بے خطا علاج پیش کروں گا۔ جو ہر جگہ آسانی سے نہایت کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے یہ علاج میں نے طب اسلامی کے بنیادی اصول و قوانین مزاج و اخلاط کو مدنظر رکھ کر قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں تحقیق کیے ہیں۔

قانون "مفرد اعضاء" علم العلاج کے تمام مروجہ طریقوں میں بے حد سستا عام فہم، سائنٹفک سہل اور دورِ حاضرہ کا انتہائی ترقی یافتہ جدید اصولِ علاج ہے جس نے تمام امراض و علامات کو صرف تین اعضائے رئیسہ دل۔ دماغ۔ جگر کے تحت تقسیم کر کے طبی دنیا میں عظیم انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

قانون "مفرد اعضاء" کی تحقیق کا کمال یہ ہے کہ پیچیدہ اور عسر العلاج امراض کا علاج بغیر دوائی صرف غذا تبدیل کر کے نہایت کامیابی کے ساتھ کیا جا رہا ہے ثبوت کے لیے ہمارے کسی بھی فری کیمپ "غذا سے علاج" کا معائنہ کر کے خود مریضوں سے تاثرات حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

دردِ دل جس کا طبی نام وجع القلب ہے اکثر چالیس سال کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتیں اس میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ ویسے آج کل عمر کی کوئی حد نہیں رہی نوجوانوں بلکہ بچوں میں بھی اکثر دیکھا گیا ہے۔

اس وقت میرے پیشِ نظر دردِ دل اور اس کے علاج پر روشنی ڈالنا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اول افعال قلب بیان کر دیئے جائیں تاکہ سمجھنے میں سہولت ہو۔ جاننا چاہیے کہ قلب بذات خود عضلات (مسکولر ٹشوز) کا بنا ہوا ہے جس پر دو پردے دماغ اور جگر کے چڑھے ہوئے ہیں امراض قلب کو ایک مرکز پر لانے اور تعین مرض کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس وقت قلب کی کیا حالت ہے یعنی اس کے فعل میں،

۱۔ تیزی (تحریک) ہے۔ ۲۔ سستی (تسکین) ہے۔ ۳۔ ضعف (تحلیل) ہے۔

اگر قلب کے فعل میں سستی (تسکین) ہو تو خون میں رطوبات کھاری پن اور خلط بلغم کی زیادتی ہوگی۔ رطوبات کی کثرت سے دل پھول کر بڑھ سکتا ہے لیکن درد نہیں ہو سکتا۔

اگر قلب کے فعل میں ضعف (تحلیل) ہو گی تو خون میں خلط صفراء کی زیادتی ہو گی۔ صفراء کی وجہ سے دل پھیل کر بڑھ سکتا ہے اس صورت میں گرانی بوجھ اور گھبراہٹ تو ہو سکتی ہے لیکن درد نہیں ہو سکتا۔

اسباب

درد ِدل دراصل دل میں تیزی (تحریک) شریانوں میں سکیڑ و انقباض کی وجہ سے ہوتا ہے کیمیاوی طور پر خون میں ترشی و تیزابیت اور خلطِ سودا کی زیادتی سے خون کے قوام میں گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے جو شریانوں میں باآسانی حرکت (گردش) نہیں کر سکتا۔ ریاح کی کثرت خون کا گاڑھا پن اور شریانوں کا سکیڑ ہی درد ِدل کا سب سے بڑا سبب ہوتا ہے اس کے علاوہ گوشت انڈے مچھلی اور ترش اشیاء کا کثرت استعمال، پیٹ میں ریاح قبض، نفخ، بدہضمی، شراب اور تمباکو نوشی، نشہ آور اشیا اور ترش مشروبات کا کثرت استعمال بھی درد ِدل کا باعث ہوتے ہیں۔

نفسیاتی اسباب میں غصے کے جذبات کا ہونا اور کیفیاتی اسباب میں خشکی صرف کا بڑھ جانا بھی درد ِدل کا سبب بنتا ہے۔

علامات

دورہ مرض سے پہلے مریض قدرے بے چینی، پیٹ میں ریاح گیس، قبض بوجھ اور کوئی چیز اوپر چڑھتی ہوئی محسوس کرتا ہے اس دوران اگر ریاح وغیرہ خارج ہو جائیں تو آرام آ جاتا ہے جس کی مریض چنداں پرواہ نہیں کرتا اور اپنے کاروبار میں مشغول رہتا ہے لیکن اگر ریاح گیس وغیرہ کا اخراج نہ ہو مقام قلب چھاتی اور بائیں کندھے کے نیچے پستان کے قریب سرسراہٹ سی محسوس کرتا ہے کبھی وقفہ وقفہ سے سوئی کی چبھن جیسا درد محسوس ہوتا ہے پھر یک دم دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ لیکن رفتار قلب کبھی تیز اور کبھی سست ہو جاتی ہے اس وقت اگر مناسب علاج میسر نہ آئے تو تکلیف بڑھ کر شدید درد شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دل کو دوران خون جاری رکھنے کے لئے بار بار حرکت کرنا پڑتی ہے اس لئے درد ٹیسوں کی صورت میں ہوتا ہے دوران خون کے تسلسل میں رکاوٹ ہو کر پھیپھڑوں میں خون کم ہو جاتا ہے جس سے پھیپھڑوں کی حرکات

کم ہو کر سخت دم کشی اور اختلاج قلب کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ شدید درد سے مریض کا رنگ فق ہو جاتا ہے اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے جسم کی رنگت سیاہی مائل اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پیدا ہو جاتے ہیں۔ نبض مشرف اور حرکت میں تیز ہو جاتی ہے۔ قارورہ کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ شدید درد اور سخت گھبراہٹ میں مریض انتقال کر جاتا ہے۔

اصول علاج

درد ِدل کا علاج بیان کرنے سے پہلے اصول علاج پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ معالجین کو علاج کرتے وقت کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ یاد رکھیں کسی بھی مرض کا علاج تجویز کرنے سے پہلے اس کا اصول علاج ذہن میں رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے تاکہ علاج میں یقینی اثرات اور صحیح نتائج برآمد ہو سکیں۔

اصولِ علاج میں اول اس امر کو مدنظر رکھیں کہ اس وقت مریض کے حیاتی مفرد اعضا دل و دماغ جگر میں تحریک، تسکین، تحلیل کی کیا کیا صورتیں پائی جاتی ہیں خاص کر یہ دیکھنا چاہیے کہ کس مفرد عضو میں تسکین ہے تسکین کو تحریک میں تبدیل کر دینے سے ہر قسم کے امراض و علامات کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ فرمالیں کہ درد ِدل ہمیشہ دل میں تحریک۔ خون کے گاڑھا پن خلط سودا کی زیادتی اور شریانوں میں سکیڑ و انقباض سے ہی ہوتا ہے۔ جس کا یقینی و بے خطا علاج سکیڑ کا کھولنا ہے۔ شریانوں کے سکیڑ کو کھولنے کے لئے خلط صفراء (حرارت) کا بڑھانا ضروری ہوتا ہے۔ صفراء سے خون کا قوام پتلا ہو کر شریانوں کے سکیڑ کو کھول دیتا ہے سکیڑ کھلتے ہی دوران خون درست ہو کر ہر قسم کا درد ختم ہو جاتا ہے جو لوگ درد روکنے کیلئے مخدر و مسکن دوائیں دیتے ہیں وہ مریض کو موت کے منہ میں دھکیل

دیتے ہیں۔ جس سے اکثر شدت کی حالت میں ہی مریض کا انتقال ہو جاتا ہے۔

دورہ کی حالت میں علاج

جب کسی شخص کے سینے، بائیں پستان، کندھے بازو یا بائیں ٹانگ میں چبھن دار یا ایسا معلوم ہو کہ درد چل رہا ہے اور پیٹ میں ریاح رکے ہوئے معلوم ہوں تو معالج کے آنے سے پہلے مصنوعی ڈکار سے پیٹ کی ہوا خارج کرنے کی کوشش کریں۔ بائیں کندھے پستان کے قریب سامنے سینے کی زور زور سے مالش کریں اگر ممکن ہو تو مقام قلب پر ٹکور کریں تو درد کم ہو جائے گا۔ اندرونی طور پہ صرف گرم پانی پلائیں اگر سکتہ وغیرہ ہو جائے تو گرم پانی میں اجوائن دیسی ابال کر شہد ملا کر پلا دیں۔ انشاءاللہ فوراً درد دل کو آرام آ جائے گا جب دورہ ختم ہو جائے تو مستقل علاج کے لئے درج ذیل نسخہ جات استعمال کریں۔ ان سے دوبارہ دورہ نہیں ہوگا۔ انشاءاللہ!

یہ علاج تحقیق کرنے کے بعد میں نے اپنے مطب اور فری کیمپ غذا سے علاج میں سینکڑوں مریضوں پر آزمایا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ ایسے مریض جنہیں ماہرین قلب نے لاعلاج کہہ کر یا اپریشن کا مشورہ دے کر مایوس کر دیا۔ ہو انہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ صرف گرم پانی اور ان نسخہ جات میں سے کوئی بھی نسخہ خود بنا کر کھائیں ساتھ غذائی علاج پر سختی سے عمل کریں۔ انشاءاللہ درد دل کو آرام آ جائے گا اور پھر یہ درد زندگی بھر نہیں ہوگا۔

نسخہ جات

قہوہ درد دل

ہوالشافی: اجوائن دیسی ۳ ماشہ، پودینہ باغی ۳ ماشہ، شہد اور پانی حسب ضرورت۔

ان سب کو پانی میں ابال کر چھان کر پلائیں۔ دورہ کی حالت میں چمچہ چمچہ مریض کے منہ میں ڈالیں۔ انشاءاللہ اندر جاتے ہی درد کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جب مریض ہوش میں آ جائے تو پھر مزید قہوہ پلائیں مقام درد پہ ٹکور بھی کریں۔

اکسیر درد دل

ہوالشافی: اجوائن دیسی ۱ تولہ، لہسن ۱ تولہ، آب لہسن ۵ تولہ، اجوائن اور لہسن کو باریک پیس کر آب لہسن میں کھرل کر کے بڑے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔

۱ تا ۲ گولی صبح دوپہر شام ہمراہ نیم گرم پانی۔

افعال و اثرات: یہ غدی عضلاتی (گرم خشک) ہے۔ خلط صفرا پیدا کرتا ہے۔ درد دل، درد گردہ، پتھری کو توڑ کر خارج کرتا ہے۔ خون کے قوام کو پتلا کرتا ہے۔ شریانوں کے سکیڑ کو کھولنے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا تجربہ میں نہیں آئی۔

تریاق درد دل

ہوالشافی: اجوائن دیسی ۵ تولہ، لہسن ۵ تولہ، زعفران ۱ تولہ، آب لہسن ۱۵ تولہ،

سب کو باریک پیس کر آب لہسن میں کھرل کر کے نخودی گولیاں بنا لیں ۱ تا ۲ گولی دن میں چار مرتبہ ہمراہ آب گرم۔

افعال و اثرات میں غدی عضلاتی (گرم خشک) ہے۔ درد دل تبخیر معدہ، درد گردہ و پتھری کے لئے بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی: نساکی، قلمی شورہ، ریوند خطائی برابر وزن لے کر باریک کر کے بڑے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ ۱ تا ۲ گولی دن میں چار بار ہمراہ گرم پانی۔

افعال و اثرات میں غدی اعصابی (گرم تر) ہے۔ درد دل کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ ان مریضوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ جنہیں قبض ہو اور پیشاب کم جلن کے ساتھ آتا ہو۔

احتیاطی تدابیر

درد دل کے دورہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ سادہ غذا کھائی جائے غذا اس وقت کھائی جائے جب شدید بھوک لگی ہو۔ شدید بھوک پر کھائی ہوئی غذا تندرستی کی ضامن ہوتی ہے۔ پیدل سیر، رات کو جلدی سونا، صبح جلدی اٹھنا فائدہ مند ہے۔ شراب تمباکو نوشی اور نشہ آور اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔ کثرت چائے نوشی اور ترش اشیاء کا استعمال بھی درد دل کو دعوت دیتا ہے۔ کثرت مباشرت اور غصہ کے جذبات کو کنٹرول میں رکھنا چاہیئے۔ درد دل کے مریض کو پسینہ کھل کر آنا ضروری ہوتا ہے۔

(۲) جہاں مادی اغذیہ اور اشیاء سے پرہیز ضروری ہے وہاں کیفیاتی اسباب سے بھی بچنا چاہیے۔ چنانچہ خشک فضا، خشک آب و ہوا سے محفوظ رہیں مثلاً گرمی خشکی کے موسم میں دوپہر کے وقت مکان کے اندر آرام کریں۔ کمرہ ہوا دار ہو جس میں روشنی کا بھی انتظام ہو۔ تازہ ہوا اندر آئے لیکن ٹھنڈی ہو کر آئے جو خس کی ٹٹیوں یا ائیر کولر کے ذریعے آسانی سے میسر ہو سکتی ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو درد دل کے مریض کو جون جولائی کے مہینوں میں مری یا کوئٹہ جیسے صحت افزا مقامات پر چلے جانا چاہیے۔ جب موسم کی گرمی خشکی کم ہو جائے تو اپنے گھر واپس آ جانا چاہیے۔

درد دل کے مریض جہاں مادی اور کیفیاتی اسباب سے بچنا اور پرہیز ضروری ہے وہاں نفسیاتی اسباب سے دور رہنا چاہیے۔

نفسیاتی اسباب میں لذت مسرت کے جذبات اعتدال سے نہیں بڑھنے چاہییں۔ جنسی جذبات سے مغلوب نہیں ہونا چاہیے۔ جنسی ماحول بھی ایسے مریضوں کے لئے

میٹھا زہر سے کم نہیں۔

آج کل کی مخلوط تعلیم درد دل کا بہت بڑا سبب ہے کیوں کہ ایسے ماحول میں رہنے والا نوجوان جنسی جذبات سے مغلوب ہونے لگتا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ جنسی جذبات کا تسکین سے یہ مرض نہیں ہوتا۔ بلکہ جنسی جذبات کا بار بار ابھرنا اور تکمیل نہ پانا اس کا بڑا سبب بن جاتا ہے۔

غذا

صبح: مربہ گاجر یا سیب کھا کر اوپر سونف اور چھوٹی الائچی کا قہوہ پی لیں۔

دوپہر: سبزیاں مولی گاجر شلغم، مونگرے، کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھہ، دیسی گھی میں پکا کر استعمال کریں۔

شام: دوپہر والا سالن کھا لیں اوپر اجوائن دیسی کا قہوہ پی لیں۔

پرہیز

گوشت انڈے، چاول۔ اچار، بینگن آلو، گوبھی، ٹماٹر مچھلی ترش اور ٹھنڈے مشروبات تمباکو اور شراب نوشی، چائے کا کثرت استعمال کثرت مباشرت سے پرہیز لازمی ہے۔

نوٹ: چکنائی اور مرغن اغذیہ سے پرہیز کریں

اکلیلی شرائین

انہیں دل کی شرائن بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ صرف دل کو روح و غذا پہنچانے کیلئے پیدا کی گئی ہیں باقی جسم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا لہذا ان میں یا ان کے افعال میں ذرا سی کمی بیشی یا کوتاہی ہوجائے تو نہ صرف دل تڑپ جاتا ہے بلکہ تمام جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

حقیقت و ماہیت اکلیلی شرائین

شریان اورطی کے ابھار کے ٹھیک پیچھے اور اس کی جڑ کے ٹھیک اوپر سے دو شریان تاجیہ پیدا ہوتی ہیں جو اولاً قلب کی نالیوں میں چل کر عضلات قلب میں گھس جاتی ہیں اور وہاں جاکر لاتعداد عروق شعریہ میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔

جہاں شرائن عروق شعریہ ختم ہوتی ہیں وہاں سے عروق شعریہ وریدی شروع ہوتی ہیں جو بچے ہوئے شریانی خون کو قلب کے داہنے اذن میں واپس لاتی ہیں انہیں قلبی وریدی بھی کہتے ہیں یہ شرائن قلب کو حالت انبساط میں غذا پہنچاتی ہیں،

تصلب شرائین

امراض قلب میں سب سے خطرناک اور فوری جان لیوا تکلیف تصلب شرائن ہے جسے عرف عام میں شریانوں کا سخت ہوجانا یا شریانوں کا تنگ ہو جانا یا سکڑ جانا کہتے ہیں۔

اس صدی کا مرض

طبی محققین نے تصلب شرائن کو اس صدی کا سب سے بڑا مرض قرار دیا ہے

تصلب شرائن کن اقوام میں زیادہ ہے

یہ حقیقت ہے کہ قلبی امراض ان اقوام میں زیادہ پائے جاتے ہیں جو معاشی اعتبار سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں خصوصاً جن ملکوں میں آبادی میں کم جسمانی مشقت خوش خوری اور پُرخوری کا غلبہ ہے ان میں تصلب شرائن کا مرض عام طور پر اکلیلی تصلب شرائن کا مرض خاص طور پر پایا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس بیماری کو خوشحال اور بڑے لوگوں کی بیماری کہا جاتا ہے۔

تصلب شرائن کا عمر سے تعلق

جب حضرت انسان اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو اس کے جسم کی ہر مشین چاہے وہ معدہ کی ہو چاہے گردہ، امعاء، جگر، دماغ، ناک، آنکھ، کان، ورید یا شریان کی ہو سب تروتازہ، نئی اور صاف و شفاف ہوتی ہیں۔

یہ سب مشینیں مل کر انسان کو نشو و نما دے کر مکمل جوان بنا دیتی ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مشینیں بھی پرانی ہونے لگتی ہیں ان کے اپنے فضلات بھی اچھی طرح ان کے اندر سے نہیں نکلتے آہستہ آہستہ ان کے فضلات جمع ہو کر انہیں سخت کر دیتے ہیں جس سے

ان میں کسی قدر ورم بھی پیدا ہو جایا کرتا ہے لہٰذا ان کے افعال میں خلل واقع ہو جاتا ہے بالکل یہی صورت وریدوں اور شریانوں کی بھی ہے پتھر کے دھارے کے ساتھ سخت اور موٹی ہونے لگتی ہے ان کے اندر شحمی یا تیزابی مادے جمع ہو کر انہیں نہ صرف سخت کر دیتے ہیں بلکہ تنگ بھی کر دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوران خون میں پہلے جیسی روانگی نہیں رہتی جسم کے تمام اعضا خوراک سے بھوکے رہنے لگتے ہیں جسم کمزور اور ناتوان ہو جاتا ہے مریض بار بار کہتا ہے کہ میں پہلے اچھلتا تھا اور کودتا تھا سخت چیزیں اور ہوا میں اڑنے کے منصوبے بناتا تھا لیکن اب تو مجھے اپنے جسم کا وزن اٹھانا بھی مشکل ہو گیا ہے چلتا ہوں تو دم چڑھتا ہے کھاتا ہوں تو ہضم نہیں ہوتا جنسی قوت جواب دے چکی ہے یہ سب کچھ کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ دل کے کمزور اور شریانوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہے۔

یہ سب کچھ ہر ملک کے حالات کے مطابق عمر کے مختلف ادوار میں ہوا کرتا ہے۔

عام طور پر چالیس سال کی عمر میں تصلب شرائین کا مرض ظہور پذیر ہوا کرتا ہے۔ ۴۰ سالہ مردوں میں یہ ۲۱ سے ۴۷ فی صد تک ہے، ۵۰ سال کی عمر میں ۲۳ سے ۵۱ فی صد ہے، ۶۰ سال کی عمر میں ۳۹ سے ۵۷ فی صد تک ہے، ۷۰ سال کی عمر میں ۴۸ سے ۶۲ فی صد ہے۔

تصلب شرائین کی علامات

(۱) جب شریانوں میں صلابت اور سختی ہو جاتی ہے تو خون گزارنے کے لئے دل کو زیادہ زور اور قوت سے دھکیلنا پڑتا ہے یعنی دل کی انقباضی حرکت بہت زور اور قوت سے لگتی ہوئی نبض میں محسوس ہوتی ہیں، اطباء حضرات اس حالت کو جو نبض میں محسوس ہوتی ہے قوی نبض کے نام سے پکارتے ہیں یعنی نبض کی ٹھوکریں بہت زور اور قوت سے انگلیوں

پر لگتی ہیں مقام کے لحاظ سے ایسی نبض مشرف کہلاتی ہے قانون مفرد اعضاء میں اسے عضلاتی نبض کہتے ہیں

(۲) چونکہ تصلب شرائین کی وجہ سے دل خون کو پوری مقدار میں پہنچا نہیں سکتا۔ جتنا تندرست حالتوں میں پہنچایا کرتا ہے اس لئے ایسا مریض چند قدم چلنے کے بعد آرام و دم لینے پر مجبور ہو جاتا ہے یعنی اسے تھوڑی دیر چلنے پر ہی دم چڑھ جاتا ہے، تنگی تنفس ہو جاتی ہے۔ چہرہ سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے،

(۳) جب مریض کوئی غذا کھاتا ہے تو معدہ کے عضلات کو زیادہ قوت اور کثرت سے کام کرنے کے لئے زیادہ خون کی ضرورت ہوتی ہے لیکن تصلب شرائین کی وجہ سے دل پوری طرح معدہ کے عضلات اور شریانوں کو خون مہیا نہیں کر سکتا جس سے ریاح معدہ جمع ہو کر دل پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں دوران خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جو تصلب شرائین کی واضح علامت ہے۔

(۴) جب شروع شرائین اس قدر تنگ ہو جاتی ہیں کہ خون کے فقدان کے رقبوں (دل کا جسم) میں اتنا کم سے کم خون بھی نہیں پہنچتا جتنا قلب کے عضلات کو اپنا فعل جاری رکھنے کیلئے درکار ہوتا ہے اور قلب میں اوکسیجن کا تقاضا بہت شدید ہو جاتا ہے تو ماؤف رقبے میں (دل کے جسم میں) خون کی رسد بہت غیر یقینی ہو جاتی ہے۔

ان حالات میں وجع القلب خفیف کی حالت ہر وقت رہتی ہے اور معمولی سی حرکت سے اس میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

اسباب تصلب شرائین

پچھلے بیس پچیس سال سے زیادہ معالجین یہ معلوم کرنے کے لئے بڑی کوشش کر رہے ہیں کہ تصلب شرائین سے دل میں پیدا ہونے والا مرض کس طرح نشوونما پاتا ہے۔

اگرچہ وہ اس مرض کے اسباب باور معلوم نہیں کر سکے یعنی اس کے ابتدائی اسباب کیا ہیں تاہم وہ حقیقت کی دریافت کے قریب تر آ رہے ہیں اور اسرار کی تاریکی میں چند نشانات کو روشنی میں لا چکے ہیں

چونکہ بعض خاندانوں میں اکلیلی تصلب شرائین کا خصوصی رجحان پایا جاتا ہے اس لئے توارث اور جنسی عوامل کو شبہ کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

اور یہ گمان کیا جا رہا ہے کہ اس مرض پر وراثت مختلف طریقوں سے اثر انداز ہوتی ہے۔ غذائی استحالہ خاندان میں کولیسٹرول کی تولید کثرت یا ذیابیطس شکری اور بعض افرازی نقائص (غدوں کی رطوبات کی خرابی) عین ممکن ہے کہ سب اس مرض کی پیدائش میں حصہ دار ہیں، اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ذیابیطس کے مریض میں بھی تصلب شرائین کا رجحان موجود ہے

وہ لوگ جو اکلیلی مرض قلب میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں دس فی صد میں مخصوص قسم کی ذیابیطس شکری کی بیماری کا سراغ ملتا ہے اس مرض میں مبتلا ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں ذیابیطس کی استعداد موجود ہوتی ہے،

پچھلے پچاس سال سے زیادہ اس نظریے کو تقویت حاصل ہوتی جا رہی ہے کہ اکلیلی تصلب شرائین کا سبب خون میں کولیسٹرول کی مقدار کا افراط ہے اس بات کی بکثرت شہادتیں فراہم ہوتی جا رہی ہیں کہ بالکل مختلف قسم کے امراض جیسے ذیابیطس میں بھی اس کی افراط پائی جاتی ہے، یہ تمام امراض بہرحال ایک مشترک نسب نما ..... (DENOMINATOR) یعنی خون میں کولیسٹرول کی افراط کے حامل ہوتے ہیں، دوسرے مرض کی غیر موجودگی میں بھی جو لوگ اکلیلی (کورونری) مرض قلب میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں اسی عمر کے عام صحت مند افراد کی نسبت کولیسٹرول زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔

فربہی یا چربی کی افراط تقریباً ہمیشہ پرخوری کا نتیجہ ہو سکتا ہے مثلاً خاندانی موروثیت

کے تحت زیادہ حرارتوں والی غذا سے بھی چربی زیادہ آسانی سے بنتی ہے،

بعض لوگوں میں جسم کی استحالی ضروریات سے زیادہ ایک حرارہ بھی چربی کی شکل میں جسم کے اندر جمع ہو کر آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر فربہی میں اضافہ کرتا ہے۔

قلبی وعروقی امراض ان لوگوں کے مقابلہ میں جن کا وزن نارمل ہو ۳۰ سے ۳۵ فی صد کے مقابلہ میں ۴۰ فی صد زیادہ وزن رکھنے والوں میں دوگنے عام ہیں۔

دوسرے عوامل جن پر قلبی عروقی امراض پیدا کرنے کا شبہ کیا جاتا ہے ان میں تمباکو نوشی شامل ہے، خاص طور پر جبکہ دھوئیں کو سانس کے ذریعہ اندر کھینچا جاتا ہے۔

تقریباً جملہ اعداد و شمار اس حقیقت کو منکشف کرتے ہیں کہ مختلف امراض سے تمباکو نوش دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تعداد میں ہلاک ہوتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا اور تصلب شرائین

مندرجہ بالا تصلب شرائین کے اسباب پروفیسر جے لینی گر۔ شعبہ کلینیکل کارڈیالوجی۔ ہسپتال پوشیکا پرس کے تحریر کردہ ہیں،

قلب اور صحت کے رسالہ مرتبہ حکیم محمد سعید ہمدرد والے میں چھپا ہوا ہے۔

موصوف نے بڑی محنت سے یہ حقائق جمع کر کے بیان کئے ہیں لیکن یقینی طور پر واضح نہیں ہیں، بلکہ تمام مضمون بے یقینی اور شبہات پر مبنی ہیں۔

سب سے بڑی کمی یہ رہ گئی ہے کہ تصلب شرائین کا مشینی و عضوی کوئی سبب بیان نہیں کیا گیا

جاننا چاہئے کہ شرائین جسم میں دوران خون پہنچانے والی ہوں چاہے خود دل کے عضلات میں خون لے جانے والی ہوں سب کا مزاج قلب کے مزاج سے ملتا ہے یعنی دل مزاج اگر خشک ہے تو شریانوں کا مزاج بھی خشک ہی ہے

قانون فطرت

قانون فطرت ہے کہ جب بھی کسی بھوکے پیاسے جاندار کو مناسب غذا و ماحول میسر آجائے تو وہ پہلے سے تحرک طاقتور اور قوی ہوجاتا ہے، اپنے اندر کے فضلات خارج کر دیتا ہے، بعض دفعہ پہلے سے بھی سکڑ جاتا ہے،

بالکل یہی حالت قلب اور اس کی شرائن کی ہیں، جب مریض سرد خشک ماحول میں زیادہ وقت گذارتا ہے یا لذت و مسرت کے جذبات میں مغلوب رہتا ہے یا ترشی و تیزابی اغذیہ ادویہ کا کثرت سے استعمال کرتا ہے تو دل اور شریانوں کے فعل میں تیزی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور دل کے فعل کی تیزی سے شریانوں میں سکڑن پیدا ہوجاتی ہے دل اس رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن انتہائی کوشش سے بھی یہ سکڑن دور نہیں ہوسکتی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل کو شدید دباؤ سے خون کو دھکیلنا پڑتا ہے اور یہ حالت اس وقت بھی طاری رہتی ہے جب تک تیزابیت و ترشی کی کثرت رہتی ہے اور خشک ماحول یا لذت و مسرت کے جذبات قائم رہتے ہیں یہ حالت تو قلب کی تحریک کے دوران رہتی ہے لیکن اس دوران جگر و گردے اور غدد و غشائی مخاطی بھی سرد پڑ چکے ہوتے ہیں، صفرا کی پیدائش بند ہو چکی ہوتی ہے یعنی تسکین غدد کی حالت بھی ساتھ ہی قائم ہو چکی ہوتی ہے۔

علاج تصلب شرائین

جیسا کہ اسباب میں بتا چکا ہوں کہ قلب و عضلات میں تحریک کی وجہ سے شریانیں

بھی سکڑ کر صلابت پکڑ چکی ہوتی ہے دوسری طرف جگر و غدد میں تسکین ہوتی ہے۔ لہٰذا تصلب شرائین کے علاج کے لئے جگر و غدد میں تحریک و تیزی پیدا کرنا ضروری ہے جونہی جگر و غدد تیز ہوں گے وریدیں جسم میں سکڑنا شروع ہوں گی اور شریانیں تحلیل کی وجہ سے پھیلنا شروع ہوں گی،

یاد رکھیں کہ شریان و عضلات کا مرکز دل ہے۔ یعنی دل کی تحریک عضلاتی ہے جب دل ہی ابتدائی تحریک میں اپنے مزاج کی خلط یعنی سودا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روکتا بھی ہے اسے قانون مفرد اعضا میں دل کی کیمیائی تحریک کہتے ہیں یہی تحریک ہے کہ جس کی غیر طبعی صورت میں شریانوں میں سوداوی رطوبات کولسٹرول کی صورت میں شریانوں کے اندر جم جاتی ہیں جس سے شریانیں تنگ ہو کر دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کا علاج دل کی مشینی تحریک (عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی) ہے اس تحریک میں سودا تحلیل ہو کر خارج ہونے لگتا ہے جس سے آہستہ آہستہ شریانوں کی تنگی رفع ہوجاتی ہے۔

نسخہ جات درج ذیل ہیں

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات شریانوں کے سکڑ اور سخت ہوجانے کے لئے تریاق ہیں

چند نسخہ جات دے رہا ہوں مزید نسخہ جات صاحب فن اطبا اپنی فہم خداداد سے بنا سکتے ہیں۔

نسخہ ۱: اجوائن دیسی ۴ تولہ، رائی ۴ تولہ، تیزپات ۴ تولہ، گندھک آملہ سار ۲ تولہ
اجزاء کو خوب باریک کر کے رکھ لیں اور اس میں سے ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں چار بار گرم پانی یا قہوہ یا چائے سے استعمال کرائیں۔

بہ نسخہ کیمیاوی طور پر صفرا پیدا کرتا ہے، حرارت غریزی کا محافظ ہے سرطان کیلئے مسکن چیز ہے، عرق النسا، سفری تے اور دمہ کاروں کی کثرت کے لئے مفید ہے، ریاح شکم کی زیادتی کے سبب بےچینی اور پریشانی کا خاتمہ کرتا ہے، تجربہ مفاصل اور رعشہ کو نافع ہے امراض قلب میں ہم صفت موصوف ہے۔

نسخہ ۱۲ زنجبیل، پودینہ خشک، اجوائن دیسی فلفل سیاہ، مصطگی رومی، عاقرقرحا، زیرہ سفید ہر ایک ½۲ تولہ زعفران ۹ ماشہ، زعفران کے علاوہ باقی تمام اجزاء کو باریک کر کے سہ چند چینی کے قوام میں ملائیں آخر میں زعفران کو باریک کر کے مرکب میں اچھی طرح ملالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح شام پانی یا چائے سے کھائیں بے حد مقوی جگر، معدہ، امعاء ہے امراض قلب میں اس سے بڑا عمدہ کام لیا جا سکتا ہے۔

نسخہ ۱۳ اجوائن دیسی ایک پاؤ، تیزپات ایک پاؤ، فلفل سیاہ نصف پاؤ، شہد سہ چند وزن ادویہ۔

اجزاء کو باریک کر کے شہد میں ملالیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ۲، ۲ ماشہ یہ معجون صبح شام پانی سے کھلائیں، بنہایت عمدہ ریاح شکن اور مقوی معدہ مرکب ہے امراض قلب کے لئے اکسیری فوائد کا حامل ہے۔

نسخہ ۱۴ یہ جوشاندہ مختصر ہونے کے باوجود نہایت مفید ہے۔

اجوائن ۳ ماشہ، تیزپات ۲ ماشہ، رائی ۲ ماشہ، چینی حسب ضرورت، تمام دواؤں کو دردرا کر کے ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں، کچھ دیر بعد آگ پر رکھ کر جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے اتار کر چھان کر چینی ملا کر نصف جوشاندہ پلائیں۔

یہ جوشاندہ ضعف عضلات کے علاوہ محلل ریاح اور قبض کشا ہے اختلاج القلب کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۱۵ زنجبیل ½۲ تولہ، نوشادر ٹھیکری ½۱ تولہ مرچ سیاہ ۶ ماشہ، عصارہ ریوند ۶ ماشہ، سب دواؤں کو باریک کر کے رکھ لیں، پیشاب کی جلن، بندش بول، استسقاء، پاؤں کے ورم وغیرہ کے لئے نہایت مفید دوا ہے، ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں ۴ بار پانی یا کسی مناسب مشروب سے کھلائیں خفقان، عظم جگر، وجع مفاصل کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۱۶:۔ زنجبیل ۵ تولہ پیپلا مول ۳ تولہ سہاگہ خام ۵ تولہ، شیر مدار ۲ تولہ اجزاء کو باریک کر کے اس میں تھوڑا تھوڑا شیر مدار ڈال کر کھرل کرتے جائیں بس تیار ہے۔

جگر کو مخصوص تحریک دیتا ہے عضلاتی فالج کے لئے خاص طور پر مفید ہے امراض قلب میں اس سے بہت کام لیا جا سکتا ہے

نسخہ ۱۷:۔ مغز جائفل، توتیا سبز، شیر مدار، ہر ایک ایک تولہ، رائی ۱۵ تولہ، سہاگہ ½۷ تولہ، اجزاء کو خوب باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

افعال اثرات:۔ غدی عضلاتی ہے، یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اعصابی مسکن ہے۔

فوائد: مسہل سودا ہے اور مولد صفرا ہے، ترشی و تیزابیت کا دشمن ہے کولسٹرول سے شریانوں میں تنگی آگئی ہو تو اس کے لئے تریاق سے کم نہیں،

سدۃ الشریان یا احتباس خون

تعارف :- خون کی رسد کا نقصان درمیاں حد تک کم ہوجانا یا بالکل منقطع ہوجانا، اگر کسی شریان کا مجریٰ (نالی) جو کسی ساخت یا عضو کو خون پہنچاتی ہو اپنی وسعت یا قوت سے نصف سے زیادہ یا اس سے بھی تجاوز کر کے بالکل ہی مسدود ہوجائے تو اسی ساخت یا عضو کے تغذیہ میں خلل پڑ جاتا ہے اور اس کے افعال میں نقص وارد ہوجاتا ہے

اسباب :- اگر بد قسمتی سے خون کی رسد میں بہت زیادہ خلل واقع ہوجائے تو اس حصہ یا رقبہ کے خلیات جو خون سے محروم رہ گئے ہیں بے جان یا مردہ ہوجاتے ہیں وہاں کے خلیات سدہ کی طرح سخت اور پیڑی یا کھرنڈ بن جاتے ہیں اس کھرنڈ یا پیڑی کو طبیعت مدبرہ بدن صفائی کے لئے ریشے دار ساخت میں تبدیل کر کے غدد جاذبہ لمفے تک گلینڈز کے ذریعہ جذب کر کے دوبارہ خون میں شامل کر دیتی ہے جو بذریعہ نالیدار غدد خون سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔

مثلاً تمام جسم کے مسامات بصورت پسینہ خارج کرتے ہیں۔ گردے براہ بول جسم سے نکال دیتے ہیں رحم بصورت حیض ہر ماہ خارج کرتا رہتا ہے،

لیکن اگر بد قسمتی سے جسم کا پورا غددی نظام تیزابیت اور ترشی کی وجہ سے کمزور یا ناکارہ ہوگیا ہو تو ان شریانی سدوں کے اثرات قلب کو بھی متاثر کر دیتے ہیں جس سے یہی پیڑیاں اور کھرنڈ دل کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں یعنی دل کی اپنی اکلیلی شریانوں میں بھی سدے یا پیڑیاں اگر خود دل کے عضلات میں خون کی رسد میں رکاوٹ بننے لگتی ہیں جس سے دل کے عضلات میں دوران خون کی رسد کم یا بند ہوجاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں یکدم درد ہوا کرتا ہے اگر سدہ معمولی ہو اور جلد تحلیل

ہوجائے تو درد دل غائب ہوجاتا ہے ورنہ سدہ سے احتباس خون کی یہ حالت دل کو کام چھوڑنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

بہرحال سدی امراض میں سب سے زیادہ عام دل کی شریانوں میں سدے کا پڑجانا ہے احتباس خون کی یہ صورت اس وقت پیش آتی ہے کہ جب دل کے کسی حصہ یا پورے دل میں خون کی رسد کم ہوگئی ہو۔

یاد رکھیں کہ یہ حالت عضلاتی اعصابی تحریک کی غیر طبعی حالت میں ظاہر ہوا کرتی ہے خصوصاً جب مریض سرد خشک ماحول یا سرد اغذیہ ادویہ کا زیادہ استعمال کرے یا لذت و مسرت کے جذبات خصوصاً جنسی جذبات میں مغلوب ہو اور سوداویت انتہا کو پہنچ چکی ہو اور حار شریان (اعظم) کے دہانے کے تنگ ہوجانے کی وجہ سے اکلیلی شریانوں میں خون کے بہاؤ میں خلل پڑ جاتا ہے جو قلب کی دیواروں اور عضلات کے لئے خون مہیا کرتی ہے یا خارش جنبل داد اور آتشکی التہاب کی وجہ سے اور طا میں ریشے دار دانہ زخم جن پر اکثر چھلکے اترا کرتے ہیں کی چھوٹی چھوٹی پیڑیاں اکلیلی شریانوں میں سے کسی ایک کے دہانے (سوراخ) کو مکمل طور پر بند کر دیتی ہیں جس سے خود دل کے عضلات کو خون کی یکدم کمی ہوجاتی ہے دوسری طرف ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔

شریانوں میں سدے یا تصلب شرائین عورتوں کے مقابلہ میں مردوں میں زیادہ عام ہے، چالیس سال سے کم عمر والے تقریباً کل مریض مرد ہوتے ہیں، ستر برس کی عمر میں مرد و عورت برابر بیمار ہوا کرتے ہیں یہ مرض پچاس سے اسی برس کی عمر میں بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے،

بواسیر دق سل میں مبتلا مریض شریانوں کے سدوں میں مبتلا زیادہ ہوا کرتے ہیں اسی طرح ذیابطیس کے وہ مریض جو عضلاتی تحریک کے مبتلا ہوتے ہیں شریانوں کے سدوں میں گرفتار ہوجایا کرتے ہیں،

ایسے لوگ جو عضلاتی غذا و دوا کے شائق ہوتے ہیں شریانی سددوں میں جلد مبتلا ہوتے ہیں ، مثلاً اکثر کباب کھانا ، پکوڑے کھانا ، لسی دہی اور ترش اغذیہ کا کثرت استعمال خراب خانہ خراب ، سگرٹ تمباکو شریانوں میں سددوں کا باعث ہوا کرتی ہے ،

سگرٹ یا تمباکو نوشی کا استعمال اتنا نقصان رساں نہیں جتنا سگرٹ یا حقے کا دھواں مریض پھیپھڑوں کے اندر لے جاتا ہے چونکہ دھواں انتہائی خشک ہوتا ہے جب اس کا مرطوب حصہ یا چپچپا حصہ پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں میں سے جاتا ہے تو وہ ان میں جمنے لگتا ہے جس سے آہستہ آہستہ ہوائی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون کو پوری مقدار میں آکسیجن ملنا بند ہو جاتی ہے جس سے مریض کو دم چڑھنے لگتا ہے ، دوسری طرف کیمیائی طور پر خون میں ان کا پیدا کردہ کولسٹرول شریانوں کی اندرونی سطح پر جمنے لگتا ہے ۔

آہستہ آہستہ اس کی تہہ موٹی ہو جاتی ہے جس سے شرائین کے اندر روڑا سا بن جاتا ہے اور پھول کر خون کی نالی دشرائین میں ابھر آتا ہے جو دوران خون سے دل کی شریانوں میں پھنس کر شدہ شریان قلب یا دردِ دل کا سبب بن جاتا ہے ۔

جنس سے وابستہ قلبی دورے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں

ان حقائق میں سے ایک حقیقت یہ ہے کہ جنس سے وابستہ قلبی دورے زیادہ خطرناک ہونے کے ساتھ ان لوگوں پر اکثر بہت سے حملہ آور ہوتے ہیں جو بہت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں آشناؤں اور طوائفوں سے جنسی فعل میں ملوث ہوتے ہیں ، نئی رفیق معاشرت کے ساتھ ہیجان میں شدت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ناجائز صورت حال کا خوف بھی دل پر مسلط ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ان حالات میں دل پر غیر طبعی بار پڑتا ہے ۔ یہی صورت سلوانیا میں ایک ادھیڑ عمر تاجر کے ساتھ پیش آئی جب اس نے رات بسر کرنے کیلئے ایک ہوٹل کے منشی سے ایک عورت

کی رفاقت کی فرمائش کی اتفاق یہ پیش آیا کہ جو عورت اس کی ہوس کو تسکین دینے کیلئے کمرے میں داخل ہوئی وہ خود اسکی بیٹی تھی اس منظر سے اس کے قلب کو ایسا دھچکا لگا کہ اس نے فی الفور فرش پر گر کر دم توڑ دیا ،

علامات :- جب دل کی شریانوں میں سدہ آجائے تو اچانک دردِ دل (رنجائنا پیکٹورس) شروع ہو جاتا ہے درد دل کی کیفیات سب مریضوں میں ایک جیسی نہیں ہوتیں البتہ کسی میں کم اور کسی میں شدید ہوتی ہیں ۔

اکثر مریضوں میں اس قسم کی علامات ظاہر ہوتی ہیں ۔

۱ :- بائیں چھاتی میں معمولی گھٹن اور ہلکا درد ہوتا ہے البتہ سینہ پر دباؤ دینے سے بڑھتا ہے ۔

۲ :- بائیں سینہ پر یا بائیں بازو میں یوں لگتا ہے جیسے تیز دھار آلے سے کاٹا جا رہا ہو خصوصاً آری سے کاٹنے کا احساس ہوتا ہے ۔

۳ :- کبھی بازوؤں میں تشنج اور اینٹھن ۔ دکھن یا دباؤ کا احساس ہوتا ہے ۔

۴ :- درد کے دوران اکثر بایاں ہاتھ بیر بھی سن یا سوئے سوئے معلوم ہوتے ہیں

۵ :- شروع شروع میں اکثر درد بلندی پر چڑھتے ، تیز چلنے ، دوڑنے ، کھانا کھانے کے دوران شروع ہوا کرتا ہے البتہ آرام کرنے سے ختم ہو جایا کرتا ہے ۔

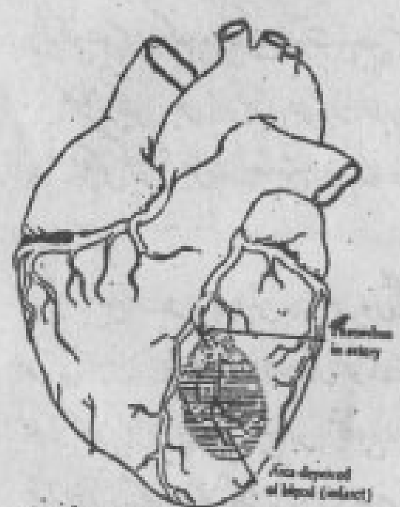
۶ :- شروع میں یہ درد کافی دنوں بلکہ مہینوں بعد ہوا کرتا ہے اس دوران مریض کی صحت بھی اکثر ٹھیک رہتی ہے ۔

۷ :- وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مریض کی کیفیت بدلتی جاتی ہے درد کی شدت بھی بڑھتی جاتی ہے ، درد کے دورے تھوڑے تھوڑے وقفے سے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں حتی کہ زیادہ دیر آرام کرنے سے بھی نہیں رکتے حتی کہ یہ حالت بگڑتی ہی جاتی ہے اگر مناسب علاج نہ کیا گیا تو لاپرواہی موت کو دردِ دل انجائنا پیکٹورس کے ذریعہ لازمی

بلا لیتی ہے

سدۃ الشریان کا علاج

یہ حقیقت ہے کہ انسانی جسم میں ہر عضلہ (چاہے قلب کا ہی کیوں نہ ہو) کو خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ خون جسم کے ہر زرہ کے لئے ایندھن ہے یہ جسم کی نشوونما کے لئے مواد (غذا) فراہم کرتا ہے جسم کے فضلات لے کر پاک کرتا ہے۔ جسم کی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت بھی کرتا ہے یہ جسم میں حرارت کو مناسب طریقہ پر تقسیم کر کے بدن کے درجہ حرارت کو نارمل (98.6) سطح پر رکھتا ہے یہ جسم میں ضروری ہارمونز کو تقسیم کرتا اور جسم کو اینٹی باڈیز مہیا کرتا ہے تاکہ وہ تعدیہ کا مقابلہ کر سکیں۔



شریان میں خونی سدہ

Figure 4

انسانی انسجہ کے لئے خون مختزاجیات ہے جب ان سے خون کی سپلائی کو روک لیا جاتا ہے چاہے یہ صورت ایک لمحہ (سیکنڈ) کے لئے کیوں نہ ہو تو ان سے بنے ہوئے عضلات خشک ہو کر درد سے چلا اٹھتے ہیں کیونکہ جب انہیں خون نہیں ملتا تو ان میں درد پیدا ہو جاتا ہے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ خون روح کا حامل ہے۔ جب کسی انسجہ یا عضلہ کو روح نہ ملے گی تو اس کی طلب کے لئے اس کی چیخ و پکار (درد کی صورت میں) لازمی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔

قارئین دل ہمارے کار کے فیول (FUEL) پمپ کی طرح ہے جو انجن کو ایندھن مہیا کرتا ہے اگر یہ فیول پمپ خراب ہو جائے یا اس میں کوئی شے (ذرہ) پھنس جائے یا کسی بھی

وجہ سے پمپ کرنا چھوڑ دے تو انجن کھانسنے لگتا ہے تھک تھک کرتا ہے اور چند ہی لمحات میں کام کرنا چھوڑ دیتا ہے

یہی حال انسانی دل کا ہے، دل چونکہ ایک عضلہ ہے اس لئے اسے بھی خون کی ضرورت ہے دل تو ہر وقت جسم کے دوسرے حصوں کی طرف خون کو پمپ کرنے میں مصروف رہتا ہے اس کے ساتھ ہی اسے اپنے استعمال کیلئے خون کی رسد کی ضرورت ہوا کرتی ہے اگر دل کو خون کی یہ رسد کچھ عرصے کیلئے منقطع ہو جائے تو دل اپنے فرض منصبی کو چھوڑ بیٹھتا ہے

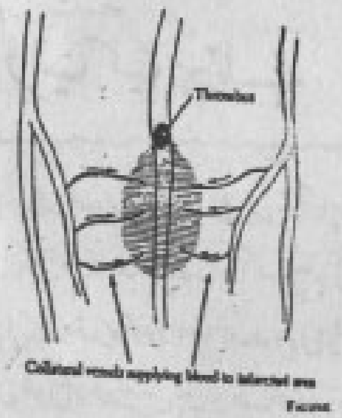
ولیا کب ہوتا ہے۔

جیسا کہ مضمون کے شروع میں بتا چکا ہوں کہ جسم میں بہت سی شریانیں ایسی ہیں، جو خون کو جسم کے دوسرے اعضا تک پہنچاتی ہیں اسی طرح بعض خاص شریانیں ہیں جن کا کام دل کے عضلہ کو خون پہنچانا ہے، دل کو خون پہنچانے والی یہ شریانیں جسم کے عام نظام دوران خون کا حصہ نہیں ہیں (جیسا کہ اوپر دل کے نقشہ میں دکھائی گئی ہیں) ان کا باقی جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا انہیں اکلیلی شریانیں کہا جاتا ہے ان کا مقصد اولی صرف دل کو خون پہنچانا ہے۔

پھر بدقسمتی سے ان شریانوں میں سے مندرجہ بالا آگیا ہے جب سدہ پڑ جاتا ہے تو دل کے اپنے جسم کو خون کی سپلائی بند ہو جاتی ہے جس سے درد دل پیدا ہو جاتا ہے درد دل کی نوعیت سدہ کی نوعیت پر ہوتی ہے اگر سدہ بڑا ہوتا ہے تو درد ناقابل برداشت اور جان لیوا ہوتا ہے۔ اگر سدہ معمولی یا چھوٹا سا ہوتا ہے تو درد بھی کم ہوتا ہے اور قابل علاج ہوتا ہے۔

قلبی شریانوں کا قدرتی علاج

جب قلبی شریانوں میں سدہ پڑ جاتا ہے تو اس راستے سے خون کی رسد بالکل بند ہو جاتی ہے لیکن قدرت ایک یا دو ایسی متبادل صورتیں پیدا کر دیتی ہے کہ وہ اس ناگہانی صورت حال میں دل کی مددگار ثابت ہوتی ہیں بعض دفعہ ان قدرتی تدابیر سے سدہ تحلیل ہو جاتا ہے یا سکڑ جاتا ہے جس سے شریانوں کا راستہ پھر سے کھل جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو سکے تو قلب کے متاثرہ حصے کے ارد گرد یا پہلو و پہلو کی ننھی ننھی شریانیں پھیل کر دل کے متاثرہ عضلہ کو خون مہیا کرنے لگتی ہیں جس سے قلبی متاثرہ عضلہ مردہ ہونے سے بچ جاتا ہے اور باقاعدہ کام کرتا رہتا ہے آہستہ آہستہ شریانی سدہ بھی تحلیل ہو کر غائب ہو جاتا ہے



مندرجہ بالا نقشہ میں دل کی شریانیں بہت بڑا راستہ بن چکا ہے سدہ سے اگلا حصہ خون سے محروم ہو گیا تھا لیکن ارد گرد شعریہ نے اس متاثرہ حصہ کو خون پہنچا کر عضلہ کو موت کے منہ سے بچا لیا ہے یہ قدرتی فطرتی علاج ہے۔

قلب کا عمومی اور بغیر دوائی علاج

قارئین آج تک طبی محققین نے شریانوں کی صلابت، شریانوں کا سکڑنا، شریانوں میں انجماد خون یا شریانوں میں سدے پڑ جائیں ان سب کے مستقل علاج میں ناکام ہیں سب کے سامنے ظاہری اسباب ہوتے ہیں جو مریض کو درد دل میں مبتلا کئے ہوتے ہیں۔ کوئی انجماد خون کو رفع کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہوتا ہے کوئی شریانوں کے اندر کی چربی میں تحلیل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کوئی کولیسٹرول کا دشمن بنا ہوا ہے اور اسے ختم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

اسی طرح کوئی عمل جراحی سے ماؤف رقبہ میں پیوند یا قلم لگا کر از سر نو مصنوعی عروق کا ایک سرا اورطی کا دہانے سے جوڑ کر دوسرے سرے کو اکلیلی شریان کے محیطی قطعے میں اس مقام سے اوپر جہاں سدہ کا آغاز ہوا ہے جوڑ دیتے ہیں جس سے عارضی طور پر کام چل جاتا ہے لیکن یہ عمل نہ تصلب شریان کا علاج ہے نہ سدہ شریان کا علاج ہے نہایت افسوس سے لکھ رہا ہوں کہ کسی بھی طریقہ علاج کا ماہر یا محقق تصلب شریان یا سدۃ الشرایئن کا عضوی یا مشینی سبب تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔

میرا دعویٰ ہے کہ جب تک سدۃ الشرایئن یا تصلب شرائین کا مشینی یا عضوی سبب دریافت نہیں کیا جاتا اس وقت تک ان کا علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

قانون مفرد اعضا اور سدۃ الشریان کا علاج

قارئین جیسا کہ آپ جانتے ہیں قلب عضلاتی انسجہ مسکولر ٹشوز سے بنا ہوا ہے مسکولر ٹشوز دو اقسام کے ہیں

۱:۔ ارادی عضلات، ۲:۔ غیر ارادی عضلات

عضلات کا مزاج ۱:۔ عضلات کا مجموعی مزاج تو خشک تسلیم کیا جاتا ہے

لیکن تخصیص کے لیے قانون مفرد اعضا نے ارادی عضلات کا مزاج خشک سرد مقرر کیا ہے جبکہ غیر ارادی عضلات کا مزاج خشک گرم تسلیم کیا ہے

یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ ارادی عضلات کی غذا خشک سرد مولد سودا اغذیہ ادویہ ہیں، جبکہ غیر ارادی عضلات کی غذا میں خشک گرم اغذیہ ادویہ شامل ہیں۔

فطرت انسانی اور غذا

یوں تو انسان ہمہ خور (ہر شے کھا جانے والا) واقع ہوا ہے لیکن ہر انسان کو ہر مزاج کی غذا نہ تو میسر آ سکتی ہے نہ ہر انسان ہر قسم کی غذا کو پسند کرتا ہے۔ بلکہ ہر انسان غذا کے معاملہ میں خود پسند واقع ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی گوشت انڈے، کریلے، بینگن کباب وغیرہ چٹنی اور تیزابی و ترش چیز کو زیادہ سے زیادہ کھاتا ہے۔

اس کے برعکس ان سب چیزوں کو کوئی شخص کھاتا نہیں بلکہ نفرت کرتا ہے ایسا شخص اپنی غذا میں نہ کوئی سالن قسم کی کوئی چیز کھاتا ہے نہ کسی قسم کا کوئی پھل کھاتا ہے نہ کسی قسم کی کوئی سبزی،

قارئین یہ مبالغہ نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے خود میرا ماموں زاد بھائی اس قسم کے آدمیوں میں شامل ہے۔

وہ نہ کسی قسم کا گوشت کھاتا ہے نہ کوئی سبزی پکا کر کھاتا ہے، سوائے انار کے دنیا کا کوئی پھل نہیں کھاتا، سالن میں مسری اور چنے کی دال کے ماسوا کچھ نہیں کھاتا اگر اسے گھر سے باہر مہمان جانا پڑ جائے تو کئی دن بھوکا رہتا ہے یا اپنا کھانا اپنے ساتھ لے جاتا ہے لطف کی بات یہ ہے کہ بازار سے قسم قسم کے پھل خرید کر لاتا ہے اور اپنے ہاتھ

سے اپنے بچوں کو قاشیں بنا کر دیتا ہے اور کھلا کر خوش ہوتا ہے لیکن جیسے اس کے نصیب میں نہیں خود ذرہ بھر بھی نہیں کھاتا۔

اسی طرح بعض اشخاص ایسے ہیں بلکہ ان کی کثرت ہے کہ انہیں رزق الٰہی میں سے جو کچھ مل جائے کھا کر پیٹ کی بھٹی کو بھر لیتے ہیں۔

یہ سب کچھ کیا ہے۔

یہ لوگ کیوں اس قسم کے کھانے پسند کرتے ہیں اس کی وجہ ان کی عادت نہیں بلکہ ان کے مزاج اور طبیعتیں انہیں مجبور کر دیتی ہیں اسی مزاج کے تحت وہ اپنی غذا کا انتخاب کرتے ہیں۔

اعصابی مزاج کے لوگ

اعصابی مزاج کے لوگ گوشت اور سبزیوں اور چٹپٹی چیزوں کو کم کھاتے ہیں ایسے لوگ شیریں اور میٹھی قسم کی چیزیں زیادہ پسند کرتے ہیں اس قسم کے لوگ نہ تصلب شرائین کی تکلیفوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور نہ سدۃ الشریان کے مریض بنتے ہیں،

کیونکہ یہ لوگ تیزابی و ترش اغذیہ ادویہ سے دور رہتے ہیں لہذا ان کے خون میں نہ انجماد ہوتا ہے نہ کولیسٹرول قسم کا کوئی مادہ شریانوں میں جمتا ہے نہ ہی ان کی شریانوں میں کسی قسم کا کوئی سدہ بنتا ہے۔ یاد رکھیں کہ ایسے لوگوں کے اعصاب میں تیزی ہوتی ہے جس سے عضلات نرم اور ڈھیلے رہتے ہیں شریانوں میں سکون کی وجہ سے سکیڑ یا تصلب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

غدی مزاج کے لوگ

یہ لوگ بھی سدۃ الشریان اور تصلب شرائین سے بالکل محفوظ رہتے ہیں جو لوگ اپنی غذا میں ہر قسم کی غذا کھاتے ہیں چونکہ وہ لوگ مسلسل کسی خاص قسم کی غذا نہیں کھاتے لہذا ان کے جسم میں نہ کھاری پن بڑھتا ہے نہ تیزابیت کا اجتماع ہوتا ہے لہذا ان کے خون کا قوام

گاڑھا ہوتا ہے نہ انجماد کا خطرہ ہوتا ہے۔ چونکہ ترش و تیزابی چیزیں کم کھاتے ہیں اس لئے ان کے خون میں کولیسٹرول بھی بڑھنے نہیں پاتا ہے۔ اکثر یہی لوگ لمبی عمریں پاتے ہیں اس قسم کے لوگ غدی تحریک کے ہوتے ہیں ان میں حرارت غریزی وافر مقدار میں قائم رہتی ہے یہی لوگ معتدل مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔

عضلاتی مزاج کے لوگ :-

عضلاتی مزاج کے لوگ وہی لوگ ہیں جو ہمیشہ چٹپٹی چیزیں کھانے کے عادی ہوتے ہیں ان کی غذا میں تقریباً روزانہ گوشت ضرور شامل ہوتا ہے۔ گوشت بھی روسٹ اور بھونا ہوا خشک مصالحہ دار ہوتا ہے، اکثر پکوڑے کباب بھی ساتھ ہوتے ہیں سلاد میں ٹماٹر اور ترشیاں ضرور ہوتی ہیں یہ لوگ سبزی کے نام سے گھبراتے ہیں اگر سبزی بھی کھائیں گے تو کریلے بینگن ٹماٹر وغیرہ پکا کر کھاتے ہیں۔ دن میں کئی بار کھانا کھانے کے عادی ہوتے ہیں لہٰذا ایسے لوگ نہ صرف نفس امارہ کے مریض ہو جاتے ہیں بلکہ خود غرض ہوتے ہیں جھگڑالو قسم کے بھی لوگ ہوتے ہیں ان کے قلب و عضلات کے فعل میں شدید تیزی آجاتی ہے ترشی و تیزابیت کے استعمال سے ان کے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے، شریانوں میں سکیڑ شروع ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف شریانوں کے اندر کولیسٹرول (سوداوی مادہ) جمنا شروع ہو جاتا ہے شریانوں میں خون کی روانگی میں رکاوٹ ہونے لگتی ہے جس سے دل کو جسم کی سپلائی کیلئے خون بڑے زور اور دباؤ کے ساتھ بھیجنا پڑتا ہے جس سے شریانوں کے اندر کولیسٹرول کے چھلکے۔ پپڑیوں کی صورت میں اکھڑ کر دوران خون میں بہنے لگتے ہیں جو چھوٹی شریانوں میں جا کر پھنس جاتے ہیں، جہاں پھنستے ہیں وہاں شدید چبھن کا سا درد ہوا کرتا ہے۔ اگر یہی چھلکے دل کی شریانوں میں پھنس جائیں تو درد دل پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ چونکہ ایک طرف تیزابی مادہ اور کولیسٹرول کی کثرت ہوتی ہے دوسری طرف عضلاتی

تحریک سے عضلات اور شریانیں سکڑ رہی ہوتی ہیں اسکے علاوہ خون کا قوام بھی گاڑھا ہو چکا ہوتا ہے۔

لہٰذا ایسے موقعوں پر قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی غذا و دوا بند کرا دی جائے اور غدی اعصابی غذائیں کھانے کی ہدایت کی جائے۔

چونکہ سدے کی صورت میں نہ صرف درد دل ہوا کرتا ہے بلکہ خون کا قوام گاڑھا ہونے کی وجہ سے خون کی روانگی میں بھی دقت پیش آرہی ہوتی ہے لہٰذا فوری طور پر جگر و غدد کا نظام تیز کر دیا جائے۔

گرم خشک سے گرم تر غذا دوا کھانے کو دی جائے اگر مریض شدید تکلیف میں ہو تو صرف اجوائن دیسی اور سونف کا قہوہ ہر پانچ منٹ بعد پلایا جائے۔

اگر بدقسمتی سے مریض ایسے مقام پر ہو جہاں فوراً ڈاکٹر نہ پہنچ سکتا ہو اور نہ ہسپتال میں مریض کو لے جایا جا سکتا ہو تو صرف گرم پانی تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلایا جائے اور بغل و سینہ پر گرم پانی یا ریت سے ٹکور کی جائے، انشاء اللہ چند منٹوں کے اندر مریض سنبھل جائے گا۔

سُدّہ شریانِ قلب کا خصوصی دوائی علاج

چونکہ سدہ جسم کی کسی شریان میں ہو یا خود قلب کی اکلیلی شریانوں میں پڑ جائے قلب کی عضلاتی اعصابی تحریک کے طویل اور غیر طبعی ہو جانے سے ہوا کرتا ہے۔ جس کا علاج قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک پیدا کرنے سے ہوگا اس مقصد کے لئے ایسی اغذیہ ادویہ کی ضرورت ہے جن میں حرارت غریزی بھرپور مقدار میں موجود ہے اس کے مقابلہ میں ڈاکٹر لوگ کلوریز سے بھرپور

اغذیہ ادویہ کھلانے کی ہدایت کرتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق ملین مسہل تریاق اور اکسیر وغیرہ کھلائے جا سکتے ہیں جو شریانوں کے سدے کھولنے کے لئے آب حیات سے کم نہیں،

اِن کے علاوہ درج ذیل نسخہ جات بھی تریاق سے کم نہیں۔

ھوالشافی :۔ کشتہ پارہ سنگا ، اجوائن دیسی ، نمک طعام ، لہسن ،
۲۰ گرام ۱۰ گرام ۵ گرام ۵ گرام

سب کو پیس کر ۴ رتی سے ۸ رتی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن ، پودینہ ، نہایت اعلیٰ کا درجہ کا ہاضم کا سر ریاح خون کے قوام کو فوراً انشاءاللہ بند کر دیتا ہے۔ سدہ شریان اور درد دِل کے لئے لاجواب دوا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی :۔ مرمکی ، مصبر ، تخم حنظل ، سنڈھ ، نوشادر ٹھیکری ، ہم وزن ،
سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں ، بوقت ضرورت استعمال کرائیں۔

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہیں ، سدۃ الشریان ، قبض اور ریاح معدہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے جہاں آنتوں کے سُدّے کھولتا ہے وہاں شریانی سُدّے بھی دُم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔

دیگر :۔ طب یونانی کے علاوہ ایلوپیتھی میں درد دِل یا شریانوں کے سدے کھولنے کے لئے نائیٹرو گلیسرین کی ٹکیاں کھلائی جاتی ہیں جو بیحد موثر ہیں اس دوا کے فوائد کے متعلق پروفیسر جے لینی گر لکھتے ہیں کہ اگر درد محسوس ہو تو نائیٹرو گلیسرین کی ایک ٹکیہ بلا تاخیر چبا کر کھانے کی ہدایت کرنی چاہئے اس دوا کو مقررہ مقدار میں استعمال کرنا بالکل بے ضرر ہے۔ یہ دوا اپنی تاثیر میں اعجاز سے کم نہیں پانچ دس فی صد مریضوں میں اس دوا کے استعمال سے سر

میں درد ہو جاتا ہے یہ درد اگرچہ کسی قدر تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن عارضی ہوتا ہے یہ خیال غلط ہے کہ نائیٹرو گلیسرین کو متواتر استعمال کرتے رہنے سے وہ بے اثر ہو جاتی ہے بلکہ اس کے برعکس وہ ہمیشہ قطعی طور پر اپنا اثر کرتی ہے آج اس کو تمام دواؤں سے زیادہ قابل اعتماد سمجھا جاتا ہے۔

نوے فی صد مریضوں کو یہ ایک منٹ سے کم مدت میں وجع القلب (درد دل) سے نجات دِلا دیتی ہے کوئی دوسری دوا ایسا نہیں کر سکتی،

سُدّۃ الشریان اور غذا

شریانوں میں صلابت آگئی ہو یا ان میں سدے پڑنے شروع ہو گئے ہوں، ان کے غذائی علاج تجویز کرنے میں بھی طبی محققین نے بیحد غلطیاں کھائی ہیں ان تکلیف کے دوران یا دورے کے بعد جب بھی کوئی غذا تجویز کی وہ دِل کو تقویت دینے کے خیال پر تجویز کی اور کبھی کولسٹرول اور خون میں چربیاں جمنے کے روکنے کیلئے بغیر اصول غلط اغذیہ تجویز کی ہیں یہی وجہ ہے نہ محققین قلب کے امراض کے علاج سے مطمئن ہیں نہ مریضوں کی بھرمار ختم ہوتی ہے۔ غذائی چارٹوں میں ابتدائی طور پر ہمیں بتلایا جاتا ہے کہ ہمیں روزمرہ زندگی میں درج ذیل خوراک ہونی چاہیے،

۱۔ لحمیات یا پروٹین (PROTEINS)
۲۔ چکنائی یا فیٹ (FAT)
۳۔ نشاستہ دار یا کاربو ہائیڈریٹ (CARBHYDRATES)
۴۔ حیاتین وٹامنز
۵۔ معدنی نمکیات مثلاً کیلسیم ، فاسفورس ، اور فولاد وغیرہ،

افسوس ناک پہلو

غذا کا تندرستوں اور مریضوں کو ایک ہی قسم کا غذائی چارٹ دے دینا انتہائی افسوسناک پہلو ہے۔

اِس چارٹ سے سب سے زیادہ ظلم مریضانِ قلب پر ہوتا ہے کیونکہ اب وہ تندرست نہیں ہیں تاکہ ہر قسم کی غذا کھا سکیں بلکہ وہ ایک مخصوص قسم کے مزاج کے افراد ہیں اور مخصوص قسم کی تکالیف میں مبتلا ہیں ان کے جسم میں نہ صرف تمام جسم کے عضلات تحریک میں آچکے ہیں بلکہ ان کے دل کے عضلات بھی سکڑ رہے ہوتے ہیں ان کی شریانوں میں صلابت آنا شروع ہو چکی ہوتی ہے ان کی شریانوں میں انجماد خون اور سدے بننے شروع ہو چکے ہوتے ہیں۔

اِس کے باوجود انہیں متوازن غذا کھانے کے مشورے دیئے جا رہے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ وہ خود ہی ان میں حسب منشا غذا تجویز کر لیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ایک محقق اور معالج تو صحیح غذا تجویز کر نہیں سکتا تو مریض خود کیسے درست غذا تجویز کر سکتا ہے۔

یاد رکھیں متوازن غذا میں گوشت اور لحمیات شامل ہیں ان کا مزاج عضلاتی ہے یہ کم مقدار میں بھی قلب و عضلات کے فعل میں زیادتی کریں گی لہٰذا سدہ شریان با صلابت شریانوں میں ان کا استعمال نقصان ثابت ہوگا۔

اسی طرح وٹامن ای تیزابی اور ترش اغذیہ سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس کے افعال اثرات محرک عضلات ہیں تو پھر متوازن غذا میں ان کا استعمال نقصان رساں نہیں تو اور کیا ہوگا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ متوازن غذا متعین کرنے والوں نے کوئی معیار

قائم نہیں کیا۔

یعنی اگر متوازن اجزاءِ غذا، پروٹین، فیٹس و کاربوہائیڈریٹس کو بنایا جائے تو ان کے ساتھ جو نمکیات اور وٹامن کس اندازے سے شامل کرنے چاہئیں۔ اگر نمکیات کو معیار بنایا جائے تو ان کے ساتھ جو اجزاءِ غذا اور وٹامن کس اندازے اور مقدار میں ہونے چاہئیں۔

یہی صورت وٹامن کے متعلق ہے کہ اگر ان کو معیار بنایا جائے تو اجزاءِ غذا اور نمکیات کس اندازے سے ہونے چاہئیں بہرحال فرنگی طب اور ماڈرن سائنس کے پاس کوئی معیار اور اندازہ نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ان کو حفظ صحت کے غذا سے کوئی کامیابی نہیں ہوتی کیونکہ بڑے سے بڑا ماہر غذا صحیح متوازن غذا کھا کر اپنی صحت کو قائم نہیں رکھ سکتا۔

قارئین یقین جانئے کہ کسی فرنگی ڈاکٹر سے یا فرنگی کی اندھی تقلید کرنے والے کسی حکیم سے جب مریض غذا کے متعلق پوچھتا ہے تو معالج کہتا ہے کہ سب کچھ کھاؤ لیکن مریض مطمئن نہیں ہوتا اور دوبارہ پوچھتا ہے کہ ڈاکٹر یا حکیم صاحب مجھے کچھ پرہیز بھی بتاؤ تو جواب ملتا ہے کہ غذا ثقیل نہیں ہونی چاہئے شوربا پھیکا اور ڈبل روٹی اچھی غذا ہے، ہاں دلیا یا کھچڑی بھی کھا سکتے ہیں۔

اگر دل کرتا ہے تو دودھ بھی پی لیں چائے بھی نقصان نہیں دے گی خیر چل کا تو کوئی نقصان نہیں البتہ کچا سٹھا اور بادی چیزیں اور خاص کھٹائی اور تیل والی چیزیں نہ کھائیں اگر برف کا شوق رکھتے ہوں تو ذرا استعمال کریں۔

اِن حضرات سے کوئی پوچھے کہ ثقیل اور لطیف غذا کا کیا فرق ہے کون کون سی اغذیہ ثقیل ہیں اور کون کون سی زود ہضم وغیرہ۔

ایک ہی مریض کو گرم اغذیہ بھی اور سرد اغذیہ بھی، روٹی بھی چاول بھی، برف

اور پھل بھی اور چائے بھی ۔ آخر غذا کیا شے ہے ۔

تندرست اور مریض کی غذا میں کچھ نہ کچھ تو فرق ہونا چاہئے اگر کوئی مریض غذا میں فرق کرنا نہیں چاہتا تو پھر وہ مریض نہیں اگر معالج فرق نہیں جانتا تو معالج نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ اچھے اور قابل معالج کا اندازہ غذائی پرہیز بتانے پر چل جاتا ہے ۔

یاد رکھیں جو معالج روزانہ استعمال کی اشیا مثلاً نمک مرچ ہلدی گرم مصالحہ گوشت سبزیاں دالیں غلے دودھ چائے اور ان سے بنی ہوئی اشیا پھل اور میوہ جات پان اور تمباکو سگرٹ وغیرہ وغیرہ کے اثرات سے پوری طرح آگاہ نہیں ہے تو وہ علاج میں ان کو کیسے استعمال کرا سکتا ہے ۔

اگر اچھی دوا بھی تجویز کر دی گئی تو غذا کی خرابی سے بجائے آرام آنے کے مریض کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے ۔

قارئین غذا کے متعلق یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ مریض کے لئے نہ کوئی لطیف غذا اور زود ہضم غذا ہے اور نہ کوئی ثقیل اور دیر ہضم ۔ نہ کوئی غذا مقوی ہے نہ غیر مقوی اسی طرح نہ کوئی غذا مولد خون ہے اور نہ ہی پیدائش خون کو روکنے والی ہے

بلکہ اصل غذا وہ ہے جس کی مریض کے جسم کو ضرورت ہے وہی غذا اس کے لئے زود ہضم ، مقوی اور مولد خون ہوگی ۔

ضرورت غذا کا پتہ مریض کے اعضا کے افعال کی خرابی اور خون کے کیمیائی نقص سے چل جاتا ہے ۔ اگر مریض کے لئے صحیح غذا تجویز کر دی گئی تو انشاءاللہ مریض کو بغیر کوئی دوا استعمال کئے آرام آجائے گا ۔ کیونکہ جسم انسان پر پچاس فیصد غذا کا اثر ہے دوا کا صرف پچیس فی صد ہے ، پچیس فی صدی مریض کے ماحول کو درست اور مزاج کو متعین کرنے سے حاصل ہوتا ہے ۔

قانون مفرد اعضا اور تصلب شریان و سدۃ الشریان کے مریض کی غذا

صبح :- مربہ ادرک نصف چمچہ نمک کھلا کر اجوائن دیسی و پودینہ کی چائے پلائیں یا کھجور چار عدد کھلا کر قہوہ پلائیں ،

دوپہر :- کوئی سبزی جس میں شلغم ، سرسوں کا ساگ ، میتھی کا ساگ ، سبزی گوشت وغیرہ کھلا کر اجوائن کی چائے پلا دیں !

شام :- دو بیرو لا اسالن یا مربہ ادرک کھلائیں ،

پھل :- پھلوں میں آم ، امرود ، خوبانی ، شہتوت ، پپیتہ اور سیب وغیرہ میں سے کوئی پھل کھلا سکتے ہیں ۔

دل کا دورہ اور سدۃ الشرائن کا سبب بننے والی اشیا

قارئین امراض قلب کی تشریح و توضیح کے بعد ان اشیا ، اغذیہ اور ادویہ کی تشریح و توضیح کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جو امراض کا سبب بنتی ہیں تاکہ انہیں مطالعہ کر کے عام اور کم تعلیم یافتہ لوگ بھی امراض قلب سے محفوظ رہ سکیں اور اگر بد قسمتی سے کوئی شخص امراض قلب میں اچانک مبتلا ہو جائے تو وہ کم از کم فسٹ ایڈ کا عمل یا کام کو کر سکیں ۔

دل کا دورہ یا سدۃ الشریان یا تصلب شرائن کے اسباب میں درج ذیل اشیا قابل ذکر ہیں ۔

۱۔ کولسٹرول، ۲۔ چربی، ۳۔ نکوٹین، ۴۔ کاربن مانو اکسائیڈ، ۵۔ تمباکو، ۶۔ شراب، ۷، گوشت، ۸۔ انڈے وغیرہ،

مندرجہ بالا اشیاء میں سدۃ الشریان یا تصلب شرائین کا سب سے بڑا سبب کولسٹرول کو گردانا ہے لہذا سب سے پہلے کولسٹرول کی حقیقت ماہیت اور افعال اثرات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں،

کولسٹرول

جب سے ڈاکٹری طریقہ علاج عروج پر ہوا ہے اس وقت سے لے کر آج تک امراض قلب کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب کولسٹرول کو گردانا جا رہا ہے۔ ابھی تک کولسٹرول پر اتنا لکھا جا چکا ہے کہ یہ لفظ اب ہماری روزمرہ بول چال کا حصہ بن چکا ہے۔ لیکن افسوس آج تک اس کی ماہیت حقیقت اور اس کے افعال اثرات بالا عضا نہیں بیان کئے۔ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس نے پڑھے لوگوں اور معالجین حضرات کے ذہنوں میں خاصا ذہنی انتشار پیدا کر دیا ہے۔

کیونکہ بعض ماہرین کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جس غذا میں بہت زیادہ کولسٹرول ہو وہ بیحد خطرناک ہے۔ اس کے برعکس بعض دوسرے ماہرین کہتے ہیں کہ اس قسم کی غذا خطرناک نہیں اس لئے اسے بلا تکلف کھایا جا سکتا ہے:

بعض محققین کا خیال ہے کہ وہ مواد جو اکلیلی شریانوں کی بندش کا باعث بنتا ہے وہ زیادہ تر کولسٹرول اور چربی پر مشتمل ہے جب کہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔

اگر آپ علم کیمیا سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کولسٹرول بذات خود چربی نہیں ہے بلکہ وہ مونو اٹامک (MONOATOMIC) الکوحل ہے جس کا کلیہ یہ ہے

$(C_{27}H_{45}OH)$

کولسٹرول اور یونانی لغت

کولسٹرول ایک یونانی لغت کا لفظ ہے جو دو اجزاء کول یعنی صفرا اور سٹریوس (STEREOS) یعنی ٹھوس سے مشتق ہے بالفاظ دیگر یہ ٹھوس یا منجمد صفرا ہے یہ چربی کی طرح کا چکدار مواد ہے جو قلموں کی صورت میں پایا جاتا ہے یہ قلمی مادہ تمام حیوانی چربیوں اور روغنوں میں پایا جاتا ہے۔ صفرا، خون، دماغی بافتوں، دودھ انڈے کی زردی گردوں اور اعصابی ریشوں کے غلاف وغیرہ میں پایا جاتا ہے یہ مادہ بآسانی حل نہیں ہوتا اور مثانہ کے علاوہ شریانوں کی دیواروں کے ساتھ جم کر قلموں کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ عمل اشعاع (IRRADIATION) کے تحت یہ وٹامن ڈی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

قارئین کولسٹرول کی اس جامع و مانع تعریف کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کولسٹرول منجمد صفرا نہیں بلکہ سودا ہے جسے ایلوپیتھی اپنی تمام تر باریک بینی کے باوجود شناخت نہیں کر پائی بلکہ اس کے وجود کے انکار سے گوناگوں پریشانیوں سے دوچار ہے۔

یورپ امریکہ کے لوگ کولسٹرول کے وجود سے کس قدر خوف زدہ ہیں اس کا اندازہ ان ممالک میں جا کر لگایا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں کو ہر عمدہ غذا میں کولسٹرول نظر آتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ کولسٹرول کی دہشت زدگی کے سبب اپنے اوپر خدا کی ہر نعمت کو حرام کئے ہوئے ہیں لیکن خدائے بزرگ و برتر کی حرام کی ہوئی چیز دل شراب، سؤر کا گوشت چھوڑنے کے لئے کسی بھی طرح تیار نہیں وہ بغیر شکر چائے پی لیں گے لیکن شراب کی چسکی لگانے سے باز نہیں رہیں گے حالانکہ کھانڈ کے مقابلہ

میں شراب کا استعمال کہیں زیادہ نقصان رساں ہے۔
اسی طرح وہ مکھن کی بجائے مارجرین کو گوارا کریں گے مگر سور کا گوشت مزے لے کر کھاتے ہیں جو سوداویت کا خزانہ ہے جس کے استعمال سے خون گاڑھا ہو کر گوناگوں عوارضات کو جنم دیتا ہے۔

قارئین پھر ذہن نشین کرلیں کہ کولسٹرول سوداوی رطوبت ہی ہے جسے صفرا کے ذریعہ آسانی سے تحلیل کر کے ختم کیا جا سکتا ہے۔

اب ذرا سودا کی حقیقت اور اس کے افعال اثرات ملاحظہ کرلیں تاکہ کولسٹرول کو سودا سمجھنے کے لئے کوئی خلش باقی نہ رہے۔

سودا

سودا جسے انگریزی میں بلیک بائیل (BLACKBILE) کہتے ہیں جس کے ذکر پر ڈاکٹر حضرات ڈاکٹر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ کوئی وہمی اور تخیلاتی شے نہیں ہے بلکہ سودا ایک حقیقت ہے جو اپنے فوائد کے ساتھ بعض خطرات کا حامل بھی ہے۔

سودا کا مزاج:۔ خشک سرد ہے۔

سودا کے افعال اثرات:۔ محرک قلب، محلل اعصاب و دماغ اور مسکن جگر و غدد ہے۔

خواص فوائد:۔ ۱۔ سودا قلب و عضلات کی غذائیت ہے اور ان کے افعال کو تیز کرتا ہے اور انہیں تحریک و تیزی میں لاتا ہے۔ ۲۔ فم معدہ پر گر کر غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے یعنی بھوک لاتا ہے۔ ۳۔ خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔ شریانوں آہستہ آہستہ جمنا شروع ہو جاتا ہے جسے عرف عام میں سدہ دموی کہتے ہیں جو بالآخر خرابی

کی بندش کا بھی سبب بنتا ہے۔ اگر یہ بہت زیادہ غیر طبعی صورت اختیار کر جائے تو تحجر مفاصل بھی پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ ۴۔ بلغم کی کثرت کو دور کر کے بلغمی نزلہ ورم کا خاتمہ کرتا ہے۔

کولسٹرول یا سودا کا علاج

قانون مفرد اعضا کے تحت ہم جب چاہیں سودا کے اثرات کو صفرا سے ختم کر سکتے ہیں کیونکہ سودا کے بعد صفرا پیدا ہوتا ہے۔

یاد رکھیں عضلاتی اعصابی تحریک میں سودا پیدا ہوتا ہے اور عضلاتی غدی تحریک میں سودا حسب ضرورت خرچ ہونے بعد خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر عضلاتی اعصابی تحریک میں سودا شریانوں میں جم گیا ہو یا تحجر مفاصل کی علامات پیدا ہو گئی ہوں اور دل کی اکلیلی شریانوں میں سدے بننے شروع ہو گئے ہوں تو عضلاتی غدی تحریک پیدا کر کے فاضل سودا کو خارج کر کے ختم کیا جا سکتا ہے۔

پرہیز:۔ وہ اشیاء جن میں کولسٹرول پایا جاتا ہے پرہیز کریں۔
قارئین یہ بات ذہن میں رکھیں کہ کولسٹرول کوئی جڑی بوٹی نہیں ہے بلکہ یہ ہماری روزمرہ کی بعض غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جنہیں طب اسلامی میں اور قانون مفرد اعضا میں خشک سرد، عضلاتی اعصابی اور مولد سودا اغذیہ و ادویہ کہتے ہیں۔
مثلاً لوبیا، آلو بگھولی، مالٹے، کٹھل، آلو بخارا، املی، آملہ، السی، انگور، انار، کچے آم، اروان، باجرہ مکئی، پپیتہ، تمباکو، جامن، دہی، لسی، چرس، بھنگ، کچے چنے، سرکہ، اچار، پکوڑے، ٹماٹر، پان، شراب، انڈا، گوشت جس میں گائے بھینس کا گوشت اور خصوصاً سور کا گوشت یہ سب مولد سودا اغذیہ و ادویہ ہیں، انہیں کے کثرت سے

سے خون میں خلط سودا بڑھنے لگتی ہے خون گاڑھا ہونے لگتا ہے آہستہ آہستہ یہی سودا کولسٹرول کی صورت میں شریانوں میں جمنا شروع ہوجاتا ہے لہٰذا مندرجہ بالا اغذیہ ایسے اشخاص جنہیں بواسیر، بادی خونی ہو، خارش، جنبل ہو اکثر دل دھڑکنے اور اختلاج قلب وغیرہ تکالیف میں مبتلا ہوجاتے ہوں توان کے لئے لازم ہے کہ مندرجہ بالا اغذیہ ادویہ کی کثرت کو روک دیں۔

وہ اغذیہ جن سے کولسٹرول خرچ ہوتا ہے اور فاضل خارج ہوتا ہے

جن مریضوں کے جسم وخون میں کولسٹرول بڑھ گیا ہو تو وہ درج ذیل اغذیہ حسب منشا اغذیہ کا انتخاب کریں انشاءاللہ بغیر دوا ہی کولسٹرول غائب ہوجائے گا۔

قارئین کولسٹرول ختم کرنے والی دو قسم کی اغذیہ ہیں۔

۱۔ عضلاتی غدی، گرم اغذیہ ۲۔ غدی عضلاتی، گرم خشک اغذیہ

عضلاتی غدی خشک گرم اغذیہ

جب جسم وخون میں خشکی سردی کا غلبہ ہو، سودا یا کولسٹرول حد سے بڑھ گیا ہو ایسی صورت میں اسے جسم سے خارج کرنا ضروری ہوجاتا ہے اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا عضلاتی غدی (خشک گرم) اغذیہ ادویہ کھلانے کی ہدایت کرتا ہے تاکہ ان کے مزاج میں خشکی کے ساتھ گرمی آجائے اور اس کا تعلق جگر سے قائم ہوجائے تاکہ فاضل سودا (کولسٹرول) تحلیل ہو کر خارج ہوجائے۔

درج ذیل اغذیہ سے یہ مقصد آسانی سے حل ہوجاتا ہے۔

حیوانی اغذیہ:۔ ہرن کا گوشت، کبوتر کا گوشت،

میوہ جات، پستہ، اخروٹ، کھجور، کشمش، منقی، انجیر،

اناج:۔ مسور، چنے، سرسوں کا ساگ، میتھی کا ساگ، پیاز، کچنال وغیرہ

غدی عضلاتی اغذیہ

ایک نکتہ کی وضاحت:۔ قارئین غدی عضلاتی اغذیہ لکھنے سے پہلے ایک اہم نکتہ کی وضاحت ضروری ہے۔

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کریں کہ بعض اغذیہ ادویہ اپنے مزاج کی چیزوں کو خون سے خارج کردیتی ہیں اس کے برعکس بعض چیزیں جو متضاد مزاج کی ہوتی ہیں وہ پہلی چیزوں میں چاہے وہ خون میں ہوں چاہے شریانوں وریدوں جوڑوں یا معدہ امعاء میں ہوں میں کیمیائی تبدیلی کرکے انہیں نئی چیز میں تبدیل کردیا کرتی ہیں۔

مثلاً اگر کسی شخص نے تیزاب پی لیا ہو تو فوراً قے آور دوا معدہ سے نکالنے کے لئے نہیں کھلانی چاہئے بلکہ ایسے شخص کو کوئی الکلائن محلول پلا دینا چاہئے جو اس چیز (شراب) کو وہیں کیمیائی تبدیلی کرکے بے اثر کردے اور نمک میں تبدیل کردے بالکل یہی صورت کولسٹرول کی ہے اور سوداوی مادوں کے بڑھ جانے میں اختیار کی جاسکتی ہے۔ اس قسم کی اغذیہ ادویہ محرک جگر (وغدد)، مولد صفرا ادویہ ہوتی ہیں جنہیں قانون مفرد اعضا غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کے نام سے یاد کرتا ہے۔

اس قسم کی اغذیہ کولسٹرول میں کیمیائی تبدیلی کرکے صفرا میں تبدیلی کردیا کرتی ہے اس قسم کی اغذیہ درج ذیل ہیں۔

حیوانی اغذیہ:۔ بکری کا گوشت، مرغی کا گوشت، تیتر کا گوشت،

میوہ جات:۔ چلغوزے، مونگ پھلی، اخروٹ، پھلوں میں کھجور، خوبانی آلو بالو، شہتوت، دالوں میں مسری، چنے، سبزیوں میں میتھی کا ساگ ادرک، سرخ مرچ، لہسن پیاز بطور سبزی کھلا سکتے ہیں

سدۃ الورید

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ شرائن دل سے صاف اور سرخ خون جسم کی پرورش کے لئے لے جاتی ہیں اور ہر ایک شریان اپنی باریک شاخوں کے ذریعہ عروق شعریہ میں ختم ہوتی ہیں، انہی عروق شعریہ سے نہایت ہی باریک وریدیں جنہیں (وینیولز) کہتے ہیں شروع ہوتی ہیں پھر ان کے باہم ملنے سے آگے بڑی بڑی وریدیں بنتی جاتی ہیں کیونکہ خون عروق شعریہ میں پہنچنے کے بعد کثیف اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور جسم کی پرورش کے قابل نہیں رہتا اور جس راستے جاتا ہے اسی راستے واپس نہیں آسکتا یعنی براہ شرائن واپس نہیں آسکتا۔

پس یہ وریدیں تمام جسم سے اس کثیف خون کو واپس دل کے دائیں اذن (کان) میں پہنچاتی ہیں جہاں وہ خون دل کے دائیں بطن میں ہو کر پھیپھڑوں میں صاف ہونے کیلئے چلا جاتا ہے۔

ہلالی کیواڑیاں

تمام بڑی بڑی وریدوں کے اندر ہلالی شکل کے کیواڑ لگے ہوتے ہیں، جو خون کی بازگشت کو (خون کی روانگی) کو آنے جانے پر مجبور کرتے ہیں اور اسے (خون) کسی صورت واپس نہیں آنے دیتے،

بعض مخصوص اسباب سے یہ کیواڑ خراب ہو جاتے ہیں تو وہاں کی وریدیں خون سے پُر ہو کر بہت موٹی اور پیچدار ہو جاتی ہیں اگر ٹانگوں پر ہوں تو بغیر ہاتھ لگانے سے موٹی موٹی نظر آتی ہیں اگر ہاتھ یا پاؤں کی وریدوں کے کیواڑ خراب ہو جائیں تو اکثر

فیل پا کی صورت میں پاؤں کو خراب کر دیتی ہیں۔

وریدوں میں سدے کیسے پڑتے ہیں

قارئین یہ حقیقت کئی بار لکھی جا چکی ہے کہ شریانیں دل سے اگتی ہیں اور دل کا مزاج رکھتی ہیں

جب شریانوں میں عضلاتی اعصابی تحریک زور پکڑے تو شریانوں میں سدے اور تصلب شرائن کی تکالیف شروع ہو جاتی ہیں۔

بالکل اسی طرح ورید جگر سے اگتی ہیں اور جگر کا مزاج (گرم خشک) رکھتی ہیں جب جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی غیر طبعی طور پر طویل ہو جائے تو وریدیں سکڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ صفرا کی کثرت سے صفراوی سدے بننے شروع ہو جاتے ہیں جو وریدوں میں پھنس کر دوران خون میں رکاوٹ کا باعث بننے لگتے ہیں۔

اگر دل سے دور وریدوں میں سدے پڑ جائیں تو ان کا اثر دل پر بہت کم ہوتا ہے لیکن اگر دل کے قریب کی بڑی وریدوں میں سدے ہو جائیں تو دل کو خون کی سپلائی بہت کم ہو جاتی ہے جس سے دل پوری طرح سکڑنے اور پھیلنے میں بے قاعدہ حرکتیں کرنے لگتا ہے بعض دفعہ دل کی حرکت بہت کم ہو جاتی ہے حتی کہ فی منٹ ۲۵ سے ۳۲ تک حرکات محسوس ہونے لگتی ہیں یہی وہ حالت ہے جسے ڈاکٹر لوگ ہارٹ بلاک کہتے ہیں

قانون مفرد اعضا اور سدۃ الورید

قارئین مفرد اعضاو وریدوں کا مزاج گرم خشک تسلیم کرتا ہے جب جگر و غدود کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی بڑھ کر غیر طبعی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ تو صفرا وحرارت بدن کی ضرورت سے زیادہ خون میں بڑھ جاتی ہے جس سے ایک طرف وریدوں میں تحریک کی وجہ سے سکر پیدا ہو جاتا ہے لیکن دوسری طرف صفرا کے اخراج نہ ہونے سے سدوں کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں اسی تحریک میں پتہ میں بھی صفرا کے بندش سے پتھریاں بن جاتی ہیں۔ جنہیں صفراوی پتھریاں کہتے ہیں۔

ایک نقطہ

قارئین یہاں اس نقطہ کی تشریح ضروری ہے کہ جہاں صفرا وحرارت کی جسم میں کثرت ہوتی ہے وہاں وہاں قلب و عضلات اپنے اصولی تعلق کی وجہ سے تحلیل ہو کر پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سدۃ الوریدیا صفراوی سدوں یا پتھریوں کے مریض کے دل بڑھ کر تعظم قلب کی صورت اختیار کر چکے ہوتے ہیں، شریانیں اپنے حجم میں پھیل جاتی ہیں

بلڈ پریشر

یاد رکھیں یہی وہ تحریک ہے جس میں بلڈ پریشر ہائی ہونے لگتا ہے۔

ایک اہم راز کا افشاء

قارئین آپ حیران ہوں گے کہ بھی محققین جب بلڈ پریشر کو متاثر مرض دیکھتے ہیں اور

نبض میں تواتر اور تیزی پاتے ہیں حتی کہ اختلاج قلب بھی ہو جایا کرتا ہے نبض ۱۲۰ سے تجاوز کر جاتی ہے، شریانیں عضلاتی تحریک کی تیزی سے سکڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ان میں تصلب شرائن وسدوں وغیرہ کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں ایسے موقعوں پر ہائی بلڈ پریشر کا واویلا بھی کیا جاتا ہے۔ حالانکہ عضلاتی تحریک کی صورت میں بلڈ پریشر کے ہائی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان علامات کا علاج غدی تحریک ہے اور بلڈ پریشر ہائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے طبیعت مدبرہ بدن خود بلڈ پریشر ہائی کرنے کی کوشش میں ہوتی ہے لیکن نااہل معالج اسے اور بڑھانے اور قائم رکھنے کی بجائے فوراً گرانے کی کوشش کر کے قدرتی علاج میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

یاد رکھیں جب تک غدی تحریک عضلاتی تحریک میں تحلیل پیدا نہ کر دے نہ تصلب شرائن میں کمی آ سکتی ہے نہ شریانوں میں سوداوی مادے تحلیل ہو سکتے ہیں نہ دل کے اختلاج کو کم کیا جا سکتا ہے۔

لہذا قانون مفرد اعضا طبی محققین سے عموماً اور حاملین قانون مفرد اعضا سے خصوصاً گزارش کرتا ہے کہ جب بھی قلب کی رفتار میں بہت زیادہ تیزی پائیں، شریانوں میں سدوں کی وجہ سے قلب میں درد کے دورے ہوں یا شریانوں میں سکڑنے کی علامات پائیں تو فوراً غدی عضلاتی تحریک پیدا کر کے صفرا بڑھانے کی کوشش کریں اگر بلڈ پریشر ہائی ہونے لگے تو نہ گھبرائیں جونہی سوداوی مادوں اور عضلات میں تحلیل ہو گی فوراً سب غیر طبعی علامات ختم ہو جائیں گی۔

وریدوں میں سدوں کا علاج

لیکن اگر وریدوں میں سدے ہو گئے ہوں تو مزید غدی تحریک بڑھانے کی کوشش

نہ کریں بلکہ اعصابی تحریک جس میں اب تسکین تھی تحریک میں لے آئیں یعنی اعصاب و دماغ میں تحریک پیدا کردیں۔

جونہی رطوبات بڑھیں گی صفراوی رطوبات تحلیل ہوکر خارج ہونا شروع ہوجائیں گی صفراوی سدے پتہ میں ہوں یا وریدوں میں یا وریدوں میں سکڑ ہو سب میں اعتدال آنا شروع ہوجائے گا۔

لطف کی بات یہ ہے کہ بلڈ پریشر ہائی بھی خود بخود نارمل ہوجائے گا۔

سدۃ الورید کا دوائی علاج

سدۃ الورید کا دوائی علاج قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی نسخہ جات سے بآسانی کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت کے مطابق ملین و مسہل استعمال کریں۔ اللہ شفا دے گا۔

درج ذیل ہدایت پر عمل کریں، نیچے دیے ہوئے نسخے استعمال کریں۔ انشاءاللہ کبھی ناکامی نہ ہوگی۔

مریض کو بھوک پیاس پر صبر کرنے کی تلقین کریں۔ پانی کی بجائے عرق مکو عرق کاسنی اور عرق سونف وگاؤزبان ملا کر پینے کی ہدایت کریں۔ اگر عرق سونف اور گاؤزبان نہ ملیں تو عرق مکو کاسنی ضرور پیتے رہیں۔

چونکہ گرمی خشکی انتہا کو پہنچ چکی ہوتی ہے اس لئے گرم تر سے تر گرم اغذیہ یا ادویہ کھانے کی ہدایت کریں۔

مثلاً صبح مربہ گاجر یا گلقند کھلا کر عرق مکو کاسنی پلا دیں۔

دوپہر:- مولی، شلجم، گاجر، مونگرے، کدو، توری، ٹینڈے پیٹھا میں سے کوئی سبزی کالی مرچ سے پکا کر بغیر روٹی کھلائیں۔

پھلوں میں سے خربوزہ، تربوز، ککڑی، گنے کا رس یا گاجر کا پانی پینے کی ہدایت کریں۔ یہ نسخہ جات جو ملا کر مریض کو کھلا سکتے ہیں اور فوری شفا بخش ہیں۔

ہوالشافی۔ سورنجان شیریں، اسگندھ، قلمی شورہ، نوشادر، ریوند خطائی، ریوند عصارہ

۱حصہ ۱حصہ ۳حصہ ۲حصہ ۱حصہ

سب کو باریک کرکے حب بقدر نخود بنالیں یا ۵ گرین کا کیپسول بھر کر دن میں تین بار دیں ہمراہ عرق مکو یا شربت بزوری۔

دیگر:- سہاگہ، ملٹھی، نوشادر، آک کا دودھ،

۱۰حصہ ۱۰حصہ ۱۰حصہ ۲حصہ

حب بقدر نخود بنالیں ۲-۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ عرق مکو، کاسنی۔

ہوالشافی، کشنیز خشک، صندل سفید، جوکھار، چھوٹی چندن، اجوائن خراسانی

۲حصہ ۲حصہ ۲حصہ ۲حصہ ۱حصہ

سب کو باریک پیس کر ۲ سے ۴ رتی دن میں تین بار۔

افعال اثرات:- اعصابی عضلاتی ہیں۔

خواص فوائد:- نہایت اعلیٰ درجہ کا محرک و مقوی دماغ ہے، رطوبات صالح کو پیدا کرتا ہے، صفرا و حرارت کو فوراً اعتدال پر لاتا ہے، ہائی بلڈ پریشر کا تریاق ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا بے ضرر منوم و نیند آور ہے۔ دل کی گھبراہٹ میں آب حیات سے کم نہیں۔

نوٹ:- اگر مریض کو ماس وسوجن آنے لگے تو عرق مکو و کاسنی کے ساتھ اونٹنی کا دودھ پینے کی ہدایت کریں کیونکہ اونٹنی کا دودھ ادویہ سے بھی زیادہ غدی و صفراوی سدوں کو کھولتا ہے۔

شربت بزوری

ھوالشافی:۔ سونف، جڑسونف، کاسنی، جڑ کاسنی، مغز کدو، مغز خربوزہ
۵۰گرام ۱۰۰گرام ۵۰گرام ۱۰۰گرام ۵۰گرام ۵۰گرام

مغز ککڑی، مغز تربوزہ، چینی
۵۰گرام ۵۰گرام ۱½ کلو

ترکیب تیاری:۔ پہلی چار ادویہ کو باریک کر کے ۲ پار پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوشش دے کر چھان لیں اور چینی ملا کر حسب دستور شربت کا قوام کریں جب جب قوام تیار ہونے کے قریب ہو تو مغزیات کو پیس کر پکتے شربت میں ملا لیں اور کچھ دیر پکائیں قوام تیار ہونے پر چھان لیں بہترین شربت بزوری ہوگا۔

مندرجہ بالا نسخہ جات کے ساتھ ۵۰۔۵۰گرام صبح دوپہر شام پلائیں۔

فوائد:۔ صفراوی سردوں کو کھولنے کے لئے بہترین میٹھا مرکب۔ دل کی گھبراہٹ جلن اور بے چینی اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

افعال اثرات:۔ اعصابی غدی ہیں یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین پیدا کرتا ہے۔

بلند فشار خون یا بلڈ پریشر

قارئین اب تک امراض قلب پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اب بلند فشار خون اور بلڈ پریشر کی ماہیت اور حقیقت اور اس کا شافی علاج پیش کرنا چاہتا ہوں۔

تعارف:۔ بلند فشار خون جسے عرف عام میں بلڈ پریشر کہا جاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ بلڈ پریشر نہ کوئی مرض ہے اور نہ کسی مرض کی علامت ہے بلکہ یہ تو اس حالت کا نام ہے جس میں قلب سے نکلے ہوں خون کا شریانوں اور وریدوں کی دیواروں پر وہ دباؤ ہے جسے معالجین نبض میں اور ڈاکٹر مانومیٹر میں دیکھتے ہیں۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ بلڈ پریشر کی بعینہٖ وہی صورت ہے جو موٹر کے ٹائر میں ہوا کے دباؤ کی ہے۔ مستری لوگ ٹائر کے پریشر کو معلوم کرنے کیلئے پریشر گاج استعمال کرتے ہیں تاکہ ہوا کے بارے معلوم ہو سکے کہ ٹائر میں ہوا پوری پڑ گئی ہے یا کمی کم ہے کہا جاتا ہے کہ جب پہلے پہل خون کے دباؤ کی پیمائش کی گئی تو اسے موٹر کے ٹائر کے ہوائی دباؤ کے طریقہ پر ہی کیا گیا۔

اس کے بعد انگلستان کے ایک پادری اور ماہر فزیالوجی سٹیفن ہیلز نے گھوڑے کی شریان میں ایک ٹیوب داخل کر کے یہ معلوم کرنا چاہا کہ خون کتنی بلندی تک بھوٹ نکلتا ہے لیکن یہ آج سے دو سو سال کی بات ہے اب اس سے بہتر طریقے ایجاد ہو چکے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ شریان کی دیوار کے ساتھ خون کے دباؤ سے کرتے ہیں یہ پیمائش بھی باہر سے کی جاتی ہے نہ صرف شریان کے باہر سے بلکہ جسم کے بھی باہر سے کی جاتی ہے۔

آج کل جس آلہ سے خون کا دباؤ معلوم کیا جاتا ہے اسے سفگمومانومیٹر کیا جاتا ہے۔

سفگمومانومیٹر کا طریقہ استعمال یہ ہے کہ یہ ایک کپڑے کی تھیلی جو ہوا داخل کرنے سے انتفاخ پذیر ہوتی ہے اسے بازو کے بالائی حصہ پر لپیٹ دیا جاتا ہے پھر اس تھیلی میں جو ایک ایسی ٹیوب سے لگی ہوتی ہے جس کے سرے پر ربڑ کا ایک بلب لگا ہوتا ہے اس تھیلی کے ساتھ ایک ستون ہوتا ہے جس میں بیرومیٹر یا تھرمامیٹر کی طرح پارہ بھرا ہوتا ہے۔

اب کرنا صرف اس قدر ہوتا ہے کہ ہوا کا کس قدر دباؤ دیا جائے کہ شریان کے اندر خون کا بہاؤ رک جائے اب پھر مانومیٹر کی تھیلی سے آہستہ آہستہ ہوا کو نکال دیا جائے کہ دباؤ کے کس نقطہ پر خون پھر سے دورہ کرنے لگتا ہے۔

اسے یوں معلوم کیا جاتا ہے۔

جب مانومیٹر کو بازو کے بالائی حصہ کے ساتھ لپیٹ دیا جاتا ہے تو ڈاکٹر اس کے ساتھ لگے ہوئے ربڑ کے بلب کو دبانے لگتا ہے اس سے شریان پر اس طرح دباؤ پڑتا ہے جس طرح آلہ ضاغط شریان (TOURNIQUET) کے لگانے سے پڑا کرتا ہے۔ کپڑے کی تھیلی کے اندر ہوا کے دباؤ کی مقدار پارے کو دیکھ کر معلوم کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر تھیلی والے مقام سے نیچے والی شریان پر اپنا اسٹتھوسکوپ لگا دیتا ہے یہ مقام کلائی کے اندر کی طرف دباؤ دیئے گئے مقام سے قریب ہوتا ہے اسٹیتھوسکوپ کے ذریعہ وہ شریان کے اندر نبضی دباؤ کو سن لیتا ہے پہلے تو نبضی دباؤ کو اس وقت سنتا ہے جب تھیلی میں ہوا بھر رہا ہوتا ہے جب وہ وہ ایسے مقام پر ہوا کا دباؤ پہنچا دیتا ہے کہ نبض کی حرکت بالکل رک جاتی ہے پھر آہستہ آہستہ تھیلی میں سے ہوا کو نکلنے دیا جاتا ہے اور ڈاکٹر صاحب

نبض کے متحرک ہونے کی آواز کو سنتا ہے اس کے ساتھ ہی وہ پارہ کا درجہ بھی نوٹ کر لیتا ہے یہ ہوا کے اس دباؤ کو ظاہر کرتا ہے جو بازو کے گرد بندھی ہوئی کپڑے کی تھیلی میں شریان کے اندر خون کے دوران کو روکنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اب یہ بات بالکل فطری ہے کہ جس قدر شریان کے اندر خون کا دباؤ زیادہ ہوگا اس قدر ہوا کا دباؤ زیادہ کرنا پڑے گا تاکہ وہ خون کے دباؤ کو روک دے خون کے شریانی دباؤ کو روکنے کے لئے جو دباؤ دیا جاتا ہے اسے انقباضی دباؤ (SYSTOLIC) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

صحت مند قلب کا انقباضی دباؤ عام طور پر ۱۰۰ اور ۱۴۰ کے درمیان ہوتا ہے یہ اعداد ملی میٹر کو ظاہر کرتے ہیں جو پارہ کی نلکی میں خون کے دباؤ کے زیر اثر نظر آیا کرتے ہیں،

انقباضی دباؤ کو نوٹ کرنے کے بعد ڈاکٹر مانومیٹر سے آہستہ آہستہ ہوا کا اخراج کرتا رہتا ہے اس تمام عرصہ میں آلہ سماع الصدر کی مدد سے نبض پر کان دھرے رکھتا ہے اچانک دیکھتے ہی دیکھتے نبض کی حرکت شروع ہو جاتی ہے اسے بھی پارے والے ستون پر نوٹ کر لیا جاتا ہے اسے انبساطی دباؤ DIASTOLIC PRESSURE کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انبساطی دباؤ خون کی ندی کے بہاؤ کا وہ دباؤ ہے جو شریانوں میں دل کی قربان کے سبب پیدا ہوتا ہے اور جو دل کے پھیلاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔

صحت مندوں میں انبساطی دباؤ عام طور پر ۶۰ اور ۹۰ ملی میٹر کے درمیان ہوتا ہے پس مثال کے طور پر مجموعی بلڈ پریشر کو اس طرح لکھا جائے گا ۱۴۰/۷۰ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ مانومیٹر کے ذریعہ معلوم دباؤ ۱۴۰ ملی میٹر انقباضی اور ۷۰ ملی میٹر انبساطی ہے۔

اسباب بلڈ پریشر

اور آپ نے بلڈ پریشر کا تعارف اور اسے دیکھنے یا معلوم کرنے کا طریقہ پڑھ لیا ہے اب ضروری ہے

کرس کے اسباب بھی معلوم ہو جائیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں،

بلڈ پریشر کے اسباب میں سائنسدان نمک کے استعمال اور کھانے پینے کی بے قاعدگی چربیلے گوشت کا زیادہ استعمال سگریٹ نوشی، اعصابی زندگی اور مانع حمل گولیوں وغیرہ کو بلڈ پریشر کے اسباب بتا رہے ہیں

ایک اور سبب بڑا یہ بتایا جا رہا ہے کہ شریانوں کی اندرونی دیواروں میں کولسٹرول یا چربی وغیرہ کی تہیں جم جاتی ہیں اور اس طرح انہیں تنگ کر دیتی ہیں جس طرح گھروں میں پانی لانے والے لوہے کے پائپ کچھ عرصہ بعد زنگ وغیرہ سے تنگ ہو جاتے ہیں جس سے پانی کی فراہمی کم ہو جاتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پمپ کو زیادہ قوت اور دباؤ سے پانی بھیجنا پڑتا ہے۔

یہی صورت جب قلب کو پیش آتی ہے تو اسے بھی بہت تیزی اور قوت سے خون کو روانہ کرنا پڑتا ہے اسی قوت اور دباؤ کا نام بلڈ پریشر ہے۔

قارئین جہاں کہیں بھی قلبی امراض کے اسباب بتائے ہیں ان اسباب میں ادویہ اغذیہ کو امراض کا سبب بتایا ہے مشینی اور عضوی کوئی سبب نہیں بتایا البتہ بلڈ پریشر کے اسباب میں شریانوں کے اندر کولسٹرول وغیرہ کے جم جانے سے تنگ ہونے کو بلڈ پریشر کا سبب بتایا گیا ہے تاکہ انہیں صاف کر کے قلب کے دوران خون سے شریانوں پر دباؤ کو کم کیا جا سکے۔

بلڈ پریشر کے اسباب میں غلط فہمیاں

۱۔ بلڈ پریشر ہونے کا اصل سبب شریانوں کے اندر کولسٹرول کے جم جانے اور شریانوں کے تنگ ہو جانے کو تسلیم کیا گیا ہے۔

لیکن نمک اور چربی میں کولسٹرول پایا جاتا ہے تو ان کے کھانے کے دوران کولسٹرول جاتا ہے یہ ایک زبردست غلط فہمی ہے کیونکہ نمک اور چربی میں کولسٹرول پایا ہی نہیں جاتا البتہ کولسٹرول کو نارمل کرنے کے لئے نمک کھلانا ضروری ہے کیونکہ غدی تحریک کے بغیر سوداویا کولسٹرول تحلیل ہی نہیں ہو سکتا۔

۲۔ جاننا چاہئے کہ حمل ہمیشہ عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے مانع حمل گولیاں غدی تحریک یا اعصابی تحریک کی ہوتی ہیں لہٰذا ان کے دوران استعمال کولسٹرول کبھی بھی جم نہیں سکتا البتہ بغیر کولسٹرول جمے وریدوں میں سکیڑ سے دوران خون قلب میں بہت کم پہنچتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قلب کو زیادہ زور سے خون کھینچنا پڑتا ہے اور زیادہ دباؤ سے آگے بھیجنا پڑتا ہے جس سے بلڈ پریشر ہائی ہو سکتا ہے جو حقیقی بلڈ پریشر کہلاتا ہے۔

۳۔ یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ شراب، سگریٹ، تمباکو نوشی اور گوشت خوری سے کولسٹرول بڑھ کر شریانوں میں جم سکتا ہے جس سے قلب کے فعل میں تیزی آجاتی ہے بعض دفعہ اتنی تیزی آجاتی ہے کہ اختلاج قلب ہونے لگتا ہے اس وقت طبیعت بلڈ پریشر بڑھانے کی طبعی کوشش کرتی ہے جسے نادان ڈاکٹر بلڈ پریشر کو دیکھتے ہی ہائی بلڈ پریشر روکنے کا حکم لگا دیتا ہے یاد رکھیں اس قسم کی چیزوں سے کولسٹرول جم کر شریانوں کی نالیوں کو تنگ کر دیتا ہے ایسے موقعوں پر بڑھا ہوا بلڈ پریشر نقصان دہ نہیں ہوتا بلکہ مفید ہوتا ہے اسے قائم رکھنا چاہئے تاکہ شریانوں میں جما ہوا کولسٹرول تحلیل ہو جائے اور شریانوں کا سکیڑ تحلیل ہو کر اعتدال پر آجائے۔

ہائی بلڈ پریشر اور لو بلڈ پریشر

اور قانون مفرد اعضا

قانون مفرد اعضا کے تحت ہائی بلڈ پریشر غدی اعصابی تحریک سے ہوا کرتا ہے ایسے موقعوں پر تنگی بول، تقطیر بول، جلن بے چینی اور حرارت وصفرا کی شدت ہوتی ہے وریدیں سکڑ جاتی ہیں اور شریانیں پھیل جاتی ہیں۔

اس کے برعکس لو (Low) بلڈ پریشر دماغ و اعصاب کی تحریک اعصابی عضلاتی سے ہوا کرتی ہے اس وقت جگر و غدد اور وریدوں میں تحلیل ہوا کرتی ہے اور دل و عضلات میں سکون ہوا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضا اور بلڈ پریشر کا علاج

اگر کسی شخص کو بلڈ پریشر ہائی ہو تو غدی اعصابی تحریک ہوگی اعصاب و دماغ میں تحریک دینے والی اغذیہ وادویہ استعمال کرائیں۔ مثلاً حب شفا اور اعصابی عضلاتی ملین فارما کوپیا والی کھلا سکتے ہیں۔

طبی محققین نے ادویہ میں جو بلڈ پریشر ہائی کے لیے تحقیق کی ہیں ان میں چھوٹی چندن جیسے اسرول بوٹی بھی کہتے ہیں انتہائی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ کشنیز خشک، صندل سفید، گل سرخ، چھوٹی چندن، سب ہموزن سب کو پیس کر ۴ رتی سے ۱ ماشہ دن میں ۳ بار ہمراہ الائچی زیرہ سفید کی چائے

یادداشت:۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو سینہ میں جلن اور کھانسی

خشک کی شکایت بھی ہوا کرتی ہے انہیں درج ذیل نسخہ کا جوشاندہ پلائیں،

ہوالشافی:۔ گل گاؤزبان، گاؤزبان، ملٹھی، بہی دانہ، ابریشم مقرض، خطمی، خبازی، ہر ایک ہم وزن دس، دس گرام۔

سب ادویہ کو تین گلاس میں جوش دے کر چھان لیں، ۵۰،۵۰ گرام تین بار دن میں پلائیں،

افعال اثرات:۔ اعصابی عضلاتی ہیں یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہیں۔

فوائد:۔ نزلہ زکام سینہ کی جلن، جلن دار کھانسی، غدی دمہ پیچش، تقطیر بول اور ہائی بلڈ پریشر کے بیحد مفید ہے۔

لو بلڈ پریشر کیلئے نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات لو بلڈ پریشر کے لئے بیحد مفید ہیں۔

یہ نسخہ بھی تریاق سے کم نہیں

ہوالشافی:۔ شنگرف ۱ حصہ، سرخ مرچ ۳ حصے، شحم حنظل ۲ حصے، حب بقدر نخود گولیاں بنالیں ایک سے دو گولی دن میں تین بار، ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

ہوالشافی:۔ ہلیلہ سیاہ ۹ حصہ، کشتہ کچلہ ۱ حصہ، پتری فولاد ۳ حصہ، سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں یا ۵ گرین والے کیپسول بھر کر دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

جوارش املی

ہوالشافی:۔ املی ۱۰، آلو بخارا ۲½ سو گرام، پودینہ ۵۰ گرام، سونٹھ ۵۰ گرام زرشک ۱۰ گرام، اناردانہ منقی ہر ایک ۱۰۰ گرام، آملہ ۱۰، ست لیموں ۵۰، ۵۰ گرام، چینی ۳ کلو، حسب دستور بنا کر استعمال کرائیں

مقدار خوراک:۔ ۵ گرام سے ۱۰ گرام۔

افعال اثرات:۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے۔ یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے۔

فوائد:۔ بے حد مقوی و محرک قلب ہے صرف ایک ہی خوراک سے دل خوش ہو جاتا ہے۔ ہیضہ جیسی موذی مرض میں پیاس بجھانے اور قے روکنے کے لئے بے حد مفید ہے حاملہ کی قے کیلئے تو آبحیات سے کم نہیں، لو بلڈ پریشر چند ہی دنوں میں روک دیتی ہے۔

بقیہ ص 142

نہ کرنا بہتر ہے لیکن اگر ہارٹ بلاک کا سبب اعصابی تحریک ہو تو حرکات کئے بغیر شفا ناممکن ہے۔ ایسے اشخاص کو صبح سویرے سیر ضرور کرنی چاہئیے تاکہ قلب حرکت میں آکر شفا کا باعث ہو۔

ہارٹ بلاک

حرکات قلب کا انتہائی کم ہونا

متعارف:۔ دل کی رفتار انتہائی سست ہو جانا ہارٹ بلاک کہلاتا ہے۔ میں نے اس قسم کے مریض بھی دیکھے ہیں جن میں ایک مریض کی نبض صرف ۲۵ مرتبہ اور دوسرے کی ۳۲ مرتبہ فی منٹ چلتی تھی۔

ان میں پہلا مریض جسے اعصابی عضلاتی تحریک تھی اس کا دل ۶، ۷ مرتبہ دھڑکنے کے بعد رکتا تھا یعنی اس کے دل کی حرکات میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد وقفہ ہوا کرتا ہے جب میں اس کی نبض دیکھ رہا تھا تو وہ دل رکنے کے ساتھ ہی بولتا تھا کہ اب دل رک گیا ہے۔

تشخیص: ایسے مریض کی تحریک ہمیشہ اعصابی عضلاتی ہوا کرتی ہے شاذ و نادر غدی تحریک کے مریض بھی دیکھنے میں آتے ہیں ان کی تشخیص مریض کا قارورہ کا رنگ دیکھنے سے بخوبی ہو جایا کرتی ہے۔ مثلاً اعصابی عضلاتی مریض کا پیشاب پانی کی طرح بالکل سفید ہوا کرتا ہے اور مریض کثرت بول کی شکایت کیا کرتا ہے۔

جبکہ غدی تحریک کے مریض کا پیشاب تھوڑا تھوڑا اور بار بار زردی مائل آیا کرتا ہے

غلط فہمی: عام طور پر اطباء مریض کو ظاہری طور پر دیکھ کر اور مریض کا بیان سُن کر علاج تجویز کر دیتے ہیں جو ان کی زبردست غلط فہمی

ہوا کرتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں ہر مرض کی تشخیص کے لئے نبض و قارورہ کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔

جبکہ دیگر طریقہ ہائے علاج کے معالجین مشینوں کا سہارا لیتے ہیں جن کا نتیجہ اکثر غلط نکلتا ہے ظاہر ہے جب تشخیص ہی غلط ہو گی تو آرام کیسے آسکتا ہے۔

ایک راز

قانون مفرد اعضا کے مطابق ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہارٹ بلاک والے مریض کے دماغ و اعصاب میں شدید تحریک سے خون میں الکلی وکھار بڑھ جاتی ہے۔ جس سے قلب (دل) کے فعل میں تسکین ہو کر اس کی حرکات انتہائی کم ہو جاتی ہے کیونکہ دل کے اعصابی پردوں میں رطوبات جمع ہو کر وہ اپنے حجم میں پھول جاتا ہے۔ جگر و غدد میں تحلیل ہو جاتی ہے جس سے جسم کی حرارت کا اخراج بڑھ جاتا ہے حرارت کی کمی سے بھی دل کی حرکات کا کم ہو جانا یقینی ہے۔

اصول علاج علاج کے لئے قانون مفرد اعضا کے مطابق تسکین والے مفرد عضو میں تحریک پیدا کرنے سے ہر قسم کے امراض و علامات ختم ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔

علاج کا ایک اور زاویہ نگاہ

دوسرے الفاظ میں ہمارے پاس ایک سائنسی اصول ہے کہ اگر جسم میں الکلی (کھار) بڑھ جائے تو اسے ختم کرنے کیلئے تیزابیت والی شئی کی ضرورت ہوتی ہے

الکلی میں ایسڈ ملا دی جائے تو دونوں مادے ختم ہو کر ایک نیا مادہ بن جاتا ہے۔ جسے سالٹ (نمک) کہتے ہیں،

قابل غور بات یہ ہے کہ جب باہر دو محلول ملانے سے ختم ہو جاتے ہیں تو جسم کے اندر کیوں ختم نہیں ہوتے۔ دیر ہو سکتی ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ الکلی والے مریض کو ایسڈ دی جائے اور اسے آرام نہ آئے یہ ناممکن ہے۔

چونکہ ہارٹ بلاک اکثر اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے اس لئے یہاں اعصابی عضلاتی تحریک سے ہونے والے ہارٹ بلاک کا غذائی و دوائی علاج درج کر رہا ہوں۔

غذائی علاج صبح :۔ مربہ آملہ یا کشمش یا انڈا فرائی کھلا کر قہوہ لونگ ۲ عدد دارچینی پلا دیں، دوپہر :۔ کوئی گوشت کوئی اچار پکوڑے ٹماٹر دہی بھلے، ترش لسی، ٹماٹر کریلے وغیرہ کا سالن کھانے کی ہدایت کریں روٹی بیسنی کھلائیں۔

دوائی علاج حب مقوی خاص، حب جابر اور جوارش املی یا جوارش انارین کھلائیں۔ اگر تکلیف شدید ہو تو دوا کا وقفہ کم کر دیں اور حب مقوی خاص ایک ایک گولی کی بجائے دو دو گولیاں ہر دو گھنٹہ بعد کھلائیں اللہ شفا دے گا

نسخہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حب مقوی خاص :۔ مرچ سرخ ۱۲ حصہ، رائی ۱۲ حصہ، کچلہ ۶ حصہ، کشتہ فولاد ۲ حصہ، سنکھیا ½ حصہ

ترکیب تیاری :۔ اول سنکھیا کھرل کریں پھر کشتہ فولاد ملائیں اس کے بعد باقی ادویہ باریک پیس کر ملائیں اور حب بقدر نخود ملا

حب صابر :- ہوالشافی :- گندھک آملہ سار، رائی، پشم خنظل، ہم وزن حب لبقدر نخود بنالیں حسب ضرورت صبح دوپہر شام کھلائیں

جوارش املی :-

ہوالشافی :- املی، آلو بخارا ہر ۵۰ گرام، پودینہ ۲۰ گرام، ہنشہ ۲۵ گرام، زرشک ۱۰ گرام انار دانہ منقی ہر ایک ۱۰ گرام، آمدست لیموں ۵۰۰، ۵۰ گرام چینی ۳ کلو، حسب دستور بناکر استعمال کرائیں

پرھیز :- اگر مریض موٹا ہو تو ترچیدہ ضرور دیں تاکہ قلب و عضلات میں سکوڑ کی صورت پیدا ہوکر دل اصلی حالت میں آجائے۔

دودھ چاول، دلیا، سویاں، حلوہ اور ہر قسم کی اعصابی محرک اغذیہ اشیاء نہ دیں

نوٹ :- بعض اوقات غدی تحریک اور حرارت کی زیادتی اور صفرا کی کثرت سے بھی حرکات قلب سست ہوجایا کرتی ہیں لیکن ہارٹ بلاک شاذ و نادر ہی واقع ہوتا ہے۔ اگر ایسی صورت ہوجائے تو مریض اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دیں۔ جونہی صفرا و حرارت کا اخراج ہوگا فوراً قلب تقویت پکڑ اعتدال پر آجائے گا اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

نوٹ :- میرے پاس ملتان سے ایسا ایک مریض بغرض علاج آیا تھا جس نے بتلایا کہ مجھے ڈاکٹر صاحبان دل کے ساتھ ایک مشین لگوانے کا مشورہ دے رہے ہیں اور کہتے ہیں اس سے تمہارا دل کام کرنا شروع کردے گا مگر تم کسی قسم کا کام کاج نہیں کرسکو گے، اور ہمیشہ چارپائی پر بیٹھے رہنا ہوگا۔ حتیٰ کہ پیشاب پاخانہ بھی چارپائی پر کے قریب ہی کرو گے۔ اگر کسی قسم کی حرکات کی گئیں تو جلد موت واقع ہو جائے گی۔

یادداشت :- قارئین جب غدی تحریک سے ہارٹ بلاک ہو تو حرکات

چربی FEETS

انہیں اجزاء صابنہ بھی کہتے ہیں ایسی اغذیہ جن میں روغنی اجزاء پائے جاتے ہیں ان میں حیوانی اور نباتی دونوں قسم کی اغذیہ جن میں روغنی اجزاء پائے

حیوانی چکنائی میں گھی مکھن، چربی اور لحمی اجزاء وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ نباتاتی نباتاتی چکنائی میں روغن زیتون اور روغن بادام، روغن ناریل، روغن کنجد، روغن مونگ پھلی اور روغن بنولہ وغیرہ شامل ہیں۔

اگر ان کا کیمیائی تجزیہ کیا جائے تو ان سے درج ذیل اجزاء نکلتے ہیں۔

کاربن ، ہائیڈروجن ، آکسیجن ،

یاد رکھیے نشاستہ دار اور شکری اغذیہ میں بھی یہی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ ان فرق یہ ہے کہ ان میں ہائیڈروجن کا تناسب بمقابلہ آکسیجن کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حقیقت بھی ذہن نشین کرلیں کہ ہر قسم کی چربی اور روغن دو اجزاء سے مرکب ہوتا ہے ایک مرکب کو گلیسرین کہتے ہیں اور دوسری شے ایک روغنی تیزاب ہوتا ہے، روغنی اغذیہ بھی جسم میں حرارت اور توانائی پیدا کرتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ اجزاء لحمیہ اور اجزاء شکریہ بھی حرارت اور توانائی پیدا کرتے ہیں لیکن ان حرکات اور توانائی کی قابلیت کا اندازہ ان کی کیلوری سے لگایا جاسکتا ہے یعنی اگر ایک چھٹانک روغن سے ۵۱۰ کلوری بنتے ہیں تو اجزاء لحمیہ اور اجزاء شکریہ اتنی مقدار میں صرف ۲۳۰ کیلوری (حرارے) پیدا کرتے ہیں گویا روغن دونوں کے مقابلہ میں دگنی حرارت پیدا کرتے ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ روغنی اجزاء کافی دیر تک معدہ میں ٹھہرتے ہیں جن سے جلد بھوک محسوس نہیں ہوتی ان سے جسم نرم

رہتا ہے۔ خشکی جلن سوزش دور ہو جاتی ہے۔

روغنی اجزاء کا ہضم معدہ کی بجائے آنتوں میں ہوتا ہے اور وہ بھی اس وقت جب صفرا اور لبلبہ کی رطوبتیں آکر آنتوں میں گرتی ہیں جب یہ رطوبات روغنی اجزا میں آکر ملتی ہیں تو ان سے دودھیا رنگ کا شیرہ بن جاتا ہے جس سے ان کا خلاصہ عروق ماساریقی کے ذریعہ جذب ہو کر جگر میں پہنچ جاتا ہے اس خون میں پہنچ کر حرارت اور توانائی بڑھاتے ہیں۔

چربی اور روغنی اجزا کا مزاج

چربی اور روغنی اجزا کا مزاج غدی اعصابی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روغنی اور چربیلی اغذیہ کا استعمال غدی تحریک کے مریضوں کو روک دیا جاتا ہے کیونکہ ان کے استعمال سے غدی تحریکات مزید بڑھتی ہیں جن مریضوں کو پہلے ہی غدی تحریک زوروں پر ہو انہیں گھی مکھن اور چربی جیسی اغذیہ مرض کو بڑھا دیتی ہیں۔

حیوانی چربی اور نباتاتی روغن

یاد رکھیں کہ انسان کے قریب سب سے زیادہ حیوانی گوشت اور چربیاں ہیں۔ حیوانی چربی میں کچھ اجزا سوداء یا کولسٹرول کے ضرور موجود ہوتے ہیں لیکن نباتاتی روغن کولسٹرول سے بالکل خالی ہوتے ہیں البتہ اگر نباتاتی روغنوں میں مصنوعی ہائیڈروجن شامل کر دی جائے تو کسی قدر ان کے استعمال سے کولسٹرول خون میں بڑھنے لگتا ہے ورنہ انہیں اگر خالص حالت میں استعمال کیا جائے تو کولسٹرول

کو کم تو کر دیا کرتے ہیں لیکن بڑھنے نہیں دیتے لہذا غدی اعصابی جتنے روغن ہیں انہیں بلا خوف و خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے استعمال سے اکلیلی شریانوں میں تکلیف پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یاد رکھیں گوشت خور افراد اکلیلی امراض میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جنہیں ناکافی حیوانی غذا میسر آتی ہے وہ اکلیلی اور قلبی امراض میں شاذ و نادر ہی مبتلا ہوتے ہیں۔

چربیلی اور روغنی اغذیہ موٹے اور وزنی لوگوں کو نقصان دیتی ہیں لہذا ان کو یہ اغذیہ زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہییں ورنہ ان کا وزن اور بھی بڑھ جائے گا۔

تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی۔ اس کے متعلق حتمی رائے دینا بہت مشکل ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ سولہویں صدی کے شروع میں تمباکو نوشی خصوصاً حقہ کا رواج اکبر اعظم کے دربار میں ہو چکا تھا۔ بعض محققین تمباکو کو جنوبی امریکہ کی پیداوار بتاتے ہیں، جہاں ۱۵۵۶ء میں ہسپانوی باشندوں نے امریکی سرخ ہندی قبائل سے تمباکو نوشی سیکھی، ۱۵۶۵ء میں امریکہ سے برطانیہ پہنچا پہلا سگرٹ جنوبی امریکہ میں ۱۷۵۰ء میں تیار ہوا جبکہ سگار کا پہلا کارخانہ ہمبرگ میں ۱۷۸۸ء میں قائم ہوا۔

تاریخ دان بتاتے ہیں کہ دوسری عالمی جنگ کے دوران صرف برطانیہ میں دو ارب پچیس کروڑ سگرٹ روزانہ تیار ہوتے تھے۔

روزانہ سگرٹ نوشی لاکھوں انسانوں کا مشغلہ بن گیا تھا اس کے نقصان سے کوئی شخص واقف نہ تھا اور نہ ہی اسے نقصان دہ سمجھا جاتا تھا۔

۱۹۵۰ء میں ڈاکٹر گراہم نے سگرٹ کے خلاف آواز بلند کی اور اسنے رپورٹ دی کہ سگرٹ نوشی سرطان کا سبب ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر چوکنے ہو گئے لہذا ڈاکٹر وینڈر نے اس بھیانک نتائج سے بنی نوع انسان کو آگاہ کیا۔ اس نے سرطان کے چھ سو مریضوں میں ۵۸۸ تمباکو نوشی کے عادی بتائے۔

طبی محققین نے یہ حقیقت بھی بتائی ہے کہ ۲۵ سال کے بعد سگرٹ نوشی شروع

کی جائے تو اتنی نقصان دہ نہیں جتنی شروع جوانی میں ہوا کرتی ہے۔

تمباکو کے اجزاء

جب تمباکو جلایا جاتا ہے چاہے سگرٹ میں جلے چاہے حقہ میں جلے اس سے دھواں نکلتا ہے۔ جو تقریباً تین سو کیمیائی اجزاء سے مرکب ہے لیکن اس کے دو اجزاء زیادہ نقصان دہ ہیں جو دل پر برا اثر ڈالتے ہیں وہ نکوٹین اور کاربن مانو اکسائڈ یا کول گیس کی صورت میں دھوئیں میں موجود رہتے ہیں۔

تمباکو میں سرطان پیدا کرنے والے اجزا کی اقسام

تمباکو میں سرطان پیدا کرنے والی وہ اجزاء جو براہ راست سرطان پیدا کر دیتے ہیں انہیں کارجینوسینگ CARCINOGENIC کہتے ہیں۔

سرطان کی موجودگی میں پھیلنے یا پھیلانے میں مددگار اجزا CO-CARCINGENIC گروپ ا میں شامل کیمیائی مرکبات کی پندرہ اقسام دریافت ہو چکی ہیں

جن میں ہیڈرو کاربن HYDROCARBONS ——

بینزو پائرین BENZPYRENS ——

ریڈیو ایکٹو آئسو ٹوپ آف پولونیم RADIO-ACTIVE ISOTOP OF POLONIUM ——

زیادہ اہم ہیں۔

اسی طرح گروپ ب میں فینول PHENOL اور فیٹی ایسڈ FATTY ACIDS شامل ہیں۔

نکوٹین

تمباکو میں پایا جانے والا یہ جزو نکوٹین ایسا زہریلا مادہ ہے جس کا ستر ملی گرام کا ٹیکہ بھی کسی شخص کو مارنے کے لئے کافی ہے۔

یہ نکوٹین ۵ ء سے لے کر دو ملی گرام تقریباً ہر سگریٹ میں موجود ہوتا ہے۔ دنیا میں تمباکو کی پیداوار کا نصف حصہ صرف براعظم امریکہ اور چین میں پیدا ہوتا ہے۔ تمباکو کی فصل جب تیار ہوتی ہے تو اس کے پتوں کو توڑ کر خشک کر لیتے ہیں جس کے مختلف طریقے ہیں جن کی تفصیل طوالت کے خوف سے نظر انداز کی گئی ہے۔

خون میں پائی جانے والی نکوٹین کی مقدار کا تعلق تمباکو کی قسم، سگریٹوں کی تعداد اور دھوئیں کی مقدار سے ہے جو سانس کے ذریعے اندر کھینچا جاتا ہے جو شخص زیادہ دیر دھوئیں کو اندر رہنے دیگا وہاں یہ امکان موجود ہے کہ نکوٹین نوے فی صد تک اس کے خون میں تحلیل ہو جائے اس کے برعکس جو شخص دھوئیں کو زیادہ زور سے نہیں کھینچتا اور زیادہ دیر تک دھوئیں کو اپنے اندر نہیں رہنے دیتا تو اس کی سرسری تمباکو نوشی سے دس فی صد تک نکوٹین اس کے خون میں شامل ہو سکتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ تمباکو نوشی کی بہت زیادہ مقدار سے انسان پر نشے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

تمباکو، سگریٹ، نکوٹین کا مزاج

چونکہ سگریٹ اور نکوٹین تمباکو کی مختلف شکلیں ہیں لہذا جو مزاج تمباکو کا ہے وہ ہی ان کا مزاج ہے۔

قانون مفرد اعضا کے تحت تمباکو کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے یعنی خشک سرد ہے، افعال اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔ یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے کیمیائی طور پر خون میں سوداویت اور خشکی بڑھاتا ہے۔

خواص:۔ حابس رطوبات وبلغم، مقوی، محلل اعصاب، تھوڑی مقدار میں نام ملین، قبض کشا اور مسکن درد ہے۔

فوائد:۔ تمباکو زیادہ تر حقہ، پائپ، سگریٹ، بیڑی میں پینے اور پان میں کھانے کے کام آتا ہے۔ تمباکو کا دھواں جہاں پھیپھڑوں سے رقیق بلغم کو گاڑھا کر کے خارج کرتا ہے وہاں انتڑیوں کی قوت اخراجیہ کو تیز کر کے قبض رفع کرتا ہے چونکہ تمباکو کا رطوبات جسم پر خاص اثر ہے اس لئے اس کا مسلسل استعمال جسم کو روز بروز پتلا کرتا ہے۔

تمباکو کے نقصانات

تمباکو منہ میں چبانے سے تھوک بہت نکلتا ہے عادت نہ ہونے سے اس کی تھوڑی سی مقدار بھی ضعف طاری کر دیتی ہے۔ جی متلاتا ہے سر گھومتا ہے کثرت سے سرد پسینہ آتا ہے نبض بیٹھ جاتی ہے جس کے بعد اکثر موت واقع ہو جاتی ہے، تمباکو کے مسلسل استعمال سے دل دماغ معدہ اور پھیپھڑوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے چنانچہ اس کے کثرت استعمال سے ضعف حافظہ بے خوابی، گلے کی خراش، کھانسی، بھوک نہ لگنا، ذرا سی محنت سے سانس چڑھنا، دل کا دھڑکنا وغیرہ کے عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

نابالغوں میں اس کے اثرات زیادہ نمایاں محسوس ہوتے ہیں جس کی سبب سے

بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نابالغ اور چھوٹے بچوں کی نشو نما کے لئے رطوبات غریزی کی وافر مقدار میں ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان کا جسم نشو نما پا کر مکمل اور توانا ہو سکے اور جوان ہو کر جوانی کی نعمتوں سے مستفید ہو سکے۔

لیکن اگر انہیں زیادہ گوشت اور مرغن غذاؤں کے ساتھ تمباکو کھانے کی بھی عادت پڑ جائے تو ان میں قبل از وقت جوانی کے حالات سے ہو جاتے ہیں

چنانچہ لڑکیوں کے پستان بڑے ہو جاتے ہیں، خون حیض ۱۰، ۱۲، سال میں ہی جاری ہو جاتا ہے، لڑکوں کے داڑھی مونچھیں آ جاتی ہیں جنسی اعضا میں تحریک ہو کر احتلام آنا شروع ہو جاتا ہے، جوانی کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں اور معاشرے کیلئے وبال جان بن جاتے ہیں۔

ایک آنکھوں دیکھی مثال

لالیاں ضلع جھنگ کے ایک نوجوان نے اپنی دکھ بھری داستان سناتے ہوئے کہا کہ میں ابھی نو دس برس کا ہی تھا کہ میرے محلہ کی ایک بدقماش عورت نے بے تکلف ہو کر میرے جنسی اعضا کو چھیڑنا شروع کیا دوسری طرف وہ اکثر میرے لئے پان تمباکو والی لایا کرتی تھی آہستہ آہستہ مجھے تمباکو نوشی کا عادی بنا دیا، وہ بدقماش عورت جنسی ملاپ کی بے حد کوشش کرتی لیکن میرے جنسی اعضا سے کچھ نہ نکلتا۔ اس کے باوجود وہ مجھے دوسرے تیسرے لازمی تنگ کرتی بارہ سال کی عمر تک میرے اعضا سے کچھ لیسدار رطوبت نکلنے لگی اور مجھے بھی اس بدعملی میں لطف آنے لگا یہ سلسلہ ۱۷ سال کی عمر تک جاری رہا اس دوران مجھے بخار کھانسی کا حملہ شروع ہوا جو معمولی علاج سے رفع ہو گیا لیکن چونکہ جنسی رطوبات کا اخراج مسلسل جاری تھا لہذا میرے

دل اور پھیپھڑے متاثر ہو گئے کسی نے اختلاج قلب کہا کسی نے پھیپھڑوں کی ٹی بی بتایا آہستہ آہستہ میں صاحب فراش ہو گیا، ہسپتالوں میں جب تک داخل رہتا تو نہ اختلاج قلب ٹھیک ہوتا نہ بخار اور بلغم پیچھا چھوڑتا لیکن چونکہ جنسی ملاپ اور سگرٹ کے زیادہ استعمال کے نقصانات کا پتہ نہیں تھا میں یہ بد اعمال میں پھر گرفتار ہو جاتا اب میری یہ حالت ہے کہ میں موت کو ترجیح دیتا ہوں تاکہ میں معاشرہ میں رہ کر کسی دوسری زندگی کو برباد کرنے کا سبب نہ بن جاؤں۔

قارئین مندرجہ بالا مثال ہی کافی ہے جس سے تمباکو کے نقصانات اور قبل از وقت جوان ہونے سے سبق لیا جا سکتا ہے۔

شراب

شراب ایک ایسا نشہ آور سیال ہے جو نہ صرف پینے والے کا خانہ خراب کر دیتی ہے بلکہ ایمان سے بھی خارج کر دیتی ہے۔

شراب انگور، سیب، کھجور، جو اور گندم، پوست کیکر وغیرہ میں خمیر اٹھا کر بنائی جاتی ہے۔

شراب کا مزاج:۔ عضلاتی اعصابی یعنی خشک سرد مزاج،

افعال اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلاتی تحرک، اعصابی تحلل، اور غدی مسکن ہے، لاغر اور کمزور اشخاص اس کو دو چار دفعہ پی کر عادی ہو جاتے ہیں یعنی اعصاب کے فعل میں تحلیل اور ضعف پیدا کرتی ہے اس لئے اس کے پینے سے دماغی توازن درست نہیں رہتا، شراب پینے والوں کی حرکات جسمانی میں کسی قدر بے اختیاری آ جاتی ہے۔ لہذا ڈرائیوروں، کارخانوں اور فیکٹریوں میں

کام کرنے والوں کے لیے خطرناک ہے۔

شراب کے استعمال سے دل میں دوران خون تیز ہوجاتا ہے جس سے تنفس کی حرکات بھی تیز ہوجاتی ہیں نشہ کم ہونے میں حرارت جسم گھٹ جاتی ہے۔

یاد رکھیں شراب میں بھی کولیسٹرول کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے جو کچھ عرصہ بعد شریانوں میں جمنا شروع ہوجاتی ہے شریانوں میں سختی آجاتی ہے دوران خون میں تیزی آجایا کرتی ہے نیند کم ہوجاتی ہے۔

علاج شراب پینا بالکل بند کردیں، غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں۔ اگر کسی نے شراب زیادہ مقدار میں پی لی ہو تو فوراً قے کرائیں، مولی کا پانی یا مولی کے تخم ایک تولہ، ۵ تولہ پانی میں جوش دے کر پلانا بے حد مفید ہے۔

ادرک کی چٹنی

ہوالشافی:- ادرک، لہسن، دھنیاء، کالی مرچ، زیرہ سفید۔
۲ تولہ ۵ عدد ۲ ماشہ ۸ دانے ۳ ماشہ

چٹنی بنا کر نصف صبح نصف شام کھلائیں،

افعال اثرات:- غدی اعصابی ہے یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔ کیمیاتی طور پر خون صفرا کی پیداوار بڑھا دیتا ہے۔

فوائد:- نہایت اعلیٰ درجہ کی ہاضم اور مقوی معدہ چٹنی ہے جس سالن میں ڈالی جائے اسے جلد ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے، اریاح معدہ اور سوداد کولسٹرول کی دشمن ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کی خاص دوا ہے۔ شراب کے نشہ کو اتارتی ہے

بخار

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
بخار	حمیٰ۔ حمیات	فیور

تعارف بخار بدن انسان میں اس حرارت غریبہ کا نام ہے جو بدن کے کسی ایک حیاتی مفرد اعضاء کے بگاڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ جو صحت حرارت ½۹۸ ف سے تجاوز کر جاتی ہے۔

چونکہ حیاتی مفرد اعضاء بدن انسان میں تعداد میں تین ہیں۔ مثلاً دل، جگر دماغ۔ اس لئے قانون مفرد اعضاء کی رو سے تین اقسام کے بخار ہیں مثلاً کبھی دل و عضلات کی خرابی سے بخار ہوتا ہے۔ کبھی جگر کی خرابی سے اور کبھی دماغ میں خرابی سے بخار ہوجاتا ہے۔

بخار کی اہمیت و ضرورت

بخاروں کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ درد دل بے چینی اور گھبراہٹ کے بعد پیدا ہونے والی علامت بخار ہے۔ جو

اپنی شدت سے اکثر انسان کو مار دیتا ہے یا موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے اور اکثر اعتدال سے رہ کر صحت کو واپس لا کر گناہوں (فاسد مادوں) سے پاک کر کے صحت قابلِ رشک کر دیتا ہے۔

بخار کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس کے بغیر کوئی تعفن سڑانڈ اور رُکا ہوا مواد تحلیل اور پگھل نہیں سکتا۔ اور نہ خارج از بدن کے قابل ہو سکتا ہے۔

گویا بخار کی حرارت اور تحلیل اس قدر شدید ہے کہ وہ ان کے گناہوں کو دھو کر دور کر دیتا ہے اور جسم انسان کو کندن بنا دیتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخار کی اہمیت اور ضرورت یوں بیان فرمائی ہے۔

کہ جس شخص کو زندگی میں کبھی بخار نہیں آیا وہ یقیناً دوزخی ہے۔

گویا بخار ہی ایسی شے ہے کہ وہ انسان کے گناہوں تک کو دھو کر دور کر دیتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جس شخص کو بخار زندگی بھر نہیں ہو گا۔ وہ گناہوں تلے دب جائے گا۔ اور مرنے کے بعد سیدھا دوزخ میں جائیگا۔

یاد رکھیں بعض امراض میں بخار کی علامت پیدا نہ ہو تو انسان مر جاتا ہے جیسے ہیضہ کی شدید حالت میں اگر بخار پیدا نہ ہو تو یقیناً مریض مر جاتا ہے۔ اگر آخری لمحات میں بھی بخار پیدا ہو جائے تو یقیناً مریض بچ جایا کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بعض امراض میں بخار پیدا کیا جاتا ہے ماہر معالج بخار کی اس اہمیت کے اصول کو سمجھتے ہوئے ایسے امراض میں جہاں بخار پیدا کرنا ضروری ہے وہاں بخار کو پیدا کیا جاتا ہے یا بڑھایا جاتا ہے جیسے خسرہ

تو رکی مبارکی میں زیادہ اور مسلسل قائم رکھا جاتا ہے تاکہ فاسد اور متعفن مادے تحلیل ہو کر خارج از بدن ہو جائیں۔

یاد رکھیں۔ کسی قسم کے بخار سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہیے۔ "تاکہ اس کی اہمیت کے تحت بدن کی ضروریات کو مدنظر رکھا جائے۔ بخار سے گھبرا کر کبھی بھی فوراً اتارنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ ڈاکٹروں کی طرح بخار کی شکل دیکھتے ہی فوراً فیبو رکسچر یا ایس پرین کا استعمال شروع نہ کریں۔ جس کے نتائج بعض دفعہ اس قدر خوفناک ہوتے ہیں کہ اکثر مریض مر جاتا ہے۔ اگر بچ جائے تو کوئی خوفناک مرض لاحق ہو جاتا ہے

اسی طرح عطائی بھی بخار کا نام سنتے ہی فوراً کہہ دیتے ہیں بھئی یہ مسہل آج ہیو سودہ مین پاخانے آ جائیں گے۔ اور بخار ٹوٹ جائے گا۔ لیکن ایسے غلط علاج سے مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

ایک واقعہ

بخار کی اہمیت اور ضرورت اس واقعہ سے پوری طرح واضح ہو جائے گی۔ آج سے تقریباً ۴۲ سال قبل استاد محترم حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانی دنیا پور تشریف لائے۔

ہم نے انہیں ایک ایسا مریض دکھایا جو دیہات میں رہتا تھا۔ اسے پانچ دس دن بعد پیٹ میں شدید درد ہو جاتا تھا جوں جوں شدت سے درد ہوتی اسے بخار چڑھنا شروع ہو جاتا تھا۔

جب بخار ۱۰۴ف، ۱۰۵ف کے قریب چڑھ جاتا تو پہلے درد ختم ہو جاتا ہے۔ پھر ایک دو گھنٹے بعد بخار اتر جاتا ہے اور مریض تندرست ہو کر اپنے کام کاج میں لگ جاتا ہے۔

وہ مریض ہمارے پاس آتا تو پیٹ درد اور بخار کی شکایت کرتا تو ہم اسے ہاضم (چورن) اور عرق سونف اجوائن پینے کو دیتے لیکن اسے ذرا بھر فرق نہ پڑتا۔

جب استاد صاحب نے دیکھا اور حقیقت حال سنی تو فرمانے لگے کہ تم نے اسے کونسی دوائی دی ہے ہم نے بتایا کہ ہم نے غدی اعصابی ہاضم اور عرق وغیرہ بتایا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ قدرت آپکے سامنے فطری عمل دہرا رہی ہے اس پر عمل کیوں نہیں کرتے آپ کو چاہیے کہ ہاضم کی دوائی دینے کی بجائے مریض کو تندرستی کی حالت میں بخار کیوں پیدا نہیں کرتے جبکہ قدرت درد پیٹ کا علاج بخار پیدا کر کے فوراً درد روک دیتی ہے آپ مریض کو تندرستی کی حالت میں بخار پیدا کر دیں۔ یعنی بخار چڑھا دیں۔ تاکہ جسم میں نہ کوئی مادہ رکے اور نہ درد کا دورہ ہو۔

چنانچہ آپ نے عضلاتی غدی غذا دوا دے دی۔ چند دن بعد مریض نے بتایا کہ اس دوا سے مجھے بخار ہو گیا تھا جو خود ہی ہٹ گیا اب پیٹ میں کبھی درد نہیں ہوا۔ آپ کے استاد کا تو عجیب علاج ہے میرے علاقے کے لوگ مجھے تندرست دیکھ کر بہت خوش ہیں اور حکیم صاحب کے معجزانہ طریقہ کی تعریف کر رہے ہیں۔

ایک سوال

یہاں طالب علم کے ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حرارت ایک ہی قسم کی ہے جس کے زیادہ یا بڑھ جانے سے بخار اور حرارت کے کم ہو جانے سے ٹمپریچر ۹۸½ سے گر جاتا ہے۔

جواب: یاد رکھیں حرارت دو قسم کی ہے اوّل حرارت غریزیہ دوم حرارت غریبہ۔

حرارت غریزیہ

حرارت غریزیہ اس حرارت کا نام ہے جو انسان کو پیدائش سے قبل اس کے نطفہ کے ساتھ ودیعت کر دی گئی ہے۔ یہی حرارت یا ٹمپریچر اس کے ساتھ عمر بھر قائم رہتا ہے اسی پر اس کی صحت کا دارومدار ہے اس کا درجہ حرارت ۹۸½ سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ذہن نشین کر لیں کہ یہ حرارت جگر و غدد کو عنصری طور پر قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ حرارت غریزی کو عنصری حرارت بھی کہا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جگر و غدد کا ذرہ ذرہ یا ٹشوز یا خلیہ اسی حرارت سے بنا ہوا ہے۔ یہی حرارت بدن انسان میں باہر سے داخل بدن ہونے والی غذا دوا یا شے کو تحلیل و ہضم کر کے جزو بدن بننے کے قابل بناتی ہے اور جو غذائی مواد ہضم یا جزو بدن بننے سے بچ جاتا ہے اسے

بدن سے خارج کر کے جسم کو چاق و چوبند اور قابلِ رشک بناتی ہے ۔

حرارت عزیزیہ پر دوسرے حیاتی مفرد اعضاء کی رطوبات کے اثرات

قارئین حرارت عزیزی میں اگر دماغ و اعصاب کی رطوبات زیادہ مقدار میں شامل ہوں تو بدن کی نشوونما لمبائی چوڑائی اور موٹائی میں ہوا کرتی ہے ۔ لیکن اگر اعصاب و دماغ کی رطوبات بدن کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تو کافی ہوں لیکن فالتو نہ ہوں تو بدن کی صحت تو قابلِ رشک ہوگی ہے لیکن لمبائی بڑھنے سے رک جاتی ہے ۔

اگر حرارت عزیزی پر قلب و عضلات کی سوداوی رطوبات اثر انداز ہو جائیں تو بدن کی نشوونما رک جاتی ہے ۔ اور خشکی کا دور دورہ ہو جاتا ہے جسم اور خون میں جوش جذبہ اور اپنی نسل پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے ۔ صحت قابلِ رشک ہوتی ہے یہی صحیح جوانی کا وقت ہوتا ہے ۔

حرارت غریبہ

حرارت غریبہ اس حرارت کو کہتے ہیں جو خمیر تعفن اور عفونت سے پیدا ہوتی ہے یعنی کاربن دخانی اور ارضی اجزا زیادہ ہوتے ہیں چونکہ یہ حرارت نباتاتی، جماداتی، ترکشتی، کاربن وغیرہ میں خمیر اور تعفن کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس لئے یہ انسان کے لئے غیر طبعی ہے یعنی انسان کے لئے مضر

حرارت غریبہ کی حقیقت سمجھنے کیلئے یہ مثال کافی ہے

گرمیوں میں دیہاتی لوگ بیل گائے بھینس وغیرہ کے لئے لوسن، برسیم یا گھاس وغیرہ کاٹ کر دوپہر کو سائے میں رکھ دیتے ہیں جب بعد دوپہر کاشتکار چارہ ڈالنے کے لئے برسیم یا لوسن وغیرہ کو اٹھاتا ہے تو نیچے یا درمیان سے شدید گرم چارہ نکلتا ہے۔ بعض دفعہ حرارت سے برسیم یا لوسن کے پتے جلے ہوتے اور رنگ بدلے ہوئے نکلتے ہیں۔ برسیم یا لوسن وغیرہ میں پیدا ہونے والی یہی حرارت غریبہ ہے۔ بالکل اسی اصول پر بدن انسان میں جب مادے رک جاتے ہیں تو ان میں بھی خمیر تعفن ہو کر غیر طبعی حرارت پیدا ہو کر بدن انسان میں پھیل جاتی ہے جس سے درجہ حرارت ۹۸ف سے ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶ف بعض حالتوں میں مادہ کے تعفن کی کمی بیشی سے ۱۰۷، ۱۰۸ف سے بھی تجاوز کر جاتا ہے اور باعث ہلاکت بنتا ہے

مادوں کا غیر طبعی طور پر رکنا

قارئین ذہن نشین کر لیں۔ مادوں سے مراد مفرد اعضاء کے فاضل مواد (اخلاط) وغیرہ ہیں جو ان کی کسی خرابی کے بغیر نہیں رکتے جب انہی رکے ہوئے اور ان میں فساد خمیر تعفن ہو جاتا ہے تو حرارت غریبہ پیدا ہو کر بخار چڑھا دیتی ہے لہٰذا یہ حقیقت آشکار ہوتا ہے کہ جب تک کسی مفرد عضو میں تسکین یا کمزوری

اور خرابی پیدا نہ ہو اس وقت تک نہ مادے رکتے ہیں نہ خمیر و تعفن پیدا ہوتا ہے۔ نہ بخار چڑھتا ہے جب کسی نہ کسی مفرد عضو میں کم و بیش تسکین پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے فضلات کے اخراج میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور فضلات رکنے شروع ہو جاتے ہیں جن میں موسم ماحول اور حالات (کیفیاتی، نفسیاتی) کے مطابق خمیر یا تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بخار چڑھنے لگتا ہے۔

بخاروں کی اقسام

چونکہ بدن انسان میں تین فعلی و حیاتی مفرد اعضا ہیں اس لئے ہر مفرد عضو کی مناسبت سے ایک ایک قسم کا بخار چڑھتا ہے جسے قانون مفرد اعضا اعصابی بخار، غدی بخار، عضلاتی بخار کے نام دیتا ہے اور بخاروں کی تعداد تین تسلیم کرتا ہے۔

مادوں کی حالتیں

ہم کائنات میں جو کچھ بھی نظر آتا ہے وہ مادہ ہی ہے جو تین حالتوں میں نظر آتا ہے مثلاً پانی کبھی بخارات یا گیس کی شکل میں نظر آتا ہے کبھی سیال حالت میں نظر آتا ہے کبھی برف کی ٹھوس شکل میں نظر آتا ہے۔

بالکل یہی صورت بدن انسان کے اخلاط کی ہے جب یہ گیس کی صورت میں ہوتے ہیں تو روح کہلاتے ہیں۔ جب سیال حالت میں نظر آتے ہیں اخلاط کہلاتے ہیں۔ جب اخلاط کسی حصہ جسم میں رک جاتے ہیں اور جم جاتے ہیں

کہیں اعضا میں صلابت آجاتی ہے کہیں پتھریوں کی شکل تحجر مفاصل (جوڑوں کا پتھرا جانا یا جوڑوں میں پتھر جمع ہو جانا) کہیں اجتماع مواد سے اماس و تمّوج پیدا کر رہے ہیں۔ یہ اشکال مفرد اعضا کے فاضل مواد کے رکنے کی مختلف ٹھوس حالتیں ہیں۔

خمیر یا تعفن اخلاط کی کن اشکال میں واقع ہوتا ہے

قارئین خمیر یا تعفن اخلاط کی تینوں حالتوں میں واقع ہو جایا کرتا ہے۔

بخار قائم رہنے کا عرصہ

بخار قائم رہنے کا عرصہ مادہ کی مقدار پر منحصر ہے جتنا مادہ لطیف ہو گا وہ جلد متعفن ہو گا اور جلد ختم (اخراج پا جائے گا) ہو جائے گا۔ اس سے پیدا ہونے والا بخار جلد ختم ہو جائے گا۔ جیسے ایک روزہ بخار۔

یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ جب مادہ روح یا گیس کی شکل میں ہوتا ہے تو وہ جلد کیفیات میں تبدیل ہونے کے قابل ہوتا ہے۔ یا کیفیات یا نفسیاتی جذبات سے جلد متاثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے بخاروں کی لطیف اقسام کیفیاتی نفسیاتی اور روحانی کہلاتی ہیں۔ چونکہ یہ حالتیں بدن انسان میں آنا فاناً واقع ہوتی ہیں اس لئے ان سے پیدا ہونے والے بخار چند منٹوں سے لیکر چند گھنٹوں تک ہی قائم رہتے ہیں۔

اخلاط یا سیال مادوں کے بخاروں کی مدت

جب اخلاط سیال حالت میں کسی حصہ جسم میں رک کر متعفن ہوتے ہیں۔ تو یہ آہستہ آہستہ تحلیل ہو کر خارج ہوتے ہیں۔ لہذا اخلاط کے تعفن کے بخار مسلسل اور کئی دن تک قائم رہتے ہیں۔ ایسے بخار اس وقت تک قائم رہتے ہیں جب تک متعفن مادہ فوری بیماری خسرہ اور چیچک کی صورت میں لگ کر خارج نہیں ہو جاتا۔ اگر مادہ متعفنہ مقدار میں زیادہ ہو اور مریض کمزور ہو تو ایسا مریض اکثر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے

اخلاط کے جم جانے یا جسم کے کسی حصہ میں لستہ ہونے کے بخار

جب بدن انسان کے کسی حصہ میں اخلاط رک جائیں اور ٹھوس لستہ اختیار کر جائیں تو نہ ان میں جلد تعفن پیدا ہوتا ہے اور نہ سیال حالت میں آ کر بغیر اخراج پاتے ہیں۔ لہذا جس مقام پر یہ اخلاط رکتے اور لستہ صورت اختیار کرتے ہیں وہاں کے اعضا کو کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہاں پر سوزش ورم اور زخم وغیرہ کر دیتے ہیں ایسے مادوں سے پیدا ہونے والے بخار تپ دق یا سلی بخار کہلاتے ہیں۔ اور یہ ہفتوں مہینوں اور سالوں تک قائم رہتے ہیں۔ چونکہ تینوں اخلاط بدن کے کسی حصہ جسم میں جمع ہو کر جم یا ٹھوس صورت اختیار کر سکتے ہیں لہذا قانون مفرد اعضا تین قسم کے تپ دق تسلیم کرتا ہے

ایک اہم سوال

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ چھوت دار بخار یا متعدی بخار اور جراثیمی بخار مندرجہ بالا روحی بخار، خلطی یا متعفنی بخار اور سلی بخاروں سے الگ اقسام کے بخار ہیں؟ ان میں کیا بنیادی فرق ہے؟

جواب: قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جب تک کسی نہ کسی مفرد حیاتی عضو میں خرابی واقع نہ ہو اس وقت تک نہ بدن کے کسی حصہ میں کسی قسم کا مواد رکتا ہے نہ بدن میں کہیں تعفن پیدا ہوتا ہے۔ نہ کسی قسم کا بخار ہوتا ہے۔

بدقسمتی سے جب کوئی عضو کمزور یا سست ہو جاتا ہے تو اس کے فضلات بدن میں رکنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے ان فضلات میں خمیر تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو ایک قسم کا زہر بن جاتا ہے۔ تعفن اور خمیر کے فوراً بعد اس میں جراثیم پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ بدن کے جس حصہ میں متعفن مواد رکا ہوتا ہے یا جس راستے خارج پاتا ہے اس مواد کو اگر خوردبین سے دیکھا جاتا ہے۔ تو مخصوص قسم کے جراثیم نظر آتے ہیں۔

یہ متعفنی زہر یا مواد یا اس میں پائے جانے والے جراثیم جب کسی تندرست انسان کو لگ جاتے ہیں یا کسی طریقے سے بدن میں داخل ہو جاتے ہیں تو اس تندرست شخص کو بھی بیمار کر دیتے ہیں۔ یا بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں

چونکہ پہلے ایک تندرست شخص کے کسی حیاتی مفرد عضو میں سستی یا کمزوری آئی ہے پھر اس کے اخراج پانے والے فضلات رکے تھے پھر ان فضلات میں خمیر اور تعفن ہوا تھا۔ اور آخر میں اس متعفن مادہ میں جراثیم پیدا ہوئے تھے۔

پھر جب یہ جراثیمی متعفن مادہ کسی تندرست شخص کے بدن میں چھوت کی صورت میں داخل ہوا تو وہ تندرست شخص بخار میں مبتلا ہو گیا تھا۔ وہ تندرست شخص اس لئے بخار میں مبتلا ہوا کیونکہ بیمار شخص کے متعفن جراثیمی زہریلے مواد نے تندرست شخص کے اسی مفرد حیاتی عضو کو کمزور کر دیا جو پہلے بیمار شخص کا حیاتی مفرد عضو کمزور تھا۔

مندرجہ بالا حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت میں روحی بخار، خلطی یا متعفن بخار اور سلی بخاروں کے زہریلے مواد اور ان میں پیدا شدہ جراثیم کسی طریقہ سے تندرست شخص کے بدن میں داخل ہوتے ہیں تو اس تندرست کو بھی بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

لہٰذا یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ چھوت دار بخار یا جراثیمی بخاروں کی کوئی الگ حقیقت نہیں۔ بلکہ یہ بھی حقیقت میں خلطی اور متعفن بخار ہی ہیں۔

یاد رکھیں

جراثیم ایک قسم کی زہر ہی ہیں جو ایک قسم کے متعفن مادہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں ان جراثیموں کا مزاج وہی ہوتا ہے جو متعفن مادہ کا مزاج ہوتا ہے۔

مثلاً اگر بلغمی رطوبات رک کر متعفن ہو جائیں اور ان میں جراثیم پیدا ہو جائیں تو ان جراثیم کا مزاج بھی تر سرد ہوگا۔ کیونکہ بلغمی رطوبات کا مزاج بھی تر سرد

ہوتا ہے اس لئے جراثیمی بخاروں کی الگ کوئی حقیقت نہیں ہے۔

قارئین

پھر ذہن نشین کر لیں کہ یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ جب تک مفرد اعضاء میں خرابی واقع نہ ہو نہ کہیں امتلاء ہوتا ہے اور نہ عفونت پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ ہی ہم اس حالت جسم کو مرض میں شمار کرتے ہیں۔ اس لئے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ چھوت یا جراثیم کا ہونا اور نہ ہونا کسی صورت میں نہ مرض کہلا سکتا ہے اور نہ مرض پر دلالت کر سکتا ہے۔

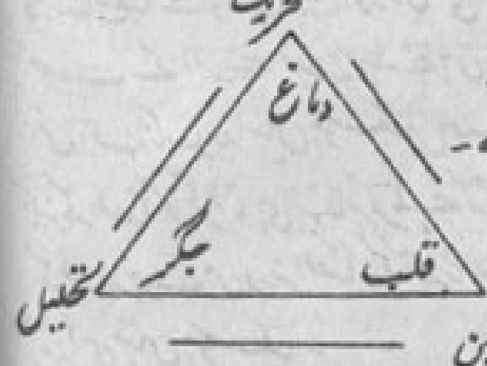
انسانی جسم میں سینکڑوں اقسام کے جراثیم ہوتے ہیں جیسے انسان ہر وقت کیفیات و نفسیات اور مادی فعلی ماحول میں گھرا ہوا ہے جو خود ہی طبیعت کے اثر سے مفید بن جاتے ہیں۔ یا تباہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن امراض اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتیں جب تک کسی عضو میں خرابی واقع نہ ہو کیونکہ اعضاء کا بگڑتا ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ جسم بیمار ہے اور اس کے افعال بھی بگڑے ہوئے ہیں ورنہ اعضاء کے تندرست رہنے سے کبھی امراض کا تصور پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا علاج الامراض میں نہ چھوت کو اہمیت دیں نہ جراثیموں کے پیچھے بندوقیں اٹھائے پھریں۔ بلکہ مسکن کمزور اور بیمار مفرد اعضاء کی خرابی کو دور کریں یعنی انہیں تحریک و تیزی میں لے آئیں۔ تاکہ وہ نہ صرف رکے ہوئے فضلات و جراثیم کو خارج از بدن کر دیں جونہی متعفن فضلات اور جراثیم خارج از بدن ہوں گے فوراً تمام قسم غیر طبعی تکالیف اور علامات ختم ہو جائیں گی یہی صحیح اور مستقل علاج ہوگا۔

قانون مفرد اعضا میں علاج امراض کا طریقہ کار

قانون مفرد اعضا میں امراض کی حقیقت کسی نہ کسی حیاتی مفرد اعضا کے بگاڑ کو تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جب ایک مفرد حیاتی عضو کے فعل میں تیزی اور تحریک ہوگی اور اس کے بعد والے مفرد عضو میں تسکین اور اس کے بعد والے عضو میں تحلیل ہوگی۔

مثلاً جب دماغ و اعصاب میں تیزی و تحریک ہوگی تو جسم میں بلغم و رطوبت اور کف بڑھ جاتا ہے۔



اس کا کیمیاوی ساکن اثر عضلات و قلب کی طرف جاتا ہے۔ علاج کی صورت میں ہم قلب و عضلات کو تیز کر دیتے ہیں۔

جب عضلات میں تیزی و تحریک ہوتی ہے تو بدن میں سودا اور ریاح اور ردوات بڑھ جاتا ہے اس کا کیمیاوی ساکن اثر غدد و جگر کی طرف ہوتا ہے۔ علاج کی صورت میں ہم غدد و جگر کے فعل کو تیز کر دیتے ہیں۔

جب غدد میں تیزی و تحریک ہوتی ہے تو بدن میں صفرا و حرارت اور پت بڑھ جاتا ہے جس کا کیمیاوی ساکن اثر اعصاب کی طرف جاتا ہے علاج

کی صورت میں ہم دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ یہ اعمال یعنی عمل مشینی و کیمیاوی، عمل و رد عمل اور مرض و شفا کی صورتیں فطری طور پر قائم رہتی ہیں۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ فطرت کبھی نہیں بدلتی کیونکہ وہ سنت اللہ ہے اور قدرت کے قبضے میں ہے۔

امراض اور بخاروں کے متعلق بے شمار حقائق موجود ہیں۔ میں نے بخاروں کے متعلق مختصر طور پر ضروری حقائق درج کر دیئے ہیں باقی کو طوالت کے خوف سے نظر انداز کر دیا ہے۔

اب مشہور و معروف بخاروں کی تشریح و توضیح اور ان کے علاج درج کر رہا ہوں۔

ایک اہم سوال

جناب حکیم صاحب ہمیں آپ کی بخاروں کی ماہیت حقیقت تو سمجھ آگئی کہ جب تک کسی نہ کسی سبب سے کسی مفرد حیاتی عضو میں خرابی واقع نہ ہو اس وقت تک کسی قسم کا کوئی بخار ہو نہیں سکتا یہاں ہمارے ذہن میں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی مفرد عضو کو کمزور یا بیمار کرنے کا سبب بدن کے اندر ہی تیار ہوتا ہے جیسے فاسد مادوں کا رکنا یا اخلاط کا رک کر بخار پیدا ہو جاتا ہے اور سبب سے بخار پیدا ہو سکتا ہے۔

جواب: جی ہاں جسم انسان پر بعض اسباب باہر سے وارد ہو کر مفرد اعضاء میں خرابی کر سکتے ہیں جو انسان کو بیماری اور تکلیف میں مبتلا کر سکتے ہیں۔

مثلاً گرمی سردی لگنا، کسی منظر یا شے کو دیکھ کر گھبرا جانا یا خوف میں مبتلا ہو جانا اور بخار چڑھ جانا۔ سن سٹروک (گرمی لگنا) اسے حمی شمسی بھی کہتے ہیں۔ غصے کا بخار، مچھر کاٹنے کا بخار، چوہے کاٹنے کا بخار، گندی اور متعفن فضا میں سانس لینے کا بخار، باہر سے کسی زہر یا متعفن مادہ اور جراثیم کے داخل ہونے کا بخار

یاد رکھیں

اسباب باہر سے وارد ہوں یا فاسد مادوں کے بدن میں رکنے اور متعفن ہونے سے جب تک مفرد اعضاء میں بگاڑ پیدا نہیں ہوگا کسی قسم کا نہ کوئی بخار پیدا ہوگا نہ کسی حیاتی عضو میں ضعف یا کمزوری پیدا ہوگی۔

اہم تاکید

قارئین استاد محترم حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی نے تحقیقات حمیات میں بخاروں کی حقیقت و ماہیت، اسباب اور علاج پر مدلل لکھا ہے۔ تفصیل وہاں سے پڑھ لیں یہاں میں چند بخاروں کی مختصر تشریح اور موثر علاج تحریر کر رہا ہوں۔

امید ہے آپ سے مستفید ہو کر خلق خدا کو مستفید کریں گے۔

موسمی بخار یا ملیریا بخار

موسمی بخار جسے عرف عام میں ملیریا بخار کہا جاتا ہے اس کی ماہیت حقیقت پر طبی محققین مسلسل تحقیقات کر رہے ہیں آج کل ماڈرن میڈیکل سائنس کی تحقیقات سر فہرست ہیں میڈیکل سائنس کی تحقیقات کے مطابق ملیریا بخار انافلیس نامی مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے اور اس مچھر کی شناخت بھی بتائی ہے اس کے پروں پر چتکبرے سفید بھورے رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ اور جب یہ کسی دیوار یا ہموار جگہ پر بیٹھتا ہے تو ایسا دکھائی دیتا ہے گویا سر کے بل کھڑا ہے

ملیریا کے مچھر کا مقام پیدائش اور رہائش

اس قسم کے مچھر قدرتی طور پر بند پانی میں بودوباش کرتے ہیں مثلاً جھیل تالاب، حوض یا بند نالے میں جہاں گھاس وغیرہ اگا ہوا ہو۔ چنانچہ بنگال، سندر بن نیپال کی ترائی اور ایسے نشیبی مقامات جہاں بارش کا پانی جمع ہو کر کھڑا ہو گیا ہو جاتا ہے یا دریا کے چڑھاؤ کے وقت پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔

اس قسم کے مچھر زیادہ تر اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب برسات کے بعد جھیلیں اور تالاب وغیرہ خشک ہونے لگتے ہیں یا جب زمین کو

پہلی بار پانی دیکر کاشت کے لئے تیار کیا جاتا ہے یا نئی نہر کھودی جاتی ہے یا سڑک نکالی جاتی ہے یا جنگل کاٹ کر زمین آباد کی جاتی ہے جس سال شدت کی گرمی پڑے اور برسات بھی زور کی ہو تو برسات کے بعد یہ مچھر بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور ان کے کاٹنے کا اثر بھی بہت تیز ہوتا ہے۔

مچھر کے علاوہ ملیریا بخار کے اسباب

بعض نکل سائنسدانوں نے ملیریا بخار کے کچھ اور بھی اسباب بتائے ہیں۔ اگرچہ ملیریا کا اصل سبب تو وہی کرم ہے جسے انا فلیس مچھر کہتے ہیں۔ لیکن اور بھی کئی اسباب سے ملیریا کی پیدائش ہوتی ہے

مثلاً ملیریا بخار زیادہ تر گرم ممالک میں ہوتا ہے سرد ممالک میں کم اسی طرح نیچے اور گہرے مقاموں میں زیادہ ہوتا ہے لیکن بلند مقامات پر جہاں گرمی بھی کم ہوتی ہے عموماً پانچ ہزار فٹ اونچے پہاڑوں پر ملیریا بخار نہیں ہوتا اور نہ ملیریا کا مچھر نشوونما پاتا ہے۔

ملیریا بخار کے متعلق حکیم انقلاب کے استدلال

حکیم انقلاب اپنی شہرہ آفاق کتاب تحقیقات حمیات میں فرماتے ہیں۔

ملیریا کوئی بخار نہیں ہے

تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہماری اس تحقیق کو بھی اہل علم اور صاحب فن حکما اور اطبا قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے کہ ملیریا کوئی بخار نہیں۔ فرنگی طب کی رو سے ملیریا کی سب سے بڑی علامت جگر اور طحال کا پھول جانا ہے۔ اس یقینی علامت کی رو سے ملیریا بخار طب یونان کے غب غیر خالص کی صورت ہے جو کبھی نوبتی ہوتا ہے کبھی لازمی جو نظریہ مفرد اعضا کے تحت تسکین غدی ہے لیکن اگر ملیریا کی تمام اقسام کو دیکھا جائے تو اس میں انہوں نے بلغمی، دموی اور سوداوی بخار بھی شامل کر لئے ہیں۔ ان کی تحقیق میں ہر قسم کے بخار چاہے اعصابی ہوں غدی و عضلاتی سب ملیریا ہیں البتہ ٹائیفائیڈ اور ٹی بی کو وہ اس سے جدا کرتے ہیں۔ ان کی اس غلط تحقیق سے ثابت ہوا کہ ملیریا دراصل کوئی بخار نہیں ہے اگر ہماری یہ تحقیق غلط ہو تو ہم چیلنج کرتے ہیں۔ کوئی فرنگی ڈاکٹر یہ ثابت کر دے کہ ملیریا کا تعلق کسی خاص عضو سے ہے تو ہم ان کی تحقیقات میں باقی اعضا کی خرابیوں سے ملیریا ثابت کر دیں گے یا وہ اس امر سے انکار کریں کہ ملیریا کا خاص تعلق جگر و طحال سے نہیں ہے وہ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کر سکتے کیونکہ ملیریا کی بڑی علامت ہی یہ ہے کہ جگر اور طحال کا فعل بگڑ جاتا ہے ملیریا اگر کوئی بخار تطبیق ہو سکتا ہے تو وہ غب غیر خالص ہے جس کو ہم تسکین غدی کہتے ہیں۔

حکیم انقلاب ملیریا کے اسباب یوں بیان کرتے ہیں

ماکولات و مشروبات اور متعفن ہوا کبھی اسباب بادیہ بھی جب مستقل ہو جائیں۔ بیرونی فضائی اور موسمی تغیرات سے زمین اور درختوں میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے جو دائمی صورت اختیار کر لیتا ہے منتعفن فضا میں خمیر پیدا ہو جاتا ہے قوت مدبرہ عالم جہاں پر بھی مواد دیکھتی ہے اس میں خمیرہ و تعفن پیدا کر دیتی ہے جس میں جاندار مکھی اور مچھر پیدا ہو جاتے ہیں تاکہ متعفن مواد کو کھا کر ختم کر دیں۔

اسی طرح جسم انسانی کے مواد میں بھی اجرام لطیفہ یعنی جراثیم بھی اس مواد کے تعفن کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں۔ کہ جراثیم ہی اندر داخل ہو کر یہ تعفن پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کے بغیر بھی رکا ہوا مواد متعفن ہو سکتا ہے جیسے باہر خود بخود ہو جاتا ہے۔ البتہ مکھی مچھر وغیرہ جو خود زہریلے تعفن کی پیداوار ہیں جب انسانوں بلکہ حیوانوں کو کاٹتے ہیں تو ان کا زہر بھی اندر جا کر جگر کے فعل میں تسکین اور تعفن پیدا کر دیتا ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ یہ بخار اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک جگر کے فعل میں تسکین سے خرابی واقع نہ ہو۔

علامات ملیریائی بخاروں میں سب سے بڑی علامت گرمی کے ساتھ خشکی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ صفرا کی کمی اور اس کا اخراج

بند ہوتا ہے کیونکہ غدی تسکین ہوتی ہے اس لئے ملیریا بخار دو صورتوں میں وارد ہوتا ہے اول عضلاتی اعصابی (خشکی سردی) دوم عضلاتی غدی (خشکی گرمی) چونکہ ان بخاروں میں ریاح کی زیادتی ہوتی ہے اس لئے ایسے بخار اکثر خزاں میں زیادہ ہوتا ہے بخار کی ابتدا بھی لرزہ سے ہوتی ہے۔

جب تیسرے روز باری آتی ہے اس وقت لرزہ شدید ہوتا ہے یہ لرزہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ طبیعت مدبرہ بدن کا رجوع اکثر غدد کے تعفن کی طرف ہوتا ہے جس سے بیرونی حصہ جسم سرد ہو جاتا ہے بہ شدید سردی محسوس ہوتی ہے پیاس کے ساتھ اکثر بھوک زیادہ ہوتی ہے۔ چہرہ اترا ہوا منہ زبان گلا اور ہونٹ خشک سخت قبض قارورہ سرخ زردی مائل ہوتا ہے

یہ بخار اکثر ایسے لوگوں کو ہوا کرتا ہے جن کو بے حد خشکی اور دائمی قبض رہتی ہے جسم میں حرارت کی زیادتی اور صفرا کی کثرت ہونے لگتی ہے۔

اس سے پہلے پھریری اور سوئی کی سی چبھن محسوس ہوتی ہے اس کے بعد سردی لگنی شروع ہو جاتی ہے اور شدید لرزہ شروع ہو جاتا ہے جو دوسرے بخاروں کے لرزہ سے قوی ہوتا ہے جب یہ بخار اترتا ہے تو خوب پسینہ آتا ہے جس سے بخار اتر جاتا ہے۔

علاج

مفرد اعضا کی تحریکات اور افعال سمجھیں چونکہ غدی تسکین ہوتی ہے اس

سلئے عضلات کی تحریک اور اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے اس لئے وہ اغذیہ اور تدابیر بھی اس کے مطابق اختیار کریں یعنی اگر تحریک عضلاتی اعصابی ہو تو اس کو عضلاتی غدی کر دیں تاکہ جلد حرارت پیدا ہو اور صفرا بن کر تعفن فساد اور جراثیم وغیرہ کو ہلاک کر دے

اگر تحریک عضلاتی غدی ہو تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی کر دیں تاکہ اعصاب میں تحریک شروع ہو کر حرارت اور صفرا کا بھی اخراج پیدائش کے ساتھ جاری ہو جائے ۔

اول صورت محرکات عضلاتی غدی شدید ضرورت کے مطابق میں مسہل دیں ۔ اس سلسلہ میں حرارت کی پیدائش کم ہو یا صفرا کی پیدائش جلد بڑھانی ہو اور تعفن کو جلد تکمیل تک پہنچانا ہو تو اکسیر غدی عضلاتی بھی دے سکتے ہیں ۔

اسی طرح دوسری صورت میں محرک غدی اعصابی اور ضرورت کے مطابق غدی اعصابی اکسیر بھی دے سکتے ہیں آرام آنے کی صورت میں ان کے مقویات بھی دے سکتے ہیں ۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہے ۔

موسمی بخار یعنی جاڑا یا ملیریا بخار کے لئے یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں ۔ چونکہ تسکین غدد سے جاڑا یا بخار ہوتا ہے اس لئے ایسے نسخہ جات مفید ہوتے ہیں جن سے غدد جگر میں تیزی اور تحریک پیدا ہوتی ہے ۔

ھوالشافی کالا مرچ ۔ کلونجی ۔ چرائتہ ۔ افسنتین ہر ایک ہم وزن ۔ سب کو پیس کر محفوظ کر لیں ۔

مقدار خوراک نصف سے ایک ماشہ

موقع استعمال ایک ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن دیسی جس دن بخار کی باری ہو بخار چڑھنے سے تقریباً ۲ / ۴ گھنٹے پہلے ۲ ، ۲ گھنٹے کے وقفہ سے ۲ خوراک دینی چاہیے تاکہ بخار نہ چڑھے ۔

ھوالشافی اجوائن دیسی ۔ سہاگہ ۔ ست گلو ہم وزن ۔ ایک ایک ماشہ دن میں ۴ بار اگر بخار باری سے آتا ہو تو باری سے پہلے دگنی مقدار میں ۲ / ۲ گھنٹے بعد کھائیں (غدی عضلاتی ہے)

ھوالشافی نوشادر سہاگہ پھٹکڑی آک کا دودھ ہم وزن ۔ افعال و اثرات غدی اعصابی ہے

مقدار خوراک : ۲ رتی سے ۴ رتی دن میں تین بار چڑھے ہوئے بخار کو پسینہ لا کر اتارتا ہے اور تعفن ختم کرتا ہے ۔

ھوالشافی گندھک ۔ میگنیشیا (سالٹ) نوشادر ۔ کونین سلفیٹ ۔ تیزاب گندھک ۵ گرام ۱۰ گرام ۳ گرام ۲۰ قطرے

پانی ایک بوتل سب سے پہلے کونین سلفیٹ کو گندھک تیزاب میں ملائیں پھر سب کو پانی میں ملا کر خوب ہلائیں کہ سب حل ہو جائیں ۔

مقدار خوراک : ۲۰ گرام تین بار دن میں پلائیں ۔

قارئین

موسمی بخار جو سردی اور باری سے آیا کرتے ہیں، وہ سب کے سب تسکین غدد کے بخار ہوتے ہیں۔ مادہ کی کمی بیشی کے تحت روزانہ یا باری سے آیا کرتے ہیں جو بخار دو تین دن بعد آتا ہے یا ۵، ٦ دن بعد باری سے اور وقت مقررہ پر آتا ہے وہ موسمی بخار ہی ہے جتنا مادہ کم ہوتا ہے وہ دیر سے جمع ہوتا ہے اور اس کی باری بھی دیر سے آیا کرتی ہے۔ لہذا باری کے بخاروں کا علاج ہمیشہ تسکین غدد سمجھ کر تحریک غدد کی غذا دوا سے علاج کریں بخار کے وقفہ میں بھی دوا دیتے رہیں تاکہ مادہ متعفنہ جمع ہی نہ ہو۔ اور مستقل بخار کا علاج ہو جائے۔

عفونتی یا خلطی بخار

اس قسم کے بخار اخلاط کے خون میں متعفن ہو جانے یا اعضا میں کہیں رک کر متعفن ہو جانے سے ہوا کرتے ہیں جسے طبی زبان میں خلطی بخار یا عفونتی بخار بھی کہتے ہیں اور عربی میں تعفن الدم کہتے ہیں جب اخلاط بدن کی خلاؤں میں رک کر متعفن ہوتے ہیں تو پہلے وہاں سوزش پھر ورم اور آخر میں ماؤف عضو میں پیپ پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسے مریض شروع سے ہی ہر وقت رہنے والے بخار میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یعنی لازمی بخار میں مبتلا رہتے ہیں۔

قضیب اور اس میں ہونے والی علامات

قضیب کے جسم میں خرابی سے کئی غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جن میں کجی، استرخا قضیب، سوزش ورم درد وغیرہ شامل ہیں لہذا ان علامات کی تشریح سے پہلے بہتر یہ ہے کہ قضیب کی بناوٹ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

قضیب کی بناوٹ

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان کا جسم چار قسم کے مفرد اعضا (انسجہ ٹشوز) سے بنا ہوا ہے۔

۱۔ انسجہ اعصابی ۔ ۲۔ عضلاتی انسجہ ۳۔ قشری انسجہ ۴۔ الحاقی انسجہ۔ یہ چاروں انسجہ (ٹشوز) چار مفرد اعضا کہلاتے ہیں ہم یہ حقیقت ثابت کر چکے ہیں کہ جب اخلاط مجسم ہوتے ہیں تو یہی مفرد اعضا بنتے ہیں ان کی عام طور ترتیب یہ ہوتی ہے کہ اعصابی انسجہ باہر کی طرف۔ قشری انسجہ (غدی) اندر کی طرف عضلاتی انسجہ سب سے اندر ہوتا ہے اور الحاقی انسجہ ان تمام انسجوں کے درمیان بھرتی ہوتی ہے جس کا مقصد تمام انسجہ کو آپس میں ملانا اور باندھنا ہے۔ ان کے افعال کی صورت یہ ہے کہ اعصاب جسم میں حس اور رطوبت پیدا کرتے ہیں عضلات جسم میں حرکات اور خشکی قائم رکھتے ہیں۔ غدد و غشا جسم میں حرارت اور تحلیل کا عمل جاری رکھتے ہیں

جو بوقت ضرورت نالیوں کے ذریعے خون کی صفائی یا تکمیل کرتے رہتے ہیں۔

یہی ترکیب و ترتیب اور بناوٹ عضو مخصوص (قضیب) کی بھی ہے۔ البتہ یہاں پر اعصاب کی کثرت عضلات میں نزاکت اور غدد میں لذت کی تیزی ہوتی ہے یہاں پر عضلات کی بناوٹ اس طرح سے ہوتی ہے کہ قضیب کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے کی طرف آپس میں ملے ہوئے ہیں اور ضرورت کے وقت پھیلتے اور سکڑتے ہیں۔ اس لئے کہ عضلات کی بناوٹ اسفنج نما ہوتی ہے جب ان میں روح اور خون بھرتی ہے تو وہ پھیل جاتے ہیں۔ اور جسم تن جاتا ہے۔ جب ان کا اخراج ہوتا ہے تو وہ سکڑ جاتے ہیں۔

فلاسفی انتشار

جب جنسی حظ اندرونی یا بیرونی طور پر پیدا ہوتا ہے یعنی ذہنی یا جنسی کسی صورت میں بھی اثر انداز ہوتا ہے تو اول اول اعصاب میں لہر سی دوڑ جاتی ہے جس کے ردعمل سے عضلات میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور دل کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ دل تیز ہو کر عضو خاص کی طرف خون روانہ کرتا ہے جس کے ساتھ روح اور حرارت وہاں پر بڑھ جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت جب عضلات میں تحریک پیدا ہوتی ہے تو رطوبات غدد کی طرف روانہ ہو جاتی ہے اور حرارت اعصاب کی طرف

جا کر وہاں جو تیز لہر دوڑاتی ہے وہ اعصاب تحلیل کر کے اس کو اعتدال پر لاتی ہے۔ اس کے برعکس عضلات کی تیزی سے چونکہ غدد میں سکون ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں رطوبت کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ یعنی خزانہ منی سے مادہ منویہ کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔

چونکہ عضلات کی تیزی سے قضیب کی طرف دوران خون زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے وہ اپنی لمبائی اور چوڑائی میں بڑھنا اور پھیلنا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے اندازے کے مطابق شدت سے تن جاتا ہے اس صورت میں اوپر نیچے اور دائیں بائیں عضلات اپنی جگہ کھینچ کر قضیب کو انتشار کی حالت میں کھڑا کر دیتے ہیں یہی انتشار کی حقیقت و ماہیت ہے

قضیب کے افعال

قدرت الٰہی نے قضیب کو دو بڑے کام سونپے ہیں۔ ۱۔ نسل انسانی قائم رکھنے کے لئے منی کو رحم تک پہنچانا۔

۲۔ مرد و عورت کی نفسانی خواہشات کو اپنی حرکات سے پایہ تکمیل تک پہنچانا تاکہ ان میں ایک دوسرے سے تسکین پیدا ہوتی رہتی ہے اور محبت قائم رہے۔

اول صورت میں قضیب کے استعمال سے کسی قسم کا نقص پیدا نہیں ہوتا دوسری صورت میں چونکہ نفسانی خواہشات سب کی ایک جیسی نہیں ہوتی دوسرے نفس چونکہ ہمیشہ لذت و مسرت چاہتا ہے اس لئے نوجوان جوڑے

وقت بے وقت فعل جماع میں مشغول رہتے ہیں چونکہ فعل جماع میں قضیب کی حرکات ضروری ہیں اس لئے کثرتِ جماع کی صورت میں قضیب کے اپنے جسم میں کئی قسم کی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن میں سب سے اہم قضیب کی کجی ہے۔

کجی کی ماہیت

کثرت رگڑ یا چوٹ یا زخم سے جب قضیب کے انسجہ خصوصاً عضلاتی انسجہ خراب ہو جاتے ہیں تو وہاں پر رطوبات و خون اور روح و حرارت کا اجتماع مشکل ہو جاتا ہے اور جس طرف کے عضلات درست ہونے ہیں اس طرف انتشار کے وقت تیزی جھکاؤ اور ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

جس قدر انسجہ زیادہ خراب ہوگا اسی قدر کجی زیادہ ہوگی۔

یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ دائیں طرف عضلات کا اثر ہے اس لئے جب قضیب بائیں طرف ٹیڑھا ہو تو عضلاتی کجی تصور کریں اس کے برعکس اگر قضیب دائیں طرف ٹیڑھا ہو تو غدی کجی ہوگی اگر عضوِ تناسل کا دباؤ نیچے کی طرف ہو تو اعصاب میں تیزی تصور کریں۔

پھر یاد کر لیں کہ اگر احساس میں کمی آجائے تو عصبی انسجہ میں بگاڑ ہے اگر انتشار میں خرابی ہے تو عضلاتی انسجہ میں نقص ہے اگر حرارت و خون اور رطوبت و روح کے جوش میں کمی ہے تو غدد و غشا کی خرابی ہے یہی کجی کی خرابی ہے۔ بار بار پڑھیں اور ذہن نشین کر لیں۔

کجی کے اسباب

کجی کا اصل سبب تو کثرتِ جماع ہے اس کے علاوہ جلق، اغلام بازی، سوزاک، آتشک، ضرب، زخم وغیرہ اسباب ہوتے ہیں۔

علاج

یاد رکھیں سب سے مشکل علاج وہ ہے جب کسی عضو میں تحلیل و ضعف پیدا ہو جائے۔ جیسے فالج، لقوہ اور استرخا لیکن تحلیل و ضعف سے بڑھ کر وہ امراض ہیں جن میں مفرد اعضاء (انسجہ) کے خلیات برباد یا ختم ہو جائیں۔ انہی امراض میں کجی و سرطان اور فساد خلیات ہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ امراض ناقابل علاج ہیں۔ مندرجہ بالا تمام امراض اور انہی اقسام کے دیگر امراض قابل علاج ہیں۔ البتہ مشکل ترین اور پیچیدہ ضرور ہیں اور معالج کی انتہائی توجہ چاہتے ہیں۔ بلکہ مریض کے لواحقین کو بھی کوشش کرنی چاہیے۔

کجی میں چونکہ مفرد اعضاء (انسجہ) کے خلیات برباد و ضائع اور ختم ہو جاتے ہیں اس کے لئے وہاں مفرد اعضاء کے خلیات کو پھر پیدا کیا جائے اور زندہ کیا جائے۔ قانونِ فطرت یہ ہے کہ یہ خلیات پیدا اور زندہ ہو جاتے ہیں جس کی مثال

وہ گوشت ہے جو جسم کے کسی حصہ سے کٹ جاتا ہے یا ضائع ہو جاتا ہے لیکن وہ پھر پیدا ہو جاتا ہے۔ بہر حال کبھی قابل علاج ہے۔

اصولِ علاج

جب آپ کے پاس جنسی مریض آئے خصوصاً جلق اغلام اور کثرت مباشرت کا تو اول ایسے مریض کی نبض اور قارورہ دیکھیں اور معلوم کریں کہ تحریک کہاں ہے جس مفرد عضو میں تحریک ہو اس کے افعال کو دیکھیں کہ وہ کہاں تک صحیح کام کر رہے ہیں اگر تحریک کے مفرد اعضا پورے طور پر کام نہ کر رہے ہوں تو اول انہیں کو تیز کر کے ان کے افعال کو مکمل کریں یعنی اعصاب ہیں تو ان میں تیزی سے رطوبت پیدا کر دیں اگر عضلات ہوں تو ان میں تیزی سے دوران خون تیز بلکہ بخار پیدا ہو جائے۔ اور اگر غدد میں تیزی ہو تو جسم میں حرارت اور صفرا کی زیادتی کر دیں۔

مفرد عضو تحریک سے لیکر مسہل تک کام کرنا شروع کر دے جب کوئی مفرد عضو اپنے فعل میں تیز ہو گا تو یقیناً اس کا اثر دوسرے اعضا پر پڑے گا۔ تاکہ وہ پورے طور پر افعال انجام دے سکے۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ دوران خون صحیح ہو کر حرارت، روح اور رطوبت تمام جسم میں خصوصاً ضرورت کے مطابق دوڑنے اور پہنچنے لگیں گی۔ اس طرح ایک طرف نیا خون اور کیمیائی اجزا بننے شروع ہو جائیں گے دوسری طرف مفرد اعضا کے نئے خلیات بننا شروع ہو جائیں گے بلکہ جو خلیات کمزور مثل مردہ ہو چکے ہوں گے ان میں بھی

قوت و طاقت آ کر نئی زندگی کی لہریں دوڑنے لگیں گی۔

یاد رکھیں خلیات کی بناوٹ و پیدائش اور زندگی میں اچھا خاصا وقت لگتا ہے اس لئے مستقل مزاجی علاج کرنا چاہیے۔ یقیناً آرام آ جاتا ہے۔

غذا

مریض کو غذا اس کی تحریک کے مطابق دیں لیکن وقت کی پابندی کرائیں شدید بھوک کو ضرور مدنظر رکھیں چونکہ عام طور پر کچی کا مریض عضلاتی تحریک کا ہی ہوتا ہے جس نے جلق اغلام بازی یا کثرت جماع سے نقصان اٹھا کر لیا ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کو درج ذیل غذا دیں۔

صبح مکھن، مغز بادام چینی حسب ضرورت۔ دودھ پلائیں۔

دوپہر۔ کوئی ساگ، شلغم، مولی، گاجر کا سالن حلوہ ہر قسم۔

شام: دودھ یا چائے میں گھی ملا کر پلائیں۔

دوائی علاج

یاد رکھیں جلق اور اغلام بازی کا مریض ایک ایسی بد عادت میں مبتلا ہوتا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ کثرت جماع و جلق وغیرہ سے پرہیز کرے

اس سے اس کی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی۔

وہ ایسی نصیحتوں پر کچھ بھی دھیان نہیں دے گا وہ لذت اور لطف کے آگے اپنے آپ کو برباد ہی کرتا رہے گا۔ ایسے مریضوں کا علاج اندرونی بیرونی دونوں قسم کی دواؤں سے کرنا چاہیے۔ خاص کر عضو تناسل پر اس قسم کے طلے لگائے جائیں جو عضو مخصوص پر سوزش پیدا کر دیں تاکہ جماع یا جلق کے وقت مریض درد محسوس کرے ایسی دوا تھوڑے تھوڑے وزن میں روزانہ لگائی جائے یا ایک دو دن چھوڑ کر۔ علاج کے دوران اس بات کو مد نظر رکھا جائے کہ سوزش شدید نہ کی جائے تاکہ اس کی تکلیف سے مریض علاج نہ چھوڑ دے۔ جب عضو مخصوص پر سوزش سے معمولی تکلیف قائم رہے۔ بلکہ مریض کے دل میں یہ خوف ہو گا کہ جماع یا جلق کے وقت اسے تکلیف سے دوچار ہونا پڑے گا۔ تو وہ جماع کا بھی نام نہ لے گا۔

اس طرح اس کی یہ عادت جو طبیعت ثانی بن جاتی ہے ختم ہو جائیگی جلق یا جماع کا تصور تک کچھ مدت کے لئے اس کے ذہن سے اتر جائیگا ہاں البتہ اس کو جنسی ماحول سے ذرا دور ہی کر دیا جائے تو بہتر ہے بلکہ ایسے مریض کو کسی دوسرے شہر یا گاؤں میں بھیج کر علاج شروع کیا جائے اس طرح اس کا تمام ماحول بدل جائے گا اگر مریض پڑھا لکھا ہو تو اسے علمی فنی یا مذہبی کتب پڑھنے کے لئے مہیا کی جائیں تاکہ اس کا ذہن دوسری طرف مبذول رہے

طلائے مجلوق

هوالشافی:

شیر عشر	مغز جالگوٹہ	ویزلین
ایک تولہ	۶ ماشہ	۲۰ تولہ

ترکیب تیاری اول جالگوٹہ کو کھرل کریں پھر شیر عشر ملا کر رگڑیں اس کے بعد ویزلین گرم کردہ تھوڑی تھوڑی ڈال کر کھرل کرتے رہیں جب تمام ختم ہو جائے تو بس تیار ہے بوقت ضرورت بصورت طلا دو تین قطرے جتنا لیکر اس طرف لگائیں جس طرف عضو مخصوص مڑا ہوا ہو

تکمید مجلوک

هوالشافی

مرچ سیاہ	ریوند خطائی	خولنجان	زنجبیل	گھی
۶ ماشہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۲ تولہ

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کر کے گھی میں بریاں کریں پھر تھوڑا سا پانی ڈال کر حلوہ سا بنالیں۔ بس تیار ہے

نوٹ: اگر اس نسخہ کو حلوہ بنائے بغیر ۲، ۲ ماشہ کی مقدار میں دن میں چار بار کھلائیں تو بے حد مفید ہے۔

طریقہ استعمال اس حلوہ کو ململ کے کپڑے میں باندھ کر عضو تناسل اور اس کے اردگرد جگہ پر ٹکور کریں۔ یہ عمل روزانہ ایک دوبار ہفتہ بھر کریں۔ انشاء اللہ مکمل آرام آجائے گا۔

اندرونی طور پر قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

عضو تناسل کا پھڑکن

یاد رکھیں کسی عضو کا حرکت کرنا یا پھڑکنا عضلات کا فعل ہے لہذا عضو تناسل کا اختلاج بھی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔

یہاں اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ عضو تناسل اس وقت تک حرکت کے قابل نہیں ہوتا جب تک اس میں خون کی آمد بڑھ نہ جائے۔ جب خون کا دوران بڑھ جاتا ہے عضو مخصوص حرکت کے لئے تیار ہو کر تن جاتا ہے لہذا اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ عضلات کی حرکات ایک ارادی ہوتی ہے اور ایک غیر ارادی حرکات جن پر ہماری مرضی کا دخل ہوتا ہے ارادی عضلات ہی انجام دیتے ہیں جو حرکات غیر ارادی طور پر ہمارے جسم میں ہو رہی ہیں ان کا تعلق غیر ارادی عضلات سے ہے۔

خالق کائنات نے ہمارے جسم کے ہر عضو میں دونوں قسم کے عضلات بنائے ہیں تاکہ دونوں قسم کی حرکات طبعی طور پر ادا ہوتی رہیں۔

عام طور پر جو حرکات عضو مخصوص میں ہوتی ہیں ان پر ہمارا بہت حد تک کنٹرول ہوتا ہے لیکن عضو تناسل کے غیر ارادی عضلات میں شدید تحریک پیدا ہو جاتی ہے تو عضو مخصوص میں حرکات ہونا شروع ہو جاتی ہیں اسے عرف عام میں عضو مخصوص کا پھڑکنا کہتے ہیں اور اطباء قدیم اسے مرض خاقون کا نام دیتے ہیں۔

چونکہ عورت کے رحم میں بھی غیر ارادی عضلات پائے جاتے ہیں اس لئے بعض اوقات ان میں بھی تحریک پیدا ہو کر اختلاج کی صورت ہو جاتی ہے اس لئے یہ بھی کوئی جدا مرض نہیں ہے۔

اصول علاج

قانون مفرد اعضاء کے تحت کسی عضو کی مشینی تحریک کو اس کے بعد والے عضو کی مشینی تحریک سے ہی فوری طور پر روکا جاسکتا ہے یہ تحلیل کے عمل سے ہوگا۔

دوسرا طریقہ تیسرے عضو کی کیمیائی تحریک پیدا کر کے محرک عضو میں تسکین پیدا کر کے ہی کیا جاسکتا ہے اس لئے جب جسم کے کسی بھی عضو میں غیر ارادی حرکات ہو رہی ہوں۔ چاہے اسے کسی عضو کا اختلاج کہا جائے چاہے رعشہ یا کسی عضو کا پھڑکنا سب کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ دینے کا ہی اصول و قانون ہو گیا ہے ان کے استعمال سے ہم یقینی طور پر اس قسم کی غیر طبعی حرکات کو چند دنوں کے اندر روک سکتے ہیں۔

یہاں مخصوص نسخوں کے لکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس بہترین نسخوں سے ترتیب دیا ہوا فارماکوپیا موجود ہے۔ اس میں دونوں قسم کے نسخے محرکات سے لے کر مقویات طلاء اور روغن تک موجود ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

عضوِ تناسل میں درد ہونا

اگر عضوِ تناسل کی نالی میں درد، سوزش ہو تو غدی تحریک کے تحت علاج معالجہ کریں۔ اگر عضوِ مخصوص سرخ ہو جائے اور اس میں ورم ہو کر درد ہو تو عضلاتی غدی تحریک سمجھ کر اور اگر عضوِ تناسل پر پھنسیاں پیدا ہو جائیں اور وہ عضو میں درد کریں تو اعصابی عضلاتی سمجھ کر کریں۔ فارماکوپیا میں ہر تحریک کے مطابق نسخے درج ہیں وہاں سے دیکھ کر بنالیں۔

قوت باہ

چونکہ مردوں کے اعضائے تناسل کا کام نفسانی خواہشات کی تسکین کے ساتھ ساتھ نسل انسانی کی بقا کا قائم رکھنا ہے اس لئے یہ اعضا حیاتی اعضا کے بعد دوسرے نمبر پر ہیں یہی وجہ ہے کہ اعضائے تناسل مردانہ وزنانہ کو اعضائے رئیسہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

جس قوت وطاقت سے مردانہ اعضا نفسانی خواہشات کی تکمیل تسکین اور بقائے نسل کا کام کرتے ہیں اسے قوت باہ کہتے ہیں۔

چونکہ مردانہ اعضا بھی اعصاب غدد عضلات سے بنے ہیں اس لئے قوت باہ بھی تینوں حیاتی اعضا کی قوتوں سے تکمیل پاتی ہے جب کسی ایک حیاتی عضو کیجا رہو جاتا ہے تو تناسلی اعضا میں بھی اس کی قوت پہلے جتنی

نہیں پہنچتی۔ جس سے لامحالہ قوت باہ میں کمی بیشی واقع ہو جاتی ہے

ضعف باہ

جاننا چاہیے کہ بے شک تینوں حیاتی اعضا کی قوتوں سے فعل جماع تکمیل پاتا ہے۔ لیکن پھر بھی سب سے زیادہ قوت قلب وعضلات کو ہی لگانی پڑتی ہے۔ کیونکہ فعل جماع ایک حرکت کا فعل ہے صرف احساس یا تحلیل کا فعل نہیں ہے۔ قوت باہ میں کمی کا مطلب بھی یہی ہے کہ حرکات جماع پورے طور پر ادا نہیں ہو رہیں جس سے مخالف جنس کی پوری طرح تسکین ہو۔ لہذا جب بھی ضعف باہ ہوگا تو عضلات میں سکون یا تحلیل ہی ہوگی۔

قانون مفرد اعضا کی رو سے جب عضلات خصوصاً جنسی اعضا کے عضلات میں سکون ہوگا تو اس وقت اعصابی تحریک ہوگی اسی طرح جب آلہ تناسل کے عضلات میں تحلیل ہوگی تو غدد وجگر میں تحریک ہوگی دونوں صورتوں میں ضعف باہ ہوگا۔ البتہ دونوں صورتوں میں یہ فرق واضح ہوگا کہ اول صورت میں ضعف باہ کے ساتھ نامردی بھی ہوگی انتشار میں بے حد کمی بلکہ بعض اوقات بالکل نہیں آتا۔ پیشاب کا رنگ بالکل سفید ہوتا ہے اس کے برعکس دوسری صورت میں (غدی تحریک سے) انتشار تو ہوگا لیکن انزال جلد ہوگا۔ بعض اوقات دخول سے پہلے ہی انزال ہو جاتا ہے ایسے مریض کا پیشاب تھوڑا تھوڑا

آتا ہے۔ رنگت میں زردی مائل ہوتا ہے اعصابی ضعف باہ میں نفسیاتی اثرات میں خوف وندامت ضعف باہ کا سب سے بڑا سبب ہے۔

اسی طرح چونکہ اس تحریک میں احساسات بڑھ جاتے ہیں اس لئے جونہی مفعول مَس ہوتا ہے فوراً مغلوب الشہوت ہو کر انزال ہو جاتا ہے۔

علاج

چونکہ اعصابی غدی تحریک سے ضعف باہ ہے اس میں غدد کا تحلیلی اثر قلب پر ابھی تک قائم ہے اس لئے اس کا علاج یہ ہے کہ اول عضلات کی تحلیل کو تسکین میں بدل دیں۔ تاکہ وہ تحریک میں آنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے اعصابی عضلاتی ادویہ دیں گے جن میں گوند کتیرا گوند کیکر۔ خار خشک وغیرہ ادویہ ہوں گی۔

جب عضلات میں تسکین ہوگی تو پھر عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء دیں گے جس سے عضلات میں تحریک پیدا ہو جائے گی تقویت کے لئے ایسی ادویہ اغذیہ دیں گے جن میں فولاد کے اجزا ہوں۔

قانون مفرد اعضا کے قارئین کو پیاکے عضلاتی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق بے حد مفید و مؤثر ہیں۔ ضعف باہ بلکہ نامردی تک ختم ہو جائیگی اگر انتشار کی بے حد کمی ہو تو عضو تناسل میں تحریک لانے کے لئے عضلاتی غدی طلاء لگائیں۔ یہ طلا بھی بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی لونگ ایک تولہ، عقر قرحا ایک تولہ، بیر بوٹی ایک تولہ۔

کرنڈ کچلہ ۳ ماشہ، بخور جماگوڑ ایک ماشہ ویزلین ۱۰ تولے

تمام ادویہ باریک کر کے ویزلین میں ملائیں عضلاتی غدی طلاء تیار ہے۔

موقع استعمال ضعف باہ بوجہ اعصابی تحریک۔ احساسات کی شدت انتشار کی کمی۔ نامردی، استرخا قضیب وغیرہ حالتوں میں طلا کریں۔ اس کے استعمال سے ناقابل برداشت انتشار ہونا شروع ہوگا۔ قضیب سے جلد دوران خون واپس نہیں ہوگا حرکات جماع میں شدت پیدا ہوگی۔ اس سے ایک طرف عورت کے جذبات میں بھی تسکین پیدا ہو جائیگی دوسری طرف قضیب اپنی پوری قوت سے منی کو رحم میں پھینک سکے گا۔ یہی اس کا اصل مقصد ہے۔

جریان منی۔ مذی اور ودی

جاننا چاہیے کہ منی خصیوں میں تیار ہو کر اوعیہ منی (خزانہ منی) میں جمع (سٹور) ہوتی ہے جو بوقت ضرورت (جماع) اخراج پاتی ہے۔

یاد رکھیں منی دونوں خصیوں میں تیار ہو کر دو نالیوں کے ذریعے خزانہ منی میں بالکل اس طرح جمع ہوتی ہے جس طرح دونوں گردوں میں پیشاب پیدا ہو کر حالبین کے ذریعے مثانہ میں جمع ہوتا ہے اور بوقت ضرورت اخراج پاتا ہے۔

جس طرح مثانہ میں پیشاب جمع ہو کر اس کے اخراج کی حاجت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جب منی اوعیہ منی (خزانہ منی) میں ضرورت

سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے تو اس کے اخراج کے لئے طبعی طور پر خواہش جماع بہت ہو جاتی ہے۔

پیشاب کے اخراج کی خواہش کا اظہار اگر مثانہ میں دباؤ اور بوجھ کی صورت میں محسوس ہوتا ہے تو منی کے اخراج کی خواہش کا اظہار ہے مرد کے خزانہ منی میں دغدغہ ہو کر بار بار انتشار ہوتا ہے۔

جس طرح پیشاب کی حاجت ہونے کے باوجود پیشاب نہ کیا جائے تو امراض گردہ و مثانہ پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح جب بغیر خواہش جماع کے بار بار انتشار ہو جو منی کے اخراج کرنے کی ایک حاجت کا اظہار ہے۔ منی کو بذریعہ جماع خارج نہ کیا جائے تو امراض خصیہ و خزانہ منی پیدا ہو جاتے ہیں جن کا اظہار چہروں پر کیل مہاسوں اور منی کے خمیر سے چہرہ پر بدنما داغوں سے ہوتا ہے۔ مناسب اخراج نہ ہونے کی وجہ سے احساسات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے جنسی اعضا میں ہر وقت لذت کے سے جذبات میں مبتلا رہتا ہے جب بھی دوستوں سے ملتا ہے تو بھی معشوقوں کی محبت بھری کہانیاں سنتا اور سناتا ہے جانوروں کو ہم جفتی میں مبتلا دیکھ کر ہر وقت مغلوب شہوت رہتا ہے اسی طرح دماغ و اعصاب میں مسلسل تحریک کی وجہ سے جنسی اعضا میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے بالاخر جنسی اعضا کے اعصاب میں تشنج ہونے لگتے ہیں جس سے مرگی اور ہسٹریا وغیرہ کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

چونکہ اعصابی تحریک بڑھ چکی ہوتی ہے اس لئے منی کا قوام پتلا ہو جاتا ہے جنسی اعضا اور ادھیڑ پن سے معمولی دغدغہ سے منی بہنے لگتی ہے چونکہ منی کے اخراج

چونکہ منی کے اخراج میں شدید لذت آیا کرتی ہے اس لئے شروع شروع میں اس حالت کو مریض بے حد پسند کرتا ہے اور پردہ ہی پردہ میں اپنے جسم کو گھلاتا رہتا ہے۔

چونکہ منی ایک ایسا گوہر بے بہا ہے کہ اس سے روح اور جان پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کے بہتے رہنے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے جسم دبلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ چہرہ پژمردہ اور بدصورت ہونے لگتا ہے۔ آنکھوں میں بے رونقی ہر وقت دل پریشان رہتا ہے کسی کے ساتھ بات کرنے کو جی نہیں چاہتا حافظہ کمزور، اعصابی تشنج ہونے سے درد سر رہنے لگتا ہے ایسی نوجوان لڑکیاں ہر وقت سر پر پٹی باندھے رکھتی ہیں درد کمر، نزلہ، زکام، پیشاب کی کثرت اور لیکوریا، سیلان الرحم ہسٹریا کے دوروں میں مبتلا ہوتی رہتی ہیں۔

اسباب جریان منی

جریان کے اسباب میں کیمیاتی نفسیاتی اور مادی ہر قسم کے اثرات موجود ہوتے ہیں کیمیاتی اسباب میں مولدات منی، مقوی و مرغن اغذیہ کا کھانا، ریاضت نہ کرنا، ترک جماع کرنا۔ اعصابی محرکات باہ جن میں منی زیادہ پیدا کرنے والا ادویہ اور اس کے قوام کو پتلا کر دینے والی ادویہ شامل ہیں مثلاً گوند کتیرا۔ تخم ریحان، خار خسک اسبغول، سلاراس، گوند کتیرا وغیرہ۔

نفسیاتی اسباب میں عشقیہ خیالات۔ فحش ناول پڑھنا جنسی بے راہ روی کا ماحول، کثرت مجامعت سے حسی اعصاب کا کمزور ہو جانا ہر وقت جنسی ملاپ کے

لئے بے چین رہنا وغیرہ قابل ذکر اسباب ہیں جن کی تشریح و تفصیل حکیم انقلاب مرحوم نے اپنی کتاب جنسی امراض میں تفصیل سے کی ہے۔

مذی

جریان منی کا علاج جاننے سے پہلے جریان منی کی تشخیص ضروری ہے کیونکہ منی کی طرح دو رطوبتیں اور بھی اخراج پاتی ہیں جنہیں غلطی سے جریان منی سمجھ کر علاج شروع کر دیا جاتا ہے اگرچہ ان دونوں کے رنگ بھی سفید ہوتے ہیں مگر دونوں منی سے علیحدہ شمار ہوتی ہیں۔ ان میں ایک رطوبت کا نام مذی اور دوسری رطوبت کا نام ودی ہے

مذی ایک ایسی لطیف شے ہے جو لذت کے وقت اخراج پاتی ہے عام طور پر جذبہ مباشرت اور لذت کی صورت میں پیدا ہوتی ہے اس کے اخراج کی حقیقت یہ ہے کہ منی کے اخراج کے وقت اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ منی کے نکلنے کی صورت میں پیشاب کی نالی تر رہے، تاکہ منی پھسل کر پوری قوت کے ساتھ اخراج پا جائے چونکہ منی شدید جھٹکے سے اور کود کر باہر آتی ہے اس لئے اگر پیشاب کی نالی تر نہ ہو بلکہ خشک ہو تو نالی کے اندر سوزش اور زخم ہونے کا خطرہ ہے۔

اسی مصلحت کی بنا پر قدرت نے منی کے اخراج سے پہلے مذی کا اخراج ضروری قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انسان مباشرت کے لئے تیار ہوتا ہے تو عورت سے بوس و کنار کرتا ہے تو فعل جماع سے پہلے ایک رطوبت

عضو تناسل کے منہ پر آجاتی ہے یہی مذی ہے۔

ودی

دوسری رطوبت ودی ہے جو پیشاب کے وقت فطری طور پر اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ پیشاب کی نالی کو تر رکھے اور نالی میں پیشاب کی جلن اور تیزابیت کا احساس نہ ہونے دے جب بھی پیشاب میں حدت اور تیزابیت زیادہ ہوتی ہے تو اس سے اس رطوبت میں اضافہ ہو جاتا ہے جس سے جلن اور سوزش اگر ہو بھی تو وہ بھی دور ہو جاتی ہے بہر حال دونوں رطوبتیں منی سے بالکل جدا ہیں۔

یاد رکھیں ودی ہمیشہ عضلاتی تحریک میں اخراج پایا کرتی ہے اس کا علاج غدی ادویہ ہے۔

جریان منی کا اصول علاج

یاد رکھیں کہ اصول علاج کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ علاج میں اصول شفا کو مد نظر رکھا جائے۔ کسی مرض کا علاج بغیر اصول اور قانون کے کرنا مریض پر ظلم کرنا ہے اس لئے مجرب نسخہ اور دوائیں بھی مفید ثابت نہیں ہوتیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اسے گرم مرض سمجھ لیا گیا ہے لیکن ایسا خیال کرنا صحیح نہیں۔ حقیقت یہ ہے جسم میں جس قدر بھی احساسات پیدا ہوتے ہیں۔

ان کا تعلق اعصاب سے ہے اور جسم میں جس قدر بھی حرکات عمل میں آتی ہیں۔ ان کا تعلق عضلات سے ہے اور جسم میں جس قدر رطوبت کا اخراج اور بندش ہے ان کا تعلق غدد کے ساتھ ہے

البتہ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ اعصاب میں جب تیزی پیدا ہوتی ہے تو غدد سے رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اور جب عضلات میں تحریک ہوتی ہے تو رطوبت کے اخراج میں بندش ہوتی ہے اس اصول کے تحت جسم سے اخراج پانے والی ہر قسم کی رطوبات کو بند اور جاری کیا جا سکتا ہے۔

یاد رکھیں جریان منی کے مریض میں ذکاوت حس بے حد بڑھ جاتی ہے اسے گرمی کی زیادتی سمجھ کر مبردات، مسکنات اور مخدرات نہ دبائیں۔ کیونکہ مبردات مخدرات وغیرہ اعصاب میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں اور رطوبات کی پیدائش میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

بعض اوقات دل اور عضلات کے افعال میں ان ادویہ سے سستی اور تسکین پیدا ہو کر عارضی طور پر علامات میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جب دوا کا اثر ختم ہو جاتا ہے مرض اور علامت پہلے سے بھی زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے۔

ایک اور راز کی بات

یہ صحیح ہے کہ ذکاوت حس میں اعصابی تحریک بڑھ جاتی ہے مگر اس اعصابی

تحریک کا دباؤ زیادہ تر جنسی اعضاء کے اعصاب پر ہوتا ہے جس سے بار بار خیزش ہو کر منی کا اخراج جاری رہتا ہے بالکل اسی طرح جیسے سر میں دباؤ ہو تو دردِ سر عصبی ناک پر دباؤ ہو تو زکام۔ گردوں پر دباؤ ہو تو پیشاب کی زیادتی اور اگر آنتوں پر دباؤ ہو تو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔

چونکہ جریان کے مریض کے اعصاب میں سوزش ہوتی ہے اس لئے سوزش اعصاب کا علاج مسکنات و مخدرات کی بجائے محللات سے ہوگا قانون مفرد اعضاء میں تمام عضلاتی تحریک پیدا کرنے والی ادویہ اعصاب تحلیل پیدا کر دیتی ہیں لہذا جریان کا اصول علاج یہ ٹھہرا کہ سوزش اعصاب تحلیل کرنے کے لئے محرکات عضلات ادویہ استعمال کرائی جائیں انشاء اللہ ہمیں اس پرانے مرض سے نجات مل جائے گی۔

مجرب نسخہ جات برائے جریان

ھوالشافی

چھلکا اسپغول	موصلی سیاہ	ستاور
۳ تولہ	۳ تولہ	۳ تولہ

باریک پیس لیں نسخہ تیار ہے ایک ماشہ سے دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھائیں۔

ھوالشافی

تخم املی سوختہ	چھلی کیکر (کیکر)	بو چھلی	سلاجیت	کشتہ قلعی
ایک تولہ	ایک تولہ	ایک تولہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں مقدار خوراک ½ ماشہ تا ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ

مٹھائی جریان

ھوالشافی مغز پستہ ، مغز اخروٹ ، ناریل ، مربہ ہریڑ بغیر گٹھلی کے
ایک پاؤ ۲ پاؤ ۳ پاؤ چھ پاؤ

اول تینوں اشیاء کوٹ لیں پھر مربہ ہریڑ کوٹ کر اس میں ملا دیں بہترین مقوی عضلات مٹھائی ہے۔

مقدار خوراک : ۲ تولہ صبح دو تولہ شام ہمراہ قہوہ

تریاق جریان

ھوالشافی : کشتہ قلعی ۔ کشتہ یاقوت ۔ کلونجی ۔ کشتہ فولاد ۔ افیون
ا تولہ ا تولہ ۲ تولہ ایک تولہ ۲ ماشہ

تمام ادویات کو باریک مثل سرمہ کر لیں بس تریاق جریان تیار ہے۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے چار رتی منقیٰ یا کیپسول میں ملا کر کھلائیں دن میں تین بار

غذا

صبح : دو عدد انڈے کا سالن یا مندرجہ ذیل مٹھائی۔

دوپہر ۔ کوئی گوشت ۔ کوئی ساگ ۔ ٹماٹر ، بینگن ۔ گوبھی ۔ آلو کریلے ۔ اچار ، پکوڑے

باجرے کی روٹی ، دہی بھلے ، بیسنی روٹی ۔ آلو چھولے

پھلوں میں امرود سرخ ، جامن ، سیب ٹماٹر

نوٹ

جریان کا علاج جہاں ادویہ سے کریں وہاں مریض کا ماحول بھی بدل دیں۔ کیونکہ جن کا ماحول جنسی تحریکات سے بھرا ہوا ہو اس میں بچہ بوڑھا جوان ادھیڑ عمر ، عورت مرد ، نیک و بد ، بلکہ مولوی پیر کوئی بھی ہو جب جنسی ماحول میں ہوگا۔ اس پر جنسی تحریکات کا اثر لازمی ہوگا ۔ اس اثر کو روکنے کے تے انسانی عمل دخل نہیں ہے ۔ کیونکہ حس و خواہش جماع کے اثرات انسانی اعصاب پر اثر انداز ہو کر جنسی اعصاب میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں جس سے جنسی اعضا میں دوران خون تیز ہو کر جنسی اعضا فعل مباشرت کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

اس طرح بار بار کی تحریکات سے غدود منی کے عضلات بالکل کمزور ہو جاتے ہیں وہ منی کو روک نہیں سکتے لیکن تحریکات جاری رہتی ہیں اس لئے منی کا بہاؤ جاری رہتا ہے لہٰذا ادویہ کے علاج کے ساتھ ساتھ ماحول کو بھی ضرور بدل دیں ۔ تاکہ اس کا بڑا سبب دور ہو جائے۔

ودی

مذی کا اخراج اگر منی سے پہلے ہے تو ودی کا اخراج پیشاب سے پہلے ہوتا ہے شاذ و نادر ہی پیشاب کے درمیان یا بعد میں ہوتا ہے اس کی وجہ بھی شدید قبض ہوتی ہے۔

یاد رکھیں غدہ ودی پیشاب کی نالی کی جڑ میں واقع ہے، جب مثانہ میں پیشاب کے اخراج کی تحریک پیدا ہوتی ہے تو یہ غدہ دب جاتا ہے جس کی رطوبت اکثر پیشاب سے پہلے خارج ہوتی ہے۔ جس کا مقصد صرف پیشاب کی نالی کو تر کرنا ہے تاکہ پیشاب کی نالی میں پیشاب کی تیزابیت اور جلن کا احساس نہ ہو یہی وجہ ہے کہ جب بھی پیشاب میں حدت اور تیزابیت ہوتی ہے تو اس رطوبت میں اضافہ ہو جاتا ہے عام حالتوں میں اس کا اظہار نہیں ہوتا لیکن شدید صورت میں یہ صاف نظر آیا کرتی ہے جسے دیکھ کر انسان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ اسے تو دھات اور منی آنے لگ گئی ہے اسے جلد نہ روکا گیا تو وہ نامرد ہو جائیگا۔ سخت پریشانی کے عالم میں وہ کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس اپنی حقیقت حال بیان کرتا ہے اور اپنے قارورے میں اس رطوبت کو روکنا چاہتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس رطوبت کو دیکھتے ہی معالج جریان منی تصور کرتے ہوئے فوراً اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ مبردات ممسکات اور مغلظات زیادہ سے زیادہ کھلانا شروع کر دیتا ہے۔

ایک اہم راز کا انکشاف

چونکہ ودی کے اخراج کو منی کا اخراج سمجھ لیا جاتا ہے جو ایک زبردستی غلطی ہے اس غلطی کو نوے فیصد ڈاکٹر حکیم وید دہراتے ہیں یہی وجہ ہے یہ معمولی سی رطوبت بند ہونے کا نام نہیں لیتی۔

یاد رکھیں منی کا پیشاب کے ساتھ یا اس کے آگے پیچھے آنے کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ منی کا خاصہ یہی ہے کہ لذت کے ساتھ خارج ہو یعنی جنسی جذبہ اور جنسی ملاپ کے وقت ہی خارج ہو۔ جونہی انسان مغلوب شہوت ہوتا ہے تو جنسی اعضاء میں تحریک ہو کر منی جھٹکے اور زور سے ٹپک کر خارج ہوتی ہے۔ جب انسان اپنی ہم زلف کے ساتھ حالت جماع میں ہوتا ہے۔ اس وقت شدید لذت اور جھٹکوں کے ساتھ اخراج پاتی ہے اسی طرح جب انسان حالت خواب میں منی کا اخراج کرتا ہے اس وقت بھی منی شدت لذت اور جھٹکوں کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

تیسری صورت منی کے اخراج کی ہتھ رسی یا جلق ہے ایسی صورت میں بھی انسان کو اول شدید انتشار ہوتا ہے پھر شدید لذت کے ساتھ اور جھٹکوں کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

اسی طرح جریان منی کی صورت میں بھی جنسی جذبات، جنسی ماحول، اور مغلوب شہوت ہونا شرط ہے کیونکہ منی جب بھی جسم سے اخراج پاتی ہے شدید لذت کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

اس کے برعکس ودی کے اخراج کے وقت نہ تصور جماع ہوتا ہے نہ حالت لذت ہوتی ہے اور نہ انتشار ہوتا ہے۔ لہذا یاد رکھیں کہ پیشاب کرتے وقت جو رطوبت اخراج پاتی ہے وہ منی کی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ بلکہ طب اسے ودی کا نام دیتی ہے۔ ایسے مریض کو اکثر قبض یا نفخ رہتا ہے پیشاب میں تیزابیت ہوتی ہے۔ جس کا اظہار نیلے لٹمس پیپر سے ہوتا ہے یعنی نیلا لٹمس پیپر ایسے مریض کے پیشاب میں سرخ ہو جاتا ہے۔

پیشاب کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے۔ چہرہ پر اکثر سرخ داغ ہوتا ہے۔
مریض زیادہ ترش اشیاء کھانے کی خواہش کرتا ہے۔ گوشت اور مرغن سبزیاں استعمال کرتا ہے۔

علاج میں غلط فہمی

چونکہ ودی کو غلطی سے جریان منی سمجھ لیا جاتا ہے دوسرے جریان منی کو گرمی کی مرض سمجھا جاتا ہے اس لئے اکثر معالج اول ایسی ادویہ استعمال کرتے ہیں جو خشک ہوتی ہیں کیونکہ جریان کا علاج خشک ادویہ سے ہے ان ادویہ سے اکثر اس علامت میں اضافہ ہوتا ہے۔

جب اس طرح خشک ادویہ سے آرام نہیں آتا تو گرمی کی زیادتی خیال کرتے ہوئے مبردات، مسکنات، اور مغلظات استعمال کراتے ہیں لیکن چونکہ ودی کے اخراج کا سبب عضلات کی تیزی ہے جس سے تیزابیت بڑھ چکی ہوتی ہے۔ قبض شدید ہوتی ہے۔ مبردات مسکنات اور مغلظات سے نہ تیزابیت ختم ہوتی ہے اور نہ قبض دور ہوتی ہے۔ اور نہ ہی عضلات کی سوزش تحلیل ہوتی ہے اس لئے ان ادویہ سے بھی یہ علامت رکنے کا نام نہیں لیتی۔
معالج پریشان ہو جاتا ہے کہ نہ خشک ادویہ کام کرتی ہیں اور نہ مبرد و مغلظ اور مسکن ادویہ۔ آخر مایوس ہو کر یا تو معالج مریض کی بدقسمتی تصور کرتے ہوئے جواب دے دیتا ہے یا مریض اپنی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سہارا دینے کے لئے دوسرے معالج کے پاس جاتا ہے۔ لیکن وہاں پر بھی یہی گردان گردانی جاتی ہے مریض وہاں سے بھی مایوس لوٹتا ہے مریض کو یہ علامت گھن کی طرح کھانے لگتی ہے ذہنی طور پر مریض کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے ودی جیسی خوفناک علامت میں مبتلا ہو جاتا ہے اکثر کو بواسیر ہو جاتی ہے اکثر ٹی بی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ودی کا صحیح علاج

چونکہ ودی کے مریض کے عضلات و قلب میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔ جسم میں خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔
لہذا قانون مفرد اعضا کی رو سے اس کا صحیح علاج سوزش عضلات کو تحلیل کرنا اور تیزابیت و سوداویت کو ختم کرنا ہے۔ ہم غدد و جگر کی تیزی سے سوزش عضلات کو تحلیل کر دیں گے۔ اور صفرا کی زیادتی کر کے سوداویت و تیزابیت کو ختم کر دیں گے۔ جونہی جسم میں تیزابیت کم ہوگی۔ اور صفرا و حرارت بڑھنا شروع ہوگی فوراً ودی کا اخراج بند ہو جائے گا۔

ودی کیلئے نسخہ جات

ہوالشافی

اجوائن	نمک خوردنی	جال گورہ
۱۲ تولہ	۱۲ تولہ	ایک تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں ودی کے مریض کو نصف نصف

رتی ہر تین گھنٹے بعد کھلائیں صرف ایک ہفتہ کافی ہے

اکسیر ودی

ہوالشافی

سنامکی	ریوند عصارہ	سرنجاں شیریں	مرچ سیاہ	نمک طعام
ا تولہ	۶ ماشہ	ایک تولہ	ایک تولہ	۲ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر لیں لیں اکسیر ودی تیار ہے

مقدار خوراک: ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے کھلائیں چند دنوں میں سوزش ختم ہو کر ودی کا اخراج رک جائے گا سوزش عضلات تحلیل ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی اور غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق نہایت مفید و موثر نسخے ہیں۔ اگر مریض میں کمزوری محسوس کریں تو ان تحریکات کی ادویہ کی مقویات دے سکتے ہیں۔

منی کی جگہ خون آنا

جیسا کہ منی کی ماہیت میں بتایا جا چکا ہے کہ منی خون سے ہی بنتی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ جب کثرت جماع سے خزانہ منی مادہ منویہ سے خالی ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد اگر کوئی چیز اخراج ہو گی تو وہ خون ہی ہو گا۔ کیونکہ جو خون منی میں تبدیل ہونے کے لئے آیا ہے اسے اتنا وقت ہی نہیں دیا جاتا جس سے اس میں کسی قسم کی کیمیائی تبدیلی ہو۔

یاد رکھیں کثرت جماع اعصابی تحریک والا شخص نہیں کر سکتا جبکہ عضلاتی تحریک کے مریض کثرت جماع جلق اور اغلام بازی کا فعل کرتے ہیں۔ اس لئے جب کسی مریض کے فعل جماع میں منی کی بجائے خون آئے تو اسے عضلاتی تحریک کا مریض سمجھنا چاہیے۔

علاج

خون آنے کا اصل سبب جماع اور عضلات کی تیزی ہے اس لئے اول جماع سے پرہیز کرایا جائے تیزی اور سوزش کو تحلیل کیا جائے اس مقصد کے لئے غدی اعصابی نسخہ جات دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق دے سکتے ہیں۔ یاد رکھیں غذا میں مفرحات اور گھی دودھ کا اضافہ ضروری ہے۔

استرخاء عضو تناسل

عضو تناسل میں استرخاء دو صورتوں میں ہوتا ہے ایک عضو تناسل کے عضلات کی تسکین سے جو اعصابی تحریک پیدا ہوتی ہے اس وقت پیشاب کا رنگ سفید۔ مقدار میں زیادہ۔ انتشار میں بے حد کمی۔

دوسرا عضو تناسل کے عضلات کی تحلیل سے جو غدی تحریک سے پیدا

ہوتا ہے اس وقت پیشاب کا رنگ زرد۔ اکثر جلن کے ساتھ آتا ہے اور تھوڑا تھوڑا آتا ہے اگر اعصابی تحریک سے استرخا ہو تو اس کا علاج مندرجہ بالا طلاء سے کریں۔ اس مقصد کے لئے بے حد مفید ہوگا۔ اندرونی طور پر عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیا کھلائیں۔

انتشار کا رفع نہ ہونا

عضو تناسل کے یکساں ایستادہ رہنے کو یونانی حکما فریسموس کہتے تھے یہ ایک ایسی علامت ہے کہ اس میں بے حد نقوظ ہوتا ہے اور عضو تناسل یکساں ایستادہ رہتا ہے۔ فعل جماع کے بعد بھی انتشار رفع نہیں ہوتا۔

چونکہ انتشار کے وقت عضو تناسل میں خون بکثرت کھینچ آتا ہے۔ اس میں تمدد و تناؤ سخت ہوتا ہے۔ دوسرا اس انتشار میں عضو خاص کا نمو اور طول بڑھ جاتا ہے ایسی صورت میں اس کا خروج میں داخل ہونا مشکل ہو جاتا ہے تیسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ عضو تناسل سختی کے ساتھ رحم سے ٹکراتا ہے جس سے رحم میں ورم ہو جاتا ہے اور عورت بار بار جماع کرانے کے قابل نہیں رہتی۔ عضو خاص میں مسلسل خون رہنے سے اس میں اکثر ورم ہو جاتا ہے جو ایسے مریض کو شدید الم و درد میں مبتلا کر دیتا ہے۔

بسا اوقات الم و درد کی وجہ سے ایسا مریض چند دنوں کے اندر ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج

چونکہ انتشار قلب و عضلات کی تیزی سے ہوتا ہے اور استرخا قلب و عضلات میں سکون سے۔ اس لئے استرخا کا علاج اگر عضلات کی تحریک اور اعصاب کی تحلیل سے کریں۔ تو انتشار کی تیزی کا علاج غدد کی تحریک اور عضلات کی تحلیل سے کرنا ہوگا۔

"قانون مفرد اعضا" کے تمام غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخے بوقت ضرورت استعمال کئے جا سکتے ہیں مقامی طور پر غدی اعصابی روغن کپڑا میں لت کر کے عضو تناسل پر رکھنا بے حد فائدہ مند ہے۔

برائے لیپ

ہوالشافی

ریٹھہ ۱ تولہ، کیتنز ۱ تولہ، بیش ۲ ماشہ، آٹا گندم ۵ تولہ، گھی ۵ تولہ، نمک ۱ تولہ

ترکیب تیاری: گھی کے سوا تمام اجزا کو اچھی طرح باریک کر لیں پھر کسی دیگچی میں گھی ڈال کر ان اشیا کو بھون لیں پھر پانی ڈال کر حلوہ سا بنا لیں بس لیپ تیار ہے۔

ترکیب استعمال: جب شدید انتشار قائم ہو اس حلوہ کو عضو تناسل اور بالوں کے اوپر موٹا موٹا لیپ کر دیں۔ اور اوپر

روئی سے ٹکور کرتے رہیں۔ لیپ لگاتے ہی مقامی طور پر درد بند ہو جائیگا خون کا دباؤ کم ہو جائے گا۔ جس سے انتشار بھی ختم ہو جائیگا۔

غذا: مکھن، مغز بادام، چینی حسب منشا۔

دوپہر: شلغم، مولی، گاجر، حلوہ ہر قسم۔

شام: دودھ گھی پلا دیں۔

حالت جماع میں پاخانہ کا نکل جانا

یہ ایک ایسی علامت ہے جب انسان جماع کا عمل کرتا ہے۔ تو عین انزال کے وقت پاخانہ نکل جاتا ہے۔ مریض شرم کے مارے عورت سے آنکھ نہیں ملا سکتا اگر یہ تکلیف مسلسل قائم رہے۔ تو اس کا علاج نہ کیا جائے تو خواب میں احتلام کی صورت میں پاخانہ نکل جایا کرتا ہے۔

یونانی اطبا اُسے غدیوطہ کے نام سے پکارتے تھے۔

اسباب

ایسی علامات کے پیدا ہونے کا سبب واصلہ تو اعصاب و دماغ ہیں۔ انسان کے جوان ہوتے ہی جنسی اعضا کے اعصاب تیز ہو جاتے وہ جنسی اعضا میں گدگدی لذت کے آثار پا کر ایسے اسباب تلاش

کرتا رہتا ہے جن سے ان میں مسلسل تحریک و تیزی رہے اور وہ ہر وقت لذت سے لطف اندوز ہوتا رہے۔

قانون فطرت ہے کہ جب بھی کسی ایک عضو کا فعل مسلسل تیز رہتا ہے تو دوسرے اس کے اثر سے متاثر ہوتے ہیں چونکہ ایسے مریض کے اعصاب شدید تحریک میں ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس قوت ماسکہ کے حامل عضلات انتہائی سکون کی وجہ سے کسی چیز کو اخراج سے روک نہیں سکتے۔ لہٰذا جہاں ان کی کمزوری سے منی کا اخراج جلد ہو جاتا ہے۔ وہاں مقعد کے عضلات پاخانہ کو بھی گرفت میں نہ رکھ سکنے کی وجہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک طرف منی اخراج پاتی ہے دوسری طرف پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔

اسباب

اعصاب کو تیز کرنے کے اسباب میں اعصابی ادویہ اغذیہ کا کثرت استعمال اس علامت کو پیدا کر سکتا ہے۔

نفسیاتی اسباب

خوف اور ندامت سے یہ حالت پیدا ہو جایا کرتی ہے

کیفیاتی اسباب

تر سرد موسم یا ٹھنڈی یا گیلی جگہ پر ہر وقت بیٹھے رہنا مقعد کے عضلات میں

استرخا پیدا کر سکتا ہے۔

علاج

چونکہ اس علامت کا اصل سبب اعصاب و دماغ کے فعل کی تیزی ہے جس سے مقعد کے عضلات میں سکون و استرخا کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کا علاج عضلاتی اغذیہ ادویہ اشیاء سے ہی ممکن ہے۔

میرے پاس بھی ایک مریض اس تکلیف کا آیا تھا جو ایک نوجوان تھا وہ غیر شادی شدہ تھا۔ اس نے روتے ہوئے کہا کہ میری شادی ہونے والی ہے مجھے جب بھی احتلام ہوتا ہے تو ساتھ پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔ گھر والوں یا محلہ والوں کو میری اس تکلیف کا پتہ چل گیا تو میری شادی نہیں ہوگی۔ مجھے فکر میں ساری رات نیند نہیں آتی۔

میں نے نبض اور قارورہ دیکھ کر تشخیص کیا کہ اسے اعصابی عضلاتی تحریک ہے اس لئے یہ نسخہ تجویز کیا۔ جس سے اسے مکمل آرام آ گیا۔ اب بچوں والا ہے۔

ہوالشافی مرچ سرخ - تارامیرا - کشتہ فولاد - کشتہ کچلہ - سم الفار
۳۰ گرام ۳۰ گرام ۵ گرام ۵ گرام ۱ گرام

ترکیب تیاری سب ادویہ کو باریک کر کے پانی کی مدد سے حب نخود بنا لیں۔

مقدار خوراک ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دار چینی

دیگر

ہوالشافی گندھک آملہ سار - تارامیرا - حنظل ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود بنا لیں۔

موقع استعمال اگر ایسے مریض کو قبض ہو تو اوپر والے نسخہ کے ساتھ ایک ایک گولی دن میں تین بار

غذا: عضلاتی کھلائیں۔

احتلام

نام عربی احتلام - اردو بدخوابی یا شیطان آنا۔
پنجابی کپڑے خراب ہونا۔ انگریزی ناکٹرنل ایمیشن کہتے ہیں۔

ماہیت احتلام

لفظ احتلام عربی کا لفظ ہے اس کا مادہ حلم ہے جس کے معنی خواب دیکھنا یا خواب میں جنسی لذت حاصل کرنا ہے۔ چاہے اس کی کوئی بھی صورت ہو۔ اس میں مباشرت و اغلام اور جلق و خطشدید وغیرہ شامل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نیند کی حالت میں جب منی اور اس کے اعضاء محرکہ کا جسم پر دباؤ اور غلبہ ہوتا ہے تو طبیعت جنسی جذبہ کو پیش کر دیتی ہے

جو جنسی اعضا میں تحریک پیدا کر دیتا ہے جس سے انسان بے قابو ہو جاتا ہے۔ اور اس کا انزال ہو جاتا ہے اس وقت انسان چت لیٹا ہوا ہوتا ہے خواب میں منی کا اخراج ہونا ہی احتلام کہلاتا ہے۔

احتلام مفید ہے یا نقصان دہ؟

جہاں تک احتلام کے مفید یا نقصان دہ ہونے کا تعلق ہے اس میں دونوں صورتیں پائی جاتی ہیں۔ احتلام کے مفید ہونے کی صورت یہ ہے کہ انسان کی جوانی جوبن پر ہو۔ جنسی اعضا میں مکمل جوش ہو۔ خزانہ منی، مادہ منویہ سے پُر ہو اس کے باوجود اسے جماع کا موقع نہ ملے ایسی صورت میں خزانہ منی میں مادہ منویہ کا زیادہ دیر پڑا رہنا اس کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ کیونکہ کئی قسم کے جنسی امراض پیدا ہونے کا خطرہ ہے مثلاً منی کے خمیر سے اس کے چہرے پر داغ پڑ جائیں، چہرہ پر کیل مہاسے پیدا ہو جائیں۔ جنسی اعضا میں مسلسل دغدغہ سے جلق کی عادت ہونے کا خطرہ ہوتا ہے بلکہ اغلام بازی کا سبب ہو سکتا ہے اگر کسی شخص کو ایک ماہ میں تین چار بار احتلام ہو جایا کرے تو بہتر ہے۔ بلکہ اس کی صحت بحال رہتی ہے۔

اگر ہر شب یا ہر ہفتہ میں کئی بار ہو تو علاج اور مداوا کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ ورنہ ضعف کا خطرہ ہے۔

قانون مفرد اعضا اور احتلام

احتلام عضلات کی تیزی سے پیدا ہوتا ہے جس طرح جریان اعصابی تحریک سے پیدا ہوتا ہے۔ اور سرعت انزال غدی تحریک سے۔

ایک خوفناک غلط فہمی کا ازالہ

اکثر حکماً و اطبا اور فرنگی ڈاکٹر احتلام۔ جریان اور سرعت انزال میں منی کا غیر معمولی اخراج خیال کرتے ہوئے ان تینوں کا علاج ایک ہی طریق اور ایک قسم کی ادویہ سے کرتے ہیں جن میں مغلظات۔ مبردات۔ مسکنات اور مخدرات شامل ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں علامتیں مختلف ہیں۔ جو مختلف اعضا میں پیدا ہوتی ہیں۔ ہر عضو کی تحریک و سوزش علیحدہ علیحدہ سے مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک کا علاج ایک دوسرے سے مختلف ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے جریان منی کا علاج الگ لکھا ہے احتلام کا اب لکھ رہے ہیں۔ اور سرعت انزال کا اسی مقام پر علاج تحریر کریں گے۔

علاج

احتلام چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوا کرتا ہے اس لئے مریض

کو اوّل جنسی ماحول سے الگ کر دیں بہتر ہے اس کو کلام الٰہی پڑھنے کی تلقین کریں۔ تیز مصالحہ دار چٹپٹی اغذیہ سے پرہیز کریں۔ تنہا بھی نہ رہنے دیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

اکسیر احتلام

ھوالشافی نمک خوردنی ایک کلو، جماگھوٹہ ۱۰ گرام

ترکیب تیاری مغز جماگھوٹہ کھرل کر کے تیل کی مانند بنا لیں پھر تھوڑا تھوڑا نمک خوردنی پسا ہوا ملاتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب تمام نمک مل جائے تو دو تین بار چھان کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک ۵ گرین والا کیپسول دن میں تین بار ہمراہ عرق اجوائن کھلائیں۔

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہیں۔

تکالیف پھیپھڑہ

حنجرہ اور پھیپھڑے

اس باب کا نام اگرچہ پھیپھڑوں کا باب رکھا گیا ہے لیکن چونکہ پھیپھڑوں کے ساتھ حنجرہ اور ہوا کی نالی بھی شامل ہے اسی کے راستے ہوا پھیپھڑوں کے اندر جاتی ہے اور واپس آتی ہے لہٰذا حنجرہ اور ہوا کی نالی کی تشریح اور اس کے امراض کا بیان بھی پھیپھڑوں کے امراض کے ساتھ ہی کیا جا رہا ہے:

حنجرہ

حنجرہ کا اردو نام زخرہ بھی ہے انگریزی میں لے رنکس L A R Y N X کہتے ہیں حنجرہ آواز کا مخصوص آلہ بھی ہے یہ ہوا کی نالی کے اوپر اور زبان کی جڑ کے نیچے حلق کے سامنے واقع ہے۔ اس کا اوپر کا حصہ چوڑا اور نیچے کا گول اور تنگ ہوتا ہے اس کے کناروں کے درمیان ایک ابھار ہوتا ہے جسے کنٹھ اور پنجابی میں گھنڈ کہتے ہیں یہ عورتوں کی نسبت مردوں میں واضح نظر آتا ہے۔

حنجرہ کی ساخت میں نو کریاں ہوتی ہیں ان کے علاوہ رباطات، عضلات، اعصاب غشائے مخاطی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

حنجرہ کے بالائی سوراخ پر پان کی شکل کی ایک کری لگی رہتی ہے جو حرکات تنفس کے وقت عمودی طور پر کھڑی رہتی ہے لیکن غذا کھانے اور پانی پینے کے وقت یہ نیچے اور پیچھے کی طرف جھک کر حنجرے کے سوراخ کو بند کر دیتی ہے تاکہ کھانے پینے کی شے حنجرے میں

نہ چلی جاوے اگر اتفاق سے کوئی شے اس سوراخ کے قریب چلی جاوے تو اچھو یا سخت کھانسی آتی ہے جب تک وہ چیز خارج نہ ہو جائے کھانسی آتی رہتی ہے جاننا چاہیے کہ آواز حنجرہ میں پیدا ہوتی ہے لیکن ناک زبان ہونٹھ وغیرہ الفاظ بنانے میں مدد دیتے ہیں

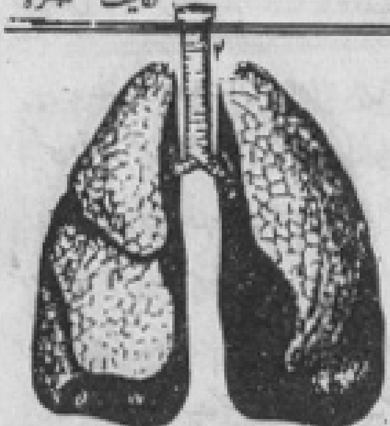
ہوا کی نالی

اسے قصبہ الریہ بھی کہتے ہیں اس کا انگریزی نام ٹرے کیا TRACHIA ہے یہ حنجرہ سے شروع ہو کر گلے میں سے نیچے کو جاتی ہے اور پشت کے تیسرے مہرے کے سامنے دو شاخوں میں بٹ جاتی ہے اس کا قطر پون انچ اور طول ساڑھے چار انچ ہوتا ہے. ہوا کی نالی میں سولہ کریوں کے نامکمل حلقے عضلاتی اور وتری ریشے. بلغمی جھلی اور چھوٹے چھوٹے غدد پائے جاتے ہیں ہوا کی نالی میں سولہ کریوں کے نمار وئیں دار ہوتی ہے تاکہ جب تنفس کے ذریعہ ہوا پھیپھڑوں میں جائے تو گرد و غبار وہیں رہ جائے اور صاف ہوا پھیپھڑوں میں پہنچے۔

پھیپھڑے

پھیپھڑے سانس لینے کے خاص آلات ہیں جو عضلاتی (مسکولر ٹشوز) نسیج سے بنے ہوئے ہیں جو سینے کے جوف میں بسبب دل وغیرہ علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں. پھیپھڑوں کا اندرونی جسم اسفنج نما ہوتا ہے ان پر دل کی طرح دو جھلیاں ہوتی ہیں ایک پھیپھڑے کے ساتھ لگی ہوتی ہے وہ غددی جھلی ہے دوسری سفیدی مائل غددی جھلی کے اوپر آراستہ کرتی ہے وہ اعصابی ہوتی ہے پھیپھڑوں میں وریدی خون نسیم جذب کرنے کے آتا ہے اور اپنے اندر سے کاربن ڈائی اکسائڈ گیس جدا کر دیتا ہے یہی مصفی خون دل

میں پہنچ کر شریانوں کے ذریعے جسم کی غذاؤں میں جذب ہونے کے لئے روانہ ہوتا ہے۔



پھیپھڑوں کے افعال

جیسا کہ آپ نے دل کے افعال میں پڑھا ہے کہ اس کا سب سے بڑا کام سکڑنا اور پھیلنا ہے جس سے دوران خون جاری رہتا ہے اور تمام جسم کو غذا ملتی ہے۔

بالکل یہی کام پھیپھڑوں کا ہے یہ بھی ہر گھڑی سکڑتے پھیلتے رہتے ہیں ان کا سب سے بڑا کام تازہ ہوا کو اندر لے جانا اور خراب کو باہر خارج کرنا ہے تاکہ دل سے آیا ہوا کاربن ڈائی اکسائڈ والا خراب خون صاف ہوتا رہے جس کی صورت یہ ہے کہ جو خون دل کی طرف پھیپھڑوں میں آتا ہے اس میں کاربن ڈائی اکسائڈ بہت زیادہ ہوتی ہے جونہی وہ تازہ ہوا سے ملتا ہے فوراً اپنی کاربن ڈائی اکسائڈ کو چھوڑ دیتا ہے اور ہوا سے آکسیجن گیس جذب کر کے شوخ سرخ ہو جاتا ہے جب تک زندگی قائم رہتی ہے پھیپھڑے ہر گھڑی سکڑتے پھیلتے رہتے ہیں اور خون صاف ہوتا رہتا ہے

پھیپھڑوں کے غیر طبعی افعال

قانون مفرد اعضا میں یہ بات بنیادی طور پر تسلیم کی گئی ہے کہ جن بنیادی اعضا سے کوئی عضو بنا ہے اس میں اتنی اقسام کی ہی امراض پیدا ہوتی ہیں۔

چونکہ پھیپھڑوں کی بناوٹ میں اعصاب غدد عضلات بنیادی اعضا ہیں اس لئے پھیپھڑوں کے غیر طبعی افعال بھی تین قسم کے ہی ہو سکتے ہیں یہی امراض کہلاتے ہیں پھیپھڑوں کا تعداد

پیدا ہونے والی علامات ان تینوں امراض میں سمو کر سمجھنی ہوں گی خلاصہ

۱۔ کسی وقت پھیپھڑوں میں رطوبات اور بلغم کی زیادتی ہو جاتی تھی اسی وقت پھیپھڑوں کے اعصابی پردہ میں سوزش ہوتی ہے یہ پھیپھڑوں کی اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے درد بلغمی اسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۲۔ کبھی پھیپھڑوں کے جرم میں تحریک ہو کر ان میں انقباض پیدا ہوتا ہے اسی وقت پھیپھڑوں اور دل کی رفتار تیز ہوتی ہے جس سے ان کی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں بعض دفعہ پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے ہیں جس سے خونی قے آنے لگتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے بعض دفعہ نمونیا ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض دفعہ پھیپھڑوں کے کبدی (غدی) پردوں میں تحریک ہو کر پھیپھڑوں میں تحلیل ہو جاتی ہے جس سے پھیپھڑوں کے پھیلنے اور سکڑنے میں کمی آ جاتی ہے لیکن دم چڑھنے لگتا ہے مریض کے لئے بولنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ظاہری طور پر نہ تو پھیپھڑوں میں بلغم ہوتی ہے نہ ہی کھانسی بعض دفعہ معالج سے دمہ سمجھ کر علاج کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ نقصان دہ ہوتا ہے اگر غدی تحریک سے تحلیل شدید ہو جائے تو اکثر پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے۔

اگر غدی پردہ میں سوزش ہو جائے تو خارش، ورم زخم، درد پسلی اور ذات الجنب کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

یادداشت

یاد رکھیں کہ پھیپھڑے چونکہ حرکتی اعضا ہیں اسی لئے ان کی بناوٹ عضلاتی انسجہ سے ہے اور ان کا تعلق قلب و عضلات سے ہے

پھیپھڑوں کا مزاج

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جسم انسان میں حرکتی اعضا صرف عضلاتی مادہ سے بنے ہوئے ہیں عضلاتی مادہ کا مزاج قانون مفرد اعضاء نے خشک تسلیم کیا ہے لیکن چونکہ حرکتی اعضا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ارادی عضلات، دوسرے غیر ارادی عضلات۔ قانون مفرد اعضا نے

ارادی عضلات کا مزاج خشک سرد اور غیر ارادی عضلات کا مزاج خشک گرم مقرر کیا ہے۔ چونکہ پھیپھڑے غیر ارادی طور پر حرکت کرتے ہیں اس لئے ان کا مزاج خشک گرم ہے۔

نمونیہ ـــــــ ذات الجنب

نمونیہ اور ذات الجنب دو ایسی مشترک علامات ہیں جو پھیپھڑوں کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں فرق کرنا ضروری ہے جسے بہت کم حکماء جانتے ہیں اس لاعلمی کی وجہ سے بعض دفعہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ میں یہاں ان کا فرق واضح کرتا ہوں انشاء اللہ اسے پڑھنے والا پھر ایسی غلطیوں سے بچ جائے گا۔

نمونیہ	ذات الجنب
۱۔ قانون مفرد اعضا نے جو جسم انسان کی تقسیم کی ہے اس کے تحت دائیں پھیپھڑے پر عضلاتی اعصابی (سرد خشک) تحریک کا اثر زیادہ پڑتا ہے۔	۱۔ قانون مفرد اعضا نے جو جسم انسان کی تقسیم بالا اعضا کی ہے اس کے تحت بائیں پھیپھڑے پر غدی عضلاتی (گرم خشک) تحریک کا اثر زیادہ پڑتا ہے۔
۲۔ جب بھی کوئی سرد خشک دوا کھائی جائے یا سرد خشک موسم اثر انداز ہو تو اس سے دائیں پھیپھڑے میں سوزش درد دل اور ورم وغیرہ ہو گا۔	۲۔ جب بھی کوئی گرم خشک دوا کھائی جائے یا گرم خشک موسم اثر انداز ہو تو اس سے بائیں پھیپھڑے میں سوزش ورم اور درد ہوں گے۔
۳۔ اکثر مریض کھانسی اور بلغم، دمہ اور درد شانہ کے ہی اس تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔	۳۔ بلغم کھانسی وغیرہ بالکل نہیں ہوتی۔ اگر کھانسی ہو تو خشک ہوتی ہے۔
۴۔ سانس لینے اور کھانسنے سے دائیں پھیپھڑے	۴۔ سانس لینے اور کھانسنے سے بائیں پھیپھڑے

میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔

۵۔ نمونیہ کے مریض خاص کر بچوں میں دائیں طرف کی پسلیوں میں گڑھا پڑتا ہے۔

۶۔ نمونیہ سردی خشکی اور خلط سودا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے۔

۷۔ نمونیہ پھیپھڑوں کے ذاتی جرم میں سوزش ورم سے ہوتا ہے۔

۸۔ نمونیہ کے علاج کے لیے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ مفید ہوتی ہیں۔

۹۔ نمونیہ کے مریض کا قارورہ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے

۱۰۔ نمونیہ کے مریض کی نبض منشاری، کلائی کے اوپر تیز اور تنی ہوئی ہوتی ہے

۱۱۔ نمونیہ کے مریض کا علاج اگر صحیح نہ کیا جا سکے تو وہ اکثر ٹی بی کا مریض بن جاتا ہے۔

۱۲۔ نمونیہ کے اکثر مریضوں کو جب کھانسی آتی ہے تو بعض دفعہ بلغم غلیظ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔

شدید درد ہوتا ہے

۵۔ ذات الجنب کے مریض خاص کر بچوں کی بائیں طرف کی پسلیاں

۶۔ ذات الجنب صفرا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے۔

۷۔ ذات الجنب پھیپھڑوں کے غدی پردہ میں سوزش ورم سے ہوتا ہے

۸۔ ذات الجنب کے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ زیادہ موثر ہوتی ہیں۔

۹۔ ذات الجنب کے مریض کا قارورہ زرد سرخی مائل ہوتا ہے۔

۱۰۔ ذات الجنب کے مریض کی نبض کلائی کے درمیان اور سست ہوتی ہے

۱۱۔ ذات الجنب کے مریض کا علاج اگر صحیح نہ کیا جا سکے تو اکثر مریض کے پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے جسے استسقاء الصدر کہتے ہیں۔ اگر استسقاء الصدر نہ ہو تو سل ضرور ہو جاتی ہے

۱۲۔ ذات الجنب کے مریض کو کبھی خون نہیں آیا کرتا۔

۱۳۔ نمونیہ کے مریض کو شدید بخار ہوا کرتا ہے لیکن گھبراہٹ بالکل نہیں ہوتی۔

۱۴۔ نمونیہ کے مریض کو اختلاج قلب کم و بیش ضرور ہوتا ہے

۱۳۔ ذات الجنب کے مریض کو اکثر بخار شدید نہیں ہوتا بلکہ گھبراہٹ زیادہ ہوتی ہے

۱۴۔ ذات الجنب کے مریض کو خفقان قلب ضرور ہوتا ہے۔

علاج نمونیہ

جیسا کہ نمونیہ اور ذات الجنب کے فرق میں بتا چکا ہوں۔ نمونیہ خشکی سردی کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے لہذا اس کے علاج کے لئے خشک گرم سے گرم ماحول مہیا کرنا ہوگا۔ ورم درد کے مقام پر ریت گرم یا روٹا گرم یا گرم پانی کی بوتل سے ٹکور کریں اندرونی طور پر ہر قسم کی سرد اغذیہ ادویہ بند کرا دیں اور عضلاتی غدی کا سے غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کھلائیں انشاءاللہ دو تین گھنٹہ کے اندر مریض ٹھیک ہو جایا کرتا ہے۔

نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے عضلاتی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلا کر اپنا نام روشن کر سکتے ہیں

نوٹ:۔ اگر مریض کو قبض ہو تو ان میں سے ملین یا مسہل کھلا سکتے ہیں۔ شدید تکلیف کی صورت تریاق نمک استعمال کرا سکتے ہیں۔

درج ذیل نسخہ جات بھی مفید ہیں

یٰسین دواخانہ کی تیار کردہ حب مقوی خاص اور حب صابر نمونیہ کے مریض کو آب حیات

سے کم نہیں۔ ان گولیوں کو سردی کے موسم میں تندرستی کی حالت میں بھی اگر احتیاطی طور پر ایک دو خوراک روزانہ کھائی جائے تو نمونیہ کا خطرہ نہیں رہتا۔

تریاق نمونیہ

ہوالشافی:- شنگرف ۱ تولہ، جائفل ۱ تولہ، قرنفل ۱ تولہ، دارچینی ۱ تولہ، عقرقرحا ۱ تولہ، فلفل دراز ۲ تولہ، زنجبیل ۲ تولہ

ترکیب تیاری:- اول شنگرف اور دارچینی کو کھرل کرلیں بعد میں باقی ادویہ باریک کرکے ملالیں اور ایک گھنٹہ رگڑیں۔

مقدار خوراک:- ۲ رتی سے ایک ماشہ دن میں تین بار۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں جب تکلیف کم ہونے لگے تو دوا کا وقفہ بڑھا دیں۔

دیگر:- کشتہ بارہ سنگا، کشتہ کچلہ، مصبر، ہر ایک ہم وزن، حب بقدر نخود بنا کر تین تین گھنٹہ بعد کھلائیں۔ فوراً درد و ورم غائب ہو جائے گا۔

برائے مالش:- روغن تارپین، روغن کنجد، ملاکر مقام درد پر مالش کرائیں۔ اس کے علاوہ رائی کا پلستر بھی لگا سکتے ہیں۔

علاج ذات الجنب

چونکہ ذات الجنب پھیپھڑوں کے غدی پردوں کا ورم ہے جو جگر و غدد کی تحریک سے اور کیفیاتی طور پر گرمی خشکی سے ہوتا ہے۔ علاج کے لئے گرم تر سے گرم ماحول میں [illegible] کو لے جائیں۔

قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں اگر درد شدید ہو تو اعصابی غدی مسہل دیں تاکہ فضلات کا بوجھ کم رہے اعصابی غدی روغن کی سینہ پر مالش کرا سکیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں، ہوالشافی: تخم خرفہ، مغز کدو، گاؤزبان،

عنب الثعلب، دکو دانہ، ملٹھی، ڈوڈا پوست ہر ایک ۶ ماشہ۔ یہ ایک دن کے لئے ہے۔ ½ سیر پانی میں جوش دے کر چھان کر تین دفعہ دن میں پلا دیں۔

دیگر:- معجون سپستان بھی بے حد مفید ہے اور ضعف قلب کے لئے خمیرہ گاؤزبان کھلائیں۔

نوٹ:- فوری تسکین کے لئے مرکبات جن میں افیون، پوست اور مشابہ کے مرکبات دے سکتے ہیں، ڈوڈا پوست کو پانی میں بھگو کر سینہ پر لیپ کردیں۔ تو بھی بہت سکون ہو جاتا ہے۔

کھانسی

جاننا چاہئے کہ کھانسی مرض نہیں ہے بلکہ یہ ایک علامت ہے جو قصبۃ الریہ (ہوا کی نالی) اور اعضائے صدر کی غیر طبعی رطوبات (بلغم) یا پھیپھڑوں پر کسی قسم کے دباؤ کو رفع کرنا ہوتا ہے۔ کھانسی کی حرکت بالکل ایسا فعل ہے جیسے معدہ کے لئے ہچکی اور دماغ کے لئے چھینک ہے۔

اسباب:- کھانسی کے تین بڑے اسباب ہوتے ہیں۔ (۱) کیفیاتی و نفسیاتی (۲) مادی و سوزشی۔ (۳) اشتراکی۔

کھانسی کے علاج میں غلط فہمی

کھانسی کا علاج کرتے وقت بعض معالجوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ایسا مجرب نسخہ تیار ہو جائے جو ہر قسم کی کھانسی میں مفید ہو یہ سبق فرنگی طب نے معالجین کو دیا ہے کیونکہ فرنگی کمپنیاں ہر علامت کو مرض بنا کر پیش کرتی ہے اور اس کے لئے اپنے بے معنی دوا کا پروپیگنڈہ کرتی رہتی ہیں حیرت اس بات کی ہے کہ فرنگی میڈیکل کونسل ایسی ادویات کو

کیلئے پاس کرتی ہیں۔ فرنگی میڈیکل کونسل کی گذشتہ پچاس سال کی تاریخ اٹھاکر دیکھی جائے تو اس نے ہر مرض کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں ادویات پاس کی ہیں لیکن ان کا حشر کیا ہوا عرصہ دس سال بعد ان کا نام ونشان نہ رہا ان کی جگہ اس مرض کی نئی ادویات مارکیٹ میں آگئیں۔ اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ وہ ادویات ناکام تھیں اور تجارتی زاویہ نگاہ سے نئی ادویات مارکیٹ میں بھیجنی پڑیں۔ اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے فرنگی تجارتی کمپنیاں ہر قسم کے زہر اور منشیات کے استعمال سے گریز نہیں کرتیں۔ افیون، مارفیا، بھنگ اور دھتورہ جیسی خوفناک منشیات کو بے دھڑک استعمال کیا جاتا ہے جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ جسم انسانی میں سلوپوائزنگ SLOW POISING (رفتہ رفتہ زہر کا اکٹھا ہونا) سے بالآخر موت یا ہارٹ فیل HEART FAILS کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی ہمارے بھولے بھالے اطبا اور وید فوری فائدہ کی خاطر فرنگی ادویات کا استعمال بغیر کیفیاتی دماغی اور شرکی صورتوں کو سمجھے بے دھڑک کر رہے ہیں۔

اس وقت مارکیٹ میں کھانسی کے لئے سینکڑوں ادویہ بک رہی ہے لیکن سب کی عطایانہ صورت ہے یعنی کھانسی کے لئے اکسیر بتائی جاتی ہیں ہم چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر ان میں ایک بھی دوا ہر قسم کی کھانسی کے لئے مفید ہو تو ہم ہر ایسی دوا کے لئے پانچصد روپیہ پیش کرتے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ فرنگی ڈاکٹر بالمفرد اعضا امراض کی ماہیت اور خواص الادویہ سے بالکل ناواقف ہیں۔

کھانسی کی اقسام

کھانسی کی بالا اعضا تین صورتیں ہیں۔ ۱۔ اعصابی کھانسی ۲۔ غدی کھانسی ۳۔ عضلاتی کھانسی۔ ان کی علامات فارقہ اور علاج درج ذیل ہیں۔

اعصابی کھانسی

اس کھانسی میں اعصاب سوزش ناک ہوتے ہیں جن سے جسم میں بلغم کی زیادتی عام طور پر سفید بلغم ہوتا ہے جس کا اخراج بڑی دقت سے ہوتا ہے جسم اکثر ٹھنڈا، چھینکیں آتی ہیں یعنی ناک آنکھ سے پانی جاری ہوتا ہے کبھی سینہ میں گر کر کھانسی کا باعث بنتا ہے ایسے مریضوں کا قارورہ سفید اور زیادہ پاخانہ غیر منہضم، کھانسی کی زیادتی سے دل ڈوبتا ہے۔ بار بار کھانسی سے سر میں درد یا چوٹ پیدا ہوتی ہے بعض دفعہ قے بھی ہو جاتی ہے اگر یہ مزمن صورت اختیار کر جائے تو کالی کھانسی یا دمہ کا باعث بنتی ہے۔

علاج

اعصابی کھانسی چونکہ اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے لہذا اس کے علاج کے لئے ہر قسم کی عضلاتی تحرک اغذیہ اور ادویہ اشیاء کھلائی جا سکتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مجربات حسب ضرورت وقت استعمال کر سکتے ہیں یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی:۔ تخم پیاز، دارچینی، کاکڑا سنگھی، بھنگڑی بریاں، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک:۔ ۲-۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ۔

دیگر:۔ حب مقوی خاص اور حب صابر جن کے نسخہ جات رہبر اور مجربات قانون مفرد اعضاء اور ماہنامہ قانون مفرد اعضاء میں بار بار آتے رہتے ہیں بنا کر استعمال کریں اعصابی کھانسی کے لئے تریاق ہیں۔

غدی کھانسی

غدی کھانسی کا تعلق پھیپھڑوں سے ہے مخاطی سے ہوتا ہے اس وقت غدد کے افعال میں تیزی ہوتی ہے۔ قارورہ میں زردی، بلغم زردی مائل پتلا، گلے میں سوزش، کبھی جی متلاتا ہے، کبھی پیٹ میں مروڑ کی صورت ہوتی ہے بعض وقت پیشاب میں جلن ہوتی ہے زیادتی کی صورت میں خفقان

قلب ہو کر ضعف قلب پیدا ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر حضرات ایسی کھانسی کے مریض کو بلڈ پریشر کا مریض بھی کہتے ہیں۔

علاج قانون مفرد اعضا کے مطابق غدی تحریک کا علاج اعصابی تحریک سے کیا جاتا ہے۔ چونکہ غدی کھانسی بھی غدد جگر کی تحریک و سوزش سے ہوتی ہے لہذا اس کا علاج اعصابی محرکات جن میں ہر قسم کی غذا دوا شامل ہے کھلا سکتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی مجربات اس کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے۔

مجربات

ھوالشافی:۔ بادام مقشر ۹ حصہ، گوند کیکر ۳ حصہ، ست ملٹھی ۲ حصہ، سفوف بنا کر محفوظ کرلیں، ۲، ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۴ ماشہ کی چائے

شربت اعجاز اور سفوف سپستان تریاق صفت مجربات ہیں۔

ھوالشافی:۔ ملٹھی، سونف، لسوڑیاں، گاؤزبان، گل سرخ ہر ایک ۳، ۴ ماشہ پانی ایک پاؤ میں جوش دے کر چھان کر میٹھا ملا کر پلا دیں۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں دن میں پلائیں۔

دیگر:۔ مغز کدو، مغز بادام، مغز فندق، خشخاش، الائچی خورد، شہد
۳ چھٹانک ۳ چھٹانک ۲ چھٹانک ۲ چھٹانک ۱ تولہ،

تمام ادویہ کو علیحدہ علیحدہ باریک کر کے سہ چند وزن ادویہ شہد میں ملا کر محفوظ کر لیں۔
ایک ایک تولہ دن میں چار بار،

عضلاتی کھانسی:۔ اس کھانسی کا تعلق پھیپھڑوں کے ساتھ ہے اس میں چہرہ

اور قارورہ میں سرخی، قبض کی زیادتی، ریاح شکم کا کثرت سے ہونا، نبض عشاری اور اس کا تیز تیز چلنا، ہلکی ہلکی حرارت ہونا، بلغم کا غلیظ ہونا اور اس کا آسانی سے اخراج نہ پانا اگر یہ حالت مسلسل قائم رہے تو پھیپھڑوں میں زخم ہو کر خون آنے لگتا ہے بعض دفعہ زخم میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے

علاج قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلائے جا سکتے ہیں۔ اگر بلغم غلیظ ہو اور خون نہ آتا ہو تو غدی عضلاتی ملین نمک ملا کر کھلائیں تو را بلغم رقیق ہو کر خارج ہونے لگے گی۔ اگر بلغم کے ساتھ خون بھی آتا ہو یا کبھی کبھار آیا ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات مفید ہو رہتے ہیں

ھوالشافی۔ گل بانسہ ۸ حصے۔ سونف ۳ حصہ۔ سفوف کرلیں، بس تیار ہے
مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ دن میں تین بار دیں۔

ھوالشافی:۔ گوند کیکر، گوند کتیرا، ست ملٹھی، —— ہر ایک ہم وزن
مقدار خوراک:۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف زیرہ کی چائے:۔

ھوالشافی:۔ سونف، مغز بادام، فلفل سیاہ، ملٹھی۔ —— ہر ایک ہم وزن
ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے تھوڑا سا پانی ملالیں۔ تاکہ گولیاں بنائی جا سکیں حب بقدر جنگلی بیر بنا لیں بوقت ضرورت گولیاں چوسیں۔

نوٹ:۔ چار پانچ گولیاں ایک خوراک میں چوسیں۔

کالی کھانسی

تعارف:۔ کوکر کھانسی، سعال دیکی، ہوپنگ کف، سعال سیاہ یا کالی کھانسی

کالی کھانسی کی سب سے بڑی صفت یہ ہوتی ہے کہ یہ دورہ سے آتی ہے اور تقریباً ہر دورہ کے دوران مندرجہ بالا تمام علامات کے ساتھ قے کی علامت بھی لاتی ہے چنانچہ جب تک قے نہیں آجاتی کھانسی کا دورہ موقوف نہیں ہوا کرتا لہٰذا اسے کالی کھانسی یا ہوپنگ کف بجائے قے والی کھانسی کہا جاتا تو زیادہ مناسب تھا کیونکہ باقی علامات پر کوئی پہچان نہیں سکتا۔

کالی کھانسی کے علاج میں ایک اہم ہدایت

کالی کھانسی میں چونکہ کھانسی کے ہر دورہ میں قے آیا کرتی ہے جس سے کھائی پی ہوئی تمام غذا یا دوا خارج ہو جایا کرتی ہے۔
لہٰذا ایسے مریض کو جب بھی غذا دی جائے یا دوا پلائی جاوے تو کھانسی و قے کے آنے کے چند منٹ بعد کھلانا پلانا چاہیے تاکہ دوسرے دورے سے قبل غذا یا دوا اپنا اثر کر چکی ہو اس طرح مریض جلد کمزور نہیں ہوتا دوا کو بھی اثر کرنے کا موقع مل جاتا ہے جس سے شفا جلد حاصل ہوتی ہے۔

ایک اور ہدایت

جس طرح ہیضہ کا علاج شدید حالتوں میں عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ سے کرنے کی بجائے غدی عضلاتی تریاق سے کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح کالی کھانسی کی شدید حالتوں میں اگر عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ سے کریں مثلاً ہر قسم کی سرد ترشی۔ ترش اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں مثلاً جوارش املی بہترین دوا ہے دہی لسی دہی بھلے آلوچھولے۔ بیسنی روٹی دوا میں

اطریفل اسطوخودوس بے انتہا مفید ہے۔

پرہیز:۔ جب عضلاتی اعصابی علاج کریں تو اعصابی اغذیہ ادویہ بند کر دیں لیکن اگر اعصابی غذا دوا سے علاج کریں تو عضلاتی غذا دوا بند کر دیں

ھوالشافی:۔ ہلدی، سنڈھ۔ نوشادر۔ آک کا دودھ
۳حصہ ۵حصہ ۴حصہ ۱حصہ

سب کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔

طریقہ استعمال:۔ نھا بچہ ہو تو نصف سے ایک گولی صبح دوپہر شام جوان کے لئے دو دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق گاؤزبان۔

ھوالشافی:۔ مرچ سیاہ، لہسن، میٹھا تیلیا۔
۲حصہ ۲حصہ ۱حصہ

ترکیب تیاری:۔ سب کو ملا کر توے پر جلالیں راکھ کو پیس کر تین گنا شہد ملا کر ایک ایک ماشہ چاٹیں، دن میں تین بار

تریاق کالی کھانسی

ہوالشافی:۔ پھٹکڑی ۲تولہ افیون ۱تولہ
دونوں کو باریک پیس کر محفوظ کرلیں نصف رتی صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔ غذا عضلاتی کھلائیں

رقیق بلغم غلیظ بلغم

جب جسم اور خون میں رطوبات بڑھ جاتی ہیں تو جسم کے کسی مقام سے سیم کی مانند ترشح

ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر یہ رطوبات ناک، کان، آنکھ، معدہ انتڑیوں میں ترشیح ہوں تو ان مخارج سے نکلنا شروع ہو جاتی ہیں اور جسم ان کے بد اثرات سے محفوظ رہتا ہے لیکن اگر ایسے مقام پر ترشیح ہوں جہاں مخرج اوپر ہو۔ اور وہ نیچے کسی خلا میں گر پڑیں جیسے پھیپھڑوں میں نزلہ گرتا ہے، شروع میں چونکہ رطوبات کا قوام رقیق ہوتا ہے اسلئے وہ کھانسی کے ساتھ رقیق اور کچی بلغم جس کا رنگ سفید ہوتا ہے خارج ہوتی ہے۔ یہی بلغم اگر پھیپھڑوں میں کئی دن تک ٹھہری رہے اور جسم میں حرارت غریزی وافر مقدار ہو تو اس بلغم میں خمیر پڑ جاتا ہے اور وہ دہی کی مانند غلیظ ہو جاتی ہے جس کا رنگ بعض دفعہ سیاہی مائل زرد یا زرد سرخی مائل ہوتا ہے ایسی صورتوں میں بعض دفعہ بلغم کے ساتھ خون بھی آنے لگتا ہے۔

اگر یہ حالت جلد ختم ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ خمیر اور ترشی سے پھیپھڑوں میں کسی نہ کسی جگہ زخم کر دیتی ہے جس سے مریض ہمیشہ کے لئے ٹی بی کا اور سل جیسی خوفناک تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اب جتنی بھی رطوبات ترشیح ہوتی ہیں فوراً ترشی کی وجہ سے دودھ کی طرح پھٹ کر دہی کی مانند غلیظ ہوتی رہتی ہیں،

علاج

رقیق اور غلیظ بلغم کا علاج ایک سمجھدار معالج فطری اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی کر سکتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے تحت بلغم تو ایک قسم کی الکلی ہے، جسے ترشی و تیزابیت سے غلیظ کر کے خارج کیا جا سکے گا۔ اور آئندہ کے لئے بھی سکریشن بند ہو جائے گی، غلیظ بلغم نے چونکہ ترشی و تیزابیت سے غلظت حاصل کی ہے لہٰذا اس کا علاج ایسی چیزوں سے کرنا ہوگا جن میں سالٹ کے اثرات پائے جائیں گے تاکہ اس کا قوام رقیق ہو جائے اور آسانی سے خارج ہو سکے۔ جاننا چاہئے ٹی بی و سل دق کا علاج اس وقت تک مشکل ہے۔ جب تک ٹی بی کے مریض کے خون میں سالٹ کے اثرات نہ بڑھا دیئے جائیں۔ مثلاً ایسی اغذیہ ادویہ کھلائی جائیں جن میں سالٹ کم و بیش مقدار میں پایا جاتا ہو مثلاً ساگ، گاجر، مولی، شلغم، پالک،

وغیرہ ادویہ میں مرچ سیاہ، نوشادر، نمک طعام، سونف، زیرہ سفید، سوڈا بائی کارب (میٹھا سوڈا)، وغیرہ،

علاج بلغم رقیق

چونکہ رقیق بلغم اعصابی عضلاتی تحریک اور رطوبات کی زیادتی سے ہوتی ہے علاج کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء کھلائیں،

نوٹ:۔ چنے کے آٹے کی روٹی ضرور کھلائیں۔

علاج غلیظ بلغم

چونکہ غلیظ اور گاڑھی بلغم عضلاتی غدی تحریک سے ہوتی ہے لہٰذا اس کے علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ اشیاء کھلائیں۔

نوٹ:۔ دیسی گندم کے آٹے کا حلوہ ضرور کھلائیں۔

آواز باریک ہونا

جب گلے میں سوزش ہو اور پھیپھڑوں میں بلغم رک جائے تو آواز بیٹھ جاتی ہے یہ صورت اعصابی اور عضلاتی دونوں تحریکوں سے ہو جاتی ہے۔ معالج کا فرض ہے کہ صحیح تحریک تعین کر کے علاج کرے۔

میں نے کئی ایسے مریضوں کا علاج کیا ہے جو کئی سالوں سے عورتوں کی طرح بولتے تھے بعض کی طرح آواز تھی۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بالکل ٹھیک ہو گئے۔ عام طور پر اعصابی تحریک سے آواز باریک ہوتی ہے اس مقصد کے لئے عضلاتی محرکات کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

عضلاتی محرک چٹنی

سرخ مرچ	لہسن	پیاز	نمک	گھی
۲ماشہ	۲½تولہ	۱تولہ	۲ماشہ	۵تولہ

تمام اشیاء کو گھی میں بھون لیں بس آواز کھول چٹنی تیار ہے مریض بغیر کسی روٹی وغیرہ کے ایسے ہی ایک دفعہ میں تمام کھالے اسی طرح شام کو بنا کر کھالے چند دنوں کے اندر گلا صاف ہو جائے گا اور آواز کھل جائے گی اگر عضلاتی تحریک ہو تو غدی اعصابی چٹنی کھلائیں

غدی محرک چٹنی

مرچ سیاہ	مغز بادام	پودینہ	دھنیا سبز	ادرک
۲ماشہ	۱تولہ	۲ماشہ	۱تولہ	۱تولہ

نمک حسبِ ضرورت، گھی ۵ تولہ، تمام اشیاء کو گھی میں بریاں کریں اور تھوڑا تھوڑا کر کے ایک دفعہ ہی مریض کو کھلا دیں انشاءاللہ چند دن استعمال کرنے سے آواز کھل جائیگی

استسقاء الصدر

استسقاء کی ماہیت اور حقیقت کی مکمل تفصیل تو استسقاء زقی کے بیان میں کروں گا۔ یہاں صرف مختصر طور پر لکھ رہا ہوں۔

جاننا چاہئے کہ قانون مفرد اعضاء کے تحت استسقاء بیماری نہیں بلکہ جگر و غدد کے افعال کی تیزی اور قلب و عضلات کی تحلیل اور اعصاب و دماغ کی تسکین سے ہوتا ہے دوسرے لفظوں میں مریض کے جسم میں خون جگر و غدد کی تیزی سے صفرا ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتا ہے اعصابی سکون کی وجہ سے اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں صفرا و حرارت کی کثرت سے عضلات میں شدید تحلیل شروع ہو جاتی ہے جس سے صفراوی رطوبات خلاؤں میں ترشیح ہونا شروع ہو جاتی ہیں جو کچھ عرصہ بعد پانی کی صورت میں ظاہر ہو جاتی ہیں جسے عرف عام میں استسقاء یا پیٹ میں پانی یا جلندھر کہتے ہیں۔

نوٹ: یاد رکھیں کہ صفراوی رطوبات کا ترشح اس مقام میں شروع ہوتا ہے جس میں شدید تحلیل ہوتی ہے اگر تمام جسم کے عضلات میں تحلیل شروع ہو تو عام جسم کا استسقاء ہو جاتا ہے جس کی شکل تمام جسم پر اماس کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔
اگر خصیوں کے عضلات میں تحلیل زیادہ ہو تو استسقاء دماغ کہتے ہیں۔ اگر پھیپھڑوں کے عضلات تحلیل ہونا شروع ہو جائیں تو استسقاء الصدر ہو جاتا ہے۔

اسباب

استسقاء الصدر کے اسباب میں وہ تمام اسباب شامل ہیں جس سے جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے ہیں۔ عام طور پر گرم خشک ماحول، چڑچڑا اور غصیلا مزاج اور گرم خشک و خشک گرم اغذیہ ادویہ اس کے اسباب میں شامل ہیں۔

علاج

چونکہ استسقاء غدی عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتا ہے لہذا اس لئے اس کے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء استعمال کرائیں۔ انشاءاللہ چند دنوں کے اندر اندر بذریعہ گردہ و مثانہ تمام پانی خارج ہو جائے گا اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہو جائے گا۔
قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی اعصابی مسہل استسقاء کے لئے بہترین دوا ہے

یادداشت

موجودہ ایلوپیتھی طریقہ علاج میں استسقاء کے لئے دو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ا۔ مدر بول ادویہ، ۲۔ دستکاری سے پانی نکالنا۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ صرف مدر بول ادویہ کا استعمال ضروری نہیں بلکہ جگر و غدد کے مشینی اعضاء کو تیز کرنا ضروری ہے تاکہ ایک طرف صفرا کی پیدائش جاری رہے دوسری طرف فاضل صفرا کا اخراج جاری رہے۔ اس اصول پر عمل کرنے سے دوبارہ پانی پڑنے کا امکان نہیں رہتا اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہو جاتا ہے۔

تپ دق کا علاج

تپ دق وسل کا اصول علاج

تپ دق وسل کا علاج لکھنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اصول علاج ذہن نشین کرایا جائے تاکہ علاج میں آسانیاں پیدا ہو جائیں۔ تپ دق کے متعلق یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ یہ مرض قابل علاج نہیں ہے یہ ایسی غلط فہمی ہے جو فرنگی معالجین کی لاعلمی سے عوام تک پہنچ گئی ہے اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جب کسی مریض کو یہ علم ہوتا ہے کہ وہ تپ دق میں مبتلا ہے تو اس کا دل بیٹھ جاتا ہے سر میں چکر آجاتا ہے اس کی جرأت ختم ہو جاتی ہے اُسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ اب اس کی زندگی قریب اختتام ہے گویا وہ آدمی موت مر چکا ہوتا ہے اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان کے اندر جو قوت مدافعت قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی ہے وہ اس کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے اور مرض اس پر پوری طرح غلبہ پا لیتا ہے۔ کسی مرض کا علاج نہ جاننا اور بات ہے اور اس مرض کا علاج نہ ہونا اور بات ہے۔ قدرت بہت فیاض واقع ہوئی ہے اس نے اس دنیا میں جو امراض و تکالیف اور مصیبتیں پیدا کی ہیں ساتھ ہی ان کا یقینی علاج یعنی رد عمل بھی پیدا کر دیا ہے۔

تپ دق کا شرطیہ علاج موجد قانون مفرد اعضا جناب الحاج

قرآن حکیم کا ارشاد ہے لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ تپ دق کا علاج پیدا نہ کیا ہو حقیقت یہ ہے کہ قدرت نے تپ دق کا یقینی بے خطا علاج پیدا کیا ہے۔

تپ دق کا شرطیہ علاج موجد قانون مفرد اعضا جناب الحاج حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانیؒ صاحب نے دعویٰ کے ساتھ پیش کیا تھا جس پر عمل کر کے ہزاروں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔

اصول علاج:۔ اصول علاج میں تین صورتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

۱۔ حرارت اور رطوبت کا پیدا کرنا۔ ۲۔ سوزش و ورم کا رفع کرنا۔ ۳۔ قابض اشیاء سے پرہیز کرنا۔

جن کی تفصیل یہ ہے۔

عام طور پر خصوصاً فرنگی ڈاکٹر بخار کی حرارت کو علامت کی بجائے مرض خیال کرتے ہیں اور دافع بخار اور قاطع حرارت ادویات استعمال کراتے ہیں جو بالکل غلط ہے کیونکہ تپ دق ہمیشہ عضلاتی سوزش سے ہوتا ہے اس لئے اگر دافع بخار اور دافع سخار ادویات دی جائیں تو سوزش و ورم میں اضافہ ہو جائے گا اور مرض کم ہونے کی بجائے بڑھے گا۔

دافع بخار اور قاطع حرارت ادویہ اور اغذیہ کا استعمال ایک اندھا اور علاماتی علاج ہے جیسے فرنگی ڈاکٹر ٹی بی کے جراثیم کو ہلاک کرنے یا اس زہر کو فنا کرنے کے لئے بندوقیں اٹھائے پھرتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ کوئی دوا یا غذا اس وقت تک جراثیم کو ہلاک نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ جسم میں حرارت و رطوبت کو بڑھا نہ دے رطوبت کا بڑھا دینا نہ صرف سوزش و ورم کے لئے مفید ہے بلکہ ہر قسم کے جراثیم اور ان کے زہر کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔

چند ضروری ہدایات

علاج کے دوران بعض مریضوں میں ایسی علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں جن سے مریض اور ان کے لواحقین گھبرا جاتے ہیں بلکہ بعض معالج بھی گھبرا کر علاج تبدیل کر دیتے ہیں جس سے علاج ناکام ہو جاتا ہے۔ علاج کے دوران نئی علامات سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ علاج جاری رکھیں۔

- اگر مریض کو بلغم زیادہ آنے لگے تو اسے روکنے کی کوشش نہ کریں بلکہ زیادہ مخرج بلغم دوائیں دینی چاہئیں تاکہ زرد رنگ کی بلغم سفید رنگ میں تبدیل ہو جائے جب بلغم سفید رنگ کی آنی شروع ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ تپ دق ختم ہو رہا ہے۔
- تپ دق کے مریض کو کبھی کھانسی روکنے کی دوا تجویز نہ کریں کیونکہ کھانسی مرض نہیں ہے

یہ ایک علامت ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ پھیپھڑوں میں غیر طبعی مواد موجود ہے اسے ہر حال میں خارج کیا جائے اگر کھانسی روکنے کی کوشش کی گئی تو وہ مواد جو پھیپھڑوں میں پڑا ہوا ہے پھیپھڑوں میں زخم کر دے گا جس سے خون کا آنا یقینی ہے اس لئے مریض کے مجبور کرنے پر بھی کھانسی کو روکنے کی کوشش نہ کریں۔

بخار اتارنے کے لئے خواہ مخواہ وقت ضائع نہ کریں بلکہ مریض میں حرارت غریزی بحال کرنے کی کوشش کریں تاکہ سوزش تحلیل ہو کر بخار اتر جائے۔

اس مرض میں قے اور اسہال نہیں ہوا کرتے زیادہ سے زیادہ جی متلاتا ہے یا ہیضہ ہو جاتی ہے ان کو بند نہ کریں بلکہ کوشش کریں کہ قے اور اسہال شروع ہو جائیں دوران علاج کافی مریضوں پر تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ مریض کو بغیر کسی مسہل یا قے آور دوا کے زبردست قے اور اسہال شروع ہو گئے جن سے جسم کا تمام زہر خارج ہو کر صحت بحال ہو گئی۔ کمال یہ ہے کہ جن مریضوں کو قے و اسہال شروع ہو گئے وہ صرف چند دنوں میں صحت یاب ہو گئے۔

تپ دق کے مریض کیلئے غذا

تپ دق کے مریض کی غذا میں تین باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ غذا حرارت پیدا کرنے والی ہو۔

۲۔ غذا قابض نہ ہو بلکہ رطوبت پیدا کرنے والی ہو۔

۳۔ غذا محلول شکل میں ہو یعنی پینے کے قابل ہو اگر چبائی جائے تو دانتوں کو محنت نہ کرنی پڑے۔

محلول اغذیہ ہیں شہد، سونف، گل سرخ کی چائے، گوشت کا شوربہ، حریرہ بادام حریرہ چہار مغز، کدو کش سبزی کا سالن، پھلوں کا رس، دودھ گھی وغیرہ ان میں اغذیہ

پکا کر تیار کی جائیں۔ ان میں دیسی گھی کا ہونا ضروری ہے۔

جب بلغم غلیظ آنا کم ہو جائے، خون آنا بند ہو جائے، بخار اتر جائے تو بھی سابقہ اغذیہ جاری رکھیں تاکہ جسم میں ردعمل پڑھ کر دوبارہ مرض کے عود کرنے کا خدشہ نہ رہے۔

تپ دق کے مریض کو اگر بکری کا دودھ اور گوشت دیا جائے تو بے حد مفید رہتا ہے شروع علاج میں دودھ کو پھاڑ کر صرف اس کا پانی دیں اس کا پنیر بدن پر ملنا چاہئے۔ دودھ اونٹنی بھی بے حد مفید ہے، سبزیوں میں شلغم، پالک، ساگ، گاجر، مونگرے، مولی حلوہ گاجر وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ تپ دق کے مریض کے لئے گندم کے آٹے کا تر تر حلوہ بہترین غذا ہے جو بلغم کے اخراج میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

دوائی علاج

تپ دق کے مریض کا علاج کرتے وقت مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ دوائی علاج بھی کریں۔ اور کوشش کریں کہ مریض کے جسم کی کاربن اور ترشی جلد ختم ہو۔ اس لئے علاج کے دوران واضح ترش اغذیہ ادویہ یا اشیا کھلائیں۔ ان ادویہ میں یہ صفت بھی ہونی چاہئے کہ وہ حرارت و رطوبت کی حامل ہوں یہ صفت غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ میں ہوتی ہے ان کے استعمال سے ایک طرف گرم رطوبت کا ترشح ہوتا ہے جس سے خشکی رفع ہوتی ہے دوسری طرف کاربن اور ترشی تحلیل ہوتی ہے جس سے عضلاتی سوزش بھی تحلیل ہو جاتی ہے۔

ذہن نشین کرلیں کہ تپ دق کے مریض کو دافع تعفن (اینٹی سپٹک) قاتل جراثیم ادویہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ ایسی اکثر سوزش اور تحریک میں تیزی پیدا کر دیتی ہیں جس سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ادویات حرارت غریزی کو جو زندگی تک ہر آفت کا مقابلہ کیا کرتی ہے۔ ٹھنڈا کر کے ختم کر دیتی ہے۔ ایسے مریضوں کو تو ہر قسم کی ترش اغذیہ ادویہ بلکہ سرخ رنگ سے بھی پرہیز کرنا لازمی ہے کیونکہ سرخ اشیاء اور سرخ رنگ میں ترشی و کاربن

ہوتی ہے جو تپ دق و سل کے لئے انتہائی مضر ہے۔

تپ دق کے مریض کی تحریک ہمیشہ شروع میں عضلاتی اعصابی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ عضلاتی غدی ہو جاتی ہے اگر یہی صورت اور بڑھ جائے تو غدی عضلاتی ہو کر سل میں تبدیل ہو جاتی ہے اس وقت بلغم کے پیپ آنی شروع ہو جاتی ہے تپ دق کا مریض جب بغرض علاج مطب میں آئے تو اول اس کی نبض دیکھ کر یقین کریں اگر ضرورت پڑے تو بلغم و قارورہ بھی دیکھ لیں تاکہ تشخیص میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے، نبض قارورہ بلغم کا معائنہ کر چکنے کے بعد اول تا آخر مریض کو اس مرض کی تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیں تاکہ مریض کے دل میں مرض کا جو خوف ہے اسے ہر ممکن طریقے سے دور کیا جا سکے، جب مریض اپنی مرض کی تشخیص سے مطمئن ہو جائے تو پہلے غذائی علاج تجویز کریں جب غذائی علاج سے کچھ افاقہ معلوم ہو تو پھر دوائی علاج تجویز کریں تاکہ جلد از جلد مرض سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ جب مریض کو دوا شروع کرنی ہو تو اول یہ معلوم کریں کہ اسے بلغم کے ساتھ یا کسی راستہ سے خون تو نہیں آ رہا۔ اگر ایسی صورت ہو تو فوراً کو پیاکے اعصابی غدی تریاق اور غدی اعصابی ملین ملا کر کھلانا شروع کر دیں انشاء اللہ نہ تو دوبارہ خون آئے گا اور نہ ہی دوبارہ تکلیف ہو گی۔

اگر تپ دق کے مریض کو خون نہ آتا ہو تو ابتدا سے ہی غدی اعصابی غذا دوا شروع کرا دیں ان میں ملین، مسہل، اکسیر، تریاق وغیرہ سے جسے مناسب سمجھیں کھلائیں انشاء اللہ بھوک کھل جائے گی، بخار غائب ہو گا، بلغم آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔

مجربات تپ دق

تریاق تپ دق ۱

شیر مدار ۱ تولہ ، ہلدی خالص سفوف ۱۵ تولہ

ترکیب تیاری :- پہلے ہلدی کو باریک کر کے شیر مدار ملا کر کم از کم ایک گھنٹہ تک کھرل کریں۔ بعد ازاں گوند کی مدد سے حب نخودی تیار کر لیں،

مقدار خوراک :- ایک تا دو گولی دن میں چار بار ہمراہ سونف، گل سرخ کی چائے

افعال اثرات :- اعصابی غدی ہیں، اعصاب میں شدید تحریک پیدا رطوبات کی پیدائش بڑھا دیتا ہے۔ جس سے خون کا آنا فوراً بند ہو جاتا ہے ایک ہفتہ کے اندر اندر کھانسی اور بخار کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تین ہفتہ بعد طاقت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ صرف ایک ماہ میں مریض صحت یاب ہو کر اپنے کام کاج کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور باقی ماندہ زندگی صحت، مسرت شادمانی اور کامیابی سے گزارتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضا کے تحت یہ علاج نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے۔

تریاق تپ دق ۲

شیر مدار ۵ تولہ ، نوشادر ٹھیکری ۵ تولہ ، سہاگہ بریاں ۵ تولہ ، ہلدی ۱۰ تولہ

ترکیب تیاری :- سب دواؤں کو کوفتہ بیختہ کر کے لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب شیر مدار دواؤں میں جذب ہو جائے اور مرکب کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے تو فوراً آگ سے نیچے اتار کر باریک کر کے حب نخودی تیار کر لیں۔

مقدار خوراک :- ایک گولی سے ۲ گولی ہمراہ سونف، زیرہ سفید، گل سرخ کی چائے دن میں تین بار پلائیں۔

افعال اثرات :- تریاق ۱ کے اثرات کا حامل ہے لیکن اس سے کئی گنا تیز ہے نہایت ہاضم ہے اور مخرج بلغم ہے۔

سفوف تپ دق

گوند کیکر ۱ تولہ، ست ملٹھی ۱ تولہ، سونف ۱ تولہ، ہلدی ۱ تولہ، گوند کتیرا ۱ تولہ، برگ بانسہ ۱ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے سفوف بنا لیں، ۱، ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی یا دودھ شیریں

دوائے اسہال

تپ دق کے آخری درجہ میں اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے نسخہ بہترین فوائد کا حامل ہے۔

ھوالشافی:۔ اجوائن دیسی ۱ تولہ، رائی ۱ تولہ، سنڈھ ۱ تولہ، تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ۱½ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ اجوائن،

مندرجہ بالا نسخہ ایسے اسہال میں مفید ہے جن کے دوران باوجود پاخانہ کی صورت میں آنے کے پیٹ میں اپھارہ آجاتا ہو اس نسخہ کے کھلانے سے ایک طرف پاخانے بند ہوں گے دوسری طرف ہوا بھر نا بند ہو جائے گی۔

سل

سل کے متعلق ایک مقولہ مشہور کہ تپ دق سے سل ہو سکتی ہے سل سے تپدق نہیں ہو سکتا۔ قانون مفرد اعضا اس کی یوں تشریح کرتا ہے۔ تپ دق جب دوسرے تیسرے درجے میں پہنچتا ہے تو عضلاتی غدی شدید تحریک ہو جاتی ہے جوں جوں غدد میں تحریک بڑھتی ہے تو پھیپھڑوں کے عضلاتی ساخت کے زخم تحلیل ہونا شروع ہو جاتے ہیں ان میں رکے ہوئے مواد پیپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بلغم بھی پتلی اور بدبودار ہو جاتی ہے جب نکلتی ہے تو اس کے ساتھ پیپ بھی خارج ہوتی ہے اس حالت کو متقدمین سل کا نام دیتے ہیں یہ صورت براہ راست غدی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اور تپ دق کے علاج میں گرم خشک اغذیہ ادویہ سے بھی ہو سکتی ہے اس وقت غدی

عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔

علاج

چونکہ سل غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے اس کے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ کھلائیں، ان میں مدر بول اغذیہ ادویہ کا استعمال ضرور کریں تاکہ ادرار کے ذریعہ فضلات جلد خارج کئے جا سکیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا پر تیار کئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔ دیگر مجربات میں وہ تمام مجربات استعمال کئے جا سکتے ہیں جو استسقار ذقی کے لئے مفید ہیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ تخم ترب ½ تولہ، سونف ½ تولہ، نوشادر ½ تولہ، مرچ سیاہ ½ تولہ، سنڈھ ½ تولہ، ریوند عصارہ ۱ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں،

مقدار خوراک:۔ ۴ رتی سے ۱ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۵ ماشہ، زیرہ سفید کیا جاتے ہیں۔

دمہ

قانون مفرد اعضا کے تحت نہ تپ دق و سل بیماریاں ہیں نہ دمہ۔ بلکہ یہ پھیپھڑوں کے مختلف مفرد اعضا کی سوزش سے ہونے ہونے والی علامات ہیں۔ تپ دق و سل کے متعلق تو مختصر معلومات اور ان کا علاج تحریر کر دیا ہے اب دمہ کے متعلق لکھ رہا ہوں لفظ دمہ دم سے نکلا ہے اور دم کے معنی سانس کے ہیں جس مریض کا سانس تنگی سے آتا ہو سانس پھولتا ہو جلدی جلدی سانس لینا پڑتا ہو دمہ کہلاتا ہے۔

یہ بالکل ایسی علامت ہے جیسے تیز چلنے دوڑنے اور اوپر چڑھنے پر عارضی طور پیدا

ہوتی ہے جو ہوائی نالی اعضا کی غیر طبعی حرکات اور صورت سے پیدا ہوتی ہے جس میں کبھی نسیم (آکسیجن) کی کمی اور دخان (کاربن ڈائی آکسائیڈ) کی زیادتی یا کبھی نسیم کی زیادتی اور دخان کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

غلط فہمی

ایک طرف تو عوام میں یہ غلط فہمی ہے کہ دمہ کا کوئی علاج نہیں اور وہ دمہ موت کے آخری سانس کے ساتھ جاتا ہے دوسری طرف معالجین میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ کوئی ایسی چیز یا تریاق تیار ہو جائے جو ہر قسم کے دمہ کے لئے شرطیہ اور بے خطا ہو۔ سب سے بڑے عطائی فرنگی ڈاکٹر ہیں جو اپنی دکانداری چمکانے اور بزنس کو فروغ دینے کے لئے دمہ کے علاج کے لئے سینکڑوں دوائیں تیار کر کے امریکہ یورپ سے ہمارے ملک میں روانہ کرتے رہتے ہیں ان میں ایک بھی مفید ثابت نہیں ہوئی۔

ہر دو تین سال بعد یورپ کے کسی نہ کسی ملک سے یا امریکہ کے کسی نہ کسی حصہ سے کوئی نہ کوئی نئی دوا تیار ہو کر یہاں پہنچ جاتی ہے مریض شوق سے خریدتے ہیں مگر مرض دمہ میں ایک بال برابر کا فرق نہیں ہوتا شفا تو بہت دور کی بات ہے البتہ مرض کا دورہ روکنے کے لئے چند مخدرات مخصوص کئے ہوتے ہیں جن کو وقتی طور پر روکا جاتا ہے آہستہ آہستہ مریض ان مخدرات کا عادی ہو جاتا ہے اول ان کی مقدار زیادہ کرتا ہے بعد میں خود ہی ان زہریلے اثرات سے موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

کیا کوئی فرنگی ڈاکٹر یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ ان کی طب میں کوئی ایسی دوا ہے جو ہر قسم کے دمہ کے لئے یقینی ہو یا کسی خاص قسم کے دمہ کے لئے مفید ہو۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ان کو دمہ کی حقیقت کا صحیح علم بھی نہیں ہے پھر بھلا علاج میں کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ نزلہ، زکام، کھانسی اور نمونیہ وغیرہ کے جراثیم ان کو نظر نہیں آتے لیکن دمہ (استھما) کے جراثیم ان کو نظر نہیں آتے کہ ان کو فنا کر کے ان کا علاج کر لیں

فرنگی کے تجارتی ہتھکنڈے (بزنس ٹیکٹ) ایسے ہیں کہ عوام متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے کسی کمپنی کی طرف سے پریس میں شائع ہوتا ہے کہ فلاں ملک میں ایک ڈاکٹر نے دمہ کیلئے ایک دوا ایجاد کر لی ہے یا ایک بوٹی پر تجربات کئے ہیں یا فلاں دوا کے جوہر سے ایک اکسیر بنائی ہے جو بہت زیادہ مفید ہے اور بے شمار مریضوں پر تجربہ کیا ہے۔ بہت سے پرانے مریضوں کو آرام آگیا ہے پھر چند دنوں بعد ہی دوا بازار میں آجاتی ہے لیکن نتیجہ سے آگے نہیں بڑھتا۔

دمہ کی اقسام

جاننا چاہئے کہ دمہ کی تین اقسام ہیں۔ ۱۔ نزلی دمہ۔ ۲۔ قلبی دمہ۔ ۳۔ کلوی دمہ۔ قانون مفرد اعضا کے تحت ان تینوں صورتوں کو عصبی دمہ، عضلاتی دمہ، اور غدی دمہ بھی کہہ سکتے ہیں ہر قسم کے دمہ کی صورتیں ان کے تحت ہی آجاتی ہیں۔

ہوائی نالی اعضائے صدر معدہ اور جگر و طحال کی یہ سوزش و اورام بعد شیوع و قروح سے تنگی تنفس اور دمہ کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں اسی طرح ریح، استرخار اور تشنج کو بھی ان کے تحت غور کرنا چاہئے

اعصابی دمہ

اس قسم کے دمہ میں نزلی دمہ، بلغمی دمہ، استرخائی دمہ، بھی شریک ہیں۔ مریض کے اعضائے صدر پر رطوبات کی زیادتی ہوتی ہے۔ اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں بلغم کا اخراج مشکل ہو جاتا ہے کوشش کے بعد بھی خارج نہیں ہوتی جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بلغم اتنی رقیق (پتلی) ہوتی ہے کہ پھیپھڑوں کے قابو نہیں آسکتی شدید کشمکش سے اکثر قے ہو جاتی ہے قارورہ سفید اور غیر منہضم ہوتا ہے کبھی رطوبات کا دباؤ پھیپھڑوں کی طرف بڑھ کر شدید دورہ کی صورت پیدا کر دیتا ہے لیکن انتڑیوں کی طرف کم ہو کر شدید قبض پیدا کر دیتا ہے ایسی صورت میں مریض کو بلغمی

مسہل ضرور دیئے جائیں۔

علاج

قانون مفرد اعضاء اعصابی دمہ کا علاج عضلاتی تحریک کی اغذیہ ادویہ اشیاء سے کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ جس کی دو صورتیں ہیں ۱۔ عضلاتی اعصابی ۲۔ عضلاتی غدی۔ حکیم کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ اس وقت عضلاتی اعصابی ادویہ کی ضرورت ہے یا عضلاتی غدی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں جو نہایت مؤثر و مفید ہیں

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں

ھوالشافی ۔ تزبات ، بالچھڑ، جائفل، خولنجان، درونج عقربی، لونگ، شنگرف دارچینی، ہر ایک ہم وزن، شہد سہ چند وزن ادویہ،

ترکیب تیاری :۔ سوائے شنگرف کے باقی تمام ادویہ کو باریک پیس اور شنگرف کو ایک گھنٹہ علیحدہ کھرل کر کے دوسری ادویہ میں ملا لیں پھر شہد گرم کر کے تمام ادویہ کا سفوف ملا لیں بس تریاق دمہ تر رہے

مقدار خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین مرتبہ ہمراہ قہوہ استعمال کریں

نوٹ :۔ اگر قبض ہو تو فارماکوپیا والا غدی عضلاتی مسہل فی خوراک شامل کریں۔ بلغم کو غلیظ کرنے اور خارج کرنے کے قابل بنانے کے لئے ہی بہترین نسخہ ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ہوالشافی :۔ کشتہ نیلا توتیا ۲ حصہ، کشتہ سنکھیا ۲ حصہ، کشتہ بارہ سنگھا ۴ حصہ دونوں کشتے کسی شے میں کئے ہوئے ہوں۔ سفوف جنگلی پیاز ۵ حصے۔ تمام ادویہ کو ملا کر ½ گھنٹہ کھرل کریں۔ بس تیار ہے۔

خوراک :۔ ایک رتی سے ایک ماشہ تک دن میں تین بار منقی میں ڈال کر دیں۔

غذا :۔ صبح بھنے چنے حب منشار کھا کر قہوہ لونگ ، دارچینی پلائیں۔

پرہیز :۔ کوئی گوشت، کوئی ساگ، اچار، پکوڑے، ٹماٹر، دہی بھلے، آلو چھولے ترش لسی وغیرہ۔ **شاہد** :۔ صرف لونگ ۲ عدد دارچینی ۱ ماشہ کا قہوہ پلا دیں۔

غدی دمہ

اس دمہ میں غشائے مخاطی جگر اور گردوں کے افعال میں خرابی ہوتی ہے۔ بلغم پتلی و غلیظ۔ رنگ زردی مائل۔ اکثر چہرے اور قارورے میں زردی، کبھی جی متلاتا ہے کبھی مروڑ کی صورت ہوتی ہے۔ بعض وقت پیشاب میں جلن اور ضعف قلب کی مریض شکایت کرتا ہے

علاج

چونکہ غدی دمہ کا علاج اعصابی تحریک کی اغذیہ ادویہ سے ہے اس لئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے تمام اعصابی غدی نسخے اعصابی عضلاتی نسخہ جات مفید ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی :۔ ملٹھی گاؤزبان، ہلدی، سونف، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک :۔ ۲،۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف، گل سرخ کی چائے۔

ہوالشافی :۔ کشتہ ہلدی ۱ حصہ، سہاگہ ۱ حصہ۔ ریٹھا ۴ حصہ۔

اول ریٹھا کا سفوف کر لیں پھر دوسری چیزیں ملا لیں، اکسیر غدی دمہ تیار ہے

مقدار خوراک :۔ ایک رتی سے ایک ماشہ،

عضلاتی دمہ

اس دمہ میں تشنجی دمہ، ریحی دمہ اور معدی دمہ بھی شریک ہیں پیٹ میں ریاح، شکم میں قبض کی زیادتی، خشکی چہرہ اور قارورہ، دل کا گھبرانا، نبض تیز، بلغم غلیظ، حرارت کا بڑھ جانا۔

ہوالشافی :۔ کشتہ شنگرف ۱ حصہ، کشتہ بارہ سنگھا ۲ حصہ، رائی ۴ حصہ،

اول رائی باریک کر لیں پھر دونوں کشتے تھوڑا تھوڑا کر کے ملا دیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک :۔ ۱ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی،

نفث الدم و نفث المدہ

نفث الدم سے مراد خون تھوکنا اور نفث المدہ سے مراد پیپ تھوکنا ہے۔ نفث الدم میں اکثر ٹی بی یعنی تپ دق کے مریض مبتلا ہوتے ہیں۔ پیپ جگر کے مریض تھوکتے ہیں۔

لاحاصل اقدام کسی مریض کو بلغم کے ساتھ خون آئے یا خونی قے آئے۔ ڈاکٹر حضرات فوراً یہ حکم صادر کرتے ہیں کہ جاؤ فوراً ایکسرے کرا کر لاؤ۔

ایک واقعہ ایک دفعہ دنیاپور کے قانون گو کے نوجوان لڑکے کو خونی قے آنے لگی پریشانی کے عالم میں وہ ناچار مجھے بھی بلا کر لے گئے۔ اور مقامی سول ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب کو بھی لائے لڑکا پہلے بھی دو دفعہ خونی قے کر چکا تھا اور اب ہماری موجودگی میں وہ بھی قے آئی ڈاکٹر نے لڑکے کے والد صاحب کو کہا کہ بھئی اسے ملتان یا بہاول پور لے جاؤ اور ایکسرے کرا کے لاؤ۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا! آپ ذرا عقلمندی سے تو مشورہ دیں آپ دیکھ رہے ہیں لڑکے کو بار بار خونی قے آ رہی ہے آپ اسے فوری امداد پہنچائے بغیر ایکسرے کا مشورہ دے رہے ہیں اگر اسے ایک دو دفعہ اور قے آ گئی تو یہ ایکسرے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا۔

ایک سوال یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کسی مریض کو خون آ رہا ہو تو وہ پھیپھڑے معدہ گلا یا منہ کے کسی زخم سے ہی آئے گا معالج جو ایکسرے کا مشورہ دیتا ہے اسے ایکسرے کیا بتائے گا صاف ظاہر ہے کہ ایکسرے میں بھی کسی مقام پر زخم کا نشان ظاہر ہو گا اس لئے اصول علاج میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا افسوس کہ ڈاکٹروں کی دیکھا دیکھی بعض حکیم حضرات بھی ایسے مریضوں کو ایکسرے کا لاحاصل مشورہ دینے لگے ہیں جب کہ طبی اسلامی میں خون کے اخراج اور بند کرنے کا واضح

اصول موجود ہے۔

اصول اخراج خون جسم انسان میں کسی جگہ سے خون یا رطوبات کا اخراج ہو تو یہ دونوں صورتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں جب خون کا اخراج ہو گا تو رطوبات بند ہوں گی۔ اور جب رطوبات کا اخراج ہو گا تو خون بند ہو گا اور جسم میں رطوبات کی کثرت ہو گی۔ اس اصول اور کلیہ کو سمجھ لینے کے بعد ہر قسم کے اخراج خون اور رطوبات کی زیادتی کا اخراج آسانی سے سمجھا اور روکا جا سکتا ہے۔

ذہن نشین کر لیں کہ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جسم انسانی میں کسی جگہ سے خون کا اخراج ہوتا ہے تو اس وقت عضلاتی تحریک یا سوزش ہوتی ہے چونکہ عضلاتی تحریک کی دو صورتیں ہیں ایک عضلاتی اعصابی اور دوسرے عضلاتی غدی ہیں۔ اول صورت میں خون کا اخراج سر سے لے کر معدہ تک کے اعضاء تک زیادہ رہتا ہے دوسری صورت میں جگر سے لے کر مثانہ، گردے، رحم مقعد تک زیادہ رہتا ہے۔

رطوبات کا اخراج اعصابی تحریک یا سوزش سے ہوتا ہے۔ چونکہ اعصابی تحریک کی دو صورتیں ہیں اس لئے جب اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے تو رطوبات کا اخراج سر سے پیٹ تک زیادہ رہتا ہے جب اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے تو رطوبات کا اخراج گردوں کے نیچے قارورہ مقعد اور رحم سے ہوتا ہے۔

نفث المدہ (پیپ تھوکنا)

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق پیپ صرف غدی تحریک میں ہی پیدا ہوتی ہے اور یہ کسی نہ کسی زخم یا پھوڑے میں ہی پیدا ہوتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہر قسم کے پھوڑے اگر جلد تحلیل ہو جائیں تو وہاں پیپ پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر غلط علاج کی وجہ سے قائم رہ جائیں تو ان میں پیپ پڑنا بھی ضروری

ہو جاتا ہے اگر طبیعت میں ردعمل زیادہ نہ ہو تو خود بخود پیپ پڑجاتی ہے ورنہ ایک ذہین معالج غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ کو استعمال کر کے پھوڑے میں پیپ پڑنے کی استعداد بڑھا کر پیپ پیدا کر لیتا ہے جس سے پھوڑے کا تمام گندا مواد پیپ کی صورت میں خارج ہو کر زخم مندمل ہو جاتا ہے

یہی صورت پھیپھڑوں کے زخم اور ورم میں پیدا ہوتی ہے جب ٹی بی کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہو جائے تو اس کے پھیپھڑوں کے زخموں میں پیپ پڑجاتی ہے بعض دفعہ ذات الجنب جو پھیپھڑوں کی غشاء مخاطی کی سوزش و ورم سے ہوتا ہے اس وقت غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس ورم میں اکثر پیپ پڑجایا کرتی ہے اگر یہ مزمن صورت اختیار کر جائے تو اسے سل کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

علاج چونکہ پیپ غدی عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اس لئے غدی اعصابی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ ادویہ بطور علاج استعمال کریں

تریاق پیپ تھوکنا

ھوالشافی: سہاگہ، مرچ سیاہ، نوشادر، قلمی شورہ، ریوند عصارہ، ہر ایک ہم وزن مقدار خوراک۔ ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۳ ماشہ گل سرخ ۳ ماشہ کی چائے یا اونٹنی کا دودھ۔

غذا: صبح: نمک کی چھیا کھلا کر اونٹنی کا دودھ پلائیں۔

دوپہر: کدو، توری ٹینڈے، نمک کا ساگ، مونگرے مولی، گاجر کا سالن،

شام: صرف اونٹنی کا دودھ گرم کر کے پلائیں انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے پیپ آنا بند ہو جائے گی۔

نوٹ: یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ سل کا مریض جو پیپ تھوکتا ہے اس کا علاج استسقاء زقی کے اصولوں پر کریں۔

استسقاء زقی کی تمام اغذیہ ادویہ دل کے مریض کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

خُناق

جس طرح پھیپھڑوں میں پیدا ہونے والی تمام علامات میں نمونیہ ایک ایسی علامت ہے جس کے ظاہر ہونے اور صحیح علاج نہ ہونے سے چند گھنٹوں کے اندر اندر مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح زخرہ میں پیدا ہونے والی علامات میں خناق ایک ایسی علامت ہے جس کے ظاہر ہونے کے چند گھنٹوں کے اندر اندر صحیح علاج نہ ہونے کی وجہ سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے جس طرح نمونیہ پھیپھڑوں کے عضلات کی سوزش اور ورم سے ہوتا ہے زخرہ کی اہمیت و ضرورت پھیپھڑوں کے لئے بے حد مفید ہے کیونکہ پھیپھڑوں کے اندر تازہ ہوا زخرہ میں سے ہی جاتی ہے اور اندر کی کاربن ڈائی اکسائڈ والی ہوا بھی زخرہ کے راستے خارج ہوتی ہے اگر ہوا کی آمدورفت چند لمحے بھی بند ہو جائے یا کم ہو جائے تو موت واقع ہونے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ جب زخرہ میں ورم ہو جاتا ہے تو ہوا کی آمدورفت کا راستہ بند ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے کھانسنے سے شدید درد ہوتا ہے ورم ورم بڑھتے گلے تک پہنچ جاتا ہے جس سے مریض کو نگلنے اور کھانے پینے میں تکلیف ہونے لگتی ہے آہستہ آہستہ گلا بھی بند ہو جاتا ہے ایک قطرہ پانی بھی پیا نہیں جاتا۔ اس وقت مریض کی حالت قابل رحم ہوتی ہے اگر یہ صورت کچھ دیر قائم رہے تو اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

علاج قانون مفرد اعضا ہر مرض کا علاج بالاعضا کرنے کی ہدایت کرتا ہے اس کے نزدیک نہ جراثیم اہمیت رکھتے ہیں نہ کسی قسم کی چھوت۔

معالج کا فرض ہے کہ جسم میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی علامات کو بالاعضا سمجھے اور مسکن اعضا کو تحریک میں کر محرک عضو کی سوزش کو تحلیل کرے اس طرح کا اصولی علاج کبھی ناکام نہیں ہوگا۔

خناق کے علاج میں سب سے بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ اس کی تشخیص بالاعضا نہیں کی جاتی اور نہ ہی بالاعضا کوئی نسخہ استعمال کرایا جاتا ہے بلکہ سنے سنائے اور کتابوں میں درج مجربات جن کی لمبی چوڑی تعریفیں لکھی ہوتی ہیں استعمال کراتے ہیں اکثر نسخے کھانے اور پلانے کے ہوتے ہیں حالانکہ مریض ایک قطرہ ایک بھی نہیں نگل سکتا خناق کے علاج کے لئے نسخہ جات تو بہت ہیں لیکن یہاں صرف ایک ایسا نسخہ پیش کر رہا ہوں جس کے استعمال سے پانچ منٹ کے اندر آسانی سے جی بھر کر دودھ گھی یا پانی پی سکتا ہے آہستہ آہستہ تمام سوزش تحلیل ہو کر خناق غائب ہو جاتا ہے اس نسخہ کے استعمال سے آج تک کوئی مریض ناکام نہیں ہوا۔ نہایت سستا بے ضرر اور یقینی نسخہ ہے۔

تریاق خناق

ہوالشافی:۔ پوست ریٹھا ۲ عدد، پانی ۱پاؤ۔

ترکیب تیاری پوست ریٹھہ کو توڑ پھوڑ کر پانی میں جوش دیں پھر اس طرح پھینٹیں جیسے چائے کو پھینٹتے ہیں اس طرح خوب جھاگ اٹھے گی جب نیم گرم ہو جائے تو مریض کو کہیں کہ گھونٹ بھر پانی منہ میں ڈال کر غرغرے کرے، غرغرے کرتے ہی گلے میں سے نہایت لیسدار غلیظ بلغم خارج ہوگا۔ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ خوب زور سے گلے سے نکلنے والے مواد کو خارج کرے جب پانی ختم ہو جائے تو دودھ گھی

گرم کر کے پلا دیں یا گرم پانی یا سونف کا قہوہ پلا دیں، بہتر دودھ گھی ہے اگر ضرورت ہو تو ایک دفعہ پھر غرغرے کرا دیں۔

غذا مکھن، مغز بادام یا حلوہ بادام، یا ثمر سبز گندم کے آٹے کا حلوہ، گاجر کا حلوہ یا گلقند وغیرہ، سبزیوں میں سے کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، شلغم، مونگرے، گاجر وغیرہ کالی مرچ ڈال کر پکا دیں۔

نوٹ:۔ اگر مریض اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ وہ غرغرے بھی نہ کر سکتا ہو تو گلے پر یہ لیپ لگائیں

ہوالشافی:۔ پوست ریٹھا ۲ عدد، شیر عشر نصف تولہ، نوشادر ۱ تولہ، سہاگہ ۱ تولہ

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کر کے شیر عشر میں ملائیں یہ تمام دوا نصف صبح اور نصف شام گلے پر لیپ کرا دیں جب گلا کچھ درست ہو اور مریض غرغرے کرنے کے قابل ہو جائے تو مندرجہ بالا تریاق خناق سے غرغرے کرائیں، انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔

دوائی علاج جب مریض غرغرے کر کے دودھ گھی پی لے تو اس کے بعد بعد غدی اعصابی مسہل اور غدی اعصابی ملین ملا کر دن میں چار بار دیں۔ بہت جلد خناق رفع ہو کر صحت بحال ہو جائے گی۔

تکالیف فم

ہونٹ، زبان، گلے کی تکلیف دہ علامات

ہونٹ کے چھالے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ کی پھنسیاں	بثور الشفت	HERPES LABIALIS

تعارف:۔ لبوں پر اور اول چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی ہیں پھر ایک دو دن کے وقفہ سے پانی نما رطوبت سے بھر جاتی ہیں چند دن بعد ان میں وہی پانی گاڑھی لیس دار پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے شروع اور آخر میں خارش ہوتی ہے جب پھنسیاں نکلتی ہیں تو ہونٹ اکڑ جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں بعض دفعہ شدت مرض سے سر اور کنپٹی میں درد ہوتی ہے۔

منہ پر چھالے اکثر تو بخار کے دوران نکلتے ہیں جن کے متعلق مشہور ہے کہ اب بخار ختم ہو جائے گا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ۹۰ فیصد بخار ختم ہو جاتا ہے۔

اسباب:۔ لبوں پر چھالے جو بخار کے دوران نکلتے ہیں۔ غدی اعصابی تحریک سے نکلتے ہیں۔

نوٹ:۔ ملیریا بخار کے دوران لبوں پر چھالے نہیں نکلتے یہ چھالے یا پھنسیاں غدی تحریک یا صفرا کی وجہ سے نکلتے ہیں۔ گرم ماحول یا گرم اغذیہ ادویہ بھی اس کا سبب بن جاتے ہیں۔

علاج

چونکہ لبوں پر چھالے غدی اعصابی تحریک سے نکلا کرتے ہیں لہذا ایسے مریضوں کا علاج اعصابی تحریک پیدا کرنے والی قاطع صفرا ادویات سے کریں فوراً درد اکڑاؤ وغیرہ رفع ہو جائے گا اور پھنسیوں میں جمع شدہ پانی یا پیپ اندر ہی اندر جذب ہو کر اپنے طبعی راستے خارج ہو جاتی ہے اور لبوں پر سیپڑیاں سی بن کر بصورت کرنڈ اتر جاتی ہیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ اگر قبض ہو تو ملین یا مسہل ساتھ ہی کھلائیں۔

بیرونی طور پر یہ نسخہ لگائیں اس سے درد جلن اور اکڑاؤ کم ہو جائے گا۔

ھوالشافی:۔ آب چونا ۲۰ تولے، تیل سرسوں ۲۰ تولے، کاربالک ایسڈ ۱ تولہ اول تھوڑا تھوڑا تیل اور چونے کا پانی لے کر کھرل میں گھوٹیں فوراً لئی سی بن جائے گی۔ پھر اور تیل اور پانی ملا کر گھوٹیں اسی طرح تمام تیل اور پانی ملا کر لئی سی بنا لیں بعدہ کھرل میں کاربالک ایسڈ ڈال کر تمام تمام ملائیں بس تیار ہے لبوں پر ملا کریں۔

بواسیر لب

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ کی بواسیر	بواسیر الشفت	
ہونٹ کا سرطان	سرطان الشفت	

تعارف

ہونٹ کی بواسیر اکثر مردوں کو ہوا کرتی ہے۔ نچلا ہونٹ درمیان سے بیائی کی طرح پھٹ جاتا ہے زیادہ بولنے یا کھانا کھانے کے درمیان پھٹی ہوئی جگہ سے خون آنے لگتا ہے اگر یہ بیائی نہ ہٹے تو اس کے درمیان ایک دانہ مسہ کی شکل میں پیدا ہو جاتا ہے اب اسی سے خون وغیرہ آنے لگتا ہے۔

مرض پیچیدہ ہو جاتا ہے تکلیف زیادہ ہو تو جبڑے کے نیچے گردن کے غدود پھول جاتے ہیں اگر مرض اور زیادہ ہو تو گردن کے غدود بھی زخمی ہو جاتے ہیں اور شدید درد کرتے ہیں ایسی حالت میں اکثر مریض مر جایا کرتا ہے

یادداشت

جیسا کہ بواسیر لب کا دوسرا نام ۔ ہونٹ کا سرطان ہے ۔ یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کی ماہیت کیا ہے حقیقت یہ ہے ۔ بواسیر اور سرطان (کینسر) ایک ہی مرض کی علامت ہیں جب جسم اور خون میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے تو کسی (کسی مقام کے غدد جذب اور دفع کا کام چھوڑ دیتے ہیں جس سے وہ ابتدا میں پھول جاتے ہیں اور ان میں بوجھ اور ہلکا درد ہوا کرتا ہے جوں جوں تیزابی مادہ اکٹھا ہوتا ہے ماؤف غدد زخمی ہونا شروع ہو جاتے ہیں جن سے کچلہو یعنی خون آمیز پانی سا خارج ہونے لگتا ہے اگر مادہ کم ہو تو مدتوں تک یہ علامت قائم رہتی ہے اور مریض برداشت کرتا رہتا ہے اس حالت کو عرف عام میں بواسیر کہتے ہیں لیکن اگر اس میں خروج سے ہی تیزی اور شدید درد ہوتا ہے اور مرض بڑھتا ہی جائے تو اس حالت کو کینسر یا سرطان کہتے ہیں بواسیر یا سرطان قلب وعضلات کی تیزی اور تیزابیت کی زیادتی کی علامات ہیں

علاج

چونکہ بواسیر لب عضلاتی تحریک اور تیزابیت کی زیادتی سے ہوتی ہے لہذا اس کا علاج محرک جگر و غدد اور دافع تیزابیت اغذیہ ادویہ اشیاء سے علاج کرنا چاہئے ۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلائیں ۔

اگر ہلکی قبض ہو تو ملین اور اگر شدید قبض ہو تو مسہل ضرور دیں غدی عضلاتی اکسیر شہد میں ملا کر مرہم کی طرح زخمی جگہ پر لگائیں ۔

نوٹ :۔ اگر لب زیادہ پھٹ گئے ہوں تو درمیان سے چھیل کر سی دیں تاکہ جلد زخم

بند ہو سکیں ۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے ۔

ھو الشافی :۔ لعاب بہیدانہ ، سفیدی بیضہ مرغ ، گل روغن ، موم زرد ، ہم وزن مرہم بنا لیں اور مقام ماؤف پر لگائیں انشاء اللہ شفا دے گا ۔

ہونٹ پھٹنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ پھٹنا	تشقق شفتین	CRACKEDLIPS

تعارف :۔ سردی کی شدت یا خشکی کی زیادتی اور تیزابیت سے ہونٹ پھٹ جاتے ہیں اکثر نیچے کا ہونٹ درمیان سے پھٹ جاتا ہے جس سے اکثر خون بھی آیا کرتا ہے

یادداشت

ہونٹ کی بواسیر کی ابتدائی حالت ہونٹ کا پھٹنا ہے لہذا جو تدابیر اور ادویہ ہونٹ کی بواسیر میں استعمال کی جاتی ہیں ۔ وہ اس کے علاج میں بھی اپنائیں فوراً فائدہ ہوگا ۔

منہ سے بدبو آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گندہ دہنی	بخر الفم ۔ بدبوئے	اورل سیپ سس

تعارف :۔ منہ اور سانس کی ہوا سے بدبو آتی ہے اور ایسی ناگوار ہوتی ہے کہ بعض دفعہ مریض کے قریب بیٹھنا دشوار ہو جاتا ہے ۔ مریض کے مسوڑوں اور دانتوں کی جڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے مریض کے دانت میلے ہوتے ہیں جو کھانا کھایا جاتا ہے اس کے ساتھ میل اور پیپ وغیرہ اور متعفن مادہ جو کئی قسم کے عفونتی

امراض پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

لہٰذا اگر معدہ پر اس غلیظ مادہ کا اثر ہو جائے تو معدہ میں بھی زخم ہو جاتے ہیں اور اگر پھیپھڑوں میں متعفن مادہ چلا جاتے تو پھیپھڑوں میں زخم ہو کر پیپ اور خون آنے لگتا ہے شدید کھانسی آنے لگتی ہے مسلسل بخار رہنے لگتا ہے۔

اسباب:۔ گندہ دہنی کے عضوی (مشینی) اسباب دو ہوتے ہیں۔

۱۔ مسوڑوں کے اعصاب سوزش ناک ہو کر بلغمی رطوبات کا ترشح شروع کر دیں جو رطوبات مسوڑوں کے اندر یا دانتوں کے درمیان رک جائیں وہ متعفن ہو کر بدبو دینے لگیں۔

۲۔ مسوڑوں کے غدد سوزشناک ہو کر صفراوی رطوبات ترشح کرنے لگیں چونکہ یہ رطوبات مزاجاً گرم ہوتی ہے لہٰذا ترشح ہوتے ہی جلد متعفن ہونے لگتی ہیں ان میں اعصابی رطوبات سے زیادہ بدبو آیا کرتی ہے۔

طریقہ تشخیص:۔ اگر گندہ دہنی کا سبب سوزش (اعصاب) ہو تو مریض کی نبض نہایت سست اور اس کا قارورہ سفید ہوگا۔ منہ سے رطوبات بار بار خود بخود نکلتی ہیں۔ رات کو سوتے وقت رال نکلتی رہتی ہے جس سے اکثر کپڑے بھیگ جاتے ہیں۔

اگر گندہ دہنی کا سبب سوزش غدد ہو تو مریض کا قارورہ زردی مائل ہوگا۔ نبض گہری نہ بلند ہوگی۔

منہ آنا، منہ کی سڑن، منہ کے چھالے

مسوڑوں سے نکلنے والی رطوبت جلد متعفن ہو کر پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور ان کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔

مادی اسباب گندہ دہنی کے اعصابی مادی اسباب میں شیریں اغذیہ جن میں گڑ، شکر وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

گندہ دہنی کے مادی اسباب میں شدید محرش غدی اغذیہ ادویہ اس کا سبب ہوتی ہے۔ مثلاً پیاز، لہسن، مرچ وغیرہ کی کثرت یا پارے کے مرکبات گندہ دہنی کے مادی اسباب ہوتے ہیں

علاج گندہ دہنی کے مریض کی تحریک معلوم کریں تاکہ اصل سبب دور کیا جا سکے۔ یعنی اگر اعصابی تحریک تشخیص ہو تو عضلاتی اعصابی ! سے عضلاتی غدی ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

اگر غدی تحریک معلوم ہو تو قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کی اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

نوٹ:۔ جب مریض کو تحریک کے مطابق دوا دیں تو پاخانہ کی قبض اور پیشاب کی کمی بیشی کو بھی مد نظر رکھیں اگر قبض ہو تو ملین دوا ہونی چاہئے۔ اگر قبض شدید ہو تو مسہل ضرور دیں ورنہ قبض نہ ہونے کی صورت میں محرک دوا ہی کافی ہوتی ہے۔

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی سرخ۔ مائیں، مازو، نیلا تھوتھا،
۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ نصف ماشہ

افعال اثرات:۔ عضلاتی اعصابی۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں اور چار چار رتی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ دیں۔

نوٹ:۔ اس کا سفوف ۲ رتی مسوڑوں اور دانتوں پر لگائیں فوراً گندہ دہنی دور ہو جائے گی اگر اس نسخہ کے ساتھ اطریفل کشنیزی کھلائیں تو بہت بہتر ہے

ھوالشافی:۔ نوشادر ٹھیکری، قلفل دراز، گل سرخ، الائچی خورد، سہاگہ سفید، ہر ایک ہم وزن۔ مقدار خوراک۔ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ جائے سونف

نوٹ:۔ اس نسخہ کا سفوف بھی دانتوں اور مسوڑوں پر ضرور لگائیں۔

نوٹ:۔ نسخہ کے افعال اثرات اعصابی غدی ہیں۔

منہ کی سوجن، منہ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ آنا	ورم الفم	سمپل سٹومے ٹائیٹس
منہ کی سوجن	سوزش دہن	کٹارل سٹومے ٹائیٹس

تعارف:۔ یہ منہ کے اندر پیدا ہونے والی ایک ایسی علامت ہے جس میں منہ کے اندر کی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ گلا، زبان، مسوڑوں، رخساروں، لبوں کے اندرونی حصہ میں درد ہوتا ہے زبان قدرے سوج جاتی ہے منہ سے تھوک آتا ہے اور رال بہتی ہے مریض نہ آسانی سے چبا سکتا ہے اور نہ نگل سکتا ہے، سانس بدبودار آتا ہے آخر کار منہ میں زخم ہو جاتے ہیں۔

اسباب:۔ منہ آنا کے بھی دو بڑے عضوی سبب ہیں اول اعصابی تحریک سے منہ گلا، زبان، لب وغیرہ کے اعصاب سوزشی ناک ہو جانا۔ دوم غدی تحریک سے انہی اعضاء کے غدد خصوصاً لعابی دار غدد کا متورم ہو جانا۔

نوٹ:۔ عضلاتی تحریک سے منہ نہیں آتا نہ منہ سے پانی بہتا ہے۔ البتہ اگر ان اعضاء کے عضلات سوزش ناک ہو جائیں تو ان میں زخم ہو جاتے ہیں جن سے اکثر خون آتا رہتا ہے اور درد شدید ہوتا ہے۔

تشخیص کی علامات

اگر منہ آنا اعصاب کی سوزش سے ہو تو مریض کے اندر تمام اعصابی علامات پائی جائیں گی یعنی پیشاب بالکل سفید ہوگا کثرت سے آتا ہوگا۔ اول چند دن جسم سرد رہا ہوگا تکلیف زیادہ ہونے کی صورت میں ہلکا بخار ہوگا۔ زبان اور منہ پر سفیدی مائل میل ہوگا رال ہر وقت بہتی ہوگی بعض دفعہ مریض کے سونے پر بستر پر رال اتنی اکٹھی ہوتی ہے کہ منہ کے نیچے کا

بستر بھیگ جاتا ہے

اب مریض اعصابی تحریک پیدا کرنے والی اغذیہ کثرت سے کھاتا ہے۔ مثلاً دودھ کی کثرت، گاجر مولی، توری، کدو، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ کا کثرت استعمال۔

اگر منہ کا سبب غدد ناقلہ کی سوزش ہو تو مریض کے منہ میں جلن ہوتی ہے گلا جلتا ہے۔ مریض کا پیشاب تھوڑا تھوڑا رک کر آتا ہے، رنگ زرد سفیدی مائل ہوتا ہے غذا وغیرہ کے نگلنے میں دشواری ہوتی ہے۔ منہ سے لیسدار رال بہتی ہے۔

علاج

اصل تحریک معلوم کر کے اسباب مرض دور کریں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا۔ اگر اعصابی تحریک تشخیص ہو تو عضلاتی غذا دوا دے کر فوراً مرض پر کنٹرول کریں۔

نوٹ:۔ قبض وغیرہ کا خاص خیال رکھیں خارا کو یا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے استعمال کرائیں۔

یہ تدابیر بھی اختیار کریں

مہندی کے پتے (برگ حنا) ایک تولہ ½ سیر پانی میں جوش دے کر نیم گرم کر کے کلیاں کرائیں یا کیکر کی چھال یا پوست انار اُبال کر نیم گرم کر کے کلیاں کرائیں۔

یہ نسخہ اندرونی طور پر کھلائیں۔

پھٹکڑی، پوست انار، پوست کیکر ہم وزن ذرا سفوف یعنی ماشہ بھر سفوف قہوہ کے ساتھ کھلائیں فوراً فائدہ ہوگا

اگر غدی تحریک تشخیص ہو تو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات استعمال کرائیں اللہ شفا دے گا

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ طباشیر نقرہ، گل سرخ، سہاگہ بریاں، ہم وزن۔ جوان کیلئے ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ اور بچہ کے لئے ۲ رتی سے ۴ رتی سفوف اندرونی طور پر کھلائیں۔

نوٹ:۔ تھوڑا سا سفوف منہ میں چھڑک کر بکری کا دودھ منہ میں ٹپکائیں!

منہ کے چھالے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ کے چھالے	بثور الفم	افتھس سٹومٹائیٹس

تعارف:۔ منہ کے اندر زبان، مسوڑوں، لبوں اور رخساروں کے اندر کی طرف سفید رنگ کے نقطے سے پیدا ہو جاتے ہیں دیکھنے میں تو چھالے نظر آتے ہیں لیکن چھونے سے سخت معلوم ہوتے ہیں۔ حقیقت میں یہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جن میں ہلکا درد ہوتا ہے رال بہتی ہے۔ کھانے پینے اور بولنے میں تکلیف ہوتی ہے اکثر بخار ہو جاتا ہے کبھی کبھی قے و دست شروع ہو جاتے ہیں۔

اسباب:۔ منہ میں چھالے کبھی اعصابی اور غدی تحریک کی وجہ سے ہو جایا کرتے ہیں

علاج نبض اور قارورہ اور مریض کی حقیقت حال معلوم کر کے تشخیص کریں جو تحریک معلوم ہو اس کا علاج وہی تجویز کریں جو منہ آنا کے علاج میں بتایا گیا ہے

نوٹ:۔ منہ آنا یا منہ کے چھالے حقیقت میں غذا کی کمی بیشی سے ہوتے ہیں۔ تحریک کے مطابق مریض کی غذا درست کر دیں ان شاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا۔

منہ کی سرطن آکلۃ الفم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ کی سرطن	آکلۃ الفم	CANCRUM ORIS

تعارف:۔ منہ کے اندر پیدا ہونے والی یہ علامت خطرناک ہے جو اکثر ۲ سے پانچ برس کے بچوں کے پیدا ہوتی ہے۔ اکثر غدی تحریک سے ہونے والے بیماروں کے دوران پیدا ہوتی ہے۔ شروع شروع میں مریض کے رخسار سرخ ہو جاتے ہیں۔ گال ایسے چمکتے ہیں جیسے ان پر تیل لگایا گیا ہو گال سخت ہو جاتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا درد کرتے ہیں جبڑے کے نیچے کے غدد متورم ہو جاتے ہیں مسوڑے سوج جاتے ہیں چند دن بعد متورم رخسار کے اندر پیپ پڑ جاتی ہے اور گال زخمی ہو جاتا ہے منہ سے سخت بدبو آتی ہے دانت ہلنے لگتے ہیں بعض مریضوں کے تمام دانت جھڑ جاتے ہیں۔ اگر علامات اور شدید ہو جائیں اور قائم رہیں تو اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں البتہ اگر علامات میں تخفیف ہونے لگے تو مریض صحت یاب ہونے لگتا ہے

اسباب:۔ عضلاتی غدی تحریک آکلۃ الفم کا بنیادی سبب ہوتا ہے خون میں تیزابیت شدت سے بڑھ جاتی ہے مقام ماؤف پر تیزابی مادہ جمع ہو کر گوشت کھانا شروع کر دیتا ہے جس شدید حالتوں میں لب، رخسار اور دانت اور جبڑے کی ہڈیاں تک جھڑ جاتی ہیں۔

تیزابی اور گرم خشک اغذیہ نہایت ہی نقصان پہنچاتی ہیں۔

نوٹ:۔ آکلۃ الفم حقیقت میں ایک قسم کا سرطان (کینسر) ہے اس کا علاج کینسر کے اصول پر کرنا چاہیئے۔

علاج چونکہ آکلۃ الفم اور منہ کی سرطن ایک قسم کا کینسر ہے اس کا سبب تیزابی مادہ ہے لہذا ایسے مریض کا علاج اینٹی ایسڈ اور تیز گرم خشک اغذیہ کا روک کرنا ہوگا، تمام ہر قسم کا گوشت انڈے وغیرہ سخت نقصان دہ

ہیں سب سے اول یہ امر ضروری ہے کہ مریض کے منہ کی صفائی کرتے رہیں پوٹاشیم پرمینگنیٹ اسی کو پاؤ بھر پانی میں حل کر کے کلیاں کرائیں اگر زخم باہر ہو تو نیم گرم کر کے روئی سے زخمی مقام کو دھوئیں یا ان بجھ چونا کو پانی میں حل کر کے اور تیل ملا کر کلیاں کرائیں اور شہد چٹائیں۔ بیرونی زخم پر بھی لگا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ مریض نوجوان ہو تو شہد نصف پا روزانہ چٹانا چاہئے تاکہ اندرونی طور زخموں کی اصلاح ہو جائے اور مرض میں تخفیف ہو جائے۔

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں اگر خون آتا ہو تو اعصابی غدی ملین منہ میں لگانے اور کھانے کی بہترین دوا ہے قبض وغیرہ کا خاص خیال رکھیں۔ ضرورت کے مطابق مسہل کھلاتے رہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ آک کا دودھ ۱ تولہ، ہلدی ۱ تولہ، سہاگہ ۱ تولہ، ہڑتال ورقیہ ۱ تولہ تمام ادویہ کو شل سرمہ باریک پیس لیں دو دو رتی دن میں چار بار ہمراہ دودھ پلائیں اگر دودھ میں گھی ملالیں تو اور بھی بہتر ہے

نوٹ:۔ اس نسخہ کے سفوف میں شہد ملا کر مقام ماؤف پر اندرونی بیرونی لگانا بے حد مفید ہے

مرہم آک مرہم چونا

ہوالشافی:۔ آب چونا ۲ تولہ، تیل سرسوں ۲ تولہ، کاربالک ایسڈ ۱ تولہ تینوں کو ملا کر مرہم تیار کر کے زخمی جگہوں پر لگائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

پارہ سے منہ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پارہ سے منہ آنا	جوشش دہن سیمابی	مرکیورل سٹومیٹائٹس

تعارف:۔ جب پارہ کے مرکبات کھلائے جاتے ہیں تو پارہ کا فاضل حصہ خون میں بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر ذرا سی مقدار زیادہ ہو تو پارہ جسم کی مقدار سے بڑھ کر ہڈیوں خصوصاً ان کے جوڑوں کو متاثر کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شل مشہور ہے کہ پارہ جوڑوں میں بیٹھ جاتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ پارہ جوڑوں میں نہیں بیٹھتا بلکہ اس کے استعمال سے جوڑوں کے اندر جو رطوبت ہوتی ہے وہ غلیظ ہو جاتی ہے جس سے جوڑ حرکت نہیں کر سکتے۔

چونکہ دانتوں کی جڑوں میں رطوبت کی بجائے گوشت ہوتا ہے اور گوشت متورم ہو جاتا ہے لہذا دانتوں کی جڑوں اور مسوڑوں میں شدید درد ہو جاتا ہے آہستہ آہستہ جب گوشت گل سڑ جاتا ہے تو دانتوں کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور دانت گر جاتے ہیں۔

پارہ سے منہ آنے کی تحریک

جو تحریک و مزاج پارہ کی ہے اسی تحریک و مزاج کی شدت سے مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں۔

پارہ کا مزاج

پارہ کا مزاج قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کی رو سے عضلاتی غدی ہے لہذا پارہ سے منہ آنے کی تحریک بھی عضلاتی غدی ہے۔

علاج

چونکہ منہ پارہ کی زیادہ مقدار کھانے سے آتا ہے لہذا فوراً پارہ یا پارہ کے مرکبات کھلانے بند کر دیئے جائیں۔

ہر قسم کی ترشی اور خشک گرم اغذیہ ادویہ روک دیں۔ البتہ ٹھنڈی اور ہلکی گرم تر اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ مثلاً دودھ گھی پلائیں، مربہ گاجر گلقند وغیرہ کھلائیں۔ انڈے کی سفیدی نیم گرم دودھ میں پھینٹ کر پلائیں، بادام کا حلوہ بھی فوری مفید ہے۔

ھوالشافی:- مغز بادام ، آٹا گندم ، گھی ، چینی ، دودھ

مغز بادام	آٹا گندم	گھی	چینی	دودھ
۳۰ عدد	½ چھٹانک	۲½ تولہ	۳ تولہ	½ سیر

مغز بادام اور آٹا کو گھی چینی میں ملا کر بھون لیں پھر دودھ ڈال کر حلوہ تیار کرلیں۔ پارہ کے زہر کا بہتر تریاق ہے۔

فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں اللہ شفا دے گا۔

تھوک زیادہ آنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بہت تھوک آنا	کثرت بزاق	ٹایالزم
بہت تھوکنا	کثرت لعاب	سیلی وے شن

تعارف:- منہ تھوک سے بار بار بھر جاتا ہے جس سے بار بار تھوکنا پڑتا ہے۔ رات کو رال بہتی ہے مریض کے لیے بعض دفعہ بولنا مشکل ہو جاتا ہے اگر جلد نہ کرے تو مریض نحیف کمزور ہو جاتا ہے اور ایسے مریضوں کو فالج کا خطرہ رہتا ہے۔

اسباب

تھوک کا زیادہ آنا خاص اعصابی عضلاتی تحریک ہے منہ کے اندرونی اعصاب میں سوزش ہو کر بلغمی رطوبات کی سکریشن زیادہ ہو جاتی ہے جس سے بار بار تھوکنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ قے آور کھاری و الکلائن اغذیہ اشیاء و ادویہ سے بھی تھوک زیادہ آنے لگتا ہے شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا ہے چونکہ دانت میں سوراخ ہوتا ہے جو دانت کے بوسیدہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اسے عرف عام میں دانت کو کیڑا لگنا کہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ دانت کے سوراخ میں جب تک غذائی اجزاء

گل سڑ نہیں جاتے اس وقت تک اس میں کیڑا نہیں پڑتا اور نہ ہی سوراخ کیڑوں نے کیا ہوتا ہے قارئین کو یہ بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ دانت خصوصاً داڑھوں

یادداشت

کا اوپر کا حصہ شکن دار اور پتلا ہوتا ہے جب جسم میں دانتوں کی غذائیت کم ہو جاتی ہے تو دانتوں کا پتلا حصہ مزید پتلا ہو کر اوپر سے پھٹ جاتا ہے۔ دانت کے اوپر کے حصے کے نیچے والا حصہ دانت کی غذائیت کے لیے کھوکھلا خالی ہوتا ہے اس میں نالی دار ہڈی کی طرح گودا ہوتا ہے جس میں احساس کے لئے اعصاب بھی آئے ہوتے ہیں جب دانت کا اوپر کا حصہ بوسیدہ ہو کر پھٹ جاتا ہے تو اس میں غذائی اجزاء جا کر متعفن ہو جاتے ہیں اور کیڑا لگ جاتا ہے یہی کیڑے اپنی غذائیت حاصل کرنے کے لئے دانت کے اندر کے اعصاب کو کھانا شروع کر دیتے ہیں جن میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔

اسباب و علاج

اسباب درد دانت بتانے سے پہلے یہاں یہ بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر طالب علم کو جاننا چاہیے کہ داڑھ یا دانت کا اوپر کا حصہ کیوں بوسیدہ ہو جاتا ہے۔

قارئین آپ نے کئی بار ایسے مریض دیکھے ہوں گے جن کے ناخن پتلے ہو کر ٹیڑھے جھکے ہوتے ہیں۔ ناخن کے درمیان اتنا گڑھا پڑ جاتا ہے کہ اس میں ایک دو قطرے پانی کے رک سکتے ہیں اس پر معمولی چوٹ لگ جائے یا تھوڑا سا کریدا جائے تو زخمی ہو جاتا ہے اور نیچے سے خون نکلنے لگتا ہے۔ ایسے مریضوں میں کیلشیم وچونا کی شدید کمی ہو جاتی ہے اگر یہ کمی پوری کر دی جائے تو پھر ناخن پہلے کی طرح مضبوط اور ابھر آتے ہیں۔

اسباب درد دانت میں یہی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر دانت میں کیڑا لگنے کی وجہ سے درد ہو تو مریض کو کیلشیم کے مرکبات دیئے جائیں تاکہ دانت مزید بوسیدہ نہ ہوں جن دانتوں

میں سوراخ ہو گئے ہوں انہیں اچھی طرح صاف کر کے سوراخوں میں چاندی یا دانت بھرنے کے لئے ایک مخصوص مسالہ ہوتا ہے وہ بھر دیا جائے تاکہ دانت میں دوبارہ غذائی اجزاء جمع نہ ہوں۔ دانتوں کو روزانہ خوب صاف کیا کریں کھانا کھانے کے بعد خلال اور کلی کریں رات کو سوتے وقت دانتوں کو صاف کر کے سویا کریں۔

کاربالک ایسڈ میں سپرٹ لیکٹی فائیڈ ہم وزن ملا کر روئی تر کر کے لگائیں اس سے فوراً کرم مر جاتا ہے اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ اگر قبض ہو تو جلاب دیں اگر روغن دارچینی مل سکے تو اس کا ایک قطرہ لگائیں، ٹینکچر آیوڈین، ٹینکچر اکونائٹ، ہم وزن ملا کر ماؤف دانت پہ لگائیں اگر سوراخ ہو تو اس میں ذرا سا ڈال دیں فوراً درد رک جائے گا۔ دانت میں سوراخ ہو تو سوراخ صاف کر کے اس میں ذرا سی افیون ڈال دیں فوراً سکون ہو جائے گا۔ اگر کسی دوا سے آرام نہ آئے تو دیسی گھی گرم کر کے لگائیں فوراً آرام آ جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اعصابی تحریک سے جب تھوک زیادہ آتا ہے تو منہ میں جلن اور درد وغیرہ بالکل نہیں ہوتا البتہ منہ آنے اور منہ کے آبلوں سے تھوک آتا ہے لیکن رال زیادہ بہتی ہے۔

نوٹ:۔ اعصابی تحریک سے جب تھوک زیادہ آتا ہے تو زمین پر گرتے ہی فوراً جذب ہو جاتا ہے۔ البتہ غدی یا عضلاتی سوزش منہ سے نکلنے والی رطوبت بہت لیسدار ہونے کی وجہ سے فوراً جذب نہیں ہوتیں۔

علاج:۔ اصل سبب تلاش کر کے تحریک کے مطابق علاج کریں۔ انشاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا۔

نوٹ:۔ تھوک زیادہ آنے کا علاج اگر شوگر کے علاج کے اصول پر کریں تو جلد فائدہ ہوگا۔

چونکہ تھوک اعصابی عضلاتی تحریک سے آتا ہے لہذا ایسے مریض کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا و دوا ضرورت کے مطابق دیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی سفید بریاں، پوست انار، مازو، آملہ، طباشیر، نقرہ، ہر ایک ہم وزن۔ باریک کر کے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ ہلیلہ سیاہ ۱ تولہ، کشتہ کچلہ ۱ تولہ۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

غذا:۔ صبح انڈا ایک عدد، ہم وزن چنے کا آٹا ملا کر نمک مرچ ڈال کر روٹی بنا کر کھلائیں دوپہر: کوئی گوشت، اچار، پکوڑے، ٹماٹر، کریلے، بینگن، دہی، دہی بھلے، آلو چھولے وغیرہ میں سے مریض جسے پسند کرے کھلائیں۔ سالن کے ساتھ روٹی چنے کے آٹے کی کھلائیں شام:۔ دوپہر کا کوئی سالن یا انڈا اور بیسن کی ٹکیہ۔

دانت درد

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دانت کا درد	وجع السن	ٹوتھ ایک

تعارف:۔ درد دانت ایک ایسی علامت ہے جسے تقریباً گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے کیونکہ ہر گھر میں کبھی نہ کبھی کسی فرد کو درد دانت ہوا کرتا ہے اور ایسا شدید ہوتا ہے کہ جلد ہٹنے کا نام نہیں لیتا اس لئے تعارف کا محتاج نہیں۔

ماہیت و حقیقت درد دانت

بعض دفعہ دانت صاف نہ کرنے سے دانتوں کی جڑوں میں کریڑا تھ

کی طرح جم جاتا ہے جو آہستہ آہستہ دانت کی جڑ کی اردگرد کے گوشت (مسوڑے) کو ہٹانا شروع کر دیتا ہے جس سے اکثر اس کا مسوڑا بھی متورم و سوج جاتا ہے اور شدید درد کرتا ہے لیکن بعض دفعہ ڈاڑھ یا دانت کے درمیان سوراخ ہو جاتا ہے جس میں

دانت نکلوانا

دانت ہلنا۔ دانت درد، دانت میں کیڑا لگنا، دانت میں سوراخ ہونا دانت بوسیدہ ہونا وغیرہ ایسی تکالیف ہیں۔ جن سے ڈینٹل سرجن، جراح اور بڑے بڑے ڈاکٹر تنگ آجاتے ہیں کوئی کامیاب علاج ان کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے فوراً دانت نکلوانے کا مشورہ دے دیتے ہیں مریض بیچارہ تنگ ہوتا ہے مجبوراً دانت نکلوانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ بات اس طرح غلط ہے۔ جس طرح جسم کے کسی کمزور عضو کو کاٹ کر نکال دیتا ہے۔ مثلاً آج کل پتہ میں پتھریاں بننا شروع ہوں یا صفرا کا اخراج صحیح نہ ہوتا ہو تو بڑے بڑے سرجن پتہ کو فوراً نکال دینے کا مشورہ دیتے ہیں اکثر تو مریض کو بتائے بغیر پتہ نکال دیتے ہیں۔

بالکل اسی طرح کسی مریض کے گردے میں تکلیف ہو اور جلد ٹھیک ہوتا نظر نہ آئے فوراً گردے کو نکال پھینکتے ہیں شاید ان کے نزدیک یہ اعضاء اللہ تعالیٰ نے فاضل بنائے ہیں اب ان کی جسم کو ضرورت نہیں ہے۔

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے اگر کسی ڈاکٹر نے کسی مریض کا گردہ بیمار ہونے کی وجہ سے نکال دیا تو چند دن کے اندر ہی دوسرے گردہ میں وہی تکلیف شروع ہو گی جو پہلے گردہ میں ہوئی تھی اب وہی ڈاکٹر بچے ہوئے گردہ کو چاہے پہلے گردہ سے زیادہ گل سڑ گیا ہو نکالنے کا مشورہ تو کیا سوچ بھی نہیں سکتا۔

بلکہ اب مجبور ہو کر علاج کرنے کا مشورہ دیتا ہے کیونکہ اگر دوسرا گردہ بھی نکال دیا جائے تو انسان کا پیشاب بننا بند ہو جائے گا۔ پیشاب کا زہر خون میں رہ جانے سے تسمم بولی ہو کر مر جائے گا۔ یاد رکھیں جب تک علاج کی کوئی صورت ممکن ہو دانت کی خرابی کا علاج کرائیں خصوصاً جب دانت یا ڈاڑھ مضبوط ہو اور ہلتا نہ ہو۔

کیونکہ بعض دفعہ مضبوط دانت نکلنے کی بجائے ٹوٹ جاتا ہے اور پہلے سے بھی زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

بعض دفعہ اتنا جریان خون ہوتا ہے کہ رکنے کا نام نہیں لیتا کمزور مریض تو ایسی حالت میں اکثر مر جاتے ہیں۔

بعض دفعہ شدت درد سے غشی کے دورے ہونے لگتے ہیں بعض دفعہ مضبوط دانت نکالتے وقت اس طرف کی آنکھ کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔

لہٰذا دانت نکالنے کی بجائے حتی المقدور دانت کی تکلیف کی اصل وجہ معلوم کر کے علاج کریں خاص کر مضبوط اور نہ ہلنے والے دانت مت نکالیں۔

ایک دردانگیز واقعہ

جانیاں منڈی میں ایک ہٹے کٹے نوجوان کے دانت میں شدید درد ہونے لگا مقامی سول ہسپتال میں دکھایا گیا ڈاکٹر صاحب نے بغیر سوچے سمجھے دانت نکال دیا۔ چند دن خون نکلنے کی وجہ سے درد کم رہا پھر ساتھ والے دانت میں درد ہونے لگا تو پھر دوسرا دانت بھی نکال دیا گیا۔ ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا تھا کہ تیسرے دانت میں درد ہوا اور اسے بھی نکال کر پھینک دیا گیا مریض کو پھر بھی چین نہیں آیا تو مجبور ہو کر ضلع ہسپتال میں لے جایا گیا وہاں یکے بعد دیگرے چار بقایا دانت نکال دیئے گئے آخر مجبور ہو کر ڈاکٹروں کے بورڈ نے فیصلہ کیا کہ اسے لاہور میو ہسپتال میں فلاں ڈاکٹر کے پاس

لے جاؤ۔ ورثا مریض کو لاہور لے گئے وہاں ڈاکٹر دانت اور نکال دیئے جب درد نہ رکا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ شاید کسی بیماری کی وجہ سے درد نہ ہوتا ہو اسکا پیشاب پاخانہ اور جبڑا سے گوشت نکال کر کیمیائی معائنہ کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

کیمیائی ٹسٹ سے پتہ چلا کہ جبڑا میں کینسر ہو چکا ہے دانت نہیں نکالنے چاہئیں تھے بلکہ کینسر کا علاج کرنا چاہئے تھا۔ کینسر کا دوائی علاج شروع کیا گیا مرض کو بالکل افاقہ نہ ہوا وقتی نشہ آور اور مسکن ادویہ سے درد رکتا۔ مجبور ہو کر بجلی لگانی شروع کر دی درد رک گیا لیکن چند دن بعد پھر درد ہونے لگا بجلی لگانے کا سلسلہ دو مہینہ تک جاری رہا جوں جوں بجلی کا اثر گوشت پر ہوتا گیا تو اول ڈاڑھی کے بال گرے پھر گوشت گلنے سڑنے لگا پھر جبڑے ہڈیاں بھربھری ہو کر گرنے لگی جبڑے میں سوراخ ہو گیا۔

مریض کی ایسی حالت ہو گئی کہ منہ سے کھانا پینا بند ہو گیا جو چیز منہ میں ڈالی جاتی جبڑے کے سوراخ سے باہر نکل جاتی مریض کے منہ سے اتنی گندی بو آنے لگی جیسے مردار سے آتی ہے کوئی شخص اس کے پاس بیٹھ نہیں سکتا تھا آخر کار مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔

یہ واقعہ میں نے اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے جراح اور ڈینٹل سپیشلسٹ بغیر سوچے سمجھے مریض کو دانت جیسی نعمت سے فوراً محروم نہ کر دیا کریں۔

میں یقین و وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر متاثر دانت کی اصل بیماری کا علاج کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ تکلیف رفع نہ ہو۔

ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ صحیح علاج سے ہلنے والے دانت لوہے کی طرح سخت ہو جاتے ہیں درد اور ورم وغیرہ غائب ہو جاتے ہیں

دانتوں پر میل جمنا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
ٹارٹار	خضر	دانتوں کی میل

تعارف:۔ دانتوں پر میل تعارف کا محتاج نہیں ہے کیونکہ ہر شخص دانتوں کی اور حُسن سے واقف ہے سفید دانت تو موتیوں کی طرح چمکتے ہیں لیکن اگر ان پر کسی قسم کی میل جمنا شروع ہو جائے تو ان کا حُسن جاتا رہتا ہے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے دانتوں کی یہی میل بڑھتے بڑھتے مسوڑھوں کو ان کی جڑوں سے ہٹانا شروع کر دیتی ہے جس سے دانتوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں اور دانت ہلنے لگتے ہیں آہستہ آہستہ ایک ایک ہو کر گرنے لگتے ہیں بعض دفعہ مسوڑھوں میں پیپ پڑ جاتی ہے جس کی زہر معدہ میں اتر کر خون میں جذب ہو جاتی ہے جو کئی قسم کی تکالیف کا سبب بنتی ہے۔

اسباب:۔ دانتوں پر میل اسی وقت جم جایا کرتی ہے جب انہیں باقاعدہ صاف نہیں کیا جاتا خون میں تیزابی مادہ بڑھنے سے بھی دانتوں پر میل جم جایا کرتی ہے۔

علاج مسواک، برش اور منجن سے دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھیں۔ کھانا کھانے کے بعد کیکر یا نیم کی مسواک سے دانتوں کی اچھی طرح صفائی کر دیا کریں۔

اگر مسوڑوں کے اوپر پتھر کی طرح میل جم چکی ہو تو کسی دندان ساز سے صاف کرائیں۔ اگر مسوڑوں کو زخمی کر دیا جائے عقلاقی مین دانتوں اور مسوڑوں پر لگائیں۔

یادداشت چونکہ تیزابی مادہ بڑھ کر ہی دانتوں پر میل جمنا شروع ہوتی ہے۔ لہذا دانتوں کو میل سے محفوظ رکھنے کے لئے ایسا نسخہ بنائیں

جس میں نمک شامل ہو کیونکہ تمام ادویہ سے بہتر دافع تیزابیت نمک ہے ۔

ہوالشافی :۔ اجوائن دیسی ، نمک طعام ، دانداسہ ۔ برابر وزن ۔ سب کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں ایک ماشہ دوا لے کر مسوڑوں دانتوں پر لگا دیا کریں کچھ دیر بعد کلی کر کے منہ صاف کر دیں ۔ انشاء اللہ منہ سے بدبو پائیوریا درد دانت ۔ مسوڑوں کا پھولنا وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے ۔

مسوڑوں کی سوجن

تعارف :۔ دانتوں اور مسوڑوں کی جڑوں کے اردگرد کے مسوڑے سوج جاتے ہیں ان میں شدید درد ہوتا ہے ۔ کھانا کھانے اور دوا وغیرہ کھانے کیلئے منہ کھولنا دشوار ہو جاتا ہے

بچوں میں مسوڑوں کی سوزش سے قے دست آنے لگتے ہیں بعض دفعہ اتنا ورم ہو جاتا ہے کہ دماغ میں ورم ہو کر سرسامی علامات پیدا ہو جاتی ہیں ۔

اسباب :۔ دانتوں کی جڑوں میں پتھر کی طرح میل جمنا اور مسوڑوں کو زخمی کر دینا مرض سکروی مسوڑوں سے خون آنا ۔ سمیت سیماب دپارہ کا زہر بچوں میں دانت نکلنا ۔

یادداشت جاننا چاہیئے کہ مسوڑے عضلات کا مجموعہ ہیں اور جب بھی ان میں سوزش ورم وغیرہ ہوتے ہیں اس وقت عضلاتی غدی تحریک زوردوں پر ہوتی ہے قبض شدید بھی اس کا سبب ہے خون میں ترشی و تیزابیت کی کثرت بھی مسوڑوں میں ورم اور سوجن کا سبب ہو سکتا ہے ۔

علاج کوئی خراب دانت ہو تو اس کی اصلاح کریں اگر اصلاح ناممکن ہو تو اسے نکلوا دیں قبض شدید ہو تو اس کی ازالہ کریں ۔

بچوں کے دانت نکل رہے ہوں تو سہاگہ اور شہد خالص ملا کر ذرا ذرا سی مسوڑوں

لگائیں اگر سوجن کی وجہ سے دانت نہ نکل رہے ہوں تو متورم مسوڑوں کو شگاف دلا کر خون نکلوا دیں

اصول علاج قانون مفرد اعضاء کا اصول علاج یہ ہے کہ چونکہ عضلاتی تحریک زوردوں پر ہے لہذا متورم مقام پر خصوصاً مسوڑوں پر غدی عضلاتی ملین لگانے اور کھانے کو دیں اگر ساتھ قبض شدید ہو تو غدی عضلاتی مسہل کھانے کو دیں اگر ورم شدید ہو تو مسوڑوں پر جونکیں لگوائیں ۔

یہ شربت بھی مفید ہے اس کے اندرونی استعمال سے خون کا دباؤ کم ہو کر ورم ختم ہو جائے گا ۔

ہوالشافی :۔ عناب ، شاہترہ ۔ فلفل سیاہ چینی بطریق معروف شربت بنائیں

عناب	شاہترہ	فلفل سیاہ	چینی
2½ تولہ	1½ تولہ	½ ماشہ	1 پاؤ

اور نصف نصف چھٹانک دن میں تین بار پلائیں ۔ اللہ شفا دے گا ۔

مسوڑوں سے پیپ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مسوڑھوں کے زخم	قروح لثہ	پائیوریا ایلوی اولیرس

تعارف :۔ مسوڑوں کی ایک ایسی تکلیف ہے جس میں مسوڑے کبھی کبھی متورم ہوتے ہوتے رہتے ہیں ۔ اور ان کے نیچے یعنی دانتوں ڈاڑھوں کی جڑوں کے نیچے پیپ پڑتی رہتی ہے اور دبانے سے چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے نکلتی ہے عرف عام میں اسے ناسور کہتے ہیں ۔

یادداشت :۔ یہ تکلیف اکثر لوگوں کو ہوتی ہے لیکن شدید تکلیف نہ ہونے

کی وجہ سے چنداں پرواہ نہیں کی جاتی حالانکہ یہ ایک خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔

علامات: منہ اور دانتوں کو قدرت نے جس مقصد کے لئے ودیعت کیا ہوا ہے وہ مقصد حاصل کر لینے کے بعد یعنی کھا پی چکنے کے بعد جب ہم ان کی حفاظت نہیں کرتے۔ کھائی ہوئی غذا کے ذرات کو مسواک وغیرہ نکال نہیں دیتے تو وہ ذرات متعفن ہو جاتے ہیں جن کی سمیت سے مسوڑے متاثر ہو کر متورم ہو جاتے ہیں اور بوسیدہ دانتوں کے اوپر اگر انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور کبھی کبھی ان سے جریان خون بھی ہوتا ہے۔

زبان

اُردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
زبان	اللسان	ٹنگ

تعارف: حواس خمسہ بیرونی کا نہایت اہم رکن ہے۔ شکل میں لمبوتری درمیان سے موٹی چپٹی اور باہر والے سرے پر چپٹی اور پتلی ہوتی ہے اس کی جڑ ایک کری کے ذریعہ کوا کے نیچے گلے تک پھیلی ہوئی ہے۔

زبان کے اوپر باریک غدود دانوں کی شکل میں پھیلے ہوتے ہیں۔ زبان کے نیچے غشا مخاطی ہے۔ ان سے ضرورت کے مطابق رطوبت رستی رہتی ہے۔ زبان کے اوپر اور نیچے اعصاب کا جال بچھا ہوا ہے جن کے ذریعہ چکھنے کا فعل ادا کرتی ہے۔

زبان کا تمام جسم گوشت وعضلات کا بنا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ بہت ہی نرم اور لچکدار ہوتی ہے۔ انسان زبان کے اگلے حصہ کو ادھر ادھر اوپر نیچے اپنی مرضی سے کر لیتا ہے زبان کی یہی حرکت کبھی بولنے کا کام دیتی ہے کبھی منہ صاف کرنے تھوکنے کا کام کرتی ہے۔

زبان سے ہی اللہ تعالیٰ نے اغذیہ واشیاء کے ذائقے پرکھنے کی صفت بھی عطا کی ہے۔ چنانچہ زبان کے اگلے سرے سے مٹھاس اور درمیان میں نمکین اور پچھلے حصہ میں تلخ اور کڑوے ذائقہ کا پتہ چلتا ہے

زبان کا بندھنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زبان کا بندھنا	رابط اللسان	ٹنگ ٹائی
زبان کا جڑنا	التصاق اللسان	انکی لوگلاسیا

تعارف: زبان کے نیچے کا پردہ اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ زبان نیچے ہی رہتی ہے۔ زبان کا سرا اوپر نہیں اٹھ سکتا نہ زیادہ آگے پیچھے ہو سکتی ہے۔

نوٹ: بعض بچوں میں زبان کے نیچے پردہ نہیں ہوتا بلکہ فرش دہن کے ساتھ جڑی ہوتی ہے اس حالت کو التصاق زبان کہتے ہیں۔

اسباب: یہ مرض خلقی ہے۔

علامات: ایسا بچہ زبان نہ باہر نکال سکتا ہے نہ بات چیت کر سکتا ہے کیونکہ بولنے کا فعل زبان کی حرکت کے بغیر ناممکن ہے۔

بعض بچے معمولی بولتے ہیں لیکن وہ بھی تتلا کر بولتے ہیں جو بالکل نہ بولے اسے گونگا اور جو تتلا کر بولے اسے توتلا کہتے ہیں۔

علاج: اگر پردہ چھوٹا ہو تو اسے گول منہ والی قینچی سے کاٹ دیں اگر زبان فرش دہن سے جڑی ہو تو کسی قابل سرجن سے درست کرا دیں جونہی زبان صحیح حرکت کرنے لگے گی۔ فوراً بچہ فر فر بولنے لگے گا۔

تندوا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تندوا	ضفدع اللسان	رے نیولا

تعارف:۔ تندوا زبان کی ایسی تکلیف کا نام ہے جس میں زبان کے نیچے رسولی پیدا ہو جاتی ہے جس کی شکل مینڈک یا مینڈک کے سر کے مشابہ ہوتی ہے اس لئے اس کو رے نیولا یعنی مینڈک اور عربی میں ضفدع اللسان (زبان کا مینڈک) کہتے ہیں لیکن اردو میں اسے تندوا کہتے ہیں۔

اسباب و علاج:۔ تندوا کبھی خلقی طور پر پیدا ہوتا ہے البتہ اگر بڑی عمر میں ہو تو بیماری سے کہہ سکتے ہیں جس کا علاج رسولی کے تحت ہی کرنا چاہئے ورنہ عمل جراحی سے نکال دینا چاہئے۔

ورم زبان

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زبان کی سوجن	ورم اللسان	گلوسٹیس

تعارف:۔ زبان پھنسی وغیرہ پیدا ہو کر سوج جاتی ہے شدید حالتوں میں ساری زبان سوج جاتی ہے درد نہایت شدت سے ہوتا ہے زبان اکڑی اور کھنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے کھانے پینے اور بولنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے زبان لبوں سے باہر آجاتی ہے ہر وقت رال بہتی ہے زبان اور چہرہ سرخ ہو جاتے ہیں اگر پھنسی وغیرہ پک جائے تو پیپ نکلنے لگتی ہے اگر عرصہ تک پھنسی نہ پکے تو کینسر میں تبدیل ہو جاتی ہے اور ہلاکت کا باعث

بنتی ہے۔

اسباب:۔ یہ حقیقت تو آپ کو معلوم ہے کہ زبان ذاتی طور پر عضلاتی مزاج کی حامل ہے اس میں پھنسی یا ورم وغیرہ عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے اور زبان میں تحریک سوزش اور ورم کی وجہ سے شدید عضلاتی بخار چیچک، خسرہ، معدہ آنتوں میں تیزابیت ترشی، خرابی دندان، پارہ کے مرکبات تیز مرچ مصالحہ والی غذائیں کھانا اور زیادہ گرم دودھ چائے پینا وغیرہ۔

علاج

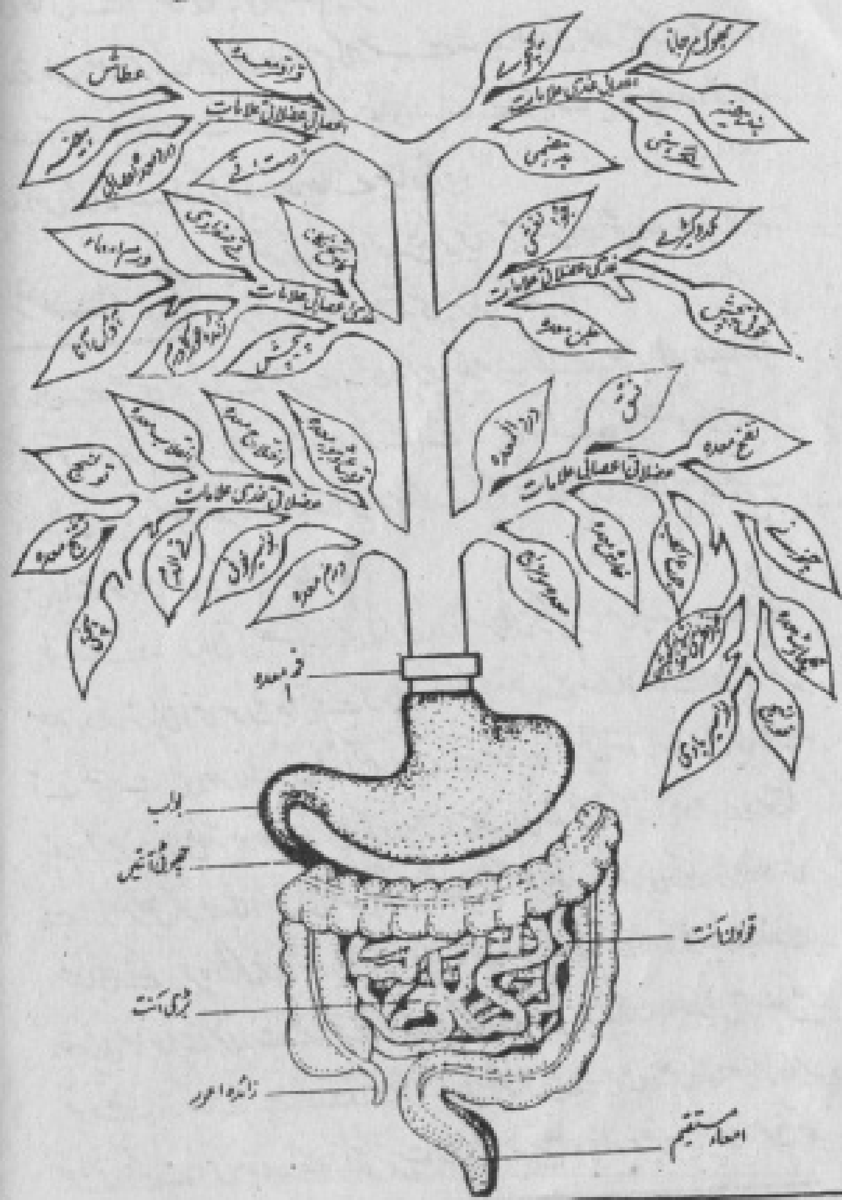
ہر قسم کی خرابی کو رفع کریں، ترش اور کشی اغذیہ اشیاء بند کرادیں اور دافع ترشی چیزیں کھلائیں۔

زبان سے پھنسی ہو تو اسے نشتر سے زخمی نہ کریں بلکہ صرف کھانے پینے والی اغذیہ ادویہ کھلائیں اور ورم میں رادع صورت پیدا کر کے اسے واپس لوٹانے کی کوشش کریں۔ اگر واپس نہ ہو تو محلل اغذیہ ادویہ کھلا کر ورم پکانے کی کوشش کریں اگر ورم میں پیپ بن جائے تو ورم مکمل ہو کر ختم ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ زبان کی پھنسی کو زخمی نہ کریں ورنہ سرطان (کینسر) میں تبدیل ہو جائیگی بعض دفعہ زبان اتنی سوج جاتی ہے کہ مریض سانس نہیں لے سکتا اور اسے موت نظر آنے لگتی ہے ایسی صورت میں فوراً کسی سرجن سے ہوا کی نالی میں سوراخ کرادیں تاکہ دم بند ہو کر موت واقع نہ ہو جائے۔ چونکہ ورم زبان عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا مریض کو غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں اگر مریض دوا کھا نہ سکے ورنہ غدی اعصابی ٹیکے وغیرہ لگا کر خون کا دباؤ کم کردیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کرائیں قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل دیں۔

نوٹ:۔ کھانے پینے اور دوا وغیرہ کے استعمال میں یہ خیال رکھیں کہ وہ زبان پر خراش نہ کرے اس مقصد کے لئے شربت بزوری شربت دینار وغیرہ پلائیں۔ عرق مکو کاسنی بھی دے سکتے ہیں۔

تکالیف معدہ و امعاء ایک نظر میں



معدہ ایک شریف عضو ہے

صحیح معنوں میں معدہ ایک شریف عضو ہے بدن کی صحت کا دارومدار اسکے صحیح افعال پر ہے کیونکہ افعال کی ابتدا اسی سے ہوتی ہے جب اخلاط صالح پیدا نہیں ہونگے تو بدن کی نشوونما کیسے ہو سکتی ہے اسکے افعال کی خرابی کے ساتھ خون میں بھی خرابی واقع ہو جاتی ہے جس سے دیگر اعضا متاثر ہو کر بگڑ جاتے ہیں جن کے نتیجے میں امراض پیدا ہوتے ہیں ہم معدہ کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور جائز ناجائز غذا اس میں ٹھونستے رہتے ہیں وہ اسکے مطابق اخلاط تیار کرتا رہتا ہے جسے دیگر اعضا اپنی غذا کے طور پر حاصل کر کے مریض ہو جاتے ہیں مسلسل غلط غذا کھاتے رہنے سے جب وہ برداشت نہیں کر سکتا تو چیخ اٹھتا ہے آخر تنگ آ کر بالکل ضعیف ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ بیماری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور معدہ

قانون مفرد اعضاء کی تحقیق سے پہلے علم الامراض پر لکھی گئی کتب میں معدہ کو مفرد عضو سمجھتے ہوئے اس میں پیدا ہونے والی تمام امراض و علامات کا مخلوط ذکر کیا گیا ہے بالاعضاء امراض و علامات کی تخصیص نہیں کی گئی جس سے ایک طرف علم الامراض و علامات میں پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں اور دوسری طرف علاج الامراض میں شدید رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں اگر کسی محقق نے بالاعضاء امراض کی تخصیص کرنے کی کوشش کی ہے تو اس نے بھی صرف معدے کے عضلاتی امراض بیان کئے ہیں۔ عضلاتی اور غدی امراض کو الگ الگ پیش نہیں کیا گیا اسطرح معدہ

میں پیدا ہونے والے عضلاتی و غدی امراض کا علاج کھٹائی میں پڑ گیا ہے صحیح تشخیص و تجویز نہ ہونے سے مریض بے چارے تڑپ تڑپ کر مر رہے ہیں ان میں کوئی تبخیر معدہ کے چکر میں پھنسا ہوا ہے کوئی السر و سرطان معدہ کا مریض ہے کسی کو خون کی قے آ رہی ہے کسی کا پیٹ جل رہا ہے کوئی درد معدہ کی وجہ سے تڑپ رہا ہے ہر طرف درد معدہ و پیٹ کی تکلیف سے مریض مارے مارے پھر رہے ہیں مسکنات و مخدرات کے سہارے انہیں چلایا جا رہا ہے نہ ان کی صحیح تشخیص ہو رہی ہے علاج تو دور کی بات ہے صحیح غذا بھی تجویز نہیں کی جا رہی۔

افسوس تو طب یونانی کے حکماء پر ہے کہ وہ اپنے کامل اور فطری طریقہ علاج کو چھوڑ کر ایلوپیتھی کے غلط اور ان سائنٹفک طریقہ علاج کی جھولی میں گر رہے ہیں۔ ان کے یقین کا یہ حال ہے کہ وہ ایک ہی مریض کو کچھ دیسی اور کچھ انگریزی ادویات دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں دونوں طریقہ علاج پر عبور حاصل ہے۔

میں اپنے طبیب حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اپنے فطری یقینی و بے خطا طریقہ علاج جس کی بنیاد کیفیات مزاج و اخلاط پر رکھی گئی ہے پر تھوڑی سی محنت کر کے قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں چند دن میں علم و فن طب پر عبور حاصل ہو جائے گا۔ قانون مفرد اعضاء کا فیضان آپ پر اس صورت میں ظاہر ہوگا کہ آپ مریض کو دیکھتے ہی اس کی عسر العلاج اور پیچیدہ امراض کو اسی طرح بیان کریں گے کہ جیسے کسی کتاب سے پڑھ کر سنا رہے ہیں میں مبالغہ آمیز باتیں نہیں کر رہا۔ بلکہ حقیقت کا اظہار کر رہا ہوں۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ چاہے کوئی حکیم ہو چاہے ڈاکٹر جو ایک دفعہ قانون مفرد اعضاء کو ذہن نشین کر لیتا ہے وہ کسی اور طریقہ علاج کا محتاج نہیں رہتا اب میں پہلے معدہ و امعاء کی حقیقت و ماہیت اور ساخت بیان کرتا ہوں اس کے بعد ان میں پیدا ہونے والی تکلیف

و امراض و علامات کی بالاعضاء تشریح اور قانون مفرد اعضاء کے تحت ان کا سائنٹیفک اور یقینی و بے خطا علاج پیش کروں گا۔

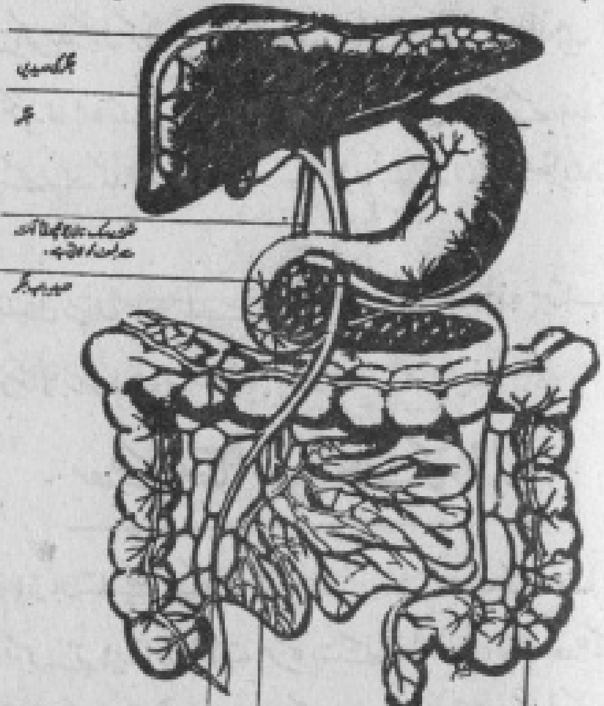
حقیقت معدہ و امعاء

یہاں اول حقیقت معدہ بیان کرتا ہوں اس کے بعد آنتوں کی تشریح و توضیح کروں گا۔

جاننا چاہیئے کہ ظاہری طور پر معدہ کے تین بڑے حصے ہیں

۱۔ مری ۲۔ فم معدہ ۳۔ قعر معدہ

مری ۱۔ یہ معدہ کا پہلا حصہ ہے اسے مری کہتے ہیں یہ منہ کے انتہا سے شروع ہوتا ہے جہاں تک سینہ کی ہڈیاں ہیں وہاں تک مری کی لمبائی ہے۔



فم معدہ مری کے اختتام سے فم معدہ شروع ہوتا ہے اس پر گوشت وغیرہ برائے نام ہوتا ہے اس حصہ میں حس بہت زیادہ ہوتی ہے تاکہ بھوک پیاس اور ضرورت غذا

کا احساس ہوتا ہے۔

قعر معدہ ارقم معدہ سے آنتوں تک کا حصہ قعر معدہ کہلاتا ہے غذا کا لطیف حصہ اسی کے راستے جگر تک پہنچتا ہے۔

مقام معدہ معدہ کے اوپر قلب پھیپھڑے ہیں نیچے حجاب حاجز و آنتیں، دائیں طرف جگر بائیں طرف طحال ہے۔

ساخت معدہ معدہ کی ساخت میں تین طبقات ہوتے ہیں اندرونی طبقہ اعصابی ہے جس سے بلغمی رطوبت ترشح ہوتا ہے جو غذا کو سیال بنانے میں مدد دیتی ہے۔

دوسرا طبقہ غدی دخشائی جو خانہ دار ساخت ہوتا ہے اس طبقہ سے صفراوی رطوبات اخراج پاتی ہیں جو غذا کو جلد تحلیل کرتی ہیں معدہ کے اندر جو لمبی چنٹیں پائی جاتی ہیں انہیں عربی میں خمل اور انگریزی میں رُوجز آف دی شائک کہتے ہیں یہ ایک قسم کے غدد ہیں ان کے اندر شہد کے چھتے کی طرح خانے ہوتے ہیں انہی کے اندر سے صفراوی رطوبات ترشح پاتی ہیں۔

تیسرا طبقہ عضلاتی ریشوں کا ہوتا ہے اور تعداد میں سب سے زیادہ ہوتا ہے اس حصہ سے ترش دستاویز رطوبات ترشح پاتی ہیں جو بھوک لگاتی ہیں۔

معدہ کے اعصاب، غدد و عضلات کی ذمہ داریاں

جیسا کہ ہم بار بار بتا چکے ہیں کہ دماغ و اعصاب احساس کے اعضا ہیں اور غدد تحلیل کا کام کرتے ہیں اور عضلات حرکات کے اعضا ہیں لہٰذا معدہ کے اعصاب بھوک پیاس کا احساس دلاتے ہیں معدہ کے غدد غذا کو ہضم و تحلیل کرنے کا کام کرتے ہیں تاکہ بدل ما تحلیل ملتا رہے۔

معدہ کے عضلات معدہ میں ضرورت کے مطابق حرکات کراتے ہیں تاکہ غذا آسانی سے کیلوس میں تبدیل ہو سکے اور اس کا کوئی حصہ کچا نہ رہ سکے۔

جب غذا ہضم ہو چکے تو معدہ سے خارج کی جاسکے جو معدہ کے فم اسفل یا بواب کے راستے آنتوں میں جاسکے یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ معدہ میں غذا بالعموم تین چار گھنٹے میں ہضم ہو جاتی ہے اور کیلوس کی صورت میں تبدیل ہو کر اثنا عشری میں چلی جاتی ہے جہاں صفرا اور رطوبت لبلبہ کے ملنے سے غذا کے روغنی اجزا تحلیل و ہضم ہوتے ہیں اور اس کا رنگ سفید دودھیا ہو جاتا ہے اسے عرف عام میں کیلوس کہتے ہیں۔ یہی خلاصہ غذا عروق ماساریقہ کے ذریعے منجذب ہو کر خون میں شامل ہو جاتا ہے

آنتیں

اردو، آنتیں، عربی، امعاء، انگریزی، انٹسٹائنز (INTESTINES)

آنتوں کی اقسام

آنتیں تین قسم کی ہوتی ہیں ۱۔ چھوٹی آنتیں (۲) بڑی آنتیں ۳۔ امعاء مستقیم اور قولون

چھوٹی آنتیں

چھوٹی آنتیں پتلی اور باریک لمبائی میں تقریباً ۲۲ فٹ لمبی ہوتی ہیں ان کے تین حصے ہوتے ہیں۔
۱۔ بارہ انگشتی آنت ۲۔ خالی آنت (صائم) ۳۔ پیچیدہ آنت

ذیل میں آنتوں کی تشریح کرنے کے بعد معدہ کا سوء مزاج بیان کیا جائے گا اس کے بعد پھر درد معدہ کے اسباب علامات اور علاج پیش کیا جائے گا۔

بارہ انگشتی آنت

اسے اثنا عشری آنت بھی کہتے ہیں انگریزی میں ڈیوڈینم (DUODENUM) کے نام سے پکارتے ہیں یہ چھوٹی آنت کا پہلا حصہ ہے جو معدہ کے زیریں سوراخ (بواب) سے شروع ہوتا ہے اور خالی آنت تک آتا ہے اس حصہ میں کیمیائی اعمال کثرت سے ہوتے ہیں کیونکہ اسی حصہ میں پتہ سے صفرا ایک نالی کے ذریعے اسمیں گرتا ہے اور رطوبت لبلبہ بھی ایک نالی کے ذریعے شامل ہوتا ہے۔

صائم

اسے اردو میں خالی آنت عربی میں صائم اور انگریزی میں جیجونم JEJUNUN کہتے ہیں یہ چھوٹی آنت کا ہی ایک حصہ ہے اسے الگ نام سے اسلئے پکارتے ہیں کیونکہ بعد از مرگ یہ خالی ہوتا ہے اسکی لمبائی تقریباً ساڑھے سات فٹ ہوتی ہے یہ حصہ اثنا عشری آنت سے شروع ہو کر پیچدار آنت تک جاتا ہے۔

پیچدار آنت

اسے اردو میں پیچیدہ آنت، عربی میں معاء دقیق اور انگریزی میں ILLUM کہتے ہیں یہ چھوٹی آنت کا نچلا حصہ ہے چونکہ اسمیں بے شمار پیچ اور بل ہوتے ہیں اس لئے اسے پیچیدہ آنت کہتے ہیں یہ حجم میں بھی پتلی ہوتی ہے اسکی لمبائی تقریباً گیارہ فٹ ۶ انچ ہوتی ہے

نوٹ چھوٹی آنتوں میں اعصاب کی کثرت ہوتی ہے لہٰذا ان کا مزاج تر گرم ہوتا ہے جونہی اس حصہ میں سردی بڑھتی ہے دست شروع ہو جاتے ہیں۔

یا تنگ ہی ہو جاتی ہے۔

بڑی آنتیں

اردو۔ بڑی آنتیں، عربی:۔ امعاء غلاظ، انگریزی LARJE INTESTINES اسکی لمبائی تقریباً ۵ فٹ ہوتی ہے جو چھوٹی آنت کے نچلے سرے سے شروع ہو کر قولون آنت تک جاتی ہے چھوٹی آنتوں سے بڑی اسلئے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے دائرہ و حجم میں بہت بڑی، موٹی اور ساخت میں دبیز ہوتی ہے اسمیں چربی بہت زیادہ ہوتی ہے یہ چھوٹی آنت سے جب شروع ہوتی ہے تو یکدم فراخ ہو جاتی ہے یہاں اس کا فاضل سرا نیچے کی طرف رہ جاتا ہے اسے زائدہ آعور کہتے ہیں زائدہ آعور سے یہ آنت سیدھی اوپر کی طرف اٹھتی ہے اور معدہ کے ساتھ مس کرتی ہوئی بائیں طرف طحال کی طرف جاتی ہے اور قولون آنت سے ملتی ہے نوٹ اس آنت میں غذائی مادہ کثرت سے پایا جاتا ہے لہٰذا اس حصہ کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے پیچش وغیرہ کے وقت یہی حصہ متاثر ہوتا ہے۔

قولون آنت

یہ طحال کے عین نیچے بڑی آنت سے شروع ہوتی ہے اور سیدھی نیچے کی طرف آتی ہے مبرز کے قریب یکدم باریک ہو جاتی ہے اور معاء مستقیم کے نام سے مقعد کے ساتھ مل جاتی ہے۔ اسے قولون آنت اسلئے کہتے ہیں کہ اسی حصہ میں اکثر قولنج ہوا کرتا ہے۔

نوٹ :۔ اس حصہ میں بہ نسبت غدد کے عضلات کی کثرت ہوتی ہے لہٰذا اس کا مزاج خشک گرم ہوتا ہے جونہی سردی کا اثر پڑتا ہے قولنج ہو جاتا ہے۔

* *

آنتوں کی ماہیئت و ساخت

آنتوں کی ساخت میں تین طبقات پائے جاتے ہیں (۱) اعصاب (۲) غدد، (۳) عضلات یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ عضو اعضا جو افعال معدہ میں انجام دیتے ہیں وہی کام آنتوں میں کرتے ہیں مثلاً پاخانہ کی حاجت کا احساس دلانا اعصاب کا کام ہے معدے سے آئی ہوئی غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے مزید تحلیل کرنا غدد کا کام ہے فضلات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے آنتوں میں حرکات کرنا عضلات کا کام ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آنت کا ایک حصہ سکڑتا ہے اور دوسرا پھیلتا ہے اس طرح غذا آنتوں میں آگے کو جاتی ہے اور فضلا براہ مبرز خارج ہو جاتا ہے اس عمل میں اعصاب غدد عضلات مل کر کام کرتے ہیں ورنہ اگر ایک کا فعل بھی باطل ہو جائے تو فضلات وغیرہ کبھی خارج نہیں ہو سکتے۔

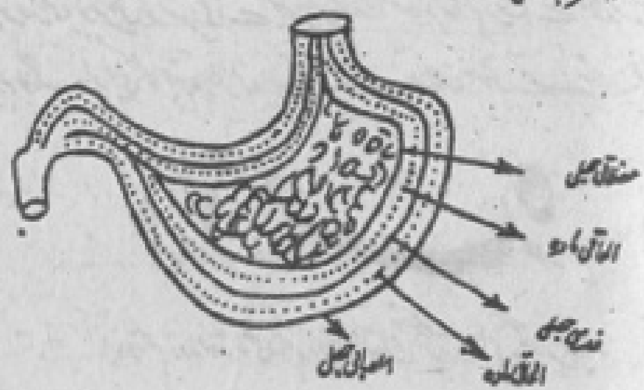
مثلاً فالج اسفل میں آنتوں کے اعصاب شل ہو چکے ہوتے ہیں لہٰذا ایسے مریضوں کا پیشاب و پاخانہ ہمیشہ بند ہو جاتا ہے حاجت تک نہیں ہوتی مجبوراً پاخانہ انیما کے ذریعے اور پیشاب کیتھیٹر سے خارج کرتے ہیں۔

سوءِ مزاج معدہ

سوءِ مزاج معدہ سے مراد معدہ کے طبعی مزاج میں بگاڑ یا خرابی ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ معدہ کا اپنا ذاتی مزاج کیا ہے حیرت کی بات یہ ہے کہ معدہ کے سوءِ مزاج کی امراض لکھنے کے باوجود آج تک کسی بھی طب کی کتاب میں معدہ کا مزاج تحریر نہیں کیا گیا بڑی بڑی بنیادی طب کی کتب میں سوءِ مزاج معدہ کی بارہ اقسام لکھی ہیں لیکن جس طالب علم کو معدہ کے مزاج کا پتہ نہیں وہ ان بارہ اقسام کو کیسے ذہن نشین کرے گا۔

معدہ کا مزاج

یاد رکھیں معدہ مفرد عضو نہیں ہے بلکہ عضلات اور غدد و اعصاب سے مل کر بنا ہوا ہے ان کی ترتیب یہ ہے کہ معدہ میں عضلات سب سے زیادہ ہیں غدد غشا مخاطی ان سے کم اور اعصاب جو بھوک کا احساس دلاتے ہیں سب سے کم ہیں۔ چونکہ معدہ میں عضلات اور عضلاتی مادہ کی کثرت ہے اور غدد غشا اس سے کم ہیں۔ لہٰذا قانون مفرد اعضا کی رو سے معدہ کا مزاج خشک گرم (عضلاتی غدی) قرار پاتا ہے۔



یاد رکھیں معدہ میں کبھی تری کے اثرات بڑھ جاتے ہیں جو اس کے اعصاب میں تحریک سے پیدا ہوتے ہیں حکماء نے معدہ کا سوءِ مزاج رطب بارد کہتے ہیں اور حاملین قانون مفرد اعضا نے اعصابی عضلاتی تر سرد کہتے ہیں۔

کبھی معدہ کے غدد و غشا میں تحریک ہو کر معدہ کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور ایک نئی صورت گرمی خشکی کی پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب! چونکہ سوءِ مزاج کا تعلق صرف کیفیات سے ہی ہوتا ہے لہٰذا جو مزاج سوءِ مزاج کے وقت ہوگا وہی کیفیت اس کا سبب ہوگی یا کوئی جذبہ

ہو سکتا ہے۔ مثلاً تری سردی کے موسم سے معدہ میں تری سردی کے اثرات بڑھ سکتے ہیں بالکل یہی صورت خوف سے بھی ہو سکتی ہے جو سبب معلوم ہو اس کا ازالہ کریں۔ انشاء اللہ فوراً آرام آجائے گا۔

یاد رکھیں سوء مزاج کے کوئی مستقل امراض نہیں ہوتے بلکہ یہ چند منٹوں سے لے کر چند گھنٹوں اور زیادہ سے زیادہ ایک دو دن تک ہو سکتے ہیں مثلاً نمونیا، شدید درد سر، بھوک بند ہونا وغیرہ علاج کرتے وقت جہاں ادویہ اغذیہ تجویز کریں وہاں موسمی کیفیات سے بھی مریض کو محفوظ رکھائیں تاکہ جلد آرام کی صورت ہو۔ مثلاً سردی لگنے سے مریض کو قے یا ابکاریاں آنے لگیں۔ یا دست آنے شروع ہو جائیں تو مریض کو سردی سے بچائیں معدہ و امعاء پر گرم ریت سے ٹکور کرائیں پینے کے لئے تیز گرم لونگ دار چینی کا قہوہ پلائیں ایسا کرنے سے مریض منٹوں کے اندر سکون محسوس کریگا

درد معدہ

اردو نام درد معدہ، طبی نام، وجع المعدہ، انگریزی نام گیسٹرلجیا۔

درد معدہ کی اقسام

درد معدہ کی بالاعضاء تین بڑی اقسام ہوتی ہیں۔ ۱۔ درد معدہ اعصابی، ۲۔ درد معدہ عضلاتی، ۳۔ درد معدہ غدی

درد معدہ اعصابی

جب معدہ کے اعصابی پردہ میں سوزش ہو جاتی ہے تو اس سے ایک طرف معدہ میں رطوبات کی سکریشن بڑھ جاتی ہے دوسری طرف رطوبات کی کثرت سے نظام ہضم معطل ہو جاتا ہے

جس سے اکثر قے ہو جایا کرتی ہے اس صورت میں اعصاب میں تحریک ہوتی ہے۔

اسباب

سوزش اعصاب کیفیاتی، نفسیاتی اور مادی اسباب سے ہوا کرتی ہے کیفیاتی اسباب میں تری سردی مرطوب موسم بھیگے کپڑے پہننا وغیرہ شامل ہیں۔ نفسیاتی اسباب میں پریشانی و خوف اس کا سبب بنتے ہیں۔ معدہ کے اعصاب میں سوزش کا سبب اکثر مادی ہوتا ہے جس میں غلط بلغم کی زیادتی یا مولد بلغم اشیاء وغیرہ شامل ہیں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سوزش اعصاب یا درد معدہ کا ایک سبب بلغم کی زیادتی بھی ہے تو اس سے ہماری مراد وہ بلغم نہیں ہے جو کھانسی کے ساتھ خارج ہوتی ہے بلکہ خون کی وہ رطوبات ہیں جو دماغ و اعصاب کی غذا بنتی ہیں اور وہاں سے سکریشن کی صورت میں اخراج پاتی ہیں چونکہ غیر طبعی راستہ اختیار کر چکی ہوتی ہیں اسلئے شدید تکلیف کا باعث بنتی ہیں مثلاً اگر ناک میں سوزش اعصاب ہو جائے تو زکام ہو جاتا ہے بعض دفعہ شدید درد سر ہو جاتا ہے معدہ و امعاء میں ترشح ہونے لگیں تو قے، دست اور شدید صورت میں درد پیٹ ہونے لگتا ہے

غذا، دواء اور زہر

بعض مریض عادتاً ایسی اغذیہ کھاتے ہیں جن میں دودھ گھی، چاول، دلیا، کھچڑی، مولی، گاجر، کدو، توری، ٹینڈے وغیرہ شامل ہیں یہی اغذیہ بعض دفعہ سوزش اعصاب معدہ کا سبب بن جاتی ہیں جس کا نتیجہ اکثر درد معدہ ہی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ محرک اعصاب ادویہ اور زہر بھی اس کا سبب بنتی ہیں۔

علامات

جس مریض کے معدہ کے اعصاب سوزش ناک ہوتے ہیں ان کا دل گھبراتا ہے بھوک بند ہو جاتی ہے منہ سے تھوک بکثرت خارج ہوتا ہے مریض تنہائی چاہتا ہے اکثر قے ہو جاتی ہے جوں جوں سوزش بڑھتی ہے علامات میں شدت ہو جاتی ہے قے بار بار آنے لگتی ہے شدید پیاس لگنے لگتی ہے لیکن پانی ہضم نہیں ہوتا پیٹ میں شدید درد شروع ہو جاتا ہے مریض نم معدہ کو بار بار دباتا ہے مزمن صورت میں قے وغیرہ تو کم آتی ہے اور درد میں شدت بھی کم ہوتی ہے لیکن درد کم و بیش ہر وقت رہنے لگتا ہے۔

قارورہ

معدہ کی عصبی سوزش میں مریض کا قارورہ سفیدی مائل نیلگوں ہوتا ہے اگر درد کم ہو تو سفیدی مائل زرد ہوتا ہے جب تک ایسے مریض کا قارورہ سرخی مائل نہ ہو درد معدہ مستقل طور پر رفع نہیں ہوا کرتا۔

نبض

درد معدہ اعصابی کے مریض کی نبض رفتار میں سست اور حجم میں پھولی ہوئی ہوتی ہے۔ چونکہ ایسے مریض کے اعصاب میں تیزی ہوتی ہے۔ لہٰذا قانون مفرد اعضاء کے تحت دل و عضلات میں سکون کی صورت پیدا ہو جاتی ہے یعنی حرکات قلب سست ہو جاتی ہیں جس سے نبض بھی سست اور رطوبت سے پھولی ہوئی معلوم ہوتی ہے

اگر مریض کو ابھی ابھی تکلیف ہوئی ہو تو نبض گہری اور سست ہوتی ہے لیکن اگر مزمن ہو چکی

ہو تو ایسے شخص کا جسم مسلسل تکلیف سے پتلا ہو جاتا ہے جس سے نبض بھی قدرے اوپر اور لمبائی میں تین انگلی تک محسوس ہوتی ہے

علاج

معدہ میں اعصاب کی تحریک سے ہونے والے درد کا علاج عضلاتی تحریک پیدا کرنے سے فوراً ہو جاتا ہے۔ جتنی جلدی ہم تحریک بدل دیں اتنی جلد آرام آتا ہے دوا کے لئے فارما کوپیا اور رہبر نظریہ مفرد اعضاء سے تمام عضلاتی غدی نسخہ جات تریاق صفت ہیں

تریاق درد معدہ

ھو الشافی:۔ سرخ مرچ تین حصہ، رائی تین حصہ، کشتہ کچلہ ا حصہ۔
حب بقدر نخود بنائیں۔ درد کی حالت میں دو دو گولیاں ہمراہ قہوہ ہر پندرہ منٹ بعد دیں قدرے آرام آ جائے یا محسوس ہو تو دوا کا وقفہ بڑھا دیں۔ یعنی ایک گولی صبح ایک ایک شام اگر قبض ہو تو مندرجہ بالا گولیوں کے ساتھ یہ گولیاں بھی دیں۔

ھو الشافی:۔ حنظل، رائی، گندھک آملہ سار ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود بنا لیں۔
معجون کچلہ اور جوارش جالینوس بھی حسب ضرورت کھلا سکتے ہیں۔

درد معدہ عضلاتی

تعارف:۔ جب معدہ کے عضلات سوزش ناک ہو جاتے ہیں تو درد ہونے لگتا ہے۔ اسی عضلاتی سوزش میں شدت ہو جائے تو السر اور سرطان کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب

سوزش معدہ عضلاتی کے کیفیاتی نفسیاتی اور مادی و خلطی اسباب،

کیفیاتی اسباب سوزش معدہ عضلاتی کے کیفیاتی اسباب خشکی سردی سے خشک گرم ہوتے ہیں،

نفسیاتی اسباب نفسیاتی اسباب میں لذت و مسرت کے جذبات کی شدت قلب و عضلات کو تیز کر دیتی ہے اس میں انسان زیادہ تر حصول لذت کے لئے کثرت جماع کرتا ہے ضرورت اور وقت کی پرواہ کئے بغیر اپنے نفسانی جذبات کی تکمیل کرتا رہتا ہے۔

ایک اہم نقطہ

یہاں اس بات کو ذہن نشین کریں کہ جب بار بار جماع کیا جاتا ہے تو اس سے دو بڑے نقصان ہوتے ہیں۔ ایک تو مادہ منویہ کا ضرورت سے زیادہ اخراج جس سے جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے اور خشکی بڑھتی ہے۔

دوسرے بار بار جماع سے قلب و عضلات میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس سے جسم کے تمام حرکتی اعضاء پہلے سے زیادہ کام کرنے لگتے ہیں خاص کر غذائی اعضاء کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ منی بنانے کے لئے غذا میں تحلیل کرنا پڑتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ کے عضلات کثرت کار کی وجہ سے سوزش ناک ہو جاتے ہیں اور درد کی صورت میں چیخ اٹھتے ہیں

ایک اور نقطہ یہ بات بھی ذہن نشین کریں کہ بعض دفعہ مریض ایسی مولد ریاح شے کھا لیتا ہے جس سے اس کا پیٹ ہوا سے بھر جاتا ہے اور تن کر

درد کرنے لگتا ہے مریض سانس بھی لیتا ہے تو درد ہوتا ہے اگر ہوا کسی طریقے سے خارج نہ ہو سکے تو عموماً مریض مر جایا کرتا ہے حیوانات میں ایسے واقعات روزانہ ہی ہوتے رہتے ہیں

مادی اسباب مادی اسباب میں خلط سوداکی کثرت بھی سوزش معدہ کا سبب بن جاتی ہے کیونکہ اس سے رطوبات تقریباً خشک ہو جاتی ہیں ریاح کی کثرت ہونے لگتی ہے۔

خلط سودا کے علاوہ مولد ریاح و سودا ادویہ اغذیہ اشیاء بھی معدہ کے عضلات میں سوزش کر دیتی ہیں ان میں شراب تمباکو نوشی۔ بھنگ۔ گوشت۔ چنے۔ پیاز۔ لوبیا دودھ زہروں میں شنگرف، سنکھیا، کچلہ وغیرہ کا کثرت استعمال معدہ میں سوزش کر دیتا ہے۔

غذا کا وقت بے وقت کھانا بھی کا سبب بنتا ہے جس سے زہریلا سودا تیار ہو کر سوزش عضلات سے درد معدہ شروع ہو جاتا ہے،

علامات

سوزش معدہ عضلاتی میں تمام معدہ میں کھچاوٹ اور تناؤ ہوتا ہے معدہ کے مقام پر خصوصاً کوڑی کے مقام پر بالکل دل کے دھڑکنے جیسی حرکات معلوم ہوتی ہیں۔

بعض مریضوں کا پیٹ تو حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے جو بعض موٹے اور چربیلے جسم کے ہوں ان کے پیٹ کو دبانے سے حرکات معدہ معلوم نہیں ہوتی البتہ کبھی تشنج دکھائی ہونے لگتے ہیں بعض دفعہ ہچکی شروع ہو جاتی ہے پیٹ میں جلن اور نفخ کی شکایت ہوتی ہے ترش ڈکار آتے ہیں بعض دفعہ ابکائیاں آنے لگتی ہیں اگر پاخانہ آ جاتے یا ہوا خارج ہو جائے تو قدرے درد رک جاتا ہے ورنہ مسلسل ہوتا رہتا ہے عموماً کھانا کھانے کے بعد درد ہونے لگتا ہے خاص کر ایسی چیزیں کھانے سے درد میں شدت ہو جاتی ہے۔

جو بہت زیادہ سرد ہوں اور سودا ریاح ہوں ایسے مریض گوشت کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔

نبض چونکہ خود قلب اور اسکے ماتحت عضلات تحریک میں ہوتے ہیں اسلئے نبض کی رفتار تیز ہوا سے پُر اور تنی ہوئی ہوتی ہے تین انگل سے چار انگل تک محسوس ہوتی ہے۔

قارورہ عضلاتی سوزش کے مریض کا قارورہ، گوشت کے دھوون کی طرح سرخی مائل ہوتا ہے بعض دفعہ قدرے جلن بھی محسوس ہوتی ہے ۲۴ گھنٹوں میں ایک دو دفعہ پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔

پاخانہ چونکہ خشکی انتہا پر ہوتی ہے اسلئے قبض عموماً رہتی ہے کبھی کم کبھی زیادہ بعض مریضوں کو تو ہفتہ بھر پاخانہ نہیں آیا کرتا بعض دفعہ پاخانہ کے ساتھ خون بھی آجایا کرتا ہے۔

علاج

درد معدہ کے کسی مریض کا علاج شروع کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ معدہ کا کون مفرد عضو سوزش تک ہے اعصاب کی سوزش سے ہونے والے درد معدہ کا مفصل بیان پہلے لکھ چکا ہوں اگر سوزش عضلات معلوم ہو تو درد چاہے کیفیاتی، نفسیاتی یا مادی سبب سے ہو فوراً غدد و جگر کو تحریک میں لانے کی کوشش کریں تاکہ سوزش عضلات تحلیل ہونی شروع ہو جائے اس طرح مریض فوراً سکون محسوس کرنے لگے گا یہ ٹسٹ ایڈ کلام ہے

ایک سوال! یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصل علاج اسباب مرض کا رفع کرنا ہے لیکن یہاں تمام اسباب کو نظر انداز کرتے

ہوئے صرف جگر و غدد کو تحریک میں لانے کے لئے کہا گیا ہے کیا یہ طبی اصولوں کی خلاف ورزی نہیں۔

اس سوال کا آسان جواب یہ ہے کہ شدت تکلیف کی صورت میں اول مریض کو سکون دینا ضروری ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہے۔

اس کو اسطرح سمجھیں کہ فرض کیا کہ ایک مکان کو کسی سبب سے آگ لگ گئی ہے اسمیں گھر کے افراد بھی بند ہیں آگ بجھانے والوں کا فرض ہے کہ وہ جس طریقہ سے بھی آگ بجھا سکیں بجھا دیں اگر وہ پہلے اسباب کی تلاش کرنا شروع کر دیں کہ آگ کس نے لگائی ہے، کیسے لگی ہے بجلی کی وجہ سے یا آتش گیر مادہ سے لگی ہے یہ امر واضح ہے کہ اسباب تلاش کرنے سے پہلے مکان ہی جل جائے گا۔

یہ بیرونی مثال ہے امراض کی صورت میں یوں سمجھیں کہ ایک مریض کو خونی قے آ رہی ہے معالج کا فرض ہے کہ بجائے اسباب کے پیچھے دوڑنے کے یا انہیں تلاش کرنے کے فوراً خون کا اخراج روکے ورنہ مریض فوراً ہلاک ہو جائے گا۔

یہ مثال میں نے اسلئے دی ہے کیونکہ ایک دفعہ ہمارے مقامی ڈاکٹر صاحب نے میرے سامنے ایک نوجوان کو (جسے خون کی قے آ رہی تھی) مشورہ دیا تھا کہ پہلے ایکسرا کرا کر لاؤ پھر دوا تجویز کروں گا تاکہ صحیح علاج تجویز کیا جا سکے

میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسے ایک دو قئیں اور آ گئیں تو یہ چل بسے گا۔ اس حالت میں تو ایکسرے والوں کے پاس جا بھی نہیں سکے گا

یاد رکھیں یہ صورت حاد امراض کی صورت میں اپنانی پڑتی ہے جب مریض کی حالت خطرے سے باہر ہو جائے تو اصل اسباب مرض تلاش کر کے رفع کریں تاکہ ہمیشہ کے لئے مرض سے چھٹکارا مل جائے اگر درد پیش ہو سبب کیفیاتی نفسیاتی معلوم ہو تو

انہیں رفع کردیں اگر اغذیہ یا ادویہ یا اشیاء معدہ کا سبب ہوں تو انہیں بھی تبدیل کردیں انشاء اللہ چند دنوں کے اندر مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا

دردِ معدہ عضلاتی کیلئے مجربات

اگر پیٹ میں درد حرارت کی انتہائی کمی کی وجہ سے ہو رہا ہو تو حب مقوی خاص اور حب صابر ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ دیں چند دنوں کے اندر اندر پرانے سے پرانا درد معدہ غائب ہو جائے گا اگر کچھ حرارت محسوس کریں یا عضلاتی غدی شدید تحریک ہو جائے تو غدی عضلاتی ملین استعمال کریں قبض ہو تو غدی عضلاتی مسہل دیں۔

اگر ریاح کی کثرت ہو تو جوارش کمونی کھلائیں یا جوارش جالینوس بھی دے سکتے ہیں۔

غدی اعصابی چورن

بوالشالن ، مر پودینہ ۴ حصہ ، سونف ۳ حصہ مسندر ۲ حصہ ، مرچ سیاہ ۱ حصہ
میٹھا سوڈا ۸ حصے ، نمک خوردنی ۱۶ حصے ؛

سفوف بنالیں۔ ۳-۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی یا قہوہ دیں۔
ان کے علاوہ فارماکوپیا کے تمام عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات مفید و موثر ہیں

دردِ معدہ غدی

یہ دردِ معدہ کے غدی و غشائی پردہ کی صورت سے ہوتا ہے۔ اگر سوزش میں شدت ہو جائے تو آنتیں بھی سوزش ناک ہو کر درد کرنے لگتی ہیں ؛

***

اسباب

اس درد کے بعض کیفیاتی ، نفسیاتی ، مادی و خلطی اسباب ہوتے ہیں ۔

کیفیاتی اسباب

گرمی خشکی کے موسم میں یہ درد زیادہ ہوا کرتا ہے یا ایسے لوگ جنہیں زیادہ تر آگ کے قریب بیٹھنے کا موقع ملے مثلاً تنورچی ، کوئلہ سے چلنے والے ریلوے انجن کے کارکن ۔ اسی طرح کوئلہ سے چلنے والے کارخانوں کے انجنوں کے کارکن اور گڑ شکر نکالنے والے جنہیں زیادہ تر آگ کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں

نفسیاتی اسباب

جذبات میں غم و غصہ اور غم کے جذبات کی شدت سوزش غدد و معدہ کا سبب بنتی ہے

عام طور پر چڑچڑا پن غصہ کی وجہ سے کسی کی بات کو برداشت نہ کر سکنا فوراً درد پیٹ میں مبتلا کر دیتا ہے

مادی اسباب

مادی اسباب میں گرم خشک سے گرم تر اغذیہ یا ادویہ زہر اور صفرا کی کثرت ، سوزش معدہ و امعاء کا سبب بن کر درد پیدا کرتی ہے ۔

کثرت گوشت خوری ، خصوصاً تیتر ، بٹیر اور مرغ کا گوشت ، انڈے ادویہ میں تیز جلاب جن میں جمالگوٹہ اور ریوند عصارہ وغیرہ زہروں میں پارہ شنگرف ، دار چکنا وغیرہ اس کا سبب ہوتے ہیں ۔

علامات

جب معدہ میں سوزش غدد سے درد ہونے لگے تو پیٹ اور خصوصاً آنتوں میں مروڑ ہونے لگتا ہے ٹھہر ٹھہر کر درد ہونے لگتا ہے قبض اکثر نہیں ہوتی۔ کیونکہ صفرا کی شدت ہوتی ہے اکثر تو پیچش ہو جاتی ہے متلی اور ابکائیاں آنے لگتی ہے۔ پیشاب کا رنگ زرد، جلن اور رکاوٹ ہوتی ہے نبض سست اور باریک ہوتی ہے۔ مریض چلنے پھرنے تو درد میں شدت ہو جاتی ہے گوشت وغیرہ بکثرت درد میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ احتیاط کرنی چاہیئے۔

علاج

سوزش غدد کی وجہ سے ہونے والے درد معدہ امعاء کے مریض کو اول کیفیاتی نفسیاتی طور پر اعتدال پہ لائیں۔ غذا کے طور پر ایسی اغذیہ کھلائیں جو چبا کر نہ کھائی جائیں بلکہ نشاستہ دار اشیاء ہوں جن میں ڈبل روٹی دلیا، کھچڑی، سابودانہ، چھلکا اسبغول، سبزیوں میں کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، مولی، گاجر، مونگرے یہ سب بالکل کدو کش کی ہوئی ہونی چاہیئں۔

تریاق درد معدہ

سہاگہ ایک تولہ، سونف ایک تولہ، ست لوبان ایک تولہ، افیون ۳ ماشے۔
تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲-۲ ماشے دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی کھلائیں۔

اکسیر درد معدہ پوست، آک، نمک شیشہ، مرچ سیاہ ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی دیں۔

یہ نسخہ ایسے وجع المفاصل میں بھی مفید ہے جس میں مریض کے جوڑوں میں سوزش آگئی ہو اس کے علاوہ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات مفید و موثر ہیں ضرورت کے مطابق ملین و مسہل اور اکسیر تریاق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

خارش معدہ

بعض دفعہ معدہ میں بار بار دغدغہ ہوتا ہے مریض کا دل یہ چاہتا ہے کہ خارش کرے لیکن چونکہ خارش کا عمل (کھجلانا) انسان کے بس کا کام نہیں ہے لہٰذا وہ بے حد بے چینی محسوس کرتا ہے۔

اسباب

معدہ میں خارش ہونے کے وہی اسباب ہوتے ہیں جو جسم کے کسی بیرونی حصہ میں خارش کا سبب بنتے ہیں اس وقت عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے عام طور پر خارش معدہ کے مادی اور عضوی اسباب ہوتے ہیں مادی اسباب میں تو ہر قسم کے عضلاتی اعصابی اغذیہ اور ادویہ شامل ہیں خصوصاً سرد قسم کی ترشیاں خارش معدہ کا سبب ہوتی ہیں۔ خارش کے عضوی اسباب جگر و غدد اور معدہ کی غشاء مخاطی میں سکون ہے یاد رکھیں قانون مفرد اعضاء کے تحت جب قلب و عضلات میں کیمیائی تحریک (عضلاتی اعصابی) ہو تو جگر و غدد اور جسم کی تمام غشاء مخاطی میں سکون ہو جاتا ہے جب یہی صورت معدہ میں ہو جائے تو معدہ میں بھی خارش ہونے لگتی ہے۔ خون میں خلط سودا کی زیادتی بھی خارش معدہ کا

سبب ہوتی ہے۔

علامات

جس مریض کے معدہ میں خارش ہو وہ دخذ فہ کے وقت پیٹ کو ادھر ادھر سے دباتا ہے جس سے اسے قدرے لذت اور آرام معلوم ہوتا ہے اگر وہ سرد اشیاء جن میں لسی، برف، برف سے سرد کیا ہوا پانی یا ترش پھلوں کے رس استعمال کرتا ہے تو اسے خارش زیادہ ہونے لگتی ہے اسکے برعکس اگر وہ صرف گرم پانی یا قہوہ میں گھی ڈال کر پیئے تو فوراً سکون محسوس کرتا ہے پیٹ پر ٹکور کرنے سے بھی آرام محسوس کرتا ہے۔

اصولِ علاج

خارش معدہ میں یا جسم کے کسی بیرونی حصہ میں اس کا اصول علاج ایک ہی ہے یعنی تحریک جگر و غدد بدل دیا جائے اگر جسم میں حرارت کی انتہائی کمی محسوس کریں شروع میں عضلاتی غدی اغذیہ اشیاء اور ادویہ دیں امید ہے یہیں خارش ختم ہو جائے گی اگر کچھ باقی رہے تو غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ اشیاء استعمال کرادیں انشاءاللہ پرانی سے پرانی خارش پھر کبھی نہیں ہوگی۔

ایک اہم نقطہ

یہاں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ اب علمی اور ادبی طور پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے جب بھی کوئی مرض یا علامت نمودار ہوتی ہے تو وہ کسی نہ کسی مفرد عضو کی تحریک و تسکین اور خون کی کیمیائی تبدیلی سے پیدا ہوتا ہے علاج صرف ساکن عضو کو تحریک دینا ہے جونہی سست عضو میں تیزی پیدا ہوتی ہے فوراً خون میں بھی کیمیائی تبدیلی ہو جاتی ہے جس سے پیچیدہ سے پیچیدہ مرض بھی کلی طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

جو علامات جسم کے بیرونی حصے میں ظاہر ہوتی ہیں وہاں مقام ماؤف پر مرہم ضرورت کے مطابق دوا لگاتے ہیں اس کا بھی یہی عمل ہوتا ہے فرق صرف یہ ہوتا ہے بیرونی دوا اندرونی دوا کی مددگار بن جاتی ہے اور جلد آرام آجاتا ہے یہ حقیقت ہے کہ اگر بیرونی طور پر کوئی دوا استعمال نہ کرائی جائے تو بھی یقینی طور پر آرام آتا ہے۔ چونکہ معدہ میں ہم کسی دوا کی مالش یا لیپ نہیں لگا سکتے تو کوئی حرج نہیں ہے صرف کھانے کے لئے گولیاں یا سفوف اور پینے کے لئے منضج استعمال کریں اللہ کے سبب وغیرہ کا عمل بھی ہو جائیگا۔

شربت برائے خارش معدہ

ھوالشافی:۔ افتیمون، چرائتہ، شاہترہ، عناب ہر ایک تین، تین تولہ چینی ۱/۲ سیر

حسب دستور شربت بنالیں۔

عضلاتی غدی شربت ہے تلخ ضرور ہے لیکن اندرونی و بیرونی خارش کے لئے تریاق ہے

اکسیر غدی عضلاتی

ھوالشافی:۔ گندھک آملہ سار ۲ تولہ، پارہ ۱ تولہ، بابچی ۳ تولہ اول پارہ اور گندھک کی کجلی بنائیں پھر بابچی کا سفوف ملا دیں۔ بس تیار ہے۔

افعال و اثرات:۔

غدی عضلاتی اکسیر ہے

۲/۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے استعمال کریں۔

غذا:۔ صبح حلوہ بادام یا مکھن بادام، یا حلوہ گندم یا مربہ ہرڑ،

دوپہر:۔ کوئی ساگ، کوئی اچار، شلغم، پالک، تیتر، بٹیر یا مرغ کا گوشت، بیسنی روٹی۔

شام:۔ دوپہر والا کوئی سالن یا کشمش بادام کھلا کر چائے پلا دیں۔

معدہ و امعا میں ریاح سے پیدا ہونے والی علامات

تبخیر معدہ، نفخ معدہ، قراقر معدہ اور فتق (ہرنیا)

ان علامات کی تشریح و توضیح کرنے سے پہلے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ قارئین کو یہ بتا دیا جائے کہ ریاح کیا ہیں کیسے پیدا ہوتی ہیں اور ان کے افعال و اثرات کیا ہیں تاکہ ان سے پیدا ہونے والی علامات کو ایک ہی جگہ سمجھ لیا جائے جس سے علاج میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

ماہیت و حقیقت ریاح ۔ جاننا چاہیے کہ جس طرح کائنات میں ہوا بنتی اور چلتی ہے بالکل اسی طرح انسانی جسم میں ہوا بنتی اور خارج ہوتی ہے۔

کائنات میں ہوا چلنے کی صورتیں

کائنات میں جو ہوا چلتی ہے سائنسی طور پر اس کا سبب گرمی سردی کی کمی بیشی بتایا جاتا ہے یعنی جس علاقہ میں حرارت کی شدت ہوتی ہے وہاں کی ہوا تحلیل ہو کر (پھٹ کر) اوپر چلی جاتی ہے جہاں سردی ہوتی ہے۔ وہاں کی ہوا بوجھل ہو کر گرم علاقہ کی طرف روانہ ہو جاتی ہے جس سے ہوا اسباب کی کمی بیشی کے تحت کم و بیش چلتی ہے۔

اس کمی بیشی سے کبھی آندھیاں آتی ہیں کبھی موسمی ہوائیں چلتی ہیں کبھی ہوائیں رطوبات کی شدت گڑگڑاہٹ کا سبب ہوتی ہے، کبھی بارش ہوتی ہے۔

بالکل یہی صورتیں انسانوں میں بھی کم ان کیفیات کے کم و بیش ہونے سے پیدا ہوتی ہیں مثلاً کبھی منہ کے راستہ ہوا خارج ہوتی ہے تو اسے ڈکار کہتے ہیں۔ کبھی دماغ پر ہوا کا دباؤ ہوتا ہے تو اسے تبخیر معدہ کہتے ہیں کبھی پیٹ میں ہوا رک جاتی ہے تو نفخ معدہ کا نام

پاتی ہے کبھی معدہ و امعا میں ہوا حرکت کرتی ہے تو اسے قراقر معدہ یا گڑگڑ ہونا کہتے ہیں کبھی آنتوں میں ہوا کے شدید دباؤ سے پردہ صفاق پھٹ جائے تو اسے فتق کہتے ہیں کبھی ہوا کے ساتھ رطوبات شامل ہو جائیں تو دست آنے شروع آ جاتے ہیں۔ ساتھ ہی ہوا کی کثرت سے ابھارا آ جاتا ہے جب تک دست نہ آئے تو خارج نہیں ہوتی قانون مفرد اعضا میں ان سب صورتوں کو عضلاتی اعصابی تحریک کی علامات کہتے ہیں۔

معدہ و امعا میں ہوا بننے کی اہمیت

ہم نے بار بار لکھا ہے کہ کائنات میں جتنی اشیا پائی جاتی ہیں چاہے وہ جاندار ہوں یا بے جان سب کی سب کیفیات کی پیداوار ہیں جب ان کے ایٹموں کو پھاڑا جاتا ہے تو آخر میں یہی کیفیات اپنی اصل حالت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جن مقامات پر ان کا دباؤ ہوتا ہے وہاں نفع نقصان کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

طب یونانی اور قانون مفرد اعضا میں مزاج اور کیفیات کا مطلب یہی ہے کہ کائنات کی ہر شے کیفیات سے بنی ہوئی ہے جو کیفیات کسی شے میں زیادہ ہیں وہی اس کا مزاج کہلاتی ہیں یعنی کسی شے میں ہوا زیادہ ہے کسی میں حرارت اور کسی میں رطوبت و پانی زیادہ ہے۔

جو اشیاء خشک سرد ہیں ان میں ہوا زیادہ ہے اور جن میں گرمی کے ساتھ خشکی موجود ہے ان میں آگ یا حرارت کی کثرت ہے اور جو اشیاء تری سردی کی حامل ہیں ان میں پانی کی کثرت ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قسم کی بھی اشیاء استعمال کی جائیں گی اسی قسم کی چیزیں جسم میں پیدا ہوں گی جن سے وہ بنی ہوئی ہیں چونکہ ہوا کا جوہر عضلاتی اعصابی (خشک سرد) اشیا میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا جو اشخاص خشک سرد اشیا کثرت سے استعمال کریں گے، وہی ہوا، گیس یا تبخیر معدہ میں مبتلا ہو جائیں گے، کیونکہ ان کی تحلیل (پھٹنے) سے ہوائی اجزا خارج ہوتے ہیں۔

علاج

یاد رکھیں تبخیر معدہ، نفخ معدہ قراقر معدہ اور فتق (ہرنیا) کوئی امراض نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ہوا کی کمی بیشی کی علامات ہیں جو ہوا کے مختلف مقامات میں رکنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ آج کل ان علامات کو اس خوفناک طریقہ سے پیش کیا جا رہا ہے کہ مریض ان کا نام سنتے ہی چکرا جاتا ہے۔ اگر یہ علامات مزمن صورت اختیار کر جائیں تو ڈاکٹر حضرات اپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ اگر مریض اپریشن پر راضی نہ ہو تو اینٹی ایسڈ ANTI ACID ادویہ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مخرج ریاح ادویہ استعمال کراتے ہیں لیکن یہ علامات ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔

حکما بھی ان علامات کو ڈاکٹروں کی پیروی میں دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی بدہضمی خیال کرتے ہوئے ہاضم ادویہ استعمال کرتے ہیں۔ کبھی ضعف معدہ سمجھ کر مقوی معدہ ادویہ دیتے ہیں۔ کبھی تریاق معدہ ادویہ کا استعمال کراتے ہیں۔ لیکن یہ علامات اپنی جگہ بدستور قائم رہتی ہیں۔ مریض کی پریشانیوں میں بدستور اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ایک طرف مریض مایوس ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف معالج حضرات پریشان نظر آتے ہیں۔ ان علامات کے علاج میں ایسی عظیم غلطیاں کی جاتی ہیں، جن کا خمیازہ مریض کئی کئی سالوں تک بھگتتے رہے ہیں۔ افسوس تو حکما و اطبا اور خاص طور پر فرنگی تعلیم یافتہ طبقہ پر ہے جو باوجود علم و عقل رکھنے کے فرنگی طب کے غلط اور غیر علمی (ان سائنٹیفک) طریق علاج کو قبول کرتے ہیں۔ اگر ہمارا مقام علمی نہ ہو، اور ہماری تحقیقات سائنسی نہ ہوں تو ہم فرنگی ڈاکٹروں کو چیلنج کرتے ہیں۔ ان کو ہماری تحقیقات قبول کرنا ہوں گی۔ اور اپنے غلط اصول چھوڑنے پڑیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ بہت جلد ان کو اپنے غلط طریق علاج کا یقین ہو جائے گا۔

اصول علاج

جب ہم سائنسی طور پر جانتے ہیں کہ جہاں ہوا کا دباؤ ہے۔ اگر وہاں گرمی کی شدت ہو جائے تو ہوا ہلکی ہو کر اوپر چلی جاتی ہے یا دوسرے لفظوں میں وہاں ہوا ختم ہو جاتی ہے جس سے ہوا کے دباؤ سے ہونے والے تمام نقصانات آئندہ کے لئے ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ قدرت کا فطری عمل ہے۔ اگر ہم فطرت کی پیروی میں ایسے مریضوں کا علاج کریں جنہیں ہوا یا گیس (GASS) کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہو تو انہیں یقینی طور پر ہمیشہ کے لئے امراض سے چھٹکارا مل جائے گا۔

قانون مفرد اعضاء کی بنیادیں چونکہ فطری اعمال پر ہی رکھی گئی ہیں۔ لہٰذا ایسے مریض جنہیں تبخیر معدہ، ریاح معدہ، نفخ معدہ۔ قراقر معدہ۔ فتق، وجع المفاصل ریاحی وغیرہ قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی اعصابی (خشکی سردی) کے مریض ہیں۔ ان کے خون کا قوام گاڑھا۔ خلط سودا اور ترشی و تیزابیت کی زیادتی ہو چکی ہے۔ جس سے ہوا بن کر تکلیف دے رہی ہے۔ قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ہے۔ کیونکہ اسی تحریک میں حرارت کی پیدائش ہوتی ہے۔ لہٰذا معالج کا فرض ہے کہ مریض کو عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ و اشیا ضرورت کے مطابق استعمال کرائے۔ بیرونی طور پر مقام ماؤف پر عضلاتی غدی پٹی یا عضلاتی غدی روغنوں سے مالش کروائے جوں جوں حرارت پیدا ہوگی مریض کو سکون محسوس ہوگا اگر شدید تکلیف ہو تو فوری سکون کے لئے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ دے سکتے ہیں۔ لیکن مستقل علاج کے لئے عضلاتی غدی کے بعد غدی عضلاتی تحریک پیدا کرنی چاہیئے۔ اس اصولی علاج سے تبخیر معدہ جیسی معمولی علامت سے لیکر مالیخولیا اور مراق جیسی پاگل کر دینے والی علامات بھی غائب ہو جائیں گی۔

ہمارا تجربہ

ہمارے تجربے میں ہماری تیار کردہ ادویہ حب مقوی خاص اور حب صابر ان علامات کا شافی علاج ہیں، ان کے نسخہ جات درج ذیل ہیں۔

حب مقوی خاص

ہوالشافی۔ ریچا سرخ ۱۲ تولہ، رائی ۱۲ تولہ کشتہ فولاد ۴ تولہ کچلہ کشتہ ۴ تولہ

حب بقدر نخود تیار کریں۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی جگر و مولد حرارت غریزی ہے۔ جس سے جگر گرم ہو کر معدہ امعاء میں ریاح بننا بند ہو جاتے ہیں۔ بھوک کھل جاتی ہے ریاح سے پیدا ہونے والی تمام علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ ریحی دردوں کے لئے تریاق ہے۔

حب صابر

حنظل۔ رائی۔ گندھک آملہ سار، اجوائین دیسی ہم وزن —— حب بقدر نخود بنالیں

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ملین ہے۔ قاطع و مخرج ریاح ہے۔ اگر مریض کو قبض ہو تو حب مقوی خاص کے ساتھ حب صابر لازمی ہے

خصوصیت حب صابر

ملینات۔ مسہلات اور قبض کشا ادویہ اگر ذرا سی زیادہ مقدار میں کھلا دی جائیں تو فوراً مریض کا دل گھبرانے لگتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ بعض دفعہ قے شروع ہو جاتی ہے۔

حب صابر ان تمام نقائص سے پاک ہے۔ اگر کسی مریض کو پہلے قے آ رہی ہو۔ یا جی متلا رہا ہو۔ لیکن اسے قبض ہو ایسی صورت میں حب صابر تریاق کا کام کرتی ہے۔ اگر یہ زیادہ وزن میں بھی کھلا دی جائے۔ تو دل متلانے یا گھبراہٹ کی بجائے طاقتور ہو جاتا ہے۔ اور پاخانے بھی کھل کر آجاتے ہیں۔ ضرورت مند اصحاب تسنیم دواخانہ سے دس روپے سیکڑہ کے حساب سے منگوا کر استعمال کر سکتے ہیں

تریاق تبخیر

ھوالشافی جمالگوٹہ ۱ تولہ۔ شنگرف ۲ تولہ۔ کشتہ کچلہ ۴ تولہ۔ رائی ۸ تولہ

حب بقدر موٹھ تیار کرلیں۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی مقوی و ملین ہے اعلیٰ درجہ کا کاسر ریاح نسخہ ہے۔ فتق اور ریاح کے لئے بہترین ہے۔ اس کے علاوہ مصفی خون نسخہ جات کا سرتاج ہے بواسیر بادی اور مزمن قبض کے لئے بے حد مفید ہے۔ زیر نظریہ مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تمام نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اور پورے موثر ہیں۔

قرابادینی نسخہ جات

قرابادینی نسخہ جات میں جوارش کمونی۔ جوارش جالینوس اور معجون کچلہ مندرجہ بالا علامات کے لئے فوری اثر ہیں۔

ایک خاص نسخہ

تبخیر معدہ کے بعض ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن کے پیٹ میں گڑگڑ یا گڈ گڈ کی آوازیں

آتی رہتی ہیں۔ عرف عام میں پیٹ بولنا یا پیٹ رجنا کہتے ہیں۔ انہیں قبض بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ کئی کئی بار کچے پاخانے آتے ہیں ان کے لئے یہ نسخہ آب حیات سے کم نہیں۔

ہوالشافی :۔ سنبل الطیب، عقرقرحا، مرچ سرخ، خولنجان، رائی، لونگ ہر ایک ہم وزن۔
ان سب کو باریک سفوف کر کے محفوظ کریں۔

مقدار خوراک :۔ ۲،۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

افعال واثرات :۔ عضلاتی غدی مقوی ہے قواتر معدہ کے مریضوں کے لئے آب حیات ہے اس کے علاوہ قے دست، ہیضہ، بدہضمی اور سنگرہنی جیسی خوفناک علامت کیلئے بہترین نسخہ ہے۔

غذا

صبح :۔ کشمش یا انڈے یا مربہ آدھ سنڈھ، یا چٹنی ادرک حسب منشا کھا کر قہوہ پی لیں۔

دوپہر :۔ کوئی گوشت کوئی ساگ، کوئی اچار، پکوڑے شلغم، سبزی گوشت، اوجھڑی، ٹماٹر، چنے کی دال، مسری کی دال اگر مریض روٹی کی طلب کرے تو صرف چنے کی آٹے کی روٹی کھانے کی ہدایت کریں۔

شام :۔ اگر بھوک شدید لگے تو دوپہر والا سالن اگر بھوک نہ ہو یا کم لگے تو کوئی پھل کھا کر قہوہ پی لیں۔

پرہیز

تبخیر اور ریاح کے مریضوں کو تر اور سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے مثلاً دودھ، چاول، دالیں، کھچڑی، کدو، توری ٹینڈے، مولی، گاجر، برف، سوڈا، کھیرا، ککڑی، امرود اور تربوز وغیرہ۔

کرم امعاء

جاننا چاہیئے کہ جہاں قانون مفرد اعضاء نے امعاء کے مختلف مقامات اور ان کے مختلف افعال کے تحت ان کے مزاج قائم کئے ہیں وہاں ان میں پیدا ہونے والی مختلف علامات کو بھی بالاعضا پیش کیا ہے مثلاً آنتوں کے مختلف مقامات کے یہ مزاج ہیں

بارہ انگشتی آنت، اعصابی عضلاتی * صائم، خالی آنت، اعصابی غدی * پیچیدہ آنت، غدی عضلاتی * کالی آنت، غدی اعصابی * قولون یا فراخ آنت، عضلاتی اعصابی * سیدھی آنت مستقیم، عضلاتی غدی

جب کہ آنتوں کی یہ بالاعضا تقسیم کی گئی ہے بالکل اسی طرح ان مقامات میں ان کے امراض وعلامات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً آنتوں کے اعصابی حصہ میں شدید تحریک ہو تو دست آتے ہیں۔

پیچیدہ اور کالی آنت میں تحریک ہو تو پیچش یا اپنڈے سائٹس کا درد ہوا کرتا ہے۔ قولون یا سیدھی آنت میں تحریک ہو تو اکثر مریض کو قولنج یا خونی دست، خونی بواسیر اور سخت قبض ہوتی ہے۔

اسی طرح اگر ان مقامات پر رطوبات متعفن ہو جائیں تو ان میں جراثیم یا کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو آنتوں کی بناوٹ یا شکل و حجم اور مادہ کے مطابق ہوتے ہیں۔ مثلاً اعصابی حصوں میں آنتیں لمبی ہوتی ہیں اسلئے ان میں پیدا ہونے والے کیڑے بھی کئی کئی فٹ لمبے ہوتے ہیں۔ آنتوں کے غدی حصوں میں چونکہ غدد و گلٹیاں زیادہ ہوتی ہیں اس لئے یہاں کے پیدا ہونے والے کیڑے انہی کی شکل کے گول اور چپٹے ہوتے ہیں انہیں عرف عام میں کدو دانے دکدو کیڑے کہتے ہیں۔

آنتوں کے عضلاتی اور آخری حصوں میں چنونے پیدا ہوتے ہیں جو مستقیم آنت کی طرح سیدھے ہوتے ہیں چونکہ یہ آنتیں سب سے چھوٹی ہوتی ہیں اسلئے یہاں پیدا ہونے والے کیڑے سب سے چھوٹے ہوتے ہیں۔

کرم امعاء، کیڑے یا جراثیم

کیوں اور کیسے پیدا ہوتے ہیں

جاننا چاہیئے اس کائنات میں ہر مزاج و کیفیات کی رطوبات پائی جاتی ہیں جب ان میں خمیر و تعفن پیدا ہو جائے تو جراثیم اور کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً کسی جگہ بھی پانی رک گیا چند دنوں کے بعد اس کا رنگ بدل جائے گا ذائقہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ آہستہ آہستہ اسمیں خمیر پیدا ہو کر جراثیم پیدا ہو جائیں گے، جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ادھر ادھر دوڑتے نظر آئیں گے

انگوروں کے رس یا گنے کے رس سے جب سرکہ بناتے ہیں تو اسکو گھڑوں میں بھر کر چند دن دھوپ میں رکھ دیتے ہیں اس میں کچھ دن بعد خمیر اٹھنا شروع ہو جاتا ہے جوں جوں خمیر بڑھتا ہے اسمیں تعفن اور سڑاند پیدا ہو جاتی ہے پھر اسمیں کیڑے پڑ جاتے ہیں جب اسکے اندر تعفن و خمیر سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں تو پھر اسمیں ایک اور تبدیلی آنی شروع ہو جاتی ہے یعنی خمیر و تعفن اور ترشی و تیزابیت پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں ترشی و تیزابیت سے اسمیں تمام کیڑے جو پیدا ہو چکے ہوتے ہیں ہلاک ہو جاتے ہیں اور نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور ترش سیال صاف ہو کر نتھر جاتا ہے اسی نتھرے ہوئے رس کو احتیاط کے ساتھ نکال کر بوتلوں میں بھر لیتے ہیں یہی ترش سیال سرکہ کہلاتے ہیں۔

اگر اسی سرکہ کو کسی خاص درجہ حرارت اور ماحول میں رکھا جائے تو اسمیں پھر خمیر پیدا ہو جائے گا اور نئی قسم کے جراثیم پیدا ہو جائیں گے جن کی شکل سرکہ بننے سے پہلے والے جراثیم سے بالکل مختلف ہوگی جوں جوں خمیر بڑھے گا جراثیم مرنا شروع ہو جائیں گے حتےٰ کہ تمام جراثیم ہلاک ہو کر نیچے بیٹھ جائیں گے اور محلول نتھر کر سرکہ میں تبدیل ہو جائے گا۔

نتیجہ

مندرجہ بالا حقائق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قانون قدرت ہے کہ جس مقام پر کوئی رطوبت یا تری اپنے مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ قیام کرے تو فطرتاً اسمیں حرارت اثر کرنے لگتی ہے اور وہاں پر خمیر ہونا شروع ہو جاتا ہے نتیجے کے طور پر جراثیم یا کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جب تک وہ حالت قائم رہتی ہے جراثیم یا کیڑے پیدا ہوتے اور بڑھتے رہتے ہیں اسکے برعکس اگر اس رطوبت میں کوئی نئی کیمیائی تبدیلی ہو جائے تو تمام جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں جیسا کہ پانی سرکہ اور شراب میں ہوا کرتا ہے۔

جراثیم اور انسانی جسم

جاننا چاہیئے انسانی جسم فعلی و حیاتی اعضاء کے بل پر زندہ ہے جسم انسان کے فعلی و حیاتی اعضاء دماغ، دل، جگر میں سے کوئی نہ کوئی عضو تحریک میں ہوتا ہے کوئی تحلیل و تسکین میں جس عضو میں تحریک ہوتی ہے اس کی رطوبت تسکین والے عضو میں رکتی ہیں۔ جن میں خمیر و تعفن پیدا ہو کر جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

چونکہ فعلی و حیاتی اعضاء تین ہیں لہٰذا تین ہی اقسام کے جراثیم و کیڑے پیدا ہوتے ہیں فرنگی طب نے تو ان کے نام شکلیں اور افعال بھی تحقیق کئے ہیں۔

برائے کدو دانے

ہوالشافی درساق دانہ ایک حصہ شہد تین حصے۔

مقدار خوراک ایک ایک تولہ دن میں تین بار کھلائیں پھر سقمونیا ۲ رتی کھلا کر اسہال لائیں تمام کیڑے ہلاک ہو کر خارج ہو جائیں گے۔

یہ جوشاندہ بھی مفید ہے

برگ کاسنی، خرفہ، کشنیز خشک، شہتوت شیریں، ہر ایک ۶ ماشہ ڈیڑھ پاؤ پانی میں ابال کر پلا دیں یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں کھلائیں۔

نوٹ:۔ اگر مندرجہ بالا اشیاء تازہ حالت میں میسر آ سکیں تو ان کے پانی ایک ایک تولہ حاصل کر کے دن میں دو بار پلا دیا کریں انشاءاللہ تمام کیڑے ہلاک ہو جائینگے

غذا:۔ ہر قسم کی محرک اعصاب غذا کھلائیں۔

یادداشت تمام طبی کتب میں کرم امعاء کی علیحدہ علیحدہ اقسام لکھی ہیں لیکن علاج کرتے وقت کوئی تخصیص نہیں اگرچہ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ اسباب بتلائے ہیں اور نسخے بلکہ تمام نسخہ جات تمام کیڑوں کو ہلاک کرنے والے بتلائے ہیں جو صحیح نہیں ہے

حقیقت یہ ہے کہ ان کی پیدائش کے اسباب بھی مختلف ہیں اور ان کا علاج بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے اسی وجہ سے میں نے علیحدہ علیحدہ اسباب اور علاج لکھے ہیں قارئین کو چاہیئے کہ بالا اعضاء تشخیص کر کے صحیح اور یقینی علاج کریں انشاءاللہ کبھی ناکامی نہ ہوگی۔

قولنج

اردو نام، قولنج، طبی نام قولنج، ڈاکٹری نام کولک COLIC

یونانی لغت میں قولون ہے جس سے معرب کر کے یونانی حکماء نے قولون وضع کیا اور عربی زبان میں اسے قولنج کہا اور ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے اسے کالک COLIC وضع کیا ہے ان مختلف ناموں کی حقیقت و ماہیت ایک ہی ہے یعنی قولون آنت میں رکاوٹ یا شدید رکاوٹ چاہے ہوا کے خشک مواد سے سدہ کی صورت میں ہو چاہے

ہوا کے رکنے سے چاہے اس حصہ کے عضلات کے سوزش ناک یا ورم سے ہو۔ متقدمین اطباء نے جس سبب سے قولنج دیکھا اسی نام سے منسوب کر دیا ہے مثلاً قولنج ہوا کی وجہ سے ہو تو اس کا نام قولنج ریحی رکھ دیا۔ جس مریض کو ورم کی وجہ سے قولنج ہوا اسے قولنج ورمی یا تشنجی رکھا۔ اگر مواد کے خشک اور سدہ کی وجہ سے ہوا تو اس کا نام صرف قولنج رکھا جس کا مطلب ہی خشک مواد کا سدہ ہے۔

ماہیت حقیقت قولنج

قانون مفرد اعضاء میں قولنج کا بالا اعضاء سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہے اسی تحریک سے آنتوں میں سدے پڑتے ہیں یہی تحریک ہوا بناتی ہے اسی تحریک سے پیدا شدہ سدے اگر خارج نہ ہوں تو قولون آنتیں ورم کر آتی ہیں جس سے ان میں بار بار تشنج اور درد کے دورے پڑتے ہیں آخر کار ایلاوس (منہ کے راستہ پاخانہ آنا) ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے

ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

متقدمین اطباء نے قولنج صفراوی لکھا ہے جس سے عام قارئین کو مغالطہ لگ سکتا ہے کہ یہ بھی قولون آنتوں میں ہی ہوگا اور قولنج کے اصول پر علاج کرینگے جس سے لازمی ناکامی ہوگی کیونکہ صفراوی قولنج آنتوں میں نہیں ہو سکتا بلکہ پتہ میں ہو سکتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء قولنج صفراوی کو غدی عضلاتی تحریک کا مظہر قرار دیتا ہے کیونکہ اس تحریک میں جگر کے کیمیاوی اعضاء (غدد جاذبہ) صفرا کو خارج نہیں ہونے دیتے جسے اطباء قدیم قولنج صفراوی کا نام دیتے ہیں جس سے اکثر یرقان تک نوبت آ جاتی ہے اکثر کو تو درد بھی ہونے لگتا ہے البتہ اگر جگر کے مشینی اعضاء (غدد ناقلہ) میں شدید تحریک ہو جائے تو صفرا کا

اخراج ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے جس سے آنتوں میں ورم (کافی آنت کے قریب کا آنیتی) ہو کر پیچش ہو جاتی ہے قولنج کی طرح بار بار درد ہوتا ہے۔

اگر صفرا کا اخراج نہ ہوتا ہو جس کی پہچان یہ ہے مریض کا پاخانہ سفید سا آتا ہے تو اسے غدی اعصابی اغذیہ یا اشیا دیں

اگر صفرا کی شدید اخراج سے آنتوں میں ورم ہو کر پیچش کی صورت پیدا ہو جائے تو اعصابی ادویہ اغذیہ اشیا کھلانی ہونگی

علامات قولنج کے مریض کی ناف کے ارد گرد ابتدا میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے پھر سوزش ہو کر تشنج تک نوبت پہنچ جاتی ہے کبھی پیٹ پھول جاتا ہے لیکن درد اسی جگہ ہوتا ہے سب سے مشترک علامت یہ ہوتی ہے کہ مریض کو پاخانہ نہیں آتا۔ بعض دفعہ تو انیما کرنے سے بھی پاخانہ نہیں آتا۔

علاج

جیسا کہ ماہیت مرض میں بتلایا جا چکا ہے کہ قولنج کا بالا عضا سبب عضلاتی اعصابی (خشکی سردی) ہے لہٰذا ایسے مریض کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ اور اشیاء سے کریں ساتھ انیما بھی کرائیں اگر پاخانہ انیما یا مسہل وغیرہ سے نہ آئے تو بار بار مسہل دینے کی کوشش نہ کریں اگر ایسا کیا گیا تو انتڑیوں اور معدہ میں سوزش ہونے کا خطرہ ہے جس سے مرض بگڑ سکتا ہے ::

چونکہ خشکی سردی کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے لہٰذا مریض میں حرارت بحال کرنے کی کوشش کریں۔ جو محرک عضلاتی غدی ادویہ سے ہی ممکن ہے جس سے ایک طرف حرارت پیدا ہوگی دوسری طرف جگر گرم ہو کر حرارت کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول کرے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ ریاح،

ورم اور سدے حرارت کی وجہ سے تحلیل ہو جائیں گے ہوا خارج ہو جائے گی ورم تحلیل ہو کر تشنج تک کی علامات غائب ہو جائیں گی مریض ہمیشہ کے لئے قولنج سے محفوظ ہو جائے گا۔

ایک مفید ترکیب

بعض دفعہ قولنج کے مریض کی مقعد میں سدہ اگر رک جاتا ہے جو انیما وغیرہ سے بھی خارج نہیں ہوتا مریض محسوس کرتا ہے کہ پاخانہ مقعد میں پھنسا ہوا ہے اگر ایسی صورت ہو تو معالج مقعد میں تیل یا کسٹرائل لگا کر انگلیوں سے سدے کو خارج کر دے اسطرح مایوس مریض کی زندگی بچ سکتی ہے

مجربات

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے تمام عضلاتی غدی مسہل سے غدی عضلاتی مسہل نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلائے جا سکتے ہیں ہر قسم کے قولنج کے لئے فوری اثر ہیں

دیگر نسخہ جات

حب مقوی خاص مرچ سرخ ۲ حصہ، رائی ۲ حصہ کشتہ کچلا ۴ حصے، کشتہ فولاد ۴، سنکھیا ۶ ماشے

حب بقدر نخود بنا لیں جب پاخانہ انیما سے نہ آئے تو یہ گولیاں درد روکنے کے لئے ۲۰۲ گولیاں ہر ۱۰ منٹ بعد کھلائیں جب درد رک جائے تو وقفہ بڑھا دیں ۲، تین گھنٹہ کے اندر پاخانہ بھی آ جائے گا۔

حب صابر

رائی، خنظل، اگند ھک آملہ سار ہر ایک ہم وزن، حب بقدر نخود تیار کر لیں، قولنج کے مریضوں کے لئے حب مقوی خاص کے ساتھ ملا کر استعمال کرائیں تو بہت جلد درد رک جاتا ہے ہوا خارج ہو جاتی ہے اور پاخانہ بھی جلد آ جاتا ہے

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہو الشافی: حنظل، کشتہ بارہ سنگھا، رائی ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود تیار کر لیں زود دو گولی ہر پندرہ منٹ بعد کھلائی جاوے انشاء اللہ ایک گھنٹہ کے بعد درد بند ہو جائے گا اور کچھ دیر بعد پاخانہ بھی آ جائے گا۔

کھچاوٹ معدہ

علامات بعض دفعہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کا پیٹ اندر سے سکڑ گیا ہے وہ بار بار پیٹ کو مَلتا ہے دباتا ہے اگر کوئی سرد شے کھا پی لیتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ باوجود تھوڑی سی چیز کھانے کے پیٹ بھر گیا ہے اب اور چیز کھائی تو تکلیف دے گی حقیقت بھی یہی ہوتی ہے اسے فوراً تخمیف ہو جاتی ہے جس سے کہ ضرورت جسم بھی پوری نہیں ہوتی لہذا مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

ماہیت مرض

قانون مفرد اعضا کھچاوٹ معدہ کو عضلاتی اعصابی تحریک کا مظہر قرار دیتا ہے مریض کے جسم میں خون میں ترشی و تیزابیت اور خلط سودا کی کثرت ہو کر معدہ کے عضلات

سکڑ جاتے ہیں اور کھچاوٹ معدہ کی علامت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج

چونکہ قانون مفرد اعضا کی رو سے عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ہے لہذا کھچاوٹ معدہ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے عضلاتی غدی تحریک سے رفع ہو جائے گا مریض کے اندر حرارت بڑھانے کی کوشش کریں جتنی جلدی حرارت بحال ہو گی اتنی ہی جلدی مریض تندرست ہو گا۔

مریض کو اندرونی طور پر کھانے کے لئے عضلاتی غدی ادویہ دیں اور پیٹ پر ریت گرم کر کے ٹکور کرائیں چند دن کے اندر کلی طور پر آرام آ جائے گا حب مقوی خاص اور حب صابر اس مقصد کے لئے بہترین ادویہ ہیں۔

جوع الکلب، جوع الغشی، جوع البقر

تعارف معدہ اور پھیپھڑے دو ایسے اہم اعضا ہیں جو باہر سے غذا حاصل کر کے جسم کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں معدہ میں ضرورت غذا کا احساس بھوک کے ذریعے ہوتا ہے جسے پورا کرنے کے لئے انسان کوئی نہ کوئی غذا کھاتا پیتا ہے۔

اگر ضروریات جسم باقاعدگی سے پوری ہوتی رہیں تو بھوک میں کسی قسم کی کمی بیشی پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر بھوک لگنے پر کھانا میسر نہ ہو یا مصروفیات کی وجہ سے ضرورت کے وقت نہ کھایا جائے یا ضرورت کے مطابق غذا میسر نہ ہو تو ایسی صورتوں میں بھوک میں کمی بیشی ہو جایا کرتی ہے جو بڑھ کر مرض کی صورت اختیار کر لیا کرتا ہے

جس کی تین صورتیں ہیں۔

ا۔ جوع الکلب۔ ایسی بھوک کہ مریض محسوس کرے کہ جو کھانا تیار کیا گیا ہے اس سے تو یہ اپنا پیٹ بھی نہیں بھر پائے گا، اگر گھر کے دوسرے افراد اس میں کچھ کھا گئے تو میں بھوک کا مر جاؤں گا۔ لہٰذا وہ کتوں کی طرح کھانا حاصل کرنے کے لئے لڑنے لگتا ہے۔ اسی وجہ سے ایسی بھوک کو جوع الکلب کا نام دیا گیا ہے۔

علاج

چونکہ جوع الکلب عضلاتی اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے لہٰذا اس کا علاج عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء سے کریں چند دنوں میں بھوک کی بے صبری ختم ہو جائے گی۔

۲۔ جوع الغشی:۔ بعض دفعہ معدہ کے غشائے مخاطی میں تحریک و سوزش ہو جایا کرتی ہے جس سے معدہ کے اعصاب میں تسکین ہو جاتی ہے۔

ایسے مریض کو اگر وقت پر کھانا نہ ملے تو یا کھانے میں کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو وہ بھوک برداشت نہیں کر سکتا جس سے اس کے اعصاب میں شدید تسکین پیدا ہو کر غشی کا دورہ ہو جاتا ہے۔

جب تک اعصاب میں تحریک پیدا نہ ہو اس وقت تک نہ تو غشی کا دورہ ٹوٹتا ہے اور نہ دوبارہ بھوک لگتی ہے۔

ذہن نشین کر لیں کہ جوع الغشی غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔

یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ جب تک اعصاب میں تسکین نہ ہو غشی کا دورہ نہیں ہوا کرتا اور جب تک اعصاب میں تحریک پیدا نہ ہو بے ہوشی نہیں ہوا کرتی

علاج

چونکہ جوع الغشی غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے لہٰذا ایسے مریض کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ اشیاء سے کریں ان شاء اللہ فوراً دورے رک جائیں گے۔

۳۔ جوع البقر:۔ بعض مریضوں کے معدہ کے اعصاب میں تحریک ہو کر رطوبات جمع ہو جاتی ہیں جس سے بھوک مر جاتی ہے خواہش غذا کی بجائے نفرت و کراہت ہونے لگتی ہے مسلسل بھوکا رہنے سے جسم میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے غذا کی طلب تو جسم میں بڑھ جاتی ہے لیکن چونکہ معدہ رطوبات سے بھرا ہوتا ہے لہٰذا بھوک نہیں لگتی نہ طلب غذا ہوتی ہے حالانکہ مریض کے جسم کو بیل کے کھانے جتنی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ بیل بہت سی غذا کھاتا ہے اور جوع البقر کے مریض کو بھی بیل جتنی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا حکماء متقدمین نے اسے جوع البقر کا نام دیا ہے۔

علاج

چونکہ جوع البقر کے مریض کو بلغمی رطوبات کی کثرت کی وجہ سے بھوک بند ہو جاتی ہے جو اعصاب کی تیزی کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہوتی ہے لہٰذا ایسے مریض کے معدہ کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے معدہ پر گرم ریت سے ٹکور کرائیں اور ایسے مریض کو محرک عضلات اغذیہ اشیاء زیادہ سے زیادہ کھلائیں شروع میں اچار لیموں، وغیرہ چٹنے کو دیں یا گوشت کا شوربہ پلائیں چند دن کے اندر بھوک پیدا ہو جائے گی۔

حب مقوی خاص اور حب صابر ایسے مریضوں کے لئے تریاق کا درجہ رکھتی ہیں ہر قسم کی جوارش بھی فوری فائدہ کرتی ہیں۔

دست، قبض، پیچش

تعارف

جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ معدہ و امعاء میں جا کر ہضم ہوتی ہے اس کا فاضل حصہ بصورت پاخانہ خارج ہوا کرتا ہے۔ جس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ کبھی پاخانے پانی کی طرح پتلے اور رقیق آتے ہیں۔ اسے عرف عام میں دست کہتے ہیں۔ یہ آنتوں کی اعصابی تحریک سے آتے ہیں۔

۲۔ کبھی پاخانہ خشک سدوں کی شکل میں آتا ہے اسے قبض کہتے ہیں جو آنتوں کے عضلات کی تحریک سے ہوتی ہے۔

۳۔ کبھی پاخانہ تھوڑا تھوڑا درد مروڑ کے ساتھ آتا ہے کبھی اس میں خون یا آؤں بھی آیا کرتی ہے اس صورت کو عرف عام میں پیچش کہتے ہیں۔

علاج دست

چونکہ دست اعصابی تحریک سے آتے ہیں لہٰذا ان کا علاج آنتوں کے عضلات میں تحریک پیدا کرنا ہے۔ مجربات درج ذیل ہیں۔

ھوالشافی :- مرچ سرخ، رائی ہم وزن حب بقدر نخود بنالیں،

مقدار خوراک :- ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

افعال و اثرات :- غدی عضلاتی ہیں نہایت اعلےٰ درجہ کا مانع اخراج رطوبات نسخہ ہے تریاق ہیضہ کے نام سے مشہور ہے۔

ایسا پیٹ درد جو پتلے دستوں کی وجہ سے ہو حتےٰ کہ سنگرہنی جیسی موذی تکلیف کا مکمل علاج ہے۔

ھوالشافی، لونگ ایک تولہ، دارچینی ایک تولہ، مرچ سرخ ایک تولہ، افیون ایک ماشہ،

شنگرف سرخ ایک تولہ

مقدار خوراک :- ۲، ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ۔

افعال اثرات :- عضلاتی غدی ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

خولنجاں، رائی، تیزپات ہر ایک ہم وزن،

مقدار خوراک :- دو، دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ، غذا محرک عضلات کھلائیں

قبض کا علاج

قبض چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے لہٰذا اس کا علاج محرک غدد اشیاء اغذیہ ادویہ سے کرنا ہوگا۔

جس مریض کو مزمن قبض ہو اسے عضلاتی غدی مسہل دینا شروع کردیں جونہی تحریک مکمل ہوگی ہمیشہ کیلئے قبض ختم ہوجائیگی۔ اگر انتہائی سدے ہوں تو غدی عضلاتی مسہل بھی دے دیں

مجربات

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی ملین و مسہل اور غدی عضلاتی ملین و مسہل نسخہ جات قبض رفع کرنے کے بہترین نسخے ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں

ایک خاص نکتہ

ذہن نشین کرلیں کہ قبض ہمیشہ انتڑیوں میں صفراء کے کم گرنے سے ہوتی ہے کم گرنے کی دو

وجوہات ہیں۔ بوجہ کمی پیدائش صفرا ہی پتہ میں نہ ہو (۲) صفرا کا اخراج بند ہو۔

اول صورت کے لئے عضلاتی غدی مرکبات استعمال کرائیں تاکہ جگر گرم ہو کر صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرنے لگے

دوسری صورت غدی عضلاتی تحریک کے سبب سے ہوتی ہے مریض کو غدی اعصابی مجربات استعمال کرائیں فوراً فائدہ ہوگا۔ یاد رکھیں اگر صفرا کی انتہائی کمی ہو لیکن کم و بیش گرتا رہے تو پاخانہ سیاہی مائل آیا کرتا ہے اگر صفرا کا اخراج بند ہو تو پاخانہ سفید آیا کرتا ہے۔

جس مریض کو عضلاتی غدی مجربات کی ضرورت ہوتی ہے اسکے جگر میں تسکین ہوتی ہے اور جس مریض کو غدی اعصابی مجربات کی ضرورت ہوتی ہے اسکے جگر میں کیمیائی تحریک ہوتی ہے جس سے صفرا کا اخراج بند ہوتا ہے۔

حب صابر

ہوالشافی: شحم حنظل، گندھک آملہ سار، رائی

ہر ایک ہم وزن

ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ شدید قبض ہو تو دو دو گولیاں کھلائیں۔

خصوصیت

قبض رفع کرنے کے لئے مختلف قسم کی دوائیں مستعمل ہیں لیکن ۹۹٪ مسہل نسخہ جات کے استعمال سے گھبراہٹ بے چینی قے، الٹیاں تک آنے لگتی ہیں حب صابر ان نقائص سے پاک ہے اگر غلطی سے مریض زیادہ بھی کھا لے اس سے مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی علامت بھی پیدا نہیں ہوتی۔

ہمارے مطب کا مشہور نسخہ ہے۔

دیگر

ہوالشافی: میگنیشیا جسے میگ سلفاس بھی کہتے ہیں ۲ تولہ پانی میں

حل کر کے پلانا قبض کے لئے بہترین علاج ہے۔

مزمن قبض کیلئے ایک آسان ترکیب

جو مریض ہمیشہ قبض میں مبتلا رہتے ہیں ان کے لئے قبض رفع کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ چونکہ قبض عضلاتی اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے لہذا انہیں عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی سبزیاں زیادہ سے زیادہ کھانی چاہئیں اور روٹی برائے نام ہو اگر قبض پھر بھی نہ کھلے اور پاخانہ کھل کر نہ آئے تو اسے چاہئے کہ سالن میں پہلے سے مرچ مصالحہ زیادہ ڈالے حتیٰ کہ ایک دو دن مسلسل بڑھانے سے پاخانہ کرتے وقت جلن ہونے لگے یہ مرچ مصالحہ کے پورا ہونے کی علامت ہے انشاءاللہ اتنی مقدار میں مرچ مصالحہ کھانے سے ہمیشہ کے لئے قبض سے چھٹکارا مل جائے گا۔

نوٹ:۔ جب پاخانہ میں جلن ہونے لگے تو دو تین دن بعد مرچ مصالحہ ذرا کم کر دیں تاکہ جلن محسوس نہ ہو بس ہمیشہ کے لئے قبض سے خلاصی مل جائے گی۔

پیچش

جاننا چاہئے کہ پیچش دو قسم کی ہوتی ہیں ایک سددی اور ایک غیر سددی انہیں عرف عام میں پیچش کاذب اور صادق کے نام سے علیحدہ کرتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا میں پیچش کاذب، غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے جس سے صفرا کا اخراج رک جاتا ہے اور سدے پڑ جاتے ہیں جو پیچش کاذب کا سبب بنتے ہیں اسمیں خون زیادہ آیا کرتا ہے پیچش صادق جگر کی مشینی تحریک ہے جس سے انتڑیوں میں سوزش ہو کر شدید درد کے ساتھ مکھر آیا کرتی ہے پاخانے کی حاجت جلد جلد ہوتی ہے

علاج

ترچیش کاذب کا علاج جگر کا مشینی تحریک پیدا کرنا ہے خاص کر کسی ملین روغن مثلاً گھی، بادام روغن یا کسٹر آئل، دودھ میں ملا کر پلائیں انشاءاللہ چند گھنٹوں کے اندر صفرا انتڑیوں میں گر کر سدے خارج کر دے گا جس سے خون آمیز پاخانے بند ہو جائیں گے ایسے اشخاص کو قبض کرنے والی ادویہ یا غذا ہرگز مت دیں ورنہ پھر تکلیف ہو جائے گی۔

مشینی امراض کے علاج میں

ایک اہم راز کا افشا

جیسا کہ قارئین قانون مفرد اعضاء مشینی اور کیمیائی امراض کے فرق کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ مشینی امراض حاد قسم کی یعنی خطرناک اور مریضوں کے لئے پیغام اجل ہوتی ہیں مثلاً ہیضہ کا مریض تکلیف کی شدت سے نہ صرف تڑپ جاتا ہے بلکہ چند گھنٹوں کا مہمان ہوتا ہے اسی طرح خونی قے جو عضلاتی غدی ہوتی ہے یا جریان خون خواہ کسی راستہ سے آئے درد جگر، درد قلب، سرسام، شدید پیچش وغیرہ ان علامات کا علاج اگر فوری نہ کیا جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے ان کے برعکس یرقان، خارش، چنبل، ذیابیطس، برص، سنگرہنی، قبض، مرگی وغیرہ ایسی علامات ہیں کہ ان کے علاج کے باوجود سالوں تک قائم رہتی ہیں مریض ان سے مر نہیں سکتا۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ کیمیائی تحریک سے بننے والی علامات کسی نہ کسی خلط یا مادہ کی کمی بیشی سے ظاہر ہوتی ہیں جب تک مادی یا خلطی کی کمی بیشی پوری نہیں ہوتی تکلیف یا علامت بدستور قائم رہتی ہے۔

علاج ٦ ۔ چونکہ کیمیائی علامات کسی نہ کسی خلط یا مادہ کی کمی بیشی سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے

قانون مفرد اعضاء میں کیمیائی علامات کا علاج مادی یا خلطی کمی بیشی پوری کر کے کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم پرانے اور پیچیدہ مریضوں کا علاج غذا تبدیل کر کے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نوے فیصد کامیاب ہیں۔

مشینی امراض و علامات کا اصول علاج

جاننا چاہئے کہ مشینی علامات کسی نہ کسی کیفیت یا خلط کے شدید اخراج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے مریض جلد ہلاک ہو جاتا ہے اگر اعصاب کے فعل میں تیزی پیدا ہو کر بلغمی رطوبات اور تری کا اخراج بڑھ جائے تو ہیضہ ہو جاتا ہے اگر خشکی یا سودا کے اخراج میں شدت پیدا ہو جائے تو جریان خون ہو جاتا ہے اسی طرح صفرا کے شدید اخراج سے آنتوں میں شدید سوزش ہو کر پیچش ہو جاتی ہے۔

چونکہ مشینی امراض کسی نہ کسی خلط یا کیفیت کے شدید اخراج سے پیدا ہوتی ہیں لہٰذا ان کے علاج کا اصول یہ ہوگا کہ اخراج ہونے والی خلط کو نکلنے سے روک دیا جائے۔ جس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ مفرد عضو کی کیمیائی تحریک پیدا کر دی جائے یا محرک عضو میں سکون پیدا کر دیا جائے تو فوراً خوفناک سے خوفناک امراض کا علاج چند منٹوں سے لے کر چند گھنٹوں کے اندر کیا جا سکتا ہے اگر تساہل سے کام لیا جائے گا تو موت یقینی ہے مثلاً اگر قلب و عضلات کی مشینی تحریک سے جریان خون جاری ہے ان کے علاج کے لئے یا تو عضلاتی اعصابی ادویہ یا غذا یا اشیاء جو عضلات میں کیمیائی تحریک پیدا کرتی ہیں کھلائی جائیں گی یا اعصابی غدی ادویہ یا غذا یا اشیاء کھلائیں گے جو سب کی سب قلب و عضلات میں تسکین پیدا کرتی ہیں ایسا علاج مریض کے لئے آب حیات ثابت ہوتا ہے اگر بغیر اصول کے دوا غذا دی گئی تو فوراً مریض کو نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔

ہم بھی پیچش کا علاج اکثر جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی سے پیدا کرتے ہیں غدی عضلاتی ملین مریض کو کسٹرائل دینے کے بعد کھلانا فوراً فائدہ کرتی ہے۔

ہمارا یہ بھی مشاہدہ ہے کہ جگ ہیرڑا دو ہریڑ سیاہ یا جو ہر ہڑے کے نام سے مشہور ہے۔ جس کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے پیچش کے مریض کو ۳۔۳ رتی شیں کھلانا فوراً آرام کی صورت پیدا کرتی ہے۔

تریاق پیچش

ہوالشافی، گندھک آملہ سار ۲ حصہ، اجوائن ۲ حصہ، رائی ۱ حصہ۔

مقدار خوراک: ۲-۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی دیں۔

کانچ نکلنا

تعارف: کانچ نکلنے کی تکلیف عموماً بچوں کو ہوا کرتی ہے یہ بھی پیچش کی ہی ایک قسم مسلسل پیچش سے مریض کی مقعد میں سوزش ہو جاتی ہے مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ اس کی مقعد میں کوئی چیز پھنسی ہوئی ہے اسے نکالنے کے لئے بار بار پاخانہ کرنے جاتا ہے اور زور کے ساتھ پاخانہ کرتا ہے تاکہ وہ چیز نکل جائے لیکن چونکہ مقعد میں سوجن ہوتی ہے۔ بار بار کے زور سے سوجن زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کا دباؤ باہر کی طرف ہونے سے کانچ نکلنے لگتی ہے اس کا علاج بھی پیچش کے تحت ہی کرنا ہوگا بلکہ جو تدابیر و ادویہ پیچش میں استعمال کی جاتی ہیں وہی کانچ نکلنے کا علاج ہے نوٹ جس مریض کی کانچ نکلتی ہو اسے قابض دوا کبھی نہ دیں بلکہ ملین قسم کی ادویہ مفید

رہتی ہیں تاکہ مریض کو پاخانہ کرتے وقت زور نہ لگانا پڑے۔ مقعد پر گندم کے آٹے کا حلوہ نمکین بندھوانا سوزش کے لئے بے حد مفید ہے۔

سنگرہنی

نام اردو میں پرانے دست، طبی نام مزمن اسہال ڈاکٹری نام سپرو SPRUE

تعارف: سنگرہنی پیچش سے ملتی جلتی ایک علامت ہے جس میں بار بار پاخانے مروڑ کے ساتھ آتے ہیں لیکن پیچش کے برعکس پاخانے زیادہ مقدار میں آتے ہیں مگر خون یا خالص آؤں نہیں آتا پاخانہ میں غذائی اجزاء منہضم نکلتے ہیں۔ جب بھی مریض کوئی غذا کھاتا ہے فوراً پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے رات دن پیٹ میں گڑ گڑ ہوتی رہتی ہے کبھی مریض کو قبض کبھی دست آتے ہیں اکثر مریضوں کو منہ میں سوزش ہو کر چھالے پڑ جاتے ہیں جب دست آتے ہیں تو چھالے ہٹ جاتے ہیں اور جب قبض ہو جاتی ہے تو منہ میں چھالے دوبارہ ہو جاتے ہیں مریض کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے بعض دفعہ مریضوں میں انتہائی خون کی کمی ہو کر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضا اور سنگرہنی

افسوس سنگرہنی کو بھی پیچش کی طرح کا ایک مرض تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس کی بالاعضا تشخیص پھر بھی نہیں کی جاتی پیچش کے اصول علاج کے تحت ہدایات دی جاتی ہیں کہ ایسے مریضوں کو قابض دوا نہیں دینی چاہیے کسٹرائل وغیرہ اکثر دینے کی ہدایت کی جاتی ہے دودھ کو تمام اغذیہ سے مفید خیال کر کے مسلسل چلانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

حقیقت مرض

جاننا چاہیئے قانون مفرد اعضاء کے تحت سنگرہنی معدہ کے اعصاب کی سوزش کا نام ہے جو کبھی اعصابی غدی اور کبھی اعصابی عضلاتی کی صورت میں تکلیف دیا کرتی ہے۔ جب اعصابی غدی تحریک ہو تو پاخانہ میں کبھی آؤں آنے لگتی ہے پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے اکثر قبض ہو جاتی ہے ہوا رکنے لگتی ہے مواد کے نہ نکلنے کی وجہ سے معدہ اور گلا غذا کھانے والی نالی میں سوزش ہو کر منہ و گلا میں چھالے ہو جاتے ہیں مرچ مصالحہ والی غذائی کھائی نہیں جاتی مجبور ہو کر مریض دودھ، چاول دلیا، کھچڑی کھاتا ہے جو مرض میں اور بھی اضافہ کر دیتی ہیں جس سے اعصابی عضلاتی تحریک ہو کر دست شروع ہو جاتے ہیں۔ منہ و گلا وغیرہ کے چھالے تو کم ہو جاتے ہیں لیکن پاخانوں کی کثرت سے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ مریض کو بھوک ناقابل برداشت لگتی ہے لیکن کھایا پیا پاخانوں کی راہ نکل جاتا ہے۔

سنگرہنی کا اصول علاج

چونکہ سنگرہنی معدہ و امعاء کے اعصاب کی سوزش سے ہوتی ہے اسلئے اسکے علاج کے لئے معدہ امعاء کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرنے پڑے گی جس سے ہر قسم کی غیر طبعی علامات غائب ہو جائیں گی۔

نسخہ جات برائے سنگرہنی

ھوالشافی۔ بلیلہ زرد، اجوائن، پوست انار، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک: ۳ر۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ لسی یا قہوہ۔

دیگر!

ھوالشافی: سنبل الطیب ۲ تولہ، خولنجاں ۲ تولہ لونگ ۱ تولہ، دارچینی ۲ تولہ، مرچ سرخ ۱ تولہ،

مقدار خوراک: ۲ر۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

دیگر!

ھوالشافی: پودینہ خشک، مصطگی، زرنبیل، ہینگ، مرچ سرخ ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک: ۲ر۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

غذا

سنگرہنی کے مریض کی جب تک غذا درست نہیں کی جائے گی اسے قطعاً آرام نہیں آسکتا لہٰذا معالج کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے مریض کا علاج اس وقت تک شروع نہ کرے جب تک وہ غذائی پرہیز کرنے پر آمادہ نہ ہو جب مریض غذائی پرہیز کا یقین دلا دے تو درج ذیل غذا کھانے کی ہدایت کریں:

صبح: مربہ آملہ، کشمش، انڈے فرائی یا بھنے ہوئے چنے کھلا کر قہوہ دیں۔

دوپہر: سب سے بہتر بکرے کی اوجڑی کا قیمہ ہے اس کے لئے کوئی گوشت، کریلے، ٹماٹر، اچار پکوڑے، دہی بھلے، آلو چھولے، دہی، ترش لسی، مکی، باجرہ یا چنے کے آٹے کی روٹی، پھلوں میں انار، جامن، کنوں، مالٹے، ترش آم وغیرہ۔

شام: صرف قہوہ جس میں لونگ دارچینی ابال لیا گیا ہو اگر زیادہ بھوک لگے تو دوپہر والا سالن،

ہیضہ اور بند ہیضہ

عام طور پر ہونے والے ہیضہ میں قے دست کے ساتھ پیٹ میں سخت مروڑ دار درد ہوتا ہے لیکن بند ہیضہ میں دست اور قے بالکل نہیں ہوتے صرف مروڑ کے ساتھ سخت درد ہوتا ہے دل گبھراتا اور ڈوبتا ہے مریض پل پل بعد اپنے اندر کمزوری محسوس کرتا ہے۔

وجہ تسمیہ

جیسا کہ کئی بار بتایا جا چکا ہے کہ اعصابی غدی تحریک دماغ کی کیمیائی تحریک ہے اس تحریک میں رطوبات کی پیدائش تو ہوتی ہے لیکن ان کا اخراج نہیں ہوتا اس کے برعکس اعصابی عضلاتی تحریک میں رطوبات کی پیدائش کے ساتھ ساتھ ان کا اخراج بھی ہوتا ہے مثلاً ہیضہ میں یہی وجہ ہے کہ اعصابی غدی تحریک کی صورت میں معدہ میں رطوبات ترشح تو ہوتی ہیں لیکن ان کا اخراج بند ہونے کی وجہ سے معدہ میں تعفن و خمیر پیدا ہو جاتا ہے جو خود اعصاب و دماغ کے لئے کرب و بے چینی کا سبب بن جاتا ہے طبیعت ان کو اخراج کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن تسکین عضلات کی وجہ سے معدہ میں مکمل سکیڑ نہیں ہو سکتا غدد تحلیل کی وجہ سے انتہائی کمزور ہو جاتے ہیں اس طرح مسلسل معدہ میں متعفن اور سڑی ہوئی رطوبات کے رکنے سے ان کا زہر خون کے اندر بھی جذب ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے قلب غیر معمولی طور پر متاثر ہو جاتا ہے اس کی حرکات غیر معمولی طور پر سست ہو جاتی ہیں بالآخر حرکات قلب بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

❋

علاج

بند ہیضہ ہو یا دست قے والا دونوں کا اصل سبب تو معدہ میں پڑی ہوئی غذا کا تعفن وغیرہ ہے ہیضہ کا اصل علاج تو یہ ہے ان گندی اور متعفن رطوبات و غذائی اجزاء کو معدہ سے خارج کر دیا جائے یہی وجہ ہے عام ہونے والے ہیضہ میں بھی معالج کے لئے یہ حکم ہوتا ہے کہ وہ قے اور دستوں کو دیکھے کہ آیا ان میں بدبودار غذائی اجزاء تو نہیں آ رہے اگر آ رہے ہوں تو وہ روکنے کی بجائے قے اور دستوں کو اور زیادہ لائے تاکہ جلد از جلد معدہ پاک و صاف ہو جائے جسم ان کے زہریلے اثرات کے جذب ہونے سے بچ جائے۔

بند ہیضہ میں چونکہ روکنے کی قوت ہی بڑھی ہوئی ہوتی ہے اس لئے اول اعصابی عضلاتی تحریک ہی کو بڑھا دیں تاکہ دماغ و اعصاب کی مشینی تحریک سے کثرت کے ساتھ رطوبات کا ترشح ہو کر ان کا اخراج شروع ہو جائے اس مقصد کے لئے اعصابی عضلاتی مسہل لازماً دیں اور اس کا وقفہ دس سے پندرہ منٹ ہو اگر فوری طور پر ایسا کر دیا جائے تو یہ بھی بہتر رہتا ہے۔

مسہل کے ساتھ اگر کوئی قے آور دوا بھی دے دیں تو وہ بھی درست ہے مقصد تو صرف یہ ہے کہ معدہ و امعاء کو گندے مواد سے پاک صاف کر دیا جائے جب دست قے شروع ہو جائیں تو سمجھ لیں کہ مریض بچ جائے گا پانچ سات دست آنے کے بعد محرک و مقوی عضلات دوائیں کھلائیں ترش پھلوں کے پانی بھی پلا سکتے ہیں ان سے ایک طرف غذائیت کی کمی پوری ہوگی دوسری طرف دست قے بند ہو جائیں گے قلب و عضلات تحریک میں اگر جسم کو زیادہ سے زیادہ حرارت عزیزی بنا کر دیں گے اس طرح ایک خوفناک

مریض سے چھٹکارا مل جائے گا۔

عام ہونے والے ہیضہ میں غدی عضلاتی یا حب مقوی خاص ہر پندرہ منٹ بعد دیں انشاء اللہ دو تین خوراکوں سے مکمل آرام آجائے گا۔

بطلان الشہوت

(بھوک کا بند ہو جانا)

بھوک کا بالکل بند ہو جانا حقیقت میں نظام ہضم کا بالکل ضعیف ہو جانا ہے جو سوء ہضم اور تخمہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معدہ میں تری گرمی بڑھ کر غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے کی بجائے اس میں تعفن پیدا کر دیتی ہے چونکہ اخراجیہ قوت یا قوت دافع بالکل ضعیف ہو جاتی ہے یہ قوت پہلے کی کھائی ہوئی غذا کو نکال ہی نہیں سکتی یہ صاف ظاہر ہے کہ جب معدہ خالی ہوگا تب ہی اور غذا کی طلب ہوگی لہٰذا بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے مریض کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے بعض مریضوں کے سر میں ہلکا ہلکا درد سر رہنے لگتا ہے۔

علاج

بھوک کا بالکل بند ہو جانا چونکہ اعصابی غدی تحریک ہے، اسلئے اس کا اول علاج اعصابی عضلاتی تحریک کا اور یا اغذیہ سے کریں شروع میں اعصابی عضلاتی مسہل کھلائیں جب دست آنے شروع ہو جائیں تو عضلاتی اعصابی اغذیہ اور یا شیلد کھلانا شروع کریں جن میں ترشی کا اثر زیادہ ہو دو تین دن کے اندر بھوک بیدار ہو جائے گی۔ اگر حرارت کی بھی کمی محسوس کریں تو کچلہ دار چینی، ہینگ، لونگ وغیرہ کا کوئی مرکب بھی دیں تاکہ جلد حرارت تیز ہو۔

ٹھیک ہو جائے۔ یہ نسخہ بھی اس مقصد کے لئے فائدہ مند ہے

ہوالشافی:- اجوائن ۳ حصہ تیزاب گندھک ۱ حصہ

ترکیب تیاری:- اجوائن کو باریک کریں پھر تیزاب گندھک تھوڑا تھوڑا کر کے ملا دیں اور کسی کھلے منہ والی شیشی میں رکھ دیں چار پانچ دن بعد اسے نکال کر پیس کر دیکھیں اگر گولیاں بن سکیں تو بہتر ہے ورنہ ضرورت کے مطابق تھوڑا سا پانی ملا کر حب لبقدر نخود تیار کر لیں۔

مقدار خوراک:- ایک ایک گولی دن میں چار بار۔

فوائد:- نظام ہضم کو بیدار کرنے کے لئے نہایت اعلٰے درجہ کا بے ضرر نسخہ ہے دست قے، ہیضہ، مروڑ، بوجہ دست بدہضمی اور بھوک کے بالکل بند ہو جانے کیلئے فوری اثر ہے۔

ضعف ہضم

اعصابی غدی تحریک سے معدہ میں چونکہ رطوبات زیادہ ترشح ہوتی ہیں اسلئے غذا کے ہضم میں بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے معدہ کے عضلات رطوبات کی وجہ سے ڈھیلے ہو جاتے ہیں جس سے حرکات معدہ بھی کمزور پڑ جاتی ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھائی ہوئی غذا کے ہضم کرنے کا نظام کمزور ہو جاتا ہے ضعف ہضم سے مراد بھی یہی ہے کہ معدہ کے ہضم کرنے والے نظام کا کمزور ہو جانا معدہ کا جب نظام ہضم کمزور پڑ جاتا ہے تو کھائی ہوئی غذا دیر تک معدہ میں پڑی رہتی ہے۔

علامات

چونکہ معدہ کے نظام ہضم کی کمزوری کی وجہ سے غذا معدہ میں دیر تک پڑی رہتی ہے

کی کثرت اور گرمی کی وجہ سے خمیر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے، غذا خمیر کی وجہ سے پہلے کی نسبت حجم میں پھول جاتی ہے جس سے مریض کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پیٹ تنا ہوا ہے غذا ہضم نہ ہونے کی وجہ سے معدہ کے لئے ایک قسم کا بوجھ بن جاتی ہے بدہضمی کے ڈھکار آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

بدہضمی

حقیقت میں ضعف ہضم کا نتیجہ سوء ہضم ہے یعنی نظام ہضم کی خرابی و کمزوری کا نتیجہ سوء ہضم و بدہضمی ہے اسلئے ہم اسے جدا صورت نہیں دے سکتے علاج کی صورت میں بھی نظام ہضم کو ہی درست کرنا پڑتا ہے۔

تخمہ (ہضم کی خرابی)

نظام ہضم کی مسلسل خرابی سے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ مریض جو بھی غذا کھاتا ہے وہ معدہ میں قطعی ہضم نہیں ہوتی بلکہ تری گرمی کی وجہ سے متعفن و خراب ہو کر کسی بری کیفیت میں تبدیل ہو جاتی ہے پاخانے میں بدبو و تعفن ہوتا ہے اگر غذا معدہ میں تھوڑی دیر ٹھہرے تو کچی غذا ہی بصورت دست خارج ہو جاتی ہے۔ پاخانے میں غذا کے اجزا ویسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسے کھائے گئے ہوتے ہیں یہ صورت سنگرہنی کے مریضوں میں مشاہدہ کی جا سکتی ہے۔

تخمہ یا ہضم کی خرابی بھی حقیقت میں معدہ کے نظام ہضم کی خرابی کا نتیجہ ہے جس کا سبب اعصابی غدی تحریک ہے۔

علاج

مندرجہ بالا تینوں صورتوں کا علاج صرف نظام ہضم کا درست کرنا ہے یعنی اعصاب کی تیزی کم کر دی جائے اور عضلات معدہ میں تحریک و تیزی پیدا کی جائے جس سے ایک طرف بلغمی رطوبات کا ترشح کم ہو جائے گا دوسری طرف عضلات کی تیزی سے رطوبات خشک ہونے کے ساتھ ساتھ سوداوی رطوبات ترشی کی صورت میں زیر غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیں گی غذا کا تعفن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔

معدہ کے غدد میں تحلیل ختم ہو کر تسکین ہو جائے گی جس سے ان میں بھی پہلے سے زیادہ طاقت و قوت پیدا ہو جائے گی اس طرح معدہ کے تمام اعضاء عضلات غدد اعصاب اپنی اپنی جگہ قوی و طاقتور ہو جائیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ فعل ہضم درست ہو جائے گا معدہ کی تمام غیر طبعی علامات غائب ہو جائیں گی۔

خلاف فطرت چیزوں کے کھانے کی خواہش

خلاف فطرت چیزوں کے کھانے کی خواہش کا مطلب یہ ہے کہ ان اشیا کو کھانا جو ہماری غذائیت میں شامل نہیں ہیں مثلاً کھریا مٹی، کوئلہ، چونہ، ٹھیکریاں، روئی وغیرہ

اسباب

شرح اسباب اور طب اکبر میں اسکے اسباب ایک ہی قسم کے لکھے ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ بری خلط معدہ میں جمع ہو جائے اور معدے کی چنٹوں میں چمٹ جائے۔ پھر طبیعت ایسی چیز کی طلب کرے کہ اس خلط کی ضد ہو۔

۲۔ معدے میں اخلاط فاسد جمع ہو جاتے ہیں اور آپ جیسی چیز کو طلب کرتے ہیں۔

۳۔ حاملہ عورتوں کو جو ابتداء میں یہ مرض پیدا ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ ان کا حیض جنین کی غذا کے لئے ٹھہر جاتا ہے چونکہ جنین اس وقت ضعیف ہوتا ہے اس میں سے خون کو غذا نہیں کر سکتا اس میں سے تھوڑا سا مادہ معدے میں آ پڑتا ہے اس وجہ سے کہ وہ بہنے والی رطوبت ہے طبیعت ایسی چیز کی خواہش کرتی ہے جو اس کو خشک کرے پھر جو کچھ اس کیفیت کے متضاد ہے مرغوب ہوتا ہے۔

خلاف فطرت چیزوں کے کھانے کے اسباب اوپر لکھے گئے ہیں وہ فطرت کی رہنمائی میں نہیں لکھے گئے اس لئے طالب علم کے لئے مرض کی ماہیت سمجھنے میں ناکافی ہیں۔

جہاں تک اس نامراد مرض کے پائے جانے کا تعلق ہے یہ صرف حاملہ عورتوں کو ہی نہیں ہوتا بلکہ بچوں، جوانوں اور بوڑھوں تک کو ہوتا ہے۔

یاد رکھیں کسی چیز کی حقیقی طلب جس کے کھانے پر مریض مجبور ہوتا ہے اس کی کمی مریض کے خون میں کافی حد تک ہو چکی ہوتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے وہ ہر وقت بے چین ہوتا ہے اور وہ ان چیزوں کو کھاتا ہے جن میں خون کے اجزاء کو پورا کرنے والے اجزا کیمیائی طور پر پائے جاتے ہیں۔

زیادہ تر یہ مرض ان لوگوں کو ہوتا ہے جن کے اعصاب و دماغ میں تیزی ہوتی ہے چونکہ اعصابی تحریک سے عضلات و قلب میں سکون پیدا ہو جاتا ہے وہ اپنے سکون کی وجہ سے کیلشیم و چونا اور فولاد کے اجزاء غذا میں سے کم جذب کرتے ہیں جس سے خون میں بھی ان اجزا کی کمی واقع ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے مریض کے عضلات میں ان اجزا کی طلب

بڑھ جاتی ہے چونکہ طلب غذا کا مرکز معدہ ہے اسلئے اس کی ابتدا اول معدہ سے ہوتی ہے طبی طور پر یہ طلب ان اشیاء کے لئے ہوتی ہے جن میں کیفیاتی طور پر سردی خشکی مادی طور پر چونا فولاد، کیلسیم اور ترشی کے اجزا زیادہ پائے جاتے ہوں۔ چونکہ مٹی، ٹھیکریاں، کوئلہ، چونا، وغیرہ میں فولاد، کیلسیم اور پتھر کے جو اجزا پائے جاتے ہیں اسلئے مریض میں ان چیزوں کے کھانے کی طلب فطری ہے

ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مریض کی طلب ان چیزوں کے کھانے کے لئے فطری ہے تو پھر مریض تندرست کیوں نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اور بیمار کیوں ہوتا جاتا ہے۔

یاد رکھیں جسم انسان صرف ان چیزوں سے متاثر ہوتا ہے۔ جن کے اجزاء جسم میں داخل ہوتے ہی تحلیل ہو جائیں ورنہ اگر وہ تحلیل نہ ہوں تو اکثر تو اثر کئے بغیر جسم سے خارج ہو جاتے ہیں مثلاً بچے عموماً لوہے کی گولی، آنہ یا پیسہ وغیرہ نگل جاتے ہیں دوسرے دن وہ جسم کو متاثر کئے بغیر نکل جاتے ہیں ورنہ اگر ان چیزوں کا کشتہ اتنے وزن میں کھلایا جائے تو خدشہ ہے کہ موت واقع ہو جائے۔

بالکل یہی صورت مندرجہ بالا چیزوں کی ہے یہ چیزیں لطیف نہیں ہیں البتہ ان کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ معدہ میں سارا دن پڑے رہنے سے اصل غذا کے اجزا بھی جذب نہیں ہوتے جس سے مریض اور کمزور ہو جاتا ہے خون کی کمی ہو کر رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے چکر آتے ہیں سانس چڑھنے لگتا ہے۔

علاج

ہمارا بار بار کا مشاہدہ و تجربہ ہے کہ جو بچے یا عورتیں مٹی یا کوئلہ وغیرہ کھاتی ہیں اگر ان کو عضلاتی

اعصابی اغذیہ ادویہ اشیا وغیرہ کھلائیں اور اعصابی غذائیں بند کرا دی جائیں تو چند دنوں کے اندر ہی ان غیر فطری چیزوں کی طلب ختم ہو جاتی ہے کشتہ فولاد بہترین چیز ہے۔ ایلوپیتھی میں فیرسا ال جو فولاد کی ہی ٹکیاں ہیں جو مٹی کھانے والے بچوں کے لئے لاجواب چیز ہیں ایک ہفتہ کے اندر اندر بچہ مٹی کھانا بند کر دیتا ہے سیب، مالٹا، سنگترہ ٹماٹر وغیرہ ترش اور سرخ رنگ کے پھل کھلائیں گوشت چھوٹا ہو یا بڑا درست ہے مچھلی کا کھلانا بھی ٹھیک ہے ہر قسم کے سکواش سرکہ اور سکنجبین بھی پلا سکتے ہیں۔

نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی تمام نسخے ضرورت کے وقت دے سکتے ہیں عام طور پر عضلاتی اعصابی ملین کھلائیں قبض ہو تو ملین ساتھ دیں کمزوری زیادہ ہو تو عضلاتی اعصابی مقویات کھلائیں۔

تعارف قانون مفرد اعضاء

مع فلاسفی آف قانون مفرد اعضاء

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کو آسان سے آسان نقشوں اور چارٹوں کی صورت میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اس کے علاوہ قانون مفرد اعضاء کی ضرورت اہمیت فوائد امراض و علامات کے ساتھ تطبیق اور موسم و کیفیات کے تعلق کو واضع کیا گیا ہے

کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اسے قانون مفرد اعضاء کی نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے قیمت صرف 40 روپے

بواسیر

بواسیر کے نام

اردو میں بواسیر ہی کہتے ہیں طبی اصطلاح میں بواسیر مقعد اور ایلوپیتھی میں پائلز کے نام پکارتے ہیں

بواسیر کی اقسام

جاننا چاہیئے کہ بواسیر کی دو بڑی اقسام ہیں (1) بواسیر بیرونی (2) اندرونی

بواسیر بیرونی

بیرونی بواسیر کو بواسیر بادی یا مسوں والی بواسیر بھی کہتے ہیں۔ یہ وہی بواسیر ہے جس میں مسے تو ہوتے ہیں لیکن خون وغیرہ نہیں آیا کرتا۔ قانون مفرد اعضاء کے تحت یہ عضلاتی اعصابی بواسیر ہے،

بواسیر بیرونی یا بادی بواسیر کے اسباب

کیفیاتی اسباب میں خشکی سردی کی زیادتی، سرد جگہ پر بیٹھے رہنا، سخت سرد پانی سے بار بار استنجا کرنا۔ سرد ماحول میں رہنا۔

نفسیاتی اسباب لذت و مسرت کے جذبات کی شدت جنسی ماحول میں

زیادہ عرصہ رہنا، کثرت جماع اور خارش مقعد اور بواسیر بادی کا سبب بن
جایا کرتے ہیں۔

مادی اسباب ۔ مادی اسباب میں سب سے زیادہ یا اس کا بڑا سبب
خلط سودا کا ضرورت سے زیادہ ہو جانا ہے اس کے علاوہ ترش وکھٹی چیزوں
کا کثرت استعمال خصوصاً خشک سرد اغذیہ ادویہ کا کثرت استعمال۔ شراب خوری
قوت باہ کا اضافہ کیلئے افیون بھنگ چرس سنکھیا اور شراب وغیرہ کا بے جا
استعمال شدید قبض وغیرہ سے بواسیر بادی ہو جایا کرتی ہے۔

عضوی اسباب میں قلب وعضلات کی کیمیائی تحریک عضلاتی اعصابی
بواسیر بادی کا سبب اصلی ہے

بواسیر بادی کی علامات

اسکی سب سے بڑی علامت قبض ہے اسکی دوسری بڑی علامت مسے ہیں
اور تیسری علامت خارش ہے اس کے علاوہ ترشی ڈکار ریاح کی کثرت
خلط سودا کے زیادہ بڑھ جانے سے جسم کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔
پاخانہ کئی کئی دن نہیں آتا پاخانہ جب آتا ہے تو مریض پر خوف طاری ہو جاتا ہے۔
اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ پاخانہ کیسے نکلے گا جب نکلتا ہے تو پتھر کی طرح
سخت سدے خارج ہوتے ہیں جن کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔
پیشاب کی رنگت ہلکا رنگ سرخ سفیدی مائل ہوتا ہے۔

نبض ۔ چونکہ قلب وعضلات میں ابتدائی تحریک عضلاتی اعصابی

ہوتی ہے جس میں ریاح کے ساتھ ابھی رطوبات بھی ہوتی ہیں اس لئے قدرے
تیز اور پھولی ہوئی ہوتی ہے لمبائی میں چار انگل تک محسوس ہوتی ہے۔

یہاں ہر طبیب کے ذہن میں چند سوالات اٹھتے ہیں جنکو وہ
جانے بغیر بواسیر کی ماہیت و حقیقت نہیں سمجھ سکتا۔

سوال ۱ بواسیر بادی کے متعلق پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ بواسیر میں
مسے کیوں ہوتے ہیں۔

جواب ذہن نشین کر لیں کہ بواسیر قلب وعضلات کی عضلاتی
اعصابی تحریک ہوتی ہے اس وقت کے دوران خون دماغ و اعصاب سے قلب
وعضلات کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے لیکن جگر و غدد کی طرف انتہائی کم ہو جاتا ہے
جس سے جگر و غدد میں سستی و کمزوری آجاتی ہے۔ قانون مفرد اعضا میں اس حالت
کو جگر و غدد کا سکون کہتے ہیں۔

جگر و غدد میں جب سکون ہو جاتا ہے تو وہ اپنے فضلات کو پوری طرح
خارج نہیں کر سکتے آہستہ آہستہ اجتماع فضلات کی وجہ سے ان میں عظم یا
بڑھاؤ ہونا شروع ہو جاتا ہے یعنی غدد پھولنا شروع ہو جاتے ہیں یہ صورت
اگر جگر و طحال میں پیدا ہو جائے تو عظم الطحال ہو جایا کرتا ہے۔
لیکن اگر مقعد کے غدد میں یہ نقص ہو جائے تو وہاں کے غدد پھول کر مسوں کی
کی صورت اختیار کر لیتے ہیں

مسوں میں خارش ہونیکی وجہ

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب تک معدہ و جگر میں رطوبات

رک نہ جائیں اس وقت تک اساک پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ان میں لذت اور دغدغہ اور گدگدی پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں غدد میں رطوبات رکے بغیر لذت پیدا نہیں ہو سکتی۔

جب جگر و غدد میں رطوبات و فضلات، رک جاتے ہیں تو سب سے پہلے وہاں لذت پیدا ہوتی ہے جس کا اظہار دغدغہ و گدگدی سے ہوتا ہے مریض کو چونکہ ابھی لذت آرہی ہوتی ہے اس لئے اس کے مزید حصول کیلئے مریض پہلے مقام پر لذت پر دغدغہ و گدگدی کرتا ہے یعنی سہلاتا ہے پھر خارش کرنے لگتا ہے یعنی مغلوب شہوت ہو جاتا ہے جوں جوں خارش کرتا ہے لذت بڑھتی جاتی ہے آخرکار خارش کی حرکات سے غدد گرم ہو کر پھیل جاتی ہے جس سے لذت و خارش کا دورہ ختم ہو جاتا ہے

چونکہ ان کے غدد کے منہ بند ہوتے ہیں اس لئے ان میں سے کسی قسم کا مواد یا فضلہ نہیں نکلتا صرف مقامی رگڑ سے غدد گرم ہو کر پھیل جاتے ہیں جس سے وقتی طور پر لذت و خارش کا دورہ ختم ہو جاتا ہے

لہٰذا کچھ دیر بعد سرد جگہ پر بیٹھنے، سرد پانی سے استنجا کرنے یا پسینہ آنے کے کچھ دیر بعد غدد سکڑ جاتے ہیں جس سے فضلات کا دباؤ بڑھ جاتا ہے لہٰذا غدد میں فضلات خارج کرنے کیلئے پھر گدگدی اور لذت اور دغدغہ ہو کر خارش ہونے لگتی ہے اور یہ سلسلہ اسباب کی کمی بیشی سے مدتوں جاری رہتا ہے۔ لہٰذا خارش کی حقیقت و ماہیت یہ ہے سودا کی کثرت اور عضلاتی اعصابی تحریک کی شدت سے غدد میں سکون ہو کر غدد جاذبہ میں فضلات رک جاتے ہیں جس سے خارش

ہونے لگتی ہے

بواسیر بادی سے جنسی نقصان یا اغلام بازی کی عادت کی ابتدا

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ جو اشخاص اغلام بازی یا لونڈے بازی کراتے ہیں وہ بواسیر بادی کے ہی مریض ہوتے ہیں چونکہ ان کے مقعد کے اندر کے غدد میں بھی سکون ہو جایا کرتا ہے جس سے وہ بھی فضلات کے اجتماع کی وجہ سے مسوں کی صورت اختیار کر کے پھول جاتے ہیں جن میں فضلات خارج کرنے کیلئے دغدغہ گدگدی یا لذت و خارش ہوتی رہتی ہے لہٰذا ایسے مریض پہلے اپنی انگلی مقعد میں داخل کر کے خارش کرتے ہیں پھر آہستہ آہستہ اغلام بازی کی مکروہ عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے اشخاص خود فاعل بننے کے بجائے مفعول بن جاتے ہیں یاد رکھیں ایسے اشخاص کا علاج اس وقت تک ناممکن ہے جب تک بواسیری زہر ختم نہ کیا جائے۔

بواسیر بادی کا علاج

چونکہ بواسیر بادی کے مریض کے خون میں ترشی تیزابیت اور خلط سودا کی کثرت ہوتی ہے اور عضلاتی اعصابی تحریک کی وجہ سے سودا کا اخراج

بند ہوتا ہے۔ غدد جگر میں سکون انتہا کو پہنچ چکا ہوتا ہے جس سے غدد پھول کر مسے بن جاتے ہیں خشکی سردی کی اتنی شدت ہوتی ہے کہ رطوبات بستہ ہو کر شدید قبض ہو جاتی ہے کئی کئی دن پاخانہ نہیں آتا معدہ امعا میں ریاح کی کثرت ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں اس حالت کو قلب و عضلات کی کیمیائی و خلطی تحریک عضلاتی اعصابی کہا جاتا ہے اس تحریک کو قانون مفرد اعضا میں قلب و عضلات کی نامکمل تحریک کہا جاتا ہے اگر یہ تحریک قائم ہو کر مسلسل تکالیف کا سبب بن جائے تو اسے قلب و عضلات کی مشینی تحریک عضلاتی غدی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے جس سے ترشی تیزابیت اور خلط سودا میں سے اخراج شروع ہو جاتا ہے۔

جگر و غدد کا سکون رفع ہونا شروع ہو جاتا ہے حرارت غریزیہ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جو غدد پھول کر مسوں میں تبدیل ہو گئے تھے آہستہ آہستہ سکڑنا شروع ہو جاتے ہیں

لہذا جب ہی آپ کے پاس بواسیر بادی کا مریض آئے تو اسے عضلاتی اعصابی تحریک ہوگی آپ اسے ایسی اغذیہ ادویہ دیں جن سے قلب و عضلات کی مشینی تحریک عضلاتی غدی تحریک آہستہ آہستہ پیدا ہونا شروع ہو جاوے دوسرے لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیں کہ بواسیر بادی کے مریض کو عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں اگر قبض زیادہ نہ ہو تو ملین ورنہ عضلاتی غدی مسہل دیں جوں ہی عضلاتی غدی تحریک بڑھنا شروع ہوگی فوراً تمام تکالیف میں آہستہ آہستہ کمی واقع ہونا شروع ہو جائے گی۔ کچھ دن کے اندر مریض مکمل آرام محسوس کریگا

لیکن غذا دوا جاری رکھیں تاکہ آہستہ آہستہ مکمل آرام آجائے۔

چند ہدایات

جو نئے اطبا قانون مفرد اعضا کو اپناتے ہیں وہ اس کے معجزاتی علاج کو عملی طور پر پرکھنے کیلئے جب کسی مرض کا علاج شروع کرتے ہیں تو وہ شروع ہی سے ملینات مسہلات اکسیرات اور تریاقات کھلانا شروع کر دیتے ہیں جن سے مریض کو بجائے فائدہ کے نقصان ہونا شروع ہو جاتا ہے طبیب حیران ہوتا ہے کہ یہ کیا ہو گیا قانون مفرد اعضا کی کتب میں تو ان ملینات مسہلات اکسیرات تریاقات کی تو بے شمار تعریفیں کی جاتی ہیں بڑے بڑے دعوے کئے گئے ان سے آرام نہیں آتا تھا تو نقصان تو نہ ہوتا۔

سامعین حقیقت میں ایسے لوگ غلطی پر ہوتے ہیں یاد رکھیں تحریکیں یکدم نہیں بدل جایا کرتیں، ہر عضو آہستہ آہستہ تیز ہوتا ہے اس کی تحریک آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور اس کے افعال آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں تو فائدہ بھی آہستہ ظاہر ہوتا ہے۔

لیکن اگر کسی عضو کو یکدم تیز کر دیا جائے تو اس کے فضلات کے ساتھ مفید اجزا بھی خارج ہو جاتے ہیں جس سے نقصان ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً جب معدہ امعا کے اعصاب میں شدید تحریک پیدا ہو کر قے دست شروع ہو جاتے ہیں تو چند قے اور دستوں سے معدہ امعا

کے فضلات خارج ہوجاتے ہیں۔ اگر قے دست رک جائیں تو مریض کو آرام آجاتا ہے لیکن اگر مسلسل قے دست آتے رہے تو چند گھنٹوں کے اندر مریض کے خون سے پانی (پلازما) بھی قے دستوں کے ذریعہ خارج ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ اکثر موت کی صورت نکلتا ہے۔

اسی طرح استسقار ذقی کے مریض کا پانی جب ٹروکار سے نکالا جاتا ہے تو بعض مریضوں میں کچھ دیر بعد جبکہ ابھی پانی نکل رہا ہو تو مریض کا دل گھبرا جاتا ہے چکر آتے ہیں پسینہ آکر اکثر غش اور بے ہوش ہوجاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ پیٹ کا پانی جو ایک فضلہ ہے اسے نکل جانا ہی بہتر ہے لیکن طبیعت مدبرہ بدن اس قسم کے شدید استفراغ کو برداشت نہیں کرسکتی۔

یہی وجہ ہے کہ محققین نے ایسے طبیبوں اور ڈاکٹروں کو استسقاء ذقی کے مریض کا پیٹ کا پانی نکالنے کیلئے خاص ہدایت کرتے ہیں کہ جب پانی نکل رہا ہوتا ہو اس دوران اگر مریض کو آرام کی بجائے گھبراہٹ بے چینی اور پسینہ آنے لگے تو فوراً پانی نکالنا بند کر دینا چاہیئے کیونکہ جسم سے فضلات کا اخراج یکدم بھی نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

اسی طرح آپ کسی مریض کو جلاب دیں چاہے وہ صحیح فضلات کا اخراج کرے لیکن اگر ایک ہی دن میں پندرہ بیس جلاب آجائیں تو مریض کو بجائے فائدہ کے تکلیف ہوتی ہے۔

لہذا حاصل قانون مفرد اعضا کے طبیبوں کا فرض ہے کہ جب بھی کسی مریض کا علاج کریں تو پہلے محرک، ملین اور مسہل وغیرہ میں سے

ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں مریض سے پوچھتے رہیں کہ دوا سے گھبراہٹ، بے چینی یا قے یا اسہال زیادہ تو نہیں آرہے؟ اگر وہ کہے کہ مجھے ان سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی فائدہ ہوا ہے تو پھر دوا کی طاقت بڑھا دیں ساتھ ہی اکسیر یا تریاق بھی دے دیں لیکن مناسب مقدار میں دیں اب ان شاء اللہ مریض کو لازمی فائدہ ہوگا۔

یاد رکھیں کیمیاوی تکالیف یا کیمیاوی تحریکیں مدت تک قائم ہوتی ہیں انہیں آہستہ آہستہ ہی تبدیل کرنا چاہیئے تاکہ مستقل طور پر فائدہ ہو البتہ مشینی تحریکیں اچانک ہوا کرتی ہیں اور ان کے نتیجے بھی خوفناک ہوا کرتے ہیں لہذا مشینی تحریکوں کو فوراً بدلنے کیلئے محرک ملین اور مسہل بے کار ہوتے ہیں ان میں غذائی علاج اس وقت تک بے سود ہے جب تک مریض خطرے سے باہر نہیں ہو جاتا۔ مثلاً ہیضہ میں جب تک قے دست آرہے ہوں کوئی غذا فائدہ مند نہیں ہوگی۔ درد گردہ جب تک شروع ہو تو مریض کوئی غذا نہیں کھا سکتا کیونکہ وہ پہلے سکون چاہتا ہے۔

نسخہ جات بواسیر بادی

بواسیر بادی کے علاج کیلئے قانون مفرد اعضا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

ہوالشافی:- جمال گوٹہ ۱۰گرام، نمک خوردنی ۵۰گرام، گندھک آملہ سار ۵۰۰گرام

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں یا ۵ گرین کے کیپسول بھرلیں۔
۲،۲ گولی یا ایک ایک کیپسول صبح شام دوپہر،
نوٹ :- اگر پاخانہ زیادہ آنے لگے تو دوا نصف وزن کرلیں اگر پاخانہ بافراغت نہ آئے تو دوا دگنی کردیں آہستہ آہستہ قبض رفع ہوجائے گی مسے سکڑنا شروع ہوں گے

مقامی علاج

مسوں پر غدی عضلاتی ملین ویزلین یا تیل میں ملاکر لگایا کریں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

خوراک :- بادی بواسیر کے مریض کی خوراک میں ٹھنڈی اور ترش اغذیہ نقصان کا باعث ہوا کرتی ہے لہذا آلو گوبھی، مچھلی، اچار، بڑا گوشت، دہی، لسی، کچنار وغیرہ نہ کھائیں

صبح :- بھنے چنے انڈا، فرائی خصوصاً جن میں چنے کا آٹا ملایا گیا ہو اسے روٹی بنا کر کھلائیں،

دوپہر :- کوئی ساگ، پکوڑے ٹماٹر، گوشت بکرا اور مرغ، آم آچار یا ادرک وغیرہ،

شام :- اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا کوئی سالن کھلائیں اگر بھوک شدید نہ ہو اول تو بہتر ہے کہ کچھ نہ کھایا جائے ورنہ صبح کے ناشتہ والی کوئی چیز چنے وغیرہ کھلانے جائیں اللہ شفا دے گا۔

بواسیر خونی

تعارف : بواسیر درحقیقت بواسیر بادی کی بڑھی اور بگڑی ہوئی صورت ہے جو بواسیر بادی کے غلط علاج کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس بواسیر میں مقعد کے اندر اور باہر مسے ہوا کرتے ہیں لیکن بعض اشخاص کی مقعد کے اندر تو مسے ہوتے ہیں۔ لیکن باہر نہیں ہوتے۔ اسے خونی بواسیر اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں خون کم و بیش آتا رہتا ہے

بواسیر خونی کی ماہیت و حقیقت

سامعین جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ جب بواسیر بادی غلط علاج سے بگڑ جاتی ہے تو وہ بواسیر خونی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

چونکہ بواسیر بادی عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے اور اس میں سب سے زیادہ تکلیف دہ علامت قبض ہوتی ہے مریض اور معالج دونوں چاہتے ہیں کہ کسی طرح قبض کا ازالہ ہو جائے لہذا مریض ہمیشہ ملینات اور شدید قسم کے مسہلات استعمال کرتا ہے معالج حضرات مصبر، جمالگوٹہ، ریوند عصارہ، حنظل، سنگرف وغیرہ زیادہ مقدار میں کھلاتے رہتے ہیں۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوران خون قلب و عضلات کی طرف بڑھ جاتا ہے جس سے عضلاتی اعصابی تحریک ختم ہو کر عضلاتی غدی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ عضلات میں زیادہ خون آنے سے ان میں سوزش اور ورم ہو جاتا ہے۔ چونکہ رطوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں اس لئے ان میں زخم ہو جاتے ہیں۔

اور غزق ہمہ وقت لگتا ہے ۔مسے اکثر خون سے بھرے رہتے ہیں جن سے اکثر خون نکلتا رہتا ہے ۔

عضلاتی اعصابی تحریک یا بواسیر بادی کی دو بڑی علامات قبض اور خارش تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔

بواسیر خونی کے اسباب

جس طرح ہر مرض نفسیاتی ۔کیفیاتی ۔مادی اور عضوی اسباب سے ہو جایا کرتی ہے اسی طرح بواسیر خونی بھی ان اسباب سے ہو جایا کرتی ہے ۔

بواسیر خونی کے نفسیاتی اسباب

چونکہ ہر انسان نفسیاتی طور پر لذت اور مسرت کے حصول کیلئے ہر دم کوشاں رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی نہ کسی طریقہ سے اسے لذت اور مسرت حاصل ہو لہٰذا وہ جنسی ماحول میں رہنا پسند کرتا ہے ۔عشقیہ گانے گاتا ہے ۔خوبصورت اور جنسی جذبات ابھارنے والی تصویریں دیکھتا ہے ۔جانوروں کو جفتی ہوتے دیکھ کر مغلوب شہوت ہو جاتا ہے ۔نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جنسی اعضا جو لذت و مسرت کے اعضا ہیں ۔ میں دوران خون بڑھتا ہے چونکہ مقعد جنسی اعضا کے بالکل قریب ہے اور اس کا مزاج بھی جنسی اعضا کے مطابق ہوتا ہے اس لئے طبعی تعلق کی وجہ سے مقعد میں بھی دوران خون بڑھ جاتا ہے جو بواسیر خونی کا سبب بنتا ہے ۔

بواسیر خونی کے کیفیاتی اسباب

چونکہ بواسیر خونی عضلاتی غدی تحریک میں ہوا کرتی ہے

اس کا مزاج خشک گرم ہوتا ہے لہٰذا خشکی گرمی کی شدت بواسیر خونی کی پیدائش کا سبب بن جاتی ہے خشک گرم ماحول میں زیادہ تر قیام اور خشک گرم جگہ پر زیادہ دیر بیٹھے رہنے سے بواسیر خونی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

بواسیر خونی کے مادی اسباب

بواسیر خونی کے مادی اسباب میں خشک گرم اغذیہ اور ادویہ کا کثرت سے استعمال مثلاً ترش و تیز ایسی اغذیہ جن میں اچار پکوڑے کباب تیز مرچ مصالحہ والے سالن تیتر بٹیر ۔کبوتر وغیرہ کے گوشت کا زیادہ استعمال بواسیر خونی کا باعث ہوا کرتا ہے خلطی طور پر خون میں سودا کی کثرت بواسیر خونی کا باعث ہوا کرتی ہے۔

عورتوں میں حیض کی بندش یا ایام حمل بواسیر خونی کا سبب ہوا کرتے ہیں ۔

ہومیوپیتھی میں بواسیر خونی کا سبب مادہ سیکوسس کی کثرت تسلیم کیا جاتا ہے ۔

بواسیر خونی کی علامات

بواسیر خونی جیسا کہ اس نام سے واضح ہے ہیں اکثر کم و بیش پاخانہ کے ساتھ خون آیا کرتا ہے ۔بعض دفعہ بغیر پاخانہ کے بھی خون آتا رہتا ہے جیسا کہ اسباب میں بتا چکا ہوں کہ خونی بواسیر میں عضلات کا تعلق غدد سے ہو چکا ہوتا ہے اس لئے اس بواسیر میں پاخانہ شدید قبض سے اور سدوں کی صورت میں نہیں آیا کرتا ۔بلکہ اکثر مریضوں کو پاخانہ کئی بار آیا کرتا ہے ۔البتہ مریض باوجود کئی بار پاخانہ کرنے کے پھر بھی قبض

کا ہی رونا روتا ہے۔ اگر مریض سے پوچھا جائے کہ جب آپ کو کئی بار پاخانہ آجاتا ہے تو پھر آپ کو قبض کیسی ہے۔ جواب میں کہتا ہے کہ پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔

پاخانہ میں اکثر لیس ہوتا ہے جس وجہ سے مریض زور لگا کر پاخانہ کرتا ہے بار بار زور لگنے سے مسوں اور مقعد میں سوجن اور ورم آجاتا ہے پاخانہ کرتے وقت زور لگنے پر کانچ باہر آجاتی ہے جس کے ساتھ مسے بھی باہر آیا کرتے ہیں۔ بار بار کانچ باہر نکلتا ہو تو ورم بڑھ جاتا ہے اور شدید درد ہونے لگتا ہے ساتھ خون بھی آتا ہے۔ مسلسل خون نکلتے رہنے سے جسم کا رنگ پھیکا پڑجاتا ہے۔ چہرے پر جھریاں آجاتی ہیں۔ کمزوری اور نقاہت بڑھ جاتی ہے۔

اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے چکر آتے ہیں۔ چونکہ عضلاتی غدی تحریک زوروں پر ہوتی ہے اس لیے اختلاج قلب کی تکلیف لازمی ہوتی ہے۔

قارورہ: قارورہ کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے اور دن میں دو تین بار ہی مشکل سے آتا ہے مریض قارورہ میں قدرے جلن بھی محسوس کرتا ہے۔

نبض: مشرف تنی ہوئی اکثر ۵، ۶ انگل کے نیچے محسوس ہوتی ہے رفتار میں ۹۰ تا ۱۰۰ سے بھی زیادہ ہوتی ہے البتہ موٹے آدمیوں میں تین چار انگل پر مشکل معلوم ہوتی ہے۔

نیند: چونکہ خشکی گرمی کی شدت ہوتی ہے۔ رطوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔ لہٰذا نیند بہت کم آتی ہے۔

بواسیر خونی کا علاج

سامعین ہر طبیب کو کسی مرض کے مجربات یا نسخہ جات جاننے کی بجائے اس کا اصول علاج جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک کسی مرض کے اصول علاج معلوم نہ ہوں مجربات نسخہ جات بے معنی ہوتے ہیں۔ اصول علاج معلوم ہونے پر نسخہ جات تجویز کرنے آسان ہو جاتے ہیں۔

چونکہ بواسیر خونی عضلاتی غدی تحریک کا مظہر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قلب و عضلات کی طرف دوران خون بڑھ جاتا ہے۔ جگر و غدد کی طرف خون بڑھنا شروع ہو چکا ہے۔ کیمیائی طور خون میں صفرا اور حرارت عزیزی کی پیدائش شروع ہو چکی ہے لیکن اسباب محرک عضلات کی موجودگی کی وجہ سے غدد ابھی کمزور ہیں اور تحریک میں نہیں رہ سکتے: لہٰذا مریض بواسیر مدتوں تڑپتے رہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء بواسیر خونی کا علاج تجویز کرتا ہے کہ جگر و غدد کی کیمیاوی تحریک غدی عضلاتی پیدا کر دی جائے جس سے ایک طرف دوران خون قلب و عضلات سے نکل کر غدد و جگر میں آجائے گا جس سے قلب و عضلات میں تحلیل (کمی خون) ہو کر ان کی سوزش اور ورم ختم ہو جائے گا۔ دوسری طرف غدد و جگر تحریک میں آجائیں گے۔ صفرا و حرارت عزیزی بڑھ کر تمام غدد جن میں مسے ابھی شامل ہیں سکڑ جائیں گے یا ورم غائب ہو جائیں گے اسی طرح بواسیر خونی کا مکمل خاتمہ ہو گا۔

ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ

سامعین ہمارے وہ ساتھی جنہوں نے ابھی ابھی نظریہ مفرد اعضا اپنایا ہوتا ہے۔ وہ بواسیر خونی کے علاج میں شدید غلطیاں کرتے ہیں جس سے اکثر بواسیر کا علاج ناکام ہو جاتا ہے۔

مثلاً چونکہ بواسیر کے مریض کو اکثر کم و بیش خون آیا کرتا ہے بر بعض معالج اپنی حقیقت بیان کرتے وقت بتاتا ہے کہ مجھے بواسیر کا خون آ رہا ہے۔

معالج خون کا نام سنتے ہی فوراً اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تیز ترین ادویہ دے دیتا ہے جن سے فوراً خون رک جاتا ہے اور تمام تکالیف میں کمی آ جاتا ہے لیکن مرض نہیں جاتا۔ چند دن دوا چھوڑنے یا دوا کے دوران ہی پھر خون آنے لگتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اعصابی دوا سے وقتی طور پر قلب کے فعل میں تسکین ہوتی ہے اور خون رک گیا تھا۔ لیکن قلب و عضلات کی سوزش تحلیل نہیں ہوئی تھی۔ صرف جاری دب گئی تھی چند دن دوا چھوڑنے پر پھر شدت سے ابھر آتی ہے۔

اس قسم کے غلط علاج کا سلسلہ مدتوں چلتا رہتا ہے۔ اور مریض بواسیر پیتے رہتے ہیں۔

ایلوپیتھی حضرات بھی اس قسم کی غلطیوں کو دہراتے رہتے ہیں۔ وہ علامات کو دبانے کے مسکنات۔ مخدرات کا استعمال کر کے علامات کو دباتے رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض مایوس ہو جاتے ہیں۔

آخرکار حکیم یا ڈاکٹر اپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ مریض بھی تنگ ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپریشن کر لیتا ہے جس سے مقامی طور پر تکالیف ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن مرض اندر ہی اندر مریض کو کھاتا رہتا ہے کیونکہ مسے نکالنے سے سوزش عضلات ختم نہیں ہوتی۔

جگر و غدد کمزور ہونے کی وجہ سے کمی خون مزید ہو جاتی ہے اگر اب بھی کوئی محرک جگر و غدد دواءل جائے تو مریض سنبھل جاتا ہے ورنہ کمی خون ہو کر اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

سامعین بواسیر کا علاج بواسیر علامات کا دبانا نہیں ہے بلکہ قلب و عضلات کی سوزش رفع کرنا ہے جس سے بواسیر مستقل طور پر ختم ہو جاتی ہے لہٰذا اگر کسی مریض کو شدید جریان خون ہو تو اسے چند دن اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی دوا دے کر خون بند کر لیں پھر مستقل علاج کے لئے غدی عضلاتی غذا دوا دینا شروع کر دیں۔ تاکہ عضلات سے دوران خون غدد میں آ کر عضلاتی سوزش اور ورم کو ختم کر دے۔ اگر اب بھی خون کم نہ ہو تو ساتھ غدی اعصابی دوا ملا کر دیں۔ تاکہ خشکی ختم ہو کر رطوبات پیدا ہونا شروع ہو جائیں اور مرض کلی طور پر ختم ہو جائے۔

نسخہ جات برائے بواسیر خونی

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق محرک۔ ملین۔ مسہل کھائیں شدید حالتوں میں اکسیر اور تریاق غدی بھی کھلا سکتے ہیں۔

نوٹ: قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی ملین مقدار زر

اور مسوں پر اس وقت ضرور لگائیں جب شدید خارش یا شدید سوجن ہو۔ اگر اس کے ساتھ ہم وزن وریزلین بھی ملا کر لگائیں تو زیادہ مؤثر ہو جاتی ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی

گندھک آملہ سارا	نوشادر	سہاگہ	قلمی شورہ
۳۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام

سب کو پیس کر ایک ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار یا گرم پانی سے کھلائیں۔

اگر درد شدید ہو یا خون کثرت سے آرہا ہوں تو یہ نسخہ دیں۔

ھوالشافی

افیون	اجوائن خراسانی	رسونت
۱ حصہ	۲ حصہ	۴ حصہ

سب کو پیس کر محفوظ کرلیں۔

ترکیب استعمال

۵ گرین یا نصف گرام دوا کیپسول میں بھر کر صبح۔ دوپہر۔ شام کھلائیں۔ اور ۲ گرام دوا مسوں اور مقعد پر خشک ہی لگا دیں۔ لگاتے ہی چند منٹوں میں جلن درد وغیرہ رک جائیں گے۔

خاندانِ جوہانیہ کا مجرب نسخہ

ریٹھے کے چھلکوں کو جلا کر کوئلہ کرلیں بہتر ہے دو سکوروں میں سمیٹ کر آگ دیں ایک پاؤ چھلکوں کیلئے تقریباً ڈھائی سیر اپلوں کی آگ کافی رہتی ہے آگ ٹھنڈی ہونے پر سکوروں کو کھول کر جلے ہوئے چھلکے نکال لیں اور پھر ان کا سفوف

بنا لیں اب ان سیاہ سفوف کے برابر عمدہ سفید کا کے سفوف کو ملا لیں اور یکجان کر لیں بس سفوف تیار ہے

خوراک ۲ رتی سفوف صبح شام۔ ۵۰ گرام مکھن یا بالائی میں رکھ کر دیں ورنہ چاولوں کے دھوؤں کے ہمراہ دے سکتے ہیں۔

فوائد:۔ خونی بواسیر کیلئے عمدہ دوا ہے اس کے استعمال سے مسوں کی کھجلی ہونا بند ہو جاتی ہے۔ خوراک خون آنا بند ہو جاتا ہے قبض جاتی رہتی ہے مکمل فائدہ کیلئے چالیس یوم متواتر استعمال کریں۔

عطیہ: حکیم حامد محمود چوہان فیصل آباد

ورم معدہ، درد معدہ اور قروح و بثورِ معدہ

تعارف یہ تینوں علامات ایک دوسری کی ترقی یافتہ صورتیں ہیں یعنی جب تک معدہ کی عضلاتی جھلیوں میں ورم پیدا نہ ہو اس وقت تک درد نہیں ہوتا ورم کی کمی بیشی کے تحت درد بھی کم و بیش ہوا کرتا ہے یہی ورم بڑھ کر پھوڑے کی صورت میں بڑھ جاتا ہے۔ البتہ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب مریض غذا کھاتا ہے تو شدید جلن اور درد کرتی ہیں۔

اسباب

ایسے اسباب جن سے معدہ کی عضلاتی جھلی میں سوزش ورم ہو عضلاتی ورم و قروح کہلائیں گے۔ مثلاً سنکھیا، تیزاب گندھک، نیلا تھوتھا، شدید عضلاتی زہر یہ ہیں ان سے عضلاتی غدی ورم پیدا

ہوتے ہیں۔

ایسی اشیا جن کے کھانے سے معدہ کی غشا مخاطی سوزشناک ہو جائے غدی ورم کہلائے گا مثلاً جمالگوٹہ، دار چکنا

ایسی اشیا جن کے کھانے سے معدہ کی اعصابی جھلی دردناک ہو یا زخمی ہو جائے یہ معدہ کا اعصابی ورم کہلائے گا۔ مثلاً سوڈا کاسٹک کے استعمال سے معدہ میں زخم ہو جاتے ہیں

کیمیائی ٹسٹ سے ورم کی تشخیص کی جائے تو صحیح علاج ہونے کی توقع ہوتی ہے۔

مثلاً جن مریضوں کے معدہ میں عضلاتی چیز کھانے سے ورم پیدا ہو گا ان کے پیشاب اور تھوک میں نیلا لٹمس سرخ ہو جائے گا۔

اور جن مریضوں نے کاسٹک غلطی سے استعمال کر لیا ہو ان کے پیشاب اور تھوک میں سرخ لٹمس نیلا ہو جایا کرتا ہے غدی ورم والے مریض کے تھوک اور پیشاب کا لٹمس پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔

یادداشت

یہ ضروری نہیں کہ معدہ امعاء میں کسی سوزشناک چیز کھانے سے ہی ورم پیدا ہو بلکہ بغیر محرو مخرش اشیا کے بھی ہو سکتا ہے ایسا مریض مسلسل ایک ہی قسم کی (مزاج) اشیاء کھاتا ہے مثلاً سنگرہنی کے مریض اکثر دودھ چاول دلیا، کھچڑی زیادہ استعمال کرتے ہیں جن سے ان کے معدہ گلا اور منہ میں پھنسیاں یا چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔

ترش و تیزابیت کی حامل اشیا کھانے والوں کے معدہ میں سوزش ہو کر درد ہونے لگتا ہے مزمن صورتوں میں ایسی سوزش کا نام السر رکھتے ہیں ایسے مریضوں کے معدہ سے کبھی خون قے بھی آجایا کرتی ہے۔

علاج

اگر کسی سوزشناک چیز کھانے سے ورم درد ہو گا تو مریض کہے گا کہ فلاں چیز کھانے کے فوراً بعد درد ہونے لگا ہے اگر مریض کسی ایسی چیز کا نام نہ بتا سکتا ہو تو کیمیائی امتحان کیا جا سکتا ہے کیمیائی امتحان میں الکلی، ترشی اور سالٹ میں جو چیز واضح ہو اسکو ختم کرنے کیلئے اسکی ضد اشیاء استعمال کرائیں۔

اگر آہستہ آہستہ سوزش ہو کر درد ہونے لگا ہو اور مزمن صورت اختیار کر چکا ہو تو مریض کا قارورہ اور نبض دیکھ کر مرض کا تعین کر لیں۔

اگر مریض کا قارورہ سفید ہو گا تو اعصابی سوزش ہو گی اگر سرخ ہو گا تو عضلاتی سوزش ہو گی۔

اگر اعصابی سوزش معلوم ہو تو عضلاتی ادویہ اغذیہ کا استعمال کرائیں اسکے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات خصوصاً قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے مجربات بے حد مفید ہیں۔

اگر عضلاتی سوزش سے ورم درد یا پھنسیاں ہوں تو تمام عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات خصوصاً قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے مجربات بے حد فائدہ مند ہیں۔

ان کے علاوہ حب صابر اور حب مقوی خاص خصوصیت سے مفید ہیں۔

نوٹ اگر اعصابی سوزش سے ورم درد ہو تو پیٹ پر السی کا تیل سے حلوہ تیار کر کے پیٹ پر باندھیں اگر عضلاتی سوزش سے ورم درد ہو تو میٹھے اور رائی کا نمکین حلوہ تیار کر کے پیٹ پر باندھیں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہو گا۔

اختلاج معدہ، تشنج معدہ، انقلاب معدہ، ہچکی

تعارف و ماہیت:۔ مندرجہ بالا تمام علامات معدہ کے عضلات کی تحریک کی مختلف علامات

ہیں چونکہ معدہ کے عضلاتی تہہ حرکتی اعضا میں شامل ہیں لہٰذا جب ان میں ضرورت سے زیادہ تیزی آتی ہے تو یہ معمول سے زیادہ حرکت کرنے لگتے ہیں، جو تحریک و اسباب کی کمی بیشی کے تحت مختلف صورتوں میں اپنی بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔

انقلاب معدہ

مریض کو کوئی شے بھی ہضم نہیں ہوتی بلکہ کھانے یا پینے کے فوراً بعد قے کے ذریعے نکل جاتی ہے اس صورت کو انقلاب معدہ کہتے ہیں یعنی معدہ ہر شے کو منقلب یا واپس کر دیتا ہے اگر معدہ میں ریاح کا اخراج رک جائے تو اس میں سوزش ہو جاتی ہے جس سے اس میں ٹھہر ٹھہر کر حرکت یا تشنج ہونے لگتا ہے۔ ابتداء میں جو حرکت پیدا ہوتی ہے اسے ہچکی کا نام دیتے ہیں اگر یہی صورت چند دن قائم رہے تو معدہ سوزش ناک ہو جاتا ہے جس میں ہچکی کے ساتھ درد بھی ہونے لگتا ہے اسے متقدمین اطباء تشنج معدہ کا نام دیتے ہیں۔

حرکت کیا ہے

کسی شے پر ارادی یا غیر ارادی طور پر قوت و طاقت کے اثر انداز ہونے سے جو جنبش پیدا ہوتی ہے اسے حرکت کہتے ہیں

قوت حرکت اور اعضاء

چونکہ بغیر قوت کے حرکت پیدا نہیں ہو سکتی اور قوت بغیر اعضاء کے نہیں پیدا ہو سکتی اسلئے ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ قوت برائے حرکت ہمارے جسم کے کن اعضاء میں پیدا ہوتی ہے ان کے نام کیا ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ ہمارے جسم کے اندر حرکتی اعضا قلب و عضلات ہیں قدرت الٰہی نے ہمارے جسم کو متحرک رکھنے کے لئے قلب و عضلات کو ہر وقت حرکت میں رکھا ہوا ہے جو ضرورت کے مطابق ارادی و غیر ارادی حرکات کرا رہا ہے۔ جو حرکات ہمارے کنٹرول اور ارادے سے ہوتی ہیں انہیں ارادی عضلات حرکت کرتے ہیں جو حرکات ہمارے کنٹرول و ارادے میں نہیں ہیں مثلاً پھیپھڑوں میں پھیلنے اور سکڑنے کی حرکات، معدہ کی حرکات دوریہ، امعاء کی حرکات دوریہ وغیرہ انہیں غیر ارادی عضلات سر انجام دیتے ہیں ان کے علاوہ جو غیر ارادی حرکات ہمارے جسم میں پیدا ہوتی ہیں مثلاً سر کا ہلنا ہاتھ پاؤں کا رعشہ، تمام جسم کا رعشہ، کسی عضو میں تشنج یا کڑل پڑنا، ہچکی، اختلاج معدہ وغیرہ سب کی سب غیر ارادی عضلات کی پیدا کردہ علامات ہیں

علاج

یاد رکھیں قانون مفرد اعضا کے تحت ارادی عضلات کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے اور غیر ارادی عضلات کا مزاج عضلاتی غدی ہے لہٰذا ہر قسم کی غیر ارادی حرکات کا علاج قلب و عضلات کی سوزش کو رفع کرنا ہے اگر حرارت جسم بہت کم معلوم ہو جس سے مرض مزمن صورت اختیار کر چکا ہو تو اول حرارت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ادویہ سے ہی ہوگی جو نہی حرارت پیدا ہو کر کنٹرول ہوگی فوراً غیر ارادی حرکات ختم ہو جائیں گی، رعشہ وغیرہ یا ہچکی یا تشنج وغیرہ غائب ہو جائیں گے۔

اسکے برعکس اگر عضلاتی سوزش شدید ہو جس سے مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہو مرض چند گھنٹوں یا دنوں میں ظاہر ہوا ہو تو مندرجہ بالا تحریک کی ادویہ یا اغذیہ مت دیں ورنہ سوزش بڑھ کر موت واقع ہونے کا خطرہ ہے۔

ایسی صورت میں مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ ضرورت کے مطابق دیں

اگر مسکنات و مخدرات دینے کی ضرورت ہو تو ضرور دیں۔ تاکہ عضلات میں فوری طور پر سکون ہو کر مرض کی شدت کم ہو جائے۔

چونکہ ہچکی اختلاج معدہ و تشنج معدہ وغیرہ معدہ کی عضلاتی سوزش کا ہی نتیجہ ہیں لہٰذا ان کے لئے ایک ہی قسم کے نسخہ جات موثر ہونگے سب سے پہلے مریض کے پیٹ کو آب گرم سے سینک دیں اگر مریض معدہ میں بوجھ محسوس کرتا ہو تو اسے قے کرا دیں۔

اگر تکلیف رک جائے تو بہتر ورنہ پیٹ پر رائی یا تارامیرا کا لیپ کر دیں فوراً درد تشنج اور ہچکی رک جائیں گی۔

اگر شدید تشنج یا ہچکی ہو تو ایک تولہ گل سرخ سونف پانی میں ڈال کر پلائیں چند منٹ کے اندر ہچکی یا تشنج بند ہونگے مجرب ہے۔

اگر عرق گلاب پلاتے رہیں تو بھی ہچکی بند ہو جاتی ہے دودھ گھی پلانا بھی مجرب ہے حلوہ بادام یا بالائی کھلانے سے بھی فوراً آرام آجاتا ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

پھول لشانفے درسنڈھ، زیرہ سفید، نوشادر پھٹکڑی ہر ایک ہم وزن سفوف تیار کریں
ترکیب استعمال ایک ایک ماشہ ۶ ماشہ زیرہ سفید اور ۶ ماشہ سونف کے قہوہ سے کھلائیں اگر تشنج یا ہچکی کی شدت ہو تو ہر بیس منٹ بعد دیں ورنہ ہر تین گھنٹہ بعد دیں

قے الدم، خونی قے

جسم انسان کے کسی بھی حصہ سے خون یا رطوبات کا اخراج ہو تو یہ دونوں صورتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں جب خون کا اخراج ہوگا تو رطوبات بند ہونگی اور جسم میں پوری طرح خشکی ہوگی اور جب رطوبات کا اخراج ہوگا تو خون کا اخراج بند ہوگا اور جسم میں

رطوبات کی کثرت ہوگی اس اصول اور کلیہ کو ذہن نشین کر لینے کے بعد ہر قسم کے اخراج خون اور رطوبات کی زیادتی کا اخراج آسانی سے روکا جا سکتا ہے

قانون مفرد اعضاء کے تحت تحقیق یہ ہے کہ جب خون کا اخراج ہوتا ہے تو اسوقت عضلاتی تحریک یا سوزش ہوتی ہے جس کی دو صورتیں ہیں جب معمولی اور بلا نام خون آئے تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے اور جب جریان خون ہو چاہے حیض کثرت سے آئے چاہے بول الدم ہو چاہے قے الدم یعنی قے اسوقت عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اور جب درد کے ساتھ خون کا اخراج ہو چاہے پاخانہ میں چاہے پیشاب میں اور چاہے حیض کی صورت میں تو غدی تحریک ہوتی ہے۔

اخراج خون کے علاج میں غلطیاں

چونکہ بعض معالجین خون کے اخراج اور بندش کے اصول کو اچھی طرح نہیں جانتے اور نہ ہی انہیں طالب علمی کے وقت پڑھایا جاتا ہے لہٰذا وہ اٹکل پچو سے زیادہ کام لیتے ہیں اخراج خون کو روکنے کے لیے کبھی جالبات کا استعمال کرتے ہیں کبھی ٹھنڈی اور سرد اشیاء فرنگی ڈاکٹر بھی کیلشیم اور فیرم کے مرکبات کھلاتے ہیں اگر ان سے کام نہیں چلتا تو وٹامن کے وغیرہ استعمال کراتے ہیں۔

بعض اوقات ان سے عارضی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن نتیجہ نقصان ہوتا ہے بعض کم علم اطباء جریان خون کو گرمی کی زیادتی خیال کرتے ہوئے سرد خشک ادویہ استعمال کراتے ہیں یہ بھی غلط ہے کیونکہ خشکی کی شدت پہلے ہی ہوتی ہے جس سے جسم پھٹنا شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

معالجین قانون مفرد اعضاء ذہن نشین کر لیں کہ ہمارے جسم میں خود بخود زخم بالکل اسی طرح

ہوتے ہیں جس طرح کسی جگہ کا پانی جب خشک ہوتا ہے تو وہ زمین پھٹ جاتی ہے یعنی اس میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں انہیں زمین کے زخم کہہ سکتے ہیں جس شخص میں خشکی کی زیادتی یا رطوبات کی کمی ہوگی اسکے جسم میں بھی کسی نہ کسی جگہ خود بخود زخم ہو کر جریان خون ہو جاتا ہے۔

جو حکما خشک اشیاء زیادہ سے زیادہ کھلاتے ہیں وہ حقیقت میں مرض میں اضافہ کرتے ہیں کیونکہ مرض اخراج خون کبھی بھی ان اشیاء سے بند نہیں ہوا کرتا

علاج کثرت اخراج خون

یاد رکھیں کثرت اخراج خون کا علاج محللات سے کرنا چاہیے یعنی غدی اعصابی ادویہ سے علاج کامیاب ہو سکتا ہے کیونکہ یہ محلل عضلات ہیں۔

ہر سر نظریہ مفرد اعضاء اور قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات اخراج خون بند کرنے کے لئے بہترین نسخے ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ہوالشافی ۔ زیرہ سفید، بادیاں، ہلدی ہر ایک ہم وزن ۲،۲ ماشہ ہر تین گھنٹہ بعد ہمراہ تازہ پانی یا دودھ گھی سے پلائیں۔

علاج کمی خون

جب خون کم مقدار میں آتا ہے تو چونکہ اس وقت غدی تحریکی سوزش ہوتی ہے لہٰذا اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ تریاق کا کام دیتی ہیں،

ہوالشافی ۔ اسپند بھنگ ۴ تولہ، زیرہ سفید ۳ تولہ، الائچی خورد ۱ تولہ، ۲،۳ ماشہ ہمراہ تازہ پانی

سرطان معدہ

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
سرطان معدہ	سوزش، السر، کینسر معدہ	کینسر آف دی سٹامک

مندرجہ بالا تینوں علامات چونکہ معدہ میں بھی پیدا ہو جایا کرتی ہیں، انہیں عرف عام میں سوزش معدہ، السر معدہ اور کینسر معدہ (یعنی سرطان معدہ) وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

عام طور پر ان کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تینوں علامات کی ماہیت حقیقت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ علاج میں بھی حقیقت کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تینوں ماہیت کے لحاظ سے ایک ہی حالت کے تین نام ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ سوزش سب سے کمزور اور ابتدائی حالت کا نام ہے جب سوزش میں شدت پیدا ہو جائے اور علاج نہ ہونے کی وجہ سے مزمن صورت اختیار کر لے تو السر کہلاتی ہے۔

جب السر بگڑ جائے اور شدت اختیار کر جائے حتیٰ کہ اس میں شدید اور ناقابل برداشت درد ہونے لگے تو یہی السر اب کینسر کا نام پاتا ہے۔

ایک اور حقیقت و راز کا افشا

عام طور پر جو السر و کینسر کے مریض آتے ہیں وہ معدہ کے عضلات کی سوزش میں مبتلا ہوتے ہیں، جو معدہ کا اصلی کینسر و سرطان کہلاتا ہے لیکن چونکہ سوزش امعاء کے، اعصاب اور غدد میں بھی ہو سکتی ہے اگر علاج پذیر نہ ہو تو مزمن صورت اختیار کر کے یہی کینسر اور السر

کا نام پاتی ہے۔ لہٰذا طبیب و حکیم کے لئے ضروری ہے کہ سوزش معدہ، السر و کینسر معدہ کی تشخیص کرتے وقت یہ ضرور معلوم کرے کہ مریض کے معدہ و امعاء میں اعصابی سوزش سے السر و کینسر کی صورت پیدا ہوئی ہے یا معدہ کے غدد و عضلات سوزشناک ہو کر یہ طوفان برپا کر رہے ہیں۔

سرطان و کینسر کی حقیقت و ماہیت

السر و کینسر کی حقیقت و ماہیت بیان کرنے سے پہلے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ سوزش جو السر و کینسر کی ابتدائی صورت ہے اس کی ماہیت و حقیقت کیا ہے۔ اسے بیان کیا جائے۔ اگر قارئین سوزش کی ماہیت و حقیقت کی انتہائی گہرائی اور دقیق تشریح و توضیح پڑھنا چاہتے ہیں تو استاد صاحب کی شہرہ آفاق کتاب تحقیقات سوزش اور اورام کا مطالعہ کریں۔ اس میں ہر مرض کی ابتدا اور انتہا کی حقیقت تفصیلاً درج کی گئی ہے۔

چنانچہ حکیم انقلابؒ فرماتے ہیں۔

کہ جب بھی کوئی مہیج و حملہ آور، زندہ ساخت پر خراش کرتا ہے۔ یا اپنی تیزی سے اس میں توڑ پھوڑ کرتا ہے اس عضو کی طبیعت مدبرہ بدن خراش کنندہ شے کے خلاف ایک منظم مرتب اور مدافعانہ تدبیر کرتی ہے تاکہ اس شے کے مضر اثرات وہیں ختم ہو جائیں اور بڑھنے نہ پائیں۔

یادداشت جب کوئی مہیج خراش یا سوزش کرتا ہے تو بیک وقت تمام جسم میں تین قسم کی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

اول نسیجی۔ دوسرے کیمیاوی۔ تیسرے عضوی تبدیلیاں۔ ان تینوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ہر عضو نسیجی بافتوں سے مرکب ہے ان کی غذا کے لئے خون کی نالیاں لگی ہوئی ہیں جن میں کیمیائی تبدیلیاں کچھ نالیوں کے اندر اور کچھ نالیوں کے باہر رونما ہوتی ہیں یہ تبدیلیاں ایسی لازم ملزوم ہیں اور خودکار آٹومیٹک ہیں گویا یہ تمام قسم کی تبدیلیاں جدا جدا معلوم نہیں ہوتیں لیکن دراصل الگ الگ ہیں

یادداشت یاد رکھیں کسی سوزش۔ ورم زخم وغیرہ کے علاج سے پہلے یہ معلوم و تشخیص کرنا ضروری ہے کہ متاثرہ مقام کے کن مفرد اعضاء میں تحریک ہے اور کونسے کمزور و سست ہو گئے ہیں۔

سوزش قائم ہونیکا طریقہ کار اور سوزش کا عضوی فرق

جس مقام پر سوزش پیدا ہوتی ہے۔ وہاں چونکہ دخان (کاربانک ایسڈ) کی زیادتی بڑھ جاتی ہے اس لئے وہاں کے کسی مفرد عضو میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے اس سکیڑ کے ساتھ ہی اس مفرد عضو میں فعلی تیزی آ جاتی ہے اور وہاں پر بے چینی بڑھ جاتی ہے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جس کی زیادتی سے اعصاب دباؤ پڑ کر درد شروع ہو جاتا ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے وہاں پر سرخی ابھار اور سوجن پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب اعصابی سوزش ہو تو سرخی ہوتی ہے نہ سوجن ہوتی ہے۔ اور جب غدی سوزش ہوتی ہے تو اس وقت سوجن تو ہوتی ہے مگر خون کی نہیں ہوتی بلکہ رطوبت کی سوجن ہوتی ہے جس میں سرخی نہیں ہوتی۔ البتہ جب عضلات سوزشناک ہوتے ہیں تو وہاں سرخی ہوتی ہے اور وہاں معمولی درد بھی ہوتا ہے۔

سوزش کی انتہا اور السر کی ابتدا

جیسا کہ ابتدا میں لکھ چکا ہوں کہ جب سوزش مزمن صورت اختیار کر جائے یعنی اس کا مناسب علاج نہ ہو سکے تو وہ السر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یعنی سوزش پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ اب مقام السر پر سوزش سے زیادہ خون کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ مقام السر پر کبھی ہلکی کبھی تیز خارش ہونے لگتی ہے یہی خارش جب شدت اختیار کر جائے تو وہاں پر درد ہونے لگتا ہے اور پہلے سے ماؤف جگہ سخت ہو جاتی ہے یعنی موٹی ہو جاتی ہے۔

السر کی مثال

چنبل اس کی بہترین مثال ہے اگر اجتماع خون زیادہ ہو جائے تو نہ صرف خارش زیادہ ہوتی ہے بلکہ خارش کرنے سے وہاں کچھ لہو سا نکلتا ہے اور متاثرہ جگہ میں درد ہونے لگتا ہے یہی صورتیں اکثر سوزش و السر کے مریضوں میں ہوا کرتی ہیں۔ مریض ہمیشہ اپنے معالج سے کہتا ہے کہ میرے معدہ میں خارش ہوتی ہے جیسے جیسے میں معدہ یا پیٹ کو دباتا ہوں تو سکون و لذت محسوس ہوتی ہے اور جی کرتا ہے کہ ایسا کرتا رہوں کبھی کبھی زیادہ کرنے سے ہلکا درد بھی ہونے لگتا ہے کبھی خونی قے آنے لگتی ہے۔

سرطان معدہ (کینسر معدہ)

چونکہ سوزش اور السر کی تشخیص صحیح نہیں ہو پاتی اس لئے علاج غلط ہوتا رہتا ہے جس وجہ سے یہی السر بڑھ کر اور سوزش ناک ہو کر دردناک ہو جاتا ہے اب معدہ کو نہ ملنے سے سکون ملتا ہے نہ دبانے سے تکلیف کم ہوتی ہے بلکہ دونوں (ملنے اور دبانے) سے شدید درد ہونے لگتا ہے مریض کو اکثر بخار بھی ہونے لگتا ہے اس حالت و صورت کو ابتدا میں ورم معدہ کہتے ہیں لیکن جوں جوں دن گذرتے ہیں اور آرام کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اسی حالت کا نام سرطان یعنی رکھ دیا جاتا ہے۔

یادداشت قارئین سوزش کے بعد استاد صاحبؒ نے اورام پر اپنی تحقیقات مدلل انداز میں پیش کی ہیں اور ساتھ ساتھ فرنگی تحقیقات میں جو فاحش غلطیاں ہوئی ہیں انہیں بھی پیش کیا گیا ہے۔

اورام کی بگڑی حالت و صورت کو استاد صاحب نے سرطان یعنی کینسر کا نام دیا ہے۔ آپ نے فرنگی تحقیقات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب تک الگ الگ مفرد

اعضا کی سوزش کا مطالعہ نہ کیا جائے اس وقت تک السر، کینسر وغیرہ کی تشخیص نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔
چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

کینسر اور فرنگی طب کی لاعلمی

کینسر (سرطان) کے متعلق فرنگی طب نے آج تک بہت تحقیق کی ہے مگر وہ اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہے اور اس وقت تک آگاہ نہیں ہو سکتی جب تک وہ ہر نسیجی اثرات و تحریکات اور سوزش کا الگ الگ مطالعہ نہ کرے کیونکہ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ ہر نسیجی ساخت کی خرابی کا الگ الگ اظہار ہے جو اسی سوزش کے مزمن یعنی حرارت کی کمی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے ان کی شکل کینسر (سرطان) سے ملتی ہے یعنی اسی واحد ساخت کی نسیجی ساختیں ہوتی ہیں جو ایک دوسری ساختوں میں بنی اور گوندھی ہوتی ہیں۔

کینسر کا علاج

کینسر کی حقیقت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے علاج کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب مقام کینسر میں پیپ پیدا ہو جائے یا پیدا کر دی جائے تو سوزش ختم ہو جائے گی پس یہی وہاں کے کینسر (سرطان) کا علاج ہے۔

ہم فرنگی طب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کینسر (سرطان) کے متعلق ہم سے بات کرے کیونکہ نظریہ مفرد اعضا ہی سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

چونکہ کینسر ورم کی انتہا کے بعد ظاہر ہوتا ہے جس میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے دوسرے تینوں حیاتی مفرد اعضا رئیسہ یا ان کے خادم مفرد اعضاء میں سوزش اور دردناک اورام ہونے کے بعد کینسر ہوتا ہے۔ لہذا کینسر کی تشخیص کے لئے تینوں مفرد اعضا کے اورام کی تشخیص اولین شرط ہو گی تاکہ علاج یقین اور اعتماد کے ساتھ کیا جا سکے۔

اعصابی، غدی، عضلاتی سرطان یا اورام کی تشخیص

چونکہ کینسر اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک ورم کے مقام پر کثرت سے خون کا اجتماع نہ ہو جائے۔ ساتھ ہی یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ جب تک کسی مقام پر درد نہ ہو تو وہاں پر سرطان نہیں ہوتا۔

لہذا استاد محترم نے اورام کی تشخیص کے لئے دردوں کی مختلف حالتوں کو بنیاد بنا کر تشخیص کرنے کی ہدایت کی ہے۔

درد کی صورتیں

درد کی صرف تین صورتیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) آرام و سکون کی حالت میں ورم کے مقام میں درد محسوس ہو اور جب حرکت کی جائے تو درد میں آرام معلوم ہو۔ اس قسم کا درد اعصابی ہوتا ہے۔

(۲) آرام و سکون کی حالت میں مقام ورم پر درد میں سکون رہے مگر معمولی حرکت پر یا مقام ورم کو ذرا سا چھوا جائے تو درد کا فوراً احساس ہو اس قسم کا درد غدی ہوتا ہے۔

(۳) درد کا احساس صرف اسی وقت ہوتا ہے جبکہ مقام ماؤف پر دباؤ ڈالا جائے یا اس کو حرکت دی جائے۔ البتہ بعض دفعہ خفیف دباؤ یا خفیف حرکت سے درد کا احساس نہیں ہوتا لیکن شدید دباؤ یا شدید حرکت سے درد کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اس قسم کا درد عضلاتی ہوتا ہے۔

اگر یہی صورتیں معدہ و امعاء میں مزمن صورتیں اختیار کر جائیں تو کینسر (سرطان) کہلاتی ہیں۔ ہر ایک کی تشخیص مندرجہ بالا علامات فارقہ سے بڑی آسانی سے ہو جائیگی۔

علامات اعصابی کینسر

اگر کسی مریض کے معدہ یا امعاء میں شدید درد ہو تو اس کا قارورہ سفیدی مائل نیلگوں ہو پاخانہ پتلا کئی بار آتا ہو۔ پیاس زیادہ لگتی ہو۔ دل ڈوبتا ہو۔ نبض سست اور شدید اعصابی ہو۔ سرطان زخمی ہو تو اس سے بدبودار رقیق پانی بہتا ہو تو یہ اعصابی سرطان کا مریض ہے۔

اعصابی کینسر کا علاج

چونکہ اعصابی کینسر یا ورم معدہ و امعاء کی اعصابی تحریک عضلاتی تسکین اور غدی تحلیل سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس کا علاج قانون مفرد اعضاء کی رو سے عضلاتی محرک اغذیہ و ادویہ سے کرنا پڑے گا تاکہ ایک طرف معدہ امعاء کے اعصاب کی سوزش ختم ہو جائے دوسرے بعدہ امعاء کے عضلات تحریک میں آ کر درد معدہ، قے۔ دست اور گھبراہٹ وغیرہ کو ختم کر دیں مریض میں تقویت و قوت کا باعث ہوں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات اعصابی کینسر کیلئے بہترین نسخہ جات ہیں۔

یہ نسخے بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی: ۔ چرائتا، افسنتین، ہلیلہ سیاہ، مرچ سرخ، افیون،
۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۶ ماشہ

مقدار خوراک۔ حب بقدر نخود بنالیں ایک گولی سے تین گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی

ہوالشافی: ۔ خشگرف، نیلا تھوتیا، مصبر، گندھک آملہ سار۔
۱ تولہ ۳ ماشہ ۱ تولہ ۳ تولہ

سب ادویہ کوٹ کر پیس کر حب بقدر نخود بنالیں ایک ایک گولی دن میں تین بار

نوٹ :۔ اس نسخہ میں عجز از صفت ہے کہ باوجود مسہل ہونے کے زیادہ پاخانے نہیں آنے دیتا بلکہ پیلے لگے ہوئے پاخانے بھی بند ہو جاتے ہیں۔

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی کا ہیں۔

فوائد :۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ اعصابی تحریک کے ہر قسم کے زخم ورم اور پھوڑوں کا ستیاناس کرتا ہے۔ اعصابی کینسر کا لاجواب نسخہ ہے۔

یادداشت چونکہ نسخہ خود مسہل ہے اس لئے ذرا کم مقدار میں شروع کرکے قبض وغیرہ کا مستقل علاج ہے۔

عضلاتی کینسر کی علامات

عام طور پر عضلاتی کینسر کے مریض دیکھنے میں آتے ہیں مریض کے فم معدہ کے قریب مریض مسلسل چبھن دار درد محسوس کرتا ہے جس میں ایک طرف ورم بڑھتا ہے دوسری طرف اس میں درد کی شدت ہو جایا کرتی ہے۔

فم معدہ یعنی کوڈی کے آس پاس ابھار ہونا شروع ہوتا ہے اور ورم دبانے بغیر نظر آتا ہے۔ درد اور ورم کی شدت سے بخار رہنے لگتا ہے آہستہ آہستہ درد مسلسل رہنے لگتا ہے۔ بے چینی گھبراہٹ قائم ہو جاتی ہے قبض شدید ہو جاتی ہے پیشاب روح افزا کے شربت کی طرح سرخ آتا ہے۔ شدت درد کی وجہ سے مریض منشیات مسکنات کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتا ہے لیکن سوائے وقتی سکون کے آرام کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ نبض سریع اور مشرف ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں ان علامات کے مجموعے کو عضلاتی غدی علامات اور عضلاتی کینسر کا نام دیا گیا ہے۔

عضلاتی کینسر کے اسباب

چونکہ قادر مطلق نے مردوں کو عضلاتی مزاج ودیعت کیا ہے اس لئے عضلاتی کینسر اکثر مردوں کو ہوا کرتا ہے اور عین شباب میں ہوا کرتا ہے سودا و خشکی کی شدت ہوتی ہے۔ خشک اغذیہ میں خشک میوے جن میں چھوہارے، اخروٹ، کھجور، انڈے بھنے ہوئے اور روسٹ کئے ہوئے گوشت۔ تیز چائے کی کثرت۔ ادویہ میں شنگرف۔ پارہ، سنکھیا کے مرکبات کا بے جا استعمال۔ مقوی باہ اور امساک کی ادویہ جن میں شراب خانہ خراب بھی شامل عضلاتی کینسر کا سبب ہوا کرتی ہے۔

بعض اشخاص کو گرم کھانا کھانے کے بعد سرد پانی یعنی یخ پانی پینے کی عادت ہوتی ہے جو معدہ کے گرم سرد ہوتے رہنے کی وجہ سے سرطان معدہ کی بنیاد بن جایا کرتی ہے۔

چونکہ مردوں کا مزاج عضلاتی ہے اور معدہ میں بھی عضلات کی کثرت ہوا کرتی ہے اس لئے مندرجہ بالا اغذیہ ادویہ مردوں کو سرطان معدہ میں مبتلا کر دیا کرتی ہیں۔

علاج

عضلاتی کینسر کا علاج غدی اغذیہ ادویہ سے کریں۔

ہوالشافی :۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی نسخہ سب نسخوں سے اصل وارفع ہے۔

اجوائن دیسی	پودینہ	رائی	بابچی	گندھک آملہ سار
۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ

سب ادویہ کو باریک پیس کر ۲ رتی سے ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ عرق چہار

نوٹ :۔ اگر مریض کو قبض شدید ہو تو اس کے ساتھ غدی عضلاتی مسہل بھی کھلائیں

دیگر :۔ ہوالشافی :۔ حب سلاطین، اکسیر جدید، غدی اعصابی مسہل دفعہ ملکر پیا دو

تینوں کی ایک ایک گولی صبح ایک ایک دوپہر اور شام ہمراہ شہد کے قہوہ سے کھلائیں

نہایت اعلیٰ درجہ کا غدی محرک نسخہ ہے۔ عضلاتی سوزش کا دشمن ہے۔ کینسر کا علاج

ہے۔ پہلے دن ہی آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔ درد میں کمی ہو جاتی ہے۔

غدی کینسر کی علامات

قانون مفرد اعضاء میں جگر و غدد اور غشاء مخاطی کے کینسر کو غدی کینسر کہا جاتا ہے۔

چونکہ معدہ کی نسبت انتڑیوں میں غدد و غشاء مخاطی زیادہ ہوا کرتی ہے اس لئے غدی

کینسر انتڑیوں (امعاء) میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ ناف کے اردگرد گانٹھ سی محسوس ہوا کرتی

ہے اگر کئی غدد متورم ہو جائیں تو کئی گانٹھیں محسوس ہوتی ہیں ان میں درد اکثر مروڑ کا سا ہوتا ہے

اکثر پاخانہ میں آؤں یا مُحکے کے ساتھ خون بھی آیا کرتا ہے پاخانہ کرتے وقت درد میں شدت

ہو جایا کرتی ہے۔

اگر معدہ کی غشاء مخاطی متورم ہو جائے تو وہاں بھی مروڑ کا سا درد ٹھہر ٹھہر کر اٹھا کرتا ہے

درد کی ٹیس دائیں کمر اور کندھے تک جایا کرتی ہے۔ بعض دفعہ گردوں کے مقام پر

بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ پیشاب گہرا زرد کبھی سرخی مائل کبھی سفیدی مائل آیا کرتا ہے

اکثر تھوڑا تھوڑا جلن کے ساتھ آیا کرتا ہے، نبض قدرے سست اور گہری ہوتی ہے۔

لمبائی میں تین انگل تک محسوس ہوتی ہے۔ چہرہ پر قدرے تھوتھر یعنی اماس۔ چہرے کی

رنگت زردی مائل ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں یہ علامات غدی کینسر کی ہیں۔

غدی کینسر کے اسباب

یادداشت قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ عورتوں کا قدرتی مزاج غدی ہوا کرتا ہے لہذا غدی کینسر مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ ہوا

کرتا ہے۔ اکثر چالیس سال بعد ہوا کرتا ہے۔ غدی کینسر خود بخود بہت کم ہوا کرتا ہے۔ چونکہ

عورتوں کو اکثر قبض رہا کرتی ہے جسے رفع کرنے کے لئے اکثر قبض کشا ادویہ کھاتی رہتی ہیں

جب پاخانہ درست نہیں آتا تو معالج کو تیز جلاب لینے کو کہتی ہیں۔

سمجھدار معالج ایسی غلطی نہیں کرتا اکثر جواب دے دیتا ہے۔ ورنہ معمولی ملین دوا دے

دیتا ہے۔ نئے اور اناڑی غیر تجربہ کار معالج تیز سے تیز جلاب دے دیتے ہیں جس میں

تخم ہیر۔ جمالگوٹہ وغیرہ شامل ہی دے دیتے ہیں۔ بار بار ایسا جلاب لینے سے انتڑیوں کے

غدد میں ورم ہو جایا کرتا ہے جو آہستہ آہستہ غدی کینسر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

اسی طرح بعض بدقماش عورتیں اور بعض شوقین مزاج عورتیں حمل گرا دیا کرتی ہیں جن غدی

اعضاء ادویہ کی کثرت ہوتی ہے۔

یادداشت یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ عورت کا رحم غدی مزاج کا ہوتا ہے جب تک اپنے بنیادی مزاج غدی عضلاتی تک رہتا ہے حمل قائم

رہتا ہے۔ جب قبل از وقت اس میں غدی اعصابی تحریک پیدا کر دی جائے وہ اپنے اندر کی

اشیاء جن میں جنین و انسانی بچہ بھی شامل ہوتا ہے خارج کر دیتا ہے۔

لہذا بے وقت اور بار بار غدی اعصابی تیز اخراجی ادویہ سے رحم سوزشناک ہو کر دردناک ہو

جاتا ہے اور اس کو کینسر یعنی سرطان الرحم ہو جاتا ہے۔ چونکہ ایسی ادویہ جو مخرج جنین ہوتی ہیں

ان میں مسہل ادویہ بھی ہوتی ہیں اس لئے اگر اسقاط حمل نہ ہو تو انتڑیوں میں ورم ہو کر سرطان

امعاء ہو جایا کرتا ہے۔

غدی کینسر کا علاج

غدی کینسر چونکہ جگر و غدد کی سوزش غدی اعصابی تحریک سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ و ادویہ سے ہی ممکن ہے۔

اعصابی غدی ادویہ کے لیپ بھی معدہ امعاء پر کئے جا سکتے ہیں۔ جیسے مکو، کاسنی کا قیمہ کر کے تیل میں بھون کر دبھر تر بنا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

اعصابی غذا دیں جن میں مولی، شلغم، کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ دیں۔ دلیا، کھچڑی بھی کھلا سکتے ہیں۔ چھلکا اسپغول بھی دودھ میں دے سکتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات بہت مفید ہیں یہ نسخہ جات بھی مجرب ہیں۔

ہوالشافی:۔ کیمیائی جدید، اعصابی غدی تریاق (فارماکوپیا والا)

اگر پیشاب کی رکاوٹ ہو یا جلن سے قطرہ قطرہ آتا ہو تو ساتھ اعصابی عضلاتی ملین بھی دے سکتے ہیں۔ تاکہ جلن تا دورہ ختم ہو کر پیشاب کھل کر آنے لگے۔ تفصیل نسخہ جات یہ ہے۔

حب کینسر، ہوالشافی

رسکپور	دارچکنا	ہلدی	قلمی شورہ	سقمونیا	افیون
۱ تولہ	۱ تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ	۳ تولہ	۱ تولہ

ترکیب تیاری:۔ اول رسکپور، دارچکنا کو پیس لیں پھر سقمونیا ملا پیسیں اس کے افیون ڈال کر پیسیں بعدہٗ ہلدی، قلمی شورہ الگ پیس کر ملا لیں۔

حب بقدر نخود تیار کر لیں۔ بس غدی کینسر کا تریاق اعظم تیار ہے۔

کیمیائی جدید

ہوالشافی:۔

ریٹھا	ہلدی	قلمی شورہ	افیون
۵ تولہ	۳ تولہ	۵ تولہ	۱ تولہ

حب بقدر نخود بنائیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ عرق مکو، کاسنی

ہڈی و ناخن کی ساخت

ہڈی کی بناوٹ بنیادی خلیات سے ہوتی ہے اور بنیادی خلیات کی بناوٹ لیسدار مادہ اور ریشہ دار ارضی مادہ سے ہوتی ہے جو خاکی مادہ کہلاتا ہے اس کی ترکیب میں کاربونیٹ فاسفیٹ آف لائم اور دیگر قسم کے نمکوں کے ساتھ جن میں چونے کی خاصیت پائی جاتی ہے یہی مادہ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو ہڈی بن جاتا ہے

مندرجہ بالا ناخن کی ساخت سے معلوم ہوتا ہے کہ ناخن نمک کا بن نمک اور چونے سے مرکب ہیں جب بھی ان میں سے کسی ایک چیز کی زیادتی اور دوسرے کی کمی ہوتی ہے تو ناخن کی شکل غیر طبعی ہو جاتی ہے

ناخن کا موٹا ہونا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناخن کا موٹا ہونا	تعقف الاظفار	انگ آکس

تعارف:۔ عام طور پر ناخن نہ زیادہ پتلے اور نہ موٹے ہوتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ انگلیوں پر چسپاں ہوتے ہیں اور انگلیوں کے سروں کو نہ صرف مضبوط کرتے ہیں خون کی اندرونی کیفیت کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ بعض وجوہات سے ناخن اتنے موٹے ہو جاتے ہیں کہ ان کی شکل بدل جاتی ہے اور ان کے کنارے انگلیوں میں زخم کر دیتے ہیں اور شدید درد

کرتے ہیں

علامات

اکثر ایک ناخن کبھی دو تین اور کبھی تمام ناخن موٹے ہو جاتے ہیں اوران کی رنگت مٹیلی۔ جگہ جگہ سے پھٹی پھٹی معلوم ہوتی ہے۔ پہلے اگر چمکدار سرخی مائل تھے تو اب ان میں خون نظر نہیں آتا، ناخن چونکہ تین طرف سے انگلی میں گڑھے ہوتے ہیں جب موٹے ہو جاتے ہیں تو ان کے کنارے انگلی میں زخم کر دیتے ہیں جس سے سخت درد ہوتا ہے مریض ماؤف انگلی سے کوئی چیز پکڑ نہیں سکتا۔

اسباب:۔ عام طبی کتب میں ناخنوں کے موٹے اور پتلے ہونے کے ایک ہی قسم کے اسباب لکھے ہیں۔

ناخن موٹا ہونے کے اسباب یوں درج ہیں کہ شاذ و نادر یہ مرض موروثی ہوتا ہے لیکن عموماً مرض چنبل یا جلد کا زہر، پھنسیوں کے مادہ کا ناخن میں تاثیر کرنا اور مرض آتشک وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں،

ناخن پتلا ہونے کے یوں اسباب درج ہیں، چوٹ لگنا خصوصاً پٹھے پر، پٹھوں کی بعض بیماریوں، مرض آتشک یا مرض چنبل داد وغیرہ اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا اسباب جو ایک ہی قسم کے ہیں، دو متضاد امراض یا حالتوں کے اسباب ہیں۔ ان سے نئے طالب کو کچھ بھی سمجھ نہیں آتی نہ ہی وہ کوئی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس کے کیفیاتی خلطی اور عضوی اسباب کیا ہے۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ایک ہی قسم کے اسباب یا ایک ہی قسم کی امراض سے دو متضاد علامات یا امراض پیدا نہیں ہو سکتیں پھر کیسے ممکن ہے کہ آتشک چنبل اور داد وغیرہ سے ناخن پتلے بھی ہوں اور موٹے بھی ہوں،

قانون مفرد اعضاء اور ناخن کا موٹا پتلا ہونا

جب ناخن موٹے ہوتے تو اس وقت خون میں چونے کے اجزاء کاربن کم ہو جاتے ہیں اس وقت اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس کے برعکس جب چونا خون میں کم ہو جاتا ہے تو نمک کی زیادتی ہو جاتی ہے جس سے ناخن پتلے اور بیٹھ جاتے ہیں اس وقت غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے

یادداشت

یہاں یہ بات ذہن نشیں کر لیں کہ شوگر کے مریضوں کے ناخن اکثر خراب اور موٹے ہو جاتے ہیں ان کے علاج میں بھی چونا فولاد کی کمی بیشی کا ضرور خیال رکھیں تاکہ جلد شفاء کی صورت پیدا ہو سکے

علاج ناخن کا پتلا ہونا اور بیٹھ جانا

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ جب خون میں نمک کی زیادتی اور چونے کی کمی ہو جاتی ہے تو ناخن پتلے ہو جاتے ہیں اس وقت غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے علاج کے لئے قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں کیلشیم و چونے کے مرکبات بھی ساتھ کھلائیں تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے جونہی چونے کی کمی پوری ہوتی ہے فوراً ناخن اپنی اصلی حالت پر آ جاتے ہیں یہاں یہ بھی یاد رکھیں اکثر کمی خون یرقان سوزش امعاء اور پیچش کے مریضوں کے ناخن بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں ان کا علاج اعصابی

غدی یا اعصابی عضلاتی ادویہ سے کرنا چاہئے

ناخنوں کے بیٹھ جانے اور بیضہ ہونے کو درست کرنے کے لئے چونے کا یہ شربت بنا کر دیں

شربت چونا کیلشیم

ھوالشافی ان بجھ چونا ۳۰ گرام پانی ۸۰۰ گرام چینی ۵۰۰ گرام

ترکیب تیاری رات کو چونا اور پانی ملا کر رکھ دیں صبح ایک دو بار ہلا کر دوبارہ رکھ دیں جب چونا بیٹھ جائے تو پانی نتھار لیں اب اس میں ۵۰۰ گرام چینی ملا کر شربت کا قوام تیار کریں

مقدار خوراک جس مریض کے ناخن بیٹھ گئے ہوں یا جس کی ہڈیاں تیڑھی ہو رہی ہوں یا چونا کی کمی ہو تو اسے دو دو تولہ دن میں دو بار پلائیں اللہ شفاء دے گا

ناخن کا ابھر آنا

جب خون میں کاربن اور فولاد کی زیادتی ہوتی ہے تو ناخن ابھر آتے ہیں ان کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے خون میں نمک کی کمی ہوتی ہے یہ صورت ٹی بی کے اکثر مریضوں میں دیکھنے میں آتی ہے اور ٹی بی کی تشخیص میں ایکسرے کی طرح بہت مدد دیتی ہے یعنی جب بھی کسی مریض کے ناخن بہت زیادہ ابھرے ہوئے ہیں تو عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسا مریض ٹی بی کا ہو گا لیکن اگر اسے کھانسی غلیظ بلغم اور کبھی خون بلغم کے ساتھ آتا ہو اور اگر ناخن ابھرے ہوں تو ٹی بی کا حکم لگا سکتے ہیں ورنہ اگر کھانسی وغیرہ نہ ہو تو بھی اس کی تحریک عضلاتی غدی تشخیص کریں

علاج ناخن کا موٹا ہونا

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ جب خون میں چونا کے اجزاء بڑھ جاتے ہیں تو کاربن یا فولاد کی کمی ہوتی ہے اور اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے علاج کے لئے عضلاتی محرکات جن میں فولاد اور کاربن کے اجزاء زیادہ ہوں کھلائیں جو فولاد کی کمی پوری ہوگی انشاء اللہ ناخن درست ہو جائیں گے قانون مفرد اعضاء کے فاماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بہت بہترین ہیں! کے ساتھ ساتھ غذائیں بھی اسی مزاج کی دیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو جائے

قانون مفرد اعضاء کے تحت علم الادویہ پر جامع کتاب

تحقیقات خواص المفردات

از حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

☆ اس کتاب میں تمام جڑی بوٹیوں کے افعال و اثرات بالاعضاء (۱) **عضلاتی** (دل کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیوں) (۲) **غدی** (جگر کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیوں) اور (۳) **اعصابی** (دماغ کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیوں) کے خواص الگ الگ انتہائی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں اس طرح کی آج تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جس میں خواص الادویہ کے افعال و اثرات بالاعضاء بیان کئے گئے ہوں

☆ سابقہ مفردات کی کتب میں ایک ہی دوا کے متضاد افعال و اثرات بھی بیان کئے گئے ہیں یہ علم الادویہ اور خواص الاشیاء کی توہین ہے مثلاً ایک ہی دوا کے بارے میں لکھا جائے کہ وہ مدر بول بھی ہے اور مدر حیض بھی ہے یعنی وہ پیشاب بھی کھول کر لاتی ہے اور خون حیض بھی خوب جاری کرتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مدر بول ادویہ ہمیشہ تری کی حامل ہوتی ہیں اور مدر حیض ادویہ خشکی کی حامل ہوتی ہیں اس کتاب میں ایسی فنی غلطیوں کو دور کر دیا ہے

☆ اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر دوا کے جس حیاتی عضو پر محرک اثرات بتائے ہیں تو دوسرے دو حیاتی اعضاء پر اسکے مسکن اور محلل اثرات بھی بیان کر دیے ہیں اس طرح نیا طالب علم بھی ہر دوا کا کسی عضو پر محرک اثر جان کر دوسرے اعضاء پر اس کے اثرات بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے ☆ اصطلاحات ادویہ اور ادویہ کے مختلف زبانوں میں نام بھی الگ باب کی صورت میں کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ ہر علاقہ اور ہر زبان کے حکماء استفادہ کر سکیں

حصہ اول عضلاتی ادویہ 120 روپے حصہ دوم غدی ادویہ 90 روپے حصہ سوم اعصابی ادویہ 110

ملنے کا پتہ (۱) یٰسین طبی کتب خانہ دنیا پور (۲) یٰسین طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

تحقیقات

علم المجربات

مصنف و مرتب ○ حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

علم و فن طب سے تعلق رکھنے والے ہر حکیم طبیب وید کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے ہر مرض کے کامیاب نسخے مل جائیں جنہیں استعمال کرتے ہی پرانے سے پرانا مرض ختم ہو جائے لیکن اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی جب قیمتی اجزا والے نسخے کو بھی ناکام پاتا ہے تو پریشان ہو جاتا ہے اس کی ناکامی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مجربات کی کتب میں جو نسخہ جات دیئے گئے ہیں وہ بالاعضاء نہیں لکھے گئے اور نہ معالج حضرات انہیں بالاعضاء استعمال کرتے ہیں صرف نسخہ کی فوائد کو مدنظر رکھ کر مریض کو کھلا دیتے ہیں جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت بالاعضاء اعصابی غدی اور عضلاتی امراض و علامات کی تشریح و توضیح کر کے مجربات پیش کئے ہیں جنہیں بالاعضاء ہی استعمال کرانے سے انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوتی

اس کتاب کے مطالعہ سے یقیناً مجربات کی متلاشیوں کی پیاس بجھ جائے گی

قیمت صرف 35 روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ (۱) یٰسین طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں

(۲) یٰسین طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

تحقیقات تشریح اعضائے انسان

مصنفہ حکیم محمد یاسین دنیا پوری شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

اس کتاب میں تشریح اعضائے انسان کی ابتدا اعضاء سے نہیں کی گئی بلکہ پہلے کیفیات اور ان کے افعال و اثرات بیان کئے گئے ہیں پھر کیفیات کی بستہ صورت کو ارکان کا نام دے کر آگے پانی آگ اور مٹی کی حقیقت بیان کی گئی ہے جب یہی ارکان (اغذیہ ادویہ) اخلاط کی شکل اختیار کرتے ہیں تو صفراء سودا بلغم اور الحاقی مادہ کہلاتے ہیں اور جب یہی اخلاط بستہ صورت اختیار کر لیتے ہیں تو مفرد اعضاء غدد اعصاب ہڈی اور عضلات بن جاتے ہیں اور جب یہ اعضاء مل کر کام کرتے ہیں تو حضرت انسان وجود میں آجاتا ہے اس کے بعد مفرد اعضاء کے افعال و اثرات اور خواص و فوائد قانون مفرد اعضاء کی اصطلاحات تحریک تحلیل اور تسکین کے تحت بالاعضاء پیش کئے گئے ہیں اور یہی اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ اس میں ایک حیاتی مفرد اعضاء کی تیزی کے دوسرے حیاتی اعضاء پر جو اثرات پڑتے ہیں وہ بیان کئے گئے ہیں مثلاً جگر کی تیزی کے اثرات قلب و عضلات اور دماغ و اعصاب پر کیا پڑتے ہیں اس طرح حضرت انسان کی ایسی لطیف اور دقیق تشریح کی ہے جس کو آج تک کسی مصنف نے بیان نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے صرف ایک بار مطالعہ سے ہی کیفیات سے اعضاء تک کی حقیقت ماہیت طالب علم کو ذہن نشین ہو جاتی ہے

اس کے علاوہ کتاب کو مفید اور موثر بنانے کے لئے بے شمار صحیح اور پر اسرار حقائق پیش کئے گئے ہیں قیمت 75 روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ (1) یاسین دواخانہ دنیا پور ضلع لودھراں (2) یاسین دواخانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج

حصہ دوم غدی

امراض جگر و غدد

تحقیقات علم الامراض کے اس حصہ میں جگر و غدد میں پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی تکالیف و علامات کی پہلے تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے ساتھ ہی ہر ایک کی تحریک مزاج علامات اسباب اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے بعض علامات کے علاج میں معالجین فاش غلطیاں کرتے ہیں جس سے علاج میں ناکام و نامراد رہتے ہیں کتاب ہذا میں ایسی غلطیوں کو یادداشت کے عنوان سے واضح کر کے موثر علاج پیش کیا گیا ہے

خادم فن و قانون مفرد اعضاء

حکیم محمد یسین دنیا پور

امراض جگر و غدد

جگر کی اہمیت ضرورت:- انسان کو زندہ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے ہر وقت احساسات۔ اور ادراکات ہوتے رہیں یعنی اسے پتہ چلتا ہے کہ اس کے اردگرد کیا ہو رہا ہے اس کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ کس چیز سے بچنا ہے؟ جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس کے حصول کی کوشش کرتا ہے جس چیز سے بچنا ہوتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے اسے اپنی ضروریات کا پتہ بھی احساسات اور ادراکات سے چلتا ہے۔ غذا کی جسم میں کمی ہو جائے تو بھوک کا احساس پیدا ہو جاتا ہے پانی کی کمی ہو جائے تو پیاس لگتی ہے یا اس کا احساس ہوتا ہے۔ یہ سب افعال ہمارا دماغ اپنے خادم خبر رساں اور حکم رساں اعصاب کے ذریعہ انجام کراتا رہتا ہے اگر دماغ اور اس کے خادم صحت مند رہتے ہیں تو انسان ہر قسم کی ضروریات اور خطرات سے آگاہ ہوتا رہتا ہے

احساسات اور ادراکات کو عملی جامہ قلب پہنچاتا ہے

قارئین دماغ و اعصاب تو جسم انسان کی ضروریات اور خطرات کا احساس اور نشاندہی کرتے رہتے ہیں لیکن ان احساسات اور ادراکات کی معلومات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حرکت کی ضرورت تھی بغیر حرکت کے نہ کسی چیز کا حصول ممکن تھا نہ خطرات سے بچا جا سکتا تھا۔ مثلاً پانی کی کمی کا احساس

دماغ کر رہا ہے لیکن انسان کے قریب پانی نہیں آتا۔ اسے پانی کے پاس جانا پڑتا ہے۔

اسی طرح اگر انسان کو دماغ نے بتا دیا کہ اس کا جانی دشمن شیر بھیڑیا وغیرہ اس کی طرف آ رہا ہے اس سے بچنے کے لئے بھاگ جانا چاہیے۔ لہذا بھاگنے کے لئے حرکت کی ضرورت تھی اس مقصد کے لئے یا اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خالق مطلق نے حرکتی اعضاء قلب و عضلات کو جسم میں ودیعت کر دیا۔ لہذا اب جو احساسات دماغ و اعصاب ضرورت جسم کے لئے کرتے ہیں۔ قلب و عضلات اپنی حرکات سے حاصل و دفاع کا کام انجام دیتے رہتے ہیں اسی طرح انسانی گاڑی چلتی رہتی ہے

لیکن

جس طرح جب ہر ذی حیات اپنی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے اس سے اس کے اندر تحلیل کا عمل ہوتا ہے یعنی اس کے بدن سے کچھ مواد کم ہو جاتا ہے اسے پورا کرنے کے لئے غذا کی صورت میں وہ کھاتا پیتا ہے جو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بدل ما یتحلل بنتا ہے۔ بالکل اسی طرح بدن انسان کے دماغ و اعصاب اور قلب و عضلات۔ ورن ذات اپنے اپنے ذمہ کے کام انجام دیتے رہتے ہیں جس سے ان کے جسم میں بھی تحلیل کا عمل ہوتا رہتا ہے اور کچھ مواد کم ہو جاتا ہے لہذا اس کمی کو پورا کرنے کیلئے انہیں بھی زندہ رہنے کے لئے اور نشو و نما قائم رکھنے کے لئے غذا کی ضرورت ہے۔ تاکہ کھائیں پیئیں جس سے بدل ما یتحلل حاصل کرتے رہیں۔ اپنی نشو و نما قائم رکھیں اور زندہ رہیں۔

جگر کی ضرورت

اس مقصد کے حصول کے لئے قادرِ مطلق اور خالقِ کل جہان نے ہمارے بدن کے اندر جگر اور غدد کو ودیعت کر دیا ہے جو اپنی قوت طبعی سے باہر سے غذا طلب کرتا ہے اس کو ہضم تحلیل کر کے خون میں ڈالتا رہتا ہے یہی خون میں ڈالی ہوئی غذا خون کے ذریعہ جسم کے ذرہ ذرہ تک پہنچتی ہے اس غذا میں سے اعصاب و دماغ اپنی غذا جذب کر لیتے ہیں جس سے اپنی بقا اور نشوونما کرتے رہتے ہیں اسی طرح قلب و عضلات بھی خون ہی سے اپنی ضرورت کی غذا حاصل کر کے زندہ جاوید رہتے ہیں۔

جگر و غدد بھی اسی خون سے غذا حاصل کرتے ہیں

جہاں جگر و غدد دوسرے اعضا کے لئے باہر سے غذا حاصل کر کے اس کا جوس نکال کر خون میں داخل کرتے ہیں اسی جوس میں غدد و جگر کی غذا بھی موجود ہوتی ہے۔ لہٰذا جگر و غدد بھی اسی خون سے غذا حاصل کرتے رہتے ہیں۔

قارئین اب آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ جگر و غدد کی کتنی اہمیت اور ضرورت ہے اگر خدانخواستہ جگر کمزور ہو جائے یا کام چھوڑ دے تو بدن کے اعضا کا نظام غذائی درہم برہم ہو جائے گا۔ تمام اعضا غذا کی کمی کی وجہ سے بھوک مرنے لگیں گے اور کمزور ہو جائیں گے۔

اور اگر کسی وجہ سے جگر و غدد کام چھوڑ دیں تو دوسرے حیاتی مفرد اعضا بھوک اور غذا کی کمی کی وجہ سے مر جائیں گے لہٰذا بدن انسان کو جگر و غدد کی بھی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی دماغ و قلب کی۔

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تنہا دماغ بدن انسان میں

اس وقت تک بے معنی ہے جب تک قلب و عضلات اس کے احکامات کو انجام نہ دیں۔ اور ان کی بقا کے لئے جگر و غدد غذا میں ہضم جذب اور تحلیل کا عمل نہ کریں۔ لہٰذا تینوں حیاتی مفرد اعضا ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی کام چھوڑ دے تو بدن انسان پر موت واقع ہو جاتی ہے اسی اہمیت کی وجہ انہی حیاتی مفرد اعضا کہتے ہیں۔

جگر کے خادم اور ان کے افعال

قارئین جس طرح دماغ کے خادم خبر رساں اور حکم رساں اعصاب ہیں اور قلب کے ارادی و غیر ارادی عضلات ہیں بالکل اسی طرح جگر کے بھی دو قسم کے خادم غدد ہیں۔ جن میں غدد جاذبہ غذا کو ہضم و تحلیل کر کے خون میں جذب کرتے ہیں اور غدد ناقلہ اپنی نالیوں کے ذریعہ اعضا جسم اور خون میں بڑھے ہوئے فضلات کو خارج کرتے ہیں۔

غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ کا مزاج

غدد و جگر کے افعال جاننے سے قبل یہ ضروری ہے کہ ان غدد کا کیا مزاج ہے؟ سو جاننا چاہیے کہ غدد جاذبہ کا مزاج "قانون مفرد اعضا" کی تحقیقات کے مطابق گرم خشک ہے اور یہ صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں جمع بھی کرتے رہتے ہیں اس کے برعکس غدد ناقلہ کا مزاج گرم تر ہے اور یہ صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتے رہتے ہیں۔

اگر غدد جاذبہ و غدد ناقلہ کے افعال اعتدال پر رہیں تو ضرورت کے مطابق صفرا بنتا ہے۔ غذا کے ہضم اور جذب کے اعمال درست ہوتے ہیں خون کے سفید

اور سرخ ذرات ضرورت کے مطابق بنتے ہیں۔ جسم و چہرہ کا رنگ سیب کی مانند سرخ ہو جاتا ہے۔ جسم میں گوشت پوست اور چربی وافر مقدار میں جمع ہوتی ہے۔ گوشت پوست کے بڑھنے اور نشوونما پانے سے جسم سڈول اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ اس کے چہرہ اور جسم پر نور برس رہا ہے

اس کے برعکس

اگر جگر کسی وجہ سے بیمار ہو جائے تو وہ غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ کے افعال کو کنٹرول نہیں کر سکتا جس سے غذا کا ہضم جذب اور دفع کا نظام بے قاعدہ ہو جاتا ہے

اگر جگر پر گرمی خشکی کے اثرات بڑھ جائیں تو غدد جاذبہ کے افعال تیز ہو جاتے ہیں۔ صفرا بھی زیادہ بنتا ہے جس سے صفراوی علامات یرقان جسم کی رنگت کا زرد ہو جانا۔ کمی خون۔ جسم کے گوشت کا پلپلہ ہو جانا۔ اماس تہبوج اور سوجن کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ مریض جو کچھ کھاتا ہے تحلیل و ہضم ہو کر جسم میں ہی رہ جاتا ہے۔ ایسا مریض حد سے زیادہ موٹا ہو جاتا ہے۔ پیشاب دن رات میں صرف ایک دو بار ہی آتا ہے۔ پسینہ رک جاتا ہے۔ سانس چڑھتا گھبراہٹ بے چینی اور خفقان قلب کی شکایت ہو جاتی ہے۔

چونکہ غدی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے اس لئے دماغ اعصاب میں سکون ہو جاتا ہے۔ چنانچہ احساسات کی کمی ہو کر ہاتھ پاؤں سونے لگتے ہیں۔ خون کا دباؤ بڑھ کر بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔ اکثر مریضوں کو بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے دایاں بازو اور دائیں ٹانگ میں فالج ہو جاتا ہے زبان بھی مفلوج ہو کر بولنے سے قاصر ہو جاتی ہے چونکہ دوران خون جگر میں زیادہ اور قلب و عضلات

میں کم ہو جاتا ہے اس لئے دل کی حرکات کم ہو جاتی ہیں خفقان قلب کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

غدد ناقلہ کے افعال تیز ہونے سے حالات و واقعات۔

غذا دوا۔ ماحول اور نفسیاتی اثرات کے کم و بیش ہو جانے سے اگر غدد ناقلہ کا فعل ضرورت سے تیز ہو جائے تو غدد جاذبہ کی پیدا کردہ رطوبات صفرا وغیرہ کا اخراج معدہ انتڑیوں میں زیادہ ہو جاتا ہے اور خون میں صفرا کی مقدار اعتدال یا ضرورت سے کم ہو جاتی ہے۔

چونکہ معدہ وامعا میں صفرا و حرارت کی کثرت ہوتی ہے اس لئے جب مریض غذا کھاتا ہے تو وہ تین گھنٹوں کی بجائے معدہ میں نصف گھنٹہ کے اندر ہضم و تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس قابل ہو جاتی ہے کہ اب اس کا معدہ میں ٹھہرنا فضول ہوتا ہے۔ لہذا طبیعت مدبرہ بدن عروق ماساریقا کے ذریعہ داخل یا جذب کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اس غذائی ہضم شدہ مواد کا قوام گاڑھا ہوتا ہے۔ جسے غدد جاذبہ یا عروق ماساریقا جذب نہیں کر سکتے۔ لہذا طبیعت مدبرہ بدن باہر سے پیاس کی صورت میں پانی طلب کر لیتی ہے۔ چنانچہ مریض پانی پیتا ہے کچھ کیلوس تو پتلا ہو کر جذب ہو جاتا ہے۔ لیکن باقی گاڑھا ہوتا ہے۔ لہذا چند منٹ بعد مزید پیاس لگتی ہے۔ مریض بامر مجبوری پھر ایک دو گلاس پانی پیتا ہے جو کیلوس کو پتلا کر کے عروق ماساریقہ کے ذریعے جذب ہو کر خون میں چلا جاتا ہے اور یہ سلسلہ اس وقت جاری رہتا ہے جب تک تمام کیلوس ختم نہیں ہو جاتا جب کیلوس ختم ہو جاتا ہے تو پیاس لگنا بند ہو جاتی ہے۔

غدد ناقلہ کے ضرورت سے تیز ہو جانے سے سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ معدہ امعا میں صفرا زیادہ گرنے کی وجہ سے خون میں کم رہ جاتا ہے۔ نتیجہ یہ

ہوتا ہے کہ معدہ سے آیا ہوا کیلوس کیموس صفرا کی کمی کی وجہ سے خون کے اندر پوری طرح ہضم یا تحلیل ہو کر جزو بدن بننے کے قابل نہیں بنتا۔ لہٰذا خون کا یہ کچا مواد براہ گردوں اور مسامات خارج ہونے لگتا ہے۔

چونکہ خون میں آیا ہوا کیلوس کیموس اپنی ماہیت میں شیریں اور میٹھا ہوتا ہے اس لئے جب وہ براہ بول خارج ہوتا ہے تو پیشاب کو میٹھا کر دیتا ہے۔ جب پیشاب ٹسٹ کیا جاتا ہے تو شوگر نکلتی ہے چونکہ پانی بار بار پیا ہوتا ہے اس لئے پیشاب بار بار سفید رنگ کا آتا ہے اور مقدار میں زیادہ آتا ہے۔

اسی حالت کو عرف عام میں ذیابیطس کہتے یا شوگر آنا کہتے ہیں یہ حالت تو غدی اعصابی تحریک یا غدی ناقلی کی تیزی سے گردوں کے افعال تیز ہونے سے ظاہر ہوتی ہے لیکن اگر ناک میں یہ سوزش ہو جائے تو کثرت سے چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ نزلہ حار شروع ہو جاتا ہے اگر رحم میں غدی اعصابی تحریک کا اثر ہو جائے تو رحم میں مروڑ وار درد ہونے لگتا ہے بعض دفعہ شدت کی صورت میں خروج رحم کی تکلیف ہونے لگتی ہے۔ خون حیض تنگی سے آنے لگتا ہے۔

اگر مقعد پر اثر ہو جائے تو کانچ باہر نکلنے لگتی ہے انتڑیوں میں سوزش سے پیچش صادق ہو جاتی ہے۔ جس میں مروڑ اور درد کے ساتھ آؤں آنے لگتی ہے اگر معدہ پر اثر ہو جائے تو کھانے کے بعد فوراً قے آ جایا کرتی ہے جسے اطباء انقلاب معدہ کہتے ہیں۔

ماہیت جگر:۔ جگر ایک قسم کا غدد یعنی گلٹی ہے جو جسم انسانی کے دیگر غدد کی نسبت سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کی رنگت سرخی مائل بھوری ہوتی ہے۔ اس کا بیشتر حصہ دائیں جانب نیچے کی پسلیوں کے نیچے معدہ کے اوپر ہوتا ہے۔ مگر اس کے بائیں لوتھڑے کا تھوڑا سا حصہ بائیں جانب کے نیچے کی پسلیوں کے نیچے بھی رہتا ہے۔

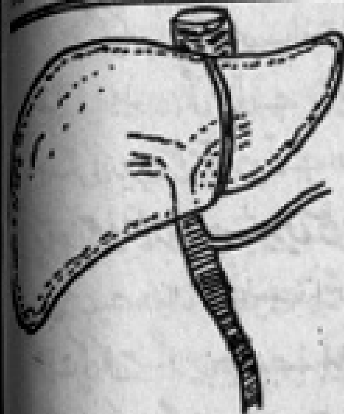
جگر کی بالائی سطح محدب اور حجاب حاجز (عضلاتی پردہ) کے نیچے رہتی ہے جس پر آب جلی (بار یطون) لگی ہوتی ہے یہ سطح باز غمان اور دیوار شکم سے متصل ہوتی رہتی ہے۔ جگر کی زیریں سطح مقعر ہوتی ہے اور اس پر بھی سوائے ایک دو درزوں کے باقی سب پر آبدار جھلی لگی رہتی ہے۔ زیریں سطح پر ایک لمبی درز جگر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے جن میں سے دایاں حصہ بہ نسبت بائیں کے بہت بڑا ہوتا ہے اور پیٹ کے بالائی اور داہنی طرف کی کل جگہ میں رہتا ہے۔ بایاں حصہ چھوٹا اور معدے کے اوپر واقع ہوتا ہے۔ جگر کا پچھلا کنارہ گول اور دبیز ہوتا ہے جو د باز غمان سے بذریعہ تاج نما بند (رباط) کے ساتھ چسپاں رہتا ہے۔

جگر میں پانچ شگاف ہوتے ہیں اس لئے یہ پانچ لوتھڑوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ یہ تقسیم عضلاتی پردے کے ذریعے ہوتی ہے جو اندر تک چلے جاتے ہیں اور تمام جگر نیچے اوپر سے اعصابی جھلی سے ڈھکا رہتا ہے جس میں ضرورت کے وقت رطوبت رستی ہے۔

جگر کے دائیں حصے کے زیریں سطح پر اس کے سامنے کے کنارے ناشپاتی کی شکل کی دو انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی تھیلی لگی ہوتی ہے اس کو پتہ (گال بلیڈر) کہتے ہیں جگر جو صفرا جدا کرتا ہے وہ اس تھیلی میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ یاد رکھیں جگر اس وقت صفرا بناتا ہے جب اس کا فعل ہضم ختم ہو جاتا ہے۔ یہی فاضل صفرا پتہ سے گر کر غذا کو ہضم کرتا اور دافع تعفن کا کام کرتا ہے۔

جگر حیاتی عضو ہے

دماغ و دل کی طرح جگر بھی ایک حیاتی عضو ہے اس کے افعال باطل یا رک جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے جس طرح دل اور دماغ اپنی اپنی ارواح رکھتے اور پیدا کرتے ہیں اسی طرح جگر بھی روح طبعی کا مولد ہے اور تمام غدد کو روح طبعی پہنچا



کر زندہ رکھتا ہے
بلغم و سودا اگر دماغ و قلب کی پیدا کردہ اخلاط ہیں تو جگر کی پیدا کردہ خلط صفرا ہے جگر اسی صفرا کے ذریعے تمام غدد و دل کو غذا پہنچاتا ہے یعنی صفرا تمام غدد و خصوصاً دل کی غذا ہے۔ جس طرح دماغ تری سردی اور دل خشکی گرمی کی کیفیات کے حامل ہیں اسی طرح جگر بھی گرمی تری کا حامل ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جس طرح دل کے مزاج میں غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ گرم تر ہے اسی طرح جگر کے مزاج میں بھی یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔
یاد رکھیں کہ جگر کا مزاج گرم تر ہے گرم خشک نہیں ہے۔ نظریہ مفرد اعضاء اس کی یوں تشریح کرتا ہے کہ ہر حیاتی عضو کے دو افعال ہیں۔ ۱۔ کیمیائی ۲۔ مشینی۔ کیمیائی فعل خون میں پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ تینوں مفرد اعضاء کے دو دو افعال بیان کئے جاتے ہیں جو یہ ہیں

	کیمیائی فعل	مشینی فعل یا عضوی فعل
دماغ :۔	اعصابی غدی (تری گرمی)	اعصابی عضلاتی (تری سردی)
دل :۔	عضلاتی اعصابی (خشکی سردی)	عضلاتی غدی (خشکی گرمی)
جگر :۔	غدی عضلاتی (گرمی خشکی)	غدی اعصابی (گرمی تری)

اب ظاہر ہے کہ جب بھی دماغ کا مشینی یا عضوی فعل ہوگا وہ اپنی عنصری کیفیت تری سردی سے ہی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ دماغ کا عنصری مزاج تر سرد تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دل جب بھی مشینی فعل میں ہوگا تو وہ اپنے عنصری مزاج خشکی گرمی سے ہی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ نظریہ مفرد

اعضاء میں دل کا مزاج گرم تر تسلیم کرنے کی بجائے خشک گرم تسلیم کیا جاتا ہے۔ بالکل یہی صورت جگر کی ہے جگر جب بھی اپنے مشینی فعل میں آتا ہے تو وہ گرمی تری سے ہی آتا ہے یعنی جگر کا عنصری مزاج گرم تر ہے۔
چونکہ کوئی فعل بھی جسم میں بغیر کسی عضو کے نہیں ہو سکتا اس لئے کیمیائی افعال بھی حیاتی اعضاء کے خادم ہی انجام دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ حیاتی اعضاء کے لئے قدرت نے دو خادم دے دیئے ہیں۔ مثلاً دماغ کے کیمیائی افعال انجام دینے کے لئے حرام مغز اور اس کے آگے اعصاب ہیں ان کا مزاج گرم تر ہے۔
اسی طرح جگر کے کیمیائی افعال انجام دینے کے لئے غدد جاذبہ ہیں جن میں سب سے بڑا غدد جاذبہ طحال ہے جس کا مزاج گرم خشک ہے۔
اعضائے حیاتی اور ان کے خادموں کی تفصیل و تشریح یوں سمجھ لیں۔

دماغ

کیمیائی افعال ادا کرنے والے خادم	مشینی افعال ادا کرنے والے خادم
خبر رساں اعصاب (حرام مغز)	حکم رساں اعصاب

دل

ارادی عضلات	غیر ارادی عضلات

جگر

غدد جاذبہ (طحال)	غدد ناقلہ

چونکہ جگر اور اس کے خادم بھی کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب سے متاثر ہوتے ہیں اس لئے جگر پر اعصابی غدی اثرات کیفیات کے اثر انداز ہونے سے جو غیر طبعی افعال ظاہر ہوتے ہیں ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

تری گرمی سے سوء مزاج جگر

جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جگر اس وقت تک رطوبات کا اخراج نہیں کرتا جب تک اس پر دماغ و اعصاب کا اثر نہ ہو. جب جگر پر اعصاب کا ابتدائی اثر ہوتا ہے اس وقت جگر صرف خون میں سے فاضل صفرا خارج کرتا ہے جس سے صحت و قوت اور طاقت آتی ہے.
لیکن اگر اعصاب کا جگر پر مسلسل اثر قائم ہو جائے تو صفرا کے بروقت اخراج سے خون میں بھی صفرا کی کمی واقع ہونی شروع ہو جاتی ہے جس سے خود جگر اور اس کے متعلقہ اعضا میں کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے اس حالت کو نظریہ مفرد اعضا میں اعصابی غدی تحریک کہتے ہیں یعنی اعصاب نے غدد کو تحلیل کرنا شروع کر دیا ہے چونکہ خلط صفرا ہی گرمی کا حامل ہے اس لئے کثرت سے صفرا خارج ہونے کے ساتھ ساتھ گرمی (حرارت غریزی) کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے جس سے مریض کمزور ہو کر نحیف ہونا شروع ہو جاتا ہے رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے پیاس کم ہو جاتی ہے بھوک بڑھ جاتی ہے پیشاب میں زردی کے بجائے سفیدی بڑھ جاتی ہے جسم میں گرمی کے بجائے سردی کا احساس بڑھنا شروع ہو جاتا ہے.
نوٹ: یاد رکھیں جگر کے سوء مزاج رطب میں چہرہ اور آنکھوں پر تبوج و ورم نہیں ہوتا. یہ حالت تو غدی عضلاتی تحریک میں ہوتی ہے.

علاج: چونکہ جگر کا سوء مزاج تری گرمی (اعصابی غدی) مزاج کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس لئے علاج کی صورت میں دماغ کی مشینی تحریک (اعصابی عضلاتی) پیدا کر دیں تاکہ جگر کی کیمیائی تحریک ختم ہو کر قلب کی کیمیائی تحریک پیدا ہونا شروع ہو جائے اس اصول پر عمل کر کے جگر کے سوء مزاج کا شرطیہ علاج کیا جا سکتا ہے. اسے جلد عضلاتی اعصابی تحریک میں بدل دیں مریض کی تمام رفع ہو جائیں گی. نظریہ مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی تمام نسخہ جات ضرورت کے وقت فوری اثر ہیں گردت

آتے ہوں تو شدید دیں اگر قبض ہو تو ملین یا ہلکا مسہل دیں. غذا بھی عضلاتی اعصابی دیں. ابلی آلو بخارا کا پانی (زلال) بے حد مفید ہے، ہر قسم کے اطریفلات فوری اثر ہیں.
نوٹ: چونکہ اعصابی غدی تحریک کا اثر رطوبات کی صورت میں جگر پر پڑ رہا ہے جس سے اس میں تحلیل ہو رہی ہے اور اس کا مزاج بگڑ جاتا ہے دوسری طرف عضلات میں سکون ہو گیا ہے اس سے ہم جگر کے لئے کسی قسم کی دوا دینے کے بجائے مسکن عضو قلب کو ہی تحریک دیں گے جس سے ایک طرح اعصاب کی سوزش تحلیل ہو جائے گی بلغم و رطوبات خشک ہو جائیں گی جگر میں سکون ہو کر صفرا و حرارت کا اخراج بند ہو جائے گا جس سے مریض چند دنوں کے اندر ہی تندرست ہو جائے گا.
اگر جگر میں ضعف کیفیت تری گرمی سے ہو تو تری گرمی کے ماحول کو بدل دیں اگر نفسیاتی جذبات سے ہو تو نفسیات کو تبدیل کریں یعنی شرمندگی اور خوف کے ملے جلے جذبات کو تبدیل کریں اور مریض کے ذہن میں مسرت و شادمانی لانے کی کوشش کریں.
اگر مادی اسباب سے ہو تو تر گرم یا تر سرد اغذیہ اشیاء کھانا بند کر دیں. بلکہ کسی قدر خشک سرد (عضلاتی اعصابی) اغذیہ ادویا اشیاء کھائیں.

ضعفِ جگر

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اعصابی تحریک سے جگر اپنی ضرورت کی رطوبات بھی خارج کر دیتا ہے جس سے اس میں ضعف آنا شروع ہو جاتا ہے. نظریہ مفرد اعضاء اس حالت کو جگر کی تحلیل کہتا ہے.
اسی طرح جگر میں سستی عضلاتی تحریک سے پیدا ہو جاتی ہے جس سے جسم میں صالح خون بننے کی بجائے سیاہ خون بننا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات یرقان اسود بھی ہو جاتا ہے. جسم پر خارش شروع ہو جاتی ہے پیٹ میں نفخ اور جگر میں عظم ہو جایا کرتا ہے. نظریہ مفرد اعضا

میں اس حالت کو تسکین جگر کا نام دیا جاتا ہے جو عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

عام حکماء و اطباء جب بھی کسی مریض میں کمی خون کی علامات پاتے ہیں فوراً ضعف جگر کا حکم لگا دیتے ہیں اور وہ یہ تخصیص نہیں کرتے کہ جگر پر اب کسی عضو رئیس کا اثر پڑ رہا ہے جس سے اس کے افعال کمزور ہو گئے ہیں بلکہ ہم نے تو یہ بھی مشاہدہ کیا ہے کہ وہ جگر کی اپنی تحریک کو (جس میں یرقان تسوج استسقاء وغیرہ ہو چکا ہوتا ہے) بھی ضعف جگر کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے مریض ہمیشہ بھٹکتے رہتے ہیں۔ ایلوپیتھی ڈاکٹر تو یرقان کو ویسے ہی لاعلاج مرض تسلیم کرتے ہیں۔

علاج

ضعف جگر بوجہ اعصابی غدی تحریک سے ہو چاہے عضلاتی اعصابی تحریک سے جگر میں تسکین و سستی ہو چاہے جگر خود تحریک میں ہو تینوں حالتوں کی آسان تشخیص مریض کا قارورہ دیکھنے سے ہو جاتی ہے۔

اعصابی تحریک سے اگر ضعف جگر ہوگا تو قارورہ سفید یا ہلکا سفیدی مائل زرد ہوگا۔ عضلاتی تحریک کی صورت میں قارورہ کا رنگ سرخی مائل ہوگا بلکہ بعض اوقات قارورہ کا رنگ بھوسے کے بھیگنے سے جو پانی کا رنگ ہو جاتا ہے ویسا ہوتا ہے جگر کی اپنی تحریک میں زردی لازمی بڑھی ہوتی ہے۔

ضعف جگر سے سری تشخیص نبض سے ہے اعصابی تحریک میں نبض بالکل سست اور بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ عضلاتی میں بالکل اوپر اور رفتار میں تیز ہوتی ہے۔ غدی تحریک میں نبض نہ زیادہ گہری اور نہ زیادہ اوپر بلکہ کلائی کے درمیان میں ہوتی ہے۔

تشخیص کا تیسرا طریقہ مریض کا رنگ ہے اعصابی تحریک سے جسم کا رنگ پھیکا ناخن سفید ہوتے ہیں۔ عضلاتی تحریک کی صورت میں جسم کا رنگ سیاہی مائل نکھرا آنا، چہرے پر سیاہ داغ آنکھوں پر سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ اور غدی تحریک میں جسم کا رنگ زرد تسوج وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا جو بھی صورت ہو نظریہ مفرد اعضاء میں ان کے علاج کے متعلق بار بار اصول لکھے جا چکے ہیں ان کی رہنمائی میں علاج کریں۔

یاد رکھیں عام طور پر ضعف جگر اعصابی تحریک سے ہی ہوتا ہے اس کا علاج عضلاتی اعصابی اغذیہ اور ادویات اشیاء سے کریں مرکبات فولاد کثرت سے کھلائیں اس کے علاوہ جامن، انار، مربہ بیلد، مربہ آملہ، سیب، بکری گوشت، املی، آلو بخارا، سکنجبین، دہی بھلے، دہی ترش، وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

مقویات کبد میں غلط فہمی

جیسا کہ ضعف جگر و تحریک جگر میں کوئی تخصیص نہیں کی جاتی اسی طرح مقویات جگر میں بھی کوئی تخصیص نہیں کی گئی، ان میں سرد اشیاء کو بھی مقوی جگر لکھا ہے۔ گرم اشیاء کو بھی مقویات جگر ہی لکھا ہے تر اور خشک چیزوں کو بھی مقوی جگر ہی تحریر کیا ہے۔

مثلاً سرد اشیاء میں رمان، زرشک، تمر ہندی، سکنجبین، فولاد، تربوز، بادرنگ وغیرہ۔ تر اشیاء میں۔ صندلین، کافور، نیلوفر، گلاب، اسبغول وغیرہ خشک اور گرم اشیاء میں افتیمون، دار چینی، مویز، قرنفل، جوز بوا، اذخر، کبوتر سیاہ، چڑیاں وغیرہ لکھا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ جب بھی کسی حکیم کو کسی مریض میں ضعف جگر کی علامات ملیں گی۔ وہ جگر کو طاقت دینے کے لئے ان مقویات میں سے ہی دیگا جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بنیادی اصول کو چھوڑ کر ایلوپیتھی ڈاکٹروں کی پیروی میں مقویات جگر کھلائے گا۔

چونکہ تشخیص مرض اور نہ تجویز دوا بالا عضاء ہوگی اس لئے علاج لامحالہ ناکام رہے گا اگر غلطی سے کوئی دوا صحیح بھی تجویز ہو جائے گی تو غلط غذا اور پرہیز کرانے سے علاج ناکام ہو جائیگا لہٰذا ہر حکیم کو اول مرض بالا عضاء تلاش کرنی چاہئے پھر اس کے بالاضداد دوا یہ اغذیہ اشیاء تجویز کرنی چاہئیں پھر کبھی علاج ناکام نہیں ہوگا۔

یرقان

یرقان کے معنی ہیں جسم کی رنگت کا تبدیل ہونا۔ اسی لئے یرقان ابیض سے مراد جسم کا سفید ہونا اسی طرح یرقان اسود سے مراد جسم کا سیاہ ہونا ہے اور یرقان اصفر سے مراد جسم کا پیلا ہو جانا ہے۔ یاد رکھیں جسم کی رنگت خون کے اندر اخلاط (صفرا، سودا، بلغم) کی مقدار پر منحصر ہے۔ اخلاط کیمیائی اعضاء کی تیزی و سستی سے کم و بیش ہوتے ہیں جب کیمیائی اعضاء میں تحریک و تیزی ہوتی ہے تو وہ اپنے عضو رئیس کے مزاج کی خلط پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں سٹور بھی کرتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ خون میں اسی کی پیدا کردہ خلط ضرورت سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے جس سے اس خلط کی رنگت جسم پر بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔

چونکہ عضو رئیس تین ہیں اس لئے قدرت نے ان کیلئے ایک ایک کیمیائی عضو بھی عطا کیا ہے جو ان کے مزاج کی خلط پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روکتا بھی ہے یہی وجہ ہے کہ جگر کے کیمیائی افعال ادا کرنے کے لئے غدد جاذبہ (طحال وغیرہ) ہیں۔ دماغ کے لئے مجز اعصاب ہیں۔ اور قلب کے لئے ارادی عضلات ہیں۔ مگر جگر کے کیمیائی اعضاء بلغم اور قلب کے کیمیائی اعضاء سودا بناتے ہیں اور خون میں جمع کرتے ہیں۔

چونکہ ان اخلاط کے الگ الگ رنگ بھی ہیں۔ اسی لئے ان کے خون میں زیادہ ہونے کی وجہ سے جسم کا رنگ بھی وہی ہو جاتا ہے جو خلط کا ہوتا ہے۔ رنگت میں بلغم سفید۔ سودا سیاہ اور صفرا پیلا یا زرد ہوتا ہے۔

چونکہ بلغم کا رنگ سفید ہے اسی لئے دماغ کی کیمیائی تحریک سے بلغم خون میں بڑھ جائے گا جس سے جسم کا رنگ سفیدی مائل پھیکا ہو جائے گا یہی یرقان ابیض ہے اسی طرح سودا بڑھنے سے سیاہ صفرا بڑھنے سے جسم کا رنگ زرد ہو جائے گا۔ جسے بالترتیب یرقان ابیض، یرقان اسود، اور یرقان اصفر کہتے ہیں۔

علاج

چونکہ یرقان ابیض اعصابی غدی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے اس کا علاج اعصابی عضلاتی اغذیہ و ادویہ اشیاء سے ہوگا کیونکہ نظریہ مفرد اعضاء میں اگر کیمیائی اعضاء اخلاط کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون کے اندر جمع کرتے ہیں تو مشینی اعضاء انہیں اخلاط کو خون سے خارج کرتے ہیں چونکہ دماغ کی مشینی تحریک اعصابی عضلاتی ہے اس لئے یہی تحریک بڑھتی ہوئی خلط کے لئے سے خارج کر دے گی۔

اس مقصد کے لئے نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام اعصابی عضلاتی نسخے فوری اثر ہیں ضرورت کے مطابق محرک ملین اور مسہل تک دے سکتے ہیں۔ اگر کمزوری زیادہ ہو تو مقویات اعصابی عضلاتی کھلائیں۔

شدید موٹاپا

یاد رکھیں موٹاپا دو طریق پر آتا ہے۔ اول چربی سے دوم رطوبات کی زیادتی سے چربی سے موٹاپا تو اعصابی غدی تحریک سے آتا ہے اس لئے اگر چربی بھی جسم میں زیادہ ہو جائے اور جسم کو انتہائی موٹا کر دے جس سے انسان کو اپنا بوجھ اٹھانا مشکل ہو جائے تو یہ حالت بھی بیماری میں شامل ہے۔ اس کا علاج کرنا ضروری ہے جو اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

چونکہ اس تحریک میں حرارت بہت نکل جاتی ہے اسلئے کچھ دن بعد عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلانا شروع کردیں اس طرح ایک طرف چربی بننا بند ہو جائیگی ۔ دوسری طرف چربی تحلیل ہونا شروع ہو جائے گی آہستہ آہستہ موٹاپا دور ہو جائے گا ۔

موٹاپا کی دوسری قسم جو رطوبات سے ہوتی ہے اس کی دو اقسام ہیں ۔
ایک اعصابی رطوبات سے موٹاپا ، دوسرا غدی رطوبات سے موٹاپا ۔ تیسرا صفراوی رطوبات سے موٹاپا ۔ تینوں اقسام کے موٹاپے میں فرق ہے ۔

چربی سے موٹاپا

1۔ جسم گوندھا ہوا اور کسا ہوا ہوتا ہے ۔ 2۔ دبانے سے گڑھا نہیں پڑتا ۔ 3۔ چہرہ کا رنگ سرخ ہوتا ہے ۔ 4۔ موٹاپا طبعی ہوتا ہے ۔ 5۔ پیشاب کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے ۔ 6۔ اعصابی غدی تحریک سے ہوتا ہے ۔

بلغمی رطوبات سے موٹاپا

1۔ جسم پلپلا اور نرم ہوتا ہے ۔ 2۔ جسم کے کسی حصہ کو دبانے سے گڑھا نہیں پڑتا ۔ 3۔ جسم کا رنگ پھیکا ہوتا ہے ۔ 4۔ استسقا بلغمی کہلاتا ہے ۔ 5۔ پیشاب کا رنگ بالکل شفاف ہوتا ہے ۔ 6۔ اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے ۔

صفراوی رطوبات سے موٹاپا

1۔ جسم پر سوجن ہوتی ہے ۔ 2۔ جسم کے کسی بھی حصہ کو دبانے سے گڑھا پڑتا ہے ۔ 3۔ چہرہ اور جسم کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے ۔ 4۔ استسقاء صفراوی ولحمی کہلاتا ہے ۔ 5۔ پیشاب کا رنگ زرد سرخی مائل ہوتا ہے ۔ 6۔ غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے ۔

چربی اور بلغمی رطوبات سے ہونیوالے موٹاپے کا علاج

چربی سے موٹاپے کا علاج تو موٹاپے کی تمہید میں ہی لکھ دیا ہے ۔ رہا بلغمی رطوبات سے موٹاپا چونکہ جسم میں بلغمی رطوبات کی کثرت ہوتی ہے اسلئے ایسے مریضوں کا قارورہ

سفید اور رقیق ہوتا ہے ۔ شوگر کے مریض کی طرح بار بار پیشاب مقدار میں زیادہ اور کثرت سے آتا ہے ۔

ایسے مریضوں کا علاج عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء سے کریں ۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی نسخہ جات جن میں ملین سے مقوی اور اکسیر شامل ہیں موٹاپا دور کرنے کے لئے بہترین نسخے ہیں ۔ مسلسل دو تین ماہ کھلائیں ۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے ۔ ہوالشافی : ۔ ہلیلہ سیاہ ۴ حصہ ، حنظل ۲ حصہ ، کشتہ فولاد ۲ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے پانی کی مدد سے گولیاں بقدر نخود بنائیں ۔

مقدار خوراک : ۔ ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

نوٹ : ۔ دوا کے ساتھ غذا بھی عضلاتی اعصابی کھلائیں ۔ مکی ، باجرہ ، چنے کی روٹی فرود کھلائیں ۔

صفراوی رطوبات سے موٹاپا کا علاج

صفراوی رطوبات کا اجتماع عموماً غدی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے اس تحریک میں حقیقی موٹاپا نہیں ہوتا بلکہ صفراوی رطوبات کے اجتماع سے تمام جسم پر سوجن ہوتی ہے ۔ ایسے مریضوں کو قارورہ بہت تھوڑی مقدار میں آتا ہے اکثر زرد سرخی مائل ہوتا ہے ۔ صحیح تشخیص کے بعد علاج کے لئے اول غذائی علاج تجویز کریں ۔ اگر مریض زیادہ کمزوری محسوس کرتا ہو تو ساتھ دوا بھی دیں ۔ دوا کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق تجویز کرلیں ۔ غدی اعصابی فارماکوپیا سہل بہترین نسخہ ہے

جگر و طحال کا بڑھ جانا

قانون مفرد اعضاء کسی عضو کے حجم میں بڑھ جانے کا سب سے بڑا سبب اس میں تسکین قرار

دیتا ہے جس کی توضیح وتشریح یوں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کے حیاتی اعضا کے ذمے ایک تو مخصوص قسم کے کام انجام دیتے رہنے کی ذمہ داری سونپی ہوئی ہے۔ دوسرا مخصوص قسم کی غذا کھانے اور باقی فضلہ کی صورت میں خارج کرنے کی ذمہ داری عائد کی ہوئی ہے۔ مثلاً دماغ اول احساسات کے کام انجام دیتا ہے۔ دوسرا زندہ رہنے کے لئے بلغم کو اپنی غذا بناتا ہے جو فاضل بلغم ہوتی ہے اسے خارج از بدن کرتا رہتا ہے جس سے اس کے افعال درست حالت میں رہتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی عضو میں تسکین ہو جائے تو نہ تو وہ اپنے ذمہ کے کام انجام دے سکتا ہے اور نہ ہی اپنے فضلات کو خارج کر سکتا ہے۔ نتیجۃً اس کے فضلات اندر ہی رکنے شروع ہو جاتے ہیں جس سے اس عضو میں عظم آنا شروع ہو جاتا ہے مثلاً عظم قلب، عظم طحال وجگر قانون مفرد اعضا میں یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ جب اعصاب ودماغ میں تحریک ہوتی ہے تو دل وعضلات میں تسکین ہوتی ہے جس سے عظم قلب ہو جاتا ہے۔ اطبا اسے دل کا بھولنا بھی کہتے ہیں اس طرح جب قلب وعضلات میں تحریک ہوتی ہے تو جگر وغدد میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے طحال وجگر بڑھ جاتے ہیں۔

علاج

چونکہ جگر وطحال میں عضلاتی اعصابی تحریک سے تسکین ہوتی ہے اس لئے ان کے عظم کو توڑنے کیلئے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلانی چاہئیں جن سے غدد تحریک میں آکر اپنے اندر کے تمام فضلات خارج کرکے اصل حالت پر آجاتے ہیں۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی۔ رائی، سہاگہ، نوشادر، ریوند خطائی، ریوند عصارہ، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک: ۲ رتی سے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ، لسی یا تازہ پانی۔

ہوالشافی: میگنیشیا سلفاس (سالٹ) ½ پاؤ، نوشادر ۱ تولہ، عرق اجوائن ۱ بوتل،

دونوں ادویہ کو عرق اجوائن میں حل کریں بس تیار ہے۔ ½ ۲، ½ تولہ دن میں ۲ بار پلائیں۔

نوٹ:۔ اگر قبض ہو تو وزن زیادہ کر دیں، اگر پاخانے زیادہ آئیں تو فی خوراک وزن کم کر دیں انشاء اللہ چند دنوں کے اندر جگر وطحال کا عظم ختم ہو جائے گا۔

ضماد برائے عظم جگر وطحال

ہوالشافی:۔ رائی، تخم مولی، اشق، پودینہ، مغز چاکسو، سرکہ خالص،

۲ حصہ ۲ حصہ ۲ حصہ ۲ حصہ ۱ حصہ ۱ حصہ ۲ حصہ ۲ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے سرکہ میں ملائیں کہ لئی سی بن جائے۔

نوٹ:۔ اگر سرکہ تھوڑا رہ جاتے تو اور ڈال لیں تاکہ قوام ضماد کے قابل ہو جائے۔ اگر مقام ضماد پر پھوڑے پھنسیاں نکلیں تو دوا کم مقدار میں لگائیں۔

تلی میں پیپ پڑ جانا

پیپ تلی میں پڑے یا کسی اور مقام پر ہمیشہ غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اور یہ کسی ورم کے تحلیل پذیر ہونے کی علامت ہے۔

جب تلی کسی سبب سے سوزش ناک ہو جائے اور ورم کر آئے جب تک اس میں غدی عضلاتی تحریک پیدا نہ ہوگی پیپ نہیں پڑے گی ورم بھی تحلیل نہیں ہوگا۔ غدی عضلاتی تحریک پیدا ہونے ہی پیپ پڑ جائے گی۔

علاج

چونکہ پیپ غدی عضلاتی تحریک سے پڑتی ہے اس لئے اس کا علاج غدی اعصابی تحریک سے کریں۔ فارماکوپیا کے غدی اعصابی مرکبات پیپ خارج کرنے کے لئے بہترین نسخے ہیں۔ ضرورت کے وقت ملین، مسہل تریاق استعمال کر سکتے ہیں۔

اماس، سوجن، تھوج جسم

ڈاکٹری نام	اردو نام	طبی نام
بیری بیری BERI BERI	سوجن	اماس تھوج جسم

تعارف جس مریض کے چہرے ہاتھ پاؤں اور تمام جسم پر سوجن رہتی ہو اور وہ شدید کمزوری اور نقاہت محسوس کرے اسے ڈاکٹری میں مرض بیری بیری کہتے ہیں،

علامات:- اماس، تھوج یا جسم کی سوجن شدت و خفت کے لحاظ سے دو اقسام کی ہوتی ہیں

(۱) خفیف اماس یا خفیف بیری بیری،
(۲) شدید اماس یا شدید بیری بیری،

علامات خفیف اماس یا خفیف بیری

مریض کے چہرہ خصوصاً آنکھوں کے پپوٹے قدرے بوجھل اور سوج جاتے ہیں۔ اگر

مریض کچھ سفر کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں پر ورم یا سوج آجاتی ہے۔ آرام کرنے پر سوج رفع ہوجاتی ہے جسے مریض سفر کی وجہ قرار دے کر چنداں پرواہ نہیں کرتا آہستہ آہستہ جسم میں کمزوری محسوس کرنے لگتا ہے چلنے پر دم چڑھنے لگتا ہے مریض حیران ہوتا ہے کہ مجھے نہ نزلہ کھانسی ہے نہ زرلشہ وغیرہ پھیپھڑوں میں جمع ہے پھر اسے دم کیوں چڑھتا ہے۔

اگر لیٹے یا سر کے نیچے اپنا بازو رکھے تو وہ سو جاتا ہے یا سُن ہوجاتا ہے اور اس کو ہلانے جلانے سے جاگتا ہے بازو میں سوئیاں سی چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ بازوں اور ٹانگوں میں کام کرنے کی طاقت کم ہونے لگتی ہے مریض جلد تھک جایا کرتا ہے مریض کا دِل گھبراتا ہے چکر آتے ہیں جسم گرمی محسوس کرتا ہے اگر تکلیف جلد نہ ہٹے تو مریض کا پیٹ سوجنے لگتا ہے آخرکار استسقاء ذقی ہوجایا کرتا ہے ایسی حالت کو ڈاکٹری میں ویٹ بیری بیری کہتے ہیں۔

مریض کا دِل پھیل کر حجم میں بڑھ جاتا ہے جس سے مریض کا دل صحیح حرکات نہیں سکتا دِل میں خفقان کی صورت پیدا ہوکر گھبراہٹ رہنے لگتی ہے بعض دفعہ رکنے لگتا ہے کبھی غشی طاری ہوجاتی ہے کبھی اچانک حرکت قلب بند ہوکر موت واقع ہو جاتی ہے۔

اگر کسی علاج سے آرام آنے لگے تو سب سے پہلے اماس اور سوجن رفع ہوا کرتی ہے اور مریض دُبلا پتلا ہوجاتا ہے ایسی حالت کو انگریزی میں ڈرائی بیری بیری کہتے ہیں۔

شدید یا خبیث بیری بیری

شدید یا خبیث بیری بیری کی حالت آہستہ آہستہ پیدا نہیں ہوتی بلکہ اچانک شدید

علامات پیدا ہوجاتی ہیں چنانچہ اچانک مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کا دل ڈوبا جا رہا ہے اس کا سانس آہستہ آہستہ تکلیف سے رک رک کر آنے لگتا ہے پسینہ سے شرابور ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے ہیں بعض دفعہ اچانک قے شروع ہوجاتی ہے جو اکثر موت کا پیغام ثابت ہوتی ہے۔

اسباب:۔ اماس تہوج اور سوجن جسے ڈاکٹری میں بیری بیری کہتے ہیں کے اسباب ناقص غذا قرار دیئے گئے ہیں۔

حکیم و ڈاکٹر جناب غلام جیلانی صاحب مصنف مخزن حکمت اپنی شہرہ آفاق کتاب مخزن حکمت کے صفحہ ۔۔۱۲ پر یوں رقم طراز ہیں۔

تعریف

بیری بیری درحقیقت نقص تغذیہ کی ایک بیماری ہے وہ اکثر گرم ممالک جہاں چاول کھائے جاتے ہیں پائی جاتی ہے۔

آگے لکھتے ہیں۔

جدید تحقیقات سے یہ بات اب یقینی طور پر معلوم ہوچکی ہے کہ مرض بیری بیری درحقیقت نقص تغذیہ کی بیماری ہے آگے غذا کے نقائص وٹامنز کی صحیح مقدار نہ ملنے کے اسباب پر بہت لمبی چوڑی تشریح لکھی ہے۔

قانون مفرد اعضا اور اماس تہوج

تمام طبی کتب میں سوجن اماس تہوج اور بیری بیری کی تشریح اس کی خفیف اور شدید حالتیں اور اس کے اسباب ایک ہی جیسے ملتے جلتے ہیں کسی محقق نے اماس تہوج وغیرہ کے عضوی اسباب نہیں لکھے نہ ہی مشینی عضوی اور کیمیائی اعضا کے افعال کا بگاڑ لکھا ہے اور نہ ہی علاج کے لئے

کسی مفرد عضو کو تسکین یا تحریک دینے کی ہدایت کی ہے صرف ناقص غذا کی اصلاح پر زور دیا ہے

حالانکہ ایورویدک، طب اسلامی میں مزمن اور پیچیدہ علامات کے علاج کے لئے سب سے پہلے علاج بالغذا تجویز کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اگر کسی مریض کی صحیح تجویز ہوجاتی ہے اور مریض اپنے معالج کی ہدایت پر پورا عمل کرتا ہے تو ۹۹٪ ایسے مریض کی تمام مزمن و پیچیدہ علامات غائب ہوجاتی ہیں اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہوجاتا ہے۔

قانون مفرد اعضا کے تحت غذا سے علاج کے قریب قریب قانون مفرد اعضا اور طب اسلامی کے علاج بالغذا اصول کا منہ بولتا ثبوت ہے،

قانون مفرد اعضا اور علاج بالغذا

قانون مفرد اعضا کے تحت جو علاج بالغذا تجویز کیا جاتا ہے وہ شاید ہی غذا سے علاج سے متاثر کرنے کے لئے تجویز نہیں کیا جاتا ہے بلکہ مریض کو اچھی طرح چیک کر کے محرک و مسکن اعضا کی تشخیص کی جاتی ہے پھر مسکن مفرد اعضا کو تقویت دینے والی غذا و دوا مہیا کی جاتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے فوراً شفا یعنی شروع ہوجاتی ہے اس طرح ہر قسم کی مشکل اور پیچیدہ تکلیف رفع ہوجاتی ہے اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہوجاتا ہے

قانون مفرد اعضا تہوج اور سوجن کے عضوی اسباب جگر و گردوں کو قرار دیتا ہے خصوصاً جگر کے کیمیائی مفرد اعضا جنہیں عرف عام میں غدد جاذبہ کہتے ہیں کو ذمہ دار قرار دیتا ہے۔

غدد ناقلہ و غدد جاذبہ کے افعال

قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق جگر کے دو خادم ہیں،
(۱) غدد ناقلہ (۲) غدد جاذبہ،

غدد جاذبہ کے افعال

غدد جاذبہ ایسے غدد ہیں جو صفرا وغیرہ کو پیدا کرنے کے ساتھ خون میں جمع کرتے رہتے ہیں،

غدد ناقلہ کے افعال

غدد ناقلہ ایسے غدد ہیں جو ہر وقت جسم و خون سے فاضل مواد کو جسم سے بذریعہ نالیاں اور مخارج آنکھ۔ ناک، کان، مقعد، احلیل، رحم، پستان، گردہ و مثانہ پسینہ کے غدد) خارج کرتے رہتے ہیں تاکہ جسم اور خون کی صفائی ہوتی رہے۔

غدد جاذبہ و غدد ناقلہ کے افعال میں کمی بیشی

بعض دفعہ ایسے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں کہ غدد جاذبہ کے افعال تو تیز ہو جاتے ہیں لیکن غدد ناقلہ کے افعال سست پڑ جاتے ہیں ایسے موقعوں پر مریض کے جسم و خون میں صفرا کی کثرت ہو جاتی ہے جسم میں گرمی و خشکی بڑھ جاتی ہے حرارت کی شدت سے قلب میں تحلیل کا عمل بڑھ جاتا ہے مریض کا دل گھبرانے لگتا ہے اسے چکر آنے لگتے ہیں،

اگر صفرا کی پیدائش مسلسل زیادہ ہوتی رہے اور غدد ناقلہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے صفرا ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے تو جسم پر خصوصاً چہرہ ہاتھ پاؤں پر اماس و سوجن آنے لگتی ہے پیٹ بڑھنے لگتا ہے اور بوجھل ہونے لگتا ہے شدید حالتوں میں پیٹ استسقاء ذقی ہو جاتا ہے جسے عرف عام میں پیٹ میں پانی پڑنا کہتے ہیں۔

علاج بیری بیری یا اماس

بیری بیری چونکہ جگر و غدد جاذبہ کے افعال کی تیزی سے ہوتی ہے غدد ناقلہ برائے نام کام کرتے ہیں لہذا قانون مفرد اعضا کے اصول کے مطابق غدد ناقلہ کا فعل تیز کرنا چاہیئے یعنی غدد ناقلہ میں تحریک و تیزی پیدا کر دیں فوراً صفرا کا اخراج شروع ہو جائے گا تمام مخارج ضرورت کے مطابق صفرا کا اخراج کرنے لگیں گے صرف چند دن کے اندر ہی فاضل صفرا اخارج ہو کر مریض تندرست ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی نسخے جو فارماکوپیا میں شائع ہو چکے ہیں نہایت مفید و موثر ہیں اگر قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل کھلائیں، مریض کی غذا اعصابی کر دیں تاکہ پیشاب زیادہ اور کھل کر آنے لگے گرمیوں میں تربوز عام ہوتا ہے اسے زیادہ سے زیادہ کھلائیں سردیوں میں گنا عام ہوتا ہے اس کا رس پلائیں، مولی، شلغم، مونگرے، کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔ انڈے گوشت بند کر دیں اللہ شفا دے گا۔

جب فاضل رطوبات خون اور اعضا سے خارج ہو جاتی ہیں تو فطری طور

پر اگلے عضو کی کیمیاتی تحریک شروع ہوجاتی ہے۔

یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کرلیں کہ جب بھی کسی مفرد عضو میں کیمیائی تحریک شروع ہوتی ہے اس وقت پہلے محرک عضو کی پیدا کردہ رطوبات نئے محرک عضو کی خلط میں تبدیل ہوا کرتی ہے۔

مثلاً جگر کی مشینی تحریک کے بعد دماغ کی کیمیائی تحریک صفراوی رطوبات کو بلغم میں تبدیل کیا کرتی ہے

اسی طرح دماغ کی مشینی تحریک (اعصابی عضلاتی) کے بعد قلب کی کیمیائی عضلاتی اعصابی ہے جو بلغم و رطوبات کو جذب کرکے سودا میں تبدیل کیا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ متقدمین اطبا مولد بلغم ادویہ کو قاطع صفرا اور مولد سودا کو قاطع بلغم تسلیم کرتے ہیں جو بالکل درست ہے اسی لیے کسی عضو رئیس کی کیمیائی تحریک سے اس کی پیدا کردہ خلط زیادہ ہوسکتی ہے جس کی زیادتی کسی عضو میں بھی ظاہر ہوسکتی ہے

مثلاً استسقاء زقی کی رطوبت جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی کا نتیجہ ہے جب جگر کی مشینی تحریک پیدا کردی جاتی ہے تو نہ صرف استسقاء رفع ہوجاتا ہے بلکہ مریض پہلے سے بھی زیادہ طاقتور ہوجاتا جب کسی عضو رئیس کی کیمیائی تحریک مسلسل قائم رہتی ہے تو وہ پہلے محرک عضو کی ضرورت کی رطوبت کو بھی جذب کرلیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے عضو میں رطوبات کی کمی ہو کر تکالیف شروع ہوجاتی ہیں بالکل یہی صورت آنکھوں میں رطوبت بڑھنے اور کم ہونے کی ہے

استسقا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جلندھر	استسقا	ڈراپسی

تعریف

استسقا ایک ایسی علامت ہے جس میں پیٹ یا بیرونی اعضاء اپنے طبعی حجم سے پھول جاتے ہیں استسقا ایک عربی لفظ ہے جو سقی سے مشتق ہے اس کے لغوی معنی پانی مانگنا یا پانی جمع ہوجانا ہے۔ چونکہ حالت استسقا میں جسم کی کسی نہ کسی ساخت یا جوف میں خون کا پانی اکٹھا ہوجاتا ہے یا جسم میں پانی کی طلب بڑھ جاتی ہے جس سے یہ علامت استسقا ظاہر ہوجاتی ہے۔ چونکہ اس علامت میں جسم پھول جاتا ہے یا اس میں ابھار یا سوجن کی صورت پیدا ہوجاتی ہے جو اس جگہ کو صحیح حالت بدن سے اونچا کردیتا ہے اسلئے میں اس علامت کو اورام کے تحت بیان کرتا ہوں۔

ورم کی حقیقت

جاننا چاہیئے۔ ورم صرف ابھار یا سوجن کو کہتے ہیں۔ جس کو انگریزی میں سویلنگ

کہتے ہیں جو ماؤف جگہ کو باقی صحیح بدن سے اونچا کر دے لیکن یہ اورام تین مختلف اسباب سے ہو سکتے ہیں۔

(۱) کسی عضو میں تحریک و سوزش بڑھ کر ورم کی شکل اختیار کر سکتی ہے جس میں عام طور پر خون اکٹھا ہو کر ماؤف جگہ کو سرخ اور اونچا کر دیتا ہے ایسے اورام میں شدید درد ہوا کرتا ہے۔

(۲) کسی عضو میں انتہائی تسکین ہو کر رطوبات جمع ہو جاتی ہے جس سے مسکن عضو پھول جاتا ہے جس کو عرف عام میں عظم کہتے ہیں۔ مثلاً عظم طحال، عظم جگر، عظم قلب وغیرہ اس میں حقیقی ورم کا تصور بے معنی ہے۔

(۳) کسی عضو میں حرارت کی زیادتی ہو کر اس کے انسجہ میں ٹوٹ پھوٹ اور تکاثر و تحلیل پیدا ہو جائے اور اس کی رطوبات تحلیل ہو کر ایک جگہ اکٹھی ہو جائیں اور ورم و ابھار کی صورت پیدا ہو جائے اس قسم کے ورم و ابھار میں کسی قسم کا درد نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ ہی ورم میں سرخی و تیزی پیدا ہوتی ہے۔

استسقا اور ورم

چونکہ استسقاء کے مریض کو سارے جسم پر یا جسم کے بعض حصوں میں ورم یا سوجن ہو جایا کرتی ہے اس سے استسقا کے مریض کے ورم اور حقیقی ورم میں امتیاز کر لینا فرض ہے تاکہ علاج میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اصلی و حقیقی ورم میں خون کا اجتماع ہوتا ہے جس میں شدید درد ہوتا ہے اس کے برعکس استسقا کے مریض کے ورم میں درد بالکل نہیں ہوتا۔ حالانکہ سوجن شدید ہوتی ہے۔

چونکہ ورم کی اقسام میں ایک قسم ایسی ہوتی ہے جس میں ورم و سوجن کے ساتھ درد بالکل نہیں ہوتا اسکی ماہیت میں بتایا گیا ہے کہ کسی عضو میں شدید تحلیل ہو کر اس کی رطوبات پگھل کر جو خون میں اکٹھی ہو جاتی ہیں لہذا استسقا کے مریض کا ورم اسی قسم کے گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔

فرنگی طب اور استسقا

فرنگی طب یعنی ایلوپیتھی استسقا کی ماہیت یوں بیان کرتی ہے کہ حالت صحت میں جسم کے ہر ایک عضو کو تر رکھنے کے لئے آب خون یعنی رطوبت طراوش پاتی رہتی ہے اور پھر بذریعہ عروق جاذبہ جذب ہوتی رہتی ہے پس اگر رطوبت مذکورہ کے تراوش پانے یا اس کے جذب ہونے میں نقص ہو جائے۔ یعنی رطوبت طراوش تو زیادہ پائے لیکن جذب کم ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رطوبت وہاں جمع ہونے لگتی ہے اور وہ مقام پانی سے بھر جاتا ہے۔

آب خون اور استسقا کی رطوبت میں فرق

فرنگی طب نے آب خون (رطوبت طلیہ) کو استسقا کی رطوبت قرار دیا ہے اور اسی رطوبت آب خون کا یہ بتایا گیا ہے کہ یہ خون سے غذا لیکر اعضاء پر مثل شبنم پھیل جاتی ہے اور ان کو غذا پہنچاتی ہے اور پھر وہاں سے ان کے فضلات جذب کر کے بذریعہ عروق جاذبہ جب پہنچ کر خون میں مل جاتی ہے۔

فرنگی طب اس رطوبت طلیہ کے اجتماع کی صورتیں اس طرح بیان کرتی ہے

کہ استسقا کی حالت میں رطوبت طلیہ کا جمع ہونا دو وجہ سے ہو سکتا ہے

(۱) اول یہ کہ رطوبت طلیہ بہت زیادہ مقدار میں خون سے ترشح ہوتی رہتی ہے دوسرے یہ کہ رطوبت طلیہ کے طبعی دوران میں کوئی خرابی پڑ جاتی ہے۔

ان دونوں وجوہات میں سے پہلا زیادہ اہم ہے ان کا سبب عروق دموی کی کمزوری۔ یا فقر الدم کوئی سمیت وجو خون میں دورہ کر رہی ہوتی ہے، ہوتا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ آب خون یعنی رطوبت طلیہ کی زیادتی کو کسی بھی طرح استسقا کی رطوبت قرار نہیں دیا جا سکتا ایسا خیال کرنا بالکل غلط ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ استسقا اس رطوبت سے ہوتا ہے جو کسی مفرد عضو کے تحلیل ہونے سے اخراج پاتی ہے چونکہ جسم کی رطوبت عضلات ہی میں بھری رہتی ہے اس لئے جب عضلات و قلب میں تحلیل کا عمل ہوتا ہے تو ان کی رطوبات بھی تحلیل ہو جاتی ہیں۔ یہی رطوبات جو خون و خلاوں میں اکٹھی ہو کر استسقا کا سبب بنتی ہیں نظریہ مفرد کی تحقیقات کے مطابق عضلات و قلب میں اس وقت تحلیل ہوتی ہے جب غدد و جگر میں سوزش اور انقباض ہو جاتا ہے جس سے مجاری تنگ ہو جاتی ہیں اس صورت میں صفراء کی پیدائش تو جاری رہتی ہے مگر اس کا اخراج رک جاتا ہے پھر یہی صفراء خون میں داخل ہو کر اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس حالت کی ابتدائی صورت کا نام جانڈس یرقان ہے جس میں خون کا بگڑ جاتا ہے چہرہ پیلا بدن کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔

چونکہ غدد میں سوزش ہوتی ہے اس لئے عضلات میں تحلیل شروع ہے جس سے وہ پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔ بعض اوقات تمام جسم کے عضلات پھیل کر جسم مثل کپا ہو جاتا ہے یہی حالت دل کے عضلات کی ہوتی ہے وہ بھی پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں بالآخر عضلات اور دل کی تحلیل شدہ رطوبات جمع ہو جاتی ہیں۔

رطوبت طلیہ اور استسقا کی رطوبت کی ماہیت

جاننا چاہیئے کہ فرنگی طب کی کتب منافع اعضاء میں رطوبت طلیہ (سیال خون) اور استسقا کی رطوبت کی ماہیت یوں بیان کی گئی ہے۔

(۱) استسقاء میں جو رطوبت ہوتی ہے اس کا طبعی رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔

(۲) اس کا وزن مخصوص ۱۰۰۶ سے لیکر ۱۰۱۳ تک ہوتا ہے۔

(۳) اس میں مادہ لحمیہ برائے نام ہوتا ہے۔

(۴) اس میں کریات بیضہ بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔

(۵) اس میں غیر طبعی آمیزش مثلاً صفرا جو خون میں دورہ کر رہا ہوتا ہے یہ رطوبت ابالنے پر رطوبت بیضہ کی طرح منجمد نہیں ہوتی۔ ان میں سے کوئی صورت بھی رطوبت طلیہ میں نہیں پائی جاتی بلکہ وہ ایسی رطوبت ہے جو خون میں شرائین و غدد کے ذریعے جسم پر شبنم کی طرح ترشح پائی جاتی اور جسم اپنی غذا کی ضرورت کے لئے جذب کر لیتا ہے اس میں خون کے تمام اوصاف پائے جاتے ہیں۔

اس کے برعکس استسقا کی رطوبت میں نہ ہی اس کا رنگ ہوتا ہے نہ اس میں اجزاء لحمیہ و کریات بیضا اور البیومن ہوتی ہے بلکہ اس میں نمک و صفرا کی زیادتی کی وجہ سے اس کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔

طب یونانی اور استسقا

استسقا کی تین اقسام ہیں۔ استسقا لحمی، استسقا زقی، استسقا طبلی،

چونکہ ان کے بنیادی اسباب ایک ہی ہیں اس لئے ان کا علاج ایک ہی ہے ان کو مختلف امراض خیال کر کے مختلف علاج کے لئے پریشان نہ ہونا چاہیئے۔

مندرجہ بالا ہدایات میں اس لئے لکھ رہا ہوں کیونکہ اطبائے متقدمین نے بھی ان کے مختلف اسباب نقل کئے ہیں۔

مثلاً کبھی سودا کی کثرت سے جگر کی قوتیں ضعیف ہو کر کچا کیلوس جگر میں جائے اور وہ جگر میں ہضم نہ ہو سکے ویسا ہی اعضا کی طرف جذب ہو جائے اور استسقا کا سبب بن جائے۔

استسقا لحمی۔ لحم گوشت کو کہتے ہیں اس علامت میں جسم کا نرم گوشت پھول جاتا ہے۔

استسقا ذقی۔ زق مشک کو کہتے ہیں جس طرح مشک پانی سے پھول جاتا ہے اسی طرح پانی سے پیٹ پھول جاتا ہے۔

استسقا طبلی، طبل یعنی ڈھول پیٹ اس طرح پھول جاتا ہے کہ اس میں سے ڈھول جیسی آواز آتی ہے۔

چونکہ ان اقسام کو سمجھانے کے لئے حکما و اطبا نے کچھ غلطیاں کی ہیں اور اگر کہیں ذہن نشین کرایا ہے تو پورے طور پر نہیں سمجھایا گیا،

ہم انشاء اللہ اس مضمون کو پوری طرح ذہن نشین کرا دیں گے۔

استسقا کی تین اقسام ہیں۔

استسقا زقی

اصل استسقا یہی ہے ایسے مریض کو اول یرقان ہوتا ہے پھر تہبج و اماس ہوتا ہے۔ بعد میں پانی پڑتا ہے اس قسم میں مریض کا پیٹ مشک کی طرح پھولا ہوا اور کھچا ہوتا ہے۔ دائیں بائیں حرکت کرنے سے پانی چھلکنے لگتا ہے۔ یہ پانی پیٹ کے پردوں صفاق اور ثرب کے درمیان ہوتا ہے

چونکہ خالص صفراوی رطوبت ہوتی ہے اس لئے اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ یہ غدی عضلاتی تحریک ہے۔

استسقا لحمی

یہ دراصل استسقا نہیں ہے بلکہ استسقا سے بالکل برعکس علامت ہے۔ البتہ اس میں بھی پانی ہوتا ہے لیکن یہ پانی پردوں کی بجائے نسیج عضلاتی (مسکولر ٹشوز) کے خلیات (سیلز) میں ہوتا ہے۔ اس میں جسم کے عضلات خصوصاً پیٹ کے عضلات پھولے اور بڑھے ہوتے ہیں یہ قسم زقی کی طرح خطرناک نہیں ہے یہ اعصابی عضلاتی تحریک کی پیداوار ہے

استسقا طبلی

یہ قسم بھی استسقا نہیں ہے اس میں پانی وغیرہ نہیں ہوتا بلکہ نسیج عضلاتی کے خلیات میں ضروری رطوبات کی نسبت ریاح زیادہ ہوتی ہے یہ ریاح وہاں کی رطوبات میں تبخیر کی صورت قائم ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہے۔

علاج

استسقا کی چونکہ تین مختلف اقسام ہیں اور ہر قسم کی مختلف ماہیت ہے اس لئے معالج کے لئے ضروری ہے کہ صحیح تحریک اور مسکن عضو کو تشخیص کر کے علاج کی ابتدا کرے مسکن عضو کو تحریک دینے کے لئے غذا اور دوا دونوں تجویز کر جائیں تاکہ علاج جلد کامیاب ہو سکے جونہی مسکن عضو میں تحریک ہو گی مریض تندرست ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر استسقا ذقی ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ کھلائیں اگر استسقا لحمی ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔

اگر استسقا طبلی ہو تو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی مجربات و اغذیہ کھلائیں۔ استسقا کی تینوں اقسام کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے مجربات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

نوٹ، استسقا ذقی کے لئے غدی اعصابی ملین و مسہل تریاق صفت ہیں چند نسخے

میں پانی نکل جاتا ہے۔ اگر ماس و تموج بھی ہو تو دور ہو جاتا ہے۔

غذا

استسقاء ذقی کے مریض کو درج ذیل غذا دیں اور درج شدہ پرہیز کرائیں۔

صبح - مربہ گاجر۔ جوس گاجر۔ گلقند اور سونف ملا کر مربہ ادرک وغیرہ میں جو مریض پسند کرے ہمراہ دودھ اونٹنی کھلائیں آب کاسنی ۳ تولہ اور مکو کا پانی ۴ تولہ دیں۔

دوپہر مولی۔ مونگرے۔ سینگرے۔ گاجر۔ شلغم۔ کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا۔ بھرجی مکو۔ چینچ۔ ادرک وغیرہ کالی مرچ سے پکا کر بغیر روٹی چاول کھلائیں اس وقت مریض دودھ اونٹنی پینا چاہے تو پی سکتا ہے

شام اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر کی سبزیوں میں سے جو مل سکے کھلائیں اگر بھوک کم ہو تو ناشتہ والی کوئی شے کھلا کر دودھ اونٹنی پلائیں۔

نوٹ: اگر مریض پانی کی بجائے صرف دودھ اونٹنی استعمال کرے تو چند دنوں کے اندر پیٹ کا پانی نکل جاتا ہے دوبارہ بھی جمع نہیں ہوتا۔

نوٹ: مریض استسقا کو قبض نہ ہونے دیں بلکہ مریض کو دو تین دن پتلے جلاب لانے ضروری ہیں تاکہ پیٹ کا پانی امعاء کے ذریعے خارج ہوتا رہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو پیٹ میں پانی دوبارہ جمع ہو کر پیٹ تن جائے گا۔

نوٹ: مریض استسقاء ذقی کی غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے جو کیمیائی تحریک ہے علاج میں جگر کی مشینی تحریک قائم کریں تاکہ جسم کے ہر مخرج سے طبعی طور پر صفرا کا اخراج شروع ہو جائے جس سے چند دنوں کے اندر استسقاء کلی طور پر ختم ہو جائے گا۔

اگر زیادہ پیشاب آور ادویہ دی گئیں جیسا کہ ایلوپیتھی ڈاکٹر مرسلی یا فینپال کے ٹیکے لگا کر براہ پیشاب یکدم پانی خارج کرتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے اس طرح تو چند دنوں کے

اندر اندر پیٹ پانی سے بھر جاتا ہے۔

نوٹ: بار بار پیٹ سے پانی نکالنا بھی نہیں چاہیے ورنہ عادت کے طور پر پانی پڑتا رہے گا۔ اور درمیانی وقفہ بھی گھٹتا رہے گا۔ اس طرح بار بار پانی نکالنے سے مریض جلد کمزور ہو جاتا ہے۔

ایک واقعہ

۱۹۵۶ء میں میرے ماموں چوہدری علی محمد مرحوم کے پیٹ میں پانی پڑتا تھا اسے لاہور میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ وہاں علاج معالجہ کے دوران جب ادویہ سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو اس کے پیٹ سے نشتر کار سے پانی نکال دیا گیا جس سے ماموں جان کی صحت پہلے سے بہت زیادہ اچھی ہو گئی لیکن پندرہ دن بعد پیٹ پھر تن گیا۔ پانی پھر نکال دیا گیا بارہ تیرہ دن بعد پھر پانی بھر گیا حتیٰ کہ ماموں صاحب کے پیٹ میں ہر پانچ چھ دن کے اندر پانی جمع ہونے لگا۔ کہ پیٹ پھٹنے کو آتا تھا اس حالت سے مایوس ہو کر ماموں صاحب چھٹی لیکر جہانیاں میرے تایا جان محمد یوسف صاحب کے پاس آ گئے حاجی صاحب نے یونانی طب کے اصول پر علاج کیا تو نہ صرف ان کے پیٹ میں پانی پڑنا بند ہو گیا بلکہ دس سال تک زندہ رہے اور اس مرض سے محفوظ رہے

سنگریزہ پتہ

پتھریاں گردوں میں پیدا ہوں یا مثانہ میں جگر میں پیدا ہوں یا پتہ میں سب ایک ہی تحریک کے مظہر ہیں یعنی عضلاتی اعصابی تحریک سے پتھریاں بنتی ہیں۔ مادہ کی مقدار اور تحریک کی کمی بیشی سے پتھریوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اگر پتھریوں کی رکاوٹ سے گردہ و مثانہ سے اخراج بند ہو جائے تو پیشاب کا زہر خون میں مل جاتا ہے جسے اطباء تسمم بول کہتے ہیں اور یہ صورت نہایت خطرناک ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح اگر پتہ کی پتھری سے

صفرا کے اخراج میں رکاوٹ ہو جاوے تو صفرا خون میں بڑھ کر یرقان پیدا کر دیتا ہے۔

علاج پتھریاں گردوں میں ہوں یا مثانہ میں یا پتہ میں ہر صورت کا علاج غدی اعصابی تحریک کی اغذیہ و ادویہ اشیاء سے کریں۔

یادداشت

بعض حکماء پتھریاں خارج کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مدر بول ادویہ جن میں قلمی شورہ جوکھار وغیرہ ادویہ دیتے ہیں جن سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

یاد رکھیں پتھری اس وقت ہی خارج ہو سکتی ہے جب وہ ریزہ ریزہ ہو گی ورنہ اگر توڑے بغیر خارج کرنے کی کوشش کی گئی تو دوبارہ درد گردہ یا درد پتہ پیدا ہو جائے گا۔

لہٰذا پتھریوں کو توڑنے والی ادویہ اغذیہ دینی چاہئیں تاکہ بغیر تکلیف خارج ہو جاویں۔ مدر بول ادویہ کی تو اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب پتھری حالبین یا پتہ کی نال میں پھنس چکی ہو اور درد گردہ یا درد پتہ کا سبب بن چکی ہو۔

اگر جسم میں حرارت کم محسوس کریں تو عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ بھی دے سکتے ہیں تاکہ پتھریاں جلد تحلیل ہو جاویں ورنہ عام استعمال کے لئے غدی اعصابی ادویہ اغذیہ مفید رہتی ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کریں۔

یہ نسخہ بھی پتھریاں توڑنے کے لئے بے نظیر ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (رہبر نظریہ مفرد اعضاء)

ھوالشافی :- جمال گوٹہ ۱ حصہ، شنگرف ۲ حصہ، کشتہ کیلا ۳ حصہ، رائی ۵ حصہ۔

تمام ادویہ کو باریک کر کے ملالیں۔ باجرہ سے ذرا بڑی گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین چار بار کھلائیں۔ ادویہ احتیاط رہے کہ مریض کو ایک دو پاخانے آجائیں تاکہ ریاح وغیرہ بھی ساتھ خارج ہوتی رہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ روزانہ مریض کو چھوٹی چھوٹی پتھریاں خارج ہونے لگیں گی۔ اگر مریض کے قارورہ کو حاصل کر کے رکھ دیں تو بھی باریک ریگ نیچے بیٹھے گی جس کا مطلب ہوگا کہ پتھری تحلیل ہو کر خارج ہو رہی ہے۔

نوٹ :- گولیاں اجوائن دیسی ۲ ماشہ کے قہوہ سے کھلایا کریں۔

صغر الکبد ——— عظم الکبد

یہ جگر کے حجم کی دو متضاد علامات ہیں۔ صغر الکبد میں جگر اپنے حجم سے بھی چھوٹا ہو جاتا ہے اور عظم الکبد میں جگر اپنے حجم سے کافی بڑا ہو جاتا ہے۔

ماہیت مرض

کسی عضو کے بڑا یا چھوٹا ہو جانے کے بارے میں طبی محقق آج تک کوئی واضح اصول پیش نہیں کر سکے۔ جگر کے سکڑ جانے کے متعلق حکیم مظفر الدین نے اپنی کتاب گنج حکیم کے صفحہ ۲۹ پر لکھتے ہیں۔

"اس مرض میں جگر فالتو ریشوں کے پیدا ہونے سے کسی قدر بڑھ جاتا ہے مگر بعد میں سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے"

اسی طرح طب اکبر میں لکھا ہے کہ

"بعض آدمیوں میں کسی سبب سے جگر چھوٹا ہوتا ہے چنانچہ ممکن ہے کہ گردہ کے برابر ہو"

عظم الکبد کا بیان تو آپ نے تحریر نہیں کیا البتہ عظم الطحال کے متعلق لکھتے ہیں،

یہ مرض عموماً موسمی بخاروں کے بعد یا بخاروں کی حالت میں پانی زیادہ پینے سے ہوا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کسی عضو کے بڑے یا چھوٹے ہونے میں ایک قانون پیش کرتا ہے اور دونوں کے لئے دو مخصوص اصطلاحات پیش کرتا ہے۔

(۱) کسی عضو کے صغر کے لئے "تحریک" اور عظم کے لئے "تسکین" کے الفاظ پیش کرتے ہیں جاننا چاہئے کہ جب کسی عضو میں دوران خون بڑھتا ہے تو اس میں تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی

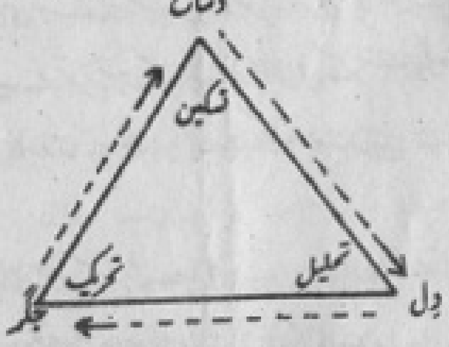
ہے اس وقت وہ عضو اپنے اندر کے فضلات خارج کرتا ہے۔ اگر فضلات کی وجہ سے پھول گیا ہو تو چھوٹا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر تحریک شدت اختیار کر جائے تو فضلات ختم ہونے کے بعد اصلی اجزا بھی خارج کرنے لگتا ہے جس سے اس کا حجم پہلے سے بھی کم ہونے لگتا ہے اس کا نام سکڑنا ہے اگر جگر میں یہ صورت ہو جائے تو اسے صغر الکبد کہتے ہیں۔

جب کسی عضو میں دوران خون انتہائی کم ہو جائے تو اس میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے وہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ اپنے اندر کے فضلات خارج نہیں کر سکتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فضلات کے اجتماع سے وہ عضو پھولنا شروع ہو جاتا ہے اس صورت کا نام کسی عضو کا اپنے حجم سے بڑھنا یا عظم کہلاتا ہے۔

اگر یہی صورت جگر میں واقع ہو تو اسے عظم جگر کہتے ہیں۔ یاد رکھیں جب عضلاتی تحریک ہوتی ہے تو بوجہ تسکین عظم الکبد یا عظم الطحال ہوتا ہے اگر جگر میں تحریک ہو تو صغر الکبد ہوتا ہے۔

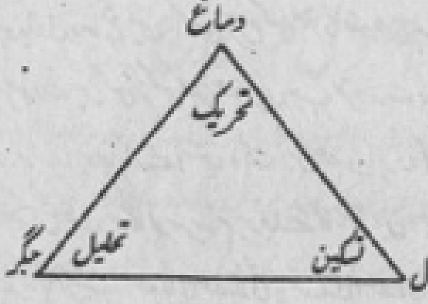
علاج

قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق جب کسی حیاتی عضو میں تحریک و تیزی ہو تو اس کے بعد والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں کیونکہ تحریک کے بعد والے عضو میں تسکین ہوتی ہے اور اس کے بعد والے عضو میں تحلیل



قانون مفرد اعضاء کے مطابق جب کسی عضو میں تحریک ہو اس کی تیزی سے جسم شدید تکلیف میں مبتلا ہو تو تسکین والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں ہر قسم کی غیر طبعی علامات دور ہو جائیں گی

مثلاً اوپر والے نقشہ میں جگر میں تحریک ہے اور وہ حجم میں سکڑ رہا ہے۔ قانون مفرد اعضا کے مطابق ہم دماغ میں تحریک پیدا کر دیں گے کیونکہ اس میں تسکین ہے جب دماغ میں تحریک شروع ہو گی تو صورت حال یوں ہو جائے گی۔



جگر میں تحلیل ہو کر اس کا سکڑنا بند ہو جائے گا مریض اپنے اندر طاقت محسوس کرے گا۔ اسی طرح عظم الکبد میں چونکہ جگر میں سکون ہوگا۔ اس لئے علاج کے لئے جگر و غدد میں تحریک پیدا کر دیں تمام فضلات خارج ہو کر جگر اعتدال پر آ جائے گا اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے نسخہ جات تحریک کے مطابق استعمال کریں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔

نفخ جگر یا نفخۃ الکبد

جب جگر کے عضلاتی پردہ میں تحریک پیدا ہو جائے جو عموماً عضلاتی اعصابی ہوتی ہے تو وہاں کی رطوبات ریاح میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

علامات

مریض جگر کے مقام کو نہایت بھرا اور کسا ہوا محسوس کرتا ہے۔ مقام جگر کو دبایا جائے تو قراقر کی آواز آتی ہے۔

علاج

چونکہ نفخۃ الکبد عضلاتی اعصابی تحریک ہے اس لئے اس کے علاج کیلئے عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلائیں۔ جلد ریاح

بند ہوجائیں گی اور تمام تکلیفیں رفع ہوجائیں گی۔

ورم جگر

ورم جگر میں ہو یا دل دماغ میں۔ اسی طرح کسی مفرد عضو میں پیدا ہو یا مرکب عضو میں یا اس کے پردہ میں ہر صورت میں کسی نہ کسی مفرد عضو میں جب ضرورت سے زیادہ اجتماع خون ہوجاتا ہے تو وہاں ورم پیدا ہوجاتا ہے اسی وقت اس عضو یا پردہ کی تحریک تشخیص ہوتی ہے مثلاً جب دماغ میں اجتماع خون ہوگا تو سرسام ہوجائے گا جگر میں اجتماع خون ہوگا تو ورم جگر کہلائے گا اور یہ بالترتیب اعصابی عضلاتی یا غدی اعصابی تحریک سے پیدا ہوں گے اگر کسی سبب سے دماغ یا جگر کے پردوں میں اجتماع خون ہوجائے تو جس پردہ میں اجتماع خون ہوگا اسی کا ورم کہلائے گا۔

مثلاً جگر کے اعصابی پردہ میں اجتماع خون سے جو ورم ہوگا وہ جگر کے اعصابی پردہ کا ورم کہلائے اس کا علاج جگر کے ورم سے بالکل مختلف ہوگا۔ حقیقت میں اس کا علاج ورم دماغ کے اصول پر کرنا ہوگا۔

اسی طرح اگر جگر کے عضلاتی پردہ میں ورم ہوگا تو اس کا علاج ورم قلب کے اصولوں پر کرنا ہوگا۔

یادداشت مرکب اعضا معدہ امعا، گردہ مثانہ، پھیپھڑہ وغیرہ میں بھی اگر ورم ہوگا تو معالجین قانون مفرد اعضا پر لازم ہے کہ وہ دیکھیں کہ ماؤف عضو کے کونسے مفرد عضو میں ورم ہے

طریقہ تشخیص

ذہن نشین کرلیں کہ ورم مرکب عضو میں ہو یا حیاتی عضو یا اس کے پردہ میں سب کی تشخیص

نبض اور قارورہ سے کریں اگر کسی عضو میں اعصابی ورم ہوگا تو قارورہ کا رنگ سفید ہوگا اگر دل میں ورم ہوگا تو وہ سرخ اگر جگر یا اس کے متعلقہ عضو میں ورم ہوگا تو پیشاب کا رنگ زرد ہوگا۔

اصول علاج

جاننا چاہئے کہ کسی عضو کے ورم کا اصول علاج یہ ہے کہ جس مفرد عضو میں ورم ہو اس کے بعد والے عضو یا مسکن عضو میں تحریک پیدا کردیں تاکہ دوران خون ورم والے عضو سے بعد والے عضو یا مسکن عضو میں چلا جائے جو نہی خون کم ہوگا ورم تحلیل ہوجائے گا۔

مثلاً دماغ میں ورم ہے اسی وقت قلب میں سکون ہوگا جب قلب کو تحریک دی جائے گی تو دوران خون دل کی طرف چلا جائے گا دماغ سے کم ہوکر ورم دماغ تحلیل ہوجائے گا۔

بالکل اسی طرح جب جگر میں ورم ہوگا دماغ میں سکون ہوگا ہم دماغ میں تحریک پیدا کرکے ورم جگر کا علاج کریں گے۔

علاج ورم جگر چونکہ غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے لہذا اس کا علاج محرک دماغ اغذیہ ادویہ سے کریں گے۔ اول غدی اعصابی اغذیہ ادویہ دیں اگر تکلیف شدید ہو تو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی ادویہ بھی دے سکتے ہیں قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے تمام غدی اعصابی یا اعصابی عضلاتی نسخہ جات ورم جگر کے لئے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ جگر کے ورم کو تحلیل کرنے میں اندرونی بیرونی ادویہ استعمال کرائیں بیرونی طور پر بصورت لیپ مقام ماؤف پر لگوائیں۔ جن میں اس قسم کے لیپ مفید ہیں ہوالشافی، آب کاسنی، آب مکو، آب کشنیز، صندل سفید، گل سرخ، کافور، ہر ایک

ہم وزن لے کر رگڑیں اور مقام ماؤف پر لیپ کریں،
اندرونی طور پر تخم کاسنی، تخم خیارین، برگ عنب الثعلب، پرسیاوشان، بیج کاسنی کا جوشاندہ پلائیں،

نوٹ :- مریض کو نہ پیچش ہونے دیں نہ قبض تاکہ تحریک بدل جائے اور شفا کلی حاصل ہو۔

جگر کے اعصابی اور عضلاتی پردوں کا ورم

جگر کے ورم کے علاوہ اس کے پردوں میں بھی ورم ہو جایا کرتا ہے۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ اگر اعصابی پردہ میں ورم ہوگا تو قارورہ کا رنگ سفید ہوگا پسینہ کثرت سے آئے گا۔ اگر عضلاتی پردہ میں ورم ہوگا تو قارورہ کا رنگ سرخ۔ پسینہ بالکل نہیں ہوگا۔ قارورہ اگر نہ یا بہت کم مقدار میں آئے گا۔ تحریک کے مطابق علاج کریں۔

دُنبل جگر

جب جگر کا ورم کچھ عرصہ قائم رہ جائے جو معالج کی غلطی یا سستی سے ہوتا ہے۔ تو طبیعت مدبرہ بدن خود علاج کرتی ہے۔ یعنی ورم میں پیپ پیدا کر کے پھوڑے میں تبدیل کر دیتی ہے تاکہ ایک طرف درد بند ہو جائے دوسری طرف ورم بڑھنے نہ پائے۔

علامات جگر میں پھوڑا بننے کی علامت یہ ہے کہ مریض پہلے ورم و درد کی وجہ سے تڑپتا ہے لیکن پھوڑے یا پیپ بننے کی صورت میں درد بند ہو جاتا ہے بخار اتر جاتا ہے پسینے کثرت سے آتے ہیں البتہ مقام جگر مریض کو پہلے سے بھی بوجھل معلوم ہوتا ہے۔

جاننا چاہئے پھوڑے میں پیپ پڑنا غدی عضلاتی تحریک ہے۔

علاج چونکہ دنبل جگر کی غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس لئے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ دیں۔ انشاء اللہ شفا دے گا۔

درد جگر

جگر میں درد تین وجہ سے ہوا کرتا ہے۔
۱۔ جگر کی پتھریاں کسی نالی میں پھنس جائیں ۲۔ ورم جگر یعنی جگر میں اجتماع خون جسے انگریزی میں کنجیشن آف دی لیور CONGESTION OF THELIVER ۔
۳۔ نفخ الکبد،

علاج درد جگر کے علاج کے لئے اصل سبب تلاش کر کے علاج کریں اگر پتھریوں کی وجہ سے درد ہو تو اچانک درد اٹھے گا اور یکدم رک جائے گا اس صورت کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ سے کریں۔

اگر اجتماع خون سے یعنی ورم سے جگر میں درد ہوگا تو اس کی پہچان یہ ہے کہ درد آہستہ آہستہ شروع ہو کر تیز ہوگا معمولی دباؤ سے درد میں درد میں شدت ہوگی۔ چہرہ کا رنگ زرد سرخی مائل ہوگا اس صورت کا علاج اعصابی غدی ادویہ سے کریں۔

اگر نفخ کی وجہ سے ہوگا تو ہاتھ رکھنے سے قراقر کی آوازیں آئیں گی اس صورت کا علاج غدی اعصابی ادویہ سے کریں۔

جگر کا پھڑکنا

دل کے متعلق تو ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ زندگی کی ابتدا سے دھڑکتا ہے اور اس کی حر

تک دھڑکتا رہتا ہے۔ لیکن جگر کا پھڑکنا جسے متقدمین اطباء جگر کی اختلاجی حرکت کہتے ہیں کس طرح ممکن ہے جبکہ جگر حیوانی عضو بھی نہیں ہے۔ نہ ہی روح حیوانی کا حامل ہے پھر وہ کیسے حرکت کرنے لگتا ہے۔

اس عقدہ کو قانون مفرد اعضا کے ذریعہ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ جب یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ دل کی طرح جگر پر بھی دوسرے حیاتی اعضا کے پردے چڑھے ہوئے ہیں ان پردوں میں عضلاتی پردہ بھی ہے جس کا براہ راست تعلق دل سے ہے جو ایک حیوانی عضو ہے حیوانی اعضا کا کام ہی حرکت کرنا ہے لہذا جب دل اور اس کے متعلق اعضا کے افعال میں تیزی آتی ہے تو جگر کے عضلاتی پردہ میں بھی تیزی آجاتی ہے جس سے جگر حرکت کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جگر بالکل حرکت نہیں کرتا کیونکہ وہ حرکتی عضو نہیں یہ علامت تو صرف عضلاتی پردہ کے سکڑنے اور پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے اور یہ عضلاتی غدی تحریک کا مظہر ہے۔

علاج

چونکہ جگر کی اختلاجی حرکت عضلاتی غدی تحریک اور جگر کے عضلاتی پردہ کی تیزی سے ہوتی ہے اس لئے اس کا علاج غدی تحریک پیدا کرنا ہے اگر ریاح قبض وغیرہ زیادہ ہو تو غدی عضلاتی ملین و مسہل دیں۔

اگر ریاح قبض وغیرہ نہ ہو تو غدی اعصابی و قبض آور ادویہ کھلائیں انشاء اللہ چند دنوں کے اندر ہی جگر کی اختلاجی حرکت رک جائے گی۔

غذا

صبح:۔ مکھن بادام حسب منشا کھلائیں اور قہوہ اجوائن پلائیں۔

دوپہر:۔ کوئی ساگ، شلغم، مولی، پیٹھا، وغیرہ کا سالن۔

شام:۔ مربہ گاجر کھلائیں۔ مریض چائے پینا پسند کرے تو پلا دیں۔

پتہ یا مرارہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پتہ	مرارہ	گال بلیڈر (GALL· BLADDER)

تعارف

جس طرح گردوں کے فضلات (پیشاب) سٹور کرنے کے لئے مثانہ ہے۔ بالکل اسی طرح جگر کے لئے پتہ فاضل صفرا کے لئے ہے۔ جگر میں جتنا صفرا بنتا ہے وہ پتہ میں سٹور یا جمع ہوتا رہتا ہے جب مثانہ کی طرح پتہ صفرا سے بھر جاتا ہے تو انتڑیوں میں انڈیل دیتا ہے۔

پتہ کی ساخت و بناوٹ

ناشپاتی کی شکل میں ایک تھیلی ہے جو جگر کے داہنے حصے کی زیریں سطح پر اس کے سامنے کے کنارے پر لگی ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی دو انچ اور چوڑائی ایک انچ کے قریب ہوتی ہے اس میں ایک اونس صفرا سما سکتا ہے پتے کا تنگ حصہ اس کی گردن کہلاتا ہے۔

چونکہ پتہ غدی جسم ہے اس لئے اس پر دو پردے یا طبقے ہوتے ہیں۔ مثلاً اعصابی پردہ دوسرا عضلاتی پردہ۔

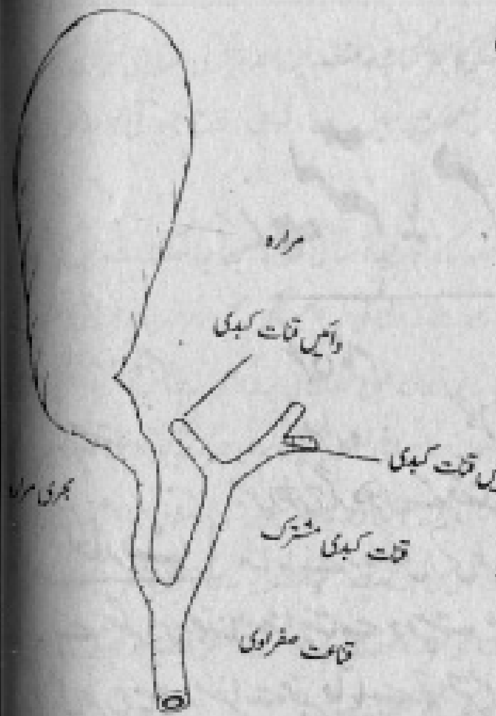
طبقہ مصلی یا اعصابی پردہ

یہ پتہ کے اوپر واقع ہے

طبقہ عضلی یہ عضلی پردہ ہے یعنی عضلاتی بافت کا پرت ہے۔ اسی پردہ کی بدولت پتہ سکڑتا اور پھیلتا ہے اور اپنے اندر کے صفرا کا اخراج کرتا ہے۔

پتہ کا تنگ حصہ اس کی گردن کہلاتا ہے، جبکہ اس کے پھیلے ہوئے حصے کو قاع کہتے ہیں۔ FUNDS

پتہ کی ایک نالی ہوتی ہے جسے مجری مرارہ (سسٹک ڈکٹ) جس کی لمبائی ۲" اور بطخ کے پر کے برابر موٹی ہوتی ہے۔



دو نالیاں جگر کے دائیں بائیں قنات سے نکل کر ایک ہو کر پتہ کی نالی سے مل جاتی ہیں، جنہیں قنات صفراوی یا مجری صفراوی مشترک کہتے ہیں۔ یہ لبلبہ اور بارہ انگشتی آنت کے درمیان سے نیچے جا کر لبلبے کی نالی سے مل کر بارہ انگشتی آنت میں کھل جاتی ہیں۔

پتہ کے افعال

مثانہ کی طرح پتہ کے دو افعال ہیں۔ ۱۔ جگر سے صفرا لیکر اپنے اندر سٹور یا جمع کرنا۔

۲۔ صفرا سے بھر جانے کی صورت میں بارہ انگشتی آنت میں گرانا۔

پتہ کے غیر طبعی افعال

جاننا چاہیے کہ پتہ نالی دار جسم ہے جس کا اصل کام صفرا کو جگر سے لیکر ضرورت کے مطابق باہر خارج کرتے رہنا ہے۔ لیکن بعض دفعہ جگر کے کیمیائی غدد صفرا بناتے تو ہیں۔ لیکن پتہ میں آنے نہیں دیتے اور خون میں جمع کرتے رہتے ہیں اور جو تھوڑا بہت صفرا پتہ میں ہوتا ہے اسے بھی روک لیتے ہیں، جب صفرا مسلسل آتا اور خارج نہیں ہوتا تو اس کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے۔ پتہ میں جمنے لگتا ہے۔

پتے کی پتھریاں

جیسا کہ پتہ کے غیر طبعی افعال میں بتا چکا ہوں کہ جگر و غدد کے کیمیائی اعضاء (غدد جاذبہ) جب تیز ہو جاتے ہیں تو غدد ناقلہ فعل میں کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں صفرا بنتا تو ہے۔ لیکن خون میں جمع ہوتا رہتا ہے جس سے بعض دفعہ یرقان بھی ہو جاتا ہے۔ پتہ صفرا کو نکال تقریباً بند کر دیتا ہے جو صفرا پتہ میں ہوتا ہے وہ بھی خارج نہ ہونے کی وجہ سے گاڑھا ہو کر جمنے لگتا ہے۔ یہی جما ہوا صفرا ریزوں اور کنکروں کی صورت اختیار کر لیتا ہے جنہیں عرف عام میں پتے کی پتھریاں کہنے لگتے ہیں۔

حقیقت میں جگر و غدد کے کیمیائی اعضاء (غدد جاذبہ) بہت تیز ہو چکے ہوتے ہیں۔ غدد ناقلہ تقریباً اپنا کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ پتہ جو خود نالی دار غدی جسم ہے اسے صفرا خارج کرنے کے لئے ملتا ہی نہیں۔ جو صفرا اس کے اندر ہوتا ہے وہ بھی نہیں نکلتا بلکہ اس کے اندر جم کر پتھریوں میں تبدیل ہونے

لگتا ہے۔ ان پتھریوں کی تعداد دس بیس سے لیکر سینکڑوں تک ہوتی ہے۔ پتے کے اندر ان پتھریوں کی جسامت چنے کے دانے برابر ہوتی ہے۔ شکل میں گول بعض نوک دار ہوتی ہیں۔ تازہ کنکریاں بھاری اور خشک ہلکی ہوتی ہیں۔ جب مرارہ سے کنکری نکل کر نالی میں آتی ہے تو سخت درد ہونے لگتی ہے۔

اسے عرف عام میں درد پتہ یا درد جگر کہتے ہیں۔

اسباب گرم خشک اغذیہ ادویہ زیادہ کھانا۔ مرغ تیتر، بٹیر کبوتر اور چڑوں وغیرہ کا گوشت زیادہ کھانا پتہ کے غدد جاذبہ کا تیز ہو جانا۔ قبض شدید

علامات دائیں پسلیوں کے نیچے اچانک شدت کا درد ہوتا ہے۔ درد گردہ کی طرح مریض مارے درد کے بے قرار ہو جاتا ہے۔

درد کی ٹیسیں شکم پشت اور داہنے کندھے تک جاتی ہیں۔ جی متلاتا ہے۔ ابکائیاں آتی ہیں۔ کبھی ہچکیاں بھی آنے لگتی ہیں۔ نفخ اور قبض شدید ہوتی ہے۔ نبض کمزور ہوتی ہے۔ چہرہ متفکر اور گھبرایا ہوا ہوتا ہے۔ کبھی شدت درد سے مریض کو غش آجاتا ہے۔

اگر پتھری پتہ میں واپس چلی جائے یا بارہ انگشتی آنت میں چلی جائے تو یکدم درد بند ہو جاتا ہے۔ اگر پتہ کی نالی میں مسلسل پھنسی رہے تو صفرا کے اخراج نہ پانے کی وجہ سے یرقان ہو جاتا ہے۔

علاج یرقان ہو جائے یا پتہ میں پتھریاں بن جائیں۔ یہ غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے نمودار ہوا کرتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے اصول کے علاج کے مطابق ان دونوں صورتوں کا

سا علاج غدی اعصابی ملین مسہل سے کرنا چاہیے اگر پیشاب بہت کم آتا ہو تو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں۔ تاکہ صفرا کا ادرار اور رطوبات کی پیدائش شروع ہو جائے۔

جونہی غدد ناقلہ کا فعل تیز ہوگا۔ فوراً ہی یرقان یا پتے کی پتھریاں تحلیل ہو کر خارج ہو جائیں گی۔

پتے کی پتھریوں کا آپریشن ضروری ہے یا علاج بہتر ہے

طبیب اور مریض پوچھتے ہیں کہ جب پتہ پتھریوں سے بھر جاتا ہے اور صفرا کا اخراج بند ہوتا ہے۔ اکثر مریض کو درد پتہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں پتہ کا علاج کیا جائے جس سے پتھریاں نکل جائیں یا پتہ کو آپریشن کے ذریعہ نکال دیا جائے تاکہ پتھریاں ہوں گی نہ درد ہوگا۔

لیکن

بہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے پتہ تو کیا جسم کا کوئی پرزہ بھی بغیر ضرورت کے پیدا نہیں کیا۔ اس کے ساتھ اگر کسی پرزہ میں کوئی نقص یا بیماری ہو جائے تو اس کے درست کرنے کے لئے (ریپئرنگ) مخصوص علاج بھی پیدا کئے ہیں۔

کسی پرزے کے بیمار ہو جانے پر اسے درست کرنے یا علاج کرنے کی بجائے اسے جسم سے نکال دینا اچھا عمل نہیں ہے۔ بلکہ مریض پر ظلم عظیم ہے یہی صورت پتہ میں پتھریوں کے وقت ہوتی ہے اسے آپریشن کے ذریعے

نکال دیا جاتا ہے۔

بعض مریض تو آپریشن کے بعد قدرے ٹھیک رہتے ہیں۔ لیکن بعض مریضوں کو ایسی سزا ملتی ہے کہ وہ اپنی جان کی بازی ہی ہار جاتے ہیں۔

ایک واقعہ

قطب شہر کی ایک نوجوان مریضہ کو پتہ کی تکلیف ہو گئی ساتھ اسے یرقان بھی ہو گیا۔ مریضہ کا بھانجا نشتر ہسپتال میں ڈاکٹر تھا۔ وہ مریضہ کو نشتر ہسپتال لے گیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے معائنہ اور ٹسٹ رپورٹوں کے بعد فیصلہ کیا کہ پتہ نکال دیا جائے۔ چنانچہ پتہ نکال دیا گیا۔ پتہ کی نالی کی جگہ جہاں ٹیوب لگائی گئی وہ کسی وجہ سے نکل گئی۔ دوبارہ لگائی پھر نکل گئی اور مریضہ تڑپنے لگی۔ پھر نشتر ہسپتال لے گئے تو ڈاکٹروں نے کہا کہ اب اندر نالی نہیں لگ سکتی۔ لہذا ایک نالی لگا کر جسم کے باہر بوتل میں ٹیوب لگا دی اور کہا کہ اب تمام عمر یہ نالی اسی طرح لگی رہے گی۔ صفرا اسی طرح بوتل میں آتا رہے گا وقت ضرورت صاف کرتی رہے اور زندہ رہے۔

اسی اثنا میں مریضہ کے وارثوں کو لیلین دواخانہ لانے کو کہا گیا۔ جب مریضہ کو دیکھا تو اسے شدید یرقان تھا۔ نالی جگر سے نکال کر بدن سے باہر بوتل میں ڈالی اور بوتل چارپائی پر باندھی ہوئی تھی۔ مریضہ بے حد پریشان تھی۔ اور رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ حکیم صاحب اب میرا کیا بنے گا۔

میں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ بیٹی آپ کا یرقان درست ہو جائے گا گھبراہٹ اور بے چینی بھی درست ہو جائے گی۔ البتہ یہ بوتل نہیں اترے گی۔

چنانچہ علاج یرقان کا شروع کیا گیا۔ مریضہ دن بدن ٹھیک ہونے لگی۔

بد قسمتی سے

اس کا تین سالہ بچہ چارپائی کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک گرا۔ گرتے وقت مریضہ کی وہ ٹیوب یا نالی جو جگر سے بوتل میں آتی تھی پکڑ کر گرا۔ نالی سینے سے باہر آ گئی۔ پریشانی کے عالم میں دوبارہ ملتان نشتر ہسپتال لے گئے۔ اب ڈاکٹروں نے کہا اب یہ نالی بھی نہیں لگ سکتی چنانچہ اسی کسمپرسی کی حالت میں مریضہ انتقال کر گئی۔

لہذا خدا کے لئے پتے کی پتھریوں کے مریضوں کے پتے نہ نکالے جائیں بلکہ ان کا علاج کریں۔ قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخے پتے کی پتھریوں کے لئے یعنی تحلیل کرنے یا نکالنے کے لئے بے حد مفید اور موثر ہیں۔ اگر قبض ہو تو غدی اعصابی ملین دیں شدید قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل کھلائیں۔ فوری اثر کے لئے اکسیر اور تریاق بھی کھلا سکتے ہیں۔

غدی اعصابی اکسیر

ہوالشافی

سنڈھ	مرچ سیاہ	نوشادر ٹھیکری	ہڑتال ورقیہ
۵۰ گرام	۵۰ گرام	۵۰ گرام	۱۰ گرام

ترکیب تیاری: پہلی تینوں ادویہ الگ باریک کریں ہڑتال ورقیہ کو ایک سالم دن خوب رگڑیں تاکہ ذرات مر جائیں اور چمک باقی نہ رہے۔

اب سنڈھ وغیرہ کا سفوف تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور کھرل کرتے

جائیں۔ جب تمام حل جائیں تو باریک چھاننی سے ایک دفعہ چھان لیں اور محفوظ کرلیں۔

مقدارِ خوراک ½ سے ½ گرام دن میں تین بار ہمراہ الائچی (۵ عدد) زیرہ (۱ گرام) کی چائے

افعال و اثرات غدی اعصابی ہیں۔

فوائد نہایت اعلیٰ درجہ کا مولد حرارت عزیزی ہے صفرا کو پتلا کرکے خارج کرتا ہے۔ پتے کی پتھریوں کو توڑکر خارج کرتا ہے۔

گرمی اور صفراوی بخاروں کے لئے بے حد مفید ہے پرانے سے پرانا بخار رک جاتا ہے رتپ (دق) کے بخار کا بھی تریاق ہے۔

سنگ شکن

ہوالشافی

میٹھا سوڈا	نمک طعام	سنگ دانہ مرغ	ریوند عصارہ
۴ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ	۱ حصہ

سب ادویہ باریک پیس کر محفوظ کرلیں۔

مقدارِ خوراک ½ گرام سے نصف گرام ہمراہ عرق مکو کاسنی۔

افعال و اثرات غدی اعصابی ہیں۔

فوائد جگر گردہ۔ مثانہ اور پتے کی پتھریوں کو تحلیل کرکے خارج کرتا ہے۔

پتہ مرارہ کے امراض

نوٹ: چونکہ صفرا کا اخراج بند ہوتا ہے اس لئے صفرا کے انتڑیوں

میں نہ آنے سے مریض کو شدید قبض ہوتی ہے۔ لہذا اسے اتنی مقدار میں استعمال کرائیں کہ ایک دو پاخانے پتلے لازمی آیا کریں۔ تاکہ صفرا کا اخراج بھی شروع ہوجائے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی ریوند خطائی۔ نوشادر۔ مرچ سیاہ۔ میٹھا سوڈا۔ قلمی شورہ گندھک آملہ سار ہر ایک ہم وزن سب کو پیس کر محفوظ کرلیں۔

مقدارِ خوراک نصف گرام سے ایک گرام ہمراہ الائچی زیرہ کی چائے سے

افعال و اثرات غدی اعصابی ہیں۔

خواص فوائد پتہ کی پتھری تحلیل کرکے خارج کرنے میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ اکثر پتھر ریزہ ریزہ ہونے کی بجائے تحلیل ہوکر نکلا کرتی ہے۔ اگر ریزے نکلیں تو پاخانہ میں آیا کرتے ہیں۔

طحال و لبلبہ کی تکالیف

نام اردو	نام طبی	ڈاکٹری نام
تلی	طحال	سپلین SPLEEN

تعارف

طحال جسم انسان میں جگر کے بعد سب سے بڑا غدہ ہے جو جگر کے بائیں طرف آخری پسلی کے نیچے قائم ہے۔ رنگت میں سرخ سیاہی مائل ہے بے حد نرم و نازک ہوتی ہے جگر کی طرح یہ چاروں طرف سے دو پردوں (اعصابی اور عضلاتی) میں ملفوف ہے۔

تندرست انسان میں پانچ انچ لمبی تین انچ چوڑی اور ڈیڑھ انچ موٹی ہوتی ہے اس کا اوسط وزن ۲½ تا ۴ چھٹانک یا ۱۵۰ گرام ہوتا ہے۔

طحال بذریعہ ایک کھنڈاز یا ناف طحال دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اس سطح میں معدہ کا ابھار، لبلبہ کا باریک سرا اور خم دار آنت کا خم ہوتا ہے۔ تندرستی کی حالت میں تلی بائیں پسلیوں کے نیچے محسوس نہیں ہوتی مگر جب اس میں بیماری کی وجہ سے عظم آ جائے تو بعض اوقات ناف اور پیڑو تک چلی جاتی ہے اور تقریباً سارا پیٹ روک لیتی ہے۔

طحال کا جگر سے تعلق

جگر حیاتی عضو ہے اس کے برعکس طحال کا شمار خادم اعضا میں ہوتا ہے۔ چونکہ جگر

رئیس عضو ہے

اس لئے وہ خود تو بہت کم کام کرتا ہے لیکن غذا کے ہضم۔ جذب اور فضلات کے اخراج کے کام اپنے ماتحت غدد سے کراتا ہے۔ مثلاً غدد جاذبہ سے ہضم شدہ غذائی مواد بچ گئے ہوں انہیں بھی غدد جاذبہ کے ذریعہ جذب کرا کر خون میں داخل کرا دیتا ہے۔

اس کے برعکس خون میں حرارت و صفرا اگر ضرورت سے زیادہ ہو جائیں۔ تو غدد ناقلہ کے ذریعہ گردوں مثانہ بیت۔ اور مسامات بدن وغیرہ سے خارج از بدن کراتا ہے۔ طحال غدد جاذبہ میں سب سے بڑا غدہ ہے اور باقی غدد جاذبہ اس سے چھوٹے ہیں اور اس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

طحال غدد جاذبہ ہونے کے ناطے اور جگر کا خادم ہونے کی حیثیت سے جذب و ہضم غذا کا کام کرتے ہیں۔

کیمیاوی و مشینی غدد

قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق ہر حیاتی عضو کی غذا کوئی نہ کوئی خلط بنتی ہے۔ جو خلط غذا بنتی ہے وہ اس عضو کے مزاج کے مطابق ہوتی ہے ہر حیاتی عضو اپنی مزاج کی خلط خون سے جذب کر کے اپنی غذا بناتا ہے۔

بعض دفعہ ایک ہی قسم (مزاج) کی غذا مریض مدتوں کھاتا ہے اس سے خون میں اس مزاج کی خلط بڑھ جاتی ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے اس خلط کے مزاج کے مفرد اعضا تیز ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی خلط کے خون میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو جانے کی صورت میں جسم کا

رنگت خلط کی رنگت کے مطابق ہو جاتا ہے۔

مثلاً اگر خون میں بلغم کی کثرت ہو جائے تو جسم کا رنگ سفیدی مائل پھیکا ہو جاتا ہے۔ اگر سودا خون میں بڑھ جائے تو جسم کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ لیکن صفرا خون میں بڑھ جائے تو جسم کی رنگت زردی مائل پیلی ہو جاتی ہے۔

چونکہ کسی خلط کا خون میں بڑھ جانا کیمیائی عمل کہلاتا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو خلط خون میں بڑھتی ہے اسی مزاج کے مفرد اعضاً تیز ہو جاتے ہیں۔ جو مفرد اعضاً تیز ہوتے ہیں وہ خلط کے مزاج کی وجہ سے کیمیائی افعال والے مفرد اعضاً کہلاتے ہیں۔ قانون مفرد اعضاً ایسے اعضاً کو کیمیائی مفرد اعضاً کہتے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چونکہ طحال و غدد جاذبہ صفرا کو نہ صرف اپنی غذا بناتے ہیں۔ بلکہ اسے خون میں بنانے کے ساتھ ساتھ روکتے بھی ہیں۔ بعض دفعہ جگر کے کیمیائی اعضاً صفرا کو زیادہ مقدار میں بناتے اور روکتے ہیں جس سے صفراوی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً یرقان ہو جاتا ہے یا تھوج یا املس ہو جاتا ہے۔ پیشاب کا اخراج بہت کم ہو جاتا ہے

ایسی صورت میں خون سے صفرا خارج کرنا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ موت واقع ہو سکتی ہے۔ لہذا صفرا خارج کرنے کے لئے ایسے مفرد اعضاً کو تیز کرنا پڑتا ہے جو انہی نالیوں کے ذریعہ فاضل مواد (صفرا وغیرہ) کو باہر خارج کرتے ہیں۔ مثلاً گردے۔ مثانہ۔ پستان۔ مسامات جلد وغیرہ چونکہ یہ اعضاً خون سے فضلات خارج کو خارج کرتے ہیں۔ اس لئے قانون مفرد اعضاً ان اعضاً کو غدد ناقلہ (نالیدار غدد) کہنے کے ساتھ ساتھ جگر کے مشینی اعضاً کہتا ہے

لہذا طحال اور لبلبہ وغیرہ جگر کے غدد جاذبہ ہیں اور کیمیائی اعضاً کہلاتے ہیں ان کا کام صفرا و حرارت کو خون میں جمع کرنا ہے۔

طحال کا مزاج

طبی کتب میں طحال کو غدد جاذبہ اور غدی و صفراوی مادہ کا بنا ہوا تسلیم ہے۔ چونکہ غدی مادہ کا مزاج گرم خشک سے گرم تر تسلیم کیا جاتا ہے اس لئے جو اعضاً خون میں صفرا اور حرارت کو خون سے خارج کرنے کا کام انجام دیتے ہیں ان کا مزاج گرم تر تسلیم کیا جاتا ہے۔

یادداشت

طبی کتب میں جتنے بھی مقوی طحال کے لئے نسخہ جات پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب خشک گرم سے لیکر گرم خشک اور گرم تر وغیرہ ہوتے ہیں۔ جن کے استعمال سے عظم طحال رفع بھی ہو جایا کرتا ہے۔

لہذا قانون مفرد اعضاً کو کیمیائی افعال انجام دینے والا تسلیم کرتا ہے اور اس کا مزاج گرم خشک قرار دیتا ہے۔

سوء مزاج طحال

تعارف

سوء مزاج طحال سے مراد طحال کے صرف مزاج میں خرابی پیدا ہو جانا یعنی ایسے اسباب پیدا ہو جائیں جن سے طحال کا مزاج گرم خشک قائم نہ رہے مثلاً طحال کا مریض اعصابی اغذیہ ادویہ کثرت سے استعمال کرے جن میں طحال کی غذا کم ہو یا مرطوب مقامات اور ماحول میں رہنا پڑے

مثلاً طحال کا مریض اعصابی اغذیہ ادویہ کثرت سے استعمال کرے جس میں طحال کی غذا کم ہو یا مرطوب مقامات اور ماحول میں رہنا پڑے تو طحال میں سوء مزاج رطب پیدا ہو جائے گا یعنی طحال کے اعصاب میں تحریک و تیزی پیدا ہو کر طحال کو کمزور کر دے گی۔

بعض دفعہ مریض ٹھنڈی اور ترش اغذیہ ادویہ زیادہ کھانے لگتا ہے۔ سرد قسم کے مشروبات جن میں سکنجبین۔ لسی۔ دہی۔ املی آلو بخارا۔ انار ترش۔ مالٹے کنوں وغیرہ کھاتا ہے یا زیادہ دیر سرد ماحول میں رہنا پڑتا ہے اس دوران محنت اور ورزش نہیں کرتا۔ طحال میں سوء مزاج بارد ہو جاتا ہے جسم میں سوداویت کا غلبہ ہو کر جسم کا رنگ سیاہ بلکہ پاخانہ بھی سیاہ ہو جاتا ہے اگر جلد علاج نہ ہو سکے تو عظم طحال بھی ہو جاتا ہے۔

علاج قارورہ دیکھ کر تشخیص کر لیں اگر سفید ہو تو اعصابی تحریک سے سوء مزاج طحال ہو گا۔ اس کا علاج عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ سے کریں۔ اگر پیشاب کا رنگ سیاہی مائل ہو۔ پاخانہ بھی سیاہ آتا ہو ایسے مریض کی نبض میں سستی کی بجائے سرعت ہو گی مگر ریاح سے پھولی ہوئی ہو گی۔ قبض شدید ہو گی۔ طحال میں صلابت یا عظم بھی محسوس ہو گا۔

اس حالت کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کی اغذیہ ادویہ سے کرنا ہو گا۔ مریض کا ماحول بدل دیں اگر مرطوب ماحول میں ہے تو اسے خشک اور گرم ماحول میں رہنے کی ہدایت کریں۔ اگر سرد ماحول میں ہے تو گرم ماحول میں لے جائیں غذا بھی تحریک کے مطابق کھلائیں۔

عظم الطحال

تعارف طحال کا اپنے حجم و جسم سے بڑھ جانا عظم طحال کہلاتا ہے۔



عظم الطحال

اسباب قانون مفرد اعضا کا اصول ہے کہ اگر جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی مسلسل قائم رہے تو دماغ و اعصاب میں تسکین ہو جایا کرتی ہے جس سے نسیان وغیرہ کی تکالیف ہونے لگتی ہے۔

اگر اعصاب و دماغ کی کیمیاوی تحریک اعصابی غدی قائم ہو جائے تو قلب و عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے جس قلب حجم میں پھول جاتا ہے۔ اور ڈوبنے لگتا ہے بالکل اسی طرح جب قلب و عضلات کی کیمیائی تحریک عضلاتی اعصابی زیادہ مدت قائم رہے تو جگر اور اس کے ماتحت غدد میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے ان کے فضلات کمزوری کی وجہ سے خارج نہیں ہو سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں عظم آجایا کرتا ہے۔

یہی صورت عظم الطحال کا سبب ہوتی ہے بعض دفعہ اسباب میں شدت کی وجہ سے جگر میں بھی عظم ہو جایا کرتا ہے یعنی عظم الطحال کے ساتھ عظم جگر بھی ہو جاتا ہے۔

علامات بائیں پسلی کے نیچے ٹٹولنے اور چھونے سے محسوس ہوتی ہے۔ بعض مریضوں میں سارے پیٹ میں پھیلی ہوتی ہے نبض تیز پھیلی ہوئی ہوتی ہے جسم کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے پاخانہ بھی سیاہی مائل ہوتا ہے۔ قبض شدید ہوتی ہے اکثر بخار بھی ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض کتب میں ورم صلابت طحال کا عنوان لکھ کر اس کے اسباب علامات اور علاج لکھا ہوتا ہے۔ جو طبی تحقیقات خصوصاً قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق درست نہیں ہے۔

کیونکہ صلابت کسی بھی عضو میں ہو اس کا سبب خشکی سردی اور سوداویت کی شدت ہوتی ہے۔

یاد رکھیں خشکی سردی ہی ایک ایسی کیفیت ہے جس سے ہر قسم کی رطوبت جم کر سخت ہو جایا کرتی ہے مثلاً پانی جو سیال حالت میں ہوتا ہے۔ جب سرد ہو کر جمتا ہے تو پتھر کی مانند سخت ہو جاتا ہے۔

بالکل یہی صورت صلابت طحال میں واقع ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ ورم ہمیشہ کسی عضو کی کیمیائی یا مشینی تحریک میں ہوا کرتا ہے تسکین یا تحلیل کی صورت میں ورم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ورم صلابت طحال محال ہے۔ یعنی

کبھی نہیں ہو سکتا۔

علاج چونکہ صلابت طحال یا عظم طحال عضلاتی اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتا ہے اس لئے عظم طحال کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ او ادویہ سے کریں۔ قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی سہاگہ۔ معبر۔ گل بابونہ۔ رائی ہر ایک ہم وزن۔ پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک تا دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق اجوائن

نوٹ: مریض کو ایک دو پاخانے روزانہ آنے ضروری ہیں تاکہ طحال تحریک میں آکر اپنے اندر کے فضلات نچوڑ سکے اور پہلی حالت پر آسکے۔

ھوالشافی

افسنتین	نوشادر	مرچ سیاہ	ریوند خطائی
۱ حصہ	۲ حصہ	۱ حصہ	۳ حصہ

سب کو پیس کر ۵ گرین والا کیپسول بھر کر صبح دوپہر شام کھلائیں

نوٹ، اسی نسخہ کو ۵۰ گرام لیکر سرکہ ملا کر لئی سی بنالیں اور طحال پر لیپ کریں چند دنوں میں تلی سکڑ جائے گی۔

ھوالشافی

مازریون	انجیر	تخم کتان	شحم حنظل	ریوند خطائی
۲۰ گرام	۱۰ عدد	۵۰ گرام	۱ گرام	۳۰ گرام

سب کو پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔

ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق مکو، کاسنی یا عرق اجوائن سے کھلائیں۔

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہیں۔

فوائد نہایت اعلیٰ درجہ کا قاطع سودا و تیزابیت ہے۔ غلیظ سوداوی فضلات کو خارج کرتا ہے۔ مولد صفرا و حرارت ہے بے حد اعلیٰ درجہ کا ہاضم ہے۔

سدہ طحال

تعارف طحال میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں جس سے طحال میں درد ہونے لگتا ہے

اسباب عضلاتی اعصابی تحریک سے جب طحال و غدد جاذبہ میں تسکین ہو جاتی ہے تو اس کے فضلات کمزوری کی وجہ سے اخراج نہیں پاتے۔ سردی خشکی کی شدت سے یہی فضلات بستہ ہو جاتے ہیں جو سدوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔

علامات طحال میں جب سدے بن جاتے ہیں تو طحال جسم میں بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ اس میں درد بھی ہونے لگتا ہے۔ طحال میں سدوں کی وجہ سے اس کے افعال تقریباً رک جاتے ہیں سرخ ذرات خون نہیں بنتے۔ جس سے خون کی سرخی کم ہو کر جسم کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔

علاج طحال میں سدے چونکہ خشکی سردی تیزابیت و سودا کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ قانون مفرد اعضا اس کی وجہ عضلاتی تحریک قرار دیتا ہے اس لئے طحال کے سدوں کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ

اور ادویہ ہے۔ قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات طحال کے سدے کھولنے کے لئے بے حد مفید ہیں۔

یہ نسخہ بھی مجرب ہے۔

ھوالشافی

نوشادر ٹھیکری	سالٹ (میگنیشیا)	کونین سلفیٹ
۱۰ گرام	۵۰ گرام	ایک گرام
تیزاب گندھک	پانی	
۴ گرام	۲½ سو گرام	

ترکیب تیاری پہلے بوتل میں پانی بھر لیں اور کونین سلفیٹ ڈال دیں اس کے بعد بوتل ہلا کر تیزاب گندھک ملا کر خوب ہلائیں کہ کونین اچھی طرح حل ہو جائے پھر نوشادر اور سالٹ ملا کر خوب ہلائیں کہ سب یک جان ہو جائیں۔

مقدار خوراک نصف اونس سے ایک اونس دن میں دو بار کھانا کھانے کے بعد

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔

فوائد طحال کے سدے کھولنے کے لئے فوری اثر ہے مزمن بخار کا مؤثر علاج ہے۔ قبض کھولتا ہے۔

تلی کا ورم

یا

تلی میں خون جمع ہو جاتا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تلی میں اجتماع خون	احتقان الدم فی الطحال	کن جیشن آف دی سپلین

تعارف تلی میں کسی سبب سے خون جمع ہو جاتا ہے جس سے اس کی رنگت سرخی مائل ہو جاتی ہے۔

اسباب تلی کا عضوی سبب تلی کا ضرورت سے زیادہ تیز ہو جاتا جس سے تلی میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے اور اخراج کم ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ تلی میں اجتماع خون ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں ورم اور سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ سوزش تلی کی غدی عضلاتی تحریک شدید سے لاحق ہوا کرتی ہے اگر تلی پر چوٹ وغیرہ لگ جائے پھر بھی تلی میں ورم یا اجتماع خون ہو جایا کرتا ہے۔

علامات مریض کی بائیں پسلی کے نیچے درد ہونے لگتا ہے ہاتھ سے دبانے

سے درد زیادہ ہوتا ہے کسی قدر تلی بڑھی ہونے کی وجہ سے بائیں پسلیوں کے نیچے محسوس ہوتی ہے۔ مریض پانی کی پیاس محسوس کرتا ہے اور بار بار پانی پیتا ہے کبھی پاخانہ یا پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ کبھی نکسیر آتی ہے جسم کا رنگ کسی قدر پیلا اور پلپلا ہو جاتا ہے۔

علاج چونکہ غدی عضلاتی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا دیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

یہ نسخے بھی مفید ہیں

ھوالشافی گل مدار ، ریٹھا کا چھلکا ، الائچی خورد ، ہلدی ہم وزن۔

مقدار خوراک ¼ گرام سے نصف گرام

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں۔

فوائد غدد میں اجتماع خون کو کھینچ کر اعصاب و دماغ میں لانے کے لئے لاجواب ہے۔ بلڈ پریشر۔ درد سر اور ورم غدد جاذبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

لیپ برائے ورم طحال

ھوالشافی مکو سبز ۱۰ گرام ، کاسنی سبز ۱۰ گرام ، عنبر الفلاس ۳ گرام

ریوند چینی ۵ گرام ، پوست خشخاش ۵ گرام سب کو کھرل میں یک جان کر مقام طحال پر لیپ کریں لگتے ہی درد اور ورم کم ہونا شروع ہو جائے گا

خون کا سفیدی مائل ہو جانا

ڈاکٹری نام		طبی نام	اردو نام
LEUKAEMIA	لیوکیمیا	دم الابیض	خون کا پھیکا پڑ جانا

تعارف مریض کے خون سے سرخی ناپید ہو جاتی ہے اس کے ہاتھوں کے ناخن بالکل سفید ہو جاتے ہیں۔

اسباب قارئین خون کی سرخی خون کے سرخ اور سفید دانوں کے اعتدال پر قائم ہے اگر خون میں سرخ دانے کم ہو جائیں تو سفید دانوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے جس سے خون میں سرخی کی بجائے سفیدی آجاتی ہے۔

خون کی سفیدی کے اصل اسباب جاننے کے لئے ضروری ہے کہ خون کے سرخ سفید ذرات کی ماہیت ضرورت مقدار اور مقام پیدائش بتائے جائیں۔

خون کے سفید ذرات

خون کے سفید دانے اس کیلوس سے بنتے ہیں جو غذا کے ہضم ہونے کے بعد عروق ماساریقہ کے ذریعہ (غدد جاذبہ) جگر و خون میں جاتا ہے چونکہ عروق ماساریقہ اور غدد جاذبہ و طحال لبلبہ وغیرہ ایک ہی مزاج کے اعضا ہیں۔ اس لئے محققین ان

اعضا میں سفید ذرات کا بننا تسلیم کرتے ہیں۔ خصوصاً طحال کو سفید ذرات بننے والا آلہ تصور کیا جاتا ہے۔

سرخ ذرات خون

ہر ایک سرخ دانہ خون ایک خاص قسم کے بے رنگ مادہ پروٹین کا بنا ہوتا ہے اس کی ساخت یا بناوٹ خانہ دار ہوتی ہے جس کی ترکیب میں فولاد ہوتا ہے۔ چونکہ سرخ ذرات خون کی ساخت میں ارضی مادہ از قسم فولاد ہوتا ہے اسی نسبت سے محققین خون کے سرخ ذرات کی پیدائش استخوان انسان یعنی ہڈیوں کے گودا میں تسلیم کی جاتی ہے۔ جن کا براہ راست تعلق قلب و عضلات سے ہے۔ جب خون کے سفید ذرات ہڈیوں کے گودہ میں جاتے ہیں تو وہ وہاں کیمیائی تبدیلی کر کر ذرات سرخ خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں جب ہڈیوں کے بنائے ہوئے سرخ ذرات خون دوبارہ پھیپھڑوں میں آتے ہیں تو شوخ سرخ ہو جاتے ہیں جن پر خون کی سرخی قائم دائم رہتی ہے اس وقت عضلاتی اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے اگر بدقسمتی سے ہڈیوں کے گودہ میں سرخ ذرات کی بناوٹ میں کمی آ جائے تو خون کی سرخی کم ہو جاتی ہے۔

اس وقت غدی عضلاتی تحریک بڑھ جاتی ہے یعنی غدد جاذبہ طحال وغیرہ تیز ہو جاتے ہیں جس سے سفید ذرات خون کی مقدار میں بڑھ جاتی ہے۔

یاد رکھیں جب سودا اعتدال پر ہوتا ہے تو خون میں سرخی اعتدال پر رہتی ہے جب سودا میں کمی اور صفرا میں زیادتی ہوتی ہے تو خون کا رنگ زردی مائل پھیکا ہو جاتا ہے جس سے بدن کا رنگ بھی پھیکا پڑ جاتا ہے۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ جب رطوبات بلغم بڑھ جاتی ہے تو خون میں نہ سرخی رہتی ہے نہ زردی بلکہ جسم کا رنگ سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ مریض کو اٹھتے بیٹھتے چکر آتے ہیں۔ دل گھبراتا ہے ضعف وخفقان قلب کی شکایت ہوتی ہے۔ نقاہت بڑھ جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں عظم طحال ہو جاتا ہے بشدید حالتوں میں طحال کا وزن ۱۵ سے ۲۰ پونڈ ہو جاتا ہے۔

علاج اصل سبب تلاش کریں۔ اگر اعصابی تحریک تشخیص ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ دیں فوراً فولاد کے مرکبات کھلائیں۔

اگر غدی عضلاتی تشخیص ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ جس سے صفرا کا اخراج ہو۔ طحال کے سدے خارج ہوں اور اس کا حجم کم ہو۔

ہوالشافی برگ سداب، افسنتین، پودینہ، نمک طعام ہمنشہ ہر ایک ہم وزن۔ سب کو پیس کر نصف گرام سے ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار۔

ہوالشافی

کشتہ فولاد	سم الفار	ہلیلہ زرد	خولنجان
۵ حصہ	½ حصہ	۱۰ حصہ	۲۰ حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار

ہوالشافی سرخ مرچ۔ رائی۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ کچلہ۔ سم الفار

۱۲ حصہ۔ ۱۲ حصہ۔ ۸ حصہ۔ ۴ حصہ ½ حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں۔

ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔

بے حد مقوی دھڑک عضلات ہیں خون کی سرخی کا موثر علاج ہے تسکین قلب رفع کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

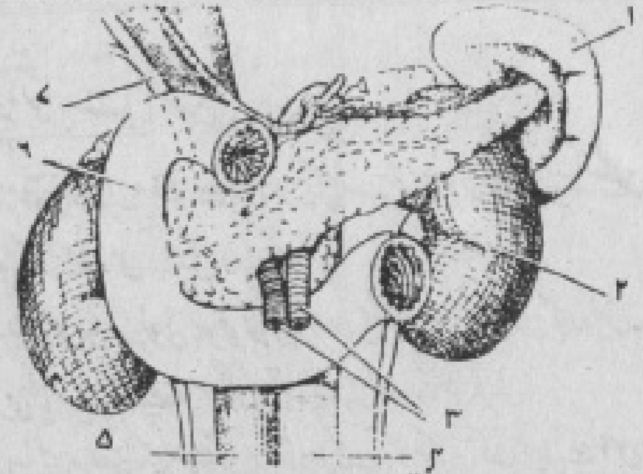
اگر مریض کو بواسیر خونی ہو تو بواسیر کا علاج کریں جریان خون کو روکیں۔ ایسے مریض کو بکری یا بھیڑ کے بچے کا جگر کا قیمہ پکا کر کھلانا چاہیے۔

کمی خون کے مریضوں کو سنکھیا (آرسنک) کا مرکب کھلانا چاہیے اس مقصد کے لئے لائکوار آرسینی کیلیس (عرق سنکھیا) بمقدار پانچ پانچ قطرے پانی میں ملا کر دن میں تین بار کھلائیں تقریباً ۲ یا ۳ ماہ جاری رکھیں۔

مریض کی غذا میں زیادہ تر مکھن۔ دہی اور لسی کا زیادہ استعمال کرائیں۔

بانقراس یا لبلبہ

تعارف اسے عرف عام میں لبلبہ یا پنکریاس بھی کہتے ہیں چونکہ یہ طحال کے ساتھ مثل گردن کے لگا ہوا دکھائی دیتا ہے اس لئے اسے عنق الطحال بھی کہتے ہیں۔ لبلبہ درحقیقت ایک قسم کا غدہ یا گلٹی ہے اس کی شکل کتے کی زبان جیسی ہوتی ہے اس کا طول ۶" عرض ½1" اور وزن ایک چھٹانک سے ساڑھے چھٹانک تک ہوتا ہے لبلبہ میں ایک نالی ہوتی ہے جو اس کے بائیں سرے سے شروع ہو کر اس کے دائیں سرے کی طرف آ کر اور پتہ کی نالی کے ساتھ مل کر بارہ انگشتی میں جا گھلتی ہے۔



بانقراس اور اس کے متعلقات

(۱) طحال (۲) بایاں گردہ (۳) بالائی ماساریقی عروق (۴) اورطی (۵) زیریں اجوف (۶) اثنا عشری (۷) مجریٰ صفراوی مشترک

لبلبہ کی اس نالی سے ایک رطوبت نکلتی ہے جو نشاستہ کو شکر میں تبدیل کرتی ہے۔ گھی۔ چربی وغیرہ کو ہضم کرتی ہے۔

لبلبہ کا کام

جب بھی کسی بڑے ڈاکٹر صاحب یا جدید قسم کے طبیب سے لبلبہ کے کام کے بارے پوچھا جائے تو وہ ایک ہی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ لبلبہ انسولین بناتا ہے جب لبلبہ کسی وجہ سے کمزور ہو جائے تو انسولین بنانا کم کر دیتا ہے۔ یا بند کر دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کی شوگر اعضاء میں جمع ہونے یا جذب ہونے کی بجائے براہ گردہ خارج ہونے لگتی ہے۔

لبلبہ کا انسولین نہ بنانا اور کمزور ہونے کی وجہ

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ لبلبہ ایک غدد جاذبہ ہے جو جگر کا کیمیائی عضو ہے۔ جب غدد ناقلہ (گردے) تیز ہو جاتے ہیں تو غدد جاذبہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ جس سے اگر لبلبہ کچھ انسولین بنائے بھی تو غدد ناقلہ اسے خون سے خارج کر دیتے ہیں۔ چونکہ شوگر اکثر ۴۰ سال بعد ہوا کرتی ہے اس لئے غدی اعصابی تحریک مسلسل ہوا کرتی ہے جلد ختم نہیں ہوا کرتی اور مریض موت تک اسی حالت میں اپنی زندگی گزار دیتا ہے۔

موجودہ شوگر کا ڈاکٹری علاج انسولین ہے جس مریض کو شوگر ہوتی ہے اسے انسولین کا ٹیکہ لگا دیتے ہیں۔ چونکہ انسولین لبلبہ کے ضعف یا کمزوری کو دور نہیں کرتی بلکہ جسم کی ضرورت میں خرچ ہو جاتی ہے اس لئے شوگر کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ لیکن ہٹنے کا نام نہیں لیتی۔

علاج

لبلبہ کی کمزوری کا علاج لبلبہ میں تسکین پیدا کریں۔ اس سے نہ تو مریض کو بلڈ پریشر ہو گا نہ بلڈ شوگر رہے گی۔

لیکن مروجہ علاج لبلبہ میں تحریک و تیزی پیدا کرنا سمجھا جاتا ہے۔ جس کے سائیڈ افیکٹ زیادہ ظاہر ہوتے ہیں یعنی جب انسولین یا ڈائنل دی جاتی ہے تو اس سے غدی عضلاتی تحریک پیدا ہوتی ہے جس سے فوری طور پر مریض کو آرام محسوس ہوتا ہے۔ لہٰذا مریض انہیں مدت تک مسلسل استعمال کرتا رہتا ہے جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ مریض کو پیشاب کم آنے

لگتا ہے۔

سر میں درد رہنے لگتا ہے۔ بلڈ پریشر ہوجاتا ہے۔ بلڈ شوگر بڑھ جاتی ہے دل گھبرانے لگتا ہے۔ چکر آتے ہیں۔ بعض دفعہ یرقان اصفر ہوجاتا ہے۔ بعض مریضوں کے چہرہ ہاتھ پاؤں پر اماسس آجاتا ہے۔ بعض کے جوڑوں میں ورم ہوکر درد ہونے لگتا ہے۔

لہٰذا مندرجہ بالا عوارضات سے بچنے کے لئے شوگر کے مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں۔ اگر خشک ادویہ کھلانی پڑیں تو عضلاتی اعصابی اقفہ یا ادویہ کھلا سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے نسخہ جات موجود ہیں۔ ضرورت کے مطابق کھلائیں اور خلق خدا کو مستفید کریں اگر بلڈ پریشر، گھبراہٹ اور ہاتھ پاؤں میں جلن ہوتی ہو تو یہ نسخہ کھلائیں

ہوالشافی قلمی شورہ۔ بندق۔ ریوند خطائی۔ نوشادر ہم وزن۔
سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔ شوگر، بلڈ پریشر اور اماس کے لئے لاجواب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ذیابیطس یا شوگر

تعارف گردوں اور مثانہ میں پیدا ہونے والی ایک علامت ہے جس میں میٹھا پیشاب کثرت سے آتا ہے اور شدت کی پیاس لگتی ہے

یادداشت ذیابیطس یونانی لفظ ڈایابیٹز سے بنایا گیا ہے جو کہ اس مرض کا موجودہ ڈاکٹری نام ہے۔

یاد رکھیں ذیابیطس کے لغوی معنی گذرنا ہے۔ چونکہ ذیابیطس کے مریض کو پانی پینے کے چند منٹ بعد پیا ہوا پانی براہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ اس لئے جس شخص کو پیاس کی شدت ہوتی ہے اور پیشاب کثرت سے آتا ہے اسے ذیابیطس کا مریض کہتے ہیں۔

بعض اطبائے ذیابیطس کے معنی دولاب یعنی رہٹ کو کہا ہے۔ چونکہ رہٹ کی ٹنڈوں یا لوٹوں میں کوئیں سے ایک طرف پانی بھرتا ہے اوپر آتے ہی نکل جاتا ہے۔ بالکل یہی صورت ذیابیطس کے مریض کی ہوتی ہے وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد گلاس بھر کر پانی پیتا ہے۔ دوسری طرف پانی ذرا سی تبدیلی کے بعد بذریعہ پیشاب خارج ہوجاتا ہے۔

ذیابیطس کے مریض کو میٹھا پیشاب خارج ہوتا ہے۔ جس کی عام شناخت یہ ہے کہ پیشاب پر چیونٹیاں جمع ہو جایا کرتی ہیں۔ اسی نسبت سے ایسے مریض کو شکر کا مریض یا ایلوپیتھی میں شوگر کا مریض کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاءٗ اور ذیابیطس کی اقسام

پیشاب میں شوگر آنا۔ قانون مفرد اعضاء تینوں تحریکوں۔ اعصابی۔ عضلاتی اور غدی میں آنا تسلیم کرتا ہے جس کی مختصر تشریح یوں ہے۔

قارئین خالق مطلق نے اس کائنات میں حیاتی مفرد اعضاء کی نسبت سے تین قسم کے مٹھاس (میٹھے) پیدا کئے ہیں جس وقت کوئی حیاتی مفرد اعضاء تیز ہو جاتا ہے تو جسم میں اس مزاج کا مٹھاس زیادہ جمع ہو جاتا ہے جو براہ بول خارج ہونے لگتا ہے۔

۱۔ نمکین کھاری والکائین میٹھاس اعصاب ودماغ کی تیزی سے بڑھ کر براہ پیشاب خارج ہوا کرتا ہے اس قسم کی مٹھاس۔ گنا۔ تربوز۔ کیلا۔ امرود وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

۲۔ ترش وتیزابی مٹھاس عضلات وقلب کی تیزی سے بڑھ کر براہ پیشاب خارج ہونے لگتا ہے اس قسم کا مٹھاس کینوں۔ مالٹا۔ انار ترش۔ آم انگور منقی میں پایا جاتا ہے۔

۳۔ گرم مٹھاس غدد وجگر کی تیزی سے بڑھ کر براہ بول خارج ہونے لگتا ہے۔ شہد اس مٹھاس کی سب سے اہم مثال ہے اس کے علاوہ غذا کھانے کے

بعد معدہ امعاء میں جو مٹھاس یا گلوکوز بنتا ہے وہ اسی قسم کے مٹھاس میں شامل ہے۔ زیادہ تر ذیابیطس کے مریض شوگر کی اس قسم میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جونہی مریض غذا کھاتا ہے تو تقریباً نصف گھنٹہ کے اندر پانی مانگنے لگتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد پیشاب کر لیتا ہے اور پھر پیاس لگتی ہے۔ پھر پانی پیتا ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام غذا براہ بول خارج نہیں ہو جاتی۔

شکر کی کیمیائی ترکیب

شوگر یا ذیابیطس کی اقسام کی تشریح اور ان کا علاج لکھنے سے قبل شوگر کی کیمیائی ترکیب بتانا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ اس کی ضرورت اور اہمیت کا پتہ لگ سکے اور اس کا علاج سمجھنے میں آسانی ہو۔

جاننا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے کاربن (کوئلہ) اور پانی کو ملا کر شکر بنادی ہے اگر شکر کو کسی برتن میں رکھ کر آگ پر گرم کریں تو حرارت سے اس کا پانی اڑ جاتا ہے اور باقی کاربن (کوئلہ) رہ جاتا ہے۔ یعنی شکر کا تجزیہ کریں تو وہ پانی اور کاربن میں متفرق ہو جاتی ہے

شکر کا بدن انسان میں مقام

جاننا چاہیے کہ عضلات ہی ہمارے جسم میں ایسے اعضاء ہیں جن کی غذا پانی اور کاربن ہیں دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ عضلات کاربن اور پانی کی ترکیب سے بنے ہوئے ہیں۔ جب کاربن جلتی ہے تو عضلات میں حرکت وتیزی

پیدا ہوتی ہے اور حرارت پیدا ہوتی ہے چونکہ عضلات میں شکر موجود ہوتی ہے اس لئے جب عضلات حرکت کرتے ہیں تو حرارت پیدا ہوتی ہے اور شکر کم ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عضلات کے کام کرنے یا حرکت کرنے سے شکر صرف ہوتی ہے۔ تو وہ کاربانک ایسڈ اور پانی میں منتشر ہو جاتی ہے اس وقت کاربانک ایسڈ گیس سانس کے ذریعے باہر خارج ہوتی ہے اور مسامات بدن کے ذریعہ پسینہ کی صورت میں پانی خارج ہو جاتا ہے

یاد رکھیں بحالت صحت خون میں ۱ سے ۱۵ فی صد یعنی ایک ہزار حصہ خون میں ایک یا ڈیڑھ حصہ شکر ہوتی ہے لیکن عضلات میں ۵، سے ۹ جز یعنی ایک ہزار حصہ خون میں ۵ سے ۹ حصہ شکر ہوتی ہے۔

ایک سوال

طالب علم کے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ خون کی نسبت عضلات میں کیوں اس قدر شکر زیادہ ہوتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے بدن میں عضلات ہی کو غیر معمولی محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے۔ اگر شکر کم ہو جائے تو ان کا کام رک سکتا ہے۔ جب کسی وجہ سے عضلات میں شکر کم ہو جاتی ہے تو خود عضلات تحلیل ہونے لگتے ہیں۔ جس سے شدید نقاہت اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ دل بیٹھ جاتا ہے۔

اسی حالت کو عرفِ عام میں ہارٹ فیل ہونا کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب انسولین اور ڈایانل وغیرہ کے کثرت استعمال سے خون و عضلات میں شکر کم ہوتی ہے۔ تو ذیابیطس قوما کا دورہ پڑ جاتا ہے ایسے

موقعہ پر ڈاکٹر حضرات گلوکوز یا چینی کے شربت کے گلاس پانی میں ملا کر پلاتے ہیں جس سے مرتا ہوا انسان منٹوں میں اچھا بھلا ہو جاتا ہے۔

اگر خون میں مناسب شکر رہے اور عضلات میں ضرورت کے مطابق سٹور ہوتی رہتی ہے۔ تو یہی شکر چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور عضلات موٹے اور فربہ ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ نشاستہ دار اغذیہ چاول مٹھائی اور دودھ وغیرہ کثرت سے کھاتے ہیں۔ وہ اکثر موٹے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ نشاستہ شکر میں چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے جو عضلات میں جمع رہتی ہے جس سے جسم سڈول خوبصورت اور چست رہتا ہے۔

خون میں بحالت صحت شکر کی مقدار

جاننا چاہیے صحت مند و تندرست انسان کے خون میں ۱۔ سے ۱۵۔ فیصد کی شکر موجود ہوتی ہے۔ اگر تندرست شخص ضرورت سے زیادہ شکر کھا لیتا ہے تو چونکہ اس کے غدد جاذبہ (لبلبہ طحال) غدد نا قلہ (گردے مثانہ) اور اعصاب و تندرست ہوتے ہیں تو وہ ڈالائد شکر کو گردے براہ بول خارج کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اپنی اصل مقدار (۱۔ سے ۱۵۔) تک نہ آ جائے۔

اس قسم کی خارج ہونے والی شوگر کو گلائیکوسوریا یا بول شکری کہا کرتے ہیں یہ مرض میں داخل نہیں ہے اس میں پیشاب بھی زیادہ اور بار بار نہیں آیا کرتا۔

مرض کی حالت میں شکر کی مقدار

ذیابیطس کی حالت میں خون میں شکر کی مقدار اس قدر بڑھ جاتی ہے

کرنی ہزار ایک یا ڈیڑھ حصہ ہونے کی بجائے ۲، ۳، ۴ ڈ تک ہو جاتی ہے جب شوگر کا مرض زوروں پر ہوتا ہے تو اگر مریض کی غذا سے میٹھے یا شکر یلے اجزاء بالکل نکال بھی دیئے جائیں۔ تب بھی پیشاب میں برابر شکر خارج ہوتی رہتی ہے ایسی حالت میں طبیعت مدبرہ بدن چربی اور گوشت کے اجزاء کو تحلیل کر کے ناقص شکر بنا کر خارج کرنے لگتی ہے۔ اس دوران کچے رسوب اور ایسی ٹون وغیرہ مرکبات بھی بن کر خارج ہونے لگتے ہیں۔

ایک سوال

مریض ہو یا طبیب ہر ایک کے ذہن میں بار بار یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اشخاص جنہیں شوگر نہیں آتی ان کے کونسے مفرد اعضا تیز یا درست ہوتے ہیں کہ باوجود شکر یا میٹھی چیزیں کھانے سے بھی انہیں شکر نہیں آتی۔

اس کے برعکس وہ اشخاص جنہیں پیشاب میں شوگر آتی ہے ان کے کون سے مفرد اعضا سست اور کمزور ہو جاتے ہیں

کہ انہیں میٹھی یا شکر یلی چیزوں سے سخت پرہیز کے باوجود مسلسل پیشاب میں شوگر آتی رہتی ہے اور خون میں بھی بڑھی رہتی ہے۔

اس سوال کا جواب ہر زمانہ کے طبی ماہرین ڈھونڈتے آئے ہیں۔ اور ڈھونڈ رہے ہیں لیکن نتیجہ ابھی تک صفر سے آگے نہیں بڑھا۔

مشاہدات و تجربات اس سلسلے میں بہت سے مشاہدات اور خطرناک

تجربات کئے گئے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں اشارات ضرور ملتے ہیں لیکن حقائق سامنے نہیں آئے۔

بعض حیوانات کے سینہ سے جگر کو نکال دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون میں جو شکر یا مٹھاس طبعی مقدار میں تھی وہ فوراً غائب ہو گئی۔ اس سے نتیجہ نکالا کہ خون میں شکر کا توازن جگر کے افعال طبعیہ سے قائم ہے۔ اور جن اشخاص کو شوگر آنے لگتی ہے ان کے جگر سست اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ پس جب کسی وجہ سے جگر کمزور یا سست ہو جاتا ہے وہ غذا سے شکر بنانے کا عمل (گلائیکو جینی عمل) جسے عرف عام میں شکر کبدی بنانا کہتے ہیں ناقص ہو جاتا ہے۔ اور اسے جزو بدن نہیں بنا سکتا۔

دماغ کا بطن چہارم

دماغ کے بطن چہارم میں ڈاکٹر کلاڈ برنارڈ ایک مقام تحقیق کیا ہے کہ اگر دماغ کے اس مقام پر سوئی چبھو دی جائے تو پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے اس کی وجہ بتائی گئی کہ اعصاب محرک شرائین میں تحریک ہو کر جگر کی رگیں پھیل جاتی ہیں اور جگر کے اندر خون زیادہ مقدار میں آ جاتا ہے جس کے ساتھ ہی شکری مادہ بھی زیادہ مقدار میں آ جاتا ہے کہ اسے جگر سنبھال نہیں سکتا۔ یا شاید جگر کا گلوکو جینی عمل یا فعل شکر انگوری کو شکر کبدی میں تبدیل کرنا اعصاب کے متعلق ہو۔ اس کا مرکز دماغ کے چوتھے بطن میں ہو۔

اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ اس مقام یا اس کے نزدیک پھوڑا یا رسولی ہونے سے بھی مرض ذیابیطس ہو جاتا ہے۔

لبلبہ کا نکلنا اور شوگر آنا

اگر کسی حیوان کے پیٹ میں سے لبلبہ نکال دیا جائے تو اس کے پیشاب میں فوراً شکر آنے لگتی ہے اس کے برعکس اگر لبلبہ تین حصہ کاٹ کر نکال دیا جائے اور ایک حصہ باقی رہنے دیا جائے۔ تب بھی شکر نہیں آتی۔ یا اگر لبلبہ کو پیٹ سے نکال کر جسم کے کسی اور حصہ میں سی دیا جائے یا پیوند کر دیا جائے تو بھی شکر نہیں آتی۔ مندرجہ بالا تحقیقات تجربات مشاہدات اور حقائق مخزن حکمت مصنفہ حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی کی کتاب سے تحریر کئے گئے ہیں۔

اب حکیم انقلاب صابر ملتانی کی تحقیقات درج کر رہا ہوں۔

غدد و جگر پر حکیم انقلابؒ کی تحقیقات کا نچوڑ

حکیم انقلاب استاد صابر ملتانیؒ جگر و غدد کے افعال یوں تحریر کرتے ہیں۔ "جگر غدہ ہونے کی حیثیت سے جسم انسان کے دیگر تمام غدد کی نسبت بہت بڑا ہے جس کی تشریح اور افعال طبی کتب میں تشریح سے درج ہیں۔ ہم یہاں اس کے تین افعال اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

۱۔ خون کو تکمیل تک پہنچانا اور اس کو سرخ رنگنا جب تک کیلوس کیموس جگر سے نہ گزرے اس وقت تک نہ وہ پختہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں سرخی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ صفرا بنانا۔ اور روغنی۔ لحمی اور شکری اجزا کا ہضم کرنا۔

۳۔ حرارت جسم کی حفاظت کرنا۔ اور ضرورت کے مطابق اس کو جسم میں تقسیم

کرنا۔ یہ سارے افعال اس کے ان خلیات سے انجام پاتے ہیں۔ جن سے وہ بنا ہوا ہے

اس کا دل دماغ سے گہرا تعلق ہے۔ جس کا ثبوت حجاب غشا اور عصبی ریشوں سے ملتا ہے جو اس میں پھیلے ہوئے ہیں۔

دل دماغ کے افعال کا اثر جگر پر پڑتا ہے اور اس کے افعال کا اثر ان پر پڑتا ہے۔ یہ حقیقت دیکھی گئی ہے کہ جن لوگوں کی جوانی دیر تک قائم رہتی ہے یا جن کی عمریں طویل ہوتی ہیں ان کے جگر اچھی حالت میں ہوتے ہیں۔ ان امور سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جگر کے افعال کی ذاتی درستی یا نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جگر کو قیام شباب اور طویل عمری میں گہرا تعلق ہے۔

غدد کی اقسام

غدد کی دو بڑی اقسام ہیں۔

۱۔ ایسے غدد جو رطوبات یا فضلات کو جسم سے باہر خارج کرتے ہیں جیسے جگر خون سے فضلات باہر خارج کرتا ہے ایسے غدد کو نالی دار غدد کہتے ہیں۔

۲۔ دوسرے وہ غدد ہیں جو کیمیائی طور پر اپنی رطوبات خون میں شامل کر دیتے ہیں جیسے طحال و لبلبہ وغیرہ۔

ان غدد کو بہت اہمیت دی جاتی ہے جن کی رطوبت خون میں شریک ہوتی ہیں۔ ان میں طحال۔ لبلبہ۔ غدہ ترسیمہ (تھائیرائیڈ گلینڈ) غدہ ترسیمہ کا شریک کار (پیرا تھائی رائیڈ گلینڈ) غدہ نخامیہ (پچوٹری گلینڈ) شریک ہیں۔ ان غدد سے جو رطوبت کیمیائی طور پر خون میں شریک ہوتی ہیں انہیں انگریزی میں ہارمونز کہتے ہیں۔

مثلاً غدہ ترسیہ کی رطوبات بند ہو جائیں تو کزازی تشنجوں سے ہی موت واقع ہو جاتی ہے۔ غدہ نخامیہ کی رطوبت بند ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے

کلاہ گردہ اپنی رطوبت بند کر دے تو ضعف قلب اور خرابی رنگ کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ طحال کی رطوبت اگر خون میں شامل نہ ہو تو خرابی ہضم، ضعف قلب رنگت میں سیاہی مائل اور مالیخولیا ہو جاتا ہے۔

لبلبہ کی رطوبت کے رک جانے سے ذیابیطس ہو جاتا ہے۔

تحقیقات کا نتیجہ

مندرجہ بالا مشاہدات اور تجربات اور تحقیقات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شوگر یا ذیابیطس چاہے کسی غذا دوا کے کثرتِ استعمال سے ہو چاہے کسی عضو کی خرابی سے ہو ہر صورت میں غدد جگر کے کیمیائی نظام (غدد جاذبہ) اور مشینی نظام غدد ناقلہ کے بگاڑ سے ہوا کرتی ہے۔

ان میں اگر غدد جاذبہ کے فعل اور نظام میں تیزی آجائے تو غذا میں کھائی ہوئی شوگر یا مٹھاس اور نشاستہ وغیرہ سے بنا ہوا گلوکوز غدد جاذبہ کی رطوبات (صفرا) سے تحلیل اور ہضم ہو کر جزو بدن ہوتا رہتا ہے۔

اس کے برعکس اگر جگر کے مشینی نظام کے فعل میں تیزی آجائے تو غدد جاذبہ کی پیدا کردہ رطوبات (صفرا) ضرورت سے زیادہ خون سے اخراج پانے لگتے ہیں۔ جس سے غذا میں کھائی ہوئی شوگر یا مٹھاس اور نشاستہ وغیرہ سے بنا ہوا گلوکوز خون میں تحلیل و ہضم ہو کر جزو بدن بننے کے قابل نہیں بنتا بلکہ خون میں کچا رہ جاتا ہے

طبیعت مدبرہ بدن اسے فالتو سمجھتے ہوئے گردوں اور مسامات کی راہ خارج کر دیتی ہے۔

حقیقت شوگر یا ذیابیطس

مندرجہ بالا حقائق سے ہم ذیابیطس یا شوگر کی ماہیت اور حقیقت کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔ اب ہمیں پوری طرح پتہ چل گیا ہے کہ جتنی بھی مقدار میں مٹھاس کھاتے ہیں یا غذا کے نشاستہ وغیرہ سے جتنا مٹھاس یا گلوکوز بنتا ہے سب کا سب غدد جاذبہ (لبلبہ و طحال) کی رطوبت ملنے سے جزو بدن (اعضاً کی غذا بننے) بننے کے قابل ہوتا ہے اور اعضاً کی غذا بنتا ہے جس سے اعضاً پوری طرح اپنی نشو و نما کرتے رہتے ہیں۔ یہی مٹھاس یا نشاستہ وغیرہ گلوکوز وغیرہ میں تبدیل ہو کر اور خون میں تحلیل و ہضم ہو کر چربی بنتے ہیں اور گوشت و عضلات میں سٹور ہوتے رہتے ہیں۔

چونکہ تمام کی تمام مٹھاس یا شوگر جزو بدن بن جاتی ہے اس لئے براہ گردوں کے پیشاب میں یا مسامات میں سے پسینہ کے ذریعے خارج نہیں ہوتی۔

اگر غدد جاذبہ کے افعال اعتدال پر رہیں تو صحت قابلِ رشک ہوتی ہے چونکہ حرارت عزیزی وافر مقدار میں ہوتی ہے۔ لہذا ایسا شخص اتنا صحت مند ہوتا ہے کہ ہر کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص کے چہرہ اور جسم پر نور برس رہا ہے۔

اگر غدد جاذبہ کے فعل میں ضرورت سے زیادہ تیزی آجائے تو صفرا و

حرارت کی مقدار خون و جسم میں بڑھ جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سرخ ذرات خون میں کم بنتے ہیں جسم کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے۔ اکثر مریضوں کو یرقان ہو جاتا ہے۔ دوران سر (چکر آنا)، گھبراہٹ، خفقان قلب، اسہال، تموج، وجع المفاصل اور بالوں کی کمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں پیشاب ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مجبوراً گردوں کو واشس کرانا پڑتا ہے۔ بعض مریض اتنے موٹے ہو جاتے ہیں کہ ان کے لئے اپنے جسم کا بوجھ اٹھانا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس اگر جگر کے مشینی نظام میں (غدد ناقلہ) ضرورت سے زیادہ تیزی آجائے تو صفراء و حرارت کا خون میں سے اخراج بڑھ جاتا ہے۔ صفراء کی پیدائش کم ہو جاتی ہے چونکہ صفراء و حرارت کا اخراج معدہ و امعاء میں بڑھ جاتا ہے اس لئے کھائی ہوئی غذا معدہ امعاء میں تین گھنٹے کی بجائے نصف گھنٹہ میں ہضم و تحلیل ہو جاتی ہے اور وہ اس قابل ہو جاتی ہے کہ اب اس کا معدہ امعاء میں ٹھہرنا فضول ہوتا ہے۔ لہذا طبیعت مدبرہ بدن عروق ماساریقا کے ذریعہ خون میں داخل یا جذب کرانا چاہتی ہے لیکن اس غذائی ہضم شدہ مواد کا قوام گاڑھا ہوتا ہے جسے غدد جاذبہ یا عروق ماساریقا جذب نہیں کر سکتے۔ طبیعت مدبرہ بدن باہر سے پیاس کی صورت میں پانی طلب کر لیتی ہے۔ چنانچہ مریض کو پیاس لگتی ہے۔ لہذا وہ پانی پیتا ہے کچھ کیلوس تو پتلا ہو کر جذب ہو جاتا ہے۔ لیکن باقی گاڑھا ہوتا ہے۔ لہذا چند منٹ بعد مزید پیاس لگتی ہے اور مریض بامر مجبوری ایک دو گلاس پانی پیتا ہے جس سے معدہ امعاء کا کیلوس پتلا ہو کر اور عروق ماساریقا کے ذریعہ جذب ہو کر خون میں

چلا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام کیلوس ختم نہیں ہو جاتا۔ جب معدہ امعاء میں کیلوس ختم ہو جاتا ہے تو پیاس لگنا بند ہو جاتی ہے۔ یا مر جاتی ہے۔

دوسری طرف پانی سے بار بار پتلا کیا ہوا جو کیلوس خون میں جا کر دورہ کر رہا ہوتا ہے اسے اب ہضم و تحلیل ہو کر جزو بدن بننا ہوتا ہے۔

لیکن

بدقسمتی سے غدی اعصابی تحریک اور غدد ناقلہ کی تیزی کی وجہ سے صفراء کی خون میں کمی ہو چکی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ امعاء سے آیا ہوا کیلوس کیموس صفراء کی کمی کی وجہ سے خون کے اندر پوری طرح ہضم یا تحلیل ہو کر جزو بدن بننے کے قابل نہیں بنتا۔ لہذا خون کا یہ کچا مواد براہ گردوں اور مسامات خارج ہونے لگتا ہے۔ چونکہ خون میں آیا ہوا کیلوس کیموس اپنی ماہیت میں شیریں اور میٹھا ہوتا ہے۔ اس لئے جب وہ براہ بول خارج ہوتا ہے تو وہ پیشاب کو میٹھا کر دیتا ہے جب پیشاب ٹسٹ کیا جاتا ہے تو شوگر نکلتی ہے۔ چونکہ پانی بار بار پیا ہوتا ہے۔ اس لئے پیشاب بار بار آتا ہے اور مقدار میں بھی زیادہ آتا ہے۔ اسی حالت کو اطباء ذیابیطس یا شوگر آنا کہتے ہیں۔

ذیابیطس میں بھوک پیاس، ہضم جذب کے افعال

قارئین جگر و غدد و جاذبہ کے افعال کے متعلق جو کچھ پڑھا ہے وہ افعال اس وقت ہی ممکن ہیں کہ بھوک لگے غذا کو معدہ امعاء کے غدد ہضم کریں پھر اس کا لطیف حصہ خون میں جذب ہو۔

لہذا ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ بھوک پیاس کیوں لگتی ہے غذا میں کون کون سی تبدیلیاں آتی ہے۔

بھوک پیاس کی حقیقت

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب اعضائے جسم کی غذا خون میں کم ہو جاتی ہے تو بدل ما تحلیل پورا کرنے کے لئے طبیعت مدبرہ بدن معدہ و امعا میں غذا کی طلب کا احساس بھوک پیاس کی صورت میں پیدا کر دیتی ہے جس سے انسان ضرورت کے مطابق کھاتا پیتا ہے۔

یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ بھوک غذا کی کمی اور پیاس پانی کی کمی پوری کرنے کے لئے لگتی ہے۔

یاد رکھیں بھوک کا تعلق عضلات و سودا سے ہے جب تک معدہ و امعا میں تیزی پیدا نہ ہو اور ترشی و تیزابیت نہ بڑھے بھوک نہیں لگ سکتی۔ اور جب تک معدہ امعا کے غدد میں تیزی اور صفرا نہ گرے اس وقت تک غذا تحلیل ہضم نہیں ہو سکتی۔

ہضم غذا

غذا میں نباتاتی۔ حیوانی۔ لطیف ثقیل ہر قسم کی اغذیہ اشیا شامل ہیں جب غذا منہ میں چبائی جاتی ہے تو لعاب دہن اس کے نشاستہ کو ایک قسم کی شکر (مالٹوز) میں تبدیل کر دیتا ہے اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ ہضم غذا کا ہونا درحقیقت منہ سے شروع ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں غذا کے لئے یہی کافی نہیں کہ وہ ہضم ہو جائے بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جسم میں جذب ہو جائے تاکہ وہ بدل ما تحلیل بن سکے۔ چنانچہ جسم میں جو عمل انجذاب یا استصاص ہوتا ہے اسے اطبائے متقدمین اطبائے یونان نے قوت جاذبہ کا فعل بتایا ہے۔ اس قوت سے غذا کے بہت سے جوہر اور کیمیائی عناصر بشکل محلول خون میں داخل ہوتے ہیں۔

آپ تشریح معدہ میں پڑھ آئے ہیں کہ معدہ آنتوں کی ساخت میں چار چار طبقات ہوتے ہیں اور ان کے اندرونی دو طبقات میں تو بہت سے چھوٹے چھوٹے غدد پائے جاتے ہیں جن کی رطوبت (صفراوی رطوبت) تراوش پا کر غذا کو ہضم کرتی ہے۔ یہ منہضم غذا دو طریق سے جسم میں جذب ہوتی ہے ایک تو عروق دمویہ (اور وہ معدیہ و معویہ) شعبہ ہائے باب الکبد۔ دوسرے بذریعہ عروق جاذبہ خون میں جذب ہوتی ہیں۔

جب غذائی جوس کیلوس بن کر جگر میں پہنچتے ہیں تو وہاں مزید پختہ اور لطیف ہو کر سرخ رنگت اختیار کرکے خون میں چلے جاتے ہیں۔

ہاضمہ کا ایک اور عمل

جب غذائی جوس کیلوس وغیرہ کی صورت میں براہ جگر خون میں پہنچ جاتا ہے تو اس میں تحلیل اور ہضم کا عمل ایک بار پھر ہوتا ہے جس کا مقصد اس آئی ہوئی غذا کو جزو بدن بنانا ہے۔ اسے اطباء ہضم عروقی بھی کہتے ہیں۔ یہاں بھی یہ غذا غدد و جگر کی رطوبت (صفرا) سے تحلیل و ہضم ہوتی ہے۔ جس کا زیادہ حصہ جزو بدن (اعضائے جسم کی غذا) بن جاتا ہے اور باقی براہ پسینہ

و بول خارج ہو جاتا ہے۔

قارئین اب تک غدد جاذبہ۔ طحال۔ لبلبہ کے طبعی افعال۔ بھوک۔ پیاس ہضم۔ جذب۔ خون کا بننا اور جزو بدن بننے کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

لیکن

یہ فطری عمل ہے کہ ہر جاندار غذا کھاتا ہے۔ وہ اس کے بعض حصہ کو جزو بدن بنا لیتا ہے باقی کو بصورت فضلہ (فاضل) باہر خارج کر دیتا ہے۔

بالکل

یہی صورت ہمارے بدن کے مفرد اعضا کی ہے۔ یعنی یہ غذا کھاتے ہیں اس سے اپنی نشو و نما کرتے ہیں۔ فاضل مواد کو خارج از بدن کرتے رہتے ہیں اس طرح زندگی کی گاڑی تندرستی کی حالت میں رواں دواں رہتی ہے۔

بدن کے فضلات خارج کرنے والے مفرد اعضا

بدن کے فضلات خارج کرنے والے مفرد اعضا میں جگر۔ گردے مثانے پستان۔ رحم۔ مقعد اور مسامات جسم وغیرہ شامل ہیں۔ چنانچہ جگر فاضل صفرا کو پتہ کے ذریعہ باہر خارج کرتا رہتا ہے۔ گردے پیشاب بنا کر براہ مثانہ فضلات کو باہر خارج کرتے رہتے ہیں۔ پستان دودھ بنا کر خارج کرتے ہیں رحم ماہواری (حیض) کی صورت میں خارج کرتا۔ مقعد کی راہ پاخانہ اور مسامات کی راہ پسینہ کی صورت میں فضلات خارج ہوا کرتے ہیں۔

اگر اخراج کے اعضا بھی اعتدال پر کام کرتے رہیں تو صحت قابل رشک، جوانی قابل دید اور جسم پرسکون رہتا ہے۔

بدقسمتی سے اگر

غدد جاذبہ یا غدد ناقلہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو ان کے افعال بھی غیر طبعی ہو جائیں گے اور مندرجہ ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

شوگر یا ذیابیطس کے مریض کی مخصوص تشخیصی علامات

شروع شروع میں ذیابیطس کے مریض کو عام حالت سے قدرے زیادہ پیاس لگتی ہے۔ معمول کی نسبت پیشاب بار بار زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ اکثر رات کو بھی ایک دو بار آنے لگتا ہے۔ مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔

جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے علامات میں بھی شدت ہوتی جاتی ہے منہ باوجود پانی پینے کے خشک رہتا ہے۔ جتنا پانی پیتا ہے اس سے زیادہ پیاس لگتی ہے۔ منہ کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ سانس کے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو میٹھی میٹھی بو آتی ہے۔ بھوک زیادہ لگتی ہے بار بار کھانا کھاتا ہے۔ لیکن بھوکا ہی رہتا ہے۔ بعض دفعہ بھوک کا ہوکا ہو جاتا ہے۔ یعنی ادھر کھایا، ادھر پھر بھوک لگ گئی۔ اس کے باوجود مریض کا ہاضمہ خراب نہیں ہوتا۔ لیکن قبض رہتی ہے۔ بعض دفعہ کثرت بول سے آنتوں میں فضلات بہت کم آتے ہیں۔ رطوبات کی کمی کی وجہ سے اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ بڑی مشکل سے پاخانہ آتا ہے۔ مجبوری کی صورت میں انیما بھی کرنا پڑتا ہے۔ حرارت عزیزیہ کے کثرت اخراج کی وجہ سے جسم کا درجہ حرارت صحت کی نسبت کم ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں۔ مگر ہتھیلیاں اور پاؤں جلتے اور گرم ہوتے ہیں۔ قلب کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔

اگر مرض شدت اختیار کر جائے تو پیشاب بار بار اور کثرت سے آنے لگتا ہے اس میں شکر ۲ یا ڈھائی فیصد ہوتی ہے۔ انتہائی شدید حالتوں میں اسے بارہ فیصد تک ہو جاتی ہے پیشاب سے میٹھی بو آتی ہے اور اس پر چیونٹیاں آتی ہیں۔

مریض دن رات میں پانچ سے سات کلو سے بھی زیادہ پیشاب کرتا ہے پیشاب میں شکر کی وجہ سے اس کا وزن متناسبہ ۱۰۳۰ سے ۱۰۶۰ تک ہو جاتا ہے۔ جس کا اندازہ مقیاس البول (یورین میٹر) سے کیا جاتا ہے۔ رات کے پیشاب کے نسبت دن کے پیشاب میں شکر زیادہ آیا کرتی ہے اور پیشاب بھی دن کو زیادہ اور رات کم آیا کرتا ہے۔

پیشاب میں شکر کے علاوہ یوریا اور فاسفیٹس کا اخراج بھی بڑھ جاتا ہے، چونکہ غدہ جاذبہ میں کمزوری کی وجہ سے رطوبات کے رکھنے کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اس لئے منی کا اخراج بھی جلد ہونے لگتا ہے امساک تقریباً ختم ہو جاتا ہے منی کا قوام پتلا ہو جاتا ہے اور اس کی پیدائش میں بھی کمی آجاتی ہے اور مریض نامردی کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

عورتوں میں حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ موتیا بند ہو بینائی ناقص یا زائل ہو جاتی ہے آخر میں مرض تپ دق وسل یا نمونیا، شدید ضعف، کثرت اسہال یا ذیابیطس قوما ہو کر مریض انتقال کر جاتا ہے۔

انجام ذیابیطس

اس مرض کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ۴۰ سال سے کم عمر کے مریض اکثر جلد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس ۴۰ سال سے زائد یا بوڑھوں کو جب یہ مرض ہو جاتا ہے

تو انجام خراب نہیں ہوتا۔ عموماً معمولی علاج سے صحت یاب رہتے ہیں۔

شکر کا آنا یک دم بند ہو جانا

جب یک لخت پیشاب میں شکر آنا بند ہو جائے یا انسولین وغیرہ کا ٹیکہ لگنے سے یک دم شوگر ختم (نیوٹرل) ہو جائے تو ذیابیطس قوما ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

شوگر کے مریض کی چند خصوصیات

شوگر کے مریض کو کبھی بے خوابی نہیں ہوتی

نیند کے متعلق یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب تک انسانی دماغ میں سکون واقع نہ ہو اس وقت تک نیند نہیں آیا کرتی قانون مفرد اعضاء کی رو سے غدی تحریک سے دماغ میں سکون ہوتا ہے اس لئے شوگر کے مریض کو عام لوگوں کی نسبت نیند زیادہ آیا کرتی ہے۔

شوگر کے مریض کو کبھی بدہضمی نہیں ہوتی

یاد رکھیں کہ غذا ہضم کرنے کے لئے حرارت و صفرا کی ضرورت ہوتی ہے۔ شوگر کے مریض کے معدہ امعاء میں صفرا تندرستی و طبعی حالت سے زیادہ ہوا کرتا ہے لہٰذا مریض جونہی غذا کھاتا ہے وہ فوراً تحلیل و ہضم ہو کر خون میں جذب ہو جاتی ہے یاد رکھیں غذائی بدہضمی تو اس وقت ہوا کرتی ہے جب غذا معدہ امعاء میں دیر تک ہضم و تحلیل ہوئے بغیر پڑی رہتی ہے اور اس میں خمیر و تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔

شوگر کے مریض مسلسل کمزور ہوتے جاتے ہیں

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ انسان جسم کو باہر سے کھائی ہوئی غذا جزو بدن بن کر ہی قوت و طاقت دیتی ہے۔ بدقسمتی سے شوگر کے مریض میں یہ جزو بدن بنے بغیر براہ بول خارج ہوتی رہتی ہے اعضائے جسم بار بار غذا کی طلب بھوک کی صورت میں کرتے رہتے ہیں چونکہ شوگر کے مریض کی کھائی ہوئی غذا کا زیادہ حصہ جزو بدن بنے بغیر خارج ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کا جسم مسلسل کمزور ہوتا جاتا ہے۔

۴۰ سال بعد انسانی دماغ کا گھٹنا اور رطوبت عزیزی کی پیدائش بند ہو جانا

اناٹومی اور فزیالوجی کے ماہرین نے تحقیق کیا ہے کہ پیدائش انسان سے ہی انسانی دماغ رطوبت عزیزی پیدا کرتا رہتا ہے جس سے انسانی جسم کی نشوونما جاری رہتی ہے۔ ۴۰ سال بعد انسانی دماغ اپنے وزن اور حجم میں کم ہونے لگتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہر سال ایک اونس (ڈھائی تولہ) وزن میں دماغ گھٹتا ہے۔ لہٰذا رطوبت عزیزی کی پیدائش ضرورت کے مطابق نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے خون و جسم میں رطوبت کی کمی اور گرمی خشکی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا رطوبت عزیزی جو غذائی جوس کو پتلا کر کے جذب ہونے کے قابل بناتی تھی نہیں بنا سکتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے مریض جب غذا کھاتا ہے تو اسے غذائی جوس کو پتلا کرنے کے لئے پانی کی پیاس لگتی ہے۔ جب تک غذائی جوس خون میں جذب نہیں ہو جاتا پیاس لگتی رہتی ہے۔

چونکہ رطوبت عزیزی اعصابی و دماغی کمزوری کی وجہ سے مسلسل کم بنتی ہے پہلے کی طرح پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے تمام عمر عارضی طور پر پانی کے ذریعہ اس کی کمی کو پوری

کرنے کے لئے ناکام کوشش کرتا رہتا ہے جو اس کے لئے باعث نقصان اور شوگر یا ذیابیطس کا سبب بنا رہتا ہے۔

شوگر کے مریض کے خون میں صفرا ضرورت سے کم ہی رہتا ہے

قارئین جب غدی اعصابی تحریک ضرورت سے بڑھ جاتی ہے تو صفرا کا اخراج ضرورت سے زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صفرا معدہ امعا میں تو زیادہ رہتا ہے جس سے ہاضمہ کا فعل پہلے سے تیز ہو جاتا ہے اس کے برعکس جو غذائی مواد معدہ امعاء سے ہضم ہو کر خون میں شامل ہوتا ہے وہ خون میں جزو بدن بننے کے لئے صفرا کا محتاج ہوتا ہے۔ خون میں صفرا کم ہونے کی وجہ سے غذائی مواد کا زیادہ حصہ جزو بدن بننے کے قابل نہیں ہوتا لہٰذا وہ بیچارہ جاتا ہے جسے گردے فاضل مواد سمجھتے ہوئے براہ بول خارج کر دیتے ہیں۔

شوگر یا ذیابیطس کا علاج

چونکہ شوگر یا ذیابیطس قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق جگرو غدد کی مشینی تحریک غدی اعصابی یا غدی عضلاتی کے فعل کی تیزی سے ہوا کرتی ہے۔ صفرا کا اخراج ضرورت سے زیادہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں سستی اور کمزوری ہوتی ہے۔ دوسری طرف قلب و عضلات میں شدید تحلیل ہو رہی ہوتی ہے۔

لہٰذا قانون مفرد اعضاء ذیابیطس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا و دوا دینے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت یہ خصوصیت بے مفید رہتی ہے جب شوگر کے ساتھ ہائی بلڈ پریشر، بلڈ شوگر اور خفقان قلب

کی وجہ سے مریض کا دل رک رہا ہے یا یک لخت شکر کا آنا موقوف ہو گیا ہے جس کی وجہ سے انسولین یا ایسی ہی کوئی دوا ہوتی ہے۔ چونکہ ذیابیطس کی شدید حالتوں میں شوگر کا اخراج بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے انہیں شکر یا میٹھی چیزیں مکمل طور پر بند نہیں کرنی چاہیں۔ بلکہ نشاستہ دار چیزیں تو ضرور کھلائیں۔

علاج میں اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جسم گھٹنے نہ پائے یعنی وہ لاغر اور کمزور نہ ہونے پائے خواہ پیشاب میں تھوڑی سی شوگر آتی ہی رہے۔

مریض کو نفسیاتی طور پر پریشانی یا رنج وغم۔ فکر و تردد سے محفوظ کریں کیوں کہ ان جذبات سے یہ مرض بہت بڑھتا ہے۔

چونکہ ذیابیطس حقیقی کا مریض صفرا کا مریض ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے مریض کو چند دن گرم چیزیں کھلا دیں۔ تو ہاتھ پاؤں میں جلن اور پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ مریض گرمی و حرارت کم کرنے کے لئے بار بار نہاتا ہے یا ہاتھ پاؤں پر پانی ڈالتا ہے جس سے مزید مسامات بند ہو کر بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا بار بار ٹھنڈا پانی جسم پر نہ ڈالنے دیں۔ تاکہ مسامات کھلے رہیں۔

شوگر کا مریض اگر روزانہ کھانے تب بھی جسم حرارت بڑھ جاتی ہے جس سے ہاتھ پاؤں جلتے ہیں۔ مریض ہاتھ پاؤں پر سرد پانی ڈالتا ہے یا بار نہاتا ہے پانی ڈالتے یا نہاتے وقت تو سکون محسوس کرتا ہے لیکن چند ہی منٹ بعد پھر پہلے سے زیادہ بے چینی اور حرارت معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا مریض کو بار بار نہانے یا سرد پانی پینے اور ڈالنے نہ دیں۔ اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت تجویز کردہ یہ نسخہ کھلائیں

ھوالشافی : صندل سفید۔ تخم کاہو۔ تخم خرفہ۔ کشنیز خشک۔ طباشیر۔ گلِ ہر ایک ہم وزن

مقدارِ خوراک : ایک سے تین گرام صبح دوپہر شام ہمراہ آب انار یا

آب انار دانہ ۵، گرام

ھوالشافی : قلمی شورہ ۱۰ حصہ - نوشادر ۲ حصہ - مرچ سیاہ ۱ حصہ

سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام جوشاندہ بزوری اشربت بزوری کا نسخہ)۔

نوٹ اگر اس نسخہ کے ساتھ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا اعصابی عضلاتی ملین نسخہ کرائیں تو بے حد مفید ہے۔ ذیابیطس قوما کے دوروں کو روکنے میں فوری اثر ہے

ذیابیطس کی شدید حالتوں کا علاج

بعض دفعہ غدد ناقلہ کا فعل اتنا تیز ہو جاتا ہے کہ روزانہ ۵، ۷ کلو پیشاب آنے لگتا ہے۔ کیونکہ مریض پانی بھی زیادہ پیتا ہے جو جسم کی چربی اور شکر کو حل کر کے خارج کر رہا ہوتا ہے اس لئے مریض دنوں میں کمزور ہو جاتا ہے۔ بعض حالتوں میں مر بھی جاتا ہے اسی شدید حالت میں اگر مزید حرارت اخراج کی جائے تو جو اعصابی ادویہ سے ہی ہوتی ہے اب یہ درست علاج نہیں ہوگا۔

بلکہ

ایسی صورت میں دو طریق اپنائے جائیں یا تو غدی عضلاتی اغذیہ وادویہ جو محرک غدد جاذبہ ہیں کھلائی جائیں جو ایک طرف صفرا پیدا کریں۔ دوسری طرف اس کا اخراج روکیں۔

یا

عضلاتی اعصابی اغذیہ وادویہ کھلائیں جو فوری طور پر غدد ناقلہ میں تسکین پیدا کر دیں جس کے استعمال سے کثرت بول، بھوک کی زیادہ گھبراہٹ بے چینی رفع ہو جاتی ہے

غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کیا شوگر زائل ہو جاتی ہے؟

ہاں غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ میں پیشاب اور خون میں شوگر زائل کرنے کی صفت بدرجہا اتم موجود ہوتی ہے۔ کیونکہ جب غدد جاذبہ (لبلبہ و طحال) کا فعل درست ہوتا ہے یا کر دیا جاتا ہے تو شوگر یا مٹھاس خون میں خارج ہونے کی بجائے لبلبہ و طحال کی رطوبات کے ملنے سے تحلیل ہو کر جزو بدن بننے کے قابل ہو کر چربی بنتی ہیں اور کچھ عضلات میں سٹور ہو جاتی ہے چونکہ خون میں خارج ہونے کے لئے نہیں بچتیں اس لئے مریض کے پیشاب میں بھی خارج نہیں ہوتیں۔

انسولین یا ڈایانل وغیرہ لبلبہ وغیرہ کے ہی مرکبات ہیں ان کے استعمال سے نشاستہ وغیرہ کی شکر اور غذائی گلوکوز وغیرہ خون سے اعضا میں جذب ہو جاتیں ہیں۔ لہٰذا ان کے استعمال سے ایک طرف فالتو شکر نہیں بچتی دوسرے اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند دنوں کے اندر ہی شوگر پیشاب اور خون میں زائل ہو جاتی ہے جس سے مریض سکھ کا سانس لیتا ہے۔ پیاس بجھ جاتی ہے۔ پیشاب کی کثرت رک جاتی ہے۔ چند دنوں کے اندر مریض چنگا بھلا ہو جاتا ہے۔

انسولین اور ڈایانل عارضی علاج ہیں

جاننا چاہیے کہ لبلبہ اور طحال وغیرہ کی رطوبات ہی انسولین کہلاتی ہیں جب لبلبہ اور طحال کمزور ہو جاتی ہیں تو ان کی رطوبات پہلے کی طرح پوری مقدار میں خون میں شامل نہیں ہوتیں تو ذیابیطس شکری کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ اگر دوبارہ لبلبہ اور طحال اپنی انسولین خون میں شامل کرنے لگ جائیں تو شوگر کا علاج مستقل طور پر ہو سکتا ہے۔

لیکن انسولین اور ڈایانل لبلبہ کی رطوبت کے طور پر تو خون میں داخل کی جاتی ہیں۔ جس سے عارضی افاقہ ہو جاتا ہے۔ شوگر کے علاج میں چاہیئے تو یہ تھا کہ غدد جاذبہ کے فعل کو اعتدال پر لایا جاتا ہے۔ جس سے لبلبہ خود اپنی انسولین بنا بنا کر خون میں داخل کرتا اور انسولین کی کمی پوری ہوتی رہتی۔

اب جب کہ بنی بنائی انسولین خون میں چلی جاتی ہے تو لبلبہ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ انسولین بنائے۔ لہٰذا وہ بار بار انسولین ملنے کی صورت میں پہلے سے بھی زیادہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور مزید انسولین بھی نہیں بناتا۔ یہی وجہ ہے کہ جس شخص کو ایک دفعہ انسولین لگنی شروع ہو جائے یا ڈایانل کھانی شروع کر دے تو تمام عمر کا روگ لگ جاتا ہے چونکہ لبلبہ طحال و غدد جاذبہ مسلسل کمزور ہوتے جاتے ہیں اس لئے انسولین یا ڈایانل کی مقدار مسلسل بڑھانی پڑتی ہے اگر کم کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر اسی طرح پیاس گھبراہٹ بے چینی اور کثرت بول کی شکایت ہو جاتی ہے اور پہلے سے بھی زیادہ شوگر کا اخراج ہونے لگتا ہے۔

شوگر کے علاج میں غلط فہمیاں

ہزاروں سال پہلے شوگر کا یہ روگ بدقسمت انسان کو چمٹا چلا آیا ہے۔ شوگر کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اس کا علاج بھی ہوتا آیا ہے۔ بدقسمتی سے اب تک مستقل علاج دریافت نہیں ہو سکا۔ جب بھی کوئی مریض ملتا ہے اس کا یہی مطالبہ ہوتا ہے کہ حکیم صاحب ایسی جادو اثر پڑیا دیں کہ پڑیا کھاتے ہی شوگر غائب ہو جائے دوسری طرف حکیم صاحب بھی تریاق صفت نسخوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ نئے نئے نسخوں کو شوگر کے مریضوں پر آزماتے ہیں لیکن تا حال ناکام و نامراد ہیں

شوگر کے علاج میں ہر قسم کا میٹھا روکنا زبردست غلط فہمی ہے

جب بھی کوئی مریض ڈاکٹر یا حکیم کے پاس آ کر کہتا ہے کہ مجھے شوگر ہے تو اسے ہر قسم کی میٹھی چیزیں (اعصابی۔ عضلاتی۔ غدی مٹھاس) کھانے سے سخت منع کر دیا جاتا ہے لیکن ہر قسم کا میٹھا روکنا مریض پر ظلم ہے۔

کیونکہ مریض یا تو غدی تحریک میں مبتلا ہوگا تو اسے گرم میٹھے سے روکنا ہوگا یا شوگر کا باعث اعصابی تحریک ہوگی تو الکلائیں یا کھاری میٹھا روکنا ہوگا۔ یا عضلاتی اعصابی تحریک سے شوگر آ رہی ہوگی۔ تو ترش میٹھا روکنا ہوگا

قارئین جب شوگر کے مریض کو شدید کمزوری اور ضعف ہو رہا ہو۔ روزانہ چھ سات کلو پیشاب آتا ہے۔ پیاس بہت زیادہ لگ رہی ہو۔ شوگر کے اخراج کی وجہ سے جسم دبلا پتلا ہو رہا ہو تو جگر و غدد جاذبہ کے کیمیائی افعال کو تیز کرنا چاہیے ایسے موقع پر یہ نسخے استعمال کریں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہے۔ ضرورت کے مطابق شدید ملین مسہل تریاق کھلا سکتے ہیں۔ مقویات میں جوارش وغیرہ کھلائیں ان کے علاوہ یہ نسخے بھی مفید ہیں۔

حب مقوی خاص

ھو الشافی

رائی	مرچ سرخ	کشتہ ازاراقی	کشتہ فولاد	سم الفار
120 گرام	120 گرام	30 گرام	40 گرام	3 گرام

ترکیب تیاری سب ادویہ کو باریک کر کے پیس کر سم الفار الگ باریک شدہ

میں ملا لیں اور حب نخودی گولیاں بنا لیں۔

مقدار خوراک ایک تا دو گولی گولی صبح دوپہر شام قہوہ اجوائن پودینہ۔

شدید پیاس روکنے کے لئے

ھو الشافی 6 عدد سرخ مرچ ایک کلو پانی میں رات بھگو دیں صبح دوپہر شام گلاس، گلاس پانی پلائیں ہیضہ کے مریض کو بھی پلائیں۔ فوراً پیاس رک کر ہیضہ کو ختم کرتا ہے۔

ھو الشافی

جوان بکرے کا پتہ	مرچ سیاہ
ایک عدد	بکرے کے پتے کے برابر وزن

ترکیب تیاری بکرے کے پتے سے صفرا نکال لیں اس کے برابر کالی مرچ باریک مرچ ڈال کر خوب رگڑائی کریں۔ جب پتے کا پانی خشک ہو جائے تو حب بقدر نخود بنا لیں۔

ترکیب استعمال ایک تا دو گولی مرض کی شدت کے مطابق دن میں تین بار کھلائیں

فوائد خون میں صفرا کی مقدار بڑھاتا ہے۔ گلوکوز اور مٹھاس کو جزو بدن بناتا ہے کثرت بول اور پیاس کو روکتا ہے۔

ذیابیطس کی شدید حالتوں میں عضلاتی اعصابی ادویہ کے استعمال کی حقیقت

قارئین جس طرح درد پتہ کے اور درد گردہ کے درد روکنے کے لئے کسی مسکن اور مخدر دوا کی ضرورت ہوتی ہے ایسے مریض کو مارفیا۔ بسکوپان۔ ہائیوسین ہیڈرو برومائیڈ وغیرہ مسکنات و مخدرات دے کر درد روک دیا جاتا ہے۔ بالکل اسی اصول پر عضلاتی

اعصابی اغذیہ ادویہ غدد ناقلہ کے فعل میں تسکین اور تخدیر کرکے۔ پیاس، کثرت بول اور شوگر کے اخراج کو روک دیتی ہیں۔ جہاں بسبب مریض سکون کا سانس لیتا ہے۔ مریض کے جسم میں جو صفرا کی وجہ سے آگ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ فوراً بجھ جاتی ہے۔

اس مقصد کے قانون مفرد اعضا کے عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی نسخے زود اثر ہیں ان کے علاوہ درج ذیل نسخے بے حد مفید ہیں۔

ھوالشافی برگ نیم۔ گڑمار بوٹی۔ تخم جامن۔ تخم کریلا۔ حرمل ہم وزن

مقدار خوراک سب ادویہ باریک کرکے ایک دو گرام صبح دوپہر شام ہمراہ ترشی لسی۔

ھوالشافی

گٹھلی جامن	تخم کریلا	مرچ سیاہ	افیون	ترشی لیموں کاغذی
۲۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام	۱ گرام	۵۰ گرام

ترکیب تیاری پہلے افیون کو لیموں کے پانی میں کھرل کریں کہ محلول ہو جائے پھر دوسری باریک کردہ ادویہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں گراتے جائیں۔ اور کھرل کرتے جائیں جب تمام ادویہ اچھی طرح حل جائیں تو آمیزہ کو دھوپ میں رکھ کر خشک کریں۔

مقدار خوراک نصف سے ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ ترشی لسی یا سکنجبین کھلائیں۔

مندرجہ بالا عارضی علاج ہے

مستقل علاج کے لئے غدد جاذبہ میں تقویت تحریک ضروری ہے اس لئے آہستہ

آہستہ علاج میں عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ استعمال کرانی شروع کرائیں جونہی یہ ادویہ اغذیہ استعمال ہوں گی غدد جاذبہ طاقتور ہو کر پہلے کی طرح صفرا بنانا شروع کر دیں گے۔ اور شکر یا گلوکوز خارج ہونے کی بجائے جزو بدن ہونے لگے گا۔ لہذا مندرجہ بالا نسخوں کو کم کر دیں۔ اور یہ ادویہ کھلائیں۔

ھوالشافی ہینگ۔ کلونجی۔ ست لوبان۔ معصبر تخم کریلا ہر ایک ۵۰ گرام

ترکیب تیاری سب ادویہ کو تین کلو پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن دو تین جوش دے کر فلٹر (چھان) کر کے محفوظ کر لیں

مقدار خوراک ۲۵ گرام (۲ تولہ) صبح شام پلائیں۔ غذا عضلاتی و غدی کھلائیں۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہے نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی غدد جاذبہ ہے شوگر کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔

معجون فلاسفہ

یہ قرابادینی مشہور و معروف نسخہ ہے کثرت بول کے لئے ہر عمر کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔

غذا اگر مریض کو بلڈ پریشر۔ بلڈ شوگر خفقان قلب۔ گھبراہٹ۔ اماس تشنج اور دورے پڑ رہے ہوں تو سمجھیں کہ مریض کے اندر کھار اور شوریت کم ہوگئی ہے ایسے مریضوں کو اعصابی اغذیہ جنہیں کھار بڑھانے والی اغذیہ کہتے ہیں کھلائیں جن میں مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ گاجر۔ توری۔ کدو۔ ٹینڈے۔ پیٹھا وغیرہ

کا سالن کھلائیں پھلوں میں تربوز۔ خربوزے۔ کھیرے اور ککڑی وغیرہ کھلائیں۔
پانی کی جگہ سوڈا واٹر پلائیں۔ شلغم۔ گاجر کا پانی چند گنڈیریاں بھی چوس سکتا ہے۔

اگر جسم دبلا پتلا ہو رہا ہو۔ شوگر پیشاب میں زیادہ آتی ہو۔ البتہ خون میں زیادہ نہ ہو تو عضلاتی اغذیہ اودیہ کھلائیں مثلاً صبح بھنے چنے۔ فرائی انڈے۔ مربہ ہرڑ مربہ آملہ وغیرہ میں سے کوئی ایک کھلائیں۔ ترش لسی یا قہوہ پلایا کریں۔

دوپہر۔ کوئی گوشت۔ کوئی اچار۔ پکوڑے ٹماٹر۔ دہی بھلے۔ آلو چھولے وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

مغزیات میں بادام۔ اخروٹ۔ چلغوزے۔ مونگ پھلی وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

ایک اہم ہدایت

قارئین جب غدی عضلاتی محرک غذا جاذب ادویہ کھلائی جاتی ہیں جن میں ڈایانل اور انسولین وغیرہ بھی شامل ہیں تو شوگر کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ پیشاب کم ہو جاتا ہے بعض دفعہ ایک دو بار ہی آنے لگتا ہے اس دوران مریض ڈایانل یا انسولین یا کوئی دوا کھاتا رہتا ہے اور اسے کم بھی نہیں کرتا۔ میٹھی چیزوں سے سخت پرہیز کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون میں شوگر کم ہو جاتی ہے۔ صفرا بھی خون میں اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے اکثر یرقان ہو جاتا ہے یا اماس و تہبج اور سوجن ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہاتھ پاؤں چہرہ سوج جاتے ہیں جگر بڑھتا ہے دل گھبراتا ہے بعض دفعہ عظم قلب ہو جاتا ہے۔ دماغ و اعصاب میں سکون ہو جاتا ہے مریض پر نیند اور غنودگی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اٹھنے بیٹھنے کو دل نہیں کرتا سست اور کاہل ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں کا جسم کانپنے لگتا ہے۔ جسم کا توازن قائم نہیں رہتا

کبھی چکر آ کر گر پڑتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سو جاتے ہیں۔ خصوصاً دائیں بازو یا ٹانگ سو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے شدت کی صورت میں اکثر دائیں فالج ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں کے پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں رطوبات کی شدید کمی سے خشک کھانسی آنے لگتی ہے۔ کبھی کھانسی کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔ بعض مریضوں کے پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے۔ شدت سے بخار رہنے لگتا ہے۔ چنانچہ ۱۰۴ اور ۱۰۵ سے کم نہیں ہوتا۔ اس بخار کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ پہلے ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ پھر شدید سردی سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے۔ اسی حالت کو ڈاکٹر لوگ شوگر اور ٹی بی کہتے ہیں۔

میرا واقعہ

قارئین بھائی حکیم محمد شریفؒ صاحب اچانک انتقال کر گئے۔ میری دنیا اندھیر ہو گئی اس صدمہ کے رنج میں مجھے شوگر ہو گئی جس کا علاج میں شنگرف کچلہ۔ معبر ہینگ کریلے وغیرہ کے مرکبات سے کرتا رہا۔ صحت قابل رشک بنانے کے لئے گوشت کا استعمال کثرت سے کرنے لگا۔ ایک دفعہ زکام ہوا۔ یعنی ناک سے اتنا پانی جاری ہو گیا کہ تھوڑی دیر کے اندر رومال بھیگ جاتا تھا چھینکیں کثرت سے آ رہی تھیں۔ میں نے شنگرف ۱ حصہ ۳ حصہ نمک خوردنی ایک ایک رتی دن میں دو بار کھانا شروع کیا شام تک زکام غائب تھا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ زکام ہوا ہی نہیں۔ چند ماہ بعد پھر زکام ہوا پھر یہی تریاق صفت نسخہ کھایا پھر زکام ختم ہو گیا لیکن اب غلیظ بلغم آنے لگی جیسے ٹی بی کے مریضوں کی غلیظ بلغم ہوتی ہے میں نے عضلاتی غدی ادویہ کھانسی اور شوگر کے لئے مسلسل کھانی شروع کر دیں۔ نتیجہ یہ ہوا

کر مجھے بخار رہنے لگا۔ گھبراہٹ زیادہ ہو گئی صفراوی قے آنے لگے حتیٰ کہ مجھے ہسپتال جانا پڑا۔ وہاں پانچ دن میری تشخیص نہ ہو سکی اس دوران مجھے صفراوی قے رک گئی میں چھٹی لیکر گھر آ گیا۔

گھر آکر شوگر کی ادویہ پھر شروع کر دیں تیز سے تیز ادویہ بنا کر کھانے لگا۔ طبیعت سنبھلنے کی بجائے خراب رہنے لگی۔ ایک دن شام کے وقت بائیں پھیپھڑے میں چیرنے کا سا درد ہوا۔ اور فوراً رک گیا تھوڑی دیر بعد پھر درد ہوا۔ اور رک گیا۔ لیکن آدھا گھنٹہ کے اندر مجھے شدید ۱۰۴ درجے بخار ہو گیا۔ سانس تنگی سے آنے لگ گیا پھیپھڑا پانی سے بھر گیا۔ مجبوراً نشتر ہسپتال چلا گیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے کہا ٹی بی ہو گئی ہے اور پھیپھڑے میں پانی پڑ گیا ہے۔ چنانچہ پانی نکالنے کے لئے پھیپھڑے میں ٹیوب لگا دی گئی۔ جس سے ہر وقت تھوڑا تھوڑا زردی مائل لیسدار پانی بوتل میں آتا رہتا تھا۔ بخار پیراسیٹامول سے اتر جاتا لیکن اثر ختم ہونے پر پھر سردی سے بخار چڑھ جاتا جو ۱۰۴ درجے سے کم نہ ہوتا تھا۔ ۱۵ دن نشتر ہسپتال رہا۔ کچھ فرق نہ ہوا تو گلاب دیوی ہسپتال لاہور چلا گیا وہاں ۹ دن۔ ذرا فرق نہ ہوا۔ شدید دم کشی تھی۔ بخار مسلسل تھا۔ بخار صبح کے وقت زیادہ ہو جاتا تھا۔ ہسپتال کا علاج جاری تھا۔ اسی دوران تحریک تجدید طب کا ماہانہ اجلاس آگیا۔ اجلاس کے بعد تمام ساتھی ہسپتال آ گئے۔ ان سے مفید مشورے ہوئے۔ وہاں غدی اعصابی غذا دوا کا فیصلہ ہوا۔ جو جاری کر دی عضلاتی غذا دوا رک دی اللہ کے فضل سے صحت بحال ہونے لگی۔ پانی بننا بند ہو گیا۔ سانس کی تنگی رک گئی۔ بخار جو مسلسل تھا رک گیا۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی اس وقت سے آج تک میں نے میٹھا بند نہیں کیا۔ اعصابی میٹھی چیزیں جیسے

تربوز خربوزے۔ امرود۔ کیلے۔ گڑ۔ شکر وغیرہ کم و بیش معمول کے مطابق کھاتا رہتا ہوں۔ مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ گاجر۔ توری ٹینڈے سبزی گوشت وغیرہ میری خاص دوا غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اب طبیعت درست ہے۔ شوگر پیشاب میں تھوڑی بہت آتی رہتی ہے اگر اسے روکنے کی کوشش کرتا ہوں تو طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ لہٰذا میں شوگر کے لئے دوا نہیں کھاتا۔

قارئین

اتنی کہانی یا آپ بیتی بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ شوگر نل یا بہت کم کرنے کی کوشش نہ کریں۔ مریض کو زیادہ تر اعصابی تحریک میں رکھیں۔ مندرجہ بالا علامات کے دوران کبھی بھی غدی عضلاتی یا عضلاتی غدی غذا دوا نہ دیں۔ مریضوں کو بھی چاہیے کہ اعصابی اغذیہ ادویہ کھائیں۔ چونکہ ان سے کم و بیش رطوبت عزیزی بنتی رہتی ہے لہٰذا مریض نہ کمزور ہوتا ہے نہ بلڈ پریشر نہ بلڈ شوگر کی شکایت ہوتی ہے اگر ذیابیطس قوی کے دھکے بھی پڑ رہے ہوں تو کھاری ادویہ اور اعصابی اغذیہ سے تمام تکالیف غائب ہو جاتی ہیں ڈاؤنل یا انسولین وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

علاج کے دوران ذیابیطس کے عوارضات اور ان کا علاج

قارئین جب ذیابیطس کے مریض کو شکر یا کثرت بول کی شکایت شروع ہوتی ہے تو اس کے اندر اتنی تکالیف اور پیچیدگیاں نہیں ہوتیں جتنی علاج کے دوران ہوتی ہیں مثلاً شروع میں پیاس لگتی ہے اور پیشاب کثرت سے آنے لگتا ہے لیکن جب علاج شروع کیا جاتا ہے تو غلط علاج کے نتیجے میں اکثر درج ذیل علامات یا تکالیف ہو جاتی ہیں۔

۱۔ رسوب یا البیومن آنے لگتے ہیں ۲۔ کاربنکل یا پھوڑے یا چھالے نکل آتے ہیں۔

۳۔ کسی کا لو بلڈ پریشر ہو جاتا ہے کسی کا ہائی بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔
۴۔ کسی کو بلڈ شوگر ہو جاتی ہے ۵۔ کسی کو تپ دق ٹی۔ بی ہو جاتی ہے۔
۶۔ ضعف باہ ذیابیطس کا اولین تحفہ ہے۔ مریض ذیابیطس نامردی تک پہنچ جاتا ہے۔

پیاس

ذیابیطس کی سب سے پہلی اور مرض کے اختتام تک رہنے والی علامات شدید پیاس لگنا ہے۔ اگر مریض کو صرف پیاس لگنی بند ہو جائے تو ۹۹ جز ذیابیطس کا علاج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پانی پیا جاتا ہے۔ وہ جسم سے گذر ہی نہیں جاتا بلکہ اپنے اندر شوگر جیسے اجزاء کو حل کر کے ساتھ لے جاتا ہے جس سے نہ صرف بار بار پیشاب کرنا پڑتا ہے بلکہ کمزوری علاج کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مریض اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف محسوس کرتا ہے ٹانگوں اور بازوؤں کے عضلات درد کرنے لگتے ہیں۔

پیاس کا سبب

جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ کہ شوگر کے مریض کے غدد ناقلہ تیز ہو کر معدہ امعاء میں صفراء و حرارت کا اخراج ضرورت سے زیادہ کرنے لگتے ہیں جس کا سبب یہ ہے کہ مریض کے معدہ امعاء میں آگ انڈیل دی جاتی ہے جسے ٹھنڈا کرنے کے لئے مریض بار بار پانی پیتا ہے۔

اطباء اس حالت کو حار ذیابیطس یا ذیابیطس صفراوی کہتے ہیں اس حالت کا علاج اعصابی اغذیہ و ادویہ ہے۔ ان کے علاوہ غدد ناقلہ میں تسکین کرنے والی عضلاتی اعصابی اغذیہ و ادویہ جن میں سکنجبین، سوڈا واٹر، ترش لسی وغیرہ شامل ہیں پلائیں۔

پھوڑے اور کاربنکل

جب خون میں شوگر بڑھ جاتی ہے اور اس کا اخراج براہ گردہ یا مسامات نہیں ہوتا تو جسم کے غدد

جاذبہ سوزشناک ہو جاتے ہیں جس مقام میں شوگر کا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

ان کا علاج غدد ناقلہ کو تیز کرنا اور خون سے شوگر کا اخراج کرنا ہے لہذا مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں پھوڑے غائب ہو جائیں گے۔

یہ مرہم بھی لگا سکتے ہیں۔

ھوالشافی ریوند خطائی ۱ حصہ۔ ہلدی ۱ حصہ۔ ویزلین ۴ حصہ

سب کو ملا کر محفوظ کر لیں۔ پھوڑے پھنسیوں پر لگائیں۔

نوٹ: بعض دفعہ گہرے زخم ہو جاتے ہیں انہیں بند نہ کریں بلکہ زخموں کو بھرنے کی کوشش کریں۔

رسوب البیومن

شوگر کے مریض کے غدد جاذبہ جب نشاستہ وغیرہ کو مالٹوز یا گلوکوز میں تبدیل نہیں کرتے تو البیومن آنے لگی ہے۔ جس کا سبب غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس کا علاج غدی اعصابی غذا و دواسے کریں۔ چند دنوں میں البیومن ختم ہو جائیں گے۔

ذیابیطسی قوما

جب کسی دوا غذا یا تدبیر سے غدد جاذبہ ضرورت سے زیادہ تیز ہو جائیں تو اعصاب و دماغ میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے خون میں شوگر کی مقدار ضرورت سے کم ہو جاتی ہے لہذا شوگر کی کمی سے عضلات کام چھوڑ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض ضعف قلب

سے بے ہوش ہو جاتا ہے اسی حالت کو ذیابیطس قوما کہتے ہیں ۔

علاج

چونکہ شوگر کی انتہائی کمی ہوئی ہوتی ہے اس لئے اس کا فوری علاج چینی، شہد یا گلوکوز پلانا ہے ۔ پیتے ہی ہوش آجاتا ہے ۔ اگر مریض کچھ پی نہ سکتا ہو تو گلوکوز انجکشن لگائیں ۔

لو بلڈ پریشر

ذیابیطس کے مریض کو لو بلڈ پریشر اکثر شوگر کے علاج کے نتیجے میں پیدا ہوا کرتا ہے ۔ چونکہ اعصابی اغذیہ وادویہ شوگر کا علاج ہیں ۔ اس لئے جب کثرت سے اعصابی اغذیہ وادویہ مریض کھاتا ہے تو دوران خون دماغ و اعصاب میں چلا جاتا ہے ۔ دل میں خون کی کمی ہو جاتی ہے ۔ دل انتہائی سست چلتا ہے ۔ اسی حالت کو لو بلڈ پریشر کہتے ہیں ۔

علاج

لو بلڈ پریشر کا علاج عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ وادویہ سے کریں فوراً ٹھیک ہو جائے گا ۔ یاد رکھیں لو بلڈ پریشر کے مریض کو ترش اور کھٹی اغذیہ وادویہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔

ہائی بلڈ پریشر

جب جگر و غدد کا فعل ضرورت سے تیز ہو جاتا ہے تو دوران خون جگر میں زیادہ

آجاتا ہے ۔ صفرا و حرارت بڑھ جاتی ہے ۔ جس کا دل تحلیل ہو جاتا ہے ۔ یہ حالت غدی اعصابی (غدد ناقلہ کی تیزی) تحریک کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہے ۔ اس حالت کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ہے ۔ جونہی دورانِ خون دماغ میں بڑھتا ہے فوراً غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے ۔ جس سے بلڈ پریشر غائب ہو جاتا ہے ۔

ضعف باہ

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قوت باہ کا تعلق منی کی صحیح مقدار اور اس کے مناسب قوام پر منحصر ہے بدقسمتی سے جب کسی مریض کو ذیابیطس ہوتا ہے تو اس کے غدد ناقلہ تیز ہو جاتے ہیں ۔ لہذا خصیے منی تو پہلے سے بھی زیادہ بناتے ہیں ۔ لیکن اس کا قوام گاڑھا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ منی خارج کرنے کی تحریک بھی بڑھ جاتی ہے مریض کثرت جماع کا عادی ہو جاتا ہے ۔ منی کا قوام پتلا ہونے کی وجہ سے جلد انزال ہو جاتا ہے ۔ امساک ختم ہو جاتا ہے ۔ مریض اپنے آپ کو نامرد سمجھنے لگتا ہے

اگر منی کی پیدائش کم ہو تو سدا جوانی کا نسخہ کھلائیں

علاج

جو یہ ہے ۔

ھوالشافی : ثعلب مصری، موصلی سفید، مغز پنبہ دانہ، چھلکا اسبغول ۔

ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک ۵ گرام ہے ۔ ۵ گرام گرم دودھ سے صبح و شام کھلائیں ۔

اگر منی کا قوام پتلا ہو تو عضلاتی اغذیہ وادویہ کھلائیں ۔

بلڈ پریشر اور شوگر

بعض مریضوں کو بلڈ پریشر بھی ہوتا ہے اور شوگر بھی ہوتی ہے۔ حقیقت میں تکلیف بلڈ پریشر کی ہوتی ہے بدنام شوگر ہوتی ہے۔ یاد رکھیں چونکہ بلڈ پریشر غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا و دوا دیں۔

یادداشت

یاد رکھیں ایسے مریض کو شوگر بند کرنا مریض پر ظلم ہے۔ البتہ ایسی میٹھی چیزیں جن میں حرارت اور خشکی کے اثرات غالب ہوتے ہیں۔ یا عضلاتی غدی میٹھی اشیاء بند کرا دیں تاکہ ان کی حرارت سے بلڈ پریشر نہ بڑھے مثلاً شہد، چھوارے، کھجور، سنگی آم وغیرہ میٹھی چیزیں بند کر دیں۔

حب بلڈ پریشر

ھوالشافی چھوٹی چندن۔ صندل سفید، دھنیا، گل سرخ ہم وزن۔
تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر نخود بنا لیں۔ دو دو گولی دن میں تین بار ہمراہ الائچی زیرہ کی جائے۔

غذا صبح مربہ گاجر یا مربہ آملہ۔ دوپہر توری، ٹینڈے، پیٹھا، مولی، شلغم، گاجر، مونگرے۔ کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

بلڈ شوگر

بلڈ شوگر ایلوپیتھی کا وضع کردہ لفظ ہے جس کے معنی خون میں شکر بڑھ جانا ہے طب اسلامی میں حلو الدم یعنی خون کا میٹھا ہو جانا۔

قارئین یہ حقیقت بار بار بتائی جا چکی ہے کہ غذا میں کھائی ہوئی مٹھاس یا نشاستہ سے بنی ہوئی شکر یا معدہ و امعاء میں غذا سے تیار شدہ گلوکوز خون میں جا کر کیمیائی تبدیلی کھا کر جزو بدن بن جاتی ہے۔

بد قسمتی سے غدد جاذبہ شوگر کو جزو بدن بننے کے قابل نہیں بناتے۔ دوسری طرف اس کا اخراج بھی نہیں ہونے دیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شوگر ضرورت سے زیادہ خون میں جمع ہو جاتی ہے اور بوجھ بن جاتی ہے۔ پیشاب میں بالکل خارج نہیں ہوتی۔

علاج بلڈ شوگر کو خارج کرنے کے لئے غدد ناقلہ کا فعل تیز کرنا ضروری ہے تاکہ براہ بول اور پسینہ خارج ہو جائے اس مقصد کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی اغذیہ ادویہ کھانی چاہئیں۔

اغذیہ میں مولی۔ مونگرے، شلغم۔ کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا وغیرہ کالی مرچ سے پکا کر کھائیں۔

پھلوں میں تربوز۔ کھیرا، ککڑی۔ خربوزہ کھا سکتے ہیں۔ کیلے امرود بھی فائدہ مند ہیں۔

شوگر کے علاج میں غذا کی اہمیت

استاد صابر ملتانیؒ کی کتاب تحقیقات علاج بالغذا میں ایورویدک اور طب یونانی

کی تحقیقات غذا و خون کے متعلق فرماتے ہیں

ایورویدک اور طب یونانی میں جسم انسان اور خون کا تجزیہ دوشوں اور اخلاط سے کیا جاتا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ یہ دوشس اور اخلاط غذا سے تیار ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی اغذیہ سے مختلف قسم کے اخلاط بنتے ہیں۔ جب غذا میں خاص قسم کے اجزا کم و بیش ہو جاتے ہیں تو امراض پیدا ہو جاتے ہیں جب ان دوشوں اور اخلاط کو درست کر لیا جائے تو امراض رفع ہو جاتے ہیں جہاں تک ادویات اور زہروں کا تعلق ہے ان کا اثر صرف اعضائے جسم پر ہوتا ہے جس سے ان کے افعال میں کمی بیشی اور تحلیل ضرور ہوتی ہے اور خون میں بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ مگر خون کا جز نہیں بنتے۔ اگر جسم میں طاقت ہو تو جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ گویا ادویات اور زہروں کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو افعال بھی اپنی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ گویا ان کا اثر اعضاً اور جسم پر بالکل عارضی ہوتا ہے۔

اس کے برعکس جسم پر مستقل اثر صرف خون کے کیمیائی اجزا کا ہوتا ہے۔ جو خون میں پیدا ہوتے ہیں اور خون غذا سے پیدا ہوتا ہے یہی مکمل اور مستقل علاج ہے
حکیم انقلاب صاحب اپنی شہرہ آفاق کتاب تحقیقات علاج بالغذا کے مقدمہ میں فرماتے ہیں۔ انسان اور ہر قسم کے حیوانات بلکہ وحشی درندوں کا خون بھی صرف غذا سے پیدا ہوتا ہے کسی دوا یا زہر سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ اطبائے متقدمین اور متاخرین سب کے سب اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ دنیا کی کوئی سائنس اس سے انکار نہیں کر سکتی۔

دوسرے یہ حقیقت ہے کہ زندگی کا دارومدار صحیح اور مکمل خون پر ہے اس میں کسی دوا یا زہر کو دخل نہیں ہے۔ تیسرے یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ ہر جسم کی

نشوونما اور تقویت صرف خون پر قائم ہے

جب ان حقائق سے ثابت ہے کہ زندگی قوت اور نشوونما صرف خون پر قائم ہے اور خون غذا سے پیدا ہوتا ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ انسانی صحت کا دارومدار غذا کی بجائے دوا پر رکھا جائے۔

اس مقدمہ میں حکیم انقلاب فرماتے ہیں

فرنگی طب اور ماڈرن میڈیکل سائنس نے تحقیق کیا ہے کہ خون پندرہ ایلمنٹ یا عناصر کا مرکب ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان ایلمنٹ میں سے اگر کسی ایک میں کمی یا خرابی پیدا ہو جائے تو خون خراب ہو جاتا ہے جس سے مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

اسی نظریہ پر ڈاکٹر شسلر نے بائیوکیمک (کیمیاوی زندگی) کی بنیاد رکھی تھی۔ مگر ہومیوپیتھک کی پیروی میں یہ ایک مفید نظریہ جس کو علاج بالغذا کا چوتھائی حصہ کہنا چاہیے۔ بالکل ختم ہو گیا۔ اور دنیا اس تحقیقی فوائد سے محروم ہو گئی۔

جب تک جراثیم کا انکشاف نہیں ہوا تھا۔ فرنگی کے علاج کی بنیاد خون کے عناصر کی کمی بیشی پر تھی۔ جب سے جراثیم کو امراض کو سبب قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت سے یہ نظریہ برابر ختم ہو رہا ہے۔

اب تک جن امراض کے جراثیم معلوم ہو چکے ہیں ان کا علاج پرانی ڈگر خون کے کیمیائی اجزاء کی کمی بیشی اور خرابی پر کیا جا رہا ہے یا اعضائے جسم اور دماغ جسمانی کمزوری کو مدنظر رکھا جاتا ہے جو بالکل ان کے نظریہ کے خلاف ہے۔

جہاں تک جراثیم کا تعلق ہے نہ وہ خون کا جزو ہیں اور نہ ان کا زہر خون کا

جزو ہے۔ ان کا اثر اجزا و اعضا پر ہوتا ہے جس طرح دیگر بادی یا مادی ادویات اور زہروں کا اثر اعضا پر ہوتا ہے اس لئے اول جراثیم اور ان کے زہر کا اثر خون میں شامل نہیں ہوتا۔ اگر کچھ شامل ہوتا ہے تو طبیعت مدبرہ بدن فطری طور پر ان کو خارج کر دیتی ہے۔ قوت مدبرہ بدن طاقت در ہو تو جراثیم اور ان کا زہر نہ جسم اور خون پر اثر انداز ہو سکتے ہیں اور نہ ہی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

ان حقائق سے ثابت ہوا کہ کمل اور مقوی خون اور صحیح و تندرست اعضا کی صورت جراثیم اور ان کا زہر ہمیشہ بے اثر ہو جاتا ہے۔

ذیابیطس کاذب یا غیر حقیقی ذیابیطس

قارئین اوپر ذیابیطس حقیقی کی تشریح و توضیح اور اس کا طریقہ یا اصول علاج تفصیل سے درج کر دیا ہے چونکہ ذیابیطس غیر حقیقی بھی ہوتی ہے اس لئے اس کی اقسام اسباب علامات اور علاج درج کر رہا ہوں۔

ذیابیطس غیر حقیقی کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ اعصابی و دماغی ذیابیطس۔
۲۔ عضلاتی یا قلبی ذیابیطس۔

اعصابی یا دماغی ذیابیطس

تعارف: ذیابیطس کی اس قسم میں دماغ و اعصاب کا فعل تیز ہو جاتا ہے اس قسم میں بچے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

اسباب چونکہ بچپن میں رطوبت غریزیہ وافر مقدار میں ہوتی ہے یہی رطوبات بچوں کی نشوونما کرتی ہیں۔ انہی کی بدولت بچہ پھلتا پھولتا ہے اگر کسی بچہ میں اعصابی

نظام بہت تیز ہو جائے اور وہ میٹھی اور سرد چیزوں کا زیادہ استعمال کرے تو اسے کثرت بول کی شکایت ہو جاتی ہے لیسدار پیشاب سفید رنگ کا آتا ہے اور بار بار آتا ہے چونکہ حرارت نام کو نہیں ہوتی اس لئے پیشاب میں شکر یا البیومن نہیں آیا کرتی۔

چونکہ ان کی نشوونما ہو رہی ہوتی ہے اور ان کے غدد جاذبہ کمزور نہیں ہوتے لہٰذا انہیں حقیقی ذیابیطس نہیں ہو سکتا۔ اگر خدانخواستہ ان کے غدد جاذبہ کسی وجہ سے کمزور ہو جائیں اور ذیابیطس حقیقی ہو جائے یعنی اس کے خون اور پیشاب میں شکر کا اخراج ہونے لگے تو فوراً اس کی نشوونما رک جاتی ہے۔ بچہ دن بدن کمزور ہونے لگتا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں انتقال کر جاتا ہے۔

تحریک ایسے بچے اعصابی عضلاتی تحریک میں مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات اعصابی ذیابیطس اکثر چھوٹے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ چار پانچ سال سے ۱۵، ۱۶ سال تک کے بچوں کو یہ ذیابیطس ہوا کرتا ہے۔ جسے یہ ذیابیطس ہو جائے تو وہ بار بار پیشاب کرنے لگتا ہے۔ بار بار پانی پیتا ہے اکثر ایسے بچے سونے کی حالت میں بستر پر پیشاب کر دیا کرتے ہیں۔ بعض بچے بچیاں ۱۵، ۱۶ سال کے ہو کر بھی بستر پر پیشاب کر دیا کرتے ہیں۔ اگر انہیں جگا کر پیشاب کرا دیا جائے تو بھی اسی رات بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں۔ ایسا بچہ رات کو جب پیشاب کرنے اٹھتا ہے تو تھوڑا بہت پانی پی لیا کرتا ہے۔ جس سے رات کو پھر پیشاب آ جاتا ہے۔

علاج چونکہ اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جسم و خون میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا دیں۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں، انہیں ضرورت کے مطابق محرک ۔ ملین ۔ مسہل ۔ اکسیر ۔ تریاق وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

غذا صبح فرائی انڈے ۔ بھنے چنے یا مربہ ہریڑ یا مربہ آملہ دہی میں ملا کر کھلائیں ۔ اگر چائے کی خواہش کرے تو لونگ دارچینی کا قہوہ پلائیں ۔

دوپہر ۔ کوئی گوشت کوئی اچار پکوڑے ٹماٹر ۳ عدد آلو ۔ ایک عدد بینگن ۔ دہی بھلے آلو چھولے مچھلی وغیرہ کا سالن پکا کر کھلائیں ۔

شام ۔ دوپہر والا سالن کھلائیں ۔

ادویہ برائے اعصابی ذیابیطس

ھوالشافی : سیاہ تل ۵۰ گرام گڑ یا شکر ۲۵ گرام

اس تناسب سے ملا کر دو بار صبح شام کھلائیں کریں ۔ چند دنوں میں کثرت بول رک جائے گا ۔ بستر پر پیشاب نہیں کرے گا ۔

ھوالشافی ، ہلیلہ سیاہ ۔ کشتہ فولاد تل سیاہ

۲ حصہ	ایک حصہ	تین حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں ۔ دو دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ ترش لسی یا قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں ۔

ھوالشافی پھٹکری سرخ ۔ کاتھی سپاری ۔ اقاقیا گل انار ہم وزن

سب کو پیس کر نصف گرام سے ایک گرام تنھا بچہ ہو تو اس سے کم کر کے دیں ۔ ترش لسی یا قہوہ سے پلائیں : تاکہ پیاس کم لگے ۔

اگر گول گپے جو ترش چٹ پٹے پانی سے بھر کر پلائے جاتے ہیں تو کھال

کرائیں تو بے حد مفید رہتے ہیں ۔ ان سے بچے کو بھوک خوب لگتی ہے اور خوب ہضم ہوتی ہے ۔

عضلاتی ذیابیطس

تعارف ۔ ذیابیطس کی اس قسم میں قلب و عضلات کا فعل تیز ہو جاتا ہے ۔ غدد جاذبہ میں تسکین ہو جاتی ہے رطوبات کے جذب کے عمل کم ہونے کی وجہ عام حالت سے قدرے پیشاب زیادہ ہوتا ہے ۔ ذیابیطس کی یہ قسم تقریباً ناپید ہے ۔ اس میں میٹھی اور ترش اشیاء اغذیہ کھانے والے نوجوان مبتلا ہوا کرتے ہیں ۔ بعض بواسیر اور تپ دق کے مریض بھی دیکھنے میں آئے ہیں ان کے پیشاب میں اکثر شوگر بھی آیا کرتی ہے ۔ ایسے مریضوں کا پیشاب قدرے سرخی مائل آیا کرتا ہے ۔

علامات عضلاتی تحریک کے مریض کے جسم و خون میں چونکہ رطوبات ہی بہت کم ہوتی ہے ۔ اس لئے ایسے مریض دبلے پتلے ہوتے ہیں خشکی کی شدت سے شدید قبض رہنے لگتی ہے ۔ بواسیر بادی ہو جاتی ہے منہ خشک رہتا ہے اس لئے پانی پیتا ہے ۔ غدد جاذبہ کے سکون کی وجہ سے بڑھ جاتے ہیں ۔

یہ چونکہ خون میں ترشی تیزابیت ہوتی ہے اس لئے پھیپھڑوں میں خشکی اور تیزابیت کی شدت سے زخم ہو کر خون آنے لگتا ہے ۔ گاڑھی غلیظ بلغم خارج ہوتی ہے

علاج ایسے مریض چونکہ اکثر جوان ہوتے ہیں اس لئے انہیں کچھ عرصے کے لئے زوردار کام کرنے سے روک دینا چاہیے ۔ کثرت مباشرت

کثرتِ جماع سے روکنا ضروری ہے بشراب خانہ خراب کے نزدیک نہ جانے دیں۔

مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں ایسی اغذیہ اودیہ کھلائیں جو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی مزاج کی حامل ہوں۔ یعنی محرک و مقوی غدد جاذبہ ہوں۔ تاکہ جو میٹھا غذا میں کھایا جائے یا غذا کے ہضم ہونے سے گلوکوز بنے وہ جزو بدن بننا شروع ہو جائے۔

ادویہ میں ایسی دوائیں مفید پائی گئی ہیں جو لطیف اور برقی اثر کی حامل ہوتی ہیں مثلاً

ھوالشافی، سفوف سنبل الطیب (ویلیرین پوڈر) نصف گرام سے ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ لونگ دارچینی قہوہ۔ چند دن بعد مقدار زیادہ کر دیں تاکہ جلد فائدہ ہو جائے۔ ڈاکٹری میں سنبل الطیب کا رب یا ایکسریکٹ بنایا جاتا ہے جسے ویلیرین ایکسریکٹ کہتے ہیں۔ ۲ سے ۶ گرین دن میں تین بار کھلائیں۔

شربت فولاد یا کاڈ لیور آئل کا استعمال کرائیں۔

ھوالشافی؛ شنگرف ۱ حصہ، نمک طعام ۳ حصہ

دونوں کو تین گھنٹے کھرل کر کے محفوظ کر لیں ۲، ۲ گرین دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔

ھوالشافی؛ خولنجاں ۲ حصہ، لونگ ۲ حصہ، شنگرف ایک حصہ

پہلے شنگرف ۲ گھنٹے کھرل کریں پھر باقی ادویہ باریک پیس کر شامل کر لیں۔ ایک کیپسول صبح ایک شام ہمراہ لونگ دارچینی۔

حب مقوی خاص

ھوالشافی؛ مرچ سرخ ۱۲ حصہ۔ رائی ۱۲ حصہ۔ کشتہ کچلہ ۴ حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں ایک ایک گولی صبح دوپہر شام

افعال واثرات عضلاتی غدی ہیں۔

غدد جاذبہ کے سکون کو منٹوں سیکنڈوں میں رفع کر کے رطوبات کے اخراج کو روکتی ہے حرارت عزیزی پیدا کر کے کثرتِ بول اور اسہال کو روکتی ہے۔ عضلاتی شوگر کا موثر علاج ہے۔ ریحی دردوں کی تریاق ہے۔

گردہ و مثانہ کی تکالیف

گردہ و مثانہ کے امراض اور ان کا علاج جاننے سے پہلے ان کی حقیقت ماہیت اور طبعی افعال جاننا ضروری ہے۔

گردہ کی ساخت اور افعال

گردے کو عربی میں کلیہ اور دونوں گردوں کو کلیتین کہتے ہیں۔ گردے تعداد میں دو ہوتے ہیں ایک دائیں ایک بائیں طرف واقع ہے۔ ہر گردہ گیارہویں پسلی کے نیچے پیٹ کے پچھلی طرف کمر کے مقام میں واقع ہے گردے چربی کے ایک ایک ڈھیر میں اور خانہ دار بافت سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

جگر کی وجہ سے دایاں گردہ بائیں کی نسبت کسی قدر نیچے ہوتا ہے بایاں گردہ دائیں کی نسبت کسی قدر لمبا اور چوڑائی میں کم ہوتا ہے۔

نوجوان کا ہر گردہ گیارہ سنٹی میٹر لمبا اور تین سنٹی میٹر چوڑا ہوتا ہے۔

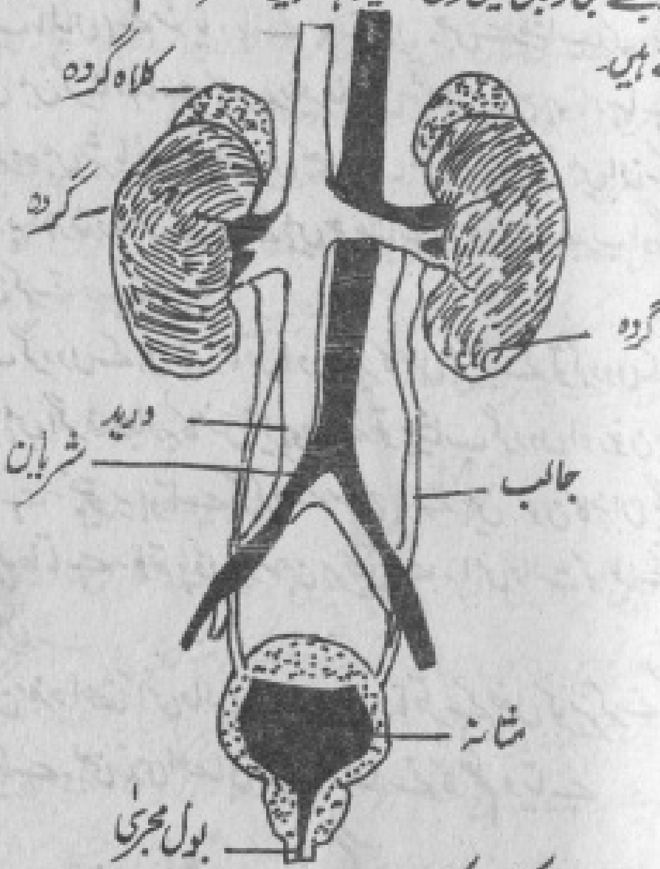
مردوں میں اس کا وزن ۱۲۵ سے ۱۷۰ گرام ہوتا ہے اور عورتوں میں ۱۱۵ سے ۱۵۵ گرام ہوتا ہے۔

ہر گردہ کی اگلی سطح محدب اور پچھلی سطح چپٹی ہوتی ہے اس کا بیرونی کنارہ محدب اور اندرونی کنارہ مقعر ہوتا ہے جس میں ایک کھنڈ ہوتا ہے۔ جس کو ناف کی مناسبت سے ناف گردہ (سرۃ الکلیہ) کہتے ہیں۔

اس کے راستے رینل وین یعنی گردے کی ورید اور رینل آرٹری (گردے کی شریان) باہر اور اندر آتے جاتے ہیں نیز اعصاب بھی اسی راستے داخل ہوتے ہیں۔

ان کے علاوہ پیشاب کی نالی (حالب) (یوریٹر) اس سے باہر نکلتی ہے۔

گردے کا اوپر کا سر گول اور موٹا ہوتا ہے اس کے اوپر ایک غدود (ایڈرینل گلینڈ) ہوتا ہے جسے طبی زبان میں فوق الکلیہ کہتے ہیں اور عرف عام کلاہ گردہ یا گردہ کی ٹوپی کہتے ہیں۔



گردہ کی اندرونی ساخت

ہر گردہ میں کچھ خالی جگہ ہوتی ہے جسے عربی میں حوض گردہ یا حوض کلیہ کہتے ہیں۔

یاد رکھیں گردے بناوٹ کے لحاظ سے مسلسل لمبی نالیوں کے ملنے سے بنے ہیں۔

اگر گردے کو حوض کلیہ کی جگہ سے چیر کر دیکھا جائے تو وہاں ایک درجن سے زیادہ چھوٹے چھوٹے سوراخ نظر آتے ہیں جو حقیقت میں رینل ٹیوبز (گردوں کی باریک نالیاں) کے منہ یا دہانے ہوتے ہیں۔ جن سے پیشاب رس رس کر اس حوض میں گرتا رہتا ہے پھر بذریعہ حالبین مثانہ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔

ہر گردہ میں شریانیں اور وریدیں بھی داخل اور خارج ہوتی ہیں ان کے سروں پر غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ لگے ہوتے ہیں جو پیشاب کو خون سے جذب اور گردوں سے خارج کرتے رہتے ہیں۔

جب گردوں کے ان غدد ناقلہ اور جاذبہ کا فعل بگڑ جائے تو گردوں کے افعال بگڑ جاتے ہیں اگر غدد جاذبہ کا فعل تیز ہو جائے تو پیشاب گردوں اور خون میں جمع ہونے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گردے سوج جاتے ہیں۔ خون کا مزاج بگڑ کر صفراوی ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پر سوجن ہو جاتی ہے۔ اس حالت کو اطباء کے مقدار تسمم بولیہ کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اس حالت کا علاج غدد ناقلہ کے فعل کو تیز کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یعنی غدی اعصابی غذا دوا کھلانے کا حکم دیتا ہے

افعال گردہ

گردوں کا سب سے اہم کام پیشاب پیدا کرنا۔ اور خون کی صفائی کرنا ہے یعنی گردے فضلات جسم کو خارج کرتے رہتے ہیں۔ اگر بدقسمتی سے گردوں کے فعل

میں ذرا سی کمی بیشی ہو جائے تو فضلات جسم رک جاتے ہیں۔ جس سے خارش چنبل، داد، پھوڑے پھنسیاں۔ کیل مہاسے، صفرا کی کثرت، یرقان، لالاس، تھوزح اور سوجن وغیرہ علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔

چوبیس گھنٹوں میں دو تین پائینٹ یا تقریباً پچاس اونس یعنی تقریباً ½ ۲ کلو پیشاب خارج ہوتا ہے۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں شریان گردہ اور ورید گردہ حجم میں بڑی ہوتی ہے۔ اس لئے گردوں میں خون زیادہ مقدار میں دورہ کرتا ہے۔

اسی طرح سارے جسم کا خون گردوں کے ذریعہ صاف ہوتا ہے۔ پیشاب شریانوں اور وریدوں سے جذب ہو کر نالیوں کے ذریعے پہلے حوض گردہ میں اکٹھا ہوتا ہے پھر حالبین کے ذریعے مثانہ میں اترتا ہے جب مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے تو پیشاب کی حاجت ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔

حالبین (URETERS)

انہیں گردوں کی نالیاں بھی کہتے ہیں جو گردوں سے نکل کر مثانہ میں داخل ہوتی ہیں۔ یہ تعداد میں دو ہوتی ہیں جو ہر ایک گردہ کے (رینل پلوس) سے شروع ہو کر مثانہ میں ختم ہوتی ہیں ان کی راہ گردوں سے (یوریزی بلیڈر) تک آہستہ آہستہ پہنچتا ہے ہر ایک نالی بطخ کے پر برابر موٹی ہوتی ہے ان کی بناوٹ میں تین پرت ہوتے ہیں۔ ان کا بیرونی پرت ریشہ دار درمیانی پرت عضلی ریشوں کا اور اندرونی پرت میوکس ممبرین کا ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ ان میں خونی رگیں اور اعصاب بھی ہوتے ہیں۔

کلاہ گردہ

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
کلاہ گردہ	تاج الکلیہ	...PER RENAL CAPSULE
گردہ کی ٹوپی	عنق الکلیہ	ADRENAL ایڈرنیل

تعارف یہ دونوں گردوں پر دو چھوٹی چھوٹی زردی مائل گلٹیاں ہوتی ہیں ہر گلٹی کا طول ایک انچ سے دو انچ موٹائی چوتھائی انچ اور وزن چار سے آٹھ ماشہ ہوتا ہے اس گلٹی کے دو حصے ہوتے ہیں ایک درمیانی حصہ جو گردوں سے چسپاں رہتا ہے اور دوسرا بالائی حصہ جسے کارٹیکل پورشن کہتے ہیں کلاہ گردہ کے نچلے حصہ کو حرام مغز یا میڈلا کہتے ہیں۔

کلاہ گردہ



افعال کلاہ گردہ

تندرست انسان میں بحالی صحت اور بقاء حیات کے لئے یہ چھوٹی چھوٹی گلٹیاں نہایت اہم کام کرتی ہیں۔

مثلاً اگر کسی جانور کے دونوں گردوں سے یہ گلٹیاں نکال لی جائیں تو وہ تین دن کے بعد شدید نقاہت اور کمزوری کے باعث مرجاتا ہے مرنے سے قبل ایک طرف اس کے اعصاب بہت سست اور احساسات

سے عاری ہو جاتے ہیں دوسری طرف اس کے عضلات میں شدید ضعف اور کمزوری ہوتی ہے جس وجہ سے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

شریانیں عضلاتی مزاج رکھنے کی وجہ سے نرم اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں جس انسان میں یہ غدود یا گلٹیاں ماؤف ہو جاتی ہیں تو خون کی ترکیب میں فرق آجاتا ہے ضعف اعصاب اور ضعف قلب نمایاں ہوتا ہے۔ جلد کی رنگت زردی مائل یا سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔

اس کے برعکس

اگر اس گلٹی کا جوہر ایڈرینالین خون کے اندر بذریعہ پچکاری داخل کیا جائے تو ارادی عضلات میں قوت بڑھ جاتی ہے۔ رگیں تن جاتی ہیں دل مضبوط ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ گلٹیاں خون میں ایسی کیمیاوی رطوبت بنا کر داخل کرتی ہیں جن سے قلب اور ارادی عضلات پہلے سے تیز ہو جاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ گلٹیاں خون میں طاقت پیدا کرتی ہیں جس سے اعصاب بھی جاگ اٹھتے ہیں اور اپنے احساسات پوری طرح قلب و عضلات تک پہنچانے لگتے ہیں۔

اگر بلوغت سے پہلے اس گلٹی میں تیزی پیدا کر دی جائے اور اس کا جوہر زیادہ بن بن کر خون میں ملتا رہے تو غیر طبعی طور پر بلوغت ظاہر ہونے لگتے ہیں یعنی لڑکا قبل از وقت بالغ ہو جاتا ہے یعنی اس کا جسم اور جنسی اعضا بہت جلد نشو و نما پا کر مکمل ہو جاتے ہیں چنانچہ دو تین سال کی لڑکی قد و قامت چودہ سالہ لڑکی معلوم ہوتی ہے اس کو حیض آنے لگتا ہے۔ چھاتیاں ابھر آتی ہیں۔ تمام علامات بلوغت نمایاں ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح چھ سات برس کا لڑکا چند ہفتوں یا چند مہینوں میں بالغ ہو کر ایک چھوٹا سا مضبوط آدمی بن جاتا ہے اس کی مونچھیں نکل آتیں ہیں ... ہونے لگتا ہے۔

خصیے منی بنانے لگتے ہیں یعنی اس میں تمام آثار بلوغت نمایاں ہو جاتے ہیں۔
لہذا اگر اس غدہ کے جوہر کو جوہر جوانی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا

ایک اور راز

اگر تیس سالہ عورت کے کلاہ گردہ میں تیزی پیدا ہو جائے تو اس کے جسم پر بال زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں اور اس کے داڑھی اور مونچھیں نکل آتی ہیں اس کی آواز مردوں کی طرح بھاری ہو جاتی ہے اس میں مردانہ خصائل پیدا ہو جاتے ہیں اور نسوانیت ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے

ایسی عورتیں داڑھی مونچھیں منڈواتی ہیں انہیں حسن اور زیبائش کی پرواہ نہیں ہوتی ایسی عورت میں نسوانی جذبات ختم ہو جاتے ہیں ڈاکٹری میں ایسی عورت کو وِری لسٹ یعنی مرد صورت عورت کہتے ہیں۔

کلاہ گردہ ایک اور صفت

اگر جنین یعنی حمل کے دوران بچہ کے کلاہ گردہ میں رسولی پیدا ہو جائے یا بڑھ جائے تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ خنثہ یعنی خسرہ یا ہیجڑہ پیدا ہوتا ہے اگر مونث ہو تو مولود میں بجائے علامات لڑکی (تانیث) کے علامات مردانہ (تذکیر) نمایاں طور پر پیدا ہوتی ہیں۔

جوہر کلاہ گردہ

اس جوہر کو جاپان کے ایک ڈاکٹر تاکامین نے ۱۹۰۰ء میں کلاہ گردہ سے دریافت کیا تھا۔ ۱۹۰۱ء میں امریکہ کی مشہور کمپنی پارک ڈیوس نے اس جوہر کو دنیا میں دوا کے طور

پر پیش کیا۔ یہ ادویہ جدیدہ میں موثر ترین دوا ہے جو بہت سے امراض میں مفید ثابت ہوئی ہے۔

جوہر اتنا محرک و مقوی قلب ہے کہ مرتے وقت ڈاکٹر لوگ براہ راست قلب میں اس جوہر کا ٹیکہ لگاتے ہیں۔ بلکہ لگاتے ہی بعض مریض اٹھ بیٹھتے ہیں اور باتیں کرنے لگتے ہیں۔

پیڑو

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
پیڑو	جوف عانہ	پلوس

تعارف یہ ایک پیالہ نما گڑھا ہے جس میں مثانہ، سیدھی آنت اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ محفوظ ہوتے ہیں اس میں کھاڑی اور دمچی کی ہڈیاں بلند ہو کر پیڑو کا جوف بناتی ہیں اس کے اوپر کی طرف جوف شکم ہوتا ہے۔ اور نیچے کی طرف سبزز (مقعد) کے عضلات لگے ہوتے ہیں۔

مثانہ

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ	مثانہ	بلیڈر (BLADER)

تعارف پیڑو کے اندر پیشاب کی ایک تھیلی ہے جس میں گردوں سے

پیشاب بن کر براستہ حالبین مثانہ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ مثانہ غشائی اور عضلی ریشوں سے مرکب ہے مردوں میں اس کے سامنے سیدھی آنت ہوتی ہے لیکن عورتوں میں رحم اور اندام نہانی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کو ذرا زور سے چھینک آئے یا زور سے کھانسی آئے تو پیشاب کے قطرے نکل کر کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اس راستہ کو جس سے پیشاب باہر نکلتا ہے جسے مجریٰ بول کہتے ہیں، عورتوں میں پیشاب کا راستہ یا پیشاب کی نالی ڈیڑھ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اور بالکل سیدھی ہوتی ہے۔

مردوں میں مثانہ سے عضو تناسل تک پیشاب کی نالی ۹ انچ لمبی ہوتی ہے اور اس میں دو جھکاؤ یا گھماؤ ہوتے ہیں ان میں ایک جھکاؤ یا گھماؤ کے راستہ پیشاب خارج ہوتا ہے اور دوسرے جھکاؤ یا گھماؤ سے منی خارج ہوتی ہے، یہی جھکاؤ یا گھماؤ پیشاب اور منی کو اکٹھا خارج نہیں ہونے دیتے جب پیشاب خارج ہونا ہوتا ہے تو ایک جھکاؤ سیدھا ہو جاتا ہے اور دوسرا مزید جھک کر بند ہو جاتا ہے اسی طرح جب منی خارج ہونے کی تحریک ہوتی ہے تو پیشاب والا جھکاؤ مزید جھک جاتا ہے جس سے پیشاب مثانہ سے خارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اوعیہ منی سے منی لچک کر خارج ہو جاتی ہے۔

مثانہ میں تین سوراخ ہوتے ہیں دو اوپر گردوں کی نالیوں (حالبین) کے سوراخ تیسرا سوراخ مجریٰ بول یعنی پیشاب کی نالی کا ہوتا ہے جس میں سے پیشاب مثانہ سے خارج ہوتا ہے۔

مثانہ کی گردن پر ایک گول غدد لگا ہوتا ہے جو عموماً سکڑا رہتا ہے اور پیشاب کو مثانہ سے ہر وقت خارج نہیں ہونے دیتا۔ لیکن جب مثانہ پیشاب

سے پُر ہو جاتا ہے اور پیشاب کرنے کی ضرورت یا خواہش پیدا ہوتی ہے تو یہ غدود اوپر اٹھ کر یا ڈھیلا ہو کر پیشاب کی نالی پر اپنا دباؤ ہٹا لیتا ہے جس سے پیشاب بآسانی خارج ہو جاتا ہے۔ پیشاب خارج ہونے کے بعد پھر یہ غدود اپنی جگہ پر آ کر پیشاب کی نالی کو دبا لیتا ہے۔

یاد رکھیں

جب بھی پیشاب خارج ہوتا ہے تو مثانہ ذاتی طور پر سکڑتا ہے اور یہ سکڑنا چاروں طرف سے ہوتا ہے اور یہ سکڑنا اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام پیشاب مثانہ سے خارج نہیں ہو جاتا۔

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ گردوں میں ہر لحظہ پیشاب بنتا رہتا ہے۔ اور بذریعہ حالبین مثانہ میں آتا رہتا ہے۔

گردوں سے جو حالبین یا نالیاں مثانہ میں آتی ہیں ان سے پیشاب بآسانی اور بغیر رکاوٹ کے مثانہ میں آتا رہتا ہے۔ لیکن مثانہ سے پیشاب ان نالیوں میں واپس نہیں جا سکتا۔ کیونکہ ایک تو طبقات مثانہ میں ان کی رفتار ترچھی ہوتی ہے دوسرے نالیوں (حالبین) کے اختتامی سروں پر استری جھلی کی بلند یاں شش کواڑوں کے لگی ہوتی ہیں جو پیشاب کے واپس جانے کو روکتی ہیں۔

مجریٰ بول یا نائیزہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پیشاب کی نالی	مجریٰ بول	یوریتھرا (URITHERA)

تعارف پیشاب کی نالی کو فارسی زبان میں نائیزہ کہتے ہیں یہ ایک غدی دغشائی نالی ہے جو مثانہ سے شروع ہو کر قضیب کے داحلیل) یعنی سوراخ بول میں ختم ہوتی ہے ۔ مردوں میں اس کی لمبائی 9 اور عورتوں میں ڈیڑھ انچ ہوتی ہے ۔

مردوں کی پیشاب کی نالی کے تین حصے ہوتے ہیں ۱۔غدہ ودی والا حصہ ۲۔غشائی حصہ ۳۔ سفنجی حصہ

غدہ ودی والا حصہ اسے پراسٹیٹ گلینڈ والا حصہ یا پراسٹیک پورشن بھی کہتے ہیں۔ یہ حصہ تقریباً سوا انچ لمبا ہوتا ہے ، یہ حصہ دوسرے حصوں کی نسبت زیادہ فراخ ہوتا ہے ۔لیکن دونوں سروں پر قدرے تنگ ہوتا ہے ۔ اس کے ضمن میں ایک لمبا ابھار نظر آتا ہے جو منی کو مثانہ میں جانے سے روکتا ہے اس کے دونوں طرف اور سامنے ایک خفیف نشیب پایا جاتا ہے چنانچہ جانبی نشیبوں کو جن میں غدہ مذی کی نالیاں کھلتی ہیں عربی میں جیب المذی اور انگریزی میں پراسٹیٹک سائنس کہتے ہیں ۔

اور سامنے والے نشیب کو جس میں دونوں مجری منی کھلتے ہیں۔ انہیں عربی میں جیب المنی اور انگریزی میں سائینس پاکولیرس کہتے ہیں ۔

ورم گردہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ورم گردہ	ورم الکلیہ	برائٹس ڈیزیز

تعارف اس مرض میں گردہ سوج جاتا ہے ۔ شکل میں لمبوترا سا ہو جاتا ہے اور اس کی رنگت سرخی کی بجائے سفید مائل میلی سی ہو جاتی ہے ۔ باوجود شدید ورم کے گردوں میں درد نہیں ہوتا ۔

حقیقت ورم کلیہ

گردے جگر کے کارندے اور ملازم ہیں۔ یعنی غدد ہونے کے ناطے یہ جگر کے ماتحت ہیں۔ جگر ہی سے اپنی غذا اور قوت حاصل کرتے ہیں۔ گردوں کا پیشاب پیدا کرنا یا نہ کرنا جگر کے تیز یا سست ہونے کی علامات ہیں ۔

ورم کلیہ کی اقسام

۱۔ ورم گردہ خلطی یا صفراوی ۲۔ ورم گردہ سوزشی وخونی ۔

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ورم گردہ یا کلیہ کی دو اقسام ہیں جو کہ اوپر درج ہیں ۔ جن کے فرق نہ سمجھنے سے گردوں کے علاج میں بہت مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں ۔ یعنی اکثر علاج ناکام ہو جاتا ہے ۔

ورم گردہ صفراوی

یاد رکھیں اسے ورم گردہ خلطی بھی کہتے ہیں جو قانون مفرد اعضاً میں جگر و گردوں کے کیمیاوی فعل کی وجہ سے ہوا کرتا ہے ۔ کیونکہ جب جگر کے غدد جاذبہ کا فعل تیز ہو جائے تو صفرا کی پیدائش کثرت سے ہونے لگتی ہے لیکن اس

کا اخراج براہ گردہ نہیں ہوتا۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ صفرا بن بن کر جسم و خون میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ صفرا کو نہ جسم اپنی غذا بنا سکتا ہے نہ خون میں مزید سما سکتا ہے۔ ایسے موقعوں پر جسم کی خلاؤں میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے ہاتھ پاؤں چہرہ سوج جاتے ہیں یہ سب کچھ ہیں جسم کے بیرونی حصہ میں تبدیلیوں کی صورت میں نظر آتا ہے۔

یاد رکھیں

بالکل اسی طرح جسم کی اندرونی خلاؤں میں بھی سوجن آجایا کرتی ہے۔ بلکہ جسم کے ہر پرزہ کے غدد جاذبہ پھول جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب گردوں میں ورم و سوجن آجاتی ہے تو اکثر دل، تلی، جگر، پھیپھڑے بھی پھیل جاتے ہیں یعنی حجم میں بڑھ جاتے ہیں۔ انہیں عرف عام عظم قلب، عظم جگر و طحال وغیرہ کہتے ہیں۔

ایک راز کا افشا

قارئین یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ گردے، جگر، طحال اور دل وغیرہ میں جب ایسا ورم ہو جائے تو درد بالکل نہیں ہوا کرتا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ صرف اور صرف یہی ہوتی ہے یہ خلطی و صفراوی ورم ہوتا ہے۔

چونکہ غدی عضلاتی تحریک کا یہ ورم ہوتا ہے اور اس تحریک میں قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق اعصاب و دماغ شل ہو جاتے ہیں یعنی ان میں شدید سکون ہو جاتا ہے جس سے دماغ اعصاب کی طرف سے احکامات آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی جسم میں احساسات کی شدید کمی ہو جاتی ہے اس کمی کی وجہ سے ان اعضا میں درد وغیرہ نہیں ہوتا۔

ورم گردہ سوزشی خونی

گردوں کے اس ورم میں گردوں کے حقیقی اعضا (عقدہ ناقلہ) میں شدید تیزی ہوتی ہے۔ دورانِ خون جگر و گردوں میں تیزی سے جمع ہو رہا ہوتا ہے جس سے گردوں میں پہلے سوزش اور پھر ورم ہو جاتا ہے۔

گردوں میں پہلے ورم میں بھی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ یعنی ورم بھی کم ہو سکتا ہے اور زیادہ بھی۔ چونکہ گردوں کے اس ورم میں خون کا اجتماع ہوتا ہے صفرا ہونے کی وجہ سے بڑی تیزی سے خارج ہو رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گردوں کے خونی ورم کی وجہ سے پیشاب قطرہ قطرہ اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔

اس ورم میں گردوں کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے ذرا سی حرکت کرنے یا گردوں پر دباؤ پڑنے سے شدید درد ہوتا ہے۔

اسباب ورم گردہ صفراوی

شدید گرم بستر یا زمین پر لیٹنا۔ گرم سرد ہو جانا۔ پسینہ کا یکایک بند ہو جانا گرمی کے بخار، مثلاً زرد بخار (غدی عضلاتی بخار) سرخ بخار (عضلاتی غدی بخار) محرقہ بخار، چیچک، سل و دق۔

ایسی زہریلی اور تیز اثر ادویات کا کثرت استعمال جن سے جگر گردوں کے فعل میں تیزی آجائے۔ اور صفرا کثرت سے بن کر جمع ہونے لگے۔

مثلاً تارپین - تیلنی مکھی - حمل کا ساتواں آٹھواں مہینہ جس میں بچہ کا دباؤ گردوں پر پڑنے لگتا ہے - دوسرے ان دو مہینوں میں عورت کی تحریک بھی غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے جس سے اس کے گردے صفرا کا اخراج روک دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حاملہ کے گردوں میں اماس ہو جاتا ہے - ہاتھ پاؤں سوج جاتے ہیں۔

یاد رکھیں یہ مرض عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ مردوں کا مزاج پہلے ہی عضلاتی شدید ہوتا ہے اور کثرت سے مرغن غذائیں کھاتے ہیں۔

علامات ورم گردہ صفراوی

چونکہ اس مرض میں جگر و گردوں کے غدد جاذبہ شدید تیز ہوتے ہیں صفرا کی پیدائش تو ہوتی ہے لیکن اس کا اخراج بند ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہاتھ پاؤں چہرہ سوج جاتا ہے۔

بعض دفعہ گردوں میں صفرا کا اخراج اس طرح بند ہو جاتا ہے جس طرح کھال یا نہر میں کوئی بڑی رکاوٹ آجائے تو پانی کھال کی دیواروں کے اوپر سے نکل جاتا ہے اور ارد گرد کے علاقوں میں پھیل جاتا ہے - بالکل اسی طرح اچانک صفرا کا اخراج بند ہو جاتا ہے اور مریض بیٹھے بٹھائے چند ہی گھنٹوں میں سوج کر کپا ہو جاتا ہے - آنکھیں سوجن کی وجہ سے کھولنی مشکل ہو جاتی ہیں۔

اگر بخاروں کے دوران ہو تو آہستہ آہستہ ہاتھ پاؤں پر سوجن آتی ہے جو گردوں کے ورم کی علامت ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گردوں کے راستے براہ

پیشاب صفرا کا اخراج نہیں ہوتا۔

بخاروں کے دوران سردی لگتی ہے پیاس کا غلبہ ہوتا ہے طبیعت بے چین ہوتی ہے کمر میں گردوں کے مقام پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔

بعض دفعہ دونوں گردے متورم ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں زیادہ اماس پیٹ پر ہوتا ہے جو استسقاء زقی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

انجام مرض

ہر مرض کا انجام اس کی شدت خفت پر منحصر ہوتا ہے۔ چونکہ اس تکلیف میں دونوں گردوں کے مسامات اچانک بند ہو جایا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں یک دم منٹوں اور گھنٹوں کے اندر جسم سوج جایا کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ صفرا کا اخراج ۹۰ ٪ بند ہو جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ مسامات جسم بھی کام چھوڑ دیتے ہیں یعنی پسینہ بھی نہیں آتا۔

اگر اتنی شدید تکلیف میں مناسب علاج شروع ہو جائے تو جتنی جلد مرض آیا تھا اتنی جلد چلا جاتا ہے۔ لیکن مناسب اور صحیح علاج نہ ملنے کی صورت میں مر جاتا ہے۔

ہاں اگر استسقا ہو جائے تو شاذ و نادر ہی مریض مرتا ہے۔ کیونکہ مرض چھپی نہیں رہتی بلکہ ظاہر اور ننگی ہو جاتی ہے اگرچہ چہرے ہاتھ پاؤں اور بدن کی سوجن میں بھی استسقا والی رطوبات ہوتی ہے جسے اطباء استسقا لحمی کہتے ہیں۔ لیکن اسے یکدم خارج کرنے کا کوئی طریقہ آج تک وضع نہیں ہو سکا۔ اس کے برعکس پیٹ میں جو پانی جمع ہو چکا ہوتا ہے اسے ٹرو کار

ذریعہ یا سرنج کے ذریعہ فوراً خارج کردیا جاتا ہے جس سے مریض سکون محسوس کرتا ہے۔ اس وقفہ کے دوران مریض کے گردوں اور جسم کے مسامات کھولنے کا بندوبست کرلیا جاتا ہے۔ لہٰذا مریض یقینی طور پر بچ جاتا ہے جوانوں کی نسبت بچے اس مرض سے زیادہ مرتے ہیں۔

علاج

ورم گردہ صفراوی کے علاج میں ایک اہم غلطی کا ازالہ

ورم گردہ کا علاج بتلانے سے قبل اطباً کی ایک غلط فہمی کا ازالہ کرانا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ علاج میں کوتاہی نہ ہو۔

بعض اطباً کا اصول علاج یہ ہے کہ گردوں کو آرام کرنے دیں اور اخراج مادہ کے لئے معرقات (پسینہ لانے والی) مسہلات (دست لانے والی) دواؤں کا استعمال کریں۔ اگر گردوں کو صاف کرنے کے لئے ہلکے مدرات (پیشاب لانے والی) دوائیں استعمال کریں۔

قارئین سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ گردوں کے غدد ناقلہ تو پہلے ہی آرام و سکون میں ہیں۔ بلکہ اپنا کام تقریباً چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں مریض کا جسم سوج کر کُپا ہو چکا ہوتا ہے، علاج کرتے وقت اگر مزید وقت ضائع کیا گیا تو مریض چل بسے گا۔

ان حکماً کو یہ بھی غلط فہمی ہے کہ پسینہ لانے والی اور پاخانے لانے والے ادویہ کا اثر گردوں پر نہیں ہوتا ہوگا بلکہ ان کا اثر جلد اور انتڑیوں پر ہوتا ہوگا۔ لیکن یاد رکھیں جسم کے اندر کوئی دوا غذا داخل کریں۔ اس کا اثر جسم کے ذریعے

ذریعے پر ہوتا ہے گردوں کا متاثر ہونا لازمی ہے۔

یاد رکھیں جلد کے مسامات حقیقت میں غدد ناقلہ ہیں۔ جب جلد کے غدد ناقلہ کام کرنے لگیں گے۔ تو پسینہ آئے گا۔ چونکہ گردے بھی غدد ناقلہ ہیں اس لئے پسینہ لانے والی ادویہ سے گردوں کا فعل بھی تیز ہوگا انہیں آرام کیسے ملے گا۔ حقیقت یہ ہے اب گردوں کو آرام کرانے کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ ان سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کا وقت ہے تاکہ مریض فوراً موت کے منہ سے نکل آئے۔

لہٰذا

قانون مفرد اعضاً ہدایت کرتا ہے کہ ایک منٹ بھی ضائع کئے بغیر فوراً غدد ناقلہ کا فعل تیز کرنے کے لئے غذا دوا دیں۔ کیونکہ غدد جاذبہ نے صفراوی رطوبات کا اخراج روک رکھا ہے۔ جونہی غدد ناقلہ کا فعل تیز ہوگا فوراً نہ صرف گردے پیشاب کا اخراج شروع کردیں۔ بلکہ مسامات جلد، انتڑیاں اور آنکھ ناک وغیرہ سے بھی رطوبات کا اخراج شروع ہوجائے گا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یعنی لمحہ بلمحہ مریض کا جسم دبلا پتلا ہونے لگے گا۔ تمام اماس اور سوزش غائب ہوجائے گی اگر استسقا کی صورت بن چکی ہوگی تو پیٹ سے بھی پانی کا اخراج ہوکر استسقا ذقی ختم ہوجائے گا۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاً کے غدی اعصابی نسخے جن میں غدی اعصابی محرک۔ ملین۔ مسہل۔ اکسیر و تریاق شامل ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

یعنی اگر مریض کو قبض ہے تو غدی اعصابی مسہل دیں شدید تکلیف کی

کی صورت میں اکسیر اور تریاق غدی اعصابی کھلا سکتے ہیں۔ اگر کمزوری زیادہ معلوم ہوتی ہو تو غدی اعصابی مقوی (لبوب) بھی ساتھ کھلا سکتے ہیں۔

یاد رکھیں

مریض کو روزانہ ۵، ۶ بار پیشاب آنا ضروری ہے اور پاخانے پانی کی طرح پتلے آنے چاہییں۔ اگر مریض کو غدی اعصابی جوشاندہ کا بھپارہ دیں۔ تو مسامات کے ذریعے پسینہ کی صورت میں فاضل صفراوی رطوبات خارج ہو جائیں اس طرح چند دنوں کے اندر اندر مریض سنبھل کر تندرست ہو جائے گا۔ چونکہ اس مرض میں غدد جگر میں تحریک اور قلب میں تحلیل یا ضعف ہوتا ہے اور اعصاب و دماغ میں سکون پیدا ہوتا ہے اس مریض کو مقویات قلب کے نام سے عضلاتی محرکات نہ کھلائیں۔ بلکہ اعصابی محرکات و مقویات کھلائیں۔ جن میں خمیرہ جات مفرح قلب ادویہ سازی اغذیہ شامل ہیں مثلاً خمیرہ گاؤزبان سادہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری مروارید، مفرح شاہی وغیرہ کھلائیں۔

غذا مریض کو صبح مربہ گاجر یا گلقند یا مربہ آملہ کھلائیں اور چائے کے طور پر الائچی زیرہ پکا کر دودھ ملا کر پلائیں۔ اگر چائے کو دل نہ کرے تو گنے کا رس یا عرق مکو کاسنی دیں۔ اگر قبض شدید ہو تو سہل ریوند عصارہ دو چنے کے برابر پیس کر کھلائیں۔ اگر ڈاچی کا دودھ مل سکے تو پانی کی جگہ پلا سکتے ہیں۔

یادداشت اگر پانی کی وجہ سے پیٹ پھٹنے والا ہو گیا ہو اور مریض پانی کے بوجھ سے تنگ آ گیا ہو اور سانس لینے میں تکلیف محسوس کرتا ہو۔ تو ڈاکٹر کے ذریعہ (پانی نکالنے والا ڈاکٹر) پانی نکال دیں۔

یادداشت یاد رکھیں پانی نکالتے وقت مریض سے پوچھتے رہیں کہ گھبراہٹ یا ضعف قلب تو نہیں ہے یا اگر یکدم مریض کے چہرے اور جسم پر پسینہ آجائے اور مریض سست ہو جائے پانی نکالنا بند کر دیا۔ ورنہ مریض کے مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ کھانے والی ادویہ کے ساتھ شربت بزوری بھی پلائیں تو سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔

مسامات جلد کھولنے کے لئے ضماد

ھوالشافی مکو خشک، گل خطمی، گل بنفشہ، آرد جو، اکلیل الملک ہر ایک دس دس گرام آب مکو سبز حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری سب ادویہ کو پیس کر آب مکو میں ملا کر حلوہ سا بنا لیں۔ مریض کے پیٹ پر ضماد کر دیں۔

پسینہ لانے کیلئے

ھوالشافی آٹے کا چھان، جو مقشر، تخم خطمی، مکو، بابونہ۔ اکلیل الملک پانچ کلو پانی میں ۱۰۰/۱۰۰ گرام ادویہ لیکر رات کو بھگو دیں صبح جوش دیکر مریض کو کرسی پر بٹھا کر چادر اوڑھا دیں۔ اور جوشاندہ والا دیگچا مریض کے سامنے رکھ دیں کہ بھاپ اٹھ کر مریض کے جسم پر لگے اور چادر سے باہر بھاپ ضائع نہ ہو۔ چند ہی منٹ بعد مریض کو پسینہ آئے گا۔ جس سے مسامات کھل جائیں گے اور فضلات خارج ہونگے۔

مسامات کھولنے کیلئے یہ نسخہ بھی مفید ہے

ھوالشافی

بیلوست ریٹھا	گل کیسو	اجوائن دیسی	ملوٹھی
۱۰ گرام	۵۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام

ترکیب تیاری سب ادویہ ۵ کلو پانی میں رات بھگو دیں صبح جوش دیکر غسل کرائیں انشاء اللہ تمام جسم کے مسامات کھل جائیں گے اس کے بعد پسینہ خود بخود آنے لگ جائے گا۔ اماس اور سوجن جلد ختم ہو جائے گی۔

شدید ورم گردہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
شدید ورم گردہ	ورم کلیہ شدید	ایکوٹ برائٹس ڈیزیز

"ACUTE BRIGHTS DISEASE"

تعارف: گردوں میں دورانِ خون بڑھ کر سوزش ہو جاتی ہے جس سے گردے حجم میں بڑھ جاتے ہیں اور دردناک ہو جاتے ہیں۔

اسباب قارئین ذہن نشین کر لیں کہ عضو میں دو قسم کا عظم یا ورم ہوا کرتا ہے۔ ۱۔ عضو کی تحریک یا دورانِ خون کا اس کی طرف جانا۔ جس سے اجتماعِ خون ہو کر محرک عضو میں سوزش اور ورم ہو جایا کرتا ہے ایسے ورم والے عضو میں شدید درد ہوا کرتا ہے۔

۲۔ اس عضو میں تسکین ہو کر اس کے اپنے فضلات اس کے اندر رک جاتے ہیں جس سے اس کا جسم حجم میں بڑھ جاتا ہے جسے اس کا حجم کہتے ہیں۔

یہاں شدید ورم گردہ سے مراد گردوں میں دورانِ خون کی تیزی اور ان کی تحریک کی وجہ سے ورم ہوتا ہے۔

تحریک ورم گردہ چونکہ گردوں میں یہ ورم خون کی کثرت اور تحریک سے آیا کرتا ہے اس لئے شدید ورم گردہ کی تحریک غدی اعصابی ہوا کرتی ہے۔

علامات گردوں میں چونکہ اجتماعِ خون ہوتا ہے لہٰذا ان میں شدید سوزش اور ورم ہو جاتا ہے۔ ذرا سی حرکت سے فوراً گردوں میں درد ہوتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے اور جھکتے وقت شدید درد ہوتا ہے۔ درد کی ٹیسیں شانہ تک آتی ہیں۔ چونکہ قلب و عضلات میں شدید تحلیل ہوتی ہے اس لئے دل میں سستی اور کمزوری ہو کر خفقانِ قلب کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریض کو بے چینی شدید ہوتی ہے۔ شدید بے چینی کی وجہ سے نیند کم آتی ہے۔ البتہ غنودگی سی طاری رہتی ہے۔ مریض تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔

یہاں اس حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ چونکہ شدید ورم گردہ غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اس لئے مریض کے جسم پر اماس یا سوجن نہیں ہوتی جیسا کہ جگر اور گردوں کی غدی عضلاتی تحریک میں چہرے اور ہاتھ پاؤں بلکہ تمام جسم پر ورم و سوجن آیا کرتی ہے۔

چونکہ آنکھیں بھی غدود (گلینڈز) ہیں اس لئے گردوں کی شراکت سے آنکھیں بھی سرخی مائل ہو جاتی ہیں ان سے پانی بہتا ہے خارش ہوتی ہے۔

چونکہ دماغ اچھی طرح تحریک میں نہیں آیا ہوتا اس لئے نسیان کی شدید علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہاتھوں پاؤں میں احساسات کم ہوتے ہیں مریض ہاتھوں اور پاؤں کے سونے کی شکایت کیا کرتا ہے۔

تشخیص اگر جگر گردوں کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی کی وجہ سے ورم ہو تو چونکہ

صفرا کا اخراج بند ہو جاتا ہے اس سے ایسے گردوں میں درد نہیں ہوتا ایسے مریضوں کے ہاتھ پاؤں بھی سوج جاتے ہیں لیکن ان میں درد بالکل نہیں نہیں ہوتا۔ البتہ چونکہ گردے سوجے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے گردوں کے مقام پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ پیشاب زردی سرخی مائل ہوتا ہے اور اس میں البیومن خصوصیت سے خارج ہوا کرتے ہیں اس کے برعکس جب گردوں کی غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے تو غدد ناقلہ صفرا کا اخراج کر رہے ہوتے ہیں چونکہ صفرا محرش جالی ہے اس لئے ایسے مریضوں کی آنکھوں ناک مقعد اور پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہے۔ پیشاب کھل کر آنے کی بجائے قطرہ قطرہ آتا ہے۔ پیشاب کا رنگ کسی قدر زرد سفیدی مائل ہوتا ہے۔

علاج چونکہ گردوں کی غدی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے ورم گردہ کو تحلیل کرنے کے لئے دوران خون کو اعصاب و دماغ کی طرف روانہ کرنا چاہیے اس مقصد کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ غذا اعصابی دیں انشاءاللہ شفا دے گا۔ ان کے علاوہ درج ذیل نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی: سہاگہ میٹھا سوڈا۔ ہلدی ریوند خطائی۔ پوست بیندق ہر ایک ہم وزن۔ سب کو پیس کر نصف گرام سے ایک گرام دن میں تین بار

ھوالشافی: زیرہ سفید۔ الائچی کلاں۔ دھنیا۔ پوست ریٹھہ۔ تخم بالنگو ہم وزن سب ادویہ کو پیس کر ¼ گرام سے نصف گرام ہمراہ کچی لسی یا عرق مکو کاسنی۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہیں۔ ورم گردہ کو تحلیل کرتا ہے پیشاب کھول

کراتا ہے نہایت اعلیٰ درجہ کا محرک اعصاب و دماغ ہے۔ ہاتھ پاؤں کا جسم کے کسی حصے کا سن ہونا کے لئے موثر ترین دوا ہے۔

ورم گردہ کے علاج میں ہدایات

ورم گردہ کے مریض کو جماع سے قطعی پرہیز کرائیں جب تک ورم یا درد کا احساس ہو اس وقت تک عورت کے نزدیک نہ جانے دیں۔

اگر مریض مزدوری کرتا ہو یعنی ٹرک وغیرہ پر بوریاں چڑھانے یا وزن اٹھانے کا کام کرتا ہو جسے عرف عام میں پلے داری بھی کہتے ہیں سے بالکل پرہیز کرے۔ کشتی یا کبڈی کے کھیل میں بھی حصہ نہ لیں۔ مقویات باہ جن میں شنگرف کچلہ لونگ دار چینی اور غدی مسہلات جن میں جمالگوٹہ اور ریوند عصارہ شامل ہیں نہ کھلائے جائیں۔ مریض کو آرام سے لٹائیں رکھیں۔

نوٹ: قبض کا خاص خیال رکھیں۔

ورم گردہ کے مریض کی غذا

صبح مکھن بادام یا گلقند۔ گاجر کا مربہ یا گاجر کا حلوہ۔ میں کوئی کھلا کر اوپر سے الائچی زیرہ سفید کی چائے پلائیں یا دودھ کی لسی (کچی لسی) پلائیں۔

دوپہر مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ گاجر۔ کدو۔ توری ٹینڈے وغیرہ میں سے کوئی سالن مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

شام اگر بھوک شدید ہو تو دو مہر والا سالن کھا لیں۔ اگر بھوک کم ہو تو بہتر ہے کچھ نہ کھلائیں اگر مریض کچھ کھانے کی طلب کرے تو مربہ گاجر یا گلقند ہی کھلائیں۔

یا سبوس اسبغول دودھ میں ملا کر کھلائیں۔

ورم گردہ میں غلط فہمیاں

عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ جب بھی گردہ میں ورم ہوگا اس کے اپنے جرم یا جسم میں ہوگا۔ اور اسی کے علاج کے لئے غذائی۔ دوائی اور تدابیری علاج تجویز کئے جاتے ہیں۔

کوئی طبیب یہ سوچنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتا کہ گردوں کے جرم میں ورم ہے یا اس کے عضلاتی اعصابی پردوں میں ورم ہے۔ حالانکہ متقدمین اطبائے تشخیص کرنے سے قبل اس حقیقت کی طرف واضح اشارات دیے ہیں۔

مثلاً اکسیر اعظم مصنف مسیح دوراں حکیم محمد اعظم ناظم جہاں اور ان کے مترجم حکیم کبیر الدین صاحب نے کتاب کے صفحہ ۱۱۷۵ پر ورم گردہ کا عنوان لکھ کر لکھا ہے۔

محل کے لحاظ سے ورم گردہ کی متعدد قسمیں ہیں۔ چنانچہ بعض اوقات ورم جرم (جسم) گردہ میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات تجویف کی جانب باطن اور بعض اوقات خارجی جہت میں ہوتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسے ورم جرم گردہ کے علاوہ ان کے پردوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ انہیں گردوں کے اوپر ہونے کی وجہ سے گردوں کا ورم ہی کہہ لیا جاتا ہے۔

یاد رکھیں گردوں پر پہلا پردہ اعصابی ہوتا ہے اور دوسرا پردہ عضلاتی ہوتا ہے۔ جب گردوں کے اعصاب سوزش ناک ہو جائیں تو گردوں کے اعصابی پردوں میں ورم ہو جایا کرتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ مریض کو

پیشاب بلا تکلیف کثرت سے آیا کرتا ہے اس کے گردے اعصابی پردہ کے ورم کی وجہ سے جکڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

لیکن اگر گردوں کے عضلاتی پردے عضلاتی تحریک کی وجہ سے متورم اور سوزش ناک ہو جائیں تو گردے جکڑے ہوتے بھی ہوں گے ساتھ ان میں تشنج اور کھچاؤ بھی ہوگا۔ بعض دفعہ پیشاب میں خون بھی آنے لگتا ہے۔ کسی قدر منہ خشک ہوتا ہے لیکن پانی کی پیاس بہت کم لگتی ہے مریض ایک دو گھونٹ پانی سے زیادہ نہیں پی سکتا۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں سرخی مائل آیا کرتا ہے۔

یہی وجہ کہ گردوں کے ورم کبھی حار کبھی بارد اور کبھی بلغمی تسلیم کیے جاتے ہیں۔ قانون مفرد اعضا گردہ کا ورم صرف اور صرف گردہ کے جرم کے ورم کو گردہ کا ورم قرار دیتا ہے۔ باقی اورام کو گردوں کے پردوں کا ورم یا شرقی ورم قرار دیتا ہے۔

علاج اگر گردوں کے اعصاب سوزشناک ہونے سے ورم ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا اور تدابیر اختیار کریں اور اغذیہ بھی تحریک کے مطابق کھلائیں۔

اگر گردوں کے عضلات سوزشناک ہو جائیں تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ اودویہ کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

پرانا ورم گردہ

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام	
پرانا ورم گردہ	ورم کلیہ مزمن	کرانک نفرائٹس	CHRONIC NEPHRITS
گردہ کی لاغری	ہزال کلیہ	کرانک برائٹس ڈیزیز	CHRONIC BRIGHTS DISEASES

تعارف جب گردوں کے غدد جاذبہ کا فعل اعتدال پر نہ آئے اور ان میں مسلسل تیز کام رہے تو گردوں کا ورم مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے مریض کا چہرہ اکثر سوجا ہوا ہوتا ہے۔ ہاتھوں پاؤں پر سوجن ہوتی ہے اگر مریض بس یا ریل میں چند گھنٹے سفر کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں پر اماس آجاتا ہے۔

اسباب گرم ماحول۔ گرم خشک اغذیہ کا مسلسل استعمال۔ مقوی باہ ادویہ اغذیہ کا کثرت سے استعمال جو لوگ شراب کے عادی ہوتے ہیں ان کے گردوں میں ورم ہوتا رہتا ہے۔ بعض عورتوں میں ساتویں آٹھویں مہینے کے حمل کے دوران تمام جسم پر اماس آجایا کرتا ہے جو گردوں کے ورم کی وجہ سے ہی ہوتا ہے

علامات اگر ورم گردہ کا کامیاب علاج نہ ہو سکے تو آہستہ آہستہ مرض پرانا ہو جاتا ہے اکثر مریضوں کے پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں جس سے دمہ کشی اور خشک کھانسی کی تکالیف ہو جاتی ہے۔

ایسے مریضوں میں کمی خون کی شکایت لازمی ہوا کرتی ہے چونکہ گرمی خشکی سے یہ مرض ہوتا ہے اس لئے اکثر مریض کو نکسیر آتی ہے بعض کو خونی قے بھی آنے لگتی ہے بعض مریض میں استسقاء ہو کر بگڑ جاتا ہے۔ پیشاب زردی مائل سرخ آتا ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا کئی بار آتا ہے۔ پیشاب میں اکثر البیومن آتی ہے اگر پیشاب کی مقدار کم ہو جائے تو البیومن کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ حالت قائم رہے تو اور پیشاب بہت کم بنے تو اکثر بے ہوشی ہو جاتی ہے سر میں درد کبھی اعضا میں تشنج ہونے لگتا ہے اگر سر پر خون کا دباؤ بڑھ جائے تو دماغی شریانیں پھٹ کر موت واقع ہو جاتی ہے اس حالت کو ڈاکٹر لوگ ہیمرج (دماغی شریان پھٹنا) کہتے ہیں

اگر پیشاب کی پیدائش بند ہو جائے تو سمیت بول ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

انجام مرض چونکہ مریض کے گردوں کے غدد جاذبہ انتہائی تیز ہو جاتے ہیں اور غدد ناقلہ کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ لہذا اگر مناسب صحیح علاج نہ مل سکے تو اکثر مریض مر جایا کرتے ہیں۔

علاج

چونکہ مریض کے گردوں کے اور مثانہ کے غدد جاذبہ تیز ہوتے ہیں اور غدد ناقلہ کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں اس لئے اگر فوراً غدد کا فعل تیز کر دیا جائے اور غدد جاذبہ کمزور کر دیئے جائیں تو صفرا و حرارت کا اخراج ہو کر چند ہی دنوں میں مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

لہذا جب بھی آپ کے پاس گردوں کے ورم اور چہرہ ہاتھ پاؤں اور جسم پر اماس و سوجن کا مریض آئے تو فوراً اسے غدی اعصابی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی اور اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔ ان میں سے ضرورت کے مطابق محرک۔ ملین مسہل اور اکسیر وغیرہ دے سکتے ہیں۔ اگر کمی خون زیادہ ہو تو دوا کے ساتھ فولاد کے مرکبات کھلائیں۔

ھوالشافی

نوشادر	قلمی شورہ	ریوند خطائی	کشتہ فولاد
۱۰ گرام	۱۰ گرام	۵۰ گرام	۵ گرام

سب کو پیس کر محفوظ کر لیں ایک ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق مکو کاسنی یا بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

اگر پیشاب کم آتا ہو اور قبض ہو تو شربت بزوری یا شربت دینار ضرور

پلائیں۔ شدید قبض کی صورت میں یہ نسخہ ضرور دیں:۔

ھوالشافی

ریوند عصارہ	سنڈھ	قلمی شورہ	جوکھار
۱۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام	۲۰ گرام

باریک کرکے ½ گرام سے ۱½ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ شربت بزوری کھلائیں۔ دو تین پانی کی طرح پتلے پاخانے آنے چاہیں اگر زیادہ آئیں تو دوا کم کر دیں۔ اگر قبض ہے تو وزن دگن کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

یادداشت یاد رہے یہ نسخہ اماس اور استسقاء زقی کے لئے انتہائی موثر اور فوری اثر ہے مریض کے گردے انتڑیاں کام کرنے لگتے ہیں جس سے اماس سوجن اور پیٹ کا پانی کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور ایک مہینہ کے اندر پانی بننا بند ہو جاتا ہے

بول زلالی

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
زلال پیشاب	بول زلالی	البیومی نوریا
ضعف گردہ	ضعف کلیہ	

ALTUMINURIA

تعارف زلال کو ڈاکٹری میں البیومن کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مادہ ہے جو جانداروں حیوانات اور نباتات کی بناوٹ و ساخت میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ انڈے کی سفیدی تمام خالص البیومن ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کے خون میں بھی ایک خاص تناسب سے البیومن ہوتی ہے اگر فاضل ہو جائے تو گردوں کی راہ خارج ہونے لگتی ہے۔ اکثر مریض اسے پیشاب میں خارج ہوتی دیکھ کر حیران منی

یا دھات خارج ہونے کی شکایت کرتے ہیں۔
چونکہ کمیت کے لحاظ سے پیشاب سے ہلکی ہوتی ہے اس لئے جب مثانہ سے پیشاب خارج ہونے لگتا ہے تو اکثر پیشاب سے پہلے خارج ہوا کرتی ہے جو انڈے کی سفیدی کی طرح ہی ہوتی ہے۔

اسباب البیومن جگر و غدد کی اور گردوں کی غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے آیا کرتی ہے۔ کیونکہ اس تحریک میں صفرا و حرارت خون میں جمع ہونے لگتی ہے جس سے خون کے البیومن (ہلکے مادے) خون سے زیادہ جدا ہونے لگتے ہیں۔ لہٰذا جب خون جب گردوں میں آتا ہے تو جہاں خون کے فضلات (پیشاب وغیرہ) جدا ہوتے ہیں وہاں خون کی البیومن بھی ضرورت سے زیادہ خارج ہونے لگتی ہے اور مثانہ میں پیشاب کے اوپر اکٹھی ہونے لگتی ہے جب پیشاب خارج کیا جاتا ہے یا پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو پیشاب سے پہلے یا بعد بڑی مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ چونکہ منی کی طرح لیسدار ہوتی ہے اس لئے مریض گھبرا جاتا ہے کہ اسے تو دھات نکلنے کی بیماری لگ گئی ہے۔

ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

جیسا کہ بول زلالی کے ناموں میں ضعف گردہ یا ضعف کلیہ اس کا نام تجویز کیا گیا ہے درست نہیں ہے کیونکہ ان ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ البیومن یا البیومن نوریا کی تکلیف یا علامت گردہ کے کمزور ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہوگی لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق ضعف گردہ اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور تسکین گردہ عضلاتی

اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتا ہے۔

لیکن

بول زلالی جگر و غدد کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی تحریک کے دوران آیا کرتا ہے۔ قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق غدی عضلاتی جگر و غدد کی ابتدائی تحریک (تیزی) کا نام ہے لہذا بول زلالی کے دوران ضعف جگر یا گردہ سمجھنا غلطی ہے۔

بول زلالی اور سوء القنیہ

چونکہ بول زلالی غدی عضلاتی تحریک سے آیا کرتا ہے اور سوء القنیہ بھی غدی عضلاتی تحریک سے نمودار ہوا کرتا ہے اسی طرح بول زلالی کے مریض کے جسم پر اماس و تہیج ہو جایا کرتا ہے اور سوء القنیہ کے مریض کا سارا جسم سوجا ہوا ہے اسے بھی بول زلالی آیا کرتا ہے۔ اس لئے ان دونوں تکالیف کو ایک ہی مرض سمجھنا درست ہے یعنی بول زلالی کے مریض کو سوء القنیہ کا مریض کہہ سکتے ہیں۔

اسباب علامات اکثر کمر میں مقام گردہ پر دباؤ یا بوجھ محسوس ہوتا ہے چونکہ پیشاب بنتا ہی تھوڑا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گردہ بھی کسی قدر سوجا ہوا ہوتا ہے اس لئے جتنا پیشاب بنتا ہے اتنا ہی خارج ہوتا رہتا ہے۔

چونکہ تحلیل عضلات شدید ہوتی ہے اس لئے ضعف باہ کمزور ہو جاتی ہے۔ چہرے پر زردی مائل گاڑھا آیا کرتا ہے اگر مرض شدت اختیار کر جائے تو تمام جسم سوج جاتا ہے اگر مناسب علاج نہ ہو سکے تو استسقاء زقی بھی ہو جاتا ہے۔

بول زلال کے اسباب میں غلط فہمیاں

بعض طبی کتب میں بول زلال کے اسباب میں خوفناک غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً بول زلالی فعلی جیسے ڈاکٹری فنکشنل البیومی نوریا کہتے ہیں۔

۲۔ بول زلالی حمیٰ جیسے فیبرائل البیومی نوریا۔

۳۔ اور بول زلالی لمسی جیسے نیوروٹک البیومی نوریا کہتے ہیں۔

۴۔ بول زلالی عصبی جیسے نیوروٹک البیومی نوریا کہتے ہیں۔

۵۔ بول زلالی غذائی۔ جیسے ڈائے ٹک البیومی نوریا کہتے ہیں۔

۶۔ بول زلالی عضوی جیسے آرگنک البیومی نوریا کہتے ہیں۔

قارئین زلال یا البیومن کی ایک ہی ماہیت ہے کسی سبب سے اس کی ماہیت تبدیل نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک غدد جاذبہ کا فعل تیز نہ ہو جائے اور حرارت مقررہ بڑھ نہ جائے اس وقت تک براہ گردہ البیومن یا زلال نہیں آ سکتے۔ یعنی زلال آنے کے لئے گردوں کے غدد جاذبہ کے فعل میں آنا یعنی تیز یا تحریک میں آنا ضروری ہے۔ لیکن مقام حیرت ہے۔ اعصاب کے فعل میں آ نیچے یا ان کے تیز ہونے سے (نیوروٹک البیومن نوریا) غدد جاذبہ کیسے تیز ہو سکتے جب غدد جاذبہ تیز نہیں ہو سکتے تو البیومن کیسے خارج ہو سکتے ہیں۔ البتہ جب اعصاب کے فعل میں تسکین ہو جائے اور غدد جاذبہ تیز ہو جائیں تو البیومن آ سکتے ہیں۔ اسی طرح غذائی البیومی نوریا میں غذا کی نشان دہی نہیں کی گئی جس سے غدد جاذبہ تیز ہوں۔

بالکل اسی طرح زلال حمیٰ سبب کے طور پر بتایا ہے لیکن کسی ایسے بخار کی

نشاندہی نہیں کی گئی جو غدد کی تیزی ہوتا ہو اور اس کے دوران زلال آتے ہوں۔ بول زلال بیی میں بھی کسی زہر کا نام نہیں لیا گیا جو محرک غدد ہو۔

سب سے بڑھ کر

بول زلال عضوی (آرگینک البیوی نوریا) جو صحیح سبب بتاتا ہے۔ اس میں بھی غدد جاذبہ کا ذکر نہیں ہے جس سے طالب علم کو البیومن خارج ہونے کے اصل سبب کا پتہ چل سکے۔

یاد رکھیں کوئی بھی تکلیف جسم میں ظاہر ہو اس کے کیفیاتی۔ نفسیاتی، مادی اور عضوی اسباب سے اس کے ایک ہی قسم کے مفرد اعضاء تیز ہوں گے ایک ہی قسم کی علامات پیدا ہوں گی۔ لہٰذا بول زلال کے آنے کا کوئی بھی سبب ہو اس سے غدد جاذبہ ہی تیز ہوں گے۔ جن کے نتیجے میں بول زلال آیا کرتا ہے۔

اصول علاج

البیومن جب بھی آتے ہیں غدی عضلاتی تحریک سے آیا کرتے ہیں۔ اس وقت اعصاب و دماغ کے فعل میں سستی اور تسکین کی حالت ہوتی ہے دوسری طرف عضلات و قلب میں تحلیل ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کا اصولِ علاج یہ ہے کہ مسکن اعضاء اعصاب دماغ کے فعل میں تیزی پیدا کر دی جائے۔ جونہی ان میں تیزی آئے گی البیومن آنا بند ہو جائیں۔

دوا کے ساتھ نفسیاتی ماحول گرمی خشکی۔ گرم خشک اغذیہ ادویہ وغیرہ روک دینی چاہیں مسک ادویہ بھی نہ کھائیں کیونکہ ان میں گرم خشک سمیات ہوتی ہیں۔

ادویاتی علاج قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق غدی اعصابی اغذیہ

ہے۔ پیشاب کثرت سے بار بار آتا ہے اور سفید رنگ کا آتا ہے اگر گردوں کے غدد تیز ہو جائیں تو حرارت و گرمی کی شدت ہو گی۔ صفرا و حرارت کی کثرت سے پیشاب بار بار تھوڑا تھوڑا اور زرد رنگ کا آنے لگتا ہے۔

لیکن

اگر گردوں کے عضلات تیز ہو جائیں۔ تو خشکی کی زیادہ اور رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے۔ جس سے اگر گردوں میں خشکی کی شدت سے زخم ہو جاتے ہیں جس سے خونی پیشاب خارج ہونے لگتا ہے۔

اگر گردوں میں پتھریاں بن جائیں۔ تو جب گردوں سے نکلتی ہیں تو گردوں اور حالبین میں زخم ہو جاتے ہیں۔

بعض دفعہ گردوں کے مقام پر چوٹ لگ جاتی ہے جس سے گردوں میں زخم ہو جاتے ہیں زخموں سے رسنے والا خونی پیشاب کے ذریعے آنے لگتا ہے اسی طرح بعض مریضوں میں بواسیر کا خون اچانک بند ہو جائے یا حیض کا خون اچانک بند ہونے سے گردوں سے خون آنے لگتا ہے۔ شنگرف اور کچلہ کے مرکبات کھانے سے بھی خونی پیشاب آنے لگتا ہے۔

علامات

اگر گردہ یا مثانہ میں زخم معمولی ہوں تو اکثر خون پیشاب کے ساتھ آتا ہے لیکن اگر زخم بڑے ہو جائیں تو خون زیادہ مقدار میں جمع کر کے پیشاب سے پہلے یا پیشاب کے بعد آیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ مثانہ میں پیشاب نہیں ہوتا۔ خون زخموں میں رس کر پیشاب کی حاجت پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے خالص خون آتا ہے۔

اگر خون آنے کا سبب شدید سردی ہو تو خون آنے سے پہلے مریض کو شدید سردی لگتی ہے اور اس کا جسم کانپنے لگتا ہے۔ پھر خون آنے لگتا ہے۔

یاد رکھیں

اگر خون گردوں سے آئے تو چونکہ خون کے لوتھڑے بن جاتے ہیں، لہذا جب خون آنے لگتا ہے تو خون کے لوتھڑے حالبین میں پھنس جاتے ہیں جس سے درد گردہ کی طرح درد محسوس ہوتا ہے اور پیشاب میں مل کر آتا ہے۔ اگر مثانہ سے خون آئے تو اکثر پیشاب کے بعد آتا ہے۔ اگر مجریٰ بول سے خون آئے پیشاب سے پہلے آیا کرتا ہے۔

علاج خون گردہ سے آئے یا مثانہ سے پیشاب کی نالی سے ان کے عضلات سوزشناک ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے اعضائے غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے۔ رطوبات کی شدید کمی ہو کر ان اعضا میں زخم ہوتے ہیں۔ لہذا ایسے مریض کو غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیے اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات کھلائیں ان میں محرک، ملین، مسہل اکسیر، تریاق دے سکتے ہیں۔

درج ذیل نسخہ جات بھی بے حد موثر ہیں۔

ھوالشافی دم الاخوین، سنگ جراحت، پھٹکڑی، کہربا شمعی ہر ایک ۱۰، ۱۰۰ گرام
پیس کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک ایک ایک گرام صبح دوپہر شام ہمراہ شربت انجبار کھلائیں۔

افعال اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔

ھوالشافی لعاب بہیدانہ۔ بستیرہ بارتنگ۔ شربت انجبار
۱۰ گرام ۱۰ گرام ۳۰ گرام
سب کو ملا کر صبح شام ہمراہ دودھ بکری کھلائیں۔

ھوالشافی ہلدی۔ نوشادر۔ قلمی شورہ۔ صندل سفید
ہر ایک ہم وزن سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔

ھوالشافی کیلشیم لیکٹیٹ ۱ گرام۔ الیومن واٹر (ایک انڈے کی سفیدی کا محلول) خیساندہ السی (۱۰ گرام السی کا خیساندہ)

ترکیب تیاری ۱۰ گرام السی کو ۱۰۰ گرام پانی میں رات بھگو دیں صبح چھان کر کیلشیم لیکٹیٹ اور انڈے کی سفیدی کا محلول ملا کر ایک ہی بار پلا دیں۔ ایسی دو خوراک صبح و شام دیں۔

بلا ارادہ پیشاب آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بے ارادہ پیشاب نکلنا	سلسل بول	ان کانٹی نینس آف یورن
بول بے خبری	استرخاء مثانہ	In continence of Urine

تعارف مثانہ کی یہ ایک ایسی تکلیف ہے کہ جتنا پیشاب گردوں سے بن کر آتا ہے اتنا پیشاب کی حاجت کے بغیر نکل جاتا ہے یعنی مریض کو پیشاب کی خبر تک نہیں ہوتی۔

اسباب۔ اکثر یہ تکلیف بوڑھے اشخاص کو ہوتی ہے کیونکہ بچپن اور جوانی

ادویہ کھلانا موثر علاج ہے اسی مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات جن میں محرک ملین۔ مسہل اکسیر شامل ہیں ضرورت کے مطابق کھلائیں انشاء اللہ فوراً شفا حاصل ہوگی۔

ھوالشافی: سنگ سرماہی۔ نمک مولی۔ جوکھار۔ ریوند خطائی ہم وزن پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام ہمراہ عرق مکو کاسنی استعمال کرائیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی تخم گاجر۔ تخم شلغم۔ تخم مولی۔ دھنیا۔ مغز خیارین مغز خربوزہ مغز تربوز ہر ۳۰۔۳۰ گرام۔ چینی ۵۰۷ گرام۔

رات کو ۲/۱ کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر چھان لیں۔ چینی ملا کر قوام کر لیں۔

مقدار خوراک ۵۰ گرام صبح ۵۰ گرام شام۔

نوٹ اگر اوپر کا نسخہ ساتھ کھلائیں تو فوراً البیومن آنا بند ہو جاتا ہے۔

بول خونی

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام	
خونی پیشاب	بول الدم	ہیمے چوریا	(HAEMATURIA)

تعارف مریض جب بھی اور جس وقت بھی پیشاب کرتا ہے۔ پیشاب میں خون آتا ہے یعنی خونی پیشاب آتا ہے۔

اسباب "قارئین گردوں کی بناوٹ اور ساخت تو آپ پڑھ آئے ہیں۔ کہ گردے اعصاب۔ عضلات اور غدد سے بنے ہوئے ہیں۔ جب گردوں کے اعصاب تحریک و تیزی میں ہوتے ہیں تو رطوبات کی کثرت ہوتی

میں مثانہ بے حد مضبوط ہوتا ہے۔

یاد رکھیں خبر ہونا یا احساس کرنا یہ اعصاب کا کام ہے جب غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے مثانہ کے اعصاب میں سکون ہو جاتا ہے تو ایک طرف مثانہ میں پیشاب روکنے یا خارج کرنے کا احساس کم ہو جاتا ہے دوسری طرف مثانہ کے عضلات میں شدید ضعف ہو کر مثانہ میں سکڑنے پھیلنے کی حرکات مفقود ہو جاتی ہیں اس لئے پیشاب بلا ارادہ خارج ہونے لگتا ہے اسی نسبت سے اس تکلیف کو بول بے طبری کہتے ہیں۔ طب میں استرخا مثانہ کہتے ہیں۔

علامات پیشاب بلا ارادہ قطرہ قطرہ خارج ہوتا رہتا ہے مریض سویا ہو یا جاگ رہا ہو پیشاب جتنا گردوں سے آتا ہے اتنا ہی خارج ہوتا رہتا ہے۔ مریض کو اتنا پتہ چلتا ہے کہ اس کے کپڑے بھیگ رہے ہیں

علاج چونکہ غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے اعصاب کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں جس سے مثانہ میں فالجی کیفیت پیدا ہو چکی ہوتی ہے اس کا اصولی علاج یہ ہے کہ کسی طرح غذا دوا اور تدابیر سے مثانہ کے اعصاب کو جگایا جائے یعنی اعصابی تحریک پیدا کرنی چاہیے۔ جونہی اعصابی تحریک پیدا ہوگی فوراً مثانہ کے اعصاب احساسات کا کام شروع کر دیں گے اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات بے حد موثر اور مفید ہیں۔ ان میں سے محرک۔ ملین۔ مسہل اکسیر اور تریاق وغیرہ ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

ھوالشافی جوکھار۔ نمک مولی۔ قلمی شورہ ہم وزن پیس کر ایک سے تین گرام صبح دوپہر شام ہمراہ بکری کے

کے دودھ سے کھلائیں۔

اگر شربت بزوری کے ساتھ کھلائیں تو بہت جلد آرام آجاتا ہے۔

ہوالشافی

مغز تخم خربوزہ	مغز تخم خیارین	تخم کدو	تخم خشخاش
۲ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ	۱ حصہ
مغز بادام	ست ملٹھی	خشخاش	لعاب اسبغول
۲ حصہ	۱ حصہ	۱ حصہ	حسب ضرورت

پہلے خشک ادویہ پیس لیں پھر لعاب اسبغول کی مدد سے ٹکیاں یا گولیاں بنا لیں۔ دو دو گولی صبح دوپہر شام۔

ہوالشافی گندھک آملہ سار۔ قلمی شورہ۔ اجوائن خراسانی ہم وزن

مقدار خوراک پیس کر آدھا آدھا گرام ہمراہ کچی لسی

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں۔

خواص و فوائد قطرہ قطرہ پیشاب آنے کو روکتا ہے اور زیادہ مقدار میں لاتا ہے۔ مثانہ اور قارورہ کی جلن کے لئے بےحد مفید ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ محرک و مقوی اعصاب ہے۔

بول فی الفراش

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بستر میں پیشاب نکل جانا	بول بستری	بیڈ ویٹنگ
	بول فی الفراش	Bed wetting

تعارف رات کو سونے کی حالت میں بستر پر پیشاب نکل جاتا ہے۔

جب کپڑے بھیگتے ہیں تو مریض کو پتہ چلتا ہے کہ اس کا پیشاب بستر پر نکل گیا ہے

حقیقت مرض قارئین ذہن نشین کر لیں کہ پیشاب کی یہ تکلیف نفسیاتی طور پر خواب کی حالت میں ہوا کرتی ہے۔ یعنی حقیقت میں مریض خواب کی حالت میں ہوتا ہے۔ اس وقت محسوس کر رہا ہوتا ہے کہ وہ لیٹرین یا روڑی وغیرہ پر پیشاب کر رہا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اس وقت خواب کی حالت میں بستر پر سویا ہوتا ہے۔ لہذا پیشاب بستر پر نکل جاتا ہے۔ اسی نسبت سے اس تکلیف کو بول فی الفراش کہتے ہیں۔

علامات عموماً رات کو یا دن کو سوتے ہوئے بستر پر پیشاب نکل جاتا ہے۔ بعض دفعہ بستر پر سوتے ہی پیشاب نکل جاتا ہے جب اسے جگایا جاتا ہے اور کپڑے تبدیل کر دیئے جاتے ہیں تو دوبارہ سوتے ہی پھر پیشاب نکل جاتا ہے اس طرح اکثر بار بار پیشاب آتا ہے مریض کے گھر والے پریشان ہو جاتے ہیں۔

مریض اپنے والدین کو بتاتا ہے کہ میں پیشاب تو لیٹرین یا روڑی پر کیا تھا بستر پر کیسے نکل گیا۔ آہستہ آہستہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خواب میں پیشاب نکلتا ہے یاد رکھیں جس طرح خواب میں احتلام ہوتا ہے بالکل اسی طرح خواب میں بچے پیشاب کیا کرتے ہیں۔

تحریک عضلاتی اعصابی تحریک میں آٹھ نو سال کے بچے بستر میں پیشاب کیا کرتے ہیں۔

علاج عضلاتی اعصابی قلب و عضلات کی کیمیائی تحریک ہے جس میں ریاح اور گیس زیادہ بنتے ہیں یہی ریاح اور گیس مثانہ

پر دغدغہ کرکے پیشاب کی حاجت پیدا کر دیتے ہیں اس وقت مریض خواب کی حالت میں ہوتا ہے۔

اس حالت کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کی اغذیہ و ادویہ کھلانا ہے ان ادویہ اغذیہ کا خاصہ ہے کہ یہ ریاح اور گیسز کو ختم کر دیتی ہے جونہی گیسز اور ریاح ختم ہوتی ہیں فوراً مریض بستر پر پیشاب کرنا بند ہو جاتا ہے اس مقصد کے لئے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ قانون مفرد اعضاء سے دیکھ کر اور بنا کر کھلائیں۔ اگر قبض ہو تو غدی عضلاتی ملین یا مسہل دیں۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

جوارش جالینوس یا جوارش کمونی دن میں تین بار کھلائیں۔ غذا عضلاتی و غدی کھلائیں۔ مولد ریاح اور عضلاتی اعصابی غذا روک دیں۔ اعصابی اغذیہ سے بھی قطع منع کر دیں۔

ھوالشافی پودینہ، اجوائن، گوگل، صعتر ہر ایک ہم وزن۔

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق چہار سے کھلائیں۔

فوائد قاطع بلغم و رطوبت ہے ملین و مسہل ہے۔ ریاح کو نہ صرف ختم کرتا ہے بلکہ رکے ہوئے ریاح کو خارج کرتا ہے سلسل بول اور بول بستری کے لئے بے حد مفید ہیں۔

عسر البول

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیشاب کا مشکل سے آنا	عسر البول	ڈس یوریا DYSURIA

تعارف اسے تنگی بول بھی کہتے ہیں۔ مریض جب بھی پیشاب کرتا ہے اسے بڑی تنگی اور تکلیف سے پیشاب آتا ہے۔ اکثر قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آتا ہے مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مثانہ بھرا ہوا ہے۔ لیکن جب پیشاب کرنے لگتا ہے تو قطرہ قطرہ رستا ہے۔ مریض زور لگاتا ہے لیکن پیشاب پھر بھی کم ہی آتا ہے

اسباب پیشاب کی نالی کی غشا مخاطی جو غدی جسم یا مادہ کی بنی ہوتی ہے میں سوزش یا خراش ہو جاتی ہے جس وجہ سے نال میں کسی قدر سوجن ہو جاتی ہے جس سے نال تنگ ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پیشاب پوری مقدار میں خارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قطرہ قطرہ تکلیف اور تنگی سے آنے لگتا ہے۔ سوزاک بھی عسر البول کا سبب بن جاتا ہے۔ بعض دفعہ چوٹ لگنے سے پیشاب کی نالی سوج جاتی ہے۔

پیشاب کی حاجت ہونے پر پیشاب روکے رکھنا بھی تنگی بول کا سبب ہو سکتا ہے۔ رحم کا بڑھ جانا یا حمل کے دوران رحم کا دباؤ پیشاب کی نالی پر پڑنے سے تنگی بول کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔ غدہ قدامیہ کے بڑھ جانے سے بھی تنگی بول کی شکایت ہو جاتی ہے

علامات تنگی بول اس وقت ہوتی ہے جب غدی اعصابی تحریک شدت اختیار کر جائے۔ جب مریض پیشاب کرتا ہے تو

شدید جلن اور تکلیف ہوتی ہے۔ پیشاب جلد جلد آتا ہے۔

علاج چونکہ غدی اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جس سے سوزش احلیل ہو کر تنگی بول کی ہو رہی ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا تجویز کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی تریاق میں سے ضرورت کے مطابق ملین مسہل اکسیر تریاق وغیرہ کھلائیں۔ چند ہی خوراکوں سے فائدہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جلن کم ہو جاتی ہے۔ پیشاب پوری مقدار میں کھل آنے لگتا ہے۔

یہ نسخے بھی بے حد مؤثر ہیں۔

ھوالشافی قلمی شورہ۔ گندھک آملہ سار۔ جوکھار ہم وزن

مقدار خوراک ایک ایک گرام صبح دوپہر شام ہمراہ پانی کچی لسی یا شربت بزوری

افعال واثرات اعصابی غدی ہیں۔

فوائد سوزش احلیل رفع کرنے کے لئے فوری اثر ہے۔

ھوالشافی بندق۔ نوشادر۔ حجر الیہود۔ اجوائن خراسانی ہم وزن

پیس کر حب بقدر نخود بنالیں ایک سے دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ شربت بزوری یا عرق گلاب یا دودھ کی کچی لسی۔

افعال واثرات اعصابی عضلاتی ہیں۔

شربت بزوری

ھوالشافی مغز تخم خربوزہ۔ مغز تخم تربوز۔ مغز تخم ککڑی۔ مغز تخم خیار۔ سونف -
۵۰ گرام ۵۰ گرام ۵۰ گرام ۵۰ گرام ۱۰۰ گرام

سونف کی جڑ۔ کاسنی۔ جڑ کاسنی گلو چینی
۲۵۰ گرام ۱۰۰ گرام ۲½ سو گرام ۲½ سو گرام ۴ کلو

ترکیب تیاری اول مغزیات کے علاوہ ادویہ کو ۱۲½ کلو پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیکر چھان لیں پھر چینی ملا کر شربت تیار کر لیں جب شربت بننے والا ہو تو مغزیات کوٹ کر پکتے شربت میں ڈال دیں۔ جب قوام بن جائے تو اتار کر سرد ہونے پر مغزیات نچوڑ کر نکال دیں بس شربت بزوری تیار ہے۔ عسر البول کا لاثانی علاج ہے۔

مقدار خوراک ۵۰ گرام صبح ۵۰ گرام شام

ٹکور احلیل

چونکہ احلیل یعنی پیشاب کی نالی میں سوزش ہوتی ہے اس لئے اس نسخہ کی ٹکور سے بھی فوراً جلن اور تنگی بول ختم ہوتی ہے۔

ھوالشافی پوست ریٹھا۔ پوست خشخاس۔ اجوائن خراسانی۔ گل گیسو
۱۰ گرام ۱۰ گرام ۱۰ گرام ۲۰ گرام

افتیمون ۲۰ گرام

ترکیب تیاری سب کو توڑ پھوڑ کر ۲ کلو پانی میں بھگو دیں صبح ٹھنڈا ہی چھان لیں اور پیڈو احلیل پر تولیہ رکھ کر ٹکور کریں۔ یعنی تولیہ پر پانی ڈالیں۔ پندرہ بیس منٹ ٹکور ہو۔

نوٹ: اگر سردی ہو تو کسی قدر گرم کر لیں۔

بندش بول یا پیشاب پیدا نہ ہونا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بندش بول	اسر البول	سپریشن آف یورن
پیشاب کا رک جانا	انقطاع البول	SUPPRATION OF URINE

تعارف یہ خالص گردوں کے کام چھوڑ دینے (پیشاب نہ بنانے) کی تکلیف ہے۔ چنانچہ کئی کئی دن تک مریض کو قطرہ پیشاب نہیں آتا یعنی پیشاب بننا ہی بند ہو جاتا ہے۔

اسباب قارئین استاد صابر ملتانیؒ نے پیشاب کے متعلق چند حقائق پیش کئے ہیں اگر ان کے مطابق عمل کیا جائے تو پیشاب کے پیدا ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ آپؒ لکھتے ہیں۔ "عضلات پیشاب پیدا کرتے ہیں۔ غدد پیشاب روکتے ہیں اعصاب پیشاب خارج کرتے ہیں۔"

یہ ایک ایسا سنہرا اصول ہے کہ پیشاب کی تمام امراض کا علاج اس اصول کے مطابق آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

جب عضلات پیشاب پیدا نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عضلات میں سکون ہے یا تحلیل ہے۔

تشخیص

اگر مریض کے گردوں کے عضلات میں تسکین ہو گی تو پیشاب کی بار بار

حاجت ہو گی۔ کیونکہ اعصاب ہی پیشاب جاری کیا کرتے ہیں۔ چونکہ تسکین عضلات کی وجہ سے پیشاب بنتا نہیں اس لئے پیشاب کی حاجت تو ہوتی ہے لیکن پیشاب نہ ہونے کی وجہ سے قطرہ پیشاب نہیں نکلتا۔

اس کے برعکس جب کسی غذا دوا سے غدی عضلاتی تحریک شدید ہو جائے اور غدد جاذ بہ ضرورت سے زیادہ کام کرنے لگیں تو قلب و عضلات میں شدید تحلیل ہو کر پیشاب بننا بند ہو جاتا ہے۔

ایسے مریض کو کئی کئی دن پیشاب کی حاجت ہی نہیں ہوتی لیکن غدی تحریک پیشاب روکنے کی تحریک ہے اس لئے نہ مثانہ میں پیشاب ہوتا ہے نہ حاجت ہوتی ہے۔ البتہ ایسے مریض کا چہرہ ہاتھ پاؤں پر تھوتھ یعنی سوجن آجاتی ہے جسم کا رنگ زردی مائل آتا ہے اگر تھوڑا بہت پیشاب کبھی آئے تو اس کا رنگ زرد و سرخی مائل ہوتا ہے۔ بندش بول کی زیادہ تر تکلیف شوگر روکنے کی ادویہ سے یا ممسک و مقوی باہ ادویہ کے کثرت استعمال کے دوران ہوا کرتی ہے۔

ایک واقعہ میرا ہمسایہ چوہدری خوشی محمد بد قسمتی سے ذیابیطس اور شوگر کی تکلیف میں مبتلا ہو گیا۔ اسے ڈاکٹروں نے ڈرایا کہ اگر میٹھا کھایا تو آپ کو آرام نہیں آئے گا۔ علاج کے لئے مروجہ ادویہ خوب کھلائیں آہستہ آہستہ کمزور ہونے لگا۔ پیشاب کم بار آنے لگا۔ اور وہ سمجھنے لگا کہ اب میری تکلیف کا علاج ہو گیا ہے۔ لیکن گھبراہٹ بے چینی بے خوابی بڑھ گئی۔ سر میں درد رہنے لگیں۔ بلڈ پریشر بڑھ گیا۔

ایک دن چوہدری خوشی محمد میرے گھر آیا۔ کہنے لگا حکیم صاحب مجھے ذیابیطس اور شوگر سے تو آرام ہے۔ لیکن میرا سکون ختم ہو گیا۔ نہ نیند آتی ہے نہ بے چینی جاتی ہے!

میں نے نبض دیکھی شدید غدی عضلاتی تھی چہرے پر کسی قدر اماس بھی تھا میں نے قارورہ کے بارے میں پوچھا کتنے بار آتا ہے تو جواب دیا کہ ایک دو بار دن رات میں آتا ہے میں نے کہا چوہدری صاحب آپ شوگر کے مریض ہیں آپ کو تو ۵ ، ۶ بار پیشاب آنا چاہیے اتنا کم پیشاب تو آپ کو مار دے گا۔ تمام زہر خون میں اکٹھے ہو گئے ہیں جس وجہ سے گھبراہٹ بے چینی اور بے خوابی ہو گئی اب آپ میٹھی چیزیں کھائیں تاکہ پیشاب زیادہ آئے۔

لیکن اس نے میری بات پر عمل نہ کیا۔ ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ تو اسے کہا گیا کہ میٹھا کھانا آپ کے لئے جرم ہوگا۔ جو ادویہ آپ کھا رہے ہیں وہ ٹھیک ہیں۔ بدقسمتی سے دو تین دن بعد گھبراہٹ زیادہ ہو گئی۔ پیشاب اور بھی کم ہو گیا مجبوراً ملتان نشتر ہسپتال لے گئے۔ وہاں ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کے گردے بند ہو گئے ہیں۔ انہیں واشش کئے بغیر پیشاب نہیں آئے گا چنانچہ گردے واشش کرنے شروع کر دیئے ساتھ میٹھا کھانے کی بھی ہدایت کر دی۔ آہستہ آہستہ پیشاب زیادہ آنے لگا۔ اور طبیعت سنبھل گئی گھر آتے وقت پھر پہلا علاج جاری کرنے کی ہدایت کی جونہی پہلی ادویہ شروع کرائی گئیں پیشاب پھر بند ہو گیا۔ دوبارہ ملتان لے گئے۔ لیکن چوہدری صاحب جانبر نہ ہو سکے اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔

انہی تجربات کی بنا پر میں شوگر کے مریضوں کو ہدایت کیا کرتا ہوں کہ پانچ دفعہ مسلمان نماز پڑھتا ہے اگر شوگر کے مریض کو ۵ ، ۶ بار پیشاب آ رہا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ مزید پیشاب کم کرنے کی ادویہ کھائی گئیں تو بندش بول ہونے کا خطرہ ہے۔

علاج اوپر کے طریقہ سے تشخیص کریں۔ اگر اعصابی تحریک ثابت ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخے پیشاب پیدا کرنے کے لئے بے حد موثر ہیں کھلاتے ہی پیشاب بننا شروع ہو جاتا ہے۔

اگر تشخیص سے غدی عضلاتی تحریک ثابت ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

پیدائش بول کے لئے یہ نکور بے حد مفید ہے۔

گل کیسو۔ ریوند خطائی۔ بھکڑہ ہر ایک ۳۰ ، ۲۰ گرام

سب کو نیم کوب کر کے پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیکر گردوں پر تولیہ رکھ کر نکور کر دیں۔ دو تین دن مسلسل نکور کرنے سے پیشاب آنے لگتا ہے۔

ایک اعتراض

اس نسخہ کو دیکھ کر حکماء کے ذہن میں اس سوال کا پیدا ہونا فطری ہے کہ جب عضلات پیدا کرتے تو یہ نسخہ (نکور) تو اعصابی اثرات کا حامل ہے اس سے تو اعصاب تیز ہوں گے نہ عضلات۔

قارئین یہ سوال درست ہے۔ جب کسی مریض کو غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے تحلیل عضلات ہوگی تو پیشاب پیدا نہ ہوگا جب اس نسخہ سے غدد میں تحلیل ہو جائے تو لامحالہ عضلات کی تحلیل ختم ہو جائے گی اس طرح عضلات میں ضعف کی بجائے تقویت آ جائے گی۔ لہذا آہستہ آہستہ عضلات پیشاب بنانے لگیں گے

زہر بول

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیشاب کا زہر	تسمم بول، سمیت بول	یوریمیا Uraemia

تعارف

قارئین ہمارے جسم میں جس طرح مسامات جسم پھیپھڑے، رحم اور مقعد وغیرہ فاضل مادوں کو خارج از بدن کرتے رہتے ہیں بالکل اسی طرح گردے بھی فضلات خون کو پیشاب کی صورت میں بنا بنا کر خارج کرتے رہتے ہیں۔

بدقسمتی سے بعض دفعہ گردوں کے غدد جاذبہ یا گردوں کی قوت جاذبہ زیادہ تیز ہو جاتی ہے تو فضلات خون کو خون سے جدا نہیں کرتی بلکہ خون میں ہی واپس کر دیتی ہے۔ آہستہ آہستہ خون کے یہی فاضل زہر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جس سے بدن کی رنگت زردی مائل کبھی سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ صفرا کی کثرت کی وجہ سے ہو تو مریض کا رنگ زردی مائل اور ہاتھوں پاؤں پر اماس و سوجن ہو جاتی ہے۔

اسی حالت کو طبیب حضرات پیشاب کا زہر یا تسمم بول کہتے ہیں۔

اسباب علامات

چونکہ پیشاب بنتا ہی کم ہے اس لئے بدن میں فضلات کی صورت میں یہی پیشاب جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے چہرے اور بدن کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔ مریض کو ساتھ ضعف عضلات و قلب ہوتا ہے۔ خفقان قلب اور دوران سر یعنی اٹھتے بیٹھتے چکر آتے ہیں دل گھبراتا ہے۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔

تحریک تسمم بولی

سمیت بول یا تسمم بول کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے۔

یاد رکھیں اس حالت کے شدت اختیار کرنے سے بائیں طرف درد سر ہونے لگتا ہے۔ تسکین اعصاب کی وجہ سے غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں غشی کے دورے بھی ہونے لگتے ہیں۔ مریض کا سانس پھولتا ہے مریض کے حواس میں فرق آجاتا ہے۔ چونکہ خون میں پیشاب ہی دورہ کر رہا ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کے جسم اور سانس سے پیشاب کی متعفن بو آتی ہے۔

علاج

چونکہ زہر بول کے مریض کے غدد جاذبہ تیز ہوتے ہیں۔ غدی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے لہذا ایسے مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ و ادویہ جنہیں عرف عام میں مدر بول ادویہ کہتے ہیں کھلائیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

تسمم بول کے مریض کے گردے حقیقت پیشاب بنا ہی نہیں رہے ہوتے لہذا زیادہ تر پیشاب پیدا کرنے والی ادویہ اغذیہ دیں۔

اگر

گردے اعصابی تحریک کی وجہ سے پیشاب نہ بنا رہے ہوں تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں اور اگر غدی عضلاتی تسمم بول کا سبب ہو تو جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات دیں۔ یہ نسخے بھی مفید ہیں۔

ھو الشافی، ریوند خطائی ۵۰ گرام - نوشادر ۱۰ گرام - قلمی شورہ ۱۰ گرام -

سنڈھ ۱۰ گرام ۔ مرچ سیاہ ۱۰ گرام

سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔

ورم مثانہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام	
مثانہ کی سوزش	جرب مثانہ	وسائیکل اری ٹیبلیٹی	[illegible] Irritability

تعارف ابتدا میں مثانہ میں ہلکا ہلکا دغدغہ ہوتا ہے۔ پھر خارش اور سوزش ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔

قارئین آپ نے حکیم انقلاب صابر ملتانیؒ کی تحقیقات سوزش و اورام والی کتاب پڑھی ہوگی جس میں سوزش خارش اور ورم پر مدلل بحث کی گئی ہے۔

اسباب۔ قارئین ذہن نشین کر لیں کہ مثانہ میں ورم بھی اول تحریک سوزش خارش کے بعد ورم ہوا کرتا ہے۔

چونکہ مثانہ بذات خود غدی غشائی مادہ کا بنا ہوا ہے لہٰذا جیسے بعض کباب بھنے چنے اور بغیر شوربہ کے گوشت۔ اچار پکوڑے۔ کریلے وغیرہ گرم مصالحوں سے بنا کر کھاتا ہے تو اس کے مثانہ میں دوران خون بڑھ جاتا ہے چٹپٹی چیزوں اور کھانوں سے مثانہ میں جلن اور خارش ہونے لگتی ہے جو بڑھتی بڑھتی سوزش و ورم مثانہ کا باعث بن جاتی ہے۔

بعض دفعہ کھیل کود کے دوران گیند یا کسی کی ٹانگ مثانہ پر لگتی ہے جس سے اس پر ورم آجاتا ہے اسی طرح عظم غدہ قدامیہ کی وجہ سے مثانہ پر مسلسل دباؤ باعث ورم مثانہ بن جاتا ہے۔

عورتوں میں چونکہ مثانہ کے بالکل قریب ان کا رحم ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے رحم ٹل جائے یا حمل کی وجہ سے رحم مثانہ پر دباؤ ڈالے تو بھی ورم مثانہ ہو جایا کرتا ہے

علامات چونکہ مثانہ کے اندر باہر ورم اور سوزش ہوتی ہے اس لئے مثانہ پیشاب کو زیادہ دیر اور زیادہ مقدار میں روک نہیں سکتا۔ بلکہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد خارج کرتا ہے اگر پیشاب کو تھوڑی دیر روک لے تو مثانہ میں درد ہونے لگتا ہے۔ پیشاب جب بھی آتا ہے تھوڑا تھوڑا قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آتا ہے۔

تحریک قانون مفرد اعضا کی رو سے ورم مثانہ غدی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بڑی بڑی طبی کتب میں تحریر ہے کہ ورم مثانہ کی تشخیص کر کے علاج شروع کرنا چاہیے۔ یعنی پہلے پیشاب کا امتحان کریں۔ چنانچہ اگر پیشاب ترش ہو تو کھاری دوائیں دینی چاہیں۔ اگر پیشاب کھاری ہو یا یوریٹس یا فاسفیٹس یا آکسیلیٹس آ رہے ہوں تو اصل سبب کو دریافت کر کے علاج کریں۔

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ترشی محرک عضلات ہے نہ کہ محرک غدد لہٰذا ترشی سے مثانہ کے عضلات تو سوزش ناک ہو سکتے ہیں لیکن خود مثانہ سوزش ناک نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں مثانہ میں جب بھی ورم ہوگا اس وقت جگر گردوں میں شدید تیزی ہوگی۔

اس وقت نہ ترشی زیادہ ہوگی نہ کھاری پن خون و پیشاب میں زیادہ ہوگا۔ بلکہ نمک و سے لُس کی زیادتی ہوگی

یاد رکھیں کھاری پن محرک اعصابی ہے اس سے تو مثانہ کے اعصاب سوزش ناک ہو سکتے ہیں۔ لیکن مثانہ جو خود غدی جسم ہے میں کھاری پن سے سوزش ناک نہیں ہو سکتا۔ لہذا اگر گردہ میں ورم یا مثانہ میں ہو تو ان کے پردوں اعصابی یا عضلاتی میں ہوگا۔ یا ان کے اپنے جرم یا جسم میں ورم ہوگا۔

اس معالج کے لئے یہ تشخیص کرنا لازمی ہے کہ اس وقت موجودہ مریض کے گردہ یا مثانہ کے اعصاب یا عضلات سوزش ناک ہیں یا خود گردہ مثانہ کے جسم سوزش ناک ہو چکے ہیں۔

تشخیص مرض

چونکہ ورم کسی عضو کی انتہائی تیزی کی حالت میں ہوا کرتا ہے اس لئے ہر ورم کی یقینی تشخیص نبض اور قارورہ سے ہوگی۔

مثلاً اگر قارورہ سفیدی مائل ہے تو گردوں کے اعصاب سوزش ناک ہیں اگر سرخ یا سرخی مائل ہے تو گردوں کے عضلات سوزش ناک ہیں۔ لیکن اگر قارورہ زرد یا زردی مائل ہے تو خود گردوں کے جسم سوزش ناک ہیں۔

علاج عام طور پر گردہ کے جسم میں سوزش ناک کیفیت ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ گردوں کے اندر دو قسم کے غدد کام کرتے ہیں۔ مثلاً غدی جاذبہ اور غدد ناقلہ۔

جب گردوں کے غدد جاذبہ تحریک و تیزی میں ہوں گے تو مضرات کے ضرورت

سے زیادہ جمع ہونے سے گردے سوج جائیں گے۔ لیکن ان میں درد نہیں ہوگا البتہ مریض گردوں کے مقام پر بوجھ محسوس کرے گا۔ پیشاب کم مقدار میں آئے گا جس کا رنگ زرد سرخی مائل ہوگا۔ ایسے مریض کے سارے جسم خصوصاً ہاتھ پاؤں میں شدید اماس و سوجن ہوگی۔

ایسی حالت قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق غدی عضلاتی تحریک ہوا کرتی ہے اس حالت کا علاج غدی اعصابی تحریک پیدا کرنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لو کہ غدی عضلاتی کو مکمل کرنے کے لئے غدی اعصابی تحریک میں تبدیل کرنا ہے یا غدد جاذبہ کا فعل روک کر غدد ناقلہ کا فعل تیز کرنا ہے۔

جونہی غدی اعصابی غذا و دوا دی جائے گی فوراً ورم غائب ہونا شروع ہو جائے گا۔ ہاتھ پاؤں کی سوجن بھی ختم ہو جائے گی۔

اگر

گردوں کے غدد ناقلہ سوزش ناک ہیں تو گردوں میں شدید درد ہوگا۔ کمر پر ذرا بوجھ پڑنے یا ہلنے چلنے بلکہ بات کرنے سے بھی درد ہوگا۔ اس وقت غدی اعصابی تحریک زوروں پر ہوگی چونکہ گردوں میں خون کا اجتماع ہوگا اس لئے اس کے علاج کے لئے اعصابی تحریک پیدا کر کے خون کو اعصاب کی طرف روانہ کر دیا جائے جس سے فوراً گردوں کا ورم فوراً تحلیل ہونا شروع ہو جائے گا چند گھنٹوں کے اندر تڑپتا ہوا مریض آرام و سکون محسوس کرے گا۔

اس مقصد کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات اور اسی مزاج کی غذا کھلائی جائے گی۔

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے نسخے بے حد مفید اور موثر ہیں ضرورت کے

مطابق محرک۔ ملین مسہل۔ اکسیر تریاق تک استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ھوالشافی پوست ریٹھہ ۱ حصہ — اجوائن خراسانی ۱ حصہ — قلمی شورہ ۱ حصہ

ترکیب تیاری سب کو پیس کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک $\frac{1}{4}$ گرام سے نصف گرام دن میں تین بار

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے۔ شدید محرک اعصاب اور محلل غدد ہے گردوں کے ورم کو فوراً تحلیل کرتا ہے۔ پیشاب کھول کر لاتا ہے۔

ٹکور ورم گردہ

ھوالشافی پوست ریٹھہ پوست خشخاس۔ اجوائن خراسانی افتیمون گل گیسو ہر ایک دس دس گرام

سب کو ۲ کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر مقام ورم پر تولیہ رکھ کر پانی تنطول کریں۔ یا گرم ٹکور کریں۔ فوراً درد و ورم کم ہونا شروع ہو جائے گا۔

ھوالشافی پوست ریٹھہ۔ ست لوبان۔ سنڈھ۔ قلمی شورہ ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب تیاری ریٹھہ کا چھلکا اور دوسری ادویہ کو باریک سفوف کر لیں۔ مقدار خوراک $\frac{1}{4}$ گرام سے نصف گرام ہمراہ دودھ بکری یا عرق مکو کاسنی

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں۔

خواص مدر بول، محلل پتھری پتہ و مثانہ۔ مفرح صفرا اور مقوی اعصاب و دماغ ہے۔ دوران خون کو جگر سے نکال کر دماغ و اعصاب کی طرف روانہ کر دیتا ہے۔ جس سے ورم گردہ و مثانہ غائب ہو جاتا ہے۔

ہدایات

چونکہ رطوبات بلغمی کی کمی ہوتی ہے اور صفرا کی زیادتی ہوتی ہے اس لئے مریض کو پسینہ لانے والی ادویہ اور تدابیر عمل میں لائیں اعصابی غدی ادویہ کے جوشاندوں سے بھپارہ دیں گل کیسو ۵۰ گرام ۲ کلو پانی میں جوش دیکر بھپارہ دیں۔

اگر ضعف قلب شدید ہو تو مفرح قلب ادویہ ساتھ لازمی استعمال کریں اگر پھیپھڑے متاثر ہو گئے ہوں اور دم کشی کی تکلیف پیدا ہو چکی ہوں تو گاؤزبان ملٹھی سونف کی چائے پلائیں۔

غذا

ورم گردہ کے مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا کھلائیں۔ مثلاً مولی، مونگرے۔ گاجر شلغم کدو۔ توری ٹینڈے وغیرہ مرچ سیاہ سے پکا کر کھلائیں۔

پرہیز انڈے کریلے۔ بینگن اچار۔ پکوڑے گوشت وغیرہ بند کر دیں۔

کمزوری مثانہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ کی کمزوری	ضعف مثانہ	آٹونی اف بلیڈر
مثانہ کی سستی	استرخاء المثانہ	

تعارف جب مثانہ کمزور و سست ہو جاتا ہے تو اس کے پیشاب روکنے یا خارج کرنے کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔

اسباب قارئین قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق مثانہ ایک غدی جسم ہے یعنی غدی مادہ سے بنا ہوا ہے۔ لہذا غدی اعصابی تحریک ہو یا غدی عضلاتی دونوں صورتوں میں مثانہ کمزور نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ ان تحریکوں میں کسی قدر تیزی ہوتی ہے۔

اس کے برعکس اگر اعصابی تحریک پیدا ہو جائے تو مثانہ تحلیل کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے اور پیشاب روکنے یا خارج کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔

اسی طرح جب عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے تو مثانہ میں تسکین واقع ہو کر ضعف مثانہ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسی تحریک میں مثانہ میں تسکین ہو جاتی ہے باوجودیکہ مثانہ کے پیشاب موجود ہوتا ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے نہ خارج کر سکتا ہے نہ روک سکتا ہے بعض دفعہ سلسل بول کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

بعض دفعہ فالج اسفل ہو جاتا ہے جس کی زد میں مثانہ بھی آجاتا ہے لہذا فالج اسفل کی صورت میں بھی مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔

جب مثانہ کے اعصاب تیز ہو جائیں تو پیشاب سلسل بول کی طرح

علامات تھوڑا تھوڑا آتا رہتا ہے۔ مثانہ پیشاب روک نہیں سکتا۔

پیشاب سفیدی مائل نیلگوں آتا ہے۔

اگر مثانہ کے عضلات تیز ہوں جس سے مثانہ تسکین غدد کی وجہ سے پیشاب روک نہیں سکتا۔ بلکہ قطرہ قطرہ آتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ سونے اور لیٹنے کی حالت میں مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے۔ جب اٹھتا ہے تو خارج ہونے لگتا ہے۔

اگر کمزوری مثانہ مثانہ کے اعصاب کے تیز ہونے کی وجہ ہو تو

علاج عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا کھلائیں اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

اگر مثانہ پیشاب سے بھرا ہوا ہو تو کیتھیٹر یا پیشاب خارج کرنے والے آلہ سے پیشاب خارج کرا دیں۔

اگر کمزوری مثانہ کے سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہو تو ایسے مریض کو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ و ادویہ کھلائیں۔ اس مقصد کے لئے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کھلائیں غذا بھی اسی تحریک کی کھلائیں۔

غذا عضلاتی و غدی کھلائیں یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی اجوائن۔ مصبر۔ گندھک آملہ سار۔ خولنجان ہر ایک ہم وزن سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں۔

مقدار خوراک ایک گولی سے دو گولی دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار کھلائیں۔

تشنج مثانہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ کی اینٹھن	تشنج مثانہ	وسائیکل سپیزم

تعارف اس تکلیف میں مثانہ میں اینٹھن اور تناؤ شدید ہوتا ہے یعنی کبھی مثانہ سکڑتا ہے اور کبھی پھیلتا ہے۔

اسباب مثانہ میں رسولی یا پتھری ہونا۔ رحم کا مثانہ پر مسلسل دباؤ ڈالے رکھنا جو اکثر حمل کی صورت میں ہوا کرتا ہے۔ مثانہ کے زخم، غدہ قدامیہ کا بڑھ جانا۔ کثرت جماع۔ تقطیر بول قانون مفرد اعضاء کی رو سے مثانہ کے جرم کی غدی اعصابی تحریک شدید ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مریض کو قبض کی بجائے پیچش ہوا کرتی ہے۔ پیشاب جلن کے ساتھ آتا ہے

علاج مریض کو فوراً اعصابی محرک ادویہ اغذیہ کھلانا شروع کر دیں چونکہ مثانہ میں تشنج کے وقت سخت درد ہوتا ہے اس لئے فوراً محلل غدد اور محرک اعصاب ادویہ اغذیہ پانی میں جوش دیکر کر ٹب میں بھرے جوشاندہ میں بٹھائیں۔ اگر مریض بیٹھ نہ سکتا ہو تو درج ذیل نسخہ کو ۲ کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر مثانہ پر تولیہ رکھ کر نطول کریں۔ فوراً تشنج رک جائے گا

ٹکور مثانہ

ھوالشافی پوسٹ ریٹھہ ۵ گرام پوست خشخاش ۵ گرام ملٹھیا ۵ گرام

اجوائن خراسانی ۵ گرام
سب کو توڑ پھوڑ کر ایک کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر مثانہ پر تولیہ رکھ کر نیم گرم پانی نطول کریں۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہیں۔
مسکن، مخدر ہے اعصاب کو تقویت دیتا ہے۔ غدی درد ول

خواص و فوائد کے لئے فوری اثر ہے بلکہ بعض مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

رحم میں ہونے والی تکالیف اور انکا علاج

پیڈو

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پیڈو	جوف عانہ	پلویس PELVIS

تعارف پیڈو ہڈیوں کا وہ خالی ڈھانچہ ہے جس میں مثانہ، سیدھی آنت اعضاء تناسل مردانہ وزنانہ پائے جاتے ہیں۔

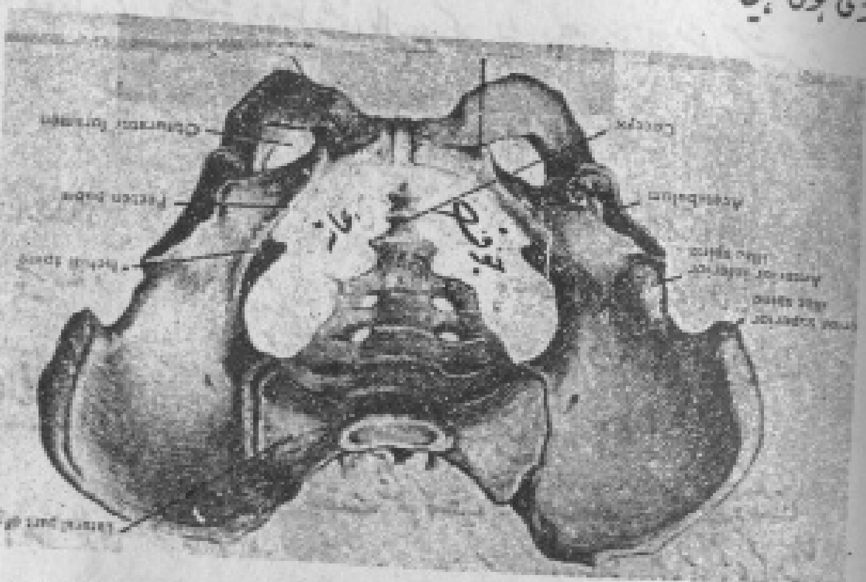
مقام پیڈو پیڈو کا جوف درحقیقت شکم کا نیچے والا حصہ ہے اس کے پیچھے ڈھڈی اور دمچی کی ہڈی ہوتی ہے اور ان کے دونوں جانب پیڈو کی ہڈی کی بلند یاں وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ یہ اوپر کی طرف جوف شکم سے ملا رہتا ہے اور نیچے کی طرف اس میں عبرز کے عضلات وغیرہ لگے رہتے ہیں۔ جوف عانہ ہی وہ مقام ہے جہاں قیام حمل سے لے کر جنین وضع حمل تک قیام پذیر رہتا ہے

قدرت نے یہ حصہ بچہ کے لئے ایسا مضبوط بنایا ہے کہ کسی طرف چوٹ وغیرہ نہیں لگ سکتی

جوف عانہ کے حصے اگر جوف عانہ کو بنظر غور دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک جوف عانہ کاذب دوسرا جوف عانہ صادق

پیڈو کی بناوٹ میں چار ہڈیاں کام کرتی ہیں یہ اسفنجی نما ہڈیوں کا بنا ہوا ہے جو کہ ریڑھ کی ہڈیوں کے درمیان واقع ہے

پیڈو ایک بے ڈول جوف ہے جس کی اگلی وپچھلی دیواریں عظم لا اسم اور پچھلی دیوار عظم عجز اور عظم العصعص مذکورہ چار ہڈیاں آپس میں مضبوط رباطات (لگمینٹ) کے ذریعہ جڑی ہوئی ہیں۔



جنسی اعضائے مخصوصہ کی ضرورت

امراض رحم کی ماہیت، حقیقت اہمیت اور علاج بیان کرنے سے پہلے یہ مناسب رہے گا کہ جنسی اعضائے مخصوصہ زنانہ کی اہمیت، حقیقت اور ضرورت، شکل وصورت اور ان کی مخصوص ذمہ داریاں بیان کی جائیں تاکہ ان کے افعال کے بگڑنے اور صحیح کام نہ کرنے کی صورت میں مناسب علاج اور تدابیر اختیار کی جاسکیں۔

جنسی اعضائے مخصوصہ کی اہمیت ضرورت

جنسی اعضاء کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ ان کی خوبصورت شکل بناوٹ مردوں کے لئے کشش، وصل یعنی ملاپ کے لئے بے چین ہونا اور مغلوب شہوت ہونا۔ نفسیاتی طور پر ان اعضاء کے درست نہ ہونے سے جنسی کشش نہیں ہو سکتی اور نہ ہی شہوت کا غلبہ اور وصل کا شوق ہوتا ہے۔

جنسی اعضاء کی ضرورت اس امر سے واضح ہے کہ ان اعضاء کے بغیر نوع انسانی و نسل انسانی قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ اگر یہ اعضاء موجود بھی ہوں لیکن اپنے طبعی افعال انجام نہ دے سکتے ہوں تب بھی نسل انسانی کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی

لہٰذا اعضائے مخصوصہ کی اہمیت اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان اعضاء کی حتی المقدور حفاظت کی جائے جب بھی ان میں کسی قسم کا بگاڑ معلوم ہو۔ یا ان میں کسی قسم کی تکلیف ہو فوراً درست کریں تاکہ جہاں یہ اعضاء مخصوصہ نسل انسانی قائم رکھیں وہاں یہ مرد و عورت کے لئے جنسی تسکین کا باعث بھی ہوں اور یہ دنیاوی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے۔

اعضائے مخصوصہ زنانہ

اعضائے مخصوصہ زنانہ کو مشرحین دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) جنسی اعضائے مخصوصہ بیرونی۔

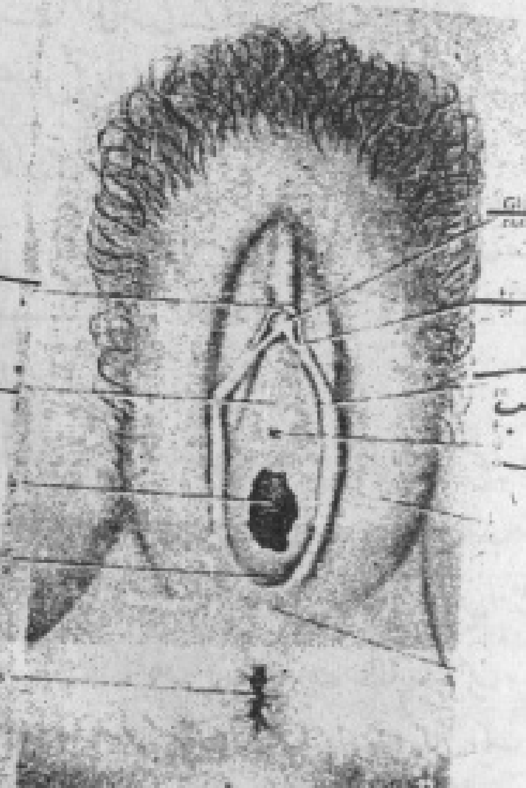
(۲) جنسی اعضائے مخصوصہ اندرونی۔

جنسی اعضائے مخصوصہ بیرونی

عورت کے یہ ایسے اعضائے تناسل ہیں جو آنکھوں سے نظر آتے ہیں۔

جو تعداد میں نو ہیں۔

(۱) جبل الزہرہ (۲) لب کبیر فرج (۳) لب صغیر (۴) بُظر (۵) مجری بول۔ (۶) ثقبہ مجری البول (۷) سوراخ فرج (۸) غشائے بکارت (۹) اندام نہانی کی غدودیں۔



جبل الزہرہ

جبل الزہرہ کا انگریزی نام MONS VENERIS ہے عرف عام میں اندام نہانی کے اوپر کی بلندی کو کہتے ہیں۔

یہ وہ مقام ہے جو اندام نہانی کے اوپر واقع ہوتا ہے جس کی بناوٹ میں چربی اور ریشہ دار گوشت ہوتا ہے جس وجہ سے چھونے سے نرم گدگدا محسوس ہوتا ہے۔

بلوغت سے پہلے صاف شفاف اور ملائم ہوتا ہے۔ لیکن لڑکی بالغ ہونے پر اس جگہ چھوٹے چھوٹے ملائم گھنگریالے بال پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ جب عورت سیدھی کھڑی ہوتی ہے۔ تو اعضائے تناسل کا صرف یہی حصہ نظر آتا ہے۔ فعل جماع کے وقت جبل الزہرہ میں بھی دوران خون بڑھ جاتا ہے جس سے اس کی بلندی پہلے سے زیادہ اور خوبصورت ہو جاتی ہے لذت اور سرور کو دو بالا کر دیتی ہے

فرج کے بڑے لب

فرج کے بڑے لبوں کو انگریزی میں لے بی آمو جورا LABIA MAJORA کہتے ہیں، اور طبی نام شفران کبیر ہے۔

یہ اندام نہانی کے دونوں جانب ہوتے ہیں ان کی بیرونی سطح پر بال ہوتے ہیں ان کی اندرونی سطح چکنی اور لعابی جھلی کو تر کرتی ہے۔ یہ دونوں لب سامنے سے دبیز اور جبل الزہرہ سے ملتے ہیں پیچھے کی جانب یہ لب باریک ہوتے ہیں اور جلد کے باریک پرت کے ذریعہ سیون کی طرف ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں،

یادداشت

باکرہ یعنی نوجوان لڑکی کے یہ دونوں لب ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں، البتہ بچہ پیدا ہونے پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں بڑھاپے میں سکڑ جاتے ہیں

ان لبوں کے اندرونی اور بیرونی سطحوں پر بے شمار روغن پیدا کرنے والے غدود ہوتے ہیں جس وجہ سے ان کی ساخت اسفنج کی طرح نرم لچکدار ہوتی ہے۔ ان میں وریدوں شریانوں کا جال ہوتا ہے جو جنسی جذبات کے وقت خون سے پُر ہو کر تن جاتے ہیں

فرج کے چھوٹے لب

بڑے لبوں کے اندر کی جانب اندام نہانی کے دو اور چھوٹے لب ہوتے ہیں انہیں طب میں شفران صغیران کہتے ہیں، اور ڈاکٹری میں NYMPHAE نکمفے کہتے ہیں ان کی بناوٹ میں غدی جھلی یعنی میوکس ممبرین جسے عرف عام میں لعاب دار جھلی بھی کہتے ہیں، کیونکہ ان میں لعاب دار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔

یہ دونوں لب جب سامنے کی طرف آپس میں ملتے ہیں تو غلفۃ البظر (پری پیوس آف دی کلی ٹورس) بناتے ہیں۔

جب یہی لب پیچھے کی جانب ملتے ہیں تو قید فرجی (فورشیٹ) مکمل کرتے ہیں ان پر بال نہیں ہوتے۔ پسینہ کی گلٹیاں اور اعصاب زیادہ ہوتے ہیں۔ جس وجہ سے ان کا مزاج نہایت حساس اور ذکی الحس ہو گیا ہے۔

بظر (کلی ٹورس)

یہ چھوٹا سا ابھار ہے جو چھوٹے لبوں کے سامنے کی طرف ملنے سے بنتا ہے اس کی ساخت مرد کے قضیب کے مشابہ ہے کیونکہ اس کی بناوٹ بھی قضیب کی طرح اسفنجی ہے اس میں پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔ جب عورت مغلوب شہوت ہوتی ہے تو سب سے زیادہ اسی بظر میں ہیجان شہوت ہوتا ہے۔

اگر بد قسمتی سے عورت میں ہیجان شہوت نہ ہو تو تجربہ کار مرد اسی بظر کو جماع سے

قبل سہلانے کی ہدایت کرتے ہیں بلکہ عورت خود بھی ایسی خواہش کرتی ہے۔

پیشاب کا سوراخ اسے احلیل کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ اس کا منہ عین اندام نہانی کے منہ کے اوپر ہوتا ہے عورتوں میں اس نالی کی لمبائی صرف $1\frac{1}{2}$ انچ ہوتی ہے یہ سوراخ کسی قدر ابھرا ہوا اور دراڑ جیسا دکھائی دیتا ہے۔

سوراخ فرج اسے اندام نہانی کا دہانہ بھی کہتے ہیں۔ سوراخ فرج اس شگاف کو کہتے ہیں جو شرم گاہ کے دونوں چھوٹے لبوں کے درمیان واقع ہے۔ کنواری لڑکیوں میں یہ دہانہ گول ہوتا ہے۔ مگر بچے جننے والی عورتوں یا شادی شدہ عورتوں میں یہ سوراخ قدرے کھل چکا ہوتا ہے۔ کنواری لڑکیوں میں تو اس سوراخ پر ایک گول پتلا پردہ ہوتا ہے جس سے یہ سوراخ بند ہوتا ہے اور یہ پردہ باہر سے نظر آتا ہے۔

پردہ بکارت اس پردے کو عرف عام میں پردہ بکارت کہتے ہیں جو کنوارپن کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔

شادی کے دن جب میاں بیوی ہمبستری کرتے ہیں تو پہلی دفعہ کے ملاپ سے ہی یہ پردہ پھٹ جاتا ہے۔

یادداشت بعض لڑکیوں میں یہ پردہ بکارت اتنا سخت ہوتا ہے کہ مجامعت کے وقت دخول نہیں ہو سکتا ہے ایسی صورت میں اسے قطع کرانا پڑتا ہے۔

اندام نہانی کی غدودیں یہ ایسی غدودیں ہیں جو فرج کے دونوں جانب ہوتی ہیں ان سے ترشح شدہ رطوبت پردہ بکارت

کے ذریعے نکلتی ہے۔ عورت وقت جماع جب مغلوب شہوت ہوتی ہے تو ان سے چکنی رطوبت خارج ہوتی ہے تاکہ عضو تناسلی خشکی سے اندام نہانی زخمی نہ ہو جائے۔

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ اگر یہ رطوبت ترشح نہ ہو تو اندام نہانی زخمی ہو جاتی ہے اور عورت کو سوزاک ہو جاتا ہے

اگر کسی مرد کو سوزاک ہو تو بھی اس کے جراثیم انہیں غدود میں جا کر انہیں سوزش ناک کر دیتے ہیں اور سوزاک کی تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں

اندرونی اعضائے تولید و تناسل زنانہ

یہ ایسے اعضاء ہیں جو باہر سے نظر نہیں آسکتے۔ مثلاً (۱) مہبل (۲) رحم، (۳) قاذف نالیاں، (۴) خصیۃ الرحم۔ ان اعضاء کی تشریح درج ذیل ہے۔

مہبل یعنی اندام نہانی کی نالی اسے ڈاکٹری میں ویجائنا VAGINA بھی کہتے ہیں۔ یہ خم دار کشادہ نالی رحم اور بیرونی اعضائے تناسل کے درمیان واقع ہے جس سے خون حیض اور بچہ گزر کر باہر خارج ہوتے ہیں باہر کی جانب فرج کے اختتام پر بند اور تنگ ہوتی ہے لیکن اندر کی جانب رحم کی گردن پر زاویہ قائمہ بناتی ہے اور فراخ ہے۔

اس نالی کی کل لمبائی کے برابر مثانہ (بلیڈر) پیشاب کی نالی (یوریتھرا) اور عین اس کے پیچھے امعاء مستقیم (ریکٹم) اور مقعد ہوتی ہے

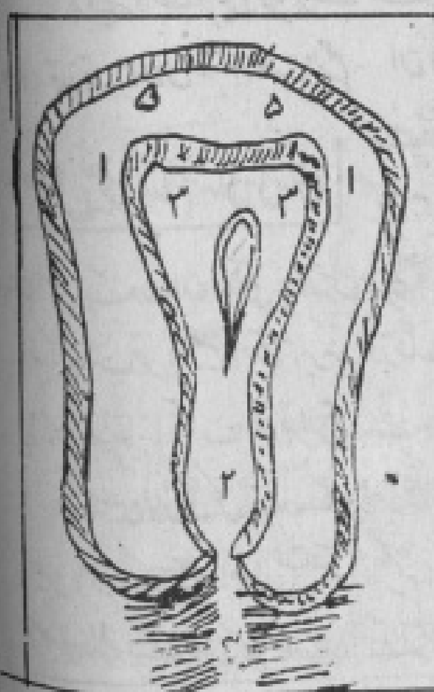
اس نالی کے اوپر کے حصہ میں عنق الرحم (سروکس) لٹکی ہوئی ہوتی ہے

مہبل یعنی اندام نہانی کی ساخت

اس کی بناوٹ میں چار پرت ہوتے ہیں اس کا اندرونی پرت غشا مخاطی سے بنا ہوتا ہے، درمیانی پرت عضلاتی ہوتا ہے، بیرونی پرت اعصاب کا بنا ہوتا ہے۔ اس کا پھیلاؤ امعاء مستقیم تک ہوتا ہے، چوتھا پرت نسیج واصل کا ہوتا ہے جو غشا مخاطی و عضلاتی پرت کے درمیان ہوتا ہے، مہبل میں غدد یا گلٹیاں ہوتی ہیں جن سے رطوبت رس کر مہبل کو تر رکھتی ہے یہ رطوبت جلد ترش ہو جاتی ہے جس میں جراثیم بھی فنا ہو جاتے ہیں

رحم

رحم کو ڈاکٹری میں یوٹرس عرف عام میں بچہ دان اور طب میں رحم کے نام سے پکارتے ہیں۔



رحم کی شکل ناشپاتی یا مٹی صراحی کی مانند مخروطی ہوتی ہے۔ جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے۔ باکرہ اور جوان عورت میں رحم کی طوالت ۳ انچ اور عرض میں ۲ انچ اور چوڑائی یا موٹائی میں صرف ایک انچ ہوتا ہے۔ رحم کا وزن صرف ۱½ اونس ہوتا ہے

ایام حیض میں رحم کا وزن و حجم بڑھ جاتا ہے اور وضع حمل کے بعد بھی رحم مکمل طور پر پہلی حالت پر نہیں آتا بلکہ پہلے سے بڑا رہتا ہے۔ البتہ حیض کے بعد سکڑتا ضرور ہے۔ رحم رباطات کے ذریعہ اٹکا رہتا ہے۔ تندرستی کی حالت میں ادھر ادھر بخوبی حرکت کر سکتا ہے

دی ہوئی تصویر میں رحم کو چیر کر اندر کا جوف دکھایا گیا ہے جس کی تشریح یوں ہے

(۱) تصویر میں رحم کے دونوں طرف ۱—۱ کے دو ہندسے لکھے ہیں۔ یہاں رحم کے اندر قاذف نالیوں کے داخل ہونے کے سوراخ ہوتے ہیں۔

(۲) ہندسہ ۲ کا مقام عنق الرحم یعنی گردن رحم کہلاتا ہے۔

(۳) جہاں تین ۳ کا ہندسہ درج ہے اسے جوف رحم کہتے ہیں اور ۴ کا مقام فرج کہلاتا ہے جسے عرف عام میں فرج کی نالی بھی کہتے ہیں اسی نالی میں عضو تناسل داخل ہو کر رحم سے ٹکرایا کرتا ہے

رحم کی ساخت

رحم کی ساخت تین طبقات پر مشتمل ہے رحم کا بیرونی پرت اعصابی، درمیانی عضلاتی اور اندرونی غدی مادہ کا بنا ہوتا ہے جسے عرف عام میں رحم کی غشا مخاطی کہتے ہیں۔

افعال ضرورت و طبقات رحم

رحم کا بیرونی پرت

رحم کا بیرونی پرت مثل غلاف کے تمام رحم پر چڑھا ہوتا ہے۔ رحم کے اوپر والے حصہ پر یہ پردہ مضبوطی سے چپکا ہوتا ہے۔ البتہ نچلے حصہ میں ذرا ڈھیلا ہوتا ہے۔

رحم کا درمیانی پرت

رحم کے درمیانی پرت کو عضلاتی پرت بھی کہتے ہیں

جو عضلاتی ریشوں سے بنا ہوا ہے، اسی وجہ سے اس کا جسم نہایت سخت اور مضبوط ہے۔ رحم کا یہی طبق خون کی شریانوں وریدوں سے پُر ہے انہی شریانوں وریدوں سے رحم اپنی غذا جذب کرتا ہے،

رحم کا یہی پرت بچہ کی پیدائش کے وقت سکڑتا ہے اور آہستہ آہستہ بچہ کو رحم سے خارج کر دیتا ہے۔

رحم کا اندرونی پرت

رحم کے اندرونی پرت کو غدی وغشائی پرت بھی کہتے ہیں یہ پردہ رحم کی پوری اندرونی سطح پر استر ہوتا ہے اس پردہ میں چھوٹے چھوٹے غدد ہوتے ہیں۔

رحم کے اس پردہ میں تقریباً ہر ماہ تغیر تبدیل ہوتا رہتا ہے کیونکہ ہر حیض کے ایام میں یہ پردہ تحلیل ہو کر خون حیض کے ساتھ خارج ہوا کرتا ہے اور پھر نیا پیدا ہو جاتا ہے، مرد عورت کی مواصلت کے بعد بیضہ انثیٰ باردار ہو کر اسی نرم مخاطی پرت پر بستر جماتا ہے یہی جھلی بچہ کی پرورش کرتی ہے۔

قاذف نالیاں

FALLOPIANTUBE

یہ تعداد میں دو نالیاں ہیں، ایک دائیں اور ایک بائیں خصیۃ الرحم سے نکل کر رحم میں دائیں بائیں طرف سے داخل ہوتی ہیں۔ بلوغت میں تقریباً چار یا پانچ انچ لمبی ہوتی ہیں، رسی کی مانند سخت ہوتی ہیں ان کی بناوٹ بھی عجیب ہے یعنی جب یہ نالیاں خصیۃ الرحم سے نکلتی ہیں۔ وہاں بال جیسی باریک ہوتی ہیں جوں جوں رحم کی طرف آتی ہیں فراخ ہوتی جاتی ہیں۔ تا عمرہ رحم پر نہایت وسیع و فراخ و جھالر دار ہو کر

داخل رحم ہوتی ہیں۔ ان جھالر دار ریشوں کا فعل یہ ہے کہ پختہ مادہ جنین کو ایام حیض میں پکڑ لیتے ہیں۔ اور قاذف نالی کے ذریعہ رحم میں داخل کر دیتے ہیں۔

مجرئی قاذف کی بناوٹ

مجرئی قاذف کی بناوٹ بھی تین قسم کی جھلیوں یا ریشوں سے بنی ہوئی ہے اول غدی غشا، دوم عضلاتی جھلی، سوم غشائے بلغمیہ،

قاذف نالیوں کے افعال

قاذف نالیوں کا اہم اور بڑا کام یہ ہے کہ بیضہ انثیٰ کو خصیۃ الرحم سے لے کر اپنے میں گزار کر بچہ دان یا رحم تک پہنچاتی ہیں،

ان نالیوں کا ایک اہم کام یہ بھی ہے کہ عورت کی منی جس میں بیضہ انثیٰ بنتے ہیں، اپنے میں سے گذار کر رحم میں داخل کر دیتی ہے جہاں سے بصورت فضلہ یہ منی رحم سے بھی خارج ہو جاتی ہے اس طرح قاذف نالیاں پھر خصیۃ الرحم سے بیضہ انثیٰ لے کر رحم تک پہنچانے کے لئے تیار و مستعد ہو جاتی ہیں،

خصیۃ الرحم

یہ بھی تعداد میں دو ہوتے ہیں جو دائیں بائیں ایک رباط کے ذریعہ رحم سے لگے رہتے ہیں، اور دونوں طرف قاذف نالیوں کے جھالردار کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔

خصیۃ الرحم شکل میں بیضوی یا قدرے چپٹے بادام کی طرح ہوتے ہیں۔ جوان تندرست عورت کا خصیہ $1\frac{1}{2}$ انچ لمبا، پون انچ چوڑا اور تقریباً نصف انچ موٹا ہوتا ہے۔ ہر خصیہ کا وزن نصف تولہ ہوتا ہے۔



ایام حیض میں خصیۃ الرحم کا حجم قدرے بڑھ جاتا ہے اور حیض بند ہونے پر پھر سکڑ جاتے ہیں۔ حیض شروع ہونے سے قبل خصیۃ الرحم کی بیرونی سطح چکنی اور سفیدی مائل ہوتی ہے لیکن حیض آنے پر بیضہ انثیٰ کے پھٹ جانے کے سبب داغدار ہو جاتی ہیں۔

یادداشت قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ چونکہ بایاں خصیۃ الرحم قولون آنت کے بالکل قریب ہوتا ہے۔ لہٰذا قولون آنت اور خصیۃ الرحم کے درد میں مغالطہ لگ جایا کرتا ہے جس کا فرق کرنا ضروری ہے۔ بعض دفعہ قولنج کا درد نہیں ہوتا بلکہ خصیۃ الرحم میں درد شروع ہوتا ہے۔ غلطی سے مقام قولون پر ہونے کی وجہ سے قولنج کے درد کا علاج شروع کر دیا جاتا ہے جس سے ناکامی ہوتی ہے۔

خصیۃ الرحم کی ساخت

خصیۃ الرحم کی ساخت میں تین قسم کے مادے پائے جاتے ہیں جو قانون مفرد اعضا کے تحت اعصابی، غدی، عضلاتی کہلاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم میں اسی ترتیب سے یہ مادے اپنے اپنے پرت بناتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کی اندرونی ساخت

خصیۃ الرحم کے اندر تین طبقات پائے جاتے ہیں۔ (۱) طبقہ عضلیہ (۲) طبقہ غشائیہ (۳) طبقہ عصبیہ

طبقہ عضلیہ اسے طبقہ واصلہ بھی کہتے ہیں۔ خصیۃ الرحم کا ڈھانچہ اسی ساخت سے بنتا ہے اس میں شریانیں اور وریدیں بکثرت ہوتی ہیں۔

طبقہ غشائیہ اسے حویصلہ جراف یا دگرفین فالکلز بھی کہتے ہیں۔

اس طبقہ میں باریک بلبلے نما غدود بے شمار ہوتے ہیں۔

جنسی اعضا پر تحقیقات کرنے والوں کے مطابق چھوٹی بچیوں میں تقریباً دولاکھ اور بلوغت وجوانی کے ۳۲ لاکھ کے قریب ہوتے ہیں۔ ہر ایک حویصلہ کے اندر بیضہ بننے والے ذرات ہوتے ہیں۔ یہ ذرات ایک سے دو اور دو سے چار ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان ذراتی تقسیم کے مکمل ہونے پر بیضہ بنتا ہے جسے عرف عام میں بیضہ انثیٰ کہتے ہیں۔

طبقہ عصبیہ یہ حقیقت میں عصبی خلیات سے ترتیب پاتا ہے اس کا رنگ ہلکا نیلا و سفید ہوتا ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کی رطوبت پیدا ہوتی ہے جو طبقہ غشائیہ میں جا کر بیضہ انثیٰ کی حفاظت کرتی ہے اور اسے اس قابل بناتی ہے کہ وہ آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے۔

بیضہ انثیٰ بیضہ انثیٰ خوردبین سے نظر آتا ہے اس کا قطرہ $\frac{1}{120}$ تا $\frac{1}{180}$ انچ کے برابر ہوتا ہے اس میں مادہ حیات کا سطحی حصہ نہایت شفاف اور اس کا مرکزی حصہ چربی اور رطوبت زلالیہ سے بھرا رہتا ہے۔ اس حصہ کو حصہ تغذیہ یا غذا دینے والا کہتے ہیں۔ بیضہ کے کاٹنے پر نوات اور نویہ صاف دکھائی دیتے ہیں۔

بیضہ انثیٰ جب تک اپنے وہ ابھار گرا نہ دے جنین بننے کے قابل نہیں ہوتا۔ یعنی اس وقت تک حمل قائم نہیں ہو سکتا۔

بعض اوقات ایک ہی دفعہ ایک کی بجائے دو یا تین بیضے پک کر پھٹ جاتے ہیں ایسی صورت میں حمل کے اندر ایک کی بجائے کئی بچے پیدا ہوتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کے ہارمون

خصیۃ الرحم میں سے دو قسم کے ہارمون یا رطوبات خارج ہوتی ہیں۔

(۱) ایسٹرین OESTRIN (۲) پروجسٹین PROGESTIN

ایسٹرین OESTRIN خصیۃ الرحم میں پیدا ہونے والا ایسا ہارمون ہے جو زیادہ تر اندر ہی اندر پیدا ہو کر خون میں جذب ہوتا رہتا ہے مادہ حیوان میں موٹاپن اور جفتی و جماع کرنے کیلئے، ہونے کی خواہش زیادہ سے زیادہ پیدا کرتا ہے،

یہی وہ رطوبت ہوتی ہے جو مغلوب شہوت ہونے کے دوران اندام نہانی سے تاروں کی مانند رستی رہتی ہے۔

پروجسٹین یہ ایسی مخصوص رطوبت ہے جو رحم کے غشاء مخاطی پر ایسے اثر انداز ہوتی ہے کہ اس کے ڈھانچہ کے نا پختہ خلیات میں پختگی پیدا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہ رطوبت رحم پر اثر انداز ہوتی ہے تو رحم کی غشاء مخاطی موٹی ہو جاتی ہے جس سے بیضہ انثیٰ کے باردار ہونے اور سکون حاصل کرنے کے لئے نہایت عمدہ بستر کا کام دیتی ہے

ادنیٰ حیوانات میں جنسی ملاپ کا زمانہ

جنسی ملاپ کے لئے بے خودی، یا مستی کا زمانہ اس وقت تسلیم کیا جاتا ہے۔ جب خصیۃ الرحم سے ایک مخصوص رطوبت ایسٹرین پیدا ہو کر حیوان میں مستی اور گرمی پیدا کر کے نر کے ساتھ جفتی ہونے کی خواہش بڑھا دیتی ہے حتیٰ کہ مادہ حیوان مغلوب شہوت

ہو کر زر کے پاس جاتی ہے اور اسے مخصوص انداز میں جنسی ہونے کے لئے نر کو آمادہ کرتی ہے
حیوانات اور انسان میں مستی کا زمانہ مختلف ہے کیونکہ حیوانات میں خصوصاً گتیا میں مستی
کا زمانہ مختلف ہے کیونکہ حیوانات میں خصوصاً گتیا میں مستی کے زمانہ سے کچھ روز قبل رحم کی
غشاء مخاطی میں ایسے تغیرات رونما ہوتے ہیں جن سے رحم قدرے موٹا ہو جاتا ہے پھر اس
میں ایسٹرین نامی رطوبت پیدا ہو کر جنسی ملاپ کی خواہش پیدا کر دیتی ہے۔

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں جنسی ملاپ سے نفرت کا زمانہ

اعلیٰ درجہ کے حیوانات اور انسانوں میں جب زمانہ حیض ہوتا ہے تو اس وقت مادہ
میں خواہش جماع قطعاً نہیں ہوتی

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں جنسی ملاپ کا زمانہ

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں انسان اور بندر شامل ہیں۔ انسانوں میں عورتیں
ہی جنہیں ہر ماہ حیض یا ماہواری آیا کرتی ہے۔ حیض یا ماہواری کے دنوں میں رحم اور
خصیۃ الرحم کی غشاء مخاطی موٹی ہو جاتی ہے جس سے خواہش جماع بالکل نہیں ہوتی۔
لیکن حیض ختم ہوتے ہی خصیۃ الرحم اور رحم کی غشاء مخاطی کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔
اور فوراً خواہش جماع پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ صرف دو تین دن کے اندر
اندر عورت کو مغلوب شہوت کرتی ہے اور اس وقت عورت باردار ہونے یعنی حمل
قبول کرنے کے قابل ہوتی ہے۔

حیض کی حقیقت و ماہیت و ضرورت

دنیا میں لاکھوں میں کوئی ایک ایسی عورت ہوتی ہے جسے خون حیض نہ آتا ہو
ورنہ ہر نوجوان عورت کو ہر ماہ خون حیض آیا کرتا ہے۔
جیسے ہند پاکستان کی عورتیں مختلف محاوروں سے اس حالت کا اظہار کرتی ہے۔
کوئی خون حیض کہنے کی بجائے نماز قضا ہونا، کوئی کپڑوں سے ہونا اور کوئی کپڑے آنا کہتی
ہے۔ کسی علاقہ کی عورتیں ماہواری آنا یا پھول آنا وغیرہ وغیرہ نام سے پکارتی ہیں۔
مختلف زبانوں میں حیض کے مختلف نام ہیں،
چنانچہ اردو میں حیض کہتے ہیں، طب اسلامی میں طمث اور ڈاکٹری میں مینسس
MENSES کہتے ہیں۔

حیض کی ماہیت وہ خون جو ماہواری یا حیض کی صورت میں خارج ہوتا ہے
وہ جسم رحم سے آیا کرتا ہے اور یہ خون رحم کے عضلاتی حصہ
سے خارج ہوا کرتا ہے، لیکن اس کی ابتدا خصیۃ الرحم سے ہوا کرتی ہے وہ اس طرح
کہ جب خصیۃ الرحم میں سے بیضہ انثیٰ رحم میں جاتا ہے یا آنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔
جس سے رحم میں ایک ہیجان برپا ہوتا ہے دوران خون رحم میں بڑھ جاتا ہے اور اس کی
صفائی شروع ہو جاتی ہے جو خون پانی اور چھیچھڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
چونکہ ماہواری کے دنوں میں عضلاتی تحریک خصوصاً رحم کے عضلات میں سوزش
و تحریک ہوتی ہے اس لئے رحم سے خون بہنے لگتا ہے جس میں رحم کے اندر کے
فضلات مل کر خارج ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

خون حیض کیوں آتا ہے زمانہ قدیم میں لوگوں کا خیال تھا کہ عورت پر چاند ستاروں

کا ہر ماہ اثر پڑتا ہے۔

بعض حکماء کا خیال تھا کہ عورت کے جسم میں غلبہ برودت سے فضلات بدن اچھی طرح خارج نہیں ہوتے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ جسم میں جمع ہوتے رہتے ہیں جنکو طبیعت ہر ماہ بشکل حیض خارج کرتی ہے لیکن اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ خون حیض لڑکی کے جوان اور بالغ ہونے کی علامت ہے

ایک اور سوال یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ خصیۃ الرحم اور رحم تو لڑکی کی پیدائش سے ہی اس کے جسم میں موجود ہوتے ہیں۔ شروع زندگی ہی سے خون حیض کیوں نہیں آتا۔

جواب قارئین اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جسم انسان میں اللہ تعالیٰ نے بعض اعضا ایسے ودیعت کئے ہیں کہ وہ مرد ہو یا عورت جب تک جوان نہ ہو۔ کام شروع نہیں کرتے۔ البتہ اس دوران وہ اپنی نشوونما مکمل کرتے رہتے ہیں۔ جب نشوونما مکمل ہوجاتی ہے تو وہ اعضا اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً جوان لڑکیوں میں خصیۃ الرحم بیضہ انثی اور ایک خاص رطوبت جسے عورت کی منی کہا جاتا ہے بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ رحم ہر ماہ خون حیض خارج کرتا ہے عورتوں کے پستان بچہ پیدا ہونے سے قبل دودھ بنانا شروع کر دیتے ہیں تاکہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے لئے غذائی مشکلات پیش نہ آئیں۔ اس کے برعکس نوجوان مردوں میں خصیے منی بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ جو اوعیہ منی (خزانہ منی) میں جمع ہوتی رہتی ہیں جس میں خمیر پڑ کر جراثیم منویہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہی منی عضو تناسل میں انتشار کے ذریعہ خارج ہونے لگتی ہے

اگر خواب میں منی خارج ہو تو احتلام کہتے ہیں اور اگر ہمبستری سے منی خارج ہو تو انزال ہونا کہتے ہیں۔

مردوں عورتوں میں یہ اعمال اس وقت شروع ہوتے ہیں جب ان کے جنسی اعضا مکمل نشوونما پا لیتے ہیں۔ البتہ جوانی سے پہلے چونکہ ان اعضا کی نشوونما مکمل ہوتی ہے اس لئے یہ اپنا کام شروع نہیں کرتے۔

جب مکمل نشوونما حاصل کر لیتے ہیں تو نہ صرف حیض یا احتلام آنے لگتا ہے بلکہ اپنی ہم شکل نوع بھی پیدا کرنے لگتے ہیں تاکہ نہ صرف اس کی نوع قائم رہ سکے بلکہ پہلے سے زیادہ پھلتی پھولتی رہے۔

خون حیض پر اہم اعتراض بعض محققین حیض میں خارج ہونے والے خون کو اصلی خون تسلیم نہیں کرتے وہ یہ تردید پیش کرتے ہیں کہ خالص خون شریانوں وریدوں سے نکلتے ہی منجمد ہو جایا کرتا ہے لیکن ماہواری کا خون ہرگز منجمد نہیں ہوتا

خون حیض نہ جمنے کی وجہ ڈاکٹر کیپٹن، مس شمیم خواجہ اور ڈاکٹر اختر حسین اعوان اپنی شہرہ آفاق کتاب مرد و انفری کے صفحہ ۹۳ پر تحریر کرتے ہیں کہ جیسے ہی حیض کا خون غشاء رحم کے تیار ہونے پر عروق شعریہ سے خارج ہوتا ہے فوراً لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے چنانچہ حیض شروع ہونے کے ایک دو گھنٹہ بعد ہی اگر رحم کی حالت کو دیکھا جائے تو وہاں پر منجمد خون کے لوتھڑے بکثرت دکھائی دیں گے لوتھڑے بھی رحم کی گٹھلیوں سے خارج خمیرہ ٹرپسین TRYCIN، تھرامبولائیسین THROMBOLYCIN کی وجہ سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور سیال صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

اس خارج شدہ خون میں فائبرین یا فائبرونوجن
موجود نہیں ہوتی جو ریشہ دار صورت اختیار کر کے لوتھڑے کی صورت پیدا کرے۔ اس کی مخاطی
رطوبت ۳۲٪ فیصد اور چونے کے اجزاء بکثرت ہوتے ہیں۔
علاوہ ازیں آئیڈین کے کچھ اجزاء اور تیزاب شیرہ LACTIC ACID بھی
کافی موجود ہوتا ہے، جو خون کو جمنے نہیں دیتا۔
ابتداء میں غشاء مخاطی کے اجزاء زیادہ اور آخر میں معدوم ہو جاتے ہیں۔
اگر کسی عورت کا حیض منجمد لوتھڑوں کی صورت میں برآمد ہو تو یہ مرضی حالت ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور حیض کی حقیقت

مندرجہ بالا تحریر میں حیض کی حقیقت بھی بیان کی گئی ہے اور اس کے نہ جمنے کی وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔

جہاں تک حیض کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض اصل خون ہے جس کے ثبوت کے طور پر یہ دلیل دی گئی ہے کہ حیض شروع ہونے کے دو گھنٹے بعد اگر رحم کی حالت کو دیکھا جائے تو وہاں پر منجمد خون کے لوتھڑے بکثرت وہاں پر دکھائی دیں گے

اس کے برعکس مضمون کے آخر میں اسی حقیقت کی نفی ان الفاظ میں کی جارہی ہے، کہ اگر کسی عورت کا حیض منجمد لوتھڑوں کی صورت میں برآمد ہو تو یہ مرضی حالت ہے۔

قارئین قانون مفرد اعضاء رحم سے خون نما مادے کو جو بصورت حیض عورت کو ہر ماہ آیا کرتا ہے۔ اصلی خون تسلیم نہیں ہے بلکہ یہ تو رحم کے اندر کے فضلات ہیں جو سیاہی مائل سرخ رنگ اختیار کر کے خارج ہوا کرتے ہیں اسی وجہ سے ان میں انجماد واقع نہیں ہوتا۔

قارئین پھر ذہن نشین کرلیں حیض رحم اور خصیۃ الرحم وغیرہ کے فضلات کا مجموعہ ہے خالص خون نہیں ہے۔ کیونکہ حیض جب کھل کر مسلسل چھ دن آتا ہے تو ایسی عورت خوش قسمت کہلاتی ہے اور اس کی دہری صحت قابل رشک ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی ہم مثل بھی پیدا کرتی ہے۔

اس کے برعکس اگر خالص خون کم مقدار میں بھی آئے تو وہ نہ صرف لوتھڑوں کی صورت میں خارج ہوتا ہے بلکہ ایسی عورت کمزور و ناتواں ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ہم شکل بھی پیدا نہیں کر سکتی ایسی عورت بدقسمت کہلاتی ہے۔

میں تو کہا کرتا ہوں کہ حیض رحم کا پاخانہ ہے جو ہر ماہ آیا کرتا ہے جس طرح عورت کے انتڑیوں کے فضلات اگر روزانہ کھل کر بافراغت آتے رہیں تو جسم ہلکا پھلکا اور چست رہتا ہے اور صحت بھی قابل رشک بن جاتی ہے،

یہاں اس نقطہ کو بھی ذہن نشین کرلیں۔ جسم انسان کے کسی بھی طبعی راستہ مثلاً آنکھ کان، منہ، مقعد، احلیل، رحم یا جلد وغیرہ سے ایسے فاضل مادے اخراج پایا کرتے ہیں جن کی جسم کو ضرورت نہیں ہے چونکہ جسم کے لئے ایسے مادے فضول اور فاضل ہوتے ہیں اس لئے انہیں عرف عام میں فضلات کہا جاتا ہے

لہٰذا رحم سے خارج ہونے والے مادے کو خالص خون قرار نہیں دے سکتے، کیونکہ خالص خون فضلہ نہیں ہے۔ جبکہ رحم سے نکلنے والے مادے کو گندہ اور ناپاک مادہ کہا جاتا ہے۔ پلید اور ناپاک حالت میں مرد کے لئے عورت کے پاس جانا منع کیا گیا ہے،

یہ امر بھی ذہن نشین کرلیں کہ رحم سے خارج ہونے والا مادہ زیادہ تر فضلات رحم سے خارج ہوتا ہے اس لئے اس کا رنگ بھی سرخی مائل ہوتا ہے چونکہ اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اس لئے اسے خون حیض کہا جاتا ہے

حیض کا دورانیہ

تندرست عورتوں میں حیض کا دورہ اٹھائیس روز کے بعد ہر ماہ ہوا کرتا ہے۔ البتہ بعض عورتوں کو ۲۴ روز بعد اور بعض کو ۳۲ روز بعد بھی آیا کرتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ باقاعدہ رہے تو مرض میں شمار نہیں کیا جاتا۔ مثلاً جس عورت کو ۲۴ روز بعد آتا ہے تو اسے ہر ماہ ۲۴ روز بعد ہی آنا چاہیئے یہ نہ ہو کر کبھی ۲۴ روز بعد آیا کبھی ۲۸ روز بعد اور کبھی ۳۲ روز بعد۔

مدت حیض

عام طور تندرست عورتوں کو ۴ دن سے چھ دن حیض آیا کرتا ہے اور یہ سلسلہ ۱۴ سال سے ۵۰ سال تک اکثر قائم رہتا ہے اسی دوران اسے اولاد ہوا کرتی ہے۔ ۴۵ سال بعد اکثر خون حیض بند ہو جایا کرتا ہے جس سے اولاد ہونا بھی بند ہو جاتی ہے۔ اسے سن یاس یا ناامیدی کا زمانہ بھی کہتے ہیں

حیض کے دوران رحم کے تغیرات

حیض شروع ہونے سے پہلے عضلات رحم میں دوران خون بڑھ جاتا ہے۔ اور رحم کے غدد پھول جاتے ہیں جس وجہ سے رحم کی غشائے مخاطی تقریباً دو گنا موٹی ہو جاتی ہے جو دوران حیض مردہ ہو کر جھڑنے اور دبلا ہونے لگتی ہے۔ اور حیض میں غشائے مخاطی کے مردہ حصے اور بڑھے ہوئے غدد کے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ حقیقت میں اسی قسم کے مواد کا نام حیض ہے

یادداشت

جیسے ہی ۴، ۵ روز میں غلیظ مواد خارج ہو جاتا ہے تو پھر معمولی رطوبت خارج ہو کر رحم میں دوران خون بھی کم ہو جاتا ہے اور رحم کی غشائے مخاطی بھی دھل کر صاف ستھری ہو جاتی ہے

جب حمل قائم ہو جاتا ہے تو حیض آنا بند ہو جاتا ہے لیکن عورت کے معدہ دل و دماغ چکرا جاتے ہیں چنانچہ بھوک صحیح نہیں لگتی اکثر بدہضمی رہنے لگتی ہے۔

بعض اوقات کوئی شے بھی حاملہ کھائے قے میں نکل جاتی ہے۔ اس طرح مریضہ پریشان رہنے لگتی ہے۔

حیض کا زمانہ

ہند پاکستان کی نوجوان لڑکیوں کو عام طور پر ۱۴ سے ۱۶ سال کی عمر میں حیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔

لیکن آب ہوا۔ زیادہ مرغن اغذیہ کا استعمال، خاندانی ماحول، موروثی حالات طرز زندگی، جنسی ماحول خصوصاً جہاں نوجوان لڑکے لڑکیوں کا آزادانہ میل جول ہو۔ مخلوط تعلیم وغیرہ جنسی مراکز کو ہیجان میں لاتے رہتے ہوں۔

اس کے علاوہ شہری لڑکیوں کو دیہاتی لڑکیوں کی نسبت حیض جلد آنا شروع ہوتا ہے۔

بنگلہ دیش اور بنگال کی آب ہوا میں اکثر نو سال میں ہی حیض شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس یورپ جیسے سرد ممالک میں اکثر ۲۰، ۲۲ سال میں حیض شروع ہوتا ہے اس کے علاوہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے۔ سینما یا تھیٹر دیکھتے رہنے سے عشقیہ قصے کہانیاں پڑھنے والی لڑکیوں کو حیض جلد آیا کرتا ہے

حیض سے جسمانی تبدیلیاں

جونہی نوجوان لڑکیوں کو حیض آنا شروع ہوتا ہے تو ان کے جسم میں اکثر کئی اہم تبدیلیاں آجاتی ہیں

مثلاً لڑکی کے جنسی اعضاء میں سکڑنے اور پھیلنے کی حالت ہونے لگتی ہے اور یہ بالکل لڑکوں کی طرح ہوتی ہے جس طرح مثانہ عضو تناسل بڑھ جاتا ہے مگر انتشار ختم ہوتے ہی پہلی حالت پر آجاتا ہے۔

بالکل یہی صورت لڑکیوں کے جنسی اعضاء میں جنسی ہیجان کے وقت ہوا کرتی ہے
اس کے علاوہ سب سے اہم اور ظاہری علامت لڑکیوں کے پستان بڑھنے کی ہے
جس سے لڑکی کا جسم و سینہ بھر جاتا ہے اور اس کی خوبصورتی دوچند ہو جاتی ہے
علاوہ ازیں پیڑو و اندام نہانی کے اوپر کی بلندی جسے جبل الزہرہ کہتے ہیں پر بال
پیدا ہو جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا جسمانی تبدیلیاں اس امر کا اظہار کر رہی ہوتی ہیں کہ اب
لڑکی جوان ہے اور وہ بچہ جننے کے قابل ہے

حیض کی مقدار

عام طور پر تندرست نوجوان لڑکی کو ۲ سے ۴ اونس یا ایک چھٹانک سے دو چھٹانک تک حیض آیا کرتا ہے۔

حیض شروع میں سیاہی مائل سرخ درمیان میں گہرا سرخ اور آخر میں پھیکا ہو جاتا ہے
اسی طرح پہلے روز کم آتا ہے۔ دوسرے تیسرے روز خوب کثرت سے آتا ہے۔
لیکن چار یا پانچ روز بعد کم ہو کر بند ہو جاتا ہے

حیض کے دوران حفظ ماتقدم

جس لڑکی یا عورت کو حیض شروع ہوا سے سردی سے بچنا چاہیے بلکہ ٹھنڈے
مشروبات نہیں استعمال کرنے چاہیے۔ غسل بھی گرم پانی سے کرنا چاہیے ورنہ بعض دفعہ
اچانک حیض رک کر رحم میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔
دوران حیض لڑکیوں کو گندہ مواد جذب کرنے والی گدیاں (سینیٹری پیڈ) استعمال کرنی چاہئے
جب وہ حیض سے تر ہو جائیں تو بدل دینی چاہییں۔
جو گندہ مواد جذب کرنے والی گدیاں استعمال کرنی ہوں وہ صاف ستھری ہونی چاہییں
ورنہ کسی بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے

یادداشت

چونکہ حیض میں خارج ہونے والا مادہ زیادہ تر فضلات و غدد کی
رطوبات پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں تیزابی مادے کثرت
سے ہوتے ہیں۔ لہذا ان میں اکثر جراثیم ہلاک ہوتے ہیں۔

حیض میں بے قاعدگی

جیسا کہ میں اوپر تحریر کر چکا ہوں کہ حیض رحم و خصیۃ الرحم کے
فضلات کا مجموعہ ہے اور اسے رحم کا پاخانہ قرار دیا جا سکتا ہے
جس طرح پاخانہ کھل کر آئے تو صحت کی علامت ہے۔ لیکن اگر پاخانہ بے قاعدہ آئے
یعنی پاخانہ زیادہ آئے یا تھوڑا تھوڑا تکلیف سے آئے یا سدوں کی وجہ سے کئی کئی دن
بعد حیض سے آئے تو بیماری کی علامت ہے۔ بالکل اسی طرح حیض کا کھل کر نہ آنا بلکہ
کثرت سے آنا یا تھوڑا تھوڑا تکلیف سے آنا یا بند ہو جانا حیض کی بے قاعدگی میں شامل ہے
جس سے عورت کئی تکلیفوں میں مبتلا ہو جانے کے ساتھ ساتھ اولاد جیسی نعمت سے
بھی محروم ہو جاتی ہے۔ لہذا حیض کی بے قاعدگی کا سد باب شروع ہی میں کرنا چاہیے
تاکہ زندگی پر لطف رہے اور عورت اپنا مقصد زندگی حاصل کرتی رہے

حیض کا تھوڑا یا کم آنا

اکثر نوجوان لڑکیاں شرم و حیا کی پیکر ہونے کی وجہ سے
اپنی حیض کی بے قاعدگی کے بارے میں اپنی نندوں،
ساس اور دائی وغیرہ کو آگاہ نہیں کرتیں حتیٰ کہ شادی کو کئی سال گذر جاتے ہیں۔
اور اولاد جیسی نعمت کو دیکھنے کے لئے ترسنے لگتی ہے گھر میں اداسی اور مایوسی
چھا جاتی ہے، ہر کوئی پوچھنے لگتا ہے کہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے، مرد و عورت
میں سے کون بیمار ہے۔ ان کا علاج کیوں نہیں کیا جاتا ہے تب جا کر ایسی لڑکیاں
اپنے مختصر حالات بتاتی ہیں، کہ مجھے حیض بہت تھوڑا آتا ہے لیکن کسی قسم کی تکلیف
نہیں ہوتی۔ کوئی کہتی ہے کہ مجھے حیض کم بھی آتا ہے لیکن ماہواری کے دوران شدید

درد ہوتا ہے اور خون حیض قطرہ قطرہ آتا ہے

حیض کے تھوڑا یا کم آنے میں

تشخیصی غلط فہمیاں

قارئین ہر عورت کے ذہن میں ایک ہی حقیقت گردش کر رہی ہوتی ہے کہ اسے خون حیض کھل کر نہیں آتا بلکہ تھوڑا تھوڑا آتا ہے اگر کھل کر آجائے تو میں ٹھیک ہو جاؤں۔ اس کی اس تکلیف کے رفع کرنے میں دائی یا معالج حضرات اصل سبب تلاش کرنے کی بجائے یعنی صحیح تشخیص کرنے کی بجائے خون حیض زیادہ لانے کی غذا دوا تجویز کر دیتے ہیں جس سے اکثر تکلیف ہو جایا کرتی ہے

حیض کم آنے کے دو بڑے سبب

قارئین حیض دو وجوہات سے اکثر کم آیا کرتا ہے۔

(1) رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک کی شدت۔

(2) صفرا و حرارت کی کثرت اور رحم کے غدد و غشا مخاطی میں تحریک و سوزش اور رطوبات کی کثرت سے خون حیض کی کمی۔

قارئین جب رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک زوروں پر ہو جائے تو اکثر حیض بہت ہی کم اور بغیر تکلیف سے آتا ہے بلکہ بعض دفعہ نشان تک بھی نہیں لگتا یہاں اگر غور سے دیکھیں ـــــ تو پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں رطوبات جسم بڑھ کر جسم میں خون کی ہی کمی ہو جایا کرتی ہے جس سے رحم کے عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے لہذا وہاں سے فضلات رحم بھی خارج نہیں ہوتے۔

اس لئے حیض کم یا نہیں آیا کرتا۔ اگر عضلات جسم و رحم میں تحریک پیدا کر دیں۔ تو حیض آنے لگتا ہے

غدی سوزش اور صفرا و حرارت کی وجہ سے حیض کی کمی

قارئین جب عورت کے خون میں حرارت و صفرا بڑھ جاتے ہیں اور عضلات میں تحلیل شروع ہو جاتی ہے اس وقت بھی حیض کم آتا ہے لیکن شدید تکلیف سے تھوڑا تھوڑا آیا کرتا ہے۔

میں تو ایسی حالت کو جبکہ خون حیض درد و تکلیف سے تھوڑا تھوڑا آئے رحم کی پیچش قرار دیتا ہوں اور اس حالت کا وہی علاج جس سے پیچش کو آرام آیا کرتا ہے کرتا ہوں۔ اس سے رحم کی غشا مخاطی کی سوزش بھی رفع ہو جاتی ہے۔ اور دوسرے تیسرے ماہ سوزش ختم ہو کر حیض بھی کھل کر آنے لگتا ہے۔

کثرت حیض

جہاں حیض کی کمی عورت کے لئے پریشانیوں کا سبب ہے وہاں کثرت حیض بھی نہ صرف عورت کو پریشان کمزور ناتواں کر دیتا ہے بلکہ بعض دفعہ کثرت حیض سے عورت ہلاک ہو جایا کرتی ہے

کثرت حیض اور اصلی حیض میں فرق

قارئین جیسا کہ اوپر کے صفحات میں بتایا جا چکا ہے کہ اصلی حیض رحم خصیۃ الرحم کے فضلات ہیں جن کے اخراج سے عورت کا جسم ہلکا پھلکا اور چاک و چوبند ہونے

کے ساتھ ساتھ اپنی نسل و نوع بھی پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

اس کے برعکس کثرت حیض کے وقت رحم کے اندر سوزش عضلات سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں جن سے جریان خون ہونے لگتا ہے شروع میں تو فضلات رحم بھی ساتھ خارج ہوتے ہیں لیکن پھر خالص خون خارج ہونے لگتا ہے مریضہ جب کمزور ہوتی ہے تو اکثر بڑے بڑے خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں جن سے عورت خوف زدہ ہو جاتی ہے بلکہ کمزور ہونے سے اکثر غش کھا کر گر پڑتی ہے چکر آتے ہیں اگر جریان خون بند نہ ہو تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

عورت کی زندگی کے تین زمانے

ہر عورت اس کائنات میں زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی کے تین زمانے گزارتی ہے

(۱) پہلا زمانہ جو پیدائش سے حیض شروع ہونے تک کا زمانہ ہوتا ہے۔ نشو و نما اور بچپن کا زمانہ کہلاتا ہے جو بارہ سال سے بیس پچیس سال تک ہوتا ہے

(۲) حیض شروع ہونے سے ۴۵ یا پچاس سال تک کا زمانہ امیدوں بہاروں اور خوشیوں کا زمانہ کہلاتا ہے۔

(۳) اکثر عورتوں کو ۴۵ تا پچاس سال کی عمر میں حیض بند ہو جاتا ہے اس کے بعد سن یاس یا ناامیدی کا کہلاتا ہے

ناامیدی یا سن یاس

یہ وہ زمانہ ہے جس میں عورت کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے اسے طب میں سن یاس اور عرف عام میں ناامیدی کا زمانہ کہتے ہیں۔

کیونکہ اب عورت امیدوار یا حاملہ نہیں ہو سکتی اور بچہ پیدا نہیں کر سکتی۔ جب حیض آنا بند ہو جاتا ہے تو رحم کے عضلات سکڑ جاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم میں بیضے بننا بند ہو جاتے ہیں۔ رحم کی غشا مخاطی بھی کام چھوڑ دیتی ہے اور پچک کر طبقات رحم سے چمٹ جاتی ہے۔ اس میں تحریک اور موٹا پتلا ہونے کی صفت ختم ہو جاتی ہے نہ ہی بچہ کے لئے کسی قسم کے غذائی اجزاء ان سے ترشح پاتے ہیں۔

یادداشت یاد رکھیں کہ سن یاس شروع ہونے سے عورت کی صحت پر کوئی خاص بد اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ جب سن یاس شروع ہونے لگتا ہے یعنی حیض بند ہونا ہوتا ہے تو اول حیض میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے کسی ماہ برائے نام آتا ہے کسی ماہ کثرت سے آنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی کئی ماہ آتا نہیں۔ پھر تھوڑا تھوڑا ہر ماہ کم آنے لگتا ہے آخر کار بند ہو جاتا ہے۔

بندش حیض، یا حیض کم آنا

جیسا کہ اوپر اعصابی سوزش اور رطوبات سے کمی خون کے متعلق تحریر کر چکا ہوں یہاں اس کے علاج کے بارے حقائق اور غذا دوا تحریر کر رہا ہوں تاکہ معالج مناسب علاج کر سکے۔

عسر الطمث، یا تنگیِ حیض

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
ڈس مینوریا؛ DYSMENORRHOEA	عسر الطمث،	دشواری حیض

تعارف حیض کی وہ حالت جس کے دوران رحم خصیتہ الرحم، اور کمر میں درد شدید ہو، ہے اور حیض برائے نام تنگی سے تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔

اسباب رحم کی غشا مخاطی میں شدید سوزش اور ورم ہو جانا، رحم میں خراش رحم کا اپنی جگہ سے ٹل جانا،

علامات حیض آنے سے چند دن پہلے پیڑو وغیرہ میں بوجھ گرانی اور کمر میں درد و کھچاؤ ہوتا ہے، جی متلاتا ہے رحم میں ورم و سوزش سے بخار ہوتا ہے، سر میں درد ہوتا ہے

پہلے روز خون حیض برائے نام آتا ہے دوسرے روز درد میں شدت ہو جاتی ہے، رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد اٹھتا ہے اور درد کے ساتھ تھوڑا تھوڑا خون حیض بھی آتا ہے۔ اس وقت رحم میں تشنج کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

عِلاج عسر الطمث یعنی حیض کا تکلیف سے و تنگی سے آنا، رحم کی غشا مخاطی میں سوزش کے سبب ہوا کرتا ہے یعنی رحم میں غدی تحریک زوروں پر ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء میں غدی سوزش و تحریک کا علاج اعصابی تحریک پیدا کر کے

کیا جاتا ہے، لہٰذا جب یہ تصدیق ہو جائے کہ واقعی حیض کی کمی و تنگی کا سبب غدی تحریک ہے تو اعصابی غدی یا زیادہ ضرورت ہو تو اعصابی عضلاتی نسخہ جات استعمال کرنے چاہئیے، انشاء اللہ علاج شروع ہوتے ہیں جادو کی طرح آرام ظاہر ہوگا۔

ایک غلطی کا ازالہ

قارئین جس عورت کو تنگی حیض و قلت حیض کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ جب بھی اپنے معالج کو ملتی ہے کہتی ہے کہ اگر میرا حیض کھل کر زیادہ مقدار میں آئے تو میں ٹھیک ہو سکتی ہوں۔ کیونکہ جب پہلے حیض آیا کرتا تھا کھل کر آتا تھا اور بغیر تکلیف کے آیا کرتا تھا معالج حضرات بھی اس کی مرضی کے مطابق حیض زیادہ لانے کی غذا دوا اور تدابیر کرتے ہیں یعنی مدر حیض ادویہ اغذیہ دیتے ہیں، جو سب کی سب عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ ہوتی ہیں، چونکہ رحم میں پہلے ہی غدد و غشا مخاطی میں تحریک و سوزش ہوتی ہے۔ ایسے نسخہ جات بھی غدی تحریک بڑھانے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کو حیض پہلے سے بھی کم آنے لگتا ہے اور اکثر تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

قارئین سے پھر ذہن نشین کر لیں کہ عسر الطمث یا تنگی حیض کی حالت میں رحم میں غشا مخاطی شدید سوزش ناک ہوتی ہے جب تک سوزش کم یا ختم نہیں ہوگی حیض تکلیف سے ہی آئے گا لہٰذا علاج کا تقاضا ہے کہ رحم کے اندر سوزش کو تحلیل کرنے کی تدابیر و علاج کریں فوراً تکلیف رفع ہوگی

یادداشت قارئین یہاں اس نقطہ کو ذہن میں رکھیں کہ اور ایسی مریضہ کو بھی سمجھائیں کہ میرے علاج سے پہلے رحم کی سوزش رفع ہوگی جس کا ثبوت حیض کے دوران درد و تنگی کم ہوگی، آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔

لیکن حیض پہلے سے بھی قدرے کم آئے گا۔ صرف ایک دو حیض کے دور پورے ہونے کے بعد حیض کھل کر اور بغیر تکلیف سے آنے لگے گا۔

لیکن اگر کمزوری اور کمی خون ہوئی تو آہستہ آہستہ خون پیدا ہو کر حیض بھی جلد پورا ہو جائے گا

مجربات برائے عسر الطمث

ھوالشافی ۔ ریوند خطائی، نوشادر، کشنیز خشک، اسگند ناگوری، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی گرم دودھ جس میں کچھ گھی دیسی ملایا گیا ہو۔

افعال اثرات اعصابی غدی ہیں۔ غدی سوزش جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو کے لئے تریاق ہے،

عسر الطمث یا تنگی حیض کے لئے فوری اثر ہے۔

ھوالشافی:۔ میتھے، تخم گاجر، تخم سونف، تخم کاسنی، تخم مکو، ہر ایک ہم وزن، تمام ادویہ کو باریک کر لیں۔

1½ سے ۳ ماشہ مقدار میں گرم دودھ میں گھی ملا کر دن میں تین بار کھلائیں۔ اگر شربت بزوری سے پلائیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

جوشاندہ برائے عسر الطمث

ھوالشافی، تخم کاسنی، تخم خربوزہ، تخم خیارین، خارخسک، دیگر طور سونف ہر ایک ماشہ

سب کو گرم پانی میں بھگو دیں، صبح جوش دے کر چھان لیں، اور تین حصے کر لیں، ایک ایک حصہ شربت بزوری کے ساتھ پلائیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مجربات

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی عضلاتی اور اعصابی غدی نسخہ جات عسر الطمث کے رفع کرنے کے لئے بیحد مفید ہیں۔

اعصابی غدی

ھوالشافی:۔ سہاگہ بریان، ست ملٹھی، ریوند خطائی، شیر عشر، سقمونیا،
۱ تولہ ۲ تولہ ۴ تولہ ½ تولہ ۱ تولہ

تمام ادویہ کو پیس کر شیر عشر میں تھوڑا تھوڑا کر کے ملائیں، حب بقدر نخود تیار کر لیں، ایک ایک گولی دن میں تین بار۔

افعال اثرات اعصابی غدی ہیں، غدی سوزش خصوصاً عسر الطمث جو رحم کی غشاء مخاطی کی سوزش سے ہوتی ہے کے لئے بہترین دوا ہے۔ اسی طرح پیچش، جلن، گھبراہٹ کے لئے مفید دوا ہے۔

بندشِ حیض

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
حیض کا بند ہونا	احتباس حیض	AMENORRHEA

تعارف: نوجوان عورتوں کو جو ہر ماہ حیض آیا کرتا ہے کسی وجہ سے بالکل آنا بند ہو جاتا ہے اسے بندشِ حیض کا نام دیتے ہیں۔

علامات:- ہر ماہ جو حیض آیا کرتا تھا اب نہیں آتا۔ مریضہ کا جسم بے ڈول اور پھولنا شروع ہو جاتا ہے، جسم پر چربی بھر جاتی ہے، رطوبات کثرت سے جمع ہو کر موٹاپا کا سبب بنتی ہیں، دم چڑھتا ہے، جسم کا رنگ سرخ ہونے کی بجائے سفیدی مائل، گورا، پھیکا ہو جاتا ہے۔ کمی خون نمایاں ہوتی ہے۔

بعض دفعہ سردی لگنے یا بھیگنے سے یکدم خون آنا بند ہو جاتا ہے:

بعض عورتوں کو حیض تو نہیں آتا۔ لیکن ناک، منہ، مقعدہ یا پھیپھڑوں سے آنے لگتا ہے جسے عوضی یا قائم مقامی حیض بھی کہتے ہیں

اسباب:- عورت کا بلغمی یا صفراوی مزاج ہونا، رطوبات جسم بڑھ جانا، لحیم شحیم ہونا، کمی خون، سیلان الرحم، پردۂ بکارت میں خلقی سوراخ ہی نہ ہونا۔

قانون مفرد اعضا اور بندشِ حیض کی حقیقت

قانون مفرد اعضا، جب حیض آنے اور حیض کے بند ہونے کے متعلق اسباب بیان کرتا ہے تو اس کی متعلق ایک قانون پیش کرتا ہے جو یہ ہے کہ
جب حیض درست حالت میں آتا ہے تو عورت کے جسم خصوصاً رحم کے عضلات میں تحریک

خشکی اور رطوبات کی کمی ہوتی ہے۔

اس کے برعکس جب حیض بند ہو جاتا ہے تو عورت کے جسم میں خصوصاً اس رحم کے اعصاب میں تحریک، رطوبات کی کثرت ہوتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ جب خون حیض آتا ہے تو رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور جب حیض بند ہوتا ہے تو رطوبات کی کثرت اور خشکی کی کمی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا بندشِ حیض کی تکلیف اس وقت ہوگی جب رطوبات کی کثرت ہوگی

علاج

قانون مفرد اعضا کی رو سے بندشِ حیض کی مریضہ میں چونکہ رطوبات کی کثرت ہوتی ہے، لہٰذا حیض کھولنے کے لئے رطوبات کم کرنے والی غذا و دوا کھلانی پڑے گی جنہیں قانون مفرد اعضا میں عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی اغذیہ اور ادویہ کہتے ہیں کھلائی جائیں گی۔

جونہی رطوبات کی کمی ہوگی فوراً حیض جاری ہو جائے گا۔ اگر خون کی کمی ہوگی وہ بھی پوری ہو جائے گی

مجربات بندشِ حیض

حبِ مدرِ حیض:- ھوالشافی

مصبر	ہیرا کسیس	زعفران
۲ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ

ترکیب تیاری:- اول زعفران پیس لیں پھر ہیرا کسیس اور مصبر پیس کر ملا لیں

پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کریں۔

موقع استعمال: حیض آنے کے دنوں میں ہفتہ قبل دو دو گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی سے کھانے کی ہدایت کریں۔ غدی اعضلاتی کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

چند دنوں کے اندر اندر حیض کھل کر آنے لگے گا۔ اگر خون کی کمی ہوگی تو پہلے ماہ خون نہیں آئے گا۔ البتہ دوسرے ماہ بغیر تکلیف سے ذرا کم آئے گا تیسرے ماہ خون کھل کر آئے گا۔

یادداشت: اس نسخہ میں مصبر شامل ہے جو جلاب آور بھی ہے اگر پاخانہ دو تین بار سے زیادہ پیچش کی صورت میں آنے لگے تو دو دن بند کر کے ایک ایک گولی صبح دوپہر شام کھلائیں پھر بغیر تکلیف حیض آنے لگے گا۔ قبض بھی رفع ہو جائے گی۔

ھوالشافی

جند بدستر	مرمکی	دارچینی
۱ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ

حب بقدر نخود بنالیں۔ ۲، ۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی

افعال اثرات: عضلاتی غدی ہیں، بندش حیض میں بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی

سنگھاڑا	مصبر	خنظل	مرمکی	ہینگ
۲ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ

تمام ادویہ باریک پیس کر محفوظ کر لیں، یا حب بقدر نخود بنالیں، ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی،

افعال اثرات: عضلاتی غدی مقوی ہیں، بے حد مقوی و محرک عضلات ہے،

ریاح شکم، درد پیٹ قبض کے لئے بے ضرر ہے، مدتوں کا بندش حیض جاری ہو جاتا ہے۔

یادداشت: اگر سردی لگنے سے اچانک حیض بند ہو تو پیڑو پر ریت گرم سے ٹکور کرائیں۔ گرم گرم چائے اور گوشت کا شوربا پلائیں۔

یادداشت: قارئین اکثر ہمارے ذہن میں یہ بات سما چکی ہے کہ لحیم شحیم اور موٹی عورتیں اعصابی تحریک میں مبتلا ہوتی ہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ عورتیں تو اکثر غدی تحریک سے موٹی ہوتی ہیں۔ لہذا علاج لحیم شحیم کا نہ کریں بلکہ تحریک و مزاج معلوم کر کے علاج شروع کریں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔

جو نسخہ جات میں نے اوپر درج کئے ہیں وہ تقریباً اعصابی تحریک میں مبتلا عورتوں کے لئے مفید ہیں۔ چاہے وہ پتلی دبلی ہوں چاہے لحیم شحیم ہوں سب کیلئے مفید ہیں۔ جو عورتیں غدی تحریک کی وجہ سے لحیم شحیم ہوں۔ یا غدی تحریک کی وجہ سے حیض کی بندش اور کمی خون میں مبتلا ہوں اور جنہیں حیض کے دنوں میں قدرے تکلیف ہوتی ہو تو یہ مجربات مفید ہیں۔

غدی تحریک کی وجہ سے بندش حیض کیلئے

مجربات

سفوف مدر حیض: تخم کاسنی، مغز خیارین، مغز خربوزہ، تخم گاجر، ابہل، ہر ایک ہم وزن۔

تمام ادویہ باریک پیس کر ۲،۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ شربت بزوری یا عرق نیلوفر سے پلائیں۔

جوشاندہ مدر حیض ہوالشافی:- حب قرطم، گاؤزبان، پرسیاؤشاں، تخم خربوزہ، ہر ایک چھ چھ ماشہ ½ پاؤ پانی میں جوش دے کر پن چھان کر نصف صبح نصف شام پلائیں۔

ہوالشافی:- ریوندخطائی، قلمی شورہ، جوکھار، زیرہ سفید، ہر ایک تولہ تولہ، چینی حسب ضرورت،

مقدار خوراک:- تین سے چھ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی،

مجربات قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا سے

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مدر حیض نسخہ جات عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی میں۔ جو یہ ہیں۔

عضلاتی اعصابی ملین

ہوالشافی:- آملہ، کرنجوہ، بلیلہ سیاہ بریاں، پھٹکڑی بریاں

۱ تولہ ۱ تولہ ۴ تولہ ۲ تولہ

تمام ادویہ باریک پیس کر حب بقدر نخود تیار کریں، ۲،۲ گولی دن میں تین بار، ہمراہ تازہ پانی یا قہوہ،

نوٹ:- اگر مریضہ کو قبض شدید ہو۔ ور عضلاتی اعصابی ملین سے رفع نہ ہو تو عضلاتی اعصابی مسہل جو مندرجہ بالا نسخہ میں ہڑ جلابہ ۸ تولہ ملانے سے بن جاتا ہے۔

افعال و اثرات عضلاتی اعصابی ہیں، عضلات و قلب کو کیمیائی طور پر تحریک دیکر فاضل رطوبات کو ختم کرتا ہے۔ کمی خون رفع کر کے جسم کو سرخ اور چست بنا دیتا ہے۔ ایسی عورتیں جنہیں رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک سے کمی خون اور بندش حیض ہو اس کے استعمال سے رطوبات ختم ہو جاتی ہیں جسم سرخ ہو جاتا ہے اور حیض جاری ہو جاتا ہے

عضلاتی غدی ملین

ہوالشافی:- لونگ، دارچینی، جلوتری، مصبر

۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۳ تولہ

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں، عضلات و قلب کو تحریک دینے کی بہترین دوا ہے، نزلہ، کھانسی، زکام، دمہ، شوگر، تسکین قلب اور بندش حیض کے لئے بے حد مفید ہے، نہایت اعلیٰ درجہ کا قبض کشا

غذا

غدی تحریک سے بند حیض کی مریضہ کے لئے یہ غذا مفید ہے

صبح:- مربہ گاجر، دودھ میں دیسی گھی کی جلیبیاں، قبض ہو تو گلقند،

دوپہر:- مولی، مونگرے، شلغم، گاجر، کدو، توری ٹینڈے، پیٹھا، کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

قرآن حکیم اور پیدائش انسانی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِنْ طِيْنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۚ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝

ترجمہ: اور بتحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو سنی ہوئی مٹی سے۔ پھر رکھا ہم نے اس کو نطفہ بنا کر قرارگاہ رحم میں۔ پھر بنایا ہم نے اس نطفہ کو خون کی پھٹکی پھر بنایا ہم نے اس خون کی پھٹکی کو گوشت کا لوتھڑا۔ پھر بنایا ہم نے اس گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں۔ پھر پہنایا ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت۔ پھر پیدا کیا ہم نے اس کو نئی صورت میں۔ پس برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

تشریح

(۱) سلالہ کے معنی ہیں خلاصہ پس سلالہ من طین کے معنی ہیں خلاصہ گل یعنی مٹی

کا خلاصہ یا سنی ہوئی مٹی۔

(۲) نطفہ کے معنی ہیں مرد کا مادہ تولید یعنی مرد کا مادہ تولید جب عورت کے مادہ تولید (منی) سے ملتا ہے تو نطفہ قرار پاتا ہے یا رحم میں حمل ٹھہر جاتا ہے۔

(۳) علق کے تین معنی ہیں: ۱۔ جما ہوا خون۔ ۲۔ ایک دوسری سے علاقہ رکھنے والی چیز یا چمٹی ہوئی چیز۔ ۳۔ جونک

اگرچہ اکثر مترجمین نے علق کے معنی جمے ہوئے خون کی مناسبت سے خون کی پھٹکی کئے ہیں۔ جو بظاہر بالکل مناسب ہیں۔ اور بعض نے خاص کر سرسید احمد مرحوم نے جونک کی مناسبت سے اس کے معنی کرم منی کے لئے ہیں۔ لیکن درحقیقت اس دوسرے لغوی معنی اس کے اصطلاحی معنوں کے لئے نہایت موزوں ہیں۔

کیونکہ جب مرد کا مادہ تولید عورت کے مادہ تولید سے مل جاتا ہے یعنی کرم منی اور بیضہ انثیٰ کا باہم وصال ہو جاتا ہے تو وہ رحم کی اندرونی جھلی پر کسی جگہ چمٹ جاتا ہے چونکہ یہ جونک کی طرح چمٹ جاتا ہے۔ اس لئے اس کو علقہ سے تعبیر کرنا نہایت مناسب اور صحیح ہے۔

مضغہ کے معنی ہیں گوشت کا لوتھڑا چنانچہ جب علقہ بڑھ کر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے، تب اس کو مضغہ کہتے ہیں۔

فائدہ مذکورہ بالا آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا میں انسان کی پیدائش پہلے مٹی کے خمیر سے بتائی گئی ہے اور پھر نطفہ سے۔

اگرچہ اس کی تاویل یہ بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ بعض مترجمین نے کی ہے کہ نطفہ غذا کا خلاصہ ہے اور غذا بہرصورت مٹی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے بلحاظ دیگر نطفہ بھی مٹی سے پیدا ہوا۔ اور انسان بھی مٹی سے۔

لیکن حقیقتاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں تمام نباتات اور حیوانات پہلے ہی سے پیدا کئے گئے ہیں اور پھر ان میں تولید و توالد کا سلسلہ شروع کیا گیا چنانچہ نباتات وحیوانات میں تخم یا نطفہ کا مادہ پیدا نہیں کیا گیا۔ ان کی تولید بغیر جوڑے کے طریق انقسام سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ اب تک جراثیم اور بعض حشرات الارض وغیرہ میں ہوتی ہے اور جن حیوانات میں نطفہ کا مادہ پیدا کیا گیا ہے اس کا جوڑا پہلے طریق انقسام سے پیدا ہوا جیسے حضرت آدم سے اماں حوا پیدا ہوئیں۔ پھر توالد و تناسل سے ان کی پیدائش یا نسل بڑھتی رہی جیسا کہ اب تک بعض حیوانات اور نوع انسان میں جاری ہے۔

جہان اصغر

جاننا چاہئے کہ اس کائنات کو جہان اکبر اور انسان کو جہان اصغر کہتے ہیں مندرجہ بالا آیات میں ان کی ابتدا کو بنی ہوئی مٹی سے بتایا گیا ہے جسے ایک تخم (نطفہ) کی صورت میں رحم میں رکھا جو بڑھ کر انسانی بچہ کی صورت میں ایک خاص مدت کے بعد اس جہان فانی میں قدم رکھتا ہے۔

تخم نطفہ۔ خلیہ (CELL)

جاننا چاہئے کہ انسان کی ابتدائی صورت کو محققین تخم۔ نطفہ۔ اور خلیہ کے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ نطفہ۔ تخم یا خلیہ ایک حیوانی ذرہ ہے۔ جس میں زندگی کے ساتھ تولید کی قوت بھی ہوتی ہے اس میں نظام غذائیہ نظام تصفیہ اور نظام ہوائیہ قائم ہیں۔ اس کو انگریزی میں کیسہ (سیل) بھی کہتے ہیں۔ ذہن نشین کر لیں کہ ہر خلیہ اپنے اندر رطوبت اور زندگی کا مرکز رکھتا ہے۔ تمام جسم

مختلف خلیوں و کیسوں سے مرکب ہے جن کا آپس میں گہرا تعلق ہے یاد رکھیں کہ کائنات میں جہاں بھی زندگی پائی جاتی ہے چاہے وہ حیوانات ہوں چاہے نباتات وہاں پر زندگی ایک خلیہ کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ یہ خلیے کہیں آزاد کہیں آپس میں ملے ہوئے پائے جاتے ہیں انسان میں چار قسم کے خلیات انسانی جسم کو مل کر بناتے ہیں۔

قارئین اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ خلیات جب اپنی زندگی مکمل کر لیتے ہیں تو وہ مرنے کی بجائے مزید نئے خلیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اس امر کا اندازہ اس حقیقت سے لگالیں کہ ہر ڈھائی سال بعد انسانی جسم کے تمام خلیات نئے خلیوں میں بدل چکے ہوتے ہیں۔

جسم انسانی میں پائے جانے والے خلیوں کے نام

جسم انسان میں پائے جانے والے خلیوں کے ترتیب وار نام یہ ہیں۔

(۱) الحاقی خلیات۔ انہیں کنکٹو ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج الحاقی بنتی ہے۔ عرف عام میں انہیں ہڈیاں بنانے والے خلیات کہتے ہیں۔

(۲) عضلاتی خلیات۔ انہیں مسکولر ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج عضلاتی یعنی گوشت پوست اور قلب بنتا ہے۔ عرف عام میں انہیں گوشت بنانے والے خلیات کہتے ہیں

(۳) غدی خلیات۔ انہیں اپیتھیل ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج غدی یعنی غدد و غشاء مخاطی اور جگر بنتا ہے عرف عام میں انہیں غدد بنانے والے خلیات کہتے ہیں۔

(۴) اعصابی خلیات۔ انہیں نروس ٹشوز بھی کہتے ہیں ان سے نسیج اعصابی یعنی اعصاب و دماغ بنتے ہیں۔ عرف عام میں انہیں اعصاب بنانے والے خلیات کہتے ہیں

بنیادی وحیاتی خلیات

مندرجہ بالا خلیات میں الحاقی خلیات بنیادی خلیات کہلاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان سے بننے والی ہڈیاں بنیاد کا کام دیتی ہیں۔

حیاتی خلیات

الحاقی خلیات کے علاوہ جسم انسان میں پائے جانے والے دوسرے خلیات حیاتی خلیات کہلاتے ہیں کیونکہ ان سے بننے والے اعضاء سے جسم انسانی رواں دواں اور زندہ ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی اپنا کام چھوڑ دے تو انسان مر جاتا ہے۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے انہیں حیاتی خلیات کہتے ہیں۔ اور ان سے بننے والے مفرد اعضاء کو حیاتی اعضاء کہتے ہیں، جو یہ ہیں۔ قلب، جگر، دماغ

حیاتی مفرد اعضا کا باہمی تعلق

حیاتی مفرد اعضاء کا باہمی تعلق بھی ہے۔ یعنی ایک حیاتی مفرد عضو دوسرے حیاتی مفرد عضو کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مزاجاً ان کی کیفیات ایک دوسرے میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جگر میں تری غدی اعصابی کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ تو دماغ میں گرمی اعصابی غدی کی صورت میں موجود ہے۔ لہذا جگر اپنی مشینی تحریک تری کے بغیر نہیں چلا سکتا تو دماغ اپنی کیمیائی تحریک گرمی کے بغیر مکمل نہیں کر سکتا۔ بالکل اسی طرح قلب اپنی مشینی تحریک جگر کی گرمی کے بغیر پوری نہیں کر سکتا تو جگر اپنی کیمیائی تحریک قلب کی خشکی کے بغیر انجام نہیں دے سکتا۔

لہذا مندرجہ بالا حقائق کی وجہ سے ہم کہہ سکتے کہ حیاتی مفرد اعضاء کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا باہمی تعلق ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک اپنا کام چھوڑ دے تو دوسرے مفرد اعضاء بھی کام بند کر دیتے ہیں جس سے موت واقع ہو جاتی ہے

صحت و امراض

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ حیاتی مفرد اعضاء ایک دوسرے کی مدد کے بغیر کوئی کام انجام نہیں دے سکتے لہذا جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ تو انسان تندرست و صحت مند رہتا ہے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک ضرورت سے کم و بیش افعال انجام دینے لگتا ہے تو دوسرے حیاتی مفرد اعضاء کے افعال انجام دینے لگتا ہے تو دوسرے انسان بیمار ہو جاتا ہے اور تکلیفوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

موت

جب تک حیاتی مفرد اعضاء معمولی کمی بیشی سے افعال انجام دیتے ہیں۔ تو انسان بیمار کہلاتا ہے اور جب کسی مفرد عضو کے افعال شدید تیز ہو جائیں اور دوسرے مفرد اعضاء انتہائی کمزور ہو جائیں تو انسان شدید بیمار بلکہ قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ اور جب انتہائی کمزور مفرد اعضاء اپنا کام چھوڑ دیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

وضع حمل سے لے کر تمام زندگی

وضع حمل سے بچہ مکمل انسان کی صورت میں اس دنیا میں آتا ہے۔ یعنی اس کے تمام مفرد اعضاء نئے نئے کام کرنے میں نہایت مستعد ہوتے ہیں

اگر انہیں ضرورت کے مطابق ماحول اور غذائی ضروریات میسر آرہی ہیں تو بڑھتا، پھولتا ہنستا کودتا ہے اور اپنی نشو و نما مکمل کرتا رہتا ہے۔

لیکن اگر مناسب ماحول اور کسی وجہ سے صحیح غذا میسر نہ آئے تو وہ بیمار رہنے لگتا ہے لگتا ہے اس کا علاج فوراً ہونا چاہیئے۔

اس کا علاج قانون مفرد اعضاء نے بہترین طریقہ سے پیش کیا ہے۔ کہ معالج کو چاہیئے کہ بچہ، جوان، بوڑھا کوئی بھی ہو یا کسی بھی عمر میں ہو اس کے محرک و مسکن مفرد اعضاء کی تشخیص کرے۔ جس کی تشخیص نبض ظاہری علامات اور قارورہ سے سائنٹیفک طریقہ سے ہو جاتی ہے۔

جب یقین ہو جائے کہ مریض کے فلاں مفرد اعضاء میں تحریک ہے اور فلاں میں تسکین ہے تو جس مفرد اعضاء میں تسکین کی تصدیق ہو چکی ہے اس میں تحریک پیدا کریں۔ یعنی اس مفرد عضو کی غذا و دوا مریض کو کھلائیں اور محرک مفرد عضو کی غذا دوا بند کر دیں۔ تازہ اور نئی بیماری تو چند منٹ سے لے کر چند گھنٹوں میں رفع ہو جاتی ہے۔ اور پرانی اور مزمن بیماری چند دنوں میں ختم ہو جاتی ہے۔

طبی نکتہ نگاہ سے پیدائش انسانی

جاننا چاہیئے کہ ابتدا میں ہر ایک پودا اور ہر ایک حیوان اپنی ابتدا صرف ایک کیسہ (سیل) سے شروع کرتا ہے یعنی ہر ایک نباتات یا حیوان ایک ذرہ یا کیسہ سے بننا شروع کرتا ہے۔ نباتات میں نباتی انڈا رحم گل میں زندگی کی دھول سے باردار ہو کر تخم بنتا ہے۔ اور اگر حیوانی انڈا (اوودم) ہو تو رحم مادہ حیوان میں نر حیوان کے نطفہ سے باردار ہو کر بشکل جنین نشو نما پاتا ہے۔

بالکل اسی طرح سے حضرت انسان بھی بیضہ انثیٰ یا عورت کے انڈا سے تخم انسان یا کرم منی کے حسن اتصال یا وصال سے حمل قرار پا کر بصورت بچہ پیدا ہوتا ہے۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیضہ انثیٰ (اوودم) اور تخم انسانی یا کرم منی کا علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا جائے۔

اوودم:

عورت کے مادہ تولید میں نہایت چھوٹے چھوٹے گول دانے ہوتے ہیں۔ ہر گول دانے کو اوودم یا بیضہ انثیٰ یا عورت کا انڈا کہتے ہیں۔ اس کا قطر 1/120 انچ ہوتا ہے۔ اس کے اندر پروٹوپلازم یعنی مادہ حیات ہوتا ہے۔ اسے زردی بیضہ بھی کہتے ہیں۔

اودم کے اوپر دو غلاف یا دو طبق ہوتے ہیں، چنانچہ اندرونی طبق کو جو قدرے دبیز اور شفاف ہوتا ہے جسے زونا پے لیوسڈا کہتے ہیں۔ اور بیرونی باریک طبق کو وٹلائن ممبرین یا غلاف زردی بیضہ کہتے ہیں۔

اودم اور غلاف میں نہایت باریک باریک دھاریاں اور سوراخ دکریو پائلز) نظر آتے ہیں جن کی راہ کرم منی اودم میں داخل ہو کر اُسے باردار کر دیتا ہے۔ اودم خصیۃ الرحم کے اندر عورت کے مادہ تولید سے پیدا ہوتا ہے اور قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں آتا ہے۔

یادداشت

کرم منی کا بیضہ انثیٰ میں داخل ہو کر اسے بار دار کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرد کے مادہ تولید میں قوت عاقدہ اور عورت کے مادہ تولید میں قوت منعقدہ ہوتی ہے۔

کرم منی (سپرمیٹوزوآن)

مرد کے مادہ تولید میں بھی ایک چھوٹا سا کرم بیضوی شکل کا ہوتا ہے جس کو ڈاکٹری میں سپرمیٹوزوآن یا کرم منی یا تخم انسان کہتے ہیں اس کا ایک سر اور ایک لمبی متحرک دم ہوتی ہے۔ یہ کرم منی ۱/۵۰۰ انچ لمبا ہوتا ہے اس کا سر جو اس کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے اس کی لمبائی ۱/۱۲ حصہ ہوتا ہے اس کے سر میں ہی نیوکلی آس وجوہر حیات) ہوتا ہے اور اس میں تمام ضروری کروموزوم ہوتے ہیں۔ کرم منی کا سر چپٹا لیکن نیزہ کی طرح نوک دار ہوتا ہے جس کے ذریعہ یہ اودم کے غلاف کے باریک سوراخوں کے اندر گھس جاتا ہے یہ اپنی دم کے ذریعہ دودی حرکت کرتا ہے اور آگے بڑھتا ہے۔ مناسب حالات وماحول میں کئی کئی روز تک زندہ رہ سکتا ہے۔

یادداشت

آج کل حیوانات کی منی جس میں ان کے کرم ہوتے ہیں ایک مخصوص قسم کی تھرماس

میں محفوظ کئے ہوتے ہیں۔ جو بوقت ضرورت اسی نوع کی مادہ کے رحم کے اندر بذریعہ سرنج پہنچادی جاتی ہے جس سے وہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح مرد کی منی بھی مخصوص درجہ حرارت پر ٹیوبوں میں بند کر کے محفوظ کی جاتی ہے۔ جن ملکوں میں جائز اور ناجائز کا فرق نہیں ہوتا ہے ان ملکوں کی خود غرض عورتوں کے رحم میں بذریعہ سرنج محفوظ شدہ منی بوقت ضرورت داخل کی جاتی ہے

اِنعقاد نطفہ

جب اودم کے اندر کرم منی داخل ہو جاتا ہے تو وہ باردار ہو جاتا ہے۔ یعنی ان دونوں نر و مادہ کیسوں کے وصال پر یا یک جا ہونے سے نطفہ قرار پاتا ہے اور ان دونوں کیسوں کا ملاپ قاذف نالی کے رحم کے اندر والے سرے کے پاس ہوتا ہے جس راستہ سے کرم منی اودم میں داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے اوپر پتلی سی جھلی پیدا ہو کر اس سوراخ کو بند کر دیتی ہے۔ لیکن اگر اتفاق سے یہ سوراخ جلد بند نہ ہو تو ایک اور کرم منی اس میں داخل ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ عجیب الخلقت پیدا ہو جاتا ہے جس کے دو سر، چار آنکھیں وغیرہ ہوتی ہے۔

یادداشت

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عورت کا بیضہ انثیٰ اپنے اندر عورت کے تمام اعضاء کے لطیف ترین اجزا لئے ہوئے ہوتا ہے انہیں اجزاء کو جو اودم کے اندر پائے جاتے

ہیں۔ کروموسومز کہتے ہیں۔

بالکل اسی طرح کرم منی کے جوہر حیات میں بھی مرد کے تمام اعضاء کے لطیف ترین اجزاء ہوتے ہیں یہ بھی کروموسومز ہی کہلاتے ہیں۔

یاد رکھیں یہی زیادہ کے کروموسومز نومولود بچہ میں والدین کے عادات وخصائل منتقل کرنے کا سبب بنتے ہیں یعنی انہیں کے سبب بچے شکل وصورت سیرت کردار وافکار میں ماں باپ کے مشابہ ہوتے ہیں

استقرارِ حمل وجنین میں تبدیلیاں

جونہی کرم منی اور بیضۂ انثیٰ کا ملاپ ہوتا ہے۔ تو اسے قرارِ نطفہ، حمل ٹھہر جانا یا استقرارِ حمل کہتے ہیں۔ جونہی حمل ٹھہرتا ہے اس میں فوراً مخصوص قسم کی تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

ایک اہم نقطہ

یاد رکھیں کرم منی ہی مکمل انسان ہے جو اول بیضۂ انثیٰ وعورت کا انضمام اور جدید رحم مادر میں پرورش پا کر بصورت انسانی بچہ تقریباً 9 ماہ بعد پیدا ہو جاتا ہے۔

یادداشت

جب کرم منی بیضۂ انثیٰ میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ بیضۂ انثیٰ سے اپنی غذا جذب کرنا شروع کر دیتا ہے اور بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب بیضۂ انثیٰ کے اندر کرم منی کی غذا ختم ہو جاتی ہے۔ تو وہ شہتوت نما خوشہ بن چکا ہوتا ہے۔ جب کچھ وقت

اسے غذا نہیں ملتی تو وہ بیضہ توڑ کر غذا کے حصول کے لئے قاذف نالی سے نکل کر رحم مادر میں کسی جگہ چمٹ جاتا ہے اور رحم سے اپنی غذا حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے جو تقریباً 9 ماہ تک رحم مادر سے ہی حاصل کرتا رہتا ہے پھر 9 ماہ بعد رحم میں بھی اس کے لئے غذا ختم ہو جاتی ہے۔ جب بھوک لگتی ہے اور غذا نہیں ملتی تو رحم سے وضع حمل کی صورت میں اس جہان فانی میں انسانی بچہ کی شکل میں باہر آ جاتا ہے اور پیدا ہوتے ہی غذا کے لئے رونا پیٹنا شروع کر دیتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور نوازشوں کی اس کے لئے کہیں بھی کمی نہیں ہوتی جہاں جاتا ہے وہاں اس کی آمد سے پہلے اس کی غذا کا انتظام بڑے احسن طریقے سے موجود ہوتا ہے۔ جونہی انسانی بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے۔ فوراً اس کی ماں یا اس کی دایہ اسے نہلا دھلا کر اس کے منہ میں ماں کا دودھ دپستان، ڈالتی ہے جسے وہ اس طرح چوسنا شروع کر دیتا جیسے بڑی مدت سے چوسنا سیکھا ہوا ہے

ماں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بچہ ذرا سا بھی ہلے جلے یا روئے فوراً ماں کے پستانوں سے جوشِ محبت سے فوارے کی طرح دودھ رسنے لگتا ہے۔ ماں بچہ کو فوراً سینہ دگود دیسے کر اسے دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے۔ یہ سلسلہ تقریباً ڈھائی سال تک جاری رہتا ہے پھر بچہ کے لئے ماں کے پستانوں میں بھی غذا، دودھ، ختم ہو جاتی ہے تو وہ حیوانی دودھ اور اجناس پھلوں وغیرہ کو کھانا شروع کر دیتا ہے اب تمام زندگی معمولی رد و بدل کے ساتھ اسی قسم کی غذا کھاتے ہوئے گذار دیتا ہے۔

جب اس کے لئے اس جہان فانی سے کھانے پینے عیش کرنے کی مدت

ختم ہو جاتی ہے تو وہ ابدی زندگی کے لئے اس جہان فانی سے موت حاصل کرکے رخصت ہو جاتا ہے۔

ماں کے پیٹ میں بچے کا بڑھنا

کرم منی بیضہ انثی میں پہلے سات دن قاذف نالی کے اندر ہی رہتا ہے اور اس میں بطریق انقسام سے بڑھنے لگتا ہے۔ اب تک ایک ہفتہ سے کم کا جنین نہیں دیکھا گیا دوسرے ہفتہ میں جنین کی لمبائی $\frac{1}{12}$ انچ ہوتی ہے۔ نقطہ قلب پیدا ہو چکا ہوتا ہے جنین کے اوپر دو غلاف امنیاں وکوریاں بن جاتے ہیں۔

تیسرے ہفتہ جنین کی لمبائی $\frac{1}{8}$ انچ ہوتی ہے۔ دماغ کے حصص نمایاں ہوتے ہیں آنکھ کان بننے لگتے ہیں۔

چوتھے ہفتہ لمبائی $\frac{1}{4}$ انچ وزن تقریباً سوا ماشہ جسامت مکھی کے برابر شکل بیضوی گاؤدم۔ سر بڑا اور دم باریک۔ منہ کے مقام پر گہرا نشان۔ آنکھوں کے مقام پر دو سیاہ نقطے۔ دل کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ پھیپھڑے اور لبلبہ نمایاں ہوتے ہیں۔

پانچویں ہفتے ہاتھ پاؤں بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ شریان اعظم اور شریانیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہنسلی کی ہڈی۔ اور نیچے کے جبڑے کی ہڈی میں استخوانی مرکز پیدا ہو جاتا ہے۔

چھٹے ہفتے میں وزن قریباً پونے دو ماشہ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان اور منہ کے سوراخ نمایاں ہوتے ہیں۔ سر اور دھڑ علیحدہ نظر آتے ہیں۔ ریڑھ کا ستون۔ کھوپڑی اور پسلیاں بصورت کری بن چکی ہوتی ہیں۔ دماغ کے غلاف۔ مثانہ گردے زبان حنجرہ اور

LENGTH OF EMBRYO AT DIFFERENT AGES



G—5 months
192 mm.

H—6 months
230 mm.

G H.—Drawn to half of actual size.



Fig. 221.—Double monster with a single head and double bodies.



Fig. 222.—Ischiopagus.

عجیب الخلقت بچے

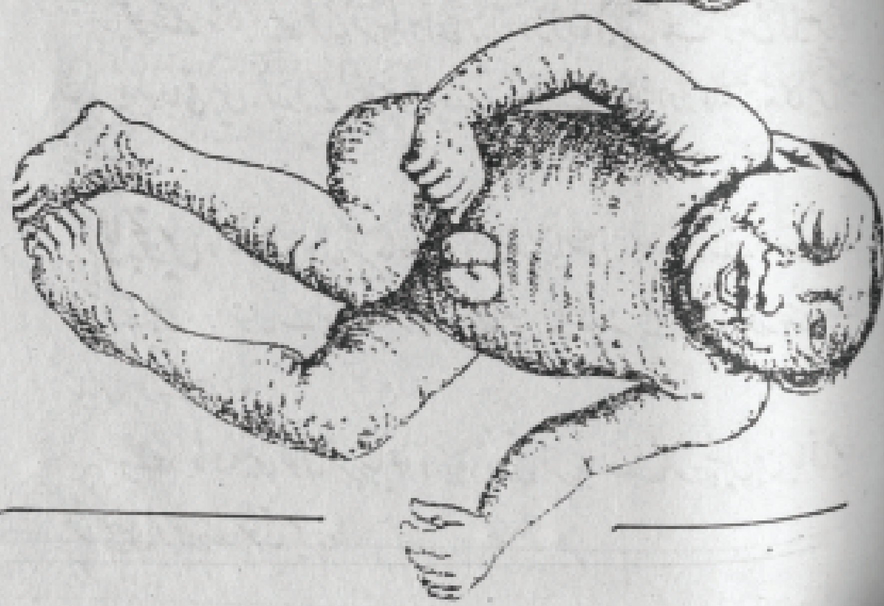








عجیب الخلقت بچے



دانتوں کے ابحار ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ساتویں ہفتہ میں زبان کلائی، جانگ و ٹانگ اور انگلیاں تمیز ہو سکتی ہیں۔ کلائی اور کولہے کی ہڈیاں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ تھوک کے غدود، گردہ اور تلی بننے لگتی ہے۔

آٹھویں ہفتہ عضلات نمایاں ہوتے ہیں۔ پسلیاں، مثانہ، بازوں کی ہڈیاں اور پنڈلی، ہڈیوں، تالو، اور بالائی جبڑے کی ہڈیوں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

نویں ہفتہ میں طول قریباً ایک انچ وزن چار ماشہ۔ جنسی اعضاء بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خصیۃ الرحم۔ اندام نہانی۔ خصیے اور عضو تناسل تمیز ہو سکتے ہیں۔ مرارہ یعنی پتہ بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔

نویں ہفتے میں طول قریباً ایک انچ وزن ۴ ماشہ۔ غلاف قلب نمایاں ہو جاتا ہے۔ خصیۃ الرحم اور خصیے اور اعضائے تناسل تمیز ہو سکتے ہیں

تیسرے ماہ میں طول ½-۲ یا ۳ وزن ڈیڑھ تولہ جنین کی جنسیت تمیز ہو سکتی ہے بال اور ناخن بننے شروع ہو جاتے ہیں۔

چوتھے ماہ میں طول قریباً ۶ انچ وزن دو ڈھائی چھٹانک۔ دماغ کی لپٹیں بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ جلد کے نیچے چربی پیدا ہو جاتی ہے۔ جوڑ اور عانہ کی ہڈی میں مرکز بنتے ہیں۔

پانچویں ماہ میں طول قریباً ۱۰ انچ وزن قریباً سوا پاؤ ہو جاتا ہے۔ سر پہ بال نظر آتے ہیں۔ دانتوں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ پسینہ کے غدود اور غدود لعابیہ نمایاں ہوتے ہیں۔

چھٹے ماہ میں طول قریباً ۱۲ انچ، وزن قریباً نصف کلو۔ پلکیں بن جاتی ہیں مگر آنکھیں ابھی بند ہوتی ہیں۔

ساتویں ماہ میں طول قریباً ۱۵ انچ وزن ڈیڑھ کلو آنکھیں کھل جاتی ہیں خصیے تقریباً فوتوں میں آجاتے ہیں۔ دماغی لپٹیں خوب نمایاں ہوتی ہیں۔

آٹھویں ماہ میں طول قریباً ۱۸ انچ وزن دو ڈھائی کلو۔ ناخن انگلیوں تک آجاتے ہیں۔ جنین اس ماہ میں لمبائی کی نسبت موٹائی میں زیادہ بڑھتا ہے۔

نویں ماہ میں طول قریباً ۲۰ اسے۔ ٹانگ وزن تین چار کلو ہو جاتا ہے۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ جنین لڑکا ہو تو لڑکی کی نسبت لمبا اور وزنی ہوتا ہے۔

نویں ماہ کے آخر میں یا پانچ سات روز گزرنے کے بعد وضع حمل ہو جایا کرتا ہے

وقوع حمل میں عورت کی مرضی ضروری نہیں

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ حمل قائم ہونے میں عورت کی مرضی ضروری ہے لیکن حقیقت یوں نہیں ہے۔ کیونکہ جماع جبری میں باوجود عورت کی عدم خواہش اور دلچسپی کے اکثر حمل قرار پا جاتا ہے بلکہ بوقت مجامعت اگر عورت نشہ میں ہو یا بے ہوشی میں ہو تب بھی حمل قرار پا سکتا ہے۔

یادداشت

جیساکہ اوپر بیان کر آیا ہوں کہ حمل صرف اس وقت قائم ہوتا ہے جب عورت کا بیضہ انثیٰ قاذف نالی میں یا رحم میں موجود ہو کیونکہ مرد کے جراثیم منویہ کے لئے بیضہ انثیٰ میں غذائیت موجود ہوتی ہے۔

اگر جماع بلا ارادہ یا عورت کے عالم سکر یا بیہوشی میں کیا جائے اور اس وقت عورت کا بیضہ انثیٰ قاذف نالی یا رحم میں موجود ہو تو لازمی حمل ہو جایا کرتا ہے اس کے برعکس بیضہ انثیٰ کے نہ ہونے کی صورت میں کسی بھی جماع میں حمل قائم نہیں ہو سکتا۔ یعنی چاہے عورت کی جتنی بھی خواہش ہمیشہ نا امید رہتی ہے۔

حمل کی اقسام

جنین کی کیفیات و تعداد کے لحاظ سے حمل آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔

(1) **حمل طبعی۔** اگر عورت کا انڈا باردار ہو کر اور جوف رحم میں اگر نشوونما پائے تو اسے حمل طبعی یا حمل رحمی کہتے ہیں۔

(2) **حمل غیر طبعی۔** اگر عورت کا بیضہ انثیٰ باردار ہو کر خصیۃ الرحم یا اس کی نالی (نفیر) میں یا جوف یا پردہ صفاق میں گر کر وہیں نشوونما پالے تو اسے حمل غیر طبعی کہتے ہیں جو بلحاظ مقام کے تین قسم کا ہوتا ہے

(1) اگر مبیض میں ہو تو حمل مبیضی۔

(2) اگر نفیر میں ہو تو حمل نفیری اور اگر صفاق بطنی میں ہو تو اسے حمل بطنی کہتے ہیں

نوٹ:۔ حمل غیر طبعی اکثر باعث ہلاکت حاملہ ہوا کرتا ہے۔

(3) **حمل بسیط۔** اگر رحم میں صرف ایک ہی جنین ہو تو اسے حمل بسیط کہتے ہیں

(4) **حمل توام۔** اگر رحم میں دو سے زیادہ تو وہ حمل توام کہلاتا ہے۔

(5) **حمل مرکب۔** اگر رحم میں دو سے زیادہ جنین ہوں تو حمل مرکب کہلاتا ہے

(6) اگر رحم میں جنین کے علاوہ سانپ یا کسی جانور کی شکل کا جنین ہو تو اسے حمل غیر طبعی اور حمل مختلط کہتے ہیں۔

(7) **حمل کاذب یا رجا۔** جھوٹا حمل۔ بعض دفعہ حمل صادق نامعلوم اسباب سے متغیر و منقلب ہو کر گوشت کا لوتھڑا سا بن جاتا ہے جو اکثر پڑا رہتا ہے حیض بند ہونے کی وجہ سے حمل کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں جس سے حمل کا دھوکہ لگ جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے حمل میں رحم کے اندر حرکات قلب اور ضربان نہیں ہوتیں ایسا حمل کئی ماہ گزرنے کے باوجود وضع حمل نہیں ہوتا۔ جب رحم کی قوت اخراج بڑھتی ہے۔ تو اکثر جریان خون ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ وضع حمل کی علامات پیدا ہو کر گوشت کا لوتھڑا۔ یا کسی جانور کی شکل نما ٹکڑا خارج ہو جاتا ہے۔

(8) **حمل علی الحمل۔** شاذ و نادر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک حمل قرار پا چکنے کے کچھ عرصہ بعد دوسرا حمل قرار پا جاتا ہے۔ ایسے حمل کو حمل علی الحمل کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ شاذ و نادر بعض عورتوں میں جن کے رحم میں پیدائشی طور پر ایک درمیانی پردہ پیدا ہو جاتا ہے جو رحم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ جب حمل قرار پاتا ہے تو رحم کے ایک حصہ میں حمل قرار پا جاتا ہے لیکن ایک ماہ بعد یا چند ماہ بعد جب میاں بیوی ملتے ہیں تو رحم کے دوسرے خالی حصہ میں بھی حمل قائم ہو جاتا ہے ایسے حمل کے جنین پیدا بھی اکثر الگ الگ وقت پر ہوا کرتے ہیں۔

مدت حمل

حمل کی مدت عام طور پر ۲۷۸ دن قرار دی گئی ہے یعنی ماہ شمسی یا انگریزی مہینوں کے حساب سے ۹ مہینے ۸ دن، بشرطیکہ ہر مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قمری یا اسلامی مہینوں کے حساب سے ۹ ماہ اور بارہ دن لیکن کبھی کبھی اس مدت سے چند روز پہلے یا چند روز بعد بھی بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

یادداشت

چونکہ ہر مذہب اور فرقہ کے لوگوں میں جائز اور حلال اولاد کا تصور پایا جاتا ہے اور جائز اور حلال اولاد وہی والدین کی جائز وارث ہوتی ہے اس لئے یورپ میں قوانین میں حمل کی مدت کم از کم ۱۸۰ روز یا ۶ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دس ماہ یا ۳۰۰ دن مقرر و معین ہیں۔

یعنی اگر کوئی عورت شادی کے کم از کم ۶ ماہ بعد یا زیادہ سے زیادہ ۱۰ ماہ بعد بچہ جنے تو وہ بچہ حلال اور والدین کا اور ان کی جائیداد کا جائز وارث ہوتا ہے۔ شرع محمدی میں بھی حمل کی مدت کم از کم ۶ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال مقرر ہے۔

اگر حمل سات ماہ سے پہلے وضع ہو جائے یعنی اگر سات ماہ سے پہلے بچہ ہو جائے تو ایسا بچہ عموماً زندہ نہیں رہتا مگر شاذ و نادر ساتویں مہینے میں وضع ہونے سے نومولود زندہ رہ جایا کرتا ہے۔

علامات حمل

تغیرات رحم۔ حمل قرار پانے سے پہلے رحم طول میں ۲½ انچ اور وزن ایک اونس یعنی نصف چھٹانک ہوتا ہے۔ لیکن حمل کے آخری ایام میں اس کا طول ۱۲ انچ اور وزن تقریباً ۲½ پونڈ ہو جاتا ہے کیونکہ حمل قرار پاتے ہی رحم بڑھنے لگتا ہے اور وقت ولادت تک بڑھتا ہے۔

حمل کے پہلے تین ماہ تک رحم پیڑو میں معلوم نہیں ہوتا پھر رفتہ رفتہ رحم بڑھ کر چوتھے مہینے میں پیڑو کے اوپر ٹٹولنے سے محسوس ہوتا ہے۔ پانچویں مہینے ناف کے قریب آجاتا ہے۔ ساتویں مہینے رحم ناف سے دو انچ اوپر اور آٹھویں مہینے ناف سے پانچ انگشت اوپر محسوس ہوتا ہے۔ اور نویں مہینے میں محراب شکم تک بڑھ جاتا ہے۔

حیض کا بند ہونا حمل قرار پاتے ہی خون حیض جسے عرف عام میں ماہواری یا پھول آنا کہتے ہیں۔ بند ہو جاتا ہے۔ اگر تندرست اور شادی شدہ عورت کی ماہواری کسی ماہ فوراً بند ہو جائے تو یہ بات اکثر قرار حمل کی ایک بڑی بھاری علامت ہوا کرتی ہے۔

لیکن بعض اوقات مرض انیمیا یا فقر الدم یا کمی خون سے بھی حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور حمل کا شبہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ شاذ و نادر بعض موٹی تازی عورتیں جنکے جسم میں خون وافر مقدار میں ہو، حمل قرار پا چکنے کے تین ماہ بعد تک معمولی کمی کے ساتھ خون حیض آتا رہتا ہے۔

تھوک کا بکثرت پیدا ہونا یہ بھی حمل قرار پانے کی ایک اہم علامت ہے جو شروع حمل میں ہوا کرتی ہے۔ بعض دفعہ حاملہ کے

منہ میں اس قدر پانی بھر آتا ہے کہ وہ تھوکتے تھوکتے تنگ آجاتی ہے۔

متلی وقے

حمل ٹھہر جانے کے ایک سے چار ہفتے بعد صبح کے وقت اکثر حاملہ کا جی متلاتا اور بعض وقت اس کو ابکائیاں بھی آیا کرتی ہیں۔ لیکن بعض عورتوں کو وضع حمل تک یہ شکایات رہا کرتی ہے۔ جس سبب سے حاملہ کبھی اس قدر کمزور ہو جایا کرتی ہے کہ اس کی حفظ صحت وحیات کے لئے حمل گرا دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

تغیر اندام نہانی

اندام نہانی۔ لب شرم گاہ۔ تیسرے ماہ سے ہی بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں اور نہایت پلپلے اور متخلل ہو جاتے ہیں تاکہ بوقت وضع حمل ضرورت کے مطابق پھیل کر وضع حمل میں مددگار ثابت ہوں۔ حمل کے تیسرے ماہ سے ہی اندام نہانی سے لیسدار رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔

تغیر پستان

قرار حمل کے دو ماہ بعد چھاتیاں بڑھنی اور سخت ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ دبانے سے درد کرتی ہیں۔ بھٹنیوں کے گرد حلقے گہرے سیاہی مائل ہو جاتے ہیں۔ ابتدا حمل میں بھٹنیوں کو دبانے سے سفید رطوبت نکلتی ہے۔ لیکن اخیر زمانہ حمل میں دودھ نکلتا ہے جس عورت کو پہلی بار حمل ہوا اس میں یہ علامت زیادہ قابل اعتبار ہوا کرتی ہے۔

حرکت جنین

چوتھے پانچویں مہینے میں حمل کی علامات یقینی یعنی حرکات جنین اور ضربات قلب جنینی بذریعہ سینہ بین محسوس ہونے لگتی ہیں۔

نوٹ ا۔ جنین میں قلبی حرکات فی منٹ ۱۲۰ سے ۱۴۰ تک ہوتی ہیں ڈاکٹری تجربات میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر قلبی حرکات فی منٹ ۱۴۴ ہو تو

لڑکا اور اگر ۱۴۴ ہوئی تو لڑکی ہوتی ہے۔

یہاں یہ بات ذہن نشین کریں کہ جنین کے قلب کی حرکات بے شک ۱۴۴ سے ۱۴۴ تک ہوتی ہے۔ لیکن حاملہ کے قلب کی حرکات صرف ۷۵ تک ہوتی ہے۔

شکم

چھٹے مہینے میں دیوار شکم ابھر کر پیٹ تن جاتا ہے اور اس کا درمیانی خط ظاہر ہو جاتا ہے۔ ساتویں مہینے دیوار شکم پر چند ایک زرد مائل دھاریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

فم رحم

آٹھویں۔ نویں مہینے فم رحم قدرے کھل جاتا ہے۔

قارورہ

قرار حمل کے دو ماہ بعد سے اخیر وقت یعنی وضع حمل تک پیشاب میں البیومن اور چربیلے اجزاء خارج ہوتے ہیں جن کی موجودگی سے تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر حمل کی تشخیص کر لیا کرتے ہیں۔

اماس تہوج

بعض حاملہ عورتیں جن کے جگر گردے پہلے سے تیز ہوتے ہیں۔ حمل کے آٹھویں ماہ سے ان کے جسم پر سوجن اماس اور تہوج ہو جایا کرتا ہے۔ بعض حاملہ عورتوں کو اتنی سوجن آجاتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتی ہے

چکر آنا

حمل کے تیسرے ماہ سے آٹھویں ماہ تک غدی تحریک بڑھتی رہتی ہے جونہی غدی تحریک کا اثر دل پر بڑھتا ہے فوراً ضعف قلب شروع ہو جاتا ہے جس سے حاملہ کو اٹھتے بیٹھتے چکر آتے رہتے ہیں

قبض پیچش

حاملہ کو کہ ابتدائے ایام میں اکثر قبض رہا کرتی ہے لیکن حمل کے ساتویں سے آٹھویں ماہ اکثر پیچش اور مروڑ کے ساتھ کئی کئی بار پاخانے آنے لگتے ہیں۔ اگر پیچش شدید ہو جائے تو اکثر حمل گر جایا

کرتا ہے یعنی اسقاط حمل ہو جایا کرتا ہے۔

چولہ اترنا حمل کے چھٹے ساتویں ماہ اکثر عورتوں کے دائیں یا بائیں ٹانگ کا اوپر کا جوڑ جسے چولہ کہتے ہیں اتر جاتا ہے جس سے حاملہ چلنے پھرنے کی کوشش کرے تو سخت درد ہوتا ہے۔

خروج رحم جس طرح پیچش کی شدت سے کانچ باہر نکلنے لگتی ہے اسی طرح رحم میں غدی تحریک سے خروج رحم کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔ جسے عرف عام میں بھار پڑنا کہتی ہے

وضع حمل کے جھوٹے درد ہونا

حمل کے آٹھویں نویں ماہ بوجہ قبض یا ریاح وضع حمل کی طرح پیٹ میں درد ہونے لگتے ہیں۔ جس سے ناتجربہ کار دائی یا نرس وضع حمل کا وقت سمجھ کر غلطی سے وہ تمام تدابیر عمل میں لانا شروع کر دیتی ہے جو وضع حمل میں کی جاتی ہیں جب کئی دن تک وضع حمل نہیں ہوتا تو پھر قبض وغیرہ کا علاج کرنے سے تکلیف رک جایا کرتی ہے۔

دوران حمل حاملہ اور جنین کی حفظ صحت کے لئے مندرجہ ذیل قوانین حفظ صحت کے لئے اپنانے چاہئیں۔

حاملہ کے پیٹ کا لٹک جانا

بعض عورتوں کا پیٹ وضع حمل کے بعد سکڑ کر اصلی حالت پر آنے کی بجائے لٹک جاتا ہے اور بدنما لگتا ہے

علاج: اس کا پہلا علاج، علاج بالتدبیر ہے۔ یعنی ایک خاص قسم کی ولائیتی پٹی پیٹ پر باندھنی چاہئے جو پیٹ کو اوپر اٹھائے رکھتی ہے اگر فوری طور پر وہ مخصوص پٹی نہ مل سکے تو فلالین کی پٹی باندھنی چاہیئے اندرونی طور پر عضلاتی اعصابی غذا دوا کھلائیں جس سے عضلات میں سکیڑ ہو کر پیٹ اصلی حالت میں آ جائے گا۔ اور پٹی بھی نہیں لگانی پڑے گی۔

حاملہ کو بار بار پیشاب آنا

حمل کے ابتدائی دنوں میں اور حمل کے آٹھویں نویں مہینے بار بار پیشاب آیا کرتا ہے

وجہ شروع حمل میں رحم جب اپنے حجم میں بڑھنا شروع ہوتا ہے تو اس کا دباؤ مثانہ پر پڑ جاتا ہے۔ جس سے مثانہ دب جاتا ہے گردوں سے جونہی پیشاب آتا ہے مثانہ میں جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے فوراً حاجت ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔ لہذا تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا رہتا ہے۔ لیکن جب رحم پیڑو سے اوپر چڑھ جاتا ہے تو اس کا دباؤ مثانہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب پھر دیر سے اور ٹھیک آنے لگتا ہے جب حمل کے آخری دن آتے ہیں تو پھر رحم نیچے اتر آتا ہے اور پھر مثانہ پر دباؤ ڈالنے لگتا ہے جس سے دوبارہ پیشاب بار بار آنے لگتا ہے۔

علاج اس کا علاج بھی بالتدبیر سے کرنا بہتر ہے۔ تدبیر یہ ہے کہ حاملہ زیادہ تر آرام کیا کرے اونچی جگہ سے نیچے آہستہ اترا کرے۔ چھلانگ نہ لگائے چارپائی کی پائینتی اونچی کر کے سونا چاہیے تاکہ رحم کا دباؤ مثانہ پر نہ پڑے قبض نہ ہونے دیں کیونکہ قبض سے بھی مثانہ پر دباؤ پڑ جاتا ہے دودھ گھی ملا کر پلاتے رہیں۔ غذا میں سبزیاں، بکری گوشت اور اکثر پھل بھی ساتھ کھلایا کریں تاکہ طاقت قائم رہے۔

پیشاب کا بند ہونا

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ رحم کا مثانہ پر دباؤ پڑنے سے پیشاب بار بار آنے لگتا ہے۔ اگر مجری البول پر زیادہ دباؤ پڑ جائے تو اکثر بند ہو جاتا ہے۔

علاج چونکہ پیشاب کے بند ہونے کا سبب مجری بول پر رحم کا دباؤ ہوتا ہے لہٰذا اس کا علاج بھی علاج بالتدبیر سے کرنا چاہیے یعنی رحم کو دو انگلیوں سے اوپر کو اٹھائیں تو پیشاب خارج ہو جائے گا اگر پھر بھی نہ آئے تو کیتھیٹر سے حاملہ خود پیشاب خارج کر سکتی ہے۔

اگر قبض کا دباؤ مجری بول پر پڑتا ہو تو قبض کا علاج کرنا چاہیے اگر قبض معمولی ہو تو دودھ گھی پلایا کریں، اگر قبض شدید ہو تو دودھ میں بادام روغن ½ تولہ یا کسٹرائل ۵ تولہ دودھ میں ملا کر پلائیں۔

حاملہ کی شرمگاہ کی خارش

حمل کے دوران اکثر حاملہ عورتوں کی شرمگاہ میں خارش ہونے لگتی ہے۔ حاملہ

ہر وقت کھجلاتی ہے۔ بعض اوقات ماؤف جگہ زخمی ہو جاتی ہے جس سے حاملہ سخت پریشان رہنے لگتی ہے۔

علاج:۔ اول شرمگاہ کو نیم یا بیری کے پتوں کے جوشاندہ سے دھوئیں۔ پھر یہ نسخہ بنا کر شرمگاہ پر لگائیں۔

ہوالشافی

غدی عضلاتی اکسیر،	کافور،	ویزلین،
۱ تولہ	۲ ماشہ	۵ تولہ

ملا کر بوقت ضرورت اندام نہانی پر لگائیں۔ اگر فوری طور پر یہ چیزیں نہ مل سکیں تو ملتانی مٹی لگائیں یا خطمی کا لعاب لگائیں۔ غدی عضلاتی ملین کو تیل میں جلا کر تیل صاف کر کے لگائیں اس سے بھی فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

حاملہ کی شرمگاہ کا ورم

اکثر حاملہ عورتوں کو جب خارش ہوتی ہے تو بعض اوقات شدت اختیار کر جاتی ہے اور یہی خارش ورم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا شرمگاہ کے ورم کا علاج شرمگاہ کی خارش والی ادویہ استعمال کریں فوراً آرام آ جائے گا۔ احتیاطی طور پر مریضہ کو آرام سے چت لٹائے رکھیں، دن میں دو بار جوشاندہ پوست سے دھوئیں بلکہ روئی کی گدی بنا کر تر کر کے مقام ماؤف پر رکھائیں۔

حاملہ کو سفید رطوبت آنا

حاملہ کو جو سفید رطوبت آتی ہے اسے اکثر حکماء لیکوریا سمجھ لیتے ہیں اور لیکوریا کا

علاج کرنے لگتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حاملہ کو جو رطوبت آتی ہے وہ بعض عورتوں کو تو شروع حمل سے ہی آنے لگتی ہے لیکن اکثر چھٹے ساتویں مہینے سے یہ رطوبت زیادہ آنی شروع ہوتی ہے اس کا رنگ بالکل سفید اور انڈے کی سفیدی کی طرح لیسدار ہوتی ہے۔

یادداشت:۔ قارئین ذہن نشین کرلیں کہ حاملہ کو تقریباً سات ماہ تک عضلاتی تحریک رہتی ہے اس دوران اکثر یہ رطوبت نہیں آتی۔ آٹھویں ماہ غدی تحریک شروع ہوجاتی ہے جس سے لبستہ رطوبات تحلیل ہوکر براہ رحم و اندام نہانی خارج ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ شروع میں اس کا رنگ ہلکا سرخی مائل زرد ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد اس کا رنگ سفید ہوجاتا ہے۔ لیکن قوام یہ گاڑھی لیسدار ہوتی ہے جہاں گرتی ہے وہاں زمین پر پانی کی طرح پھیلتی ہے نہ جذب ہوتی ہے یعنی اس میں پانی یا اعصابی رطوبت نہیں ہوتی۔

نویں مہینے یہی رطوبت قوام میں پتلی اور پہلے سے بھی زیادہ آنے لگتی ہے۔

علاج اگر حاملہ کی صحت میں کوئی کمی بیشی نہ ہو اور اس کی حالت صحت درست ہو تو اس رطوبت کو روکنے کی کوشش نہ کریں، وضع حمل کے بعد یہ خود بخود ختم ہوجایا کرتی ہے۔ اگر کچھ کم کرنا چاہیں تو پھٹکڑی سفید کی اندام نہانی میں پچکاری کرائیں۔

نوٹ اگر حاملہ کو ڈوش کرنا پڑے تو ڈوش بڑی احتیاط سے کرنا چاہیے ڈوش کی نلکی اندام نہانی میں ہی رکھیں رحم تک نہ جانے دیں اور ڈوش کی نلکی صرف آدھی کھولیں تاکہ پانی آہستہ آہستہ اندر جائے نلکی رحم سے نہ ٹکرانے دیں۔

اور تیزی سے پانی نہ داخل کریں۔ ورنہ رحم متاثر ہوکر سوزشناک ہوجاتا ہے اور حمل کے گرجانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

حاملہ کے رحم میں درد ہونا

بعض حکماء حاملہ کے رحم میں درد ہونے کا سبب رحم کا مل جانا تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ شروع حمل میں تو شاید ایسا ممکن ہو کیونکہ اس وقت رحم بڑھا ہوا نہیں ہوتا لیکن چھ سات ماہ بعد رحم اپنے مقام سے پھنسا ہوا ہوتا ہے بلکہ اوپر پیٹ کی جانب بھی بڑھ رہا ہوتا ہے ایسی حالت میں رحم کے مل جانے یا الٹ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس پیٹ پر چوٹ لگ جائے جس سے رحم بھی متاثر ہوجائے تو درد رحم ممکن ہے۔

قبض سے رحم پر دباؤ پڑتے رہنے سے بھی درد ممکن ہے، غدی تحریک سے رحم سے سوزش ممکن ہے کیونکہ رحم بھی ایک غدد ہے سوزش سے پیشاب جل کر اور درد سے آنے لگتا ہے۔

علاج اگر قبض ہو تو اس کا علاج کریں۔ قبض کا دباؤ رفع ہوتے ہی رحم میں درد ختم ہو جائے گا۔

اگر سوزش رحم ہو تو اعصابی غذا دوا دیں فوراً سکون ہوگا۔

حاملہ کی بواسیر

حمل کے دوران اکثر پاخانہ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے جسے ناواقف عورتیں اپنے آپ کو بواسیر میں مبتلا سمجھنے لگتی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ حاملہ کو بواسیر ہی نہیں ہوا کرتی بلکہ اسے پیچش ہوا کرتی ہے پوچھنے پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اسے دن میں تین یا چار بار پاخانہ خون آمیز آیا کرتا ہے۔

یادداشت قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بواسیر کے مریض کو کئی کئی دن تک پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی۔ جب ہوتی ہے تو سُدہ بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے جس کے ساتھ خون دھاروں کے شکل میں خارج ہونے لگتا ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں کہ بواسیر کے مریض کو پاخانہ خون آمیز نہیں آیا کرتا بلکہ سدہ نکلتے ہوئے مقعد کے مسے زخمی ہو جاتے ہیں جن سے خون بہنے لگتا ہے۔

یاد رکھیں پانچ فی صد عورتوں کو حمل کے دوران بواسیر ہو سکتی ہے وہ بھی پہلے بواسیر کی مریضہ ہوا کرتی ہیں۔

علاج اگر واقعی بواسیر ہو تو غدی عضلاتی ملین اور اعصابی غدی تریاق جدید کھلائیں۔

غذا صبح:۔ مکھن بادام کھلا کر دودھ پلا دیں۔ دوپہر:۔ مولی شلغم ساگ، شام:۔ اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا سالن کھلائیں۔

اگر پاخانہ کئی بار خون آمیز آئے تو پیچش کا علاج کریں دو تین دن میں آرام آ جائے گا

حاملہ کا نقص الدم یا کمی خون

حمل کے شروع میں تو کمی خون نہیں ہوتی لیکن جونہی غدی تحریک شروع ہوتی ہے تو صفرا بڑھ جاتا ہے اور خون کا رنگ پھیکا یا زرد پڑ جاتا ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھتی ہے۔ کمی خون واضح ہو جاتی ہے، دل گھبراتا ہے۔ ضعف قلب ہوتا ہے جسم پر اماس آنے لگتا ہے۔

علاج غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں اور صفرا و حرارت کو کم کریں فاضل صفرا خارج ہوتے ہی خون کا رنگ درست ہو جائے گا یعنی کمی خون رفع ہو جائے گی۔

غذا صبح:۔ مربہ آملہ کھلا کر سونف کی چائے دیں۔ دوپہر:۔ کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، مولی گاجر، شلغم کا سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔ سبزی گوشت بھی دیں،

شام:۔ مربہ آملہ یا گاجر کا مربہ کھلائیں

نوٹ:۔ شربت فولاد بھی غذا کے ساتھ پلایا جائے تو نہایت فائدہ ہوتا ہے

حاملہ کا تشنج

شروع حمل میں اکثر نئی حاملہ عورتوں کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہونے لگتا ہے اس کے دورے روزانہ کئی کئی بار بھی ہونے لگتے ہیں۔

یادداشت:۔ تشنج ایک قسم کا کرل ہے یا بجلی کی طرح ایک غیر طبعی حرکت ہے جو عضلاتی تحریک سے ہوا کرتی ہے۔

علاج غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں قبض ہو تو مسہل کھلائیں دودھ گھی زیادہ پلاتے رہیں خشکی کی شدت رفع ہوتے ہی تشنج کے دورے ختم ہو جائیں گے

حاملہ کا جنون

غدی عضلاتی تحریک سے اعصاب میں سکون ہو کر ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے جس سے مریضہ شعور سے باتیں کرنے کی بجائے پاگلوں کی طرح باتیں کرنے لگتی ہے یا اسے کسی چیز کے حاصل کرنے یا اسے کسی چیز سے دور رہنے کا خیال ہر وقت رہنے لگتا ہے غدی اعصابی غذا کریں، اللہ شفا دے گا

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ گل گاؤزبان، گل سرخ، گل سیوتی، ابریشم، کشنیز خشک، ہر ایک ایک تولہ سب کو عرق گاؤزبان ½ سیر میں پکائیں۔ چھان کر شہد ایک پاؤ میں قوام بنائیں۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ صبح دوپہر شام کھلائیں

حاملہ کا بخار

ایام حمل میں ملیریا بخار یا کھانسی نزلہ سے اکثر بخار ہو جایا کرتا ہے۔

علاج ملیریا بخار ہو تو کونین زیادہ مقدار میں نہ دیں کیونکہ اس سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور حمل کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اگر کونین کھلانی پڑے تو اس کے ساتھ افیون کا کوئی مرکب ضرور دیں۔ رات کو گلو ۳ ماشہ، اجوائن ۳ ماشہ بھگو دیں۔ صبح چھان کر پلا دیں صرف دو تین دن میں آرام آ جائے گا

حاملہ کا فالج

حاملہ کو اعصابی فالج شاذ و نادر ہی ہوا کرتا ہے کیونکہ حمل کے دوران اسے اعصابی تحریک ہی نہیں ہوتی۔ حمل کے دوران عضلاتی یا غدی تحریک ہوا کرتی ہے اگر شروع حمل میں فالج ہو جائے تو اکثر نچلے دھڑ کا فالج ہوتا ہے اور اس کا علاج غدی تحریک پیدا کر کے کیا جا سکتا ہے

لیکن اگر سات آٹھ ماہ گذر جائیں تو اکثر غدی فالج ہوا کرتا ہے جو زیادہ تر دائیں طرف ہوتا ہے۔

تشخیص سے جو فالج تشخیص ہو تو تحریک کے مطابق علاج کریں۔

غدی فالج معلوم ہو تو اعصابی غدی غذا دوا کھلائیں فوراً فالج میں کمی واقع ہو جائے گی مستقل طور پر وضع حمل کے بعد رفع ہو جائے گا۔ اگر ہاتھ پاؤں پر سوجن اور اماس ہو تو شباب آور چیزیں کھلائیں، اللہ شفا دے گا۔

استقاط حمل

ملتان شہر سے ایک نوجوان مریضہ اپنی عزیز عورتوں کے ساتھ فری کیمپ غذا سے علاج میں آئی۔ مریضہ کی ساتھی عورتوں نے بتایا کہ اس کو غور سے دیکھو ہم مایوس ہو کر آپ کے پاس آئی ہیں۔ اس کو چھ بار حمل ضائع ہو چکا ہے۔ تین ماہ سے پہلے ہی شدید خون جاری ہو کر حمل ضائع ہو جاتا ہے کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ تعویذ وغیرہ بھی بہت کرائے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نے انہیں تسلی دی کہ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ بہتری کریں اب انشاء اللہ حمل ضائع نہیں ہوگا اور لڑکا پیدا ہوگا۔

کیفیت و علامات کمی خون اس قدر کہ مریضہ کا رنگ سفید کپڑے کی طرح ہو چکا تھا، سانس پھولنا، کبھی قبض اور پتلے دست آنا سارے جسم میں ہلکا ہلکا درد رہنا۔ طبیعت میں کبھی خوف اور کبھی غصہ کا پایا جانا ہر وقت مایوس رہنا جب حمل ہوتا تو بس اس طرح محسوس ہوتا کہ اب بھی ضائع ہوا آخر تین مہینے سے پہلے کا حمل ہو کر گر جاتا جس سے خون جاری ہو کر کمزوری پیدا ہو نا لازمی تھا۔ نزلہ زکام کا اکثر رہنا، پیشاب سفید اور زیادہ کرنا۔

تشخیص میں نے جب نبض دیکھی تو بے حد اعصابی عضلاتی تھی، بلغم اور رطوبات کی وجہ سے رحم پھول کر ڈھیلا اور کمزور ہو گیا تھا۔

غذائی علاج

صبح:- مربہ آملہ، یا بھنے ہوئے چنے اور کشمش کھا کر دہی کی لسی یا لونگ دار چینی [illegible]

دوپہر:- چنے کی روٹی، گوشت، دال اور چٹنی زیادہ استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی
رات:- دوپہر والی غذا کھا کر چھلکا جامن کا قہوہ۔

غذائی علاج تقریباً دو مہینے جاری رکھا اس دوران حمل ہو گیا اب غذائی علاج کے ساتھ دوائی علاج بھی شروع کر دیا گیا کیونکہ مریضہ بوجہ خوف دوا کھانے پر مصر تھی۔ دوا کے ساتھ غذائی علاج بھی حسب سابق جاری رہا اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے کمی خون بھی دور ہو گئی اور پورے نو ماہ بعد خوبصورت بچہ پیدا ہوا۔

دوائی علاج عضلاتی اعصابی ملین، فولادی، جوارش املی تجویز کی گئی جس سے فوراً گھبراہٹ ٹھیک ہو گئی رطوبت کا اخراج بند ہو کر بچہ پیٹ میں نشوونما پا رہا ہے انشاء اللہ پورے نو ماہ بعد پیدائش ہو گی۔

نسخہ جات: ہو الشافی
آملہ ۲ تولہ، کرنجوہ ۱ تولہ، پھٹکری ۲ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۳ تولہ،

سب کو باریک پیس کر نخودی گولیاں بنالیں، دو گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ یا شربت انجبار۔

افعال اثرات میں عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے جسم میں خارج ہونے والی رطوبتوں کو فوراً بند کرتی ہے، مقوی عضلات ہے، ضعف عضلات سے ہونے والے استقاط حمل کے لئے بے حد مفید ہے، اس کے علاوہ نزلہ زکام کمی خون سیلان الرحم کے لئے مفید ہے۔

فولادی ہو الشافی:- ترپھلہ ۵ تولہ، کشتہ فولاد ۴ تولہ، کشتہ کچلہ ۴ تولہ،

سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

افعال اثرات: میں عضلاتی غدی مقوی ہے، کمی خون، سانس پھولنا، عام کمزوری، موٹاپا، سیلان رطوبت، نزلہ زکام، عام جسمانی کمزوری بوجہ ضعف عضلات، اعصابی تحریک سے ہونے والے اسقاط کے لئے تریاق ہے بے حد مقوی رحم ہے

جوارش املی

ہوالشافی

املی	آلو بخارہ	پودینہ دیسی	سنڈھ
اپاؤ	اپاؤ	۱۰ تولہ	۵ تولہ

انار دانہ	زرشک	منقیٰ	آملہ	ست لیموں	چینی
۱۰ تولہ	۱۰ تولہ	۱۰ تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ	۳ تولہ

ترکیب تیاری: املی آلو بخارہ کو پانی میں بھگو دیں کچھ عرصہ بعد ہاتھ صاف کر کے خوب ملیں اور چھانی سے چھان لیں، دوسری تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کرلیں، املی آلو بخارہ کے زلال میں چینی ڈال کر گاڑھا قوام تیار کریں پھر خشک پسی ہوئی ادویہ ملادیں بس جوارش املی تیار ہے۔

مقدار خوراک: ۶ ماشے تا ۱ تولہ دن میں تین بار۔

افعال اثرات: میں عضلاتی اعصابی ہے، بے حد مقوی و محرک قلب ہے صرف ایک خوراک سے ہی دل خوش ہو جاتا ہے۔
حاملہ کی قے کے لئے بے حد مفید ہے، گھبراہٹ، پیاس کی شدت، دست قے کے لئے فوری اثر ہے، اعصابی تحریک سے ہونے والے اسقاط حمل کیلئے مفید ہے

نوٹ: مریضہ کو دورہ کی حالت میں یعنی جب اسقاط حمل کی علامات شروع ہوچکی تھیں۔ مندرجہ بالا دوائی خربت انجبار میں، تخم سریالہ ۱ تولہ ملا کر پلائی جس سے فوراً پانی اور خون بند ہو کر اسقاط حمل کا خطرہ ٹل گیا۔

زچہ کی تکالیف

بچہ پیدا ہونا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بچہ پیدا ہونا،	وضع حمل	پارچوریشن
بچہ جننا	ولادت	لے بر

یادداشت: جب بچہ پورے دنوں یعنی ۹ مہینے دس دن بعد پیدا ہوتا ہے تو اسے طب میں ولادت یا وضع حمل اور عرف عام میں بچہ پیدا ہونا اور ڈاکٹری میں پارچوریشن کہتے ہیں

وضع حمل کا وقت حاملہ کے لئے بہت نازک ہوتا ہے پس اس وقت کامل احتیاط کی ضرورت ہے اگر ذرا سی بے احتیاطی یا لاپرواہی برتی گئی تو بعض عورتوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ لہٰذا چند ضروری ہدایات درج کرتا ہوں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ولادت خانہ: جب حاملہ کے حمل کے دن پورے ہونے والے ہوں تو وضع حمل سے چند دن قبل اس کمرہ کو صاف ستھرا کرنا ضروری ہے جس میں ولادت کرانی ہے۔ کمرہ ہوادار اور روشنی والا ہو موسم کے مطابق اس میں پورا انتظام ہو کہ اگر سردی کا موسم ہو تو وقت ولادت اس کمرہ کو مناسب گرم کیا جائے، اور اگر گرمی ہو تو اس میں گرمی اعتدال پر لانے کا پورا

انتظام ہو تاکہ زچہ وبچہ دونوں کو مناسب ماحول میسر آسکے اور گرمی سردی سے انھیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو

زچہ ودایہ

وضع حمل کے وقت حاملہ کو پاک وصاف لباس پہننا نہایت ضروری ہے۔ ہمارے ملک کے دیہاتی اور غریب لوگ خاص خیال نہیں کرتے بلکہ بعض گھروں میں زچہ کے علاوہ دایہ کا لباس بھی نہایت گندہ اور کثیف ہوتا ہے جس وجہ سے بعض اوقات زچہ وبچہ دونوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یعنی بعض اوقات دونوں شدید اور مہلک تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً زچہ کی اندام نہانی میں یا پیڑو میں ورم ہو کر پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے کبھی اس سے سر خیاد ہو کر موت کا اندیشہ ہوتا ہے کبھی رحم یا اندام نہانی میں ورم ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے جس کا اثر تمام زندگی متاثر کرتا ہے۔ اسی طرح لاپرواہی اور بے پرواہی سے نوزائیدہ بچہ تشنج، کزاز وغیرہ خطرناک اور مہلک تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر ایسی تکالیف میں بچہ مبتلا ہو جائے تو اکثر ہلاک ہو جاتا ہے۔

لہٰذا زچہ کا کمرہ کھلا اور فراخ ہو۔ صاف ستھرا اور روشنی والا ہو۔ اگر سردی کا موسم ہو تو کمرے کو ہیٹر یا انگیٹھی سے اتنا گرم کر لینا چاہیے کہ کپڑا وغیرہ اوڑھنے کی ضرورت نہ رہے اگر انگیٹھی کوئلہ والی ہو تو کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں بند نہیں کرنی چاہیئے تاکہ کمرے میں کاربن ڈائی اکسائڈ گیس اور دھواں جمع ہو کر دم گھٹنے کا سبب نہ بن جائے۔

زچہ کی چارپائی دروازے کے سامنے نہ ہو تاکہ زچہ کو سرد جھونکا نہ لگے۔ وضع حمل کے وقت زچہ کے پاس دایہ کے علاوہ ایک دو ہوشیار عورتیں ہونی چاہئیں فالتو عورتیں اور بچے باہر نکال دیئے جائیں دایہ ایسی بلانی چاہیئے جو خود تندرست

اور ہوشیار وتجربہ کار ہو۔ دایہ کے ناخن کٹے ہوئے ہونے چاہئیں اور اس کے ہاتھ صابن وغیرہ سے دھوئے ہوئے ہونے چاہئیں۔

ولادت خانہ کا ضروری سامان

(۱) ایک لکڑی کا تخت یا اچھا پلنگ جو خوب کسا ہوا ہو ذرا اونچا ہو۔ نیچا نہ ہو۔ اگر کمرہ کھلا ہو تو ایک چارپائی اور بھی رکھ لینی چاہیئے جس پر بچہ کے کپڑے وغیرہ رکھے ہوں دو تین کرسیاں بھی ہونی چاہئیں ایک میز بھی ہو تو بہتر ہے۔

زچہ کے پلنگ پر ایک صاف گدا یا صاف کیا ہوا کمبل ہو جس پر پلاسٹک یا موم جامہ بچھا ہو۔ اس کے اوپر ایک چادر دو تین تہیں کر کے بچھائی ہو تاکہ وضع حمل کے بعد موم جامہ نکال دیا جائے اور گدا وغیرہ خراب نہ ہو۔

(۲) کچھ صاف روئی چند ایک صاف تولیے جو اینٹی سپٹک وشن سے دھوئے ہوں موٹی ململ کی دو فٹ مربع کے چند کپڑے موجود ہوں تاکہ انھیں بطور گدی زچہ کے استعمال کرائے جا سکیں۔ اگر کچھ مزید صاف ستھرے کپڑے موجود ہوں تو اور بھی بہتر ہے۔ زچہ کے لئے ایک موٹی ململ کی پٹی ساڑھے چار فٹ لمبی اور ۱۴ انچ چوڑی اور فلالین کی پٹی یا گدی وغیرہ ہو۔ ایک ایسا فلالین کا ٹکڑا ضرور موجود ہونا چاہیئے جس میں بچہ کو لپیٹا جا سکے۔

(۳) دو تین چھوٹی بڑی سیفٹی پنز اور معمولی پنز وقت ضرورت استعمال کرنے کیلئے موجود ہوں۔

بچے کی ناف کاٹنے کے لئے ایک تیز قینچی، ناف باندھنے کے لئے اون کی ایک گچھی یا ریشم کا باریک فیتہ۔ اس کے علاوہ پانچ چھ انچ کے دو ٹکڑے یا فیتہ کلی

باندھنے کے لئے تیار رکھیں۔

(۴) جوش دے کر پاک صاف کئے ہوئے پانی کی چند بوتلیں کاربالک سوپ، گرم اور سرد پانی کی دو بالٹیاں ایک لوٹا، اور ایک چلمچی دایہ کے ہاتھ وغیرہ دھونے کیلئے، ایک ڈوش سرنج، ایک انیما سرنج (ربڑ کی پچکاری) ضرور موجود ہونی چاہیئے۔

(۵) میٹھا تیل یا ناریل کا تیل جس میں فی آدھی چھٹانک ۲ قطرہ کاربالک ایسڈ یا ایک ماشہ کافور ملا یا گیا ہو۔

علامات ولادت

بچہ پیدا ہونے سے دس پندرہ دن پہلے رحم کسی قدر پیڑو میں اتر آتا ہے جس سے سانس لینے کی دشواری اور چلنے پھرنے کی تکلیف تو کم ہو جاتی ہے لیکن مثانہ، مقعد اور پیڈو کی رگوں پر دباؤ پڑنے سے بول براز کی حاجت باربار ہونے لگتی ہے، بعض حاملہ عورتوں کو بول براز کی بندش ہو جاتی ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات درد ہونے سے وضع حمل کا شبہ ہو جاتا ہے ایسی صورت میں پاخانہ اور پیشاب وغیرہ خارج کرنے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

وضع حمل کے وقت لیسدار اور خون آمیز رطوبت خارج ہونے لگتی ہے پھر ذہن نشین کرلیں کہ (۱) پیٹ کا نیچے کو دب جانا (۲) بول براز کا رک رک آنا (۳) لیسدار اور خون آمیز رطوبت کا خارج ہونا وضع حمل کی ابتدائی علامات ہیں۔

نوٹ:۔ کاذب دردِ زہ میں جو عموماً قبض کے سبب سے ہوا کرتا ہے گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں یا ایک اونس کسٹرائل پلادیں جس سے قبض کی شکایت رفع

ہو جائے گی۔ اگر پیشاب بند ہو جائے تو قاثاطیر یا ربڑ کی سلائی سے نکال دیں تاکہ تکلیف نہ رہے۔

ولادت کا پہلا درجہ

وضع حمل کے پہلے درجہ میں رحم کا منہ کشادہ ہونے لگتا ہے اور رحم باربار زور سے سکڑ کر اس پانی کی تھیلی کو جس میں جنین ہوتا ہے باہر کو دھکیلتا ہے اس لئے رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے آخرکار رحم کا منہ پندرہ انگشت کے قریب کھل جاتا ہے اور تھیلی مذکور پھٹ کر اس کے پانی کا حصہ خارج ہو جاتا ہے اور باقی بچے کے فم رحم میں آنے کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے۔ اگر اس وقت زچہ کو قے شروع ہو جائے تو کچھ فکر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ مفید ہوا کرتی ہے۔

(۱) دردِ زہ شروع ہوتے ہی زچہ کو مذکورہ بالا زچہ خانہ میں لے جانا چاہیئے۔ اور دایہ یا ڈاکٹر کو بھی بلا لینا چاہیئے۔ زچہ خانہ میں ضروری سامان موجود ہونے کے علاوہ زچہ کے لئے ایک صاف کپڑوں کا جوڑا بھی ہونا چاہیئے۔

(۲) اس درجہ ولادت میں زچہ کو گرم دودھ پلانا یا چھوہارے دودھ میں گرم کرکے کھلانا اور دودھ پلانا چاہیئے گوشت وغیرہ کا شوربہ بھی دے سکتے ہیں۔ زچہ کو بیٹھنے یا لیٹنے کی بجائے اُسے آہستہ آہستہ ٹہلانا چاہیئے۔ تاکہ تھیلی مذکورہ پھٹ کر اس کا پانی خارج ہو جائے تاکہ بچہ رحم میں آسکے۔

یاد رکھیں اس طریقہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس طرح بچے کا سر نیچے رہتا ہے اور فم رحم جلد کھلتا ہے۔

(۳) اسی درجہ ولادت میں اگر زچہ کو قبض ہو یعنی درد اٹھنے سے چھ گھنٹے قبل پاخانہ نہ آیا ہو تو کسٹرائل وغیرہ سے قبض رفع کر لینی چاہیئے یا نیم گرم پانی سے انیما کر کے پاخانہ خارج کر دینا چاہیئے۔

اگر پیشاب بھی نہ آیا ہو تو اُسے بھی ربڑ کی نالی سے خارج کر دینا چاہیئے تاکہ رحم پر کسی قسم کا غیر طبعی دباؤ نہ رہے۔

(۴) بعض نادان دائیوں کی یہ سخت غلطی ہوتی ہے کہ زچہ کو درد شروع ہوتے ہی مچھنے زور لگانے اور کونتھنے کی تاکید کرتی ہیں اور پیٹ کو دباتی ہیں جو بہت مضر ہوتی ہے کیونکہ اس طرح زچہ شروع ہی تھک جاتی ہے اور ولادت کے دوسرے درجہ میں زور لگانے کے قابل نہیں رہتی۔ اسی طرح فم رحم کے کشادہ نہ ہونے سے پہلے ہی اگر پانی والی تھیلی پھٹ جائے یا پھاڑ دی جائے تو ولادت میں سخت تکلیف ہوتی ہے

(۵) اس درجہ ولادت میں بعض دفعہ پانی والی پوری تھیلی بمعہ بچہ باہر آجاتی ہے۔ بعض نااہل دائیاں یہ نہیں جانتیں کہ اس میں بچہ زندہ موجود ہے بس ایسی صورت میں اس تھیلی کو فوراً احتیاط سے چیر کر بچہ کو نکال لینا چاہیئے ورنہ بچہ دم گھٹ کر مر جائے گا۔

ولادت کا دوسرا درجہ

ولادت کے دوسرے درجہ میں بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے اس درجہ کی مدت ایک سے دو گھنٹہ ہوتی ہے یہ مدت رطوبت کے خارج ہونے سے لے کر بچے کے پیدا ہونے تک سمجھی جاتی ہے۔

اس درجہ میں زچہ کو بستر پہ لیٹے رہنا چاہیئے۔ کبھی سیدھی یعنی پیٹھ کے بل پہ اور کبھی کروٹ پر لیٹنا چاہیئے۔ بائیں کروٹ پر لیٹنا مفید ہے اگر زچہ کو بول براز کی

حاجت ہو تو بٹھانے کی بجائے لیٹے ہی کرنا چاہیئے۔

جب اندام نہانی سے پانی آنا بند ہو جائے تو زچہ کا بستر اور اس کے کپڑے بدل دینے چاہئیں اور اگر شرمگاہ پر بال ہوں تو انہیں قینچی وغیرہ سے کاٹ دینے چاہئیں۔

جب بچہ باہر آنے لگتا ہے تو اس کا سر کا رحم سے نکل کر پیڈو میں اترتا ہے اس وقت زچہ کو زور زور سے درد ہونے لگتا ہے اور دم بند کر کے نیچے کو زور لگاتی ہے۔ آخر کار پہلے بچے کا سر باہر نکلتا ہے پھر تھوڑی دیر بعد درد اٹھ کر ایک کندھا باہر آجاتا ہے، پھر دوسرا کندھا اور پھر بغیر تکلیف کے سارا جسم باہر آجاتا ہے۔

وضع حمل کے وقت ضروری ہدایات

(۱) زچہ کی چارپائی کے سرہانے ایک تولیہ یا پٹکا باندھ دیں تاکہ درد زہ کے وقت زچہ اُسے پکڑ کر نیچے کو خوب زور لگا سکے۔

(۲) اگر بچہ کا سر نکلتے وقت سیون پر بہت زور پڑے جس سبب سے اس کے پھٹ جانے کا ڈر ہو تو دایہ کی مددگار عورت کو چاہیئے کہ اپنے داہنے ہاتھ کو پھیلا کر ہتھیلی کو اس طریق سے زچہ کی سیون پر رکھے کہ انگوٹھا اندام نہانی کے ایک طرف اور باقی انگلیاں دوسری طرف کو ہوں اور ہتھیلی سے سیون کو صرف ذرا سا سہارا دینا چاہیئے نہ زیادہ دبانا چاہیئے۔

(۳) جب بچہ کا سر باہر نکل آئے تو اس کی گردن پر ہاتھ پھیر کر دیکھیں اگر اس پر نال لپٹی ہوئی ہو تو اُسے آہستہ آہستہ تھوڑا باہر کھینچ کر سر کے اوپر کو کر دیں

اگر گردن پر چار یا پانچ بل پڑے ہوئے ہوں جس سے بچے کے گلے گھٹنے کا ڈر ہو یا نال کے ٹوٹنے سے جریان خون کا ڈر ہو تو نال کو باندھ دینا چاہیئے۔ چنانچہ اس پر ایک تو بچے کی طرف اور دوسرا بند زچہ کی طرف لگا کر ان دونوں بندوں کے درمیان سے بذریعہ قینچی کے نال کو کاٹ کر بچے کی گردن سے ہٹا دینا چاہیئے۔

(۴) جب بچے کا سر باہر نکل آئے تو دایہ کو چاہیئے کہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے اٹھائیے۔ اور اپنے ہاتھ سے پیٹ سے اوپر رحم کو نیچے کی طرف دباتی رہے۔ اور جوں جوں رحم سکڑتا جائے اسے نیچے کی طرف دباتی رہے۔

(۵) جب بچے کا سر باہر نکل آئے اور اس کے باقی جسم کے نکلنے میں دیر معلوم ہو۔ تو اسے کھینچ کر باہر نکالنے کے لئے اس کے سر کو پکڑ کر ہرگز نہیں کھینچنا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے سے بچے کے گردن کی ہڈی اکھڑ جاتی ہے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے اس لئے دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی دو انگلیاں بچے کی بغل میں ڈال کر آہستہ آہستہ باہر کھینچے۔

اسی طرح جب بچہ کا ایک ہاتھ باہر نکل آئے تو اسی طرح دوسرا ہاتھ بھی نکال لینا چاہیئے۔

لیکن اگر وقت ولادت دایہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ کو نیچے کی طرف نہ دبائے تو پھر ان ترکیبوں کی اکثر ضرورت نہیں پڑتی۔

یادداشت

جب بچہ کو کھینچ کر نکالا جائے تو دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ پر برابر دباؤ رکھے۔

کیوں کہ اگر ایسا نہ کریں تو زچہ کو زور لگانے کی مدد نہیں ملتی اور کھینچنے سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔ اور سخت جریان خون ہو کر عورت ہلاک ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ بات

نہایت ضروری ہے کہ جب تک آنول باہر نہ آوے یا جب تک زچہ کے پیٹ پر پٹی یا پٹکا وغیرہ نہ باندھ دیا جائے تب تک اس کے پیٹ پر دباؤ برابر رکھنا چاہیئے۔

(۶) جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے منہ کو انگلی سے صاف کر دینا چاہیئے منہ صاف کرتے ہی بچہ رونے لگتا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ اسے سانس آنے لگ گیا ہے لیکن اگر بچہ نہ روئے تو مصنوعی سانس جاری کرنے کی کوشش کریں۔

اول بچے کے منہ پر فوراً سرد پانی کے چھینٹے ماریں ایسا کرنے سے اکثر بچہ سسکیاں لے کر رونے لگتا ہے اگر نہ روئے تو دوسرا یہ عمل کریں۔

دوم بچے کو فوراً سرد پانی میں بٹھا کر اٹھا لیں امید ہے۔ بچہ فوراً روئے گا اگر پھر بھی نہ روئے تو تیسرا عمل کریں۔

سوم بچہ کو اول گرم پانی میں بٹھائیں پھر اٹھا کر سرد پانی میں بٹھا کر اٹھا لیں یہ عمل تین چار مرتبہ دہرائیں انشاء اللہ بچہ رونے لگے گا اگر بالفرض ایسا کرنے سے بھی بچہ نہ روئے تو مصنوعی تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں۔

چہارم بچے کو اس طرح چت لٹائیں کہ اس کے دونوں کندھے جسم سے ذرا اونچے ہوں لیکن سر قدرے نیچے ہوں بچے کے کندھے سرہانے پر ہوں اور سر اور ٹانگیں سرہانے سے باہر ہوں۔

دونوں کہنیوں سے بچے کو پکڑ کر اوپر کو سیدھا سر کی طرف کھینچیں اور پھر بچے کے منہ میں پھونک ماریں تاکہ ہوا اس کے پھیپھڑوں میں چلی جائے پھر اس کے دونوں بازوؤں کو سینہ پر لے جا کر دبائیں تاکہ سینہ پر دباؤ پڑنے سے اس کے پھیپھڑوں کی ہوا نکل جائے پھر پہلے کی طرح بازوؤں کو سر کی طرف

کھینچ کر منہ میں ہوا پھونکیں اور بعد میں بازوؤں کو سینہ پر دبائیں تاکہ پھیپھڑوں کی ہوا نکل جائے یہ عمل کم از کم دو گھنٹے دہرائیں اگر پھر بھی بچے کو سانس نہ آئے تو سمجھیں کہ بچہ مرا ہوا ہے

نوٹ:- ایک منٹ میں کندھوں اور بازوؤں کو ۲۰ مرتبہ حرکت دیں جب بچہ رونے لگے تو پہلے نال کو بچے کے پیٹ کی طرف ذرا سوتنا چاہیئے تاکہ نال والا خون بچہ کے پیٹ میں چلا جائے پھر نال کو ناف سے تین انگشت چھوڑ کر ریشمی دھاگے سے کس کر باندھ دیں اور گانٹھ سے نصف انچ اوپر قینچی سے نال کو کاٹ دیں۔

نوٹ:- بچہ کی نال کاٹنے سے پہلے بچہ کی ماں کی طرف والی ناف کو بھی ریشمی دھاگے سے باندھ دیں تاکہ ماں کا جریان خون نال کے ذریعہ نہ شروع ہو جائے۔

یادداشت بعض نااہل دائیاں بچے میں تنفس جاری کرنے کیلئے سر پر سرد پانی ڈال دیتی ہیں یا سیاہ مرچ پیس کر ناک میں ڈال کر پھونک مار دیتی ہیں جو سخت مضر ہوتی ہیں۔

اسی طرح بچے کی نال بھی قینچی سے کاٹنے کی بجائے باریک دھاگے سے رگڑ رگڑ کر کاٹتی ہیں اس سے ماں اور بچے کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور مرض کزاز ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

یادداشت اگر بچہ پیدا ہو کر نہ روئے اور اس کا چہرہ اور آنکھیں نیلگوں ہوں تو نال کو کاٹنے سے پہلے بچے کی طرف سے اوپر کی طرف سوت کر ایک دو تولہ خون نکال کر کاٹیں اور پھر باندھ دیں اگر پھر بچہ نہ روئے

تو مذکورہ بالا مصنوعی تنفس جاری کریں۔

یادداشت اگر پیدائش کے وقت بچہ ضعیف ہو اور اس کے چہرے کا رنگ پھیکا ہو تو پہلے نال کو اوپر سے بچہ کی طرف سوتیں تاکہ کچھ خون بچہ کے پیٹ میں چلا جائے پھر معروف طریقہ سے نال باندھیں اور پھر کاٹیں۔

نوٹ اگر پیدائش کے بعد دو تین گھنٹہ تک پاخانہ کرے تو بہتر ورنہ نصف تولہ کسٹرائل شہد سے میٹھا کر کے چٹائیں تاکہ پاخانہ آکر اس کا پیٹ صاف ہو جائے کیونکہ قبض ہونے سے بچہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

ولادت کا تیسرا درجہ

اس درجہ کی مدت نصف گھنٹہ تک ہوتی ہے اس میں آنول خارج ہوا کرتی ہے چنانچہ بچہ پیدا ہوتے ہی زچہ کے سر کے نیچے سے تکیہ نکال لینا چاہیئے اب زچہ کو اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں۔ نہ ہی زور لگانا چاہیئے اس درجہ کو زچہ کو اکثر سردی محسوس ہونے لگتی ہے اور کبھی کانپنے بھی لگتی ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے اس وقت زچہ پر کمبل وغیرہ ڈال دیں۔

بچہ پیدا ہونے کے عموماً پندرہ بیس منٹ بعد آنول رحم سے خارج ہو جایا کرتی ہے لیکن اگر نصف گھنٹہ تک خارج نہ ہو تو دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنا بایاں ہاتھ ترچھا کر کے پیٹ پر رکھ کر نیچے کو دبائے اور درد اٹھنے کے ساتھ ہی رحم کو پکڑ کر زور سے بھینچے تاکہ آنول رحم سے پھسل کر باہر نکل آئے بلکہ آنول خارج ہو جانے کے بعد دس پندرہ منٹ تک دبائے اور نچوڑتے رہنا چاہیئے تاکہ خون کے چھیچھڑے

وغیرہ بھی خارج ہو جائیں۔

آنول خارج ہو جانے کے بعد اجوائن اور پودینہ کا قہوہ شہد سے میٹھا کر کے دو تین دفعہ پلائیں۔

پیڈو اور رانوں کو خوب صاف و خشک کر لیں اور زچہ کے نیچے سے کثیف اور خون آلود کپڑے وغیرہ بھی نکال دیں۔

پھر پیٹ پر رحم کے مقابل فلالین کا کپڑا ذرا کھینچ کر باندھ دیں آنول خارج ہو جانے کے بعد جب یہ پٹی پیٹ پر لگائی جا چکے تو زچہ کو آرام سے سو جانے دیں اور اس کے کمرہ میں کسی قسم کا شور نہ ہونے دیں۔

نوٹ: نال کو پکڑ کر کھینچنا یا ہاتھ ڈال کر آنول کو زور سے نکالنا نہایت خطرناک عمل ہے کیونکہ اس طرح جریان خون ہو کر زچہ کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے خارج شدہ آنول کو کسی پلیٹ میں رکھ کر ادھر ادھر سے دیکھیں کہ اس کا کوئی حصہ رحم میں باقی تو نہیں رہ گیا۔ اگر رہ گیا ہو تو اسی وقت اسے نکالنے کی کوشش کریں ورنہ بعد میں بہت تکلیف ہوگی

انتظام زچہ و بچہ

جیسا کہ معلوم ہے کہ وضع حمل کے وقت زچہ کو بہت سخت تکلیف ہوتی ہوتی ہے جس سے وہ بہت ضعیف اور کمزور ہو جایا کرتی ہے لہذا یہ بات ضروری ہے تاکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کی مناسب نگہداشت اور حفاظت کی جائے۔ لہذا درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) جب بچہ پیدا ہو جائے تو زچہ کو آرام سے لیٹے رہنا چاہیئے جس کمرے میں

زچہ کو رکھا جائے وہاں کسی قسم کا شور و غل نہیں ہونا چاہیئے۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ہر قسم کی کثافت اور غلاظت دور کر دیں زچہ کے جسم کو بالکل خشک کر دیں کمرے میں ہوا اور روشنی کا خاص خیال رکھیں اگر سردی ہو تو کمرے کو انگیٹھی وغیرہ سے گرم کر دیں زچہ کو پیشاب پاخانہ باقاعدہ ٹھیک آنا چاہیئے۔ پیچش، دست اور مروڑ وغیرہ سے پاخانہ آئے تو فوراً علاج کریں ورنہ بخار وغیرہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اگر رحم میں سوزش اور ورم ہو جائے تو فوراً اس کا تدارک کریں ورنہ تشنج اور کزاز وغیرہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

(۲) بچہ پیدا ہونے کے آٹھ دس دن تک زچہ کو چلنا پھرنا نہیں چاہیئے۔ ورنہ اندر کے زخموں سے جریان خون ہو کر کا خطرہ ہوتا ہے۔ نیز آرام کرنے سے ہی رحم سکڑ کر اصل حالت پر آتا ہے ورنہ اگر لاپرواہی کی جائے تو رحم صحیح حالت پر نہیں آتا۔

(۳) بچہ پیدا ہونے کے تین ہفتہ تک زچہ کو گھر کا کام کاج نہیں کرنا چاہیئے۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک ماہ تک زچہ کو سرد پانی سے نہانا نہیں چاہیئے ورنہ نفاس بند ہو کر بیمار ہونے کا خطرہ ہے اسے منہ ہاتھ دھونے، استنجا کرنے کے لئے بھی گرم پانی استعمال کرنا چاہیئے۔

نوٹ: پہلے دس روز زچہ کے بدن کو آب گرم سے بھیگے ہوئے تولیہ سے صاف کرنا چاہیئے بعد ازاں بیس روز تک گرم پانی سے غسل دینا مناسب ہے سرد پانی غسل مت کرنے دیں ورنہ جسم میں دردیں، کھانسی یا جنب [illegible] ہونے کا خطرہ ہے۔

(۴) ولادت کے چھ گھنٹے بعد زچہ کو پیشاب آجانا چاہیئے اگر اس سے زیادہ

ورنگے تو اس کے پیڑو اور اندام نہانی پر سینک کرنا چاہیئے۔

ولادت کے ۲۴ گھنٹہ بعد زچہ کو پاخانہ بھی آجانا چاہیئے ورنہ ۲ اونس یعنی پانچ تولہ کسٹر آئل گرم دودھ میں ملا کر پلانا چاہیئے بعد میں قبض کا خیال رکھیں۔

(۵) بچہ پیدا ہونے کے ۱۲ گھنٹے بعد زچہ کی چھاتیوں میں گرانی و تناوٹ اور سرسراہٹ معلوم ہوا کرتی ہے اور ۴۸ گھنٹے بعد دودھ اتر کر پستان متورم ہو جایا کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسے خفیف سا بخار ہو جایا کرتا ہے جسے عرف عام میں دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

ولادت کے بعد جب پستانوں میں دودھ اتر آئے تو بچہ کو ماں کا دودھ پلانا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنا زچہ بچہ کیلئے بہتر رہتا ہے۔ تحقیقات سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ رحم اور پستان کا تعلق اعصاب کے ذریعہ ہوتا ہے جونہی بچہ پستان کو منہ میں لے کر کھینچتا ہے تو رحم سکڑنے لگتا ہے اور زچہ قدرتی طور لذت محسوس کرتی ہے نیز پستانوں سے دودھ نکل کر ان کا تناؤ کم ہو جاتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ماں کا پہلا دودھ دست آور و قبض کشا ہوتا ہے۔ جس سے بچہ کا پیٹ جلد صاف ہو جاتا ہے لہٰذا یہ سخت غلطی ہے کہ دو دن تک بچہ کو ماں کا دودھ نہیں دیا جاتا جس سبب سے اکثر پستانوں میں دودھ اکٹھا ہو کر زچہ کو بخار میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۶) وضع حمل کے بعد تقریباً ایک ماہ تک رحم سے ایک لیسدار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے جسے طب میں نفاس اور ڈاکٹری میں لوکیا کہتے ہیں نفاس کا کھل کر آتے رہنا صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔

پہلے چھ روز تک تو نفاس خون آمیز اور سُرخ رنگ کا ہوتا ہے لیکن ساتویں سے گیارہویں

دن تک اس کی رنگت سبزی مائل ہو جاتی ہے پھر رنگت گدلے پانی کی طرح ہوتی ہے اگر نفاس جلدی کم یا بند ہو جائے یا بدبودار ہو جائے تو زچہ کو اکثر پر سوت کا بخار ہو جاتا ہے ایسا ہو تو اندام نہانی کو کاربالک لوشن یا نیم کے جوشاندہ سے دھونا چاہیئے۔

(۷) وضع حمل کے بعد چند روز تک اندام نہانی پر ورم رہا کرتا ہے خصوصاً ایسی عورتوں کو جنہیں پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہو ایسے ورم کو سینک دیا کریں فوراً ورم ختم ہو جاتا ہے۔

ولادت کے بعد رحم سکڑنا شروع ہو جاتا ہے دو ہفتہ تک رحم کا وزن اور حجم تقریباً نصف رہ جاتا ہے دوسرے ماہ میں آخر تک سکڑ کر اصلی حالت پر آجاتا ہے ولادت کے چند گھنٹے بعد رحم میں تشنج ہو کر درد ہونے لگتا ہے جس سے رحم کی بقیہ اندرونی رطوبت آلائش خارج ہوتی ہے اگر آلائش وغیرہ رحم کے اندر رک جائے تو رحم متورم ہو جاتا ہے اور رحم متورم ہو جاتی ہے

(۸) زچہ کو ولادت کے بعد تین چار دن چاول، ساگودانہ، ارا روٹ کھچڑی وغیرہ دیں۔ اس کے بعد عام غذا دے سکتے ہیں۔

جریان خون بعد از ولادت

بچہ کی پیدائش کے چند گھنٹے بعد یا چند دن بعد جریان خون شروع ہو جاتا ہے جو سخت خطرناک ہوتا ہے اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو زچہ اکثر ہلاک ہو جایا کرتی ہے۔

اسباب بچہ کی پیدائش کے تھوڑی دیر بعد آنول (وہ تھیلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے) خارج ہوا کرتی ہے۔ اگر چند گھنٹے آنول نہ نکلے یا اس کے نکلنے

میں کوئی رکاوٹ ہو جائے تو اکثر ناسمجھ دائیاں آنول کو کھینچ کر باہر نکالنے کی کوشش کرتی ہیں جس سے رحم کی اندرونی دیوار زخمی ہو جاتی ہے زخم ہوتے ہی جریان خون شروع ہو جاتا ہے۔

آنول کھینچتے وقت رحم کے اندر اس کا کچھ حصہ یا ٹکڑا رحم کے اندر چپکا رہ جانا۔

زچہ کا جلدی چلنے پھرنے لگنا

وضع حمل کے وقت زچہ کا زیادہ زور لگانا جس سے رحم کی دیواریں تن کر ان کی شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔

علامات رحم سے سرخ شوخ رنگ کا خون نکلتا ہے بعض دفعہ بوٹیوں کی صورت میں جما ہوا خون نکلتا ہے خون کے زیادہ خارج ہونے سے زچہ کے چہرہ کا رنگ پھیکا اور زرد پڑ جاتا ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں جسم پر ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے نبض تیز چلتی ہے چکر آنے لگتے ہیں۔

مریضہ بکثرت اخراج خون سے گھبرا جاتی ہے، کبھی غشی طاری ہو جاتی ہے بعض دفعہ تشنج یعنی کڑل ہونے لگتے ہیں اور مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

علاج مریضہ کو فوراً آرام سے چارپائی پر لٹا دیں اور بالکل کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں، کمرے کی کھڑکیاں کھول دیں مریضہ کو پنکھا کریں

دایہ رحم کے اندر انگلی پہنچا کر معلوم کرے کہ آنول یا جھلی کے ٹکڑے یا چھیچھڑے وغیرہ موجود ہوں تو ڈوش سرنج یا انیما سرنج سے کاربالک لوشن سے یا نیم کے جوشاندے سے رحم کو صاف کرے اگر رحم ڈھیلا ہو تو پیٹ پر کس کر رومال یا کپڑا باندھ دیں تاکہ رحم دبا رہے پیڑو پر سرد پانی کی پٹی رکھوائیں اگر مریضہ کمزور ہو تو سرد پانی یا برف کے پانی کی پچکاری رحم میں کرائیں۔

اگر زچہ کمزور ہو اور خون بند نہ ہوتا ہو تو پھٹکڑی یا ٹنکچر سٹیل ایک حصہ میں آٹھ حصہ پانی ملا کر رحم کے اندر پچکاری کرائیں مریضہ کے بازوؤں پر پٹیاں بندھوا دیں۔

اندرونی طور پر گل انار اور دم الاخوین یا تریاق اصغر کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی نسخہ جات بھی بے حد مفید ہیں۔ شربت انجبار عرق گلاب اور گاؤزبان میں حل کر کے پلانا بے حد مفید ہے۔

نفاس کا بند ہو جانا

بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم سکڑنے لگتا ہے اور اس کے اندر کے فضلات آہستہ آہستہ کبھی خون آمیز کبھی پتلے اور گدلے رنگ کے خارج ہوتے رہتے ہیں اور یہ فضلات تقریباً چالیس روز تک نکلتے ہیں حتیٰ کہ رحم سکڑ کر پہلے حالت پر آ جاتا ہے اور اس کے اندر فضلات ختم ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم نیا حمل قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے بدقسمتی سے بعض وجوہات کی وجہ سے رحم کے فضلات جو نفاس کی صورت میں خارج ہوتے ہیں کم یا بند ہو جاتے ہیں جس سے زچہ رحم کی تکالیف میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

مثلاً رحم اچھی طرح نہیں سکڑتا، رحم بوجھل رہتا ہے۔ جس سے پیٹ بھی بڑھا ہوا رہ جاتا ہے رحم میں اکثر درد رہنے لگتا ہے خون حیض صحیح نہیں آتا قاذف نالیوں کے منہ بند رہتے ہیں جس سے بیضہ انثی رحم میں داخل نہیں ہو سکتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم نیا حمل قبول نہیں کر سکتا اگر رحم میں فضلات متعفن ہو جائیں تو اکثر پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے۔

اسباب ۱۔ زچہ کا جلد کام کاج کرنے لگنا۔ خصوصاً کپڑے دھونا، سرد پانی

سے نہانا۔ سرد اغذیہ استعمال کرنا۔ رحم میں ورم و سوجن ہو جانا۔

علاج اصل سبب تلاش کر کے بالاعضاء علاج کریں۔ حرارت جسم بحال کی کوشش کریں۔ اگر سردی کی وجہ سے نفاس بند ہو تو گرم اغذیہ ادویہ کھلائیں خصوصاً ایسی اغذیہ ادویہ جن سے نالی دار غدد تیز ہوں یعنی غدی اعصابی نسخہ جات کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات نفاس کھولنے کے لئے بے حد مفید ہیں۔

عام دیہاتی عورتیں تو کپاس کے ڈوڈے جنہیں سکری کہتے ہیں ابال کر عرق نکو کاسنی کے ساتھ استعمال کرتی ہیں چند دنوں میں رحم صاف ہو جاتا ہے نفاس کھولنے کے لئے یہ نسخہ بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ سناکی، املتاس، سونف، اجوائن دیسی، گل سرخ، ہر ایک ایک تولہ رات کو پانی ½ سیر میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیں ½ پاؤ پانی رہنے پر اتار لیں ½ پاؤ دن میں تین بار پلائیں۔ چند دن میں متواتر پلانے سے نفاس پھر جاری ہو جاتا ہے۔

دودھ کا بخار

بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کے پستانوں میں دودھ جمع ہونے لگتا ہے جس سے زچہ کے پستانوں میں سختی اور تناؤ ہونے لگتا ہے اگر دو تین دن میں دودھ نہ نکالا جائے یا بچہ کو نہ پلایا جائے تو پستانوں میں سوزش ہو کر بخار ہو جاتا ہے جسے دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

علاج:۔ بچہ پیدا ہونے کے چھ سات گھنٹے بعد بچہ کو ماں کا دودھ پلانا

شروع کر دینا چاہیے، جوں جوں بچہ دودھ چوستا ہے ویسے ہی ان کی سختی اور تناؤ کم ہو جاتا ہے اگر بخار ہو گیا ہو تو فوراً اتر جاتا ہے۔

یادداشت اگر بچہ پورا دودھ نہ چوس سکے تو زچہ اپنے ہاتھوں سے یا بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دے جونہی دودھ کا دباؤ کم ہوتا ہے فوراً بخار اتر جاتا ہے اندرونی طور پر کوئی قبض کشا دوائی کھانی چاہیے۔ پستانوں پر گل روغن کی مالش کر کے گرم پانی سے پستانوں کو دھوئیں۔

اگر زیادہ تکلیف ہو تو یہ نسخہ بنا کر پستانوں پر لیپ کرائیں۔ برگ نکو، برگ کاسنی ہر ایک ہم وزن قیمہ کر کے دیگچی میں ڈال بھونیں جب پک جائیں تو پستانوں پر لیپ کریں۔

یہ نسخہ بنا کر پلائیں۔

مغز خربوزہ، گاؤزبان، نکو، سونف، ہر ایک ایک تولہ پانی ½ سیر میں بھگو دیں۔ صبح ابال کر چھان کر آدھا صبح آدھا شام ہمراہ شربت بزوری پلائیں۔

پستانوں کا ورم

جب چھاتیوں سے بچے کو دودھ نہ پلایا جائے اور نہ دودھ نکالا جائے تو پستان سے دودھ کی زیادتی سے تن جاتے ہیں۔ اور ان میں ورم و سوزش ہو جاتی ہے۔ اگر ورم کئی دن قائم رہے تو اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ پستان کے تناؤ کی وجہ سے بھٹنی پستان میں ہی دھنس جاتی ہے جس سے دودھ نکالنا مشکل ہو جاتا ہے اور بچہ بھی دودھ نہیں پی سکتا۔ پستان کے تناؤ اور سوزش کی وجہ سے زچہ کو بخار ہو جاتا ہے۔

علاج جب بچہ پیدا ہو جائے تو چند گھنٹے بعد زچہ کے پستانوں کو نیم گرم نمکین پانی سے دھوتے رہنا چاہیے اگر فوری طور پر بچہ

دودھ نہ پئے تو چھاتیوں سے بریسٹ پمپ کے ساتھ دودھ نکالتے رہنا چاہیئے۔

بعض نااہل دائیاں دودھ نکالنے میں لاپرواہی کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دودھ کے اجتماع سے پستانوں میں ورم ہو جاتا ہے اگر بدقسمتی سے پستانوں میں ورم اور سوزش ہو جائے تو فوراً بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دینا چاہیئے اگر درد شدید ہو تو جوشاندہ پوست کے نیم گرم پانی سے ٹکور کرائیں، چند منٹوں میں درد کم ہو جائے گا اس جوشاندے سے صبح شام ضرور ٹکور کراتے رہیں۔

اگر پستانوں میں دودھ جم جائے اور گلٹیاں سی بن جائیں تو ان کو تحلیل کرنے کے لئے یہ ضماد استعمال کریں۔

ھوالشافی:- زردی بیضہ مرغ، روغن گل ایک تولہ، سرکہ ایک تولہ باہم ملا کر لیپ کرائیں اگر ورم میں پیپ بننا شروع ہو گئی تو السی کی پلٹس سے جلد پکانے کی کوشش کریں۔

جب بن جائے جس کی نشانی یہ ہے کہ بخار اتر جاتا ہے اور درد کم ہو جاتا ہے اور ورم نرم ہو جاتا ہے تو نشتر سے چیر دے کر پیپ نکال دیں۔

غذا زچہ کو ایسی غذا کھلانی چاہیئے جو زود ہضم اور لطیف ہو۔ یعنی غدی اعصابی غذا و دوا کھلانی چاہیئے۔ تاکہ نالیاں کھل کر صاف ہو جائیں اور ان کے اندر کے فضلات اخراج پا جائیں۔ اگر قبض ہو جائے تو مگنیشیا وغیرہ کا مسہل دیں۔

غدی اعصابی مسہل بھی بے انتہا مفید ہے۔

بھٹنی کا زخم

بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد پستان اور بھٹنی کو نیم گرم نمکین پانی سے صاف کرنا چاہیئے تاکہ پستان کے مسام کھلے رہیں اور اندر دودھ جمنے نہ پائے اور بھٹنی کو مسل مسل کر دھونا

چاہیئے تاکہ بھٹنی کے ۲، ۳، سوراخ کھل جائیں تاکہ جب بچہ بھٹنی دبائے تو آسانی سے دودھ نکلتا رہے۔ بعض نااہل دائیاں پستان اور بھٹنی کو جلد نہیں دھوتیں تو اس کے باہر فضلات جم کر زخم کر دیتے ہیں جن سے بچہ کو دودھ پلانا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ زخموں میں درد ہوتا ہے اگر بھٹنی یا پستان پر زخم ہو جائیں تو بچہ کو دودھ نہ پلانا چاہیئے اگر بچہ ماں کے دودھ کی بجائے دوسرا دودھ نہ پیئے تو نپل شیلڈ، غلاف سر پستان استعمال کرنا چاہیئے دودھ پلانے کے بعد سر پستان پر یہ نسخہ لگائیں

ھوالشافی:- ہلدی، گھی دیسی، دونوں کو ملا کر گرم کر کے روئی کا پھایا تر کر کے پستان پر لگائیں، ۳ ماشہ، عرق ا تولہ دو تین بار لگانے سے آرام آنا شروع ہو جاتا ہے، چند دن استعمال سے کلی آرام آجاتا ہے بھٹنی کے زخموں کے لئے یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:- کتھ سفید، سفیدہ کاشغری، مردہ سنگ، سنگ جراحت، ہر ایک ہم وزن۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں بوقت ضرورت سر پستان پر تیل لگا کر تیار شدہ سفوف زخموں پر چھڑکیں، اللہ شفا دے گا۔

دودھ کی زیادتی

بعض اعصابی مزاج کی زچہ عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ بنتا ہے۔ جبکہ بچہ دودھ پورا پی نہیں سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دودھ کی زیادتی سے پستانوں میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے چنانچہ پستانوں بوجھل ہو جاتے ہیں ان میں درد اور تناؤ ہونے لگتا ہے۔

بعض زچہ عورتیں کسی بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں لہٰذا اول بچہ دودھ نہیں پیتا۔ دوسرے معالج کے مشورہ سے ایسی عورت کا دودھ بچہ کو پلانا منع کر دیا جاتا ہے اس طرح پستانوں

میں دودھ جمع ہو جاتا ہے ایسی کوئی بھی صورت ہو تو پستانوں میں دودھ کی پیدائش کم کردینی چاہیئے۔

علاج سب سے اول تدبیر یہ ہے اگر پستانوں میں دودھ زیادہ جمع ہو گیا ہو ان میں تناؤ ہو کر درد ہونے لگے تو بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دیں۔ اس کے بعد دودھ کی پیدائش کم کرنے کے لیے مسور کی دال سرکہ میں پیس کر چھاتیوں پر لیپ کریں۔

قانون مفرد اعضاء کا عضلاتی اعصابی ملین نسخہ سرکہ میں تر کر کے پستانوں پر لیپ کرنا چاہیئے۔ چند دنوں میں دودھ کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔

اگر یہی نسخہ کھانے کے لئے دیا جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے

غذا:۔ زچہ کی غذا میں اعصابی غذا نہیں ہونی چاہیئے بلکہ عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا و دوا کھلائیں۔

مثلاً صبح: انڈا فرائی یا انڈا میں بیسن ملا کر ٹکی بنا کر کھلائیں۔ ہرڑ کا مربہ بھی کھلا سکتے ہیں

دوپہر: کوئی گوشت اچار پکوڑے۔ دہی بھلے، آلو چھولے وغیرہ میں سے کوئی چیز کھلائیں۔ پھلوں میں سیب، آم بہترین ہیں۔

شام:۔ مربہ آملہ کھلا کر قہوہ لونگ دار چینی۔

دودھ کی کمی

بعض ہٹی کٹی خشک مزاج عورتوں کے پستانوں میں دودھ کم بنتا ہے جس سے بچہ کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ بھوکا رہنے کی وجہ سے بچہ ہر وقت روتا رہتا ہے۔

لہٰذا ایسی عورتوں میں دودھ زیادہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے:

علاج دودھ ایسی عورتوں کے پستانوں میں کم بنتا ہے جن کے مزاج میں خشکی ہو۔ ایسی عورتوں میں خشکی کے اثرات کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہی ایسی غذا دوا کھلائیں جو گرم تر ہو خشکی کے اثرات سے مبرا ہو۔ اعصاب میں ہلکی تحریک پیدا کرنے والی ہو یعنی غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا ہونی چاہیئے۔

چھاتیوں پر برگ ارنڈ کوٹ کر گرم کر کے تیل ملا کر لیپ کریں۔ یا روغن گل کی مالش کرائیں۔ گدھی کے دودھ کی مالش بھی بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ سونف، زیرہ سفید، الائچی خورد اور نوشادر ہم وزن پیس کر ۲،۳ ماشہ صبح دوپہر شام کھلائیں ہمراہ دودھ گرم غذا میں گیہوں کا دلیا۔ یا سویاں دودھ میں پکا کر کھلایا کریں۔

سبزیوں میں مولی، مونگرے، گاجر، شلغم وغیرہ کا سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم

تعارف بچہ پیدا ہونے کے چند دن بعد ہونے والی تکالیف میں سب سے تکلیف دہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم ہے

علامات بچہ پیدا ہونے کے تقریباً دس پندرہ دن بعد زچہ کی اکثر بائیں ٹانگ میں کولہے کے نیچے پاؤں کی طرف تمام ٹانگ میں شدید درد ہوتا ہے، گھبراہٹ بے چینی ہوتی ہے، نیند نہیں آتی۔ لرزے کا بخار رہتا ہے تمام ٹانگ یعنی ران سے پاؤں تک اماس ہو جاتا ہے اماس سے پہلے درد شروع ہوتا ہے

درد شروع ہونے کے ۲۴ گھنٹے کے اندر تمام ٹانگ متورم ہو جاتی ہے یہ ورم اتنا سخت ہوتا ہے کہ اماس اور تہبج کے ورم کی طرح دبانے سے نہیں دبتا نہ ہی دبانے سے گڑھا پیدا ہوتا ہے۔

متورم ٹانگ کا رنگ سفیدی مائل چمکدار ہو جاتا ہے اسی وجہ سے ڈاکٹری میں وائٹ لیگ WIGHT LEG اور طب میں زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم کہتے ہیں وریدیں سرخ اور رسی کی مانند سخت ہوتی ہیں۔

زچہ کی ٹانگ کا یہ ورم تقریباً دو ہفتہ بعد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے شاذ و نادر بگڑ کر کئی ماہ تک تکلیف دیتا رہتا ہے۔

اسباب

اطباء متقدمین اس ورم کا سبب ران کی وریدوں میں خون کا جم جانا اور وہاں کا دورانِ خون رک جانا قرار دیتے ہیں اور یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ ورم اکثر جریان خون کے بعد ہوا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور سفید ورم

قانون مفرد اعضاء زچہ کی ٹانگ کے سفید ورم کا سبب جگر و گردوں کی تیزی قرار دیتا ہے خون میں صفرا بڑھ جاتا ہے جس سے اس کی سرخی کم ہو جاتی ہے۔

یادداشت

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ شریانیں عضلاتی مزاج کی حامل ہیں جبکہ وریدوں کا مادہ غدی ہے یعنی یہ غدی مادہ کی بنی ہوئی ہیں۔ چونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق جگر و غدد کی تحریک کا اثر بائیں طرف ہوتا ہے لہٰذا زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم اکثر بائیں ٹانگ میں ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی دائیں ٹانگ متاثر ہوتی ہے۔

یہ حقیقت بھی ذہن میں رکھیں کہ جب غدد و جگر تحریک و تیزی میں ہوتے ہیں تو وریدوں میں بھی سکڑاؤ شروع ہو جاتا ہے۔

یہ امر بھی یاد رکھیں کہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم ان عورتوں کو ہوتا ہے جن کی تحریک وضع حمل کے وقت غدی اعصابی ہوتی ہے جبکہ وضع حمل کے وقت خالص اعصابی عضلاتی تحریک ہونی چاہیئے۔

یادداشت

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم غدی عضلاتی نہیں ہے بلکہ غدی اعصابی ہے کیونکہ غدی عضلاتی ورم میں درد نہیں ہوتا غدی اعصابی ورم میں درد لازمی ہے۔

ایک فرق یہ بھی ہے کہ غدی عضلاتی ورم کا رنگ زردی مائل جبکہ غدی اعصابی ورم سفیدی مائل ہوتا ہے خصوصاً اس وقت جب مریضہ کو جریان خون ہو چکا ہو جس سے خون کی سرخی انتہائی کم ہو چکی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وضع حمل کے بعد جس عورت کو جریان خون ہو جاتا ہے اکثر وہی ٹانگ کے سفید ورم میں مبتلا ہوا کرتی ہے۔ غدی اعصابی تحریک سے وریدوں میں اس قدر سکیڑ ہوتا ہے کہ ان کا دورانِ خون رکنے لگتا ہے جس سے اجتماع خون ہو کر درد ہونے لگتا ہے جوں جوں اجتماع خون ہوتا ہے ٹانگ دردناک ہونے کے ساتھ موٹی ہوتی شروع ہو جاتی ہے۔

مقام ورم پر ہاتھ لگانے سے بلکہ کپڑا لگنے سے درد شدید ہونے لگتا ہے چونکہ تحلیل عضلات ہوتی ہے لہٰذا ضعف قلب کی شکایت نمایاں ہوتی ہے۔

علاج

چونکہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا قانون مفرد اعضاء غدی سوزش کو رفع و تحلیل کرنے کیلئے اعصابی تحریک پیدا کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخے ٹانگ کے سفید ورم کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اگر پیشاب کھل کر نہ آتا ہو تو اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں قبض ہو تو اسبغول بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر پیشاب وغیرہ کی تکلیف نہ ہو تو اعصابی غدی ملین اور اعصابی غدی تریاق ملا کر کھلائیں قبض کی صورت میں اسبغول بھی کھلا سکتے ہیں۔

مقامی طور پر درد روکنے کے لئے پوست خشخاش ۱۰ ماشہ ۲ سیر پانی ابال کر ٹانگ پر بہائیں ٹانگ پر گرم گرم السی کی پلٹس بھی باندھ سکتے ہیں۔ مکو کاسنی کا عرق بھی ۵،۵ تولہ، صبح دوپہر شام پلانا چاہئے اگر پیشاب کم آتا ہو تو شربت بزوری کے ساتھ اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں۔ چند دن ایسا کرنے سے ورم تحلیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ درد میں آہستہ آہستہ تخفیف ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

غذا

صبح مربہ گاجر اگر قبض ہو تو گلقند بھی کھلا سکتے ہیں اگر مریض چائے پینا چاہے تو اسے گل سرخ اور سونف کی چائے دیں۔

دوپہر، مولی، شلغم، گاجر، کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ کا سالن کھلا سکتے ہیں

شام، دوپہر والا سالن، اگر بھوک کم ہو تو مربہ گاجر یا گلقند وغیرہ

حب انقلاب

ھوالشافی:۔ ریوند عصارہ، ریوند خطائی، سقمونیا، سرنجاں، نوشادر، مرچ سیاہ

۱تولہ ۱تولہ ۱تولہ ۱تولہ ۱تولہ ۱تولہ

ترکیب تیاری:۔ سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ دن میں ۲ گولی چار بار ہمراہ پانی یا دودھ،

پرورش و تکالیف اطفال

بچہ بوقت پیدائش

پیدائش کے وقت تندرست بچے کا وزن تقریباً سات پونڈ اور تقریباً ۲۰ انچ لمبا ہوتا ہے۔

لڑکا لڑکی کی نسبت وزن اور قد میں کسی قدر بڑا ہوتا ہے پیدائش کے وقت جسم پر سفید لیسدار چکنی رطوبت لگی ہوتی ہے شروع میں نرم فلالین کے کپڑے سے صاف کر دیں کچھ دیر بعد گرم پانی بچے کو نہلا دیں اور اس بقیہ رطوبت کو صاف کر دیں۔

بچے کا رونا

بچہ پیدا ہوتے ہی رونے لگتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سانس لینے لگ ہے۔ اگر پیدا ہونے کے چند منٹ بعد بچہ نہ روئے تو پھر اس کی رات تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں جس کا طریقہ اوپر ولادت کے دوسرے درجہ میں تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔

یہاں صرف ایک نقطہ ذہن نشین کر لیں کہ اس مقصد کے لئے بچہ کی پشت یعنی مقعد پر برف کا ٹکڑا رکھ لیں یا برف جتنے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں جن سے بچہ سسکیاں لے کر رونے لگتا ہے۔

بچے کی نال کاٹنا

جب بچہ کے پیدا ہونے میں دیر لگے تو اکثر اس کی گردن کے گرد نال کا پیچ پڑ جاتا ہے یا نال بچے کے سر کے ساتھ باہر آ جاتی ہے۔

چونکہ نال کے ذریعہ بچہ کے اندر خون جایا کرتا ہے جس سے وہ زندہ ہوتا ہے اگر نال پر کسی قسم کا دباؤ آ جاتے تو بچے کا دوران خون بند ہو کر وہ قریب المرگ ہو جاتا ہے پس ایسی حالت میں دایہ کو چاہیے نال کے پیچ کو گردن پر سے علیحدہ کر دے یا نال کاٹ دے۔ نال کاٹتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ماں کی طرف سے نال کو سوت کر بچے کی پیٹ میں خون دھکیل کر دو تین انچ نال بچا کر ریشمی یا پولشک کے دھاگے سے باندھ دیں پھر ماں کی طرف دو انچ وقفہ سے بھی باندھ دیں۔

اب دونوں گرہ کے درمیان سے نال کاٹ دیں تاکہ بچہ اور ماں کا جریان خون بند ہو نال کاٹنے کے بعد بغور دیکھیں کہ بچہ کی کٹی ہوئی نال سے خون تو نہیں نکل رہا اگر خون آتا ہو تو نال پر ایک اور دھاگے سے گرہ لگا دیں تاکہ خون مکمل بند ہو جائے۔

بچے کا نہلانا دھلانا

بچہ کی نال کاٹنے کے کچھ دیر بعد بچے کو نیم گرم پانی سے خوب نہلانا چاہیے تاکہ اس کے جسم کی تمام غلاظت دھل جائے اگر غلاظت چپک کر خشک ہو گئی ہو اور آسانی سے نہ اترتی ہو تو اسے مل کر نہ اتاریں بلکہ اس پر کوئی تیل لگائیں دوسرے تیسرے غسل سے خود بخود اتر جائے گی۔ غسل کے بعد بچہ کے جسم کو گرم اور خشک کپڑے سے صاف کر دیں پھر کوئی تیل جسم پر مل دیں اور بچہ کو اس کی ماں کے ساتھ لٹا دیں۔

یادداشت بچے کا لباس ملائم ہلکا اور ڈھیلا اور گرم ہونا چاہیے۔
اگر گرمی زیادہ ہو تو ململ کا کپڑا بہتر ہے۔

بچے کو نہلانے کے بعد کپڑے پہنانے سے قبل اس کے تمام جسم کو بغور دیکھیں۔ کہ اس کے جسم پر کوئی پیدائشی نقص تو نہیں ہے۔ مثلاً بعض بچوں کی مقعد بند ہوتی ہے جب بچے کو کئی دن پاخانہ نہیں آتا تو پتہ چلتا ہے اس وقت بچے کو پاخانہ کی تکلیف ہو چکی ہوتی ہے اس وقت مقعد کا کھولنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ بچہ مسلسل روتا رہتا ہے بچہ چھوٹا ہو یا کمزور ہو اسے روزانہ ایک دفعہ غسل ضرور دینا چاہیے۔

نوٹ:۔ بچے کو سردی کی بہت کم برداشت ہوتی ہے لہذا بچہ معمولی سردی سے ہی متاثر ہو کر اکثر بیمار ہو جاتا ہے لہذا بچے کو سرد پانی اور سرد ماحول سے بچا کر رکھیں اگر ممکن ہو تو بچہ کو غسل بھی چولہے کے قریب ہی دیں غسل کے تین چار گھنٹہ تک بچہ کو باہر نہ نکالیں۔

بچے کو پاخانہ نہ آنا

پیدائش کے تھوڑی دیر بعد بچے کو پاخانہ آنا چاہیے جو سیاہ رنگ کا لیسدار ہوتا ہے اگر دو تین گھنٹہ تک بھی پاخانہ نہ آئے تو اسے نصف تولہ کسٹرائل ۲ ماشہ شہد سے میٹھا کر کے بچے کو چٹانا چاہیے تاکہ اس سے بچے کا پیٹ صاف ہو جائے اگر کسٹرائل نہ ملے تو ریسنوز بھی پلا سکتے ہیں۔

ھوالشافی:۔ بنفشہ، ثنا، املتاس، عناب، گل سرخ، منقے، ہر ایک ایک ماشہ ½ پاؤ پانی ابال کر چھان کر کپڑے کی بتی تر کر کے چوسائیں۔

یادداشت نوزائیدہ بچے کو چار پانچ روز تک سیاہی مائل پاخانہ آیا کرتا ہے جو کچھ دن بعد زرد مائل ہو جایا کرتا ہے۔

بچے کو روزانہ صرف ایک یا دو بار ہی پاخانہ آنا چاہئے زیادہ پاخانہ بچے کو کمزور کر دیتا ہے ہلکی قبض سے ہی بچہ پھلتا پھولتا ہے۔

بچے کے ہاضمہ کو درست رکھنے کے لئے یہ گھٹی دیتے ہیں تو اسے کسی قسم کی بیماری تنگ نہیں کرتی۔

ہوالشافی: سونف، برگ نیم، منقےٰ، باؤبڑنگ، زرکچور، بلیلہ، شاہترہ

۱ ماشہ، ۳ عدد، ۱ دانہ، ۱ ماشہ، ۱ ماشہ، ۱ عدد، ۱ ماشہ

گل سرخ، ثنامکی، عناب، گردہ املتاس،

۱ ماشہ، ۱ ماشہ، ۱ دانہ، ۳ ماشہ

حسب ضرورت پانی میں جوش دے کر بچے کو چوسائیں۔

بچے کو دودھ پلانا

بچہ کی پیدائش کے ۶، سات گھنٹے بعد جب غسل وغیرہ دے چکیں تو اسے ماں کا دودھ پلانا شروع کریں یہ بچہ اور زچہ دونوں کے لئے مفید ہوا کرتا ہے کیونکہ ماں کا دودھ نہایت بے ضرر ملین اور مسہل ہے، بچے کو کسی جنم گھٹی پلانے یا کسٹرائل جیسی مسہل چیز دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ پیدائش کے ایک ماہ بعد بچے کو دو دو گھنٹہ بعد دودھ پلانا چاہئے۔ جیسے جیسے عمر میں اضافہ ہو دودھ پلانے میں وقفہ بڑھاتے جانا چاہئے۔ مثلاً تین ماہ سے ۶ ماہ کے بچے کو تین تین گھنٹہ بعد ماں دودھ پلائے۔ آٹھ نو ماہ کے بچہ کو چار پانچ گھنٹہ بعد دودھ پلانا چاہئے۔

جونہی بچہ بڑا ہوتا ہے اسے ماں کا دودھ اس کے پیٹ کی ضرورت پوری نہیں کرتا لہذا ماں کو چاہئے کہ جب بچہ آٹھ نو ماہ کا ہو جائے اور وہ دودھ کے لئے بار بار ماں کو تنگ کرے اور روتا رہے تو وہ سمجھ لے کہ اس کا دودھ بچہ کے لئے کم ہے۔ اب اسے کھانے پینے کی چیزیں بھی کھلانا شروع کر دے۔ مثلاً چاول دلیا، کھچڑی وغیرہ کھلائے اگر اس میں بکری کا دودھ بھی ملائے تو بہت بہتر ہے۔

جب بچہ سال کے لگ بھگ ہو جائے تو اسے ہلکے مرچ مصالحہ والا سالن روٹی میں گوندھ کر کھلائے اس سے بچہ کا ہاضمہ بہت تیز ہو جاتا ہے اور بچہ کی نشوونما بڑھنے لگتی ہے دوسرے بچہ مختلف چیزیں کھا کر خوش رہتا ہے۔

دایہ کے دودھ پلانے کی ہدایات

بعض وجوہات کی بنا پر ماں کا دودھ بچے کو نقصان دیتا ہے لہذا مجبوراً دایہ کا دودھ پلانا پڑتا ہے پس دایہ کے مقرر کرنے میں درج ذیل ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

(۱) دایہ کی عمر بچے کی ماں کے برابر ہو تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ دایہ ۲۰ سال سے ۳۵ سال کے درمیان کی ہونی چاہئے۔

(۲) دایہ کے اپنے بچے کی عمر بھی نئے بچے کی عمر جتنی ہونی چاہئے تاکہ بڑا چھوٹا ہونے کی صورت میں دونوں بچے بھوکے نہ رہیں۔

(۳) دایہ اور اس کا بچہ بالکل تندرست ہونے چاہئیں۔ اگر کسی متعدی تکلیف میں مبتلا ہوں تو دایہ کا دودھ پلانا روک دیں اور بچہ کو دایہ سے الگ کر دیں۔

(۴) دایہ نشہ آور اشیاء کی عادی نہ ہو۔ مثلاً تمباکو، بھنگ افیون چرس یا شراب پیتی ہو

(۵) دایہ کا ہاضمہ درست ہونا چاہئے تاکہ وہ اگر نرم سخت غذا کھائے تو فوراً ہضم

کا شکار نہ ہوجایا کرے اس سے بچہ کا ہاضمہ بھی بگڑ جاتا ہے۔

(6) دایہ کی غذا سادہ زود ہضم ہونی چاہیئے

(7) دایہ سست اور آرام طلب نہیں ہونی چاہیئے بلکہ جفاکش اور محنتی ہو

بچہ کو حیوانات کا دودھ پلانا

بعض دفعہ نہ بچہ کو ماں کا دودھ موافق رہتا ہے اور نہ دایہ میسر آتی ہے۔ مجبوراً گائے، بکری، یا گدھی کا دودھ پلانا پڑتا ہے۔

یادداشت ماں کے بعد گدھی کا دودھ بہتر ہوتا ہے اس کے بعد بکری اور اس کے بعد گائے کا دودھ بہتر ہوتا ہے۔

چونکہ گدھی کا دودھ ہمارے ملک میں کم پلایا جاتا ہے بلکہ گدھی کے دودھ سے ماں بھی نفرت کرتی ہے۔ لہذا اسے نہیں پلایا جاتا۔ اگر پلایا جائے تو بے حد مفید اور زود اثر رہتا ہے

نوٹ: بعض دفعہ بچے کو نہ ماں کا دودھ ہضم ہوتا ہے اور نہ گائے بکری کا جونہی دودھ پیتا ہے اس کا پیٹ ہوا سے بھر جاتا ہے اور پاخانے لگتے ہیں پیٹ گڑگڑ کرتا ہے۔

علاج اول بچہ کو دودھ کم از کم تین گھنٹہ سے پانچ گھنٹہ بعد پلائیں اگر گائے یا بکری کا دودھ پیتا ہو تو دودھ میں چار سے عرق ملا کر پتلا کر کے پلائیں۔ اگر عرق نہ ملیں تو اجوائن دیسی ا رماشہ اور پودینہ ا رماشہ دودھ میں ابال کر پلائیں لونگ ۲ عدد دار چینی ا رماشہ بھی دودھ میں ابال کر پلا سکتے ہیں

ماں کے دودھ کی سب سے بڑی صفت

ماں کا دودھ حرارت عزیزی کا خزانہ ہوتا ہے۔ جو سخت قسم کا امفنی قاطع ریاح ہوتا ہے۔ لہذا ماں کا دودھ پینے والے بچوں کے پیٹ میں ہوا نہیں بنتی۔ اسی طرح رطوبت عزیزی کا حامل ہونے کی وجہ سے بچہ کو سخت قسم قبض نہیں ہوتی بلکہ کبھی ایک کبھی دو پاخانے آجایا کرتے ہیں۔ لہذا بچہ کو کسی قسم کی قبض کش دوا کھلانے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔

ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

ماں کے دودھ میں ایک اور صفت ہوتی ہے کہ اگر مائیکروسکوپ یا خوردبین سے ماں کے دودھ کا مشاہدہ کیا جائے تو چھاتی کا دودھ پیپ کی طرح نظر آتا ہے۔ کیونکہ اس میں بہت سے جراثیم یا CELL نظر آتے ہیں۔ جن کی شکل ٹی کا ٹیپ (T.TYPE) ہوتی ہے۔

ہر ماں کے ذہن میں قدرتی اور فطری طور پر یہ جاننے کا جذبہ پایا جاتا ہے کہ اس کے دودھ میں کسی قسم کی بیماری کے جراثیم نہ ہو۔ لہذا وہ کسی ذاتی یا حکیم ڈاکٹر قسم کے معالجوں سے اپنے دودھ کا تجزیہ کراتی ہیں۔ اور یہ جعلی بالکم تجربہ کار ڈاکٹر مائیکروسکوپ میں دودھ دیکھ کر بتاتے ہیں کہ دودھ

میں پیپ کی بڑی مقدار شامل ہے۔ یہ دودھ بچہ کے لئے خطرناک ہے۔ اس قسم کی رپورٹ سن کر مائیں پریشان ہو جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سی مائیں بچوں کو اپنا دودھ دینا چھوڑ دیتی ہیں جس سے ایک طرف اچانک دودھ چھوڑانے کی وجہ سے کئی مصائب میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف ننھے بچے ماں کی اصل غذا (دودھ) سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مصنوعی دودھ اور غذائیں کھانے سے بدہضمی دست قے اپھارہ اور سوکڑا جیسی لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حقیقت

یہ ہے کہ ماں کے دودھ میں پیپ کے سیل نہیں ہوتے بلکہ ان سے ملتے جلتے جراثیم (CELLS) ہوتے ہیں۔ جو بچوں کے خون میں شامل ہو کر ان کی قوت مدافعت میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔

نئی ماں کے ذہن میں پریشانی

ہر نئی ماں بننے والی کے ذہن میں یہ خیال یا تصور پریشان کر رہا ہوتا ہے۔ کہ وہ بچہ کو اپنا دودھ پلا بھی سکے گی یا نہیں۔ لیکن یہ اس کی خام خیالی ہوتی ہے اس میں حقیقت کا شائبہ تک بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ چاہے کسی جانور کی ہو۔

چاہے انسانی بچہ کی جب تک اس کی چھاتیوں میں کوئی خلقی یا حادثاتی نقص واقع نہ ہو چکا اس وقت تک وہ ۱۰۰ فیصد تک دودھ پلانے کے قابل ہوتی ہے اسے ایک فیصد پریشان ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔

بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ طب اور مذہب نے اس معاملہ میں بہت کچھ کہا ہے کہ دودھ جب بھی پلایا جائے ماں خود اپنی چھاتیوں سے پلائے مذہب اسلام نے تو یہاں تک پابندی لگائی ہے کم از کم دو سال تک ماں دودھ پلائے۔

چھاتی سے دودھ نہ پلانے کی ابتدا

انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چھاتی سے دودھ نہ پلانے کی ابتدا ہسپتالوں سے شروع ہوتی ہے اس کی ترغیب زچگی کے دو ہفتے کے اندر رکھی جاتی ہے۔ کسی طبی مرکز یا ہسپتال کے زچگی کے وارڈ میں جہاں عام رواج یہ ہے کہ جونہی حاملہ عورت کو تکلیف شروع ہوئی۔ ہونے والے باپ کو اور چیزوں کے ساتھ دودھ کا ڈبہ لانے کی بھی تاکید کی جاتی ہے۔

زچگی کے فوراً بعد ماں اس وہم میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ وہ خود اپنا دودھ پلانے کے قابل ہے یا نہیں۔

شروع شروع میں تو نومولود پوری قوت سے دودھ چوس نہیں سکتا بھوکا رہنے کی وجہ سے روتا ہے۔

حقیقت میں بچے کا رونا فطری ہے۔ اس نے جب بھی دودھ طلب

کرتا ہے تو رو کر ہی طلب کرتا ہے۔ ماں سمجھتی ہے کہ میری چھاتیوں میں دودھ ہی کم ہے۔

افسوس ایسے موقعوں پر کوئی عزیز یا طبی عملہ ماں کی کوئی مدد نہیں کرتا بلکہ بعض دفعہ اس کے غلط خیالات کی تصدیق کر دیتا ہے۔ جس سے ماں پہلے اپنے دودھ کے ساتھ مصنوعی دودھ یا بکری گائے کا دودھ پلانے لگتی ہے آہستہ آہستہ دودھ پلانا ہی چھوڑ دیتی ہے یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے اس کا آسان جواب یہی ہے کہ بوتل سے دودھ دینے کی تائید یا سفارش کرنے والا طبی عملہ چھاتی سے دودھ دینے کے قدرتی اصولوں سے ناواقف ہے

حکومت کو چاہیے کہ ہسپتالوں میں اور زچہ بچہ کے صحت کے مراکز میں ایسا عملہ بٹھائے جو اس ماں کو جو غیر یقینی کیفیت میں مبتلا ہو اور پریشانی ہو۔ اسے ہر قسم کی نفسیاتی مدد کرنی چاہیے۔ ڈاکٹرز، نیز امیڈیکل سٹاف اور عزیز و اقارب سب کو چاہیے کہ مصنوعی طریقوں سے دودھ دینے کی بجائے نئی ماں کی چھاتی سے دودھ پلانے کی حوصلہ افزائی کرے

ماں کے دودھ میں خوبیاں جو مصنوعی دودھ میں نہیں ہوتیں

ماں کے دودھ میں ایسی خصوصیات ہیں جو بچے کے لئے باہر سے ملنے والے کسی دودھ میں نہیں ہوتیں۔

یاد رکھیں بچے کی پیدائش کے دو تین دن بعد ماں چھاتیوں میں پوری طرح دودھ اتر آتا ہے اس میں پروٹین کی مقدار کم ہوتی ہے لیکن شکر یا چربی کے

مواد زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے دودھ کو بچے کا معدہ گلوکوز یا گیلوکس میں آسانی سے تبدیل کر کے جزو بدن بنا لیتا ہے۔

چونکہ ماں کا دودھ جراثیم سے پاک ہوتا ہے اس لئے ماں کا دودھ پینے والے بچے ہرے پیلے دستوں اور ہیضہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں ماں کے دودھ میں چونکہ روغنی اجزاء چربی وغیرہ وافر مقدار میں ہوتی ہے اس لئے بچے کو قبض وغیرہ نہیں ہوتی

مزاحمتی اجزا کی موجودگی

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کا مزاج مکمل طور پر اعصابی ہوتا ہے۔ اسی اعصابی مزاج کا حامل بچہ ہوتا ہے۔ ماں کے جسم میں چونکہ رطوبات کی کثرت ہوتی ہے، رحم پھولا ہوا ہوتا ہے جیسے اصلی حالت (تندرستی کی حالت) پر لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا ماں مجموعی طور پر عضلاتی اغذیہ گوشت انڈے۔ پکوڑے۔ ٹماٹر اچار دہی لسی چنے دہی بھلے آلو چھولے وغیرہ کھاتی ہیں۔ عضلاتی ادویہ۔ کمر کس۔ لودھ پٹھانی بچھل سپاری۔ کاتھی سپاری چھل کھانے۔ گوند کیکر وغیرہ بصورت خشک حلوہ بنا کر کھاتی ہیں انہیں اغذیہ ادویہ کی وجہ سے ماں کے دودھ میں کسی قدر عضلاتی اثرات بصورت مزاحمتی اجزا بچے کو دودھ کے ذریعے ملتے ہیں جس سے بچے کے خون اور بدن میں چونے یا کیلشیم کے ساتھ ساتھ فولاد کے اثرات بڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ جلد از جلد نہ صرف قد کاٹھ میں بڑھتا ہے

بلکہ گوشت پوست بڑھنے سے موٹا تازہ اور خوبصورت ہوتا ہے۔
اپھارہ دست قے اور پیچش وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔

بعض امراض کے متعلق ردعمل پیدا ہوتا

جو بچے گائے یا ڈبے کا دودھ پیتے ہیں۔ ان کے جسم میں چھوٹی عمر میں ہی غدی اثرات بڑھ جاتے ہیں۔ کیونکہ گائے کا مزاج خالص غدی ہوتا ہے اور اس کا دودھ بھی غدی اعصابی مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ ان کے غدد میں تیزی آ جاتی ہے جس سے ایسے بچوں آنتوں کے غدد تیز ہو جاتے ہیں لہذا ایسے بچے اکثر بدہضمی کا شکار رہتے ہیں۔ بعض چھوٹی عمر میں ہی ذیابیطس یا شوگر میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتے ہیں۔

اگر ایسے اشخاص چالیس سال عمر پائیں تو چالیس سال بعد لازمی شوگر یا کثرت بول میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جن بچوں نے ماں کا دودھ پیا ہوتا ہے وہ شوگر یا ذیابیطس میں شاذ و نادر ہی مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ ان کے جسم میں غدد کے خلاف ردعمل موجود ہوتا ہے۔

جو ماں اپنا دودھ پلاتی ہے وہ بچے سے محبت بھی زیادہ کرتی ہے

یہ قدرتی اور فطری امر ہے کہ کوئی بھی انسان حیوانی یا انسانی بچہ کی پرورش کرے یعنی اس کی دیکھ بھال کرے اور اسے کھلائے پلائے تو حیوانی بچہ

بھی پرورش یا دیکھ بھال کرنے والے سے ایسا مانوس ہوتا ہے کہ اس سے والہانہ محبت کرنے لگتا ہے اور یہ محبت یک طرفہ نہیں ہوتی بلکہ دونوں طرف سے ہوتی ہے یہ حال تو ماں کے علاوہ دوسرے شخص کا ہے دودھ پلانے والی حقیقی ماں کی ممتا جب جوش مارتی ہے تو وہ نہ صرف بچے کو سینہ سے لگا لیتی ہے بلکہ اپنی چھاتیوں سے شیریں دودھ پلاتے وقت لوریاں دیتی ہے۔ چومتی ہے اور بار بار سینے سے لگا کر بچے کو امن و سکون کا احساس دیتی ہے اپنی خدمات کی وجہ سے والدہ کے لئے لفظ ماں یعنی امن و سکون کی جگہ وضع کیا گیا ہے جو سو فیصد درست ہے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بچہ ہو یا جوان یا کوئی بوڑھا ہو جب اسے کسی بیماری تکلیف یا پریشانی کا سامنا ہو تو وہ اے ماں۔ اے ماں پکارتا ہے۔ ایسے موقع پر کبھی بیمار یا تکلیف میں مبتلا شخص نے اسے باپ یا اے ابو کبھی نہیں پکارا۔

کن حالات میں چھاتی کا دودھ نہیں پلانا چاہیے

بہت ہی کم وجوہات ہیں جن کی موجودگی میں ماں بچہ کو دودھ نہ پلائے

۱۔ ماں شدید بیمار ہو تو بچہ کو دودھ نہ پلانا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ بیمار ماں کا بیمار دودھ بچہ کو بیمار کر سکتا ہے۔

۲۔ اگر ماں کسی خطرناک بیماری کے لئے دوائیں کھا رہی تو بھی بچہ کو دودھ نہیں پلانا چاہیے۔

۳۔ ماں کے پستان کی بھٹنی یا نپل بہت چھوٹی ہو اور بچہ اسے دبانے اور چوسنے سے قاصر ہو۔ تو بامر مجبوری بچے کو دوسرا دودھ دینا چاہیے۔ یہ قدرتی سبب ہے ماں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور ماں پر کسی قسم کا مذہبی اعتراض پیدا نہیں ہوتا اور نہ وہ گنہگار ہوتی ہے۔

۴۔ بعض عورتوں کی چھاتیاں یا بہت چھوٹی ہوتی ہیں یا بہت بڑی اور لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب بچہ چھاتی سے دودھ پیتا ہے تو چھاتی میں بچہ کا منہ ڈوب جاتا ہے جس سے وہ سانس نہیں لے سکتا اور دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے

۵۔ ماں کے پستان میں زخم یا پھوڑے ہوں اور رس رہے ہوں ایسی صورت میں ماں دودھ نہ پلائے بلکہ بریسٹ پمپ سے دودھ نکال کر پھینک دے جب زخم وغیرہ ٹھیک ہو جائیں تو دودھ پلانا شروع کر دے۔

۶۔ اگر دو تین جڑواں بچے ہوں اور سب ماں کے دودھ سے سیر نہ ہو سکتے ہوں تو انہیں کچھ دودھ باہر کا بھی پلانا چاہیے۔

۷۔ بچہ کا منہ پک گیا ہو یعنی اس کے منہ میں چھالے ہوں جن کی وجہ سے دودھ چوس نہ سکے۔

۸۔ بچہ وقت سے پہلے پیدا ہو گیا ہو یا پیدا تو پوری مدت میں ہوا ہو لیکن بہت کمزور ہو اور پوری طرح نشوونما نہ پا سکا ہو کہ ماں کا دودھ چوس سکتا ہو۔

کمزور اور ناتواں بچہ جو دودھ چوس نہ سکتا ہو

جو بچہ بہت کمزور اور ناتواں ہو اور ماں کا دودھ نہ چوس سکتا ہو اسے بھی کسی نئی تدبیر سے ماں کا دودھ دینے کی کوشش کریں۔

۱۔ ماں بچہ کے منہ میں اپنا پستان دے کر تھوڑا تھوڑا پستان دبا کر دودھ پلائے امید ہے آہستہ آہستہ بچہ خود دودھ چوسنے لگے گا۔

۲۔ ماں اپنے ہاتھ سے یا بریسٹ پمپ سے پیالی میں دودھ نکال کر روئی کی بتی بنا کر دودھ میں تر کر کے بچے کے منہ میں بار بار رکھے اس طریقہ سے اکثر بچے دودھ چوسنے لگتے ہیں۔

۳۔ ماں نے جو دودھ پیالی میں نکالا تھا اسے چھوٹی چمچی سے چار چار قطرے منہ میں ڈالیں۔ آہستہ آہستہ دودھ پینے لگے گا۔

بامر مجبوری ماں کے دودھ کے علاوہ اوپرا دودھ یا مصنوعی غذا

اگر کسی صورت بھی بچہ کو ماں کا دودھ نہ ملے یا ماں کے دودھ سے بچے کے بیمار ہونے کا خطرہ ہو تو لازمی اوپرا دودھ یا مصنوعی غذا دینی چاہیے۔

تقریباً پچاس ساٹھ سال سے مصنوعی طریقوں سے دودھ پلانے کا رواج عام ہے شاید عام نہ ہوتا۔ لیکن ایک طرف پلاسٹک کی صنعت نے سہل پسند ماؤں کو فیڈر دے دیں۔ پلاسٹک کی بوتلیں ایجاد کر کے دے دی ہیں اور دوسری

طرف رقم بٹورنے والی کمپنیوں نے جہاں جانوروں (مرغیوں کے لئے) گائے بھینسوں کے لئے غذا مصنوعی اغذیہ تیار کرکے خوب رقم اکٹھی کی ہے۔ وہاں ننھے بچوں کے لئے بھی مصنوعی اغذیہ اور مصنوعی دودھ وغیرہ تیار کرکے ریڈیو ٹیلیویژن اخبارات ورسائل میں خوب تشہیر کی ہے جس سے متاثر ہو کر مغربی ممالک کی مائیں تو پہلے ہی مصنوعی دودھ اور مصنوعی غذا اپنے بچوں کو کھلاتی ہیں لیکن ان کی دیکھا دیکھی اور پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر ہندو پاک کی عورتیں بھی مصنوعی طریقوں سے مصنوعی غذائیں اپنے بچوں کو دینی شروع کر دی ہیں۔

جس ماں کو اوپرا دودھ یا مصنوعی غذا دینی پڑے تو اسے درج ذیل ہدایات پر لازمی عمل کرنا چاہیئے۔

ا۔ چونکہ ماں کے دودھ کے بعد بچہ کے لئے حیوانی دودھ ہی کسی حد تک مفید رہ سکتا ہے اس لئے ہر ماں کو جانوروں کے دودھ کے اجزائے ترکیبی جاننے ضروری ہیں۔ تاکہ بچہ کی عمر اور طاقت کے مطابق کسی جانور کے دودھ کا انتخاب کرکے پلا سکتے ہیں

مختلف جانوروں کے دودھ کے اجزائے ترکیبی

دودھ قسم جانور	پانی	چکنائی	پروٹین	لیکٹوز	راکھ ASH
بھینس	76.89	12.46	6.3	3.74	0.84
گائے	87.25	3.80	3.50	4.80	0.65
بکری	87.88	3.82	3.21	4.54	0.55

دودھ قسم جانور	پانی	چکنائی	پروٹین	لیکٹوز	راکھ ASH
گدھی	90.70	1.20	2.00	5.70	0.40
بھیڑ	80.80	6.86	6.52	4.91	0.89
اونٹنی	87.61	5.38	2.98	3.6	0.70
عورت	88.30	3.11	1.19	7.18	0.21

بکری۔ گائے۔ بھینس کا دودھ

اگر بامر مجبوری بکری۔ گائے یا بھینس کا دودھ دینا ضروری ہو تو تین چار ماہ سے کم عمر بچوں کو خالص حالت میں دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ ان کا دودھ ماں کے دودھ سے وزنی ہوتا ہے اور ان میں روغنی و چکنے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں جنہیں بچہ آسانی سے ہضم نہیں کر سکتا بدہضمی ہو کر دست لگ جاتے ہیں۔ لہذا دودھ میں ایک تہائی پانی ملا کر پلانا چاہیئے۔

یادداشت

یہاں میں نے گائے بکری کے دودھ میں پانی ملانے کا لکھ دیا ہے۔ لیکن اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ جن گھروں میں خالص دودھ میسر ہے وہ تو دودھ میں تہائی پانی ملالیں۔ لیکن جو مائیں دودھ بیچنے والوں سے خرید کر پلاتی ہیں اس میں اکثر دودھ بیچنے والے پانی ملا کر بیچتے ہیں لہذا وہ دودھ میں پانی نہ ملائیں یا برائے نام ملائیں ورنہ بچہ کے پیٹ میں پانی زیادہ جائے

گا جس سے اس کی نشو و نما رک جائے گی۔

یادداشت

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ دودھ میں جو پانی ملانا ہو وہ تازہ ہو اور اسے ہلکا جوش دے لیا جائے اور دودھ میں پانی ملانے کا شیڈول درج کر رہا ہوں اس کے مطابق مویشی کے دودھ میں پانی ملائیں۔

	گائے کا دودھ	بھینس کا دودھ	بکری کا دودھ
پہلے ماہ	ایک حصہ پانی تین حصے دودھ	ایک حصہ پانی دو حصے دودھ	ایک حصہ پانی ۲ ۱/۲ حصہ دودھ۔
دوسرے ماہ	نصف حصہ پانی ۳ ۱/۲ حصہ دودھ	ایک حصہ پانی تین حصہ دودھ	ایک حصہ پانی ۳ حصے دودھ
تیسرے ماہ	خالص دودھ	ایک حصہ پانی ۲ ۱/۲ حصہ دودھ	خالص دودھ

مُصنوعی دُودھ کی تیاری اور اقسام اور آنکی اقسام

بعض دفعہ نہ ماں دودھ پلا سکتی ہے یا ماں کا دودھ کسی وجہ سے نہیں مل سکتا حیوانات کا دودھ بھی میسر نہیں آسکتا۔ تو بامر مجبوری مصنوعی دودھ پلانا ضروری ہو جاتا ہے لہذا چند ہدایات درج کر رہا ہوں جس پر ہر ماں کو عمل کرنا چاہیے۔

خصوصی دودھ

یہ دودھ حقیقت میں اصلی دودھ نہیں ہوتا بلکہ بچوں کی ضرورت کے مطابق تیار کیا جاتا ہے تاکہ بچے کے گردوں پر زور کم پڑے شروع شروع میں یہ دودھ ۳ سے ۶ ماہ تک دیا جاتا ہے۔

اس میں چونکہ کریم پوری مقدار میں نہیں ہوتی بلکہ بہت ہی تھوڑی رکھی ہوتی ہے تاکہ بچہ آسانی سے ہضم کر سکے جب بچہ ۳، ۴ ماہ سے گزر جاتا ہے تو اس کی نشو و نما کے لئے فل کریم اور پروٹین والی دودھ کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ لہذا طبی ماہرین کی رائے کے مطابق ایسا خشک دودھ تیار کرایا جاتا ہے جس میں پروٹین کریم اور نمکیات ضرورت کے مطابق ڈالے جاتے ہیں اور اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ جب بھی خشک دودھ بچے کے پینے کے لئے تیار کیا جائے تو وہ عام سادہ تازہ اُبلے ہوئے پانی میں آسانی سے حل ہو جائے اس قسم کا دودھ ۳ سے ۶ ماہ تک پلانا چاہیے

فل کریم پوڈر ملک

اس قسم کا دودھ مصنوعی غذا کی تیاریں ہیں استعمال کرنا چاہیے اس کا دودھ گائے کے دودھ سے تیار کیا جاتا ہے یہ عام دودھ سے ذریعے

مہنگا ہوتا ہے۔

کریم نکلے ہوئے خشک دودھ

یہ دودھ پاکستان کے بیشتر علاقوں میں آسانی سے دستیاب ہے اس لئے حکومت ہنگامی حالات میں یا امدادی غذائی پروگراموں میں تقسیم کیا جاتا ہے یا سستے داموں مہیا کیا جاتا ہے اس میں نہ کلوریز پوری ہوتی ہیں اور نہ چکنائی یا چربی کم کرنے والے وٹامن اے۔ ڈی شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کے دودھ کو ثانوی غذا کے طور پر ہی استعمال کیا جائے جب بچہ دودھ کی بجائے دلیا کھچڑی۔ پھل جوس وغیرہ کھانے لگ جاتے تو اس قسم کے دودھ میں ہر ماں مغز بادام (گھوٹ کر) یا مکھن اور چینی ملا کر پلائے

پانی سے مبرا یا پاک دودھ

یہ اصل کریم دودھ ہوتا ہے جس میں سے پانی بھاپ کی صورت میں گرم کرکے نکال دیا گیا ہوتا ہے چونکہ یہ خالص دودھ ہوتا ہے۔ اس لئے بچہ کے استعمال کے لئے اس میں ضرورت کے مطابق پانی ملا لینا چاہیے۔

پانی سے پاک گاڑھا دودھ (کنڈینسڈ ملک)

اس دودھ میں سے پانی اڑا کر گاڑھا کر لیا جاتا ہے یہ دودھ کریم سے بھرپور ہوتا ہے اس میں تھوڑی چینی ملی ہوتی ہے جس وجہ سے اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اس میں پروٹین بہت کم مقدار میں ہوتی ہے اس لئے یہ بڑے بچوں کے لئے مفید نہیں ہوتا دوسرے یہ پاکستان میں تیار شدہ نہیں ملتا۔

دودھ کی مقدار

ہر ماں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ روزانہ بچہ کو کتنی مقدار میں دودھ دیا جانا چاہیے پاکستان میں خشک سفوف کی شکل میں دودھ ملتے ہیں ان میں اکثر اقسام کے ڈبوں پر اس کی تیاری کی ہدایات درج ہوتی ہیں۔ ان میں اکثر غیر ملکی زبانوں میں تیاری کے لئے ہدایات درج ہوتی ہیں جنہیں یہاں کی عورتیں (مائیں) پڑھ نہیں سکتیں بلکہ ایک دوسری کو دیکھ کر استعمال کرتی ہیں۔ ہر ماں کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ جانے کہ خشک دودھ کی مقدار کتنی ہو اور اس میں کس مقدار میں پانی ملانا ہے۔

جاننا چاہیے کہ ایک وقت میں بچے کے جسم کی مناسبت سے ہر کلوگرام پر ۱۵۰ سی سی یا فی پونڈ ڈھائی اونس دودھ چوبیس گھنٹے میں ملنا چاہیے اور اسے ایک دن میں ۵ / ۶ حصے کرکے ۵ / ۶ بار پلانا چاہیے۔

مثلاً ۳ ماہ کے لئے بچہ کا وزن ۱۲ پونڈ ہو تو اسے ۲۴ گھنٹے میں ۳۰ اونس یعنی ہزار سی سی یا ایک کلوگرام دودھ پلانا ضروری ہے اتنی مقدار کے دودھ کو ۲۴

میں ۵، ۶ مرتبہ پلانا چاہیے تقریباً ایک بار ۶ اونس دودھ ضرور پلائیں

یادداشت

اوپر تین ماہ کے بچے کو ایک کلو دودھ روزانہ ۵، ۶ حصے کرکے ۵، ۶ بار پلانے کی ہدایت کی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی بلکہ اگر بچہ تندرست اور طاقتور ہے تو اسے زیادہ مقدار میں بھی پلا سکتے ہیں۔

اگر کمزور ہے تو کم مقدار میں بھی پلایا جا سکتا ہے تاکہ وہ آسانی سے ہضم کر سکے۔

اگر بچے کا وزن ہر ماہ بڑھ رہا ہو تو سمجھیں کہ دودھ درست دیا جا رہا ہے اگر وزن نہیں بڑھ رہا اور بچہ بیمار بھی نہیں تو سمجھنا چاہیے کہ دودھ کم مقدار میں دیا جا رہا ہے۔ دودھ میں روزانہ اضافہ کریں۔

یادداشت

اگر بچہ زیادہ دودھ کی خواہش کرے تو اسے ضرور مزید دودھ پلائیں بشرطیکہ بدہضمی نہ ہو نیچے دودھ کی مقدار کا گوشوارہ دے رہا ہوں تاکہ اس کی رہنمائی میں پیدائش سے تین ماہ تک دودھ کی مقدار میں ضروری اضافہ کیا جا سکے۔

عمر	دودھ کی مقدار
پہلا ہفتہ	۲۰۰ سی سی دودھ فی یوم
دوسرا ہفتہ	۴۰۰ سی سی دودھ فی یوم
ایک ماہ کی عمر	۶۰۰ سی سی ۷۰۰ سی سی دودھ یومیہ
۲ ماہ 〃 〃	۸۰۰ 〃 〃 ۹۰۰ 〃 〃 〃
۳ 〃 〃 〃	۹۰۰ 〃 〃 ۱۰۰۰ 〃 〃 〃

نوٹ: مندرجہ بالا مقدار فی یوم ۵، ۶ بار تقسیم کرکے پلائیں۔

حیوانی یا مصنوعی دودھ ۶ ماہ تک خالص پلانا چاہیے

ہر ماں کو یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ ۶ ماہ تک حیوانی یا مصنوعی دودھ خالص یا پانی ملا کر پلانا چاہیے کیونکہ اس عرصہ میں بچہ نباتاتی غذا کھا نہیں سکتا چھ ماہ بعد اوپرا دودھ کم کردیں اور حیوانی غذا گوشت وغیرہ نباتاتی غذا یا سبزی یا پھل وغیرہ کھانا شروع کردیں چھ ماہ بعد بچہ کو دودھ فیڈر کی بجائے پیالی یا چمچی سے پلانا چاہیے۔

فیڈر یا بوتل سے دودھ پلانے کی بجائے چمچی یا پیالی سے پلائیں

اگر بچہ کو اوپرا دودھ لازمی پلانا پڑے تو ابتدائی عمر میں ہی فیڈر یا بوتل سے پلانے کی بجائے پیالی یا چمچی سے دودھ پلانا شروع کردیں کیونکہ بوتل کی بجائے پیالی یا چمچہ میں دودھ پلانا آسان ہے اور انہیں بوتل کی نسبت

صاف اور پاک رکھنا بھی آسان ہے۔
چونکہ فیڈر یا بوتل سے بچہ دودھ خود پینے کا عادی ہو جاتا ہے۔
جس سے ماں اپنے لئے آسانی سمجھتی ہے لیکن پیالی یا چمچہ سے دودھ
پلانے میں فیڈر کی نسبت فوائد زیادہ ہیں۔

بوتل سے دودھ پلانا اور دودھ کی تیاری

اگر کوئی ماں بوتل سے دودھ پلانے پر ہی آسانی محسوس کرے تو اسے
یہ جاننا ضروری ہے کہ صاف اور صحت مند دودھ کی بوتل کس طرح تیار کی
جاتی ہے اس سلسلہ میں چند ہدایات درج کر رہا ہوں۔

۱۔ بوتل اور چوسنیوں کو گرم پانی میں ابال لیں اس کیلئے ایسے بند ڈھکن
والا برتن استعمال کرنا چاہیے جس میں بوتل آسانی سے آسکے۔
اگر پانی یا ایندھن کی کمی ہو تو تھوڑا سا گرم پانی کافی ہے بوتل اور چوسنی
کو ابال کر برتن میں ہی پڑا رہنے دیں لیکن پانی نکال دینا چاہیے۔
ورنہ چوسنیاں نرم ہو جائیں گی۔
اگر بوتل یا چوسنی کو ابالنا ممکن نہ ہو تو کسی ایسی دوا کا استعمال کریں
جس کا بڑا چمچہ ایک لیٹر پانی میں ڈال کر گھنٹہ بھر پانی میں ڈبوئے رکھیں
ملٹن نام کا ایک سلوشن بازار یا میڈیکل سٹورز سے مل جاتا ہے۔
یاد رکھیں سلوشن کا چمچہ روزانہ نیا ڈالنا چاہیے۔

۲- خشک دودھ کے ڈبہ میں ایک چمچہ ہوتا ہے اسی چمچہ سے دودھ ماپ
کر ڈالیں یعنی شروع میں جتنے چمچے دودھ نکالا ہے اتنے ہر روز نکال
کر محلول بنایا کریں۔

۳- جتنا دودھ پلانے کے لئے محلول کیا ہے اسے پلاتے وقت بوتل
یا فیڈر کو دوبارہ جھٹکے سے ہلا لینا چاہیے تاکہ دودھ کے ذرات حل
ہونے سے رہ نہ جائیں۔ جب دودھ بچہ پی لے تو بقایا دودھ پھینک
دیں اور بوتل یا فیڈر کو اچھی طرح دھو کر خشک اور گرم جگہ پر رکھ دیں۔
بچے ہوئے دودھ کو فریج کولر یا ریفریجریٹر میں رکھنے کا سہارا نہ ڈھونڈیں

۴- بوتل یا فیڈر سے دودھ پلانے سے پہلے ماں خود پلاتھی مار کر بیٹھ جائے
پھر دائیں گوڈے پر بچے کا سر اور بائیں پیر پر بچے کا چوتڑ رکھ کر
بٹھائے۔ اپنے دائیں ہاتھ سے بچے کے سر کو معمولی سہارا دیکر بائیں
ہاتھ سے بچے کے منہ میں فیڈر کی چوسنی ڈالے اس طرح بچہ بڑی
آسانی سے دودھ چوس لے گا۔ اور اس سے پیٹ میں ہوا بھی
نہیں بھرے گی۔



۵۔ چوسنی کا سوراخ مناسب ہونا چاہیے
یعنی نہ زیادہ تنگ نہ زیادہ کھلا ہونا
چاہیے کیونکہ اگر سوراخ تنگ ہوگا۔
تو دودھ پینے وقت بچے کا زور
لگے گا اور وہ جلد تھک جائیگا۔
چوسنی کا سوراخ بڑا بھی نہیں

ہونا چاہیے ورنہ دودھ زیادہ مقدار میں نکلے گا اور بچہ کو پھندا یا اچھو لگ جائے گا۔ جس سے قے بھی آ سکتی ہے۔

۶۔ جونہی بچہ بڑا ہوتا ہے اسی وقت اس کی نشوونما شروع ہو جاتی ہے اگر اسے مناسب غذا ملتی رہے تو اس کی صحت قابل رشک ہوتی ہے ماں بچہ جننے کے بعد چونکہ خشک اغذیہ یا ادویہ کھاتی ہے تاکہ اس کے رحم میں نچوڑ ہو کر صفائی ہوتی رہے۔ اور وٹامن سی اور ڈی کی مقدار وافر رہے لیکن فیڈر سے مصنوعی دودھ میں وٹامن سی اور ڈی بہت کم ہوتے ہیں جس سے بچہ بہت کمزور رہ جاتا ہے لہذا چار پانچ ماہ بعد بچہ کو ترش پھلوں کا پانی ضرور پلانا چاہیے مثلاً لیموں کی سکنجبین۔ مالٹے مکئوں کا رس، انار کا پانی، لسی دہی وغیرہ پلاتے رہیں۔

وٹامن اے اور ڈی بچے کو کیلشیم کی مقدار فراہم کرتے ہیں جن سے بچہ کا قد بڑھتا ہے دانت نکلنے میں آسانی رہتی ہے۔

۷۔ فیڈر یا بوتل زیادہ وزنی نہیں ہونی چاہیے اور بوتل کی لمبائی چھ انچ سے کم نہ ہو تاکہ بوتل صاف کرنے میں آسانی ہو بعض عورتیں سیون اپ یا کوکا کولا کی بوتلیں استعمال کرتی ہیں جو بچہ کے لئے بوجھ اور پریشانی کا سبب بنتی ہیں۔

یادداشت

دیہاتی اور چھوٹے شہروں کی مائیں وسائل کی کمی کی وجہ سے صاف ستھرے

طریقہ سے بوتل کے دودھ کی تیاری بڑا مشکل کام ہے۔ دن میں پانچ چھ بار خشک دودھ پلانے کے تیار کرنا بہت وقت مانگتا ہے وقت نہ ہونے کی وجہ سے مائیں پوری طرح بوتل وغیرہ کی صفائی کر سکتی ہیں نہ صحیح طریقہ سے دودھ تیار کر سکتی ہیں دوسرے خشک دودھ عام دودھ سے بھی بہت مہنگا ہوتا ہے لہذا ماؤں کو اپنا دودھ پلانے کی ترغیب دینی چاہیے۔

بچے کی خوراک اور اسکی تیاری جو دودھ کیساتھ کھلانا شروع کریں

یہ حقیقت ہے کہ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے ویسے ہی اسے دودھ کے ساتھ خوراک کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ بچہ کے بڑا ہونے پر اس کی ضروریات غذا بھی بڑھ جاتی ہیں۔ لیکن ماں کا دودھ کم ہو جاتا ہے لیکن بڑھتا نہیں اس طرح بچہ بھوکا رہنے لگتا ہے نشوونما رکنے لگتی ہے اس مشکل کا حل یہی ہے کہ ۵، ۶ ماہ بعد بچہ کو دودھ کے ساتھ عام گھر میں پکنے والی غذاؤں میں سے ذرا ذرا سی کھلانا شروع کر دیں۔ تاکہ اس کی ضروریات غذا پوری ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی نشوونما اور بڑھوتری جاری رہے۔

ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ماں کا دودھ جب مکمل غذا ہے تو بچہ کے لئے دوسری غذاؤں کی کیا ضرورت ہے؟

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جوں جوں بچے کی عمر بڑھتی ہے ویسے ہی اس کا جسم موٹائی لمبائی چوڑائی میں بڑھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جتنا بڑا جسم ہوگا اتنی ہی اس کی غذائی ضروریات زیادہ ہوں گی یا بڑھیں گی۔ لیکن امر واقع یہ ہے کہ بچے کی عمر کے ساتھ اس کا جسم حجم اور وزن میں تو بڑھتا ہے لیکن اس کی ماں کا دودھ کم ہوتا ہے لیکن بڑھتا نہیں۔

لہٰذا اس کے جسم و حجم کے مطابق دودھ بطور غذا یا بدل تحلیل کم ملتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اب اسے ماں کا دودھ زیادہ ملنا چاہیے لیکن ماں کا دودھ کم تو ہو سکتا ہے زیادہ کسی صورت نہیں مل سکتا۔ لہٰذا ماں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دودھ کے ساتھ مکھن بادام انڈے دلیا۔ کھچڑی پراٹھا اور دالوں میں سے ضرورت کے مطابق کھلانا شروع کر دے۔

ایک اور سوال

یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ بچے کو دودھ کے علاوہ جو غذا دی جائے اس میں کن کن ضروری اجزا کی شمولیت ضروری ہے۔

یاد رکھیں بچہ ہونے کے فوراً بعد بڑھنا شروع کر دیتا ہے شروع میں ماں کے دودھ میں تمام غذائی ضروریات موجود ہوتی ہیں لیکن ۵، ۶ ماہ بعد دودھ تو کم ہو جاتا ہے ضرورت پہلے سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا دودھ کے علاوہ جو غذا دی جائے اس میں درج ذیل اجزا' اغذیہ کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے مثلاً پروٹین۔ کاربوہائیڈریٹس چربی۔ چکنائی۔ وٹامن معدنیات

وغیرہ اس قسم کی غذائی مقویات بچہ کی نشوونما اور برقعوتزی کے لئے ضروری ہیں ان میں بیماری سے بچنے یا محفوظ رہنے کے لئے بے پناہ طاقت اور کلوریز ہوتی ہیں۔

یاد رکھیں

جسمانی نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ اس غذا میں پروٹین پوری مقدار میں ہو ان سے جسم کا قد بھی بڑھتا ہے۔

نیچے ایک چارٹ دے رہا ہوں جس میں پروٹین کی مقدار کا تعین کیا گیا ہے۔

حیوانی غذائیں جن میں بہت پروٹین ہوتی ہے۔		نباتاتی غذائیں جن میں کچھ پروٹین ہوتی ہے	
چھوٹا بڑا گوشت	% 22.6	خشک دالیں	
مرغی	% 19	مٹر	% 7.2
انڈے	% 13.3	لوبیا	% 3.0
دودھ	% 303	مونگ پھلی	% 26.2
مچھلی	% 16.6	گہرے سبز پتوں والی سبزیاں	% 1.9
		چاول آٹا وغیرہ	% 6.8

قوت بخش غذائیں یعنی چکنائی کی حامل غذائیں

وہ غذائیں جن میں چکنائی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے خوردنی تیل۔ مکھن۔ گھی۔

وہ غذائیں جن میں چکنائی کی مقدار کم ہوتی ہے۔

مونگ پھلی۔ دودھ۔ پستہ، بادام، ناریل وغیرہ۔

وہ قوت بخش غذائیں جن میں کاربوہائیڈریٹس شکر اور سٹارچ زیادہ ہوتے ہیں۔

وہ غذائیں جن میں سٹارچ زیادہ ہوتے ہیں۔

آٹا۔ چاول۔ آلو

ایسی غذائیں جن میں شکر زیادہ ہوتی ہے

چینی۔ شہد۔ گڑ۔ پھلوں میں کیلا۔ آم۔ سنگترہ۔ دودھ وغیرہ

وٹامن اور معدنیات کی حامل غذائیں

گوشت خصوصاً کلیجی	وٹامن بی ۱۲ وٹامن اے
مرغی	آئرن (فولاد) وٹامن بی ۱۲۔
انڈے	آئرن (فولاد) وٹامن بی ۱۲ وٹامن اے
مچھلی	آیوڈین اور وٹامن اے
دودھ	وٹامن اے اور وٹامن ڈی۔
ترش پھل	وٹامن سی

بچے کو دودھ چھڑانا

عام طور اکثر ممالک میں بچے کو دو ڈھائی سال تک ماں کا دودھ پلایا جاتا ہے، اور اس کے بعد اکثر ماں کا دودھ پیدا ہونا رک جاتا ہے یا اتنا کم ہو جاتا ہے کہ بچہ کی ضرورت پوری نہیں ہوتی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جب ماں کا دودھ کم پیدا ہوتا ہے تو بچہ ماں کو بہت تنگ کرتا ہے جس سے ماں بچہ کو اکثر مارتی ہے اور اب اسے دودھ پلانے کا لطف بھی نہیں آتا۔ لہذا فطرتاً ماں خود بچے کو دودھ چھڑانا چاہتی ہے، بعض دفعہ ماں کو نیا حمل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دودھ چھڑانا ضروری ہو جاتا ہے،

لہذا بچے کو وضع حمل سے ۳ ماہ قبل لازمی دودھ چھڑا دینا چاہیئے ایسا واقعہ نو ماہ سے قبل نہیں ہوا کرتا یعنی کم از کم ماں کا دودھ نو ماہ تک پی سکتا ہے اسی بنیاد پر محققین نے رائے قائم کی ہے کہ اگر ہر بچہ کا دودھ نو ماہ تک پلانے کے بعد چھڑا دیا جائے تو بچہ اور ماں کے لئے درست رہتا ہے۔

لیکن میرا خیال ہے کہ اگر حمل وغیرہ یا ماں کو کسی بیماری کا خطرہ نہ ہو تو بچے کو دو ڈھائی سال تک ہی پلانا چاہیئے اور یہ بچہ کا پیدائشی حق ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ جن بچوں کو نو ماہ یا دس ماہ کے بعد دودھ چھڑایا جاتا ہے، ان کی صحت دو ڈھائی سال تک ماں کا دودھ پینے والے بچوں سے بہت کمزور ہوتی ہے

یادداشت جب بچہ ۶ ماہ کا ہوتا ہے تو اسے دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جو دودھ کے دانت کہلاتے ہیں۔

بچے کی نیند

ننھے بچے زیادہ سویا کرتے ہیں اور جوں جوں عمر بڑھتی ہے نیند کم ہوتی جاتی ہے ننھے بچے کو ماں اکثر اپنے ساتھ سلا لیا کرتی ہے بعض دفعہ ماں کو اتنی گہری نیند آتی ہے کہ بعض دفعہ بچہ ماں کی کروٹ لیتے وقت نیچے آجاتا ہے اور اکثر ہلاک ہو جاتا ہے لیکن ماں کو اس وقت پتہ لگتا ہے جب وہ جاگتی ہے لہٰذا ایسی عورتوں کو جنہیں گہری نیند آتی ہو اسے اپنے ساتھ نوزائیدہ بچے نہیں سلانا چاہیئے بلکہ اسے چھوٹی سی چارپائی پر الگ سلانا چاہیئے۔

اگر پنگھوڑا پر لٹایا جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ روتا ہوا بچہ بھی اس پر جلد سو جاتا ہے جب بچہ سو جائے تو اسے جگانا نہیں رات کو بھی بچہ کو زیادہ دیر جگائے نہیں رکھنا چاہیئے۔

بعض دفعہ کسی تکلیف کی وجہ سے بچے کو نیند نہیں آتی ماں تنگ آکر بچے کو سلانے کے لئے افیون کھلا دیتی ہیں۔ جس سے بچہ فوراً سو جاتا ہے لیکن اگر افیون کی ذرا سی مقدار زیادہ ہو تو بچہ سونے کی حالت میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے لہٰذا بچہ کو افیون نہیں دینا چاہیئے

بچے کو ٹیکہ کرانا

متعدی امراض سے بچاؤ کے لئے اکثر حکومت کی طرف سے مفت ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور یہ ٹیکے بچوں کو ضرور لگوانے چاہئیں

پس اگر بچہ موٹا تازہ ہو تو ایک یا ڈیڑھ ماہ کی عمر میں اسے ٹیکہ لگوا دینا چاہیئے۔
اگر کمزور ہو تو تین سے چھ ماہ کی عمر تک ضرور ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے۔

بچے کا دانت نکالنا

عام طور پر چھوٹے بچوں کو چھٹے ساتویں مہینے دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور ۲۵ ماہ تک پورے بیس دانت نکل آتے ہیں۔

جب بچے کو دانت نکلنے لگتے ہیں تو بچے کے مسوڑے پھول جاتے ہیں اس کے منہ سے رال بہتی ہے دانت نکلتے وقت عصبی خراش کے سبب بچے کے کئی امراض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تندرست اور موٹے تازے بچے تو آسانی سے دانت نکال لیا کرتے ہیں لیکن کمزور یا خنازیری یا آتشکی بچوں کے دانت ہمیشہ مشکل اور دیر سے نکلا کرتے ہیں دانت نکلنے کے زمانے میں بچہ بے چین اور روتا رہتا ہے اکثر اس کے سر میں درد رہنے لگتا ہے جس سے دل گھبراتا ہے کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی قبض ہو جاتی ہے بعض بچوں کی آنکھیں دکھنے لگتی ہیں بعض کے گلے پڑ جاتے ہیں بعض کو زکام نزلہ اور کھانسی ہونے لگتی ہے۔ بعض بچوں کو کزاز۔ ٹیٹے نس یعنی تشنج اور کمیڑہ ہونے لگتا ہے۔ بعض کو ام الصبیان کے دورے ہونے لگتے ہیں جب بچے کے دانت نکلنے لگیں گے تو اسے پاک و صاف اور کھلی ہوا میں رکھنا چاہیئے سوائے ماں کے دودھ کے کوئی غذا نہ دینی چاہیئے۔ شیرینی وغیرہ سے پرہیز کرانا چاہیئے۔

اگر قبض ہو جائے تو بچہ کو کسٹرائل پلائیں اگر دست آتے ہوں تو سیاہ ہرڑ کو بریاں کر کے پیس کر ۴ رتی کی مقدار میں دو تین بار لسی وغیرہ سے کھلائیے

نزلہ زکام ہو تو لونگ ۲، عدد دارچینی ۳ رتی تھوڑے پانی میں ابال کر پلائیں۔

جب دانت نکل رہے ہوں تو اکثر بچے کے گلے میں ایسی چیز ڈال دیں جسے پکڑ میں رکھ کر چوسنے یا چبانے کی کوشش کرتا رہے۔

مثلاً ملٹھی کی گرہ یا عود صلیب کی گانٹھ، یا ربڑ کی چوسنی اس طرح دانت باہر نکل آیا کرتے ہیں۔

اگر بچے کے مسوڑھے زیادہ سخت ہوں خاص طور پر دانت نکلنے کی جگہ ابھری ہوئی ہو اور سفید ہو تو کسی ماہر سے شگاف دلوا دیں اس طرح دانت بآسانی نکل آتے ہیں اور سب تکالیف رفع ہو جاتی ہیں۔

اگر دانت نکلنے میں بہت دیر ہو گئی ہو یعنی ۶، ۷ سات ماہ سے زائد عرصہ گذر جائے تو چونے کا کوئی مرکب یا فاسفیٹ آف لائم وغیرہ پلائیں۔ یہ نسخہ بھی دانت نکلنے کے زمانہ میں پلانا بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی ان۔ بجھ چونا ½ ۲ تولہ آب مقطر ایک بوتل دونوں کو ملا کر دن میں دو تین بار ہلائیں دوسرے دن نتھرے ہوئے پانی کو الگ کر کے محفوظ کر لیجیے۔

مقدار خوراک ۱، چائے کا نصف چمچہ۔ صبح نصف شام چینی ملا کر پلائیں۔

جب چھ سات دانت نکل آئیں تو دودھ چھڑانے پر غور کیا جا سکتا ہے۔

مکھن حریرہ وغیرہ بھی کھلا سکتے ہیں جب بچہ کھانے لگے تو آہستہ آہستہ سے اُسے ہلکے مرچ مصالحہ والے سالن بھی کھلانا شروع کریں روٹی بھی ساتھ

کھلا سکتے ہیں جب بیرونی غذا کھانے لگے تو اسے آہستہ آہستہ ماں کا دودھ کم کر دینا چاہیئے اور پھر بند کر دینا چاہیئے۔

جب دودھ چھڑانا ہو تو بچہ منع کرنے پر دودھ نہیں چھوڑتا نہ ماننے سے رکتا ہے بلکہ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ماں کے پستانوں پر کوئی کڑوی چیز یا بدبودار چیز لگا دینی چاہیئے۔ جیسے افسنتین کا پانی یا ذرا سی ہینگ لگا دینی چاہیئے۔ آہستہ آہستہ بچہ دودھ سے نفرت کرنے لگتا ہے اور دودھ چھوڑ دیتا ہے اور اس کی بجائے غذا اور باہر کا دودھ پینے لگتا ہے۔

بچے کا لباس

نوزائیدہ بچے کے کپڑے ہلکے اور ڈھیلے ڈھالے ہونے چاہیں یعنی کسے ہوئے اور تنگ نہ ہونے چاہئیں

موسم کے مطابق کپڑے بنانے چاہئیں اگر بچہ گرمی کے موسم میں پیدا ہو تو اسے صرف پاجامہ اور کھلی سی بغیر بٹن والی قمیص پہنانی چاہیئے۔

البتہ اگر سردی کا موسم ہو تو پاجامہ اور قمیص کے علاوہ سر پر ریشمی ٹوپہ بھی ہونا چاہیئے۔

بچہ دن میں کئی بار پیشاب اور کئی بار پاخانہ کیا کرتا ہے۔

یادداشت بعض دفعہ قے بھی کر دیتا ہے جس سے اس کے کپڑے خراب ہو جایا کرتے ہیں لہذا نوزائیدہ بچے کی کئی کپڑوں کے جوڑے ہونے چاہئیں تاکہ جو کپڑے خراب ہو جائیں انہیں دھو کر سکھانے کے لئے دھوپ میں رکھا جا سکے اور دوسرے کپڑے پہنا دیئے جائیں۔

بچے کی آنکھ دُکھنا

نوزائیدہ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا والدین کی طرف سے ہوتا ہے یعنی اگر والد کو سوزاک ہو تو اکثر نوزائیدہ بچے کی آنکھیں دکھنے آجایا کرتی ہیں۔ آنکھیں بہت سرخ اور متورم ہوتی ہیں ان سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔ بعض شدید حالتوں میں ماؤف آنکھ زخمی ہو کر گل کر بیٹھ جاتی ہے۔

علاج اگر والد یا والدہ کو سوزاک ہو تو ان کا دودھ پلانا بند کرا دو۔ سوزاک غدی تحریک ہے۔ لہٰذا بچے کی آنکھیں بھی غدی تحریک سے دکھنے لگتی ہیں۔ ان کا علاج اعصابی غدی غذا دوا سے کریں۔

بچے کی نال کا ورم

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت دائی بچہ کی نال کو کاٹ کر باندھ دیتی ہے جو چار پانچ دن بعد خشک ہو کر گر پڑتی ہے۔

لیکن بعض بچوں کی صفائی نہ رہنے کی وجہ سے نال ورم کر آتی ہے جس سے بچے کو شدید تکلیف ہو جاتی ہے اکثر بخار چڑھ جاتا ہے۔

علاج بچہ پیدا ہونے کے بعد جب نال کاٹ دی جائے تو فوراً نال کو کپڑا سے ڈھانک دیں تاکہ کوئی مکھی وغیرہ نہ بیٹھے نال پر پانی نہ لگنے پائے۔ اگر پانی لگ جائے کیونکہ بچہ کو اکثر نہلانا پڑتا ہے لہٰذا نہلانے کے بعد ناف کو اچھی طرح خشک کر دینا چاہیئے۔ صرف چار پانچ دن ایسی احتیاط کرنے سے ناف خشک ہو کر گر پڑتی ہے۔

لیکن بعض دفعہ احتیاط نہ رکھنے یا ناف پر چوٹ وغیرہ لگنے سے ناف ورم کر آتی ہے تو ایسی صورت میں دن میں دو تین بار نیم کے جوشاندہ سے نال کو دھوئیں۔ پھر مردار سنگ، سفیدہ، رسونت اور کیلا آب کو پیس کر مقام ورم پر ضماد کریں۔ اگر پیپ بھی پڑ گئی ہو تو وہ بھی دو تین دن میں نکل کر ورم و زخم ٹھیک ہو جائے گا۔

بچے کو قبض ہو تو کسٹرائیل پلائیں۔

اگر بخار ہو تو کسی اندرونی دوا دینے کی ضرورت نہیں ہے جب ورم کم ہوگا پہلے بخار ہی اترے گا۔

بچے کی چھاتیوں کا ورم

بعض نوزائیدہ بچوں کی چھاتیاں متورم ہو جاتی ہیں جس کا سبب چھاتی پر چوٹ لگنا یا بچے کے جسم کی صفائی نہ رکھنا ہوتا ہے۔

علاج جو تدابیر و دوا وغیرہ نال کے ورم میں دی جاتی ہیں وہی چھاتیوں کے ورم میں استعمال کریں۔

اگر سردی کا موسم ہو تو چھاتیوں پر تکمید کریں اور اگر گرمی کا موسم ہو تو چھاتیوں پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں اگر درد زیادہ ہو تو پھر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں نہ رکھیں بلکہ گل روغن یا خشخاش روغن مل مل کر تاکی تر کر کے ورم پر رکھائیں اگر قبض ہو تو اسے کسٹرائیل وغیرہ سے رفع کریں۔

بچے کی ناف پھولنا

پیدائش کے بعد بعض بچے بیمار ہو جاتے ہیں، والدین کو ان کی تکلیف کا تب

نہیں لگتا یا والدین سستی کرتے ہیں بچہ بیچارہ تکلیف سے بے چین ہو کر روتا رہتا ہے جس سے بچہ کی ناف باہر نکل کر پھول جاتی ہے جب رونا بند کر دیتا ہے پھر واپس چلی جاتی ہے۔ لیکن اگر کئی ماہ تک ناف پھولتی رہے تو پھر واپس کم جاتی ہے

علاج

بچہ کی صحت کے بارے میں اس کی ماں سے پوری معلومات حاصل کر کے اصل تکلیف کا ازالہ کریں ناف خود بخود نکلنا بند ہو جائے گی۔ اگر بہت زیادہ نکلتی ہو جس سے بچہ کو تکلیف بھی ہوتی ہو تو ناف کو کسی نرم چیز سے دباؤ دے کر باندھ دیں۔

مثلاً کپڑے کی گدی یا لکڑی کا ایک چوڑا اور گول بٹن نما ٹکڑا بنا کر باندھ دیں۔ یا موٹی ربڑ کا ٹکڑا باندھ دیں تقریباً دو تین ماہ ایسا کرتے رہنے سے آرام آجاتا ہے

بچے کی کھانسی

ننھے بچے صرف ماں کا دودھ یا بازاری دودھ پر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں بعض دفعہ بچہ کی والدہ کسی کام میں مشغول ہوتی ہے مثلاً کھانا پکانے یا کپڑے دھونے میں لگی ہوتی ہے۔

چھوٹے بچے تھوڑی دیر بعد دودھ پیتے ہیں ماں مصروفیت کی وجہ سے جلد دودھ نہیں پلا سکتی

بچہ دودھ کے لئے رونے لگتا ہے اسے جلد دودھ نہ ملے تو چیخیں مارنے لگتا ہے۔ ماں اگر گرمی میں کام کر رہی ہے تو اپنی چھاتیوں کو ٹھنڈا کئے بغیر دودھ پلانے لگتی ہے اسی طرح زیادہ سردی میں کام کرتی ہے۔ تو پستانوں کو نیم گرم کئے بغیر دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے۔

بچہ کی طبیعت نہایت حساس ہوتی ہے جو گرم یا سرد دودھ ملتا ہے آتے فوراً نزلہ زکام ہو جاتا ہے اگر نزلہ پھیپھڑوں پر گر جائے تو چند دن بعد اسے کھانسی ہو جاتی ہے اگر معمولی کھانسی ہو تو آرام آجاتا ہے لیکن بعض دفعہ شدید کھانسی ہو جاتی ہے جس کے ساتھ دم کشی بھی ہو جاتی ہے جو بچہ کے لئے نہایت خطرناک ہے اکثر بچے ایسے وقت ذرا سی لاپرواہی سے چند دنوں میں ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لہذا بچہ کو معمولی کھانسی ہو یا شدید فوراً علاج کرائیں جو بچوں کی امراض اور ان کے علاج کا ماہر ہو۔

علاج

اگر سردی کا موسم ہو تو بچہ کو گرم کپڑے پہنا دیں ماحول زیادہ سرد ہو تو روئی یا ریت وغیرہ سے بچہ کے سینہ پر سینک کریں۔ دن میں تین چار بار گرم پانی کی بھاپ دیں۔

اگر قبض ہو تو کسٹرائیل یا ریوند عصارہ ½ رتی کھلائیں۔ اس سے بچہ کو دست آکر بلغم خارج ہو جائے گی۔ اگر قے آجائے تو اور بھی بہتر ہے اگر بچہ بہت کمزور ہو تو قے لانے کی کوشش نہ کریں۔

یادداشت

یاد رکھیں ننھے بچے کھانس تو لیتے ہیں لیکن جو بلغم پھیپھڑوں سے نکلتی ہے وہ تھوکنے کی بجائے بچہ نگل لیتا ہے جو پھیپھڑوں سے نکل کر معدہ کو بھی کمزور کر دیتی ہے لہذا بچہ کو ایک دو دست روزانہ آجایا کریں تو کوئی حرج نہیں بلکہ بے حد مفید رہتے ہیں۔

یادداشت

بعض دفعہ بچہ کو شدید تکلیف ہوتی ہے اور وہ کئی کئی دن تک نہیں سوتا۔ ماں تنگ آکر اسے افیون کھلا دیتی ہے جس سے اس کا سینہ پہلے ہی تنگ ہو جاتا ہے بلغم اور کھانسی آنی بند ہو جاتی ہے

اسی دم بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے لہٰذا جب بچہ کو کھانسی ہو تو بغیر معالج کے مشورہ کے افیون نہ دیں معمولی کھانسی ہو تو کاکڑا سنگی باریک پیس کر تین گنا شہد ملا کر تھوڑا تھوڑا بچہ کو چٹائیں۔ چند روز دن میں تین چار مرتبہ چٹائیں بالکل آرام آجائے گا اگر کھانسی شدید ہو تو یہ نسخہ شہد میں ملا کر بچہ کو چٹائیں۔ انشاء اللہ شفا دے گا۔

ھوالشافی لونگ ، جائفل ، جلوتری ، مرچ سیاہ ، عقرقرحا ، ہر ایک ۶ ماشہ شہد ۲½ تولہ میں ملا کر تھوڑا تھوڑا دن میں کئی بار چٹائیں اگر قبض ہو تو ریوند عصارہ صبح شام نصف رتی کھلائیں۔ نمونیہ اور شدید کھانسی صرف ایک دن میں کم ہو جاتی ہے چند دن میں بالکل بچہ تندرست ہو جاتا ہے۔

کالی کھانسی

اسے ہوپنگ کف بھی کہتے ہیں یہ کھانسی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ اگر ہو جائے تو جلد ہٹنے کا نام نہیں لیتی کیونکہ یہ ایک مخصوص قسم کی غدی سوزش سے ہوتی ہے۔ میرے خیال میں یہ صفراوی کھانسی ہوتی ہے جس طرح آنتوں کی غدی سوزش سے پیچش ہو جاتی ہے بالکل یہی حالت گلے کی غدی سوزش سے یہ کھانسی ہوا کرتی ہے پیچش کی طرح اس کے بھی دورے ہوا کرتے ہیں میں تو اسے گلے کی پیچش کا نام دیا کرتا ہوں۔ لہٰذا جس قسم کی اغذیہ ادویہ پیچش کو مفید ہوا کرتی ہے وہ اسی کھانسی کو فائدہ کرتی ہیں۔

مثلاً بلیلہ سیاہ پیچش کا بہترین علاج ہے یہ کالی کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے

نوٹ:- اگر بلیلہ سیاہ بچہ کو کھلائیں تو اسے پیس کر دیں اگر بچہ نہ کھا سکے تو پانی میں کچھ دیر بھگو دیں پھر پانی پلا دیں۔

نوٹ:- کالی کھانسی کے ہر قسم کی ترشی اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں البتہ بلا کوئی غذا دوا نہ دیں مثلاً بھنڈی توری، دودھ چھلکا اسبغول گندم کی روٹی وغیرہ اگر بچہ روٹی کھاتا ہو تو اسے بیسنی روٹی بنا کر دیں۔ دہی بھلے۔ آلو چھولے اوجھری بھی کھلا سکتے ہیں۔

یادداشت یاد رکھیں جب بھی کوئی غذا دوا کھلانی ہو تو کھانسی کے دورہ کے فوراً بعد کھلائیں تاکہ دوسرے دورہ تک دوا غذا اثر ہو جائے ورنہ اگر کھانسی کو دیر ہو گئی تو کسی بھی غذا دوا کھلانے یا کھلاتے وقت کھانسی کا دورہ ہو جاتا ہے جس سے تمام کھایا پیا نکل جاتا ہے

ھوالشافی:- لہسن ، پیاز ، سیاہ مرچ ہم وزن تینوں ادویہ کو توے پر جلائیں پھر الگ باریک پیس کر شہد ملا کر چٹائیں۔

بچے کو ہچکی آنا

اکثر بچوں کو ہچکی آیا کرتی ہے جو ایک دو منٹ بعد خود بخود ہٹ جاتی ہے لیکن بعض دفعہ معدہ کی خرابی اور خشکی کی وجہ سے ہچکی ہٹنے کا نام نہیں لیتی ایسی صورت میں علاج کرنا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ معدہ میں سوزش ہو کر درد ہونے لگتا ہے

علاج ہچکی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔ ننھے بچوں کے پیٹ میں جب دودھ کھٹا ہو کر پھٹ جاتا ہے یا متعفن ہو جاتا

ہے تو ہچکی آیا کرتی ہے لہذا بچے کے ہاضمہ کو درست کریں۔ سونف اور گل سرخ
کا عرق پلائیں

ھوالشافی:۔ گل سرخ، کالی مرچ، سونٹھ، سونف، ہر ایک ہم وزن۔
تمام ادویہ کو باریک پیس کر ۲، ۲ رتی وزن میں تین چار بار کھلائیں۔ ہمراہ عرق سونف
گل سرخ۔

بچے کی والدہ کو اگر عضلاتی تحریک کی کوئی تکلیف ہو تو اسے بچے کو دودھ نہیں
پلانا چاہیے اور وہ اپنا علاج کرائے جب تکلیف رفع ہو جائے تو پھر بچے کو دودھ
پلا سکتی ہے اگر والدہ کو کوئی تکلیف نہ بھی ہو تو بھی وہ عضلاتی غذا و دوا بند کر دے۔
غدی غذا دوا کھانا شروع کر دے چند دن میں بچہ کی ہچکی آنا بند ہو جائے گی۔

بچہ کو زیادہ پیاس لگنا

عام طور پر بچے دودھ پینے میں کوئی احتیاط نہیں کرتے جب ماں نے دودھ
پلایا پی لیا۔ ماں بھی چاہتی ہے کہ بچہ جتنا دودھ پئے گا اتنا ہی اس کا بچہ پھولے
پھلے گا۔ لہذا وہ جلد جلد اپنا یا باہر کا دودھ پلاتی رہتی ہے جس سے اسے بدہضمی ہو کر
دست آنے لگتے ہیں۔ بار بار دست آنے سے خون سے پانی کا اخراج پاجاتا
ہے جس کی کمی کی وجہ سے اسے بار بار پیاس لگنے لگتی ہے چونکہ پیٹ کا خمیر
ابھی درست نہیں ہوا ہوتا لہذا اسے پانی بھی ہضم نہیں ہوتا وہ بھی قے یا دست
کی راہ خارج ہو جاتا ہے۔

یادداشت یاد رکھیں شدید پیاس بچے کو لگے یا بڑے آدمی کو معدہ
میں خمیر اور آب خون کی کمی سے لگتی ہے تب بار بار

ٹھنڈا پانی پیا جاتا ہے اگر وہ بار بار قے یا دست سے نکلتا رہے تو خون میں آب
خون کی کمی کے ساتھ ساتھ خون سے حرارت غریزی بھی خارج ہونے لگتی ہے
جس سے نقاہت اور کمزوری بڑھ جاتی ہے شدید حرارت کی کمی کی وجہ سے
ہاتھ پاؤں میں کڑول اور تشنج ہونے لگتا ہے۔
لہذا جب شدید پیاس ہو اور قے دست آ رہے ہوں تو فوراً ایسی اغذیہ ادویہ
کھلائیں۔ جو ہاضمہ ہونے کے ساتھ حرارت غریزی پیدا کرنے والی ہوں۔

ھوالشافی مرچ سیاہ، رائی ہم وزن، دونوں کو باریک پیس کر ایک
ایک رتی دس پندرہ منٹ بعد ہمراہ عرق چہار کے کھلائیں

فوراً قے دست اور پیاس رک جائے گی۔

اگر گرمی سے پیاس لگے تو یہ نسخہ پلائیں۔

ھوالشافی زہر مہرہ، یا طباشیر، الائچی خورد، گل سرخ تمام ادویہ پیس کر
محفوظ کر لیں۔ ایک ایک رتی دن میں تین چار بار کھلائیں۔

نوٹ:۔ عام سادہ پانی کی بجائے ترش و کھٹا پانی پلائیں۔ مثلاً لیموں کے
سکنجبین، ترش لسی، لیمن سوڈا وغیرہ۔

بچے کو قبض ہونا

ننھے بچوں کو ایک دفعہ پاخانہ ضرور آنا چاہیے اگر روزانہ پاخانہ آنے کی بجائے
کئی کئی دن پاخانہ نہ آئے تو اسے کوئی نہ کوئی نئی تکلیف شروع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے
خصوصاً پیٹ درد بھی ہونے لگتا ہے۔ پھوڑے پھنسیاں نکل سکتی ہیں۔
لہذا بچے کو جب بھی قبض ہو تو فوراً کیسٹر آئل یا بادام روغن وغیرہ دے کر قبض رفع

کر دینی چاہیئے

اگر شدید قبض ہو سُدے بن گئے ہوں تو اکثر کسٹر آئل وغیرہ سے خارج نہیں ہوتے۔ پھر کسٹر آئیل یا گلیسرین کا انیما کرا دیں۔ انیما کرنے سے پہلے گلیسرین کی بتی یا صابن کی بتی پاخانہ کی جگہ رکھ دیں امید ہے کہ فوراً پاخانہ آجائے گا اگر پھر بھی نہ آئے تو انیما کرا دیں اس سے فوراً پاخانہ آجایا کرتا ہے جس بچہ کو اکثر قبض رہتی ہو اسے یہ نسخہ بنا کر اکثر پلایا کریں ہمیشہ کے لئے قبض رفع ہو جائے گی

ھوالشافی:۔ سنا مکی، سونف، گل سرخ، املتاس، ہر ایک ۳ ماشہ تمام ادویہ کو تین چھٹانک پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح اتنا جوش دیں کہ پانی اندازاً نصف پاؤ رہ جائے بس قبض کشا دوا تیار ہے۔ آدھی آدھی چھٹانک دن میں دو تین بار پلائیں۔

انشاء اللہ قبض نہیں رہے گی۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ سونف، گل سرخ، ہر ایک ۲ ماشہ۔ ریوند چینی ۳ ماشہ گل قند ۲ ماشہ تمام ادویہ کو ½۱ چھٹانک پانی میں بھگو دیں۔ صبح اتنا جوش دیں کہ نصف رہ جائے تو چھان محفوظ کر لیں دو دو چمچ دن میں تین بار پلائیں۔

نوٹ اگر بچہ کو مستقل قبض رہتی ہے تو ساتھ بچہ کی والدہ یا دایہ جس کا دودھ پیتا ہو اسے ایسی قابض اغذیہ سے پرہیز کرائیں اور اوپر والا نسخہ والدہ یا دایہ کو بھی پلا دیا کریں۔

بچہ کے پیٹ میں ہوا بھرنا

بچہ کے پیٹ میں ہوا بھرنے کو نفخ معدہ بھی کہتے ہیں۔ ننھے بچوں کے پیٹ میں

اکثر ہوا بھری رہتی ہے کیونکہ وہ دودھ پیتے ہیں۔ دودھ اگر ہضم نہ ہوا تو فوراً ہوا میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بچے کا پیٹ تن جاتا ہے جس سے بچہ بار بار روتا ہے اوّل تو خود بخود بدہضمی کا پاخانہ آجاتا ہے جس سے کچھ ہوا نکل جاتی ہے اگر ہوا نہ نکلے تو کسی معالج کو دکھائیں تاکہ وہ مناسب علاج کرے۔

علاج اگر قبض ہو تو کسٹر آئیل یا بادام روغن پلائیں پاخانہ آتے ہی نفخ دور ہو جائے گی۔

آئندہ ہوا کی پیدائش روکنے اور ہوا خارج کرنے کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق محرک، ملین یا مسہل کھلا سکتے ہیں، چہار عرق ننھے بچوں کے ہاضمہ کے لئے بہترین ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

اجوائن دیسی ۱ تولہ، سونٹھ ۱ تولہ، نمک طعام ½ تولہ باریک کر کے نصف رتی سے ۲ رتی دن میں تین بار کھلائیں۔

یادداشت بعض اوقات بچہ کو دن میں کئی بار تھوڑا تھوڑا پاخانہ آنے لگتا ہے عرف عام میں اسے بھی قبض ہی کہا جاتا ہے۔ معالج قبض کا نام سنتے ہی فوراً قبض کشا غذا دوا تجویز کر دیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

معالجین کو چاہیئے کہ بچہ کی والدہ سے دریافت کریں کہ بچہ پاخانہ خشک سدوں کی صورت میں کرتا ہے یا لیسدار پاخانہ تھوڑا تھوڑا زور لگا کر کرتا ہے۔

اگر بچہ پاخانہ خشک کرتا ہو اور اسے اکثر سدے آتے ہوں تو اوپر والے نسخہ جات درست ہیں۔ لیکن اگر بچہ کو پاخانہ لیسدار آتا ہو اور کئی بار آتا ہو تو یہ نسخہ دیں فوراً آرام آئے گا

ھوالشافی:۔ ہلیلہ سیاہ کو توے پر تیل یا گھی ملا کر بریاں کر لیں پھر پیس کر محفوظ کر لیں اور ایک رتی تا ۲ رتی، یا حسب عمر ۲ رتی سے ماشہ تک دن میں تین بار ہمراہ ترش لسی یا دہی سے کھلائیں۔

غذا میں ایسی غذا مت دیں جس میں لیس ہو اگر بچہ غذا کھاتا ہو تو میٹھی روٹی ضرور کھلائیں۔ ہر قسم کا ترش پھل بھی کھلا سکتے ہیں اگر بچہ ذرا بڑا ہو تو اسے اکثر ادھ جری پکا کر کھلائیں تاکہ اس کا معدہ بھی طاقتور ہو جائے اور غذا بھی اچھی طرح ہضم کر سکے۔

بچے کا پیٹ ابھرنا

جو بچے دودھ پیتے ہیں انھیں اگر دودھ اچھی طرح ہضم نہ ہو تو اکثر ان کے پیٹ میں ہوا بھر جایا کرتی ہے جسے عرف عام میں پیٹ ابھرنا کہتے ہیں بچہ کا پیٹ کس جاتا ہے سانس مشکل سے لیتا ہے اکثر بے چین اور بیقرار رہتا ہے۔

علاج پیٹ زیادہ ابھر گیا ہو تو پیٹ پر ریت گرم سے ٹکور کریں ½ رتی ہینگ پانی گرم میں حل کر کے عرق چہار کے ساتھ پلائیں۔ اور یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ریوند خطائی ۱ تولہ، سہاگہ ۱ تولہ، سنڈھ ۱ تولہ۔ اور ریوند عصارہ ۳ ماشہ کو باریک پیس کر رکھ لیں۔ ۱/۱ رتی دن میں تین چار بار کھلائیں۔ یہ ایسا نسخہ ہے کہ اگر بچے کو جنم گھٹی کے طور پر روزانہ کھلاتے رہیں تو بچہ کی نشو نما بہت اچھی ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کا غدی اعصابی چورن جو غدی اعصابی ملین میں نمک ملا کر بنایا جاتا ہے بچوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

بچے کے پیٹ میں درد ہونا

بچے چونکہ دودھ پر ہی پلتے ہیں۔ لہذا بعض دفعہ بچے کو دودھ ہضم نہیں ہوتا اور اس کے پیٹ میں ہوا رک کر یا قبض ہو کر پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ بچہ روتا اور چلاتا ہے جب درد ہوتا ہے تو اپنے گھٹنوں کو سکیڑ لیتا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگتا ہے

علاج بچہ کو جو دودھ دیا جاتا ہے اس کی اصلاح ضروری ہے اگر ماں کا دودھ پیتا ہے تو ماں کو ہاضمہ کا چیز کھلائیں تاکہ دودھ لفاخ نہ رہے اور اگر باہر کا دودھ پیتا ہے تو اول تو اس جانور کا دودھ ہی نہ دیں بلکہ کسی اور تندرست جانور کا دودھ پلائیں۔

پیٹ پر سینک کریں۔ اگر قبض ہو تو نصف رتی ریوند عصارہ یا کسٹرائل ایک تولے عرق سونف یا دودھ میں ملا کر پلائیں۔

غدی اعصابی چورن بھی ۲/۲ رتی دن میں تین بار کھلائیں۔

نوٹ:۔ اگر بچے کو مروڑ ہو کر پاخانے آتے ہوں تو اس کے پیٹ میں لیس ہوتا ہے۔ لہذا الیسدار غذا بند کر دیں۔ ہلیلہ سیاہ بریاں کر کے ۲/۲ رتی لسی یا دہی کے ساتھ کھلائیں پاخانے درست ہو کر درد پیٹ ہٹ جائے گا۔

بچے کو دست آنا

شیر خوار بچوں کو یہ تکلیف اکثر ہوا کرتی ہے۔ ہر سال ہزاروں بچے اس کی نذر ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر پاخانے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک پانی کی طرح پتلے

دوسرے تھوڑا تھوڑا ہیجش کی طرح مروڑ کے ساتھ آتے ہیں انہیں خراش دار دست بھی کہتے ہیں۔

جب بچہ کھانے پینے لگتا ہے تو اس زمانہ میں یعنی چھ ماہ کا بچہ ہونے پر اکثر ایسے پاخانے آیا کرتے ہیں،، بچہ کے والدین بچہ کو اچھی سے اچھی چیز کھلانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بھی ان کی کوشش ہوتی ہے کیونکہ بچہ جتنی غذا زیادہ اور اچھی طرح کھائے گا ان کا بچہ زیادہ پھلے پھولے گا۔

لیکن یہ کوشش اکثر نقصان دہ ثابت ہوتی ہے بچہ کا پیٹ نہایت نازک ہوتا ہے۔ لہٰذا زیادہ اور ثقیل یا روغنی غذا کو پوری طرح ہضم نہیں کرتا اس لئے بچہ بیمار ہو جاتا ہے اور اسے دست آنے لگتے ہیں۔

خراش دار دست

تعارف بچہ کی انتڑیوں میں کوئی خراش دار و لیسدار مادہ رک جاتا ہے جسے خارج کرنے کے لئے طبیعت، مدبرہ بدن بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔

پیٹ میں ہلکا مروڑ دار درد ہونے لگتا ہے پاخانہ کرتے وقت بچہ قدرے زور لگاتا ہے اور اس وقت اس کو پسینہ آجاتا ہے جس سے اس کا دل گھبراتا ہے پاخانہ میں اکثر لیسدار مادہ خارج ہوتا ہے

انجام جب خراش دار مادہ خارج ہو جاتا ہے یا خارج کر دیا جاتا ہے تو فوراً بچہ ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن اگر ٹھیک نہ ہو تو پاخانے آتے رہتے ہیں۔

اسباب یہ تکلیف اکثر مادہ کے لگ بھگ بچوں کو ہوا کرتی ہے۔ اور دو سال تک کے بچے بھی اکثر اس تکلیف میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔

اکثر مائیں اپنے بچوں کو جلد بڑا کرنے کے شوق میں زیادہ سے زیادہ کھانے پینے کی چیز کھلانا شروع کر دیتی ہیں جبکہ بچہ کا معدہ و انتڑیاں انہیں برداشت نہیں کرتیں جن سے بچہ کا معدہ و انتڑیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور جو چیزیں مائیں کھلاتی ہیں یا کھلانے کی کوشش کرتی ہیں ان میں دودھ حلوہ پوری، مٹھائی، پلاؤ زردہ، بسکٹ، انڈہ، سبزیاں، میوہ جات اور پھلوں میں خاص کر انگور بچے کو تکلیف دیا کرتے ہیں۔

انگور کا چھلکا بچہ کی انتڑیوں میں چپک جاتا ہے اور جلد نکلنے کا نام نہیں لیتا۔

بعض بچوں کو قبض رہا کرتی ہے جو بچہ کے پھلنے پھولنے کے لئے بے حد مفید ہے لیکن ناسمجھ مائیں بچے کو قبض رفع کرنے کے لئے ملین یا مسہل چیز دے دیتی ہیں۔ انہیں دوا کی تیزی دستی کا تو پتہ نہیں ہوتا صرف پاخانہ لانے کے لئے دے دیتی ہیں۔ اگر ضرورت کے مطابق دوا دی گئی ہو تو ایک دو پاخانے آنے کے بعد خود بخود رک جاتے ہیں لیکن اگر زیادہ وزن میں ملین یا مسہل چیز دی گئی ہو تو پاخانے رکنے کا نام نہیں لیتے۔

مثلاً ریوند عصارہ، اجمال گوٹہ، یا خنظل (تمہ) کے زیادہ وزن میں جلاب بچہ کو جلد کمزور اور نڈھال کر دیا کرتے ہیں۔

زیادہ گرم ماحول میں بھی بچہ کو دست آنے لگ جاتے ہیں۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں، بعض بچہ کو خراش دار دست آیا کرتے ہیں۔

علاج :- اگر بچہ دست، یا پاخانہ کرتے وقت زور لگائے تو سمجھیں کہ انتڑیوں

میں کوئی خراش دار چیز چبکی ہوتی ہے اس کو خارج کرنے کی کوئی تدبیر کرنی چاہیئے۔

مثلاً بچہ کو عمر کے مطابق نصف تولہ سے ڈیڑھ تولہ کسٹرائیل دودھ یا عرق سونف میں پلادیں ایک دو پاخانے کھل کر آئیں گے جن کے ساتھ وہ خراشدار چیز بھی نکل جائے گی اور بچہ کو دست آنے رُک جائیں گے

مثلاً آملہ کا مربہ ایک دو دانے گٹھلی نکال کر کھلائیں اور ساتھ تھوڑی سی دہی یا لسی پلائیں چند دن میں بچہ کے پاخانے رک جائیں گے اور بچہ پھلنے پھولنے لگے گا۔

انڈے کی سفیدی بھی بچہ کو بے حد مفید رہا کرتی ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

مازو، بجگری، گل انار، لودھ پٹھانی، ہر ایک ہم وزن لے کر باریک پیس لیں دو، دو رتی دن میں تین چار بار ہمراہ دہی یا لسی پلائیں، بچوں کے دستوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوا ہے

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی و عضلاتی غدی نسخہ جات بچوں کے دستوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔

غذا ننھے بچوں کو دوائی علاج کرنے کے بجائے غذائی علاج زیادہ مفید رہا کرتا ہے کیونکہ چھوٹے بچے نہ تو دوا آسانی سے پیتے ہیں نہ ہی دوا کی ذرا سی مقدار برداشت کرتے ہیں لہٰذا بچہ کا علاج ہمیشہ غذا کے الٹ پھیر سے ہی علاج کریں جو بے ضرر بھی ہے اور مؤثر بھی ہے چنانچہ اگر بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو تو اسے دودھ پلانے کا وقفہ زیادہ کر دیں۔ یعنی اگر ماں ہر گھنٹہ بعد دودھ دیتی ہو تو دو تین گھنٹہ کا وقفہ کر دیں۔

اگر گائے وغیرہ کا دودھ پیتا ہو تو دودھ کی مقدار کم کر کے انڈے کی سفیدی ڈال کر پلائیں

بچوں کے دست اور قے

تعارف ننھا بچہ صحت کی حالت میں عموماً ایک دفعہ پاخانہ ٹھوس حالت میں کرتا ہے لیکن بعض اسباب سے پاخانہ پتلا اور کئی بار کرتا ہے بعض شدید حالتوں میں تو دس پندرہ بار بھی کرنے لگتا ہے

اسباب ننھے بچے کا پیدائشی مزاج اعصابی غدی ہوتا ہے جس میں رطوبت اور حرارت غریزی وافر مقدار میں ہوتی ہے۔ رطوبت غریزی حرارت غریزی کے ساتھ مل کر بچے کی نشوونما خوب کرتی ہے چنانچہ بچہ خوب پھلتا پھولتا ہے اور گھر کو چاند کی طرح روشن کر دیتا ہے۔

بدقسمتی سے بعض اسباب سے رطوبت غریزی اور حرارت غریزی کی مقدار میں کمی بیشی ہو جاتی ہے یا رطوبت غریزی کی بجائے بلغمی یا اعصابی رطوبت ضرورت سے زیادہ پیدا ہو کر دستوں کی صورت میں خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے

قانون مفرد اعضا اور دست

قانون مفرد اعضا میں جب بچہ پھلتا پھولتا ہے تو اعصابی غدی تحریک ہوتی

ہے جس سے رطوبت مناسب بن کر بدن کی نشوونما کرتی رہتی ہے لیکن جب کیفیاتی نفسیاتی اور مادی (غذا وغیرہ) اشیائے سے رطوبات کی پیدائش زیادہ پیدا ہو جائے تو اعصابی عضلاتی تحریک پیدا ہو جاتی ہے جو ان فاضل رطوبات کو دستوں اور قے کی صورت میں خارج کرنا شروع کر دیتی ہے۔

اسباب کی تشریح

کیفیاتی اسباب کیفیاتی اسباب میں تری سردی کی شدت دستوں کا سبب ہوا کرتی ہے۔ مثلاً سردی کے موسم میں جب بارش ہوتی ہے تو مائیں بچوں کو سردی تری سے نہیں بچاتی بچوں کو بار بار باہر لاتی ہیں اور بارش پڑتے ہوئے دکھاتی ہیں اگر اولے پڑ رہے ہوں تو انہیں اٹھا کر کھلانے لگتی ہے۔

ننھا بچہ معمولی سرد ہوا کے جھونکے کو برداشت نہیں کر سکتا اور بیمار ہو جاتا ہے چونکہ فضا میں تری سردی کا زور ہوتا ہے ماحول سرد رطوبت سے بھرا ہوتا ہے اس لئے اس میں اعصابی عضلاتی تحریک پیدا ہو جاتی ہے جس سے رطوبت کا اخراج نزلہ زکام قے دستوں کی صورت میں شروع ہو جاتا ہے۔

نفسیاتی اسباب ننھا بچہ جوں جوں ہوش سنبھالتا ہے ویسے ہی اس کا شعور بیدار ہوتا رہتا ہے بعض دفعہ بچہ کسی چیز کو دیکھ کر مانگنے لگتا ہے یا اپنی کسی ضرورت کے لئے ماں سے کوئی مطالبہ کرتا ہے۔ لیکن چونکہ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ نہ بول سکتا ہے اور نہ کچھ بتا سکتا ہے صرف اشارے کرتا ہے۔ ماں بچہ کے اشارے کو سمجھ لے تو مطالبہ پورا کر دیتی ہے لیکن اگر سمجھ نہ سکے تو بچہ اور ماں میں کشمکش شروع رہتی ہے بچہ کمزور اور ماں طاقتور ہوتی ہے مسلسل کچھ دیر کشمکش رہنے سے ماں تنگ آجاتی ہے لہٰذا ماں بچے کے منہ یا کمر یا گالوں پر تھپیڑ مارتی ہے ساتھ ہی ماں کسی خوفناک جانور بلی کتے وغیرہ کا نام لیکر اسے ڈراتی ہے کہ اب روؤ گے تو تجھے بلی یا کتوں کو کھلا دوں گی یا اور ماروں گی بچہ نفسیاتی طور پر متاثر ہو جاتا ہے جس سے بچہ کے اعصاب میں مشینی تحریک پیدا ہو کر دست شروع ہو جاتے ہیں۔ روز بروز بچہ کمزور ہونے لگتا ہے۔

مادی اسباب جب تک بچہ ماں کے دودھ کے سوا کچھ کھاتا پیتا نہیں اکثر بچہ تندرست رہتا ہے جب ۷، ۸ ماہ کا ہو جاتا ہے تو ماں بچہ کو اپنے دودھ کے ساتھ غذا دینا شروع کر دیتی ہے۔ پھل۔ دلیا کھچڑی چاول وغیرہ میں سے کوئی شے ہوتی ہے معمولی اور تھوڑی مقدار میں ہو تو انہیں بچہ ہضم کر لیتا ہے زیادہ اور بار بار کھانے سے انہیں ہضم نہیں کر سکتا۔ لہٰذا غذا معدہ میں متعفن ہو جاتی ہے جس سے اسہال دست شروع ہو جاتے ہیں۔

چاہیے تو یہ تھا کہ جو شے وہ بچے کو کھلاتی ہے اسے روک دے یا دوسری شے کھلانا شروع کر دے لیکن وہ سمجھتی ہے کہ بچہ کمزور نہ ہو جائے لہٰذا ایسی ہلکی پھلکی غذا جاری رکھے جس سے بچہ مستقل اعصابی عضلاتی تحریک

کا مریض ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹری میں اسے ڈائریا یا ڈی ہائیڈریشن کہتے ہیں۔

علامات

شروع میں کچھ بے آرامی ہوتی ہے معمول سے زیادہ پیاس لگتی ہے بچہ کا منہ خشک ہونے لگتا ہے دن بدن کمزور ہونے لگتا ہے آنکھیں اندر بیٹھ جاتی ہیں۔ یا دبی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جلد خشک رہتی ہے۔

شدید حالتوں میں ان علامات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ پانی کے گلاس کو بچہ دور نہیں ہونے دیتا بار بار گلاس کی طرف لپکتا ہے بے چینی گھبراہٹ شدید ہوتی ہے۔ پانی پیتے ہی قے یا دست آ جاتا ہے، نہ پانی پینے سے سکون ملتا ہے نہ دست رکتے ہیں آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ چہرہ پچک جاتا ہے۔ گوشت نرم اور ڈھلک جاتا ہے جوڑوں پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں بعض بچوں کے چہروں پر بوڑھوں کی طرح جھریاں پڑ جاتی ہیں چونکہ رطوبات کا اخراج قے اور دستوں سے ہو رہا ہے اس لئے پیشاب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

چونکہ خون میں رطوبت غریزی کے زیادہ نکل جانے سے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے جس سے دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاج

بچہ کو کیفیاتی نفسیاتی اسباب سے چھٹکارا دلائیں سرد تر ماحول سے نکال کر نیم گرم ماحول میں لائیں اگر ماں کے خوف سے بچہ بیمار ہو تو اس کی خالہ پھوپھی چند دن تیمارداری کرے اور سنبھالے ماں کو بھی نصیحت کریں۔ کہ بچہ پر بے جا سختی نہ کرے۔

اگر غذا کی بے اعتدالی سے بچہ بیمار ہو تو پہلے والی غذا، چاول، دلیا کھچڑی وغیرہ بند کر دے بلکہ صبح برشٹ نیم انڈہ کھلائیں۔ اگر انڈے میں ذرا سا چنے کا آٹا ڈال کر روٹی بنا کر کھلائیں تو بے حد مفید رہے گا۔ آملے کا مربہ دہی میں ملا کر کھلا سکتے ہیں قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلا سکتے ہیں۔

ہوالشافی ہلیلہ سیاہ یا بڑی ہریڑ گھڑے کے چھپن میں چمچ پانی ڈال کر گھسا کر پلائیں۔ چند بار پلانے سے قے دست رک جائیں گے۔

ہوالشافی

پوست آملہ - ۵۰ گرام
دہی - ۲۰۰ گرام

ترکیب تیاری اول دہی کو کسی کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیں۔ جب تمام پانی نکل جائے تو باقی میں آملہ کا سفوف ملا کر کھرل کریں کہ حبوب بنانے کے قابل ہو جائے حب بقدر نخود تیار

کر کے محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک ایک تا ۲ گولی دن میں تین بار کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

ھوالشافی

لونگ	۱۰ گرام
دارچینی	۳۰ گرام

دونوں کو باریک پیس کر محفوظ کرلیں نصف رتی سے ایک رتی دن میں تین بار کھلائیں ہمراہ قہوہ ایک لونگ دو رتی دارچینی۔

چونکہ دستوں کی راہ بچہ کے خون کا پانی زیادہ نکل جاتا ہے جس سے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے لہٰذا معالج کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہوسکے خون کے قوام کو پتلا کرے تاکہ دورانِ خون جاری رہے اس مقصد کے لئے یہ نسخہ بنا کر پلائیں۔

ھوالشافی

نمک طعام	۱۰ گرام
میٹھا سوڈا	۵ گرام
چینی	۵۰ گرام
پانی	ایک لیٹر

ترکیب تیاری اول پانی کو ابال کر نیم گرم کرلیں پھر تینوں اشیاء ملا کر خوب ہلائیں کہ سب یکجان ہو جائیں۔

اگر دو لیموں کا پانی بھی ملالیں تو زیادہ مفید ہے۔

ترکیب استعمال اگر کسی بچہ کو کثرت سے دست آرہے ہوں تو اسے تھوڑی تھوڑی دیر بعد دو دو چمچے پلاتے رہیں۔ اس نسخہ سے نہ صرف ڈی ہائیڈریشن کی روک تھام ہو جائے گی بلکہ بچہ پہلے سے بھی تندرست ہو جائے گا اور اس

کی اصل نشوونما شروع ہو جائے گی۔

نوٹ بچہ کو جہاں دوا دی جارہی ہو وہاں اس کی ماں کو بھی یہی دوا اور غذا عضلاتی کھلائیں تاکہ ماں کے دودھ کے ذریعہ بچہ کے خون کا قوام درست ہو جائے۔

عفونتی دست

تعارف عفونتی یعنی متعفن دست بچوں کو اس وقت لگتے ہیں جب ان کا ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے جو کچھ بچہ کھاتا ہے وہ ہضم ہونے کی بجائے معدہ میں پڑی رہتی ہے جس سے اس میں تعفن ہو جاتا ہے یعنی غذا سڑ جاتی ہے اور اس میں بدبو آنے لگتی ہے، طبیعت مدبرہ بدن اسے فاضل سمجھتے ہوئے بذریعہ اسہال خارج کرنے لگتی ہے جونہی پاخانہ بچہ کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ ہوا بھی آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے اگر بچہ کمرہ میں ہو لیٹرین میں تو ایک سیکنڈ میں کمرہ بدبو سے بھر جاتا ہے کمرہ میں موجود ہر آدمی تنگ آجاتا ہے۔

یہ صورت سب سے زیادہ تکلیف دہ اس وقت ہوتی ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے اگر صرف اس کا دودھ بھی روک دیا جائے تو بھی بدبو کم ہو سکتی ہے

علامات شروع شروع میں بچہ کو بخار ہوا کرتا ہے دن رات بچہ بے چین رہتا ہے نیند میں چونکتا ہے بعض اوقات بخار تیز ہو جاتا ہے اس دوران اسے کبھی قے اور دست آنے لگتا ہے اگر بخار لمبا یعنی کئی دن قائم

رہے تو دست بڑھتے رہتے ہیں اور ان کا تعفن اور بدبو شدید ہوتی رہتی ہے اگر بچہ سات دفعہ دست کرتا ہے پاخانہ مٹیلے رنگ کا ہوتا ہے کبھی سبز زردی مائل ہوتا ہے اور اسی میں بدبو زیادہ ہوتی ہے، پاخانہ میں پھٹے ہوئے دودھ کی پھٹکیاں موجود ہوتی ہیں۔ بچے کی بھوک مر جاتی ہے اور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے زبان پر میل جم جاتی ہے آخر کار منہ میں چھالے ہو جاتے ہیں۔ تکلیف کی شدت سے بچہ کمزور ہوتا رہتا ہے۔ تین چار روز دستوں کی شدت رہتی ہے پھر بخار بھی کم ہونے لگتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہو تو وہ بھی رک جاتا ہے قے آنی بند ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ صحت بحال ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر شدتِ مرض قائم رہے تو چند دن میں بچہ ہلاک ہو جاتا ہے

علاج

پاخانے کا نام سن کر انہیں بند یا روکنے کے لئے دوا نہ دیں بلکہ اصل وجہ معلوم کر کے علاج تجویز کریں۔

اگر محرکہ یا ٹائیفائڈ بخار کی وجہ سے پاخانے آتے ہوں تو دستوں کو فوراً بند نہ کریں بلکہ انہیں اس وقت تک قائم رکھنے کی کوشش کریں جب تک پاخانہ میں بدبو کم نہ ہو جائے کیونکہ اگر فوراً دست روکنے کی کوشش کی گئی تو بخار کے تیز ہونے اور مرض میں شدت پیدا ہونے کا خطرہ ہے ایسے دستوں سے ٹائیفائڈ کے مریضوں کو بے حد فائدہ ہوا کرتا ہے۔ جب بدبو بہت کم ہو جائے تو پاخانہ کم کرنے کی دوا دیں۔ لیکن شدید قابض دوا نہ دیں ورنہ پھر بخار تیز ہو جائے گا۔ پیٹ میں درد ہونے لگے گا اور پیٹ میں ہوا بھر کر مریض کا دم گھٹنے لگے گا۔

اگر بخار وغیرہ نہ ہو اور دست ایسے ہی آتے ہوں تو انہیں بھی یکدم بند نہ کریں بلکہ آہستہ

آہستہ اُسے روکیں تاکہ پیٹ میں ہوا نہ بھر جائے، بعض ماؤں کا دودھ بچہ کو ہضم نہیں ہوتا ایسی صورت میں ماں یا دایہ کا دودھ روک دیں بلکہ بکری یا گائے کا دودھ پلائیں خشک دودھ اگر ہضم ہو سکے تو وہ بھی پلا سکتے ہیں لیکن اس کی عمدگی اور صفائی کا خیال ضرور کریں۔

اگر بچہ کھا پی لیتا ہو تو چند دن لطیف اور سیال غذا مثلاً ہلکا شوربا، یا مونگ کی دال یا چاول کی کھچڑی بنا کر دیں۔

دوا کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں اور یہ نسخے بھی مفید اور مؤثر ہیں۔

ھوالشافی نارجیل دریائی، تخم لیموں، پوست لیموں، زہر مہرہ، ریوند خطائی ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی سے کھلائیں۔

ھوالشافی مرچ سیاہ، اجوائن دیسی، سنڈھ، ہر ایک ہم وزن۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں۔ ۲، ۲ رتی دن میں تین چار بار ہمراہ چہار عرق کھلائیں۔

نوٹ یہ نسخہ دستوں کی اس حالت میں بے حد مفید ہے جب پیٹ میں ہوا بھرتی ہو۔

چیچک

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
سمال پاکس	جدری	چیچک
ویری اولا	آبلہ	سیتلا

تعارف یہ صفراوی تعفنی آبلہ انگیز بخار ہے جس میں مریض کے بدن پر بے شمار آبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اسباب ڈاکٹر اس کا باعث ایک خاص قسم کے خوردبینی کرم کو مانتے ہیں جسے اردو میں چیچک کا کرم کہتے ہیں۔ یہی کرم چیچک کو وبا کے طور پر پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور اسباب چیچک

قانون مفرد اعضاء چیچک کا سبب خلط صفرا کا تعفن اور غدی عضلاتی تحریک قرار دیتا ہے۔

علامات اگر کسی مریض کو کسی چیچک زدہ مریض سے مادہ متعفنہ لگا ہو تو اسے چھوت سے دس بارہ دن بعد غیر طبعی علامات پیدا ہوتی ہیں۔

مثلاً یکایک سردی سے بخار چڑھ جاتا ہے اگر ننھے بچے مبتلا ہوں تو اکثر بخار کی شدت سے تشنجی دورے شروع ہو جاتے ہیں۔ دماغ کے غدی پردے متاثر ہو کر درد سر ہونے لگتا ہے چہرہ تمتماتا ہے۔ پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔ زبان پر میل جم جاتی ہے اور منہ سے بدبو آتی ہے رات کو شدید بے چینی ہوتی ہے

اکثر ہذیان ہو جاتا ہے کبھی غنودگی اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے چونکہ مادہ متعفنہ غدی اعضاء خصوصاً جلد کی طرف ہوتا ہے لہٰذا جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ جلد پر جریان خونی (ہیمورا جک) یعنی ورم کے سبب ہلکے سرخ رنگ کے خسرہ یا پتی کی مانند دانے نکل آتے ہیں جو ناف سے لیکر رانوں جلدوں میں نکلتے ہیں۔ بعض مریضوں کے بغلوں اور گردن پر بھی نکل آتے ہیں۔

چیچک کا دوسرا درجہ: اس میں چیچک کے دانے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں پہلے پیشانی چہرہ، پشت دست اور ایک دو دن میں سارے جسم پر دانے نکل آتے ہیں جو مادہ کی کمی بیشی سے کبھی کم کبھی زیادہ نکلتے ہیں۔ اگر ان دانوں کو چھو کر دیکھا جائے تو رائی یا باریک چھروں کی مانند سخت محسوس ہوتے ہیں تیسرے چوتھے روز ان میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے۔ ہر دانے کے گرد سرخ حلقہ بن جاتا ہے۔ دانے کی نوک اندر کی طرف دب جاتی ہے اور ہر دانے کی رطوبت گدلی ہونے لگتی ہے۔ سات آٹھ روز اس میں پیپ پڑ جاتی ہے پھر ہر دانے کی نوک پر سیاہ داغ بن جاتا ہے بخار کی حرارت ۱۰۴ ف سے ۱۰۵ ف تک ہوتی ہے۔ مریض کے گلے کی غشائے مخاطی

مخاطی میں سوزش اور دانے نکل آتے ہیں جس سے نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ سانس تنگی سے آنے لگتا ہے آنکھیں سوج جاتی ہیں اکثر بے خوابی اور ہذیان ہوتا ہے دسویں گیارہویں دن دانے مرجھا جاتے ہیں۔

چیچک کا تیسرا درجہ

اس درجہ کو چیچک کے مرجھانے کا زمانہ کہتے ہیں اور سارے دانوں میں ڈھلک جاتے ہیں۔ یہ درجہ بارہویں دن سے شروع ہو کر چودھویں دن تک رہتا ہے آہستہ آہستہ دانوں پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا اور چیچک کا تیسرا درجہ

قانون مفرد اعضاء اس درجہ کو غدی عضلاتی تحریک کے مکمل ہونے اور غدی اعصابی تحریک کو شروع ہونے کا زمانہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اب غدد ناقلہ نے کام شروع کر دیا ہے اور ایک ایک دانہ سے گندے مواد کو براہ گردہ مثانہ اور جلد خارج کرنا شروع کر دیا ہے سر چہرہ اور ہونٹوں پر کھچاؤ کم ہونے لگتا ہے آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ دوران خون جلد کی طرف بڑھ جاتا ہے جس سے دانوں کے نیچے خارش ہونے لگتی ہے جو شفا کی علامت ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر پیشاب کثرت سے آنے لگے اور پاخانے بھی بدبودار آئیں تو انہیں روکنا نہیں چاہیے بلکہ زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔ البتہ اگر پیشاب پاخانہ میں خون آنے لگے تو غدی اعصابی غذا دوا دوا دیکر سوزش و زخم کو تحلیل کر دیں تا کہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو جائے۔

چیچک کا تیسرا خطرناک درجہ

چیچک کا خطرناک درجہ ہے اسے خونی چیچک بھی کہتے ہیں اس میں اکثر موت واقع ہو جاتی ہے کیونکہ اس درجہ میں بجائے غدد ناقلہ تیز ہونے کے غدد جاذبہ مزید فضلات کو روک لیتے ہیں چنانچہ چہرہ مزید سوج جاتا ہے۔ دانوں میں پیپ بننے کی بجائے خون جمع ہو جاتا ہے جس سے دانوں کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہو جاتا ہے، اسی نسبت سے اس درجہ کو کالی چیچک بھی کہتے ہیں اس میں اعضائے اندرونی مثانہ، گردہ وغیرہ جریان خون ہونے لگتا ہے اور اکثر بیرونی دانوں سے بھی خون رسنے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں ۹۰ فیصد مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

چیچک کا علاج

جب چیچک کی ہوا پھیلے تو چیچک سے محفوظ رہنے یا رکھنے کی تدابیر اختیار کی جائیں چنانچہ آج کل تندرست اشخاص کے حفاظتی ٹیکے لگوانے چاہئیں اگر مرض کی چھوت لگنے سے چند دن پہلے ٹیکہ لگ جائے تو وہ شخص چیچک سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

تندرست اشخاص کو چیچک میں مبتلا مریض کے پاس نہیں جانا چاہیے نہ اس کی کوئی چیز استعمال کی جائے۔ نہ مریض کو ہاتھ لگایا جائے چیچک میں

مبتلا مریض کا وہ بیمار دار ہونا چاہیے۔ جسے یا تو چیچک نکل چکی ہو یا چیچک کا حفاظتی ٹیکہ لگوا چکا ہو۔

جس مریض کو چیچک نکل آئی ہو اسے ہوادار کمرے میں رکھیں مریض کے بول براز بلغم وغیرہ فوراً باہر لے جا کر دبا دیں یا جلا دیں۔ بھوک پیاس کا خیال رکھیں۔

چیچک کا دوائی علاج

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ چیچک کا شافی علاج نہیں ہے۔ صرف علامات کا علاج کرتے رہیں۔ آہستہ آہستہ مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

لیکن

قانون مفرد اعضاء ایسے غیر فطری علاج کی نفی کرتا ہے۔ اور علامات کو دبانے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ جو علامات چیچک کے دوران پیدا ہوتی ہیں انہی کے ذریعے طبیعت امراض کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے۔

لہذا جب یہ تصدیق ہو جائے کہ مریض چیچک میں مبتلا ہے تو معالج کو چاہیے کہ مریض کے غدد جاذبہ کو تیز کر کے زیادہ سے زیادہ حرارت غریزی پیدا کرے۔ تاکہ دانوں میں مواد جلد پختہ ہو کر جلد پیپ میں تبدیل ہو جائے جب پیپ پڑ جائے اور دانوں کے منہ پر سیاہ نقاط پیدا ہو

گئیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مواد پختہ ہو گیا ہے اور خارج ہونے کے قابل ہو گیا ہے۔

لہذا اب غدد ناقلہ کے فعل تیز کر دینا چاہیے جس سے گندہ مواد براہ گردہ۔ مثانہ۔ مسامات اور پاخانہ کے راستے خارج ہونا شروع ہو جائے چند دنوں کے اندر مریض شفایاب ہو جائے گا۔

شروع میں جب دانے پکانے مطلوب ہوں تو یہ نسخہ کھلائیں۔

ھوالشافی: اجوائن دیسی 1 حصہ، پودینہ 2 حصہ، خوبکلاں 2 حصہ، بابچی 1 حصہ، گندھک آملہ سار 3 حصے

سب کو پیس کر 2، 2 رتی سے ایک ماشہ مرض کی شدت خفت کے مطابق کھلائیں

نوٹ: اگر اس نسخہ کے ساتھ پارہ ایک حصہ۔ گندھک آملہ سار 2 حصے کی کجلی دو دو رتی ملا کر کھلائیں تو بے حد مفید رہے گی۔

جب غدی اعصابی غذا دوا دینی پڑے تو یہ نسخہ کھلائیں۔

ھوالشافی: قلمی شورہ۔ نوشادر۔ آک کا دودھ ہم وزن

تینوں کو کڑاہی میں اتنا گرم کریں کہ آک کا دودھ خشک ہو جائے اور سفید دھواں نکلنا شروع ہو جائے۔

اگر گھبراہٹ زیادہ ہو تو خمیرہ گاؤزبان یا خونی پیچش ہو جائے تو بہیدانہ کا لعاب یا چھلکا اسپغول دودھ ملا کر کھلائیں

نوٹ: چیچک کا پتہ لگتے ہی مریض کو خوبکلاں کا جوشاندہ پلانا شروع کر دیں۔ اور بستر پر بھی خوبکلاں چھڑکیں۔

نوٹ: قانون مفرد اعضاء کے غدی عضلاتی و غدی اعصابی ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

چیچک کے ٹیکہ کی حقیقت

قارئین یہ حقیقت مسلمہ ہے جس شخص کو چیچک نکل آئے اور وہ تندرست ہو جائے تو تمام عمر اسے دوبارہ چیچک نہیں نکلتی ہے۔

کہتے ہیں کہ ڈاکٹر ایڈورڈ جینر ایک روز گوالوں کے ایک محلہ میں سے گذر رہا تھا۔ وہاں گوالوں کی ایک لڑکی دوسری لڑکی سے یہ کہہ رہی تھی کہ چونکہ گائے کی چیچک کی لاگ لگ کر میرے ہاتھوں پر دانے نکل آئے اس لئے میں چیچک سے محفوظ رہوں گی۔

ڈاکٹر جینر نے لڑکی کی بات کو بے حد اہمیت دی اور چیچک کی لاگ لگا کر تجربات شروع کئے جو بے حد کامیاب ہوئے جن اشخاص کو لاگ لگائی گئی وہ چیچک کی وباء میں بھی محفوظ رہے۔

ڈاکٹر جینر اور اس کے ساتھیوں نے چیچک کی لاگ یا چیچک ویکسین اسی طرح تیار کرنی شروع کی۔

پہلے تندرست بچھڑوں کو چیچک کا زہریلہ مواد کا ٹیکہ لگا دیا جاتا ہے جس سے ٹیکہ والی جگہ پر چیچک کے آبلے پیدا ہو جاتے ہیں پھر ان آبلوں کی رطوبت جمع کر کے اور اس میں گلیسرین ملا کر و دیگر جراثیم مرضیہ وغیرہ سے اس کو پاک کر لیتے ہیں کیونکہ اس میں گلیسرین ملانے سے جراثیم تو

ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن جراثیم چیچک گاؤ سلامت رہتے ہیں اس طرح جو لاگ تیار کی جاتی ہے اس کو شیشے کی ٹیوبوں میں بھر کر محفوظ کر لیتے ہیں اگر یہ با احتیاط رکھی جائے تو آٹھ ماہ تک خراب نہیں ہوتی۔

جب اس ویکسین کو لگانا مقصود ہوتا ہے تو تندرست بچہ جوان اور بوڑھے کے کندھے سے کہنی تک بازو کے گوشت پر سوئی سے اس قسم کے نشان (B8III) لگا کر زخمی جگہ پر ویکسین لگا دیتے ہیں۔

دو تین دن بعد ٹیکہ یا ویکسین لگائی جانے والی جگہ پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پانچویں دن خفیف بخار ہو جاتا ہے چھٹے روز دانوں میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے پھر دانوں کی نوکیں دب جاتی ہیں۔ پھر ان میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے دس پندرہ دن تک دانے خشک ہو کر گر جاتے ہیں۔ اور زخمی جگہ صاف ہو جاتی ہے لیکن اس کا داغ باقی رہتا ہے اور مریض ہمیشہ کے لئے چیچک سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

ڈبہ اطفال

تعارف ڈبہ اطفال نمونیا ہی کی قسم سے ہے اس میں بلغم ریشہ جمع ہو کر تنگی تنفس پیدا کر دیتا ہے چھاتی اور پسلیوں میں سانس لیتے گڑھے پڑتے ہیں بچہ جب کھانستا ہے تو اس کی چھاتی میں درد ہوتا ہے بلغم کھانسی آتی ہی تو وہ بچہ اندر نگل لیتا ہے جس سے پیٹ بھی خراب ہو جاتا ہے

علاج

ڈبہ اطفال کا علاج بچے کو فوری طور پر قے دست کرانا ہے تاکہ ایک طرف پیٹ صاف ہو جائے قے دست آتے ہی بچہ آرام محسوس کرتا ہے اور سو جاتا ہے

تریاق ڈبہ اطفال

ھوالشافی ریوند عصارہ نصف رتی سے ایک رتی تک تکلیف کی شدت خفت کے تحت کھلائیں کھلاتے ہی قے یا دست آجائے گا تمام بلغم خارج ہو کر آرام آجائے گا

ھوالشافی برادہ بارہ سنگا ۴ حصہ اک کا دودھ ایک حصہ

ترکیب تیاری آک کے دودھ کو اور بارہ سنگا کو آگ پر رکھیں صبح کشتہ برآمد ہوگا نصف رتی سے ایک رتی دن میں تین بار کھلائیں ڈبہ اطفال کے ہر حالت میں مفید ہے

لیپ برائے ڈبہ اطفال

جب بچے کو ڈبہ کی وجہ سے چھاتی میں درد ہو رہا ہو تو یہ نسخہ بنا کر چھاتی پر اور مقام درد پر لیپ کریں

ھوالشافی انڈے کی زردی میں ۵ گرام مصبو پیس کر ملالیں اور چھاتی پر لیپ کرکے اوپر روئی سے ٹکور کریں اللہ شفاء دے گا





بوتل کی بجائے پیالی کا استعمال

دق اطفال

تعارف جیسا کہ اس نام سے واضح ہے بچہ سوکھ کر ہڈیاں اور چمڑے کا ڈھانچہ رہ جاتا ہے۔ جسم پر چربی نام کو نہیں رہتی۔

اسباب چونکہ ننھے بچے مزاجاً اعصابی غدی ہوتے ہیں۔ رطوبت عزیزی کمال درجہ موجود ہوتی ہے جس سے بچہ جلد پھلتا پھولتا ہے۔ بدقسمتی سے اعصابی عضلاتی تحریک شروع ہو جاتی ہے۔ رطوبت عزیزی کا بے جا اخراج شروع ہو جاتا ہے جس سے بچہ دبلا پتلا اور سوکھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی حالت کو آج کل ڈاکٹری زبان میں بچہ میں پروٹین کی کمی یا غذائیت کی کمی کہا جاتا ہے۔

علامات دق الاطفال کے مریض بچے میں غذائیت کی کمی سے سوکھے کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جس سے بچہ کی نشو و نما رک جاتی ہیں۔ عمر کے لحاظ سے وزن کم رہ جاتا ہے۔ چربی اور گوشت کی کمی سے جلد لٹک جاتی ہے اور اس میں جھریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ صرف ہڈیوں اور کھال کا ڈھانچہ رہ جاتا ہے۔ سر باقی جسم کی نسبت بڑا معلوم





سوکڑے کا
مریض بچہ

ہوتا ہے۔ تندرست بچوں کی نسبت جسم پر بال گر جاتے ہیں۔ یا پتلے ہو جاتے ہیں۔ پسلیاں نظر آنے لگتی ہیں رفتہ رفتہ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ یا بالکل مر جاتی ہے۔ مگر ایسے بچے کے منہ میں کوئی غذا ڈالی جائے تو وہ اسے تھوک دیتا ہے۔

تشخیصی علامات

دق الاطفال کے مریض بچہ کے پیٹ کی جلد ڈھیلی ہوتی ہے ہڈیاں اتنی ننگی ہو جاتی ہیں کہ مکمل گنی جا سکتی ہیں۔ اگر مریض بچہ کو کھڑا کر کے چوتڑوں کو دیکھا جائے تو چوتڑوں میں سلوٹیں نظر آتی ہیں پلپلا گوشت برائے نام نظر آتا ہے جو سوکڑے کی بیماری کی تشخیصی علامت ہے۔ شدید حالتوں میں قے دست بھی آتے ہیں۔ کھایا پیا ہضم ہونے کی بجائے قے دست میں نکل جاتا ہے

علاج

چونکہ اعصابی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جس سے رطوبات کا اخراج کثرت سے ہو رہا ہوتا ہے۔ لہذا بچہ کو عضلاتی اعصابی غذا دوا دیکر اعصابی میں تحلیل پیدا کر کے رطوبت غریزی کا اخراج روک دیں۔ جونہی رطوبات رکیں گی۔ فوراً چند دنوں کے اندر بچہ سنبھلتا ہوا معلوم ہو گا۔ جس کی سب سے بڑی علامت پاخانہ کا قوام گاڑھا ہو گا اور دن

میں ایک بار آنے لگے۔ چونکہ غذا ہضم ہونے لگے گی اس لئے بے خوابی اور بے چینی ختم ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی اعصابی سے ہلکے عضلاتی غدی نسخہ جات نہایت مفید ہیں۔ علاج میں سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ کس طرح بچہ کو کیلشیم اور فولاد جزو بدن بننے لگے۔ جو زیادہ تر دودھ کی نسبت ان اشیاء کی حامل اغذیہ میں پایا جاتا ہے لہذا اغذیہ ان اشیاء کی حامل زیادہ سے زیادہ کھلائیں۔ مثلاً عضلاتی اعصابی اغذیہ میں جالبس اثر کے ساتھ فولاد بہت پایا جاتا ہے مثلاً انار۔ جامن۔ فالسے سیب دہی لسی وغیرہ زیادہ زیادہ کھلائیں۔ دوا میں یہ نسخہ بھی دے سکتے ہیں۔ "تازہ آملے اگر نہ ملیں تو خشک آملے بیکرہ تولہ کے قریب لیکر پیس لیں اور تھوڑا سا پانی لیکر حلوہ کی طرح مریض بچہ کے پیٹ پر روزانہ لیپ کیا کریں اور آملے کا مربہ لیکر دہی ملا کر بچہ کو صبح شام کھلایا کریں۔ بدہضمی ٹھیک ہو جائے گی۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی آم کی گٹھلی کا مغز۔ بیلگری۔ لودھ پٹھانی۔ ہلیلہ سیاہ ہم وزن پیس کر محفوظ کر لیں۔ ہمراہ لسی دہی یا لسی سے ایک ایک ماشہ دن میں تین بار کھلائیں۔

ایک خاص ہدایت

قارئین جو بچہ سوکھ رہا ہے اس کو دودھ ہضم نہیں ہوتا اس لئے ماں کے دودھ کے علاوہ کسی جانور کا دودھ نہ پلائیں۔ بلکہ بکری یا گائے

کے دودھ کی دہی میں چوتھا حصہ پانی ملا کر اتنا بلوئیں کہ تمام مکھن نکل آئے اور لسی باقی رہ جائے۔ اس لسی کو چمچہ سے یا چوسنی میں (فیڈر میں) ڈال کر پلائیں۔ غذا اگر کھا سکتا ہے تو عضلاتی دیں اللہ شفا دے گا۔

تریاق دق اطفال

ہوالشافی زہر مہرہ خطائی۔ نارجیل دریائی۔ طباشیر۔ دانہ الائچی خورد کشتہ صدف مروارید ہر ایک۔ ۱۰ گرام سفوف کلیجی بکرا جوان ۶۰ گرام

ترکیب تیاری سوائے سفوف کلیجی کے باقی ادویہ باریک پیس لیں۔ بعد میں پسی ہوئی کلیجی ملا کر محفوظ کر لیں۔

افعال و اثرات : عضلاتی اعصابی ہیں۔

مقدار خوراک ایک گرام کا چوتھائی یعنی دو دو رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق چیاد۔

بچوں کے ہرے پیلے دستوں قے اور پیاس وغیرہ کے لئے آب حیات ہے۔

پرہیز : دودھ۔ چاول۔ دلیا۔ حلوہ، چوری سویاں۔ کھویا وغیرہ۔

بچوں کو دی جانے والی غذاؤں کے چند نمونے

قارئین بچے غریب امیر ہر گھر کی زینت ہوتے ہیں انہی ننھے بچوں

کی بدولت گھر آباد اور روشن ہوتے ہیں۔ بچوں کی اہمیت کا اندازہ اس کہاوت سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک تیانہ (بچہ) سو سیانہ۔ بچہ تندرست و توانا ہے تو گھر خوشیوں سے بھرا ہوتا ہے۔ اگر بدقسمتی سے بچہ بیمار ہو جائے تو گھر کے تمام چھوٹے بڑے پریشان اور غمگین ہو جاتے ہیں۔

ہر ماں بچے کی پیدائش سے چھ سات ماہ تک اپنے دودھ پر بچے کی پرورش کرتی ہے پھر ماں کا دودھ قدرے کم ہو جاتا ہے اور بچے کو غذا کی ضرورت زیادہ ہو جاتی ہے لہذا ماں اپنے دودھ کے ساتھ ساتھ بچے کو باہر سے غذا دینا (کھلانا) شروع کر دیتی ہے جس سے بچہ خوب پھلتا پھولتا رہتا ہے۔

یہاں غذا کے چند نمونے اور ان کے تیار کرنے کی سادہ اور آسان ترکیبیں درج کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ مائیں حسب ضرورت بنا کر اور کھلا کر بچوں کو طاقتور اور توانا بنائیں گی۔

دلیا

ہوالشافی دلیا دو درمیانے چمچے، چینی دو چائے کے چمچے
دودھ ۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری دلیا دودھ میں ہلکی آنچ پر ۲ سے ۵ منٹ تک پکائیں۔ پھر چینی ملا کر نیم گرم بچے کو کھلائیں۔

افعال و اثرات: اعصابی غذی ہیں۔

سویاں کی کھیر

ہوالشافی سویاں ۲۵ گرام چینی ۲ چائے کے چمچے، دودھ
۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری پہلے دودھ گرم کر لیں پھر سویاں اور چینی ملا کر تھوڑی دیر پکائیں نیم گرم کر کے صبح شام کھلائیں۔

سوجی کی کھیر

ہوالشافی سوجی ۲ درمیانے چمچے، چینی ایک چمچہ دودھ
۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری دو تین منٹ سوجی کو دیگچی میں بھون لیں پھر دودھ اور چینی ملا کر چند منٹ پکائیں اور نیم گرم کر کے کھلائیں۔

چاولوں کی کھیر

ہوالشافی چاول کچی باسمتی ، چینی ، دودھ
۲ درمیانے چمچے ، دو چائے کے چمچے ، ۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری چاولوں کو آدھ گھنٹہ پانی میں بھگو دیں۔ پھر دودھ میں ہلکی آنچ پر اتنی دیر پکائیں کہ چاول گل جائیں اور کھیر گاڑھی ہو جائے پھر چینی حل کر کے اتار لیں۔ نیم گرم کر کے

صبح شام کھلائیں۔

افعال واثرات: اعصابی عضلاتی ہیں

ساگودانہ کی کھیر

ہوالشافی ساگودانہ ۲ درمیانے چمچے، دودھ ۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری ساگودانہ دودھ میں ملا کر پکائیں کہ وہ گل جائے پھر چینی ملا کر کچھ دیر پکائیں اور نیم گرم کر کے کھلائیں۔

سادہ گندم کا دلیہ

ہوالشافی گندم کا دلیہ ۲ چمچے، چینی ۲ چمچے، دودھ ۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری پہلے دلیہ کو ذرا دیگچی میں بھون لیں اور پھر پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ کھیر بن جائے اور نیم گرم کر کے کھلائیں۔

حلوہ

ہوالشافی سوجی ۳ چمچے، چینی دو چمچے۔ گھی دیسی ۲ چمچے

ترکیب تیاری۔ پہلے سوجی کو گھی ڈال کر بھون لیں۔ پھر چینی ڈال کر ایک پیالی پانی ڈالیں اور ہلاتے جائیں جب قوام گاڑھا ہو تو نیچے اتار لیں۔

چاول اور قیمہ

ہوالشافی چاول ۵ تولہ، قیمہ ۵ تولہ، دھنیا سبز تھوڑا سا، گھی ایک چمچہ، نمک حسب ضرورت

ترکیب تیاری چاولوں کو آدھ گھنٹہ پانی میں بھگو دیں پھر قیمہ دیگچی میں ڈال کر اور نمک ملا کر ۵ تولہ پانی ڈال کر پکائیں جب گلنے کے قریب ہو تو چاول ڈال کر پکائیں کہ وہ گل جائیں۔ اب گھی ملا کر تھوڑی دیر پکا کر اتار لیں۔

کھچڑی

ہوالشافی چاول ۵ تولہ، مونگ کی دال ۲½ تولہ، گھی دیسی ایک تولہ

ترکیب تیاری دال اور چاول آدھ گھنٹہ پانی میں بھگو دیں پھر ڈیڑھ پیالی پانی ملا کر حسب ضرورت نمک ملا کر اتنا پکائیں کہ گل جائیں۔ اب گھی ڈال کر تھوڑی دیر پکا کر اتار لیں۔

انڈہ چاول

ہوالشافی چاول ۵ تولہ، انڈہ ایک عدد، گھی ایک چمچ، نمک حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری پہلے نصف گھنٹہ چاول پانی میں بھگو دیں پھر ذرا سا

نمک ملا کر اتنا پکائیں کہ چاول گل جائیں۔ اب انڈہ پھینٹ کر اور گھی ڈال کر تھوڑی دیر پکائیں۔ اور اتار کر نیم گرم کر کے کھلائیں۔

بیسن۔ سبزی۔ گوشت

ھوالشافی	بیسن	دال	دہی	گھی
	۵ تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ	حسب ضرورت

ترکیب تیاری گوشت اور سبزی اتنی دیر پکائیں کہ گل جائیں۔ اور حل ہو جائیں۔ اب گھی دو چمچے ملا کر پکائیں ساتھ بیسن بھی ڈال دیں تاکہ وہ بھی پک جائیں۔ اتار کر نیم گرم کر کے کھلائیں۔

تازہ پھل

ہم اپنی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو بہ خصوصی ہدایت کرنا چاہتا ہوں کہ پھلوں کی کھیر وغیرہ تیار نہ کریں۔ کیونکہ پھل پکانے سے ان کے لطیف اثرات ضائع ہو جاتے ہیں۔ پھل تو تازہ ہی کتر کر کھلائیں۔ یا ان کا پانی نکال کر پلائیں۔ البتہ باسی پھل نہ کھلائیں۔

ام الصبیان

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بچوں کی مرگی	ام الصبیان	CHILD EPILEPSY

تعارف اس تکلیف میں بچہ اچانک چیخ مار کر غش کھا کر گر پڑتا ہے تھوڑی دیر چپ چاپ پڑا رہتا ہے پھر جبڑے اور ہاتھ پاؤں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔

اسباب ام الصبیان کو اکثر اطبا اعصاب و دماغ کی تکلیف و بیماری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ جب کسی کو دورہ پڑتا ہے تو وہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ منہ سے جھاگ آتی ہے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

قانون مفرد اعضاء کے معالجین اسے اعصابی عضلاتی تحریک کو اس کا باعث سمجھتے ہیں۔ اور اس کا علاج عضلاتی تحریک سے کرتے ہیں۔ جس سے دوروں میں قدرے تخفیف ہو جاتی ہے لیکن مرض جڑ سے نہیں جاتا۔

حقیقت ام الصبیان

قارئین ننھے بچوں کو رطوبت غریزی وافر مقدار میں ہوتی ہے جس سے ان کی نشو ونما ہوتی رہتی ہے۔ بدقسمتی سے ایسے بچوں کو گرم خشک اغذیہ اور ادویہ کھانے سے غدی عضلاتی تحریک شروع ہو جاتی ہے جس سے دماغ و اعصاب میں سکون ہو کر رطوبات غریزی کی پیدائش ضرورت سے کم ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وقفے وقفے سے اعصاب و دماغ میں نروس بریک ڈاؤن ہونے لگتا ہے یعنی اعصابی احساسات یا اعصابی رو میں بریک لگ شروع ہو جاتی ہے چونکہ اعصابی احساسات سے ہر وقت انسان چاک و چوبند رہتا ہے جونہی غدی عضلاتی تحریک زور پکڑتی ہے فوراً مریض اعصابی دماغ میں سکون سے گر پڑتا ہے

علامات

دورے کی حالت میں بچہ چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتا ہے اور زمین پر گر پڑتا ہے اور کچھ دیر بے حس و حرکت رہ کر تڑپنے لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اینٹھ جاتے چہرہ ڈراؤنا بے رونق ہو جاتا ہے آنکھوں کے ڈھیلے پھر جاتا ہے، منہ سے جھاگ آتی ہے اکثر زبان دانتوں کے نیچے آکر زخمی ہو جاتی ہے۔ پیشاب پاخانہ بلا ارادہ خارج ہو جاتے ہیں۔

چند لمحات یہ حالت رہ کر دورہ موقوف ہو جاتا ہے۔

علم الامراض

اس قسم کے دورے مدتوں مریض کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ بعض کو ایک دورہ روزانہ بعض کو دن میں پانچ سے دس دورے ہوا کرتے ہیں۔

علاج

چونکہ ام الصبیان کے مریض کے دماغ و اعصاب میں سکون ہوتا ہے۔ اس لئے دماغ میں دوران خون کی کمی ہو چکی ہوتی ہے۔ لہذا جب تک دماغ و اعصاب میں دوران خون نہیں بڑھ جاتا۔ دورہ موقوف نہیں ہوتا لہذا درج ذیل تدابیر دورہ کے دوران اختیار کریں۔ تاکہ دماغ و اعصاب میں دوران خون پہنچ کر ہوش آ جائے۔

تدابیر دوران دورہ ام الصبیان

۱۔ جب بچہ کو دورہ پڑے اس کے بازو اور رانوں کو کس کر باندھ دیں تاکہ دوران خون دماغ و اعصاب میں بڑھ جائے۔
۲۔ بچہ کے سر اور چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔
۳۔ کوئی تیز اعصابی نسوار دیں۔ تاکہ دماغ میں تحریک پیدا ہو جائے۔

اکسیر دورہ روک

ہوالشافی آک کے اوپر پلنے والا کیڑا جسے آک کا ٹڈا کہتے ہیں مار کر کوٹ لیں اور سایہ میں خشک کر لیں اور پیس کر محفوظ کر لیں۔

ترکیب استعمال دورہ کی حالت میں تھوڑی سی دوا بصورت نسوار ناک میں لگائیں۔ ناک میں لگتے ہی چھینکیں آئیں گی اور مریض ہوش میں آجائے گا۔

نوٹ: اگر اسے تیز کرنا ہو تو ٹڈے کے سفوف سے چوتھائی ریٹھے کے چھلکے کا سفوف ملا لیں۔

نسخہ دورہ توڑ

ہوالشافی ان بجھ چونا۔ نوشادر ٹھیکری ہم وزن بڑی بڑی ڈلیوں کی صورت میں کھلے منہ والی شیشی میں ملا کر رکھ لیں۔

طریقہ استعمال جب ام الصبیان کا دورہ ہو تو بوتل کو ہلا کر ڈھکن اتار کر مریض کے ناک پر بوتل کا منہ لگائیں۔ ناک پر بوتل کا منہ لگتے ہی مریض کے ناک سے پانی جاری ہوگا اور چھینکے کے ساتھ ہوش میں آجائے گا۔ اگر کسی مریض کا ناک گر بند ہو تو سونگھنے سے کھل جائیگا۔

اندرونی علاج

ہوالشافی جدوار خطائی۔ عود صلیب۔ صندل سفید۔ جوکھار ہم وزن

سب کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں

مقدار خوراک ایک ایک گولی دن میں تین بار الائچی زیرہ سفید کی چائے سے کھلائیں

افعال واثرات اعصابی عضلاتی ہیں

چونکہ بچہ غدی عضلاتی تحریک میں مبتلا ہوتا ہے اس لئے انتڑیوں میں صفراء کا اخراج نہ ہونے کی وجہ سے شدید قبض ہو جایا کرتی ہے جس سے جلد دوروں میں کمی نہیں ہوا کرتی لہذا قبض ہو تو یہ خسیاندہ پلائیں

خسیاندہ دافع قبض

ہوالشافی املتاس کا گودا سنا مکی گل سرخ ہر ایک تین تین گرام کو ۴۰۰ گرام پانی میں رات کو بھگو دیں صبح ٹھنڈا ہی پن لیں اس کے تین حصے کرلیں ایک حصہ صبح ایک دوپہر اور ایک شام پلائیں انشاء اللہ جتنی بھی قبض ہوگی ختم ہو جائے گی

خاص ہدایت

قارئین ام الصبیان پیچیدہ اور پریشان کردینے والی تکلیف ہے چونکہ کسی علاج سے جلد آرام نہیں آتا اس لئے دیہاتی عورتیں بچہ کو سایہ سمجھ کر جن بھوت کا اثر سمجھنے لگتی ہیں ٹونے ٹوٹکے کرنے کے ساتھ نئے نئے طریقے بچے پر آزمانے شروع کر دیتی ہیں حقیقت یہ ہوتی ہے کہ بچہ غدی تحریک کی شدید زد میں

ہوتا ہے اس کے اعصاب کو بریک ڈاون ہونے کے بعد دورے پڑنے شروع ہوجاتے ہیں

معالجین خصوصاً حاملین قانون مفرد اعضاء کو ہدائت کی جاتی ہے کہ ام الصبیان میں مبتلا بچے کو اعصابی غدا دوا دیں چند ہی دنوں میں آرام آنا شروع ہو جائے گا ڈیڑھ ماہ میں مکمل آرام آجائے گا اس کے ساتھ ساتھ عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی غذاوں سے مکمل پرہیز کرائیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو جائے

کزاز

اردو نام چاندنی دانتی لگنا طبی نام تمدد کزاز ڈاکٹری نام ٹے ٹے نس Tetanus لاک جا Lock jaw

تعارف یہ ایک خطرناک بلکہ ہولناک تکلیف ہے جس میں جبڑے گردن اور دائیں بائیں آگے پیچھے کے عضلات کھچھاؤ اور تشنجی دورے ہوتے ہیں

اسباب ڈاکٹر حضرات اس تکلیف کا باعث ایک خاص قسم کا جرثومہ کو قرار دیتا ہے جو گھوڑوں وغیرہ

کی لید وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ جراثیم تندرست شخص کے کسی زخم پھوڑے میں داخل ہو کر کزاز پیدا کرتے کا سبب بن جاتے ہیں۔ کزاز زیادہ تر گرم ممالک میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ گرم ممالک میں نوزائیدہ بچوں کی کٹی ہوئی ناف میں دایہ کے ذریعہ جراثیم داخل ہو کر ٹیٹے نس پیدا کر دیتے ہیں۔ اسے کزاز اطفال کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاً اور کزاز

طب اسلامی اور قانون مفرد اعضاً کزاز کا باعث قلب و عضلات کے سوزش ناک ہونے کو قرار دیتی ہے یعنی غیر ارادی عضلات میں شدید سوزش اور تحریک پیدا ہو جائے تو غیر ارادی عضلات کی حرکات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وقفہ وقفہ سے شدید اکڑاؤ اور سیکڑ پیدا ہوتا ہے یعنی عضلاتی غدی تحریک کزاز کا باعث ہوتی ہے۔

ایک اہم سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کزاز کے جراثیم موجود ہوتے ہیں تو پھر سوزش عضلات باعث مرض کس طرح ہو سکتی ہے۔ کیا جراثیم سوزش عضلات پیدا نہیں کر سکتے۔

قارئین چیچک خسرہ۔ کالی کھانسی۔ آتشک۔ سوزاک خناق وغیرہ

کے باعث بھی جراثیم ہی بتائے گئے ہیں۔ ہم نے ان پر کوئی بحث نہیں کی کیونکہ بار بار تشریح طوالت کا باعث بنتی ہے۔

قارئین حقیقت یہ ہے جس طرح باہر فضا میں فضلات رک کر مناسب حرارت سے متعفن ہو جاتے ہیں پھر ان میں کیڑے کوڑے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ بالکل اسی اصول پر جسم انسان کے اندر جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بدن کے مفرد حیاتی اعضا کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب سے کمزور اور سست ہو جاتے ہیں اسی حالت کو قانون مفرد اعضاء تسکین قرار دیتا ہے۔ جب کسی مفرد عضو میں تسکین ہو جاتی ہے تو اس کے فضلات خارج ہونے کی بجائے بدن کے اندر رک جاتے ہیں۔ جن میں خمیر یا تعفن ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا اس تشریح سے ثابت ہوا کہ پہلے کوئی نہ کوئی مفرد حیاتی عضو کمزور ہوتا ہے پھر مواد رکتے ہیں پھر جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جراثیم باعثِ مرض نہیں بلکہ بدن کے مفرد اعضاء کا خراب یا کمزور ہو جانا باعثِ مرض ہے۔ علاج میں بھی یہی طریقہ اپنانا چاہیے کہ جراثیم کے پیچھے بندوقیں اٹھائے پھرنے کی بجائے (جراثیم کش ادویات کی بجائے) مسکن اور کمزور مفرد اعضاء کو تیز و تحریک میں لانا چاہیے۔ جس سے نہ صرف فضلات خارج از بدن ہو جائیں گے بلکہ جراثیم کا بھی مستقل قلع قمع ہو جائے گا۔ اور یقیناً مستقل آرام آ جائے گا۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ اگر جراثیم کو بھی کچھ اہمیت دیں تو انہیں یا ان

کی پیدا کردہ زہروں کو متعفن مادہ تک ہی تسلیم کر سکتے ہیں۔ جب تک ان سے کوئی مفرد عضو میں خرابی واقع نہ ہو مرض پیدا نہیں ہوتا۔

علامات

شروع شروع میں نیند میں پریشان خواب آتے ہیں۔ چکر آتے ہیں جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں۔ نگلنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے زبان کانپتی ہے آنکھیں پھڑکتی ہیں۔ جبڑے کے عضلات میں کھچاؤ اور تشنج ہوتا ہے۔ کبھی کبھی درانتی لگتی ہے کبھی زبان دانتوں کے نیچے آ کر کٹ جاتی ہے جو کزاز کی مخصوص شناختی علامت ہے

بعض مریضوں میں شروع ہی سے جبڑے میں چبانے والے عضلات میں کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ عضلات کے تشنج سے منہ بند ہو جاتا ہے اسی حالت کو درانتی لگنا کہتے ہیں۔ پھر تشنج کے وقت سر پیچھے کو جھک جاتا ہے۔ منہ کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور دانت نکل آتے ہیں۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ مریض ہنس رہا ہے۔ جوں جوں مرض بڑھتی ہے جسم دائیں بائیں یا آگے پیچھے کھینچنے لگتا ہے کبھی تشنج کے وقت بالکل سیدھا ہو جاتا ہے۔

دوروں کی شدت کے وقت سانس میں تنگی تنفس ہو جاتی ہے بعض مریضوں میں بخار ہوتا ہے بعض کو ہو جائے تو ۱۰۵ف سے ۱۰۶ف سے زیادہ ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت باوجود ہوش و حواس کے مریض بول نہیں سکتا۔ ایک دورہ مٹنے نہیں پاتا کہ دوسرا دورہ

شروع ہو جاتا ہے پھر حساسیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ چمک روشنی اور ذرا سی آہٹ سے دورہ ہونے لگتا ہے۔ اس حالت میں دو تین روز کر مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

مدت تکلیف کزاز کی تکلیف شدید ہو تو چار پانچ دن میں مریض کا فیصلہ ہو جاتا ہے اگر تکلیف کم شدید ہو تو اکثر بارہ چودہ دن میں شفا ہو جاتی ہے۔

محققین کزاز کی زہر کو کچلہ کی زہر سے مشابہ قرار دیتے ہیں لیکن اثرات میں کزاز کی زہر کچلہ کی زہر سے دو سو گنا زیادہ اثرات کی حامل ہے۔

کچلہ کی زہر اور کزاز کی زہر میں فرق

کچلہ زیادہ مقدار میں کھا لیا جائے تو تشنجی دوروں کے وقفوں میں عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ لیکن کزاز کی زہر سے دوروں کے درمیانی وقفہ میں عضلات ڈھیلے نہیں ہوتے۔

اسی طرح کچلہ کی زہر سے دوروں کے وقت درانتی نہیں لگتی۔ جبکہ کزاز میں دوروں کے وقت درانتی لگتی ہے۔

علاج

چونکہ کزاز متعفن مادہ سے ہوا کرتا ہے لہذا مریض کو پاک صاف

رکھیں۔ کہیں زخمی ہو تو نیم یا اجوائن کے پانی سے صاف کریں آج کل اس کا شافی علاج اینٹی ٹاک سک سیرم ہے جسے تریاق کزاز کہتے ہیں۔ جب تشخیص ہو جائے تو مریض قریبی ہسپتال میں داخل کرا دیں وہاں اس سیرم کا انتظام ہوتا ہے۔

اگر سیرمی علاج میسر نہ ہو سکے

تو درج ذیل علاج کریں۔

مریض کو فوراً اندھیرے کمرے میں لے جائیں۔ کسی طرف سے روشنی یا چمک کمرے میں داخل نہ ہو۔ نہ شور و غل ہو۔ مریض کو گرم پانی سے غسل کرا دیں تاکہ بیرونی فضلات صاف ہو جائیں۔ قبض ہو تو کسٹر آئل یا گلقند کھلائیں۔ تشنج روکنے کے لئے پوست خشخاش کا جوشاندہ دیں۔

چونکہ سر کی طرف عضلات کا کھچاؤ زیادہ ہوتا ہے لہذا مریض کے سر اور کمر پر تولیہ رکھ کر اس نسخہ کا نطول کریں۔

ھوالشافی پوست ریٹھہ۔ پوست خشخاش۔ اجوائن خراسانی۔ مٹھا تیلیا ہر ایک۔ دس دس گرام پانی تین کلو۔

رات پانی میں بھگو دیں صبح نیم گرم پانی سر اور کمر پر تولیہ رکھ کر نطول کریں۔ فوراً تشنج اور دورے رک جائیں گے۔

اگر تیز بخار ہو اور تشنج ہو رہا ہو تو یہ نسخہ دیں۔

ھوالشافی نوشادر۔ قلمی شورہ۔ آک کا دودھ ہم وزن۔

ترکیب تیاری پہلی ادویہ پیس کر آک کا تازہ دودھ ملا لیں اور آگ پر گرم کریں جب سفید دھواں نکلنے لگے تو اتار کر خشک کر کے پیس کر محفوظ کر لیں۔

ایک رتی سے ۲ رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق گاؤزبان و عرق سونف پلائیں۔

پیچش

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
ڈی سنٹری DESENTERY	زحیر	پیچش

تعارف پیٹ خصوصاً ناف کے ارد گرد مروڑ اور درد ہو کر تھوڑا تھوڑا لیسدار پاخانہ آنے کو پیچش کہتے ہیں۔

اسباب پیچش دو قسم کی ہوتی ہے ایک صادق پیچش دوسری کاذب پیچش۔ صادق پیچش میں آنتوں میں سدہ نہیں ہوتا۔ البتہ آنتوں کی اندرونی جھلی متورم ہوتی ہے لیکن کاذب پیچش میں آنتوں میں سدہ ہوتا ہے جس سے پاخانہ کی حاجت تو بار بار ہوتی ہے لیکن سدہ کی وجہ سے پاخانہ نہیں آتا۔

قانون مفرد اعضا اور پیچش

قانون مفرد اعضا صادق پیچش کو غدی اعصابی تحریک کا باعث تسلیم کرتا ہے جبکہ پیچش کاذب میں آنتوں میں سدہ ہوتا ہے یا غدد جاذبہ فضلات کا اخراج نہیں کرتے یا نہیں ہونے دیتے۔

پیچش کیفیاتی نفسیاتی اور مادی سبب سے ہو جایا کرتا ہے۔ کیفیاتی اسباب میں گرمی خشکی، گرم خشک ماحول، نفسیاتی اسباب میں گرم خشک اغذیہ ادویہ کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے جن سے اگر غدد جاذبہ تیز ہو جائیں تو فضلات کے اخراج رکنے کی وجہ سے کاذب پیچش ہو جایا کرتی ہے۔ جبکہ غدد ناقلہ کے تیز ہونے سے پیچش صادق پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات

پیچش عموماً دفعتاً ہوا کرتی ہے۔ مریض کے پیٹ یعنی ناف کے گرد پہلے ہلکا پھر تیز مروڑدار درد شروع ہو جاتا ہے پھر بار بار پاخانے کی حاجت شروع ہو جاتی ہے۔ پاخانہ کرتے وقت کونتھنا اور زور لگانا پڑتا ہے دن رات میں ۱۰، ۱۵ سے ۲۰، ۲۵ بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ لیکن پاخانہ کی بجائے تھوڑی سی لیس اور جھاگ خارج ہوتی ہے۔ غذائی فضلہ تو شروع کی پانچ دس حاجتوں میں نکل جاتا ہے۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے۔ ویسے ہی درد مروڑ کی شدت ہونے لگتی ہے

مریض کے پاخانہ میں آؤں کے ساتھ ذرا ذرا سا خون بھی لگ کر آنے لگتا ہے۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آنتیں کٹ کٹ کر آرہی ہیں۔ جی متلانے لگتا ہے۔ ابکائیاں شروع ہو جاتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے اب معدہ میں بھی پیچش ہو گی ہے پیشاب کی بھی پیچش شروع ہو جاتی ہے یعنی پیشاب قطرہ قطرہ آنے لگتا ہے۔ پیچش کا صحیح علاج نہ ہونے کی صورت میں پاخانوں میں بلغم اور خون کثرت سے آنے لگتا ہے۔ بخار چڑھ جاتا ہے جس سے مریض نڈھال اور کمزور ہو جاتا ہے۔ آنتوں میں زخم ہو کر چھیچھڑے خارج ہونے لگتے ہیں۔ ٹھنڈے پسینے آنے لگتے ہیں اگر پیچش کی شدید حالت قائم رہے تو ۵، ۶ روز میں مریض مر جاتا ہے۔

اگر صحیح علاج میسر آجائے تو آٹھ دس روز بعد علامات میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ خون اور آؤں آنا بند ہو جاتا ہے۔ پاخانہ میں فضلہ آنے لگتا ہے اگر غذائی بد پرہیزی ہو جائے تو دوبارہ پیچش شروع ہو جاتی ہے

علاج

چونکہ پیچش دو اقسام کی ہیں۔ اول کاذب پیچش جو غدی عضلاتی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے جس میں پاخانہ بالکل نہیں آتا۔ بلغم وغیرہ بھی نہیں آتی ف حاجت بار بار اٹھتی ہے اس لئے اسے غدی اعصابی تحریک میں تبدیل کر دیں۔ یعنی غدد ناقلہ کا فعل تیز کر دیں اس مقصد کے لئے غدی اعصابی ملین، مسہل دے سکتے ہیں۔ کسٹر آئل بھی پلا سکتے ہیں۔ سدہ خارج ہوتے

ہی پیچش ختم ہو جائے گی۔ پیچش کی دوسری قسم صادق پیچش ہے۔ جو غدی اعصابی تحریک کے نتیجے میں پیدا ہوا کرتی ہے یہی خطرناک پیچش ہے۔ اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں انشاء اللہ شفا دے گا۔ اگر اعصابی دوا میسر نہ آئے تو عضلاتی اعصابی غذا دوا بھی دے سکتے ہیں۔ جن سے غدد ناقلہ میں سکون ہو کر فوراً آرام آجاتا ہے۔ درج ذیل نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ھوالشافی زیرہ سفید بریاں۔ زیرہ سیاہ بریاں۔ الائچی خورد ہم وزن

ترکیب تیاری سب کو گھی سے چرب کر کے توے پر بریاں کریں اور پیس کر محفوظ کر لیں۔

افعال و اثرات : اعصابی غدی ہیں۔

مقدار خوراک ½ گرام تا ¾ گرام ہمراہ عرق سونف یا گاؤزبان کے عرق سے کھلائیں دن میں تین بار

ھوالشافی آنولہ خشک کو گھی سے چرب کر کے بریاں کر لیں۔ مقدار خوراک ½ گرام سے ¾ گرام ہمراہ ترش لسی اسی طرح ہلیلہ سیاہ کو گھی لگا کر توے پر بریاں کر کے محفوظ کر لیں۔ ایک ایک ماشہ صبح دوپہر شام ہمراہ ترش لسی۔

ھوالشافی آم کی گٹھلی کا مغز نکال کر پیس کر محفوظ کر لیں ۲، ۲ رتی دن میں تین بار ہمراہ ترش لسی اور اس کا سفوف ناف کے ارد گرد لیپ کریں۔ لگاتے ہی آرام آجائے گا۔

میرا معمول مطب

عام حالتوں میں پہلے کسٹرآئل عمر کے مطابق پلا دیا جاتا ہے۔ پھر اسپغول کا چھلکا دے دیتا ہوں۔ زیرہ سفید اور ہلیلہ سیاہ دو دو تولہ ملا کر کھلاتا ہوں۔ شدید حالتوں میں عضلاتی اعصابی ملین، عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین ملا کر دیتا ہوں۔ دو تین دن کے اندر کل آرام آجاتا ہے۔

عنبر اعضلاتی کھلائی جاتی ہے جس سے غدد ناقلہ میں فوراً سکون ہو کر آجاتا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی مغز گٹھلی آم۔ بیلگری۔ لودھ پٹھانی۔ ہلیلہ زرد۔ ہم وزن۔

سب کو پیس کر محفوظ کرلیں۔ بچوں کو دو دو رتی جوانوں اور بوڑھوں کو ۲، ۳ ماشہ ہمراہ ترش لسی سے کھلائیں۔ غدی عضلاتی کھلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

جمالگوٹہ سے پیچش

قارئین بعض دفعہ حکیم یا طبیب سے جمالگوٹہ کا کوئی ایک مرکب غلطی سے زیادہ مقدار میں کھلادیا جاتا ہے یا بچہ جوان جمالگوٹہ کو پستہ سمجھ کر مغز

نکال کر کھا لیتا ہے جس سے شدید غدی تحریک پیدا ہو جاتی ہے فوراً مروڑ کے ساتھ پاخانے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ آؤں آمیز خون آنے لگتا ہے۔

مریض دستوں اور قے سے نڈھال ہو جاتا ہے۔

علاج

جب معلوم ہو جائے کہ مریض نے جمالگوٹہ کا مسہل یا اصل جمالگوٹہ کھا لیا ہے تو فوراً دہی منگوا کر یا ترش لسی گاڑھی لا کر گلاس بھر بھر کر پلائیں۔ ایک دو بار قے آسکتی ہے اور دو تین مزید پاخانے آسکتے ہیں پھر رک جاتے ہیں اور مریض سکھ کا سانس لیتا ہے۔

سلسل بول

اردو نام مسلسل پیشاب کرتے رہنا عربی نام سلسل بول

تعارف یہ مثانہ کے ضعف کی ایک علامت ہے جس میں مثانہ میں جتنا پیشاب آتا ہے اتنا فوراً خارج ہوتا رہتا ہے

اسباب جاننا چاہیے کہ جب تک مثانہ کے عضلات مضبوط رہتے ہیں اس وقت تک پیشاب مثانہ کی گرفت میں رہتا ہے بد قسمتی سے جب غدی تحریک یا اعصابی تحریک سے مثانہ کے عضلات میں ضعف یا تسکین ہو جاتی ہے تو سلسل بول کی شکائت ہو جاتی ہے

جب غدی تحریک سے سلسل بول کی شکائت ہو تو پیشاب کا رنگ زرد سرخی مائل ہو گا اور قطرہ قطرہ مسلسل نکلتا رہتا ہے کسی قدر جلن بھی ہوتی ہے

اور جب اعصابی تحریک سے تسکین عضلات ہو جائے تو پیشاب کا رنگ سفید ہوتا ہے اور بغیر جلن کے مقدار میں زیادہ آتا ہے

علامات

مریض کو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ اسے پیشاب کی حاجت ہے مگر جب اس کے کپڑے پیشاب کی قطروں سے بھیگ جاتے ہیں تو اسے پتہ چلتا ہے کہ بلا ارادہ پیشاب نکل گیا ہے

مجبوراً مریض عضو تناسل پر کپڑا رکھتا ہے تاکہ جو پیشاب آئے اس میں جذب ہوتا رہے اور کپڑے خراب نہ ہوں عضو تناسل اور خصیے اور ٹانگیں مسلسل پیشاب میں گیلے رہنے سے گلنے سڑنے لگتے ہیں

علاج

اگر سلسل بول کا سبب اعصابی تحریک ہو تو قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات کھلائیں غذا بھی عضلاتی ہی کھلائیں اللہ شفاء دے گا

حب مقوی خاص یہ یسین دواخانہ کا ایجاد کردہ بہترین نسخہ ہے گزشتہ صفحات میں کئی بار دیا جا چکا ہے

معجون اذراقی یہ معجون کچلہ کا دوسرا نام ہے سلسل بول کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے

معجون فلاسفہ یہ قرابادینی مشہور نسخہ ہے سلسل بول کی لئے بے حد مفید ہے

عطاش

اردو نام شدید پیاس لگنا عربی نام عطش مفرط۔ عطاش

تعارف یہ تکلیف اکثر ننھے منے بچوں میں ظاہر ہوا کرتی ہے

اسباب جاننا چاہیے کہ ننھے منے بچوں کا مزاج اکثر اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ہوا کرتا ہے

بعض اسباب اس پر ایسے وارد ہو جاتے ہیں کہ اس کی رطوبت غریزی یکدم کم ہو جاتی ہے مثلاً اگر ننھے منے بچوں کو اس کے مزاج کے خلاف یرقان ہو جائے تو اس کے جسم میں رطوبت غریزی کی پیدائش رک جاتی ہے صفراء و حرارت کا دور دورہ ہو جاتا ہے بچہ ست و کاہل ہو کر پڑا رہتا ہے پاخانہ سفیدی مائل اور پیشاب گہرا زرد سرخ آتا ہے

بعض دفعہ یکدم طبیعت صفراء و حرارت کو خارج از بدن کرنے لگتی ہے جونہی صفراء و حرارت معدہ و امعاء پر گرتا ہے تو معدہ و امعا میں آگ سی لگ جاتی ہے اس آگ کو بجھانے کے لئے بچہ بار بار پانی مانگتا ہے تاکہ معدہ میں لگی آگ کی شدت کم ہو جائے لیکن صفراء کی کثرت و مقدار اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ اس میں کمی ذرہ بھر نہیں ہوتی اس لئے بچہ پیاس کی شدت سے بے چین ہوتا ہے منہ خشک ہونے کی وجہ سے بار بار مانگتا ہے پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی ضرورت سے زیادہ پی لیتا ہے جو اندر جاتے ہی باہر نکل آتا قے آتے ہی پھر پانی مانگتا ہے اگر یہ حالت ایک دو دن قائم رہے تو اکثر بچہ ہلاک ہو جاتا ہے

بعض دفعہ ماں گرمی میں کام کرنے کے بعد چھاتیوں کو سرد

کئے بغیر دودھ دے دیتی ہے جس سے جسم میں حرارت و صفراء بڑھ کر عطاش کی علامت پیدا ہو جاتی ہے

علامات

عطاش میں مبتلا بچہ گھبرایا ہوا ہوتا ہے جس کا منہ خشک ہوتا ہے بار بار پانی مانگتا ہے گلاس یا گھڑے کو دیکھتے ہی اس کی طرف لپکتا ہے اور جب گلاس منہ کے قریب لایا جاتا ہے تو سمجھ دار بچوں کی طرح گلاس پکڑ کر پانی پیتا ہے اور منہ سے گلاس جدا ہوتے ہی رونے لگتا ہے

اگر صفراوی بخار ہو جائے تو بھی پیاس کی شدت ہو جایا کرتی ہے

علاج

اگر عطاش کا سبب صفراء و حرارت کی کثرت ہو تو غدی اعصابی غذا دوا دیں مسل اکسیر اور تریاق کھلائیں صفراء و حرارت کا اخراج ہوتے ہی پیاس بجھ جائے گی

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ھوالشافی الائچی خورد ۵ عدد مرچ سیاہ ۵ عدد عرق سونف ۲.۵ تولہ تینوں کو ملا کر کسی برتن میں کچھ دیر رکھ دیں جب پانی نتھر آئے تو ایک ایک چمچہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلائیں اگر شربت بزوری سے میٹھا کرلیں تو بے حد مفید ہے

چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے غدد و جگر میں تسکین ہو جاتی ہے اس لئے عطاش مفرد میں املی آلو بخارہ کا پانی پلائیں فوراً پیاس کو تسکین دیتا ہے

اگر ماں کے دودھ کی گرمی عطاش کا سبب بنی تو ماں کو شربت بزوری پلائیں یا املی آلو بخارہ پلائیں تاکہ ٹھنڈا دودھ بچہ کو ملے ایک دو دن میں ہی مکمل آرام آجائے گا

اگر کسی تکلیف کے علاج کی دوران عطاش ہو جائے تو وہ دوا بند کر دیں دوا بند ہوتے ہی آرام آجائے گا

مٹی کھانا

نام اردو مٹی کھانا نام عربی جوع الطین

انگریزی Wish For Mudd Eating Or soil eating

اسباب انسان خواہشات کا پتلا ہے جس چیز کی اس کے جسم میں کمی ہو جاتی ہے طبعی طور پر اس کی طلب بڑھ جاتی ہے لہذا اگر انسان میں کیلشیم یا فولاد کی کمی ہو جائے تو وہ مٹی کھانے لگتا ہے

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ہڈیوں کی غذا کیلشیم اور فولاد ہے بعض دفعہ کسی مریض کی غذا میں کیلشیم اور فولاد کی مسلسل کمی ہوتی جاتی ہے عرصہ دراز کے بعد اس کے جسم میں کیلشیم اور فولاد ضرورت

سے بہت ہی کم مقدار میں رہ جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی ہڈیاں کمزور ہونے لگتی ہیں چونکہ کیلشیم اور فولاد ہڈیوں کی طبعی غذا ہے اس لئے ان کی طبعی طلب بڑھ جاتی ہے چونکہ یہ دونوں چیزیں مٹی کا بنیادی جزو ہیں اس لئے مریض مٹی کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے دن میں کئی بار مٹی کھاتا ہے لیکن چونکہ مٹی میں یہ چیزیں بہت ہی کم ہوتی ہیں اس لئے مریض بار بار مٹی کھاتا ہے یا مٹی کھانے پر مجبور ہوتا ہے

علامات

جو مریض مٹی کھاتا ہے اس کے جسم میں کیلشیم کم ہو کر ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں جس کی علامات یہ ہیں

(۱) ہڈیاں پتلی اور کمزور ہونے لگتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے مریضوں کی ہڈیاں ٹیڑھی اور نرم ہو جاتی ہیں

(۲) دانتوں اور داڑھوں کی ہڈیاں کمزور ہو کر ٹوٹ جاتی ہے ہیں

(۳) ناخنوں کی ہڈیاں پتلی ہو کر بیٹھ جاتی ہے ناخن چمچوں کی طرح گہرے ہو جاتے ہیں

(۴) اگر فولاد کی کمی ہو جائے تو ہڈیوں کی سختی جاتی رہتی ہے جس سے ناخن پھٹنے لگتے ہیں تھوڑے سے دباؤ سے ٹوٹ جاتے ہیں

(۵) چونکہ فولاد کا کام جسم میں سرخی بڑھانا اور قائم رکھنا ہے اس لئے ایسے مریض کے جسم میں و خون میں فولاد کم ہو کر سرخی کم ہو جاتی ہے جو شدید حالتوں میں نہائت کمزوری کا باعث بن جاتی ہے جسم

کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے مریض کو اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے میں دشواری ہو جاتی ہے سانس چڑھتا ہے دل گھبراتا ہے

ایک واقعہ

دنیاپور کے حلقہ بجت پوڑ کے نمبردار کی بیگم مٹی کھانے کی عادی تھی عمر ۵۰ سال کے قریب تھی دن میں کئی بار وقفہ وقفہ سے مٹی کھایا کرتی تھی اس کا رنگ بالکل مٹی جیسا پھیکا ہو گیا تھا ذرا سا چلنے سے سانس چڑھ جاتا تھا کھیت جانا اس کے لئے مشکل ہو گیا تھا

میں نے اس سے پوچھا کہ تم مٹی کیوں کھاتی ہو وہ بولی کہ مٹی کھانے سے مجھے سکون ملتا ہے میں نے اسے مٹی کھانے سے رکنے کی ہدائت کی تو اس نے کہا کہ حکیم صاحب آپ مجھے مٹی کھانے سے نہ روکیں کیونکہ اگر ایک دن مٹی نہ کھائی تو میں مرجاؤں گی۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے روکنے کی دوا دے دیں وہ میں کھالوں گی جب مجھے اس کی خواہش نہ رہی تو خود بخود چھوڑ دوں گی

تشخیص مرض

اگر فولاد کی کمی ہو تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اور اگر کیلشیم کی کمی ہو تو غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے

علاج

اگر کیلشیم کی کمی ہو اور غدی تحریک ہو تو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دیں خصوصاً کیلشیم کے مرکبات کھلائیں

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ھوالشافی ان بجھا چونا ۵۰ گرام۔ پانی ایک کلو

ترکیب تیاری دونوں کو رات کو بھگو دیں شام کو نتھرے ہوئے پانی کو چھان لیں

مقدار خوراک دو قطرے سے پانچ قطرے دودھ میں ملاکر تین بار دن میں پلائیں اور اگر شربت بنا کر پلائیں تو اور بھی بہتر ہے

میڈیکل سٹور سے کیلشیم آسٹولین سیرپ مل جاتا وہ بھی پلا سکتے ہیں

اگر فولاد کی کمی کی تشخیص ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دیں قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخے بے حد مفید ہیں

ھوالشافی شربت فولاد

پتری فولاد ۵۰ گرام چینی ۵ کلو پانی اڑھائی کلو

ترکیب تیاری رات کو پتری فولاد پانی میں بھگو دیں صبح چینی ملاکر شربت کا قوام بنالیں

مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ قطرے دن میں تین بار ہمراہ دہی یا ترش لسی

غذا عضلاتی اعصابی کھلائیں جس میں جامن آلو بخارہ فالسے انار سکنجبین بھنے چنے گوشت کریلے بینگن اچار پکوڑے کباب وغیرہ کھلا سکتے ہیں

ھوالشافی آئرین

یہ ایک انگریزی فولاد کا کیپسول ہے

مقدار خوراک بچوں کے لئے نصف نصف کیپسول دن میں دو بار کھلائیں بڑوں کے لئے ایک کیپسول صبح ایک دوپہر ایک شام ہمراہ پانی

بچہ کبھی ماں کے مشابہ کبھی باپ کے مشابہ کیوں؟

یہ سوال دنیا کے عظیم فلاسفر ارسطو سے بھی پوچھا گیا تھا۔ جواب میں ارسطو نے کہا کہ مشابہت کی صورت میں ماں کے تخیلات سے زیادہ زبردست کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ اگر وہ اپنی آنکھوں کو کسی چیز پر لگا دے تو وہ اس کے ذہن کو اس طرح متاثر کر دیتی ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچہ اپنے جسم کے کسی حصہ پر اس چیز کا مظاہرہ رکھتا ہے

متقدمین اطباء نے ارسطو کے اس خیال کی حمایت میں یہ دلیل و روایت پیش کی ہے کہ "اکبر بادشاہ کی والدہ جب حاملہ تھی تو اس نے خوبصورت پھول دیکھا جو اُنکو بے حد پسند آیا وہ اس کا نقش اپنے پاؤں پر اس خیال سے بناتی رہی کہ ایسا ہی پھول اس کے پاؤں پر بھی ہو چنانچہ اکبر بادشاہ جب پیدا ہوا تو اس کے پاؤں کی ہتھیلی پر بالکل اسی پھول کی طرح کا نشان تھا"

اسی طرح بعض عورتیں بامر مجبوری اپنے پیارے اور محبوب خاوند کی وفات کے بعد نئی شادی کر لیتی ہیں ہر وقت اپنے پہلے خاوند کے احسانات اور محبت بھرے واقعات کو یاد کرتی رہتی ہیں اس دوران ایسی عورتوں کو اگر نئے خاوند سے حمل ہو جائے تو بچہ اکثر پہلے خاوند کے مشابہ ہوتا ہے حالانکہ وہ فوت ہو چکا تھا

بالکل اسی طرح جن عورتوں کو اپنے باپ یا بھائی کی محبت اور الفت ستاتی رہتی ہے ان کے بچے بھی نانا اور ماموں سے مشابہت رکھتے ہیں۔

بچے کے جسم پر سے داغ دھبے اور نشانات وغیرہ بنانے میں بھی تخیلات ہی اثر رکھتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور بچہ کی مشابہت

قانون مفرد اعضاء اس سوال کا جواب مخصوص جذبات میں عورت کا مغلوب ہو جانا قرار دیتا ہے جس قسم کے جذبات حمل کے ابتدائی تین ماہ کے دوران عورت میں پائے جائیں گے انہیں کے تحت بچہ کی شکل شباہت ہو گی،

مثلاً جو عورت لذت و مسرت کے جذبات سے سرشار ہو اور اپنے خاوند سے خوش ہو اس کے بچے بچیوں کی شکل ان کے باپ کے مشابہ ہوگی۔

اس کے برعکس جو عورت غصہ اور غمی کے جذبات سے مغلوب ہو اس کا جھگڑا اپنے خاوند یا اس کے رشتہ داروں، بہن بھائیوں یا ماں باپ سے رہتا ہو اور وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتی ہو، وہ دنیا میں اپنا سہارا صرف اپنے ماں باپ بہن بھائیوں یا ماں باپ اور انھیں ہر وقت یاد کرتی رہتی ہو تو ان حالات میں اگر ایسی عورت کو بچہ پیدا ہوگا وہ شکل و شباہت میں اپنی ماں یا نانا یا ماموں کے مشابہ ہوگا۔

ان دونوں صورتوں کے برعکس اگر کسی عورت پر ندامت اور خوف کے جذبات اثر کر جائیں۔ مثلاً عورت کسی خوفناک درندے سے ڈر جائے جن میں شیر، ریچھ، بندر اور سانپ وغیرہ شامل ہیں ان کا خوف عورت کو حمل کے دوران بار بار ستاتا رہے تو ایسی عورت کو عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا کرتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

فرمانِ باری تعالیٰ

شکلوں کے بنانے کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ کو ہمیں مقدم رکھنا چاہیئے۔ ہم تو اندازوں اور تخمینوں یا نظریات کی رو سے بات کرتے ہیں۔

فرمانِ باری تعالیٰ یہ ہے۔

ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ ط

ترجمہ:۔ وہ ایسی ذات پاک ہے کہ تمہاری شکل بناتا ہے ارحام میں جس طرح چاہتا ہے۔

بانجھ پن

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بانجھ پن	عقر عقم	سٹیریلٹی STERILITY

تعارف:۔ نوجوان شادی شدہ عورت کو اولاد نہ ہونا بانجھ پن کہلاتا ہے۔

یادداشت: صحت مند جوڑے کو اولاد نہ ہونا زندگی کی سب سے بڑی ناکامی ہوتی ہے۔ پرانے زمانے سے اب تک تمام قومیں بانجھ پن کی ذمہ داری عورت پر ڈالتے ہیں۔ اور ایسی عورت کو بوجھ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ اکثر ممالک کے ملکی و مذہبی قوانین عاقر یا عقیمہ یعنی بانجھ عورتوں کو حقوقِ زوجیت سے محروم کر دیتے تھے۔

اب بھی مصر، شام، ایران اور ہندوستان میں یہ مرض مذموم و منحوس خیال کیا جاتا ہے اکثر لوگ دوسری شادی کر لیتے ہیں بعض اپنی عاقر بیوی سے نہ صرف محبت کرنا چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اُسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بعض گھروں میں تو اسے ایک نوکرانی سے بھی کم تر سمجھتے ہیں۔

حالانکہ اس بے چاری کا کوئی قصور نہیں ہوتا یا اسے کسی بیماری کی وجہ سے حمل نہیں ہوتا یا خود اس کا خاوند کسی جنسی بیماری کی وجہ سے اس کا ذمہ دار ہوتا ہے

بانجھ پن اور نظریہ مفرد اعضاء

قارئین قانون مفرد اعضا کی نظر میں بانجھ پن نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی علامت ہے بلکہ یہ ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں میاں بیوی میں سے کوئی ایک یا دونوں اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ اولاد پیدا کر سکیں۔

کیونکہ قدرت نے اولاد جیسی نعمت پیدا کرنے کی ذمہ داری میاں بیوی کے تندرست ہونے اور مشترکہ افعال پر رکھی ہے۔

دونوں میں سے کسی ایک میں اہم جنسی خرابی ہو تو اولاد نہیں ہو سکتی۔ اب تحقیقات جدید سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اگر عورت کی طرح مرد میں بھی بعض اہم نقائص پیدا ہو جائیں تو اولاد پیدا نہیں ہو سکتی اور اس کی ذمہ داری عورت پر ڈالنا سراسر ناانصافی ہے

علامات

بانجھ پن چونکہ نہ علامت ہے نہ مرض اس لئے میاں بیوی کو ظاہری طور پر دیکھ کر کسی طرح معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ یہ جوڑا اولاد پیدا نہیں کر سکتا۔ جہاں تک جنسی و جسمانی خرابیوں کا تعلق ہے یہ بھی کوئی خاص اسباب قرار نہیں دیئے جا سکتے کیونکہ جنسی و جسمانی امراض میں مبتلا مریضوں میں بھی کثرت سے اولاد دیکھی گئی ہے۔

مثلاً عورتوں میں حیض کی بے قاعدگی۔ سوزش رحم۔ ورم رحم اور سیلان الرحم وغیرہ اور مردوں میں ضعف باہ، سرعت انزال۔ احتلام جلق اور اغلام باز مریضوں میں بھی اولاد پائی گئی ہے۔ بلکہ بعض ایسے خاندانوں میں کثرت سے بچوں کی پیدائش ہوتی ہے مگر بھی کوئی خاص سبب نہیں بنتی نظر آتی کیونکہ اگر عورت کو ماہواری درست آتی ہو اور اس کے بیضے باقاعدہ بنتے ہوں اور مرد اپنی منی عورت کے جسم میں داخل کر سکتا ہو تو

ہر عمر میں اولاد ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مردوں نے اسی نوے سال کی عمر میں شادی کر کے اولاد پیدا کی ہے

ایک خاص علامت

ایک خفیہ خاص علامت بانجھ پن کے متعلق کہی جا سکتی ہے کہ مرد کی منی کا درست قوام و مزاج ہی اولاد کا ضامن ہو سکتا ہے جو کہ خمیر کے بعد پیدا ہو سکتا ہے۔

اس صورت میں جب منی تیار ہو جاتی ہے تو اس کا قوام غلیظ لیسدار اور رنگت میں سفید زردی مائل جیسے موتئے کے پھول کا رنگ ہوتا ہے اس کی بو خاص قسم کی ہوتی ہے جیسے کستوری بو معلوم ہوتی ہے۔

ایسی منی میں کرم منی پائے جاتے ہیں، جس منی میں یہ صفات نہ پائی جائیں یقیناً ایسی منی میں کرم منی نہیں پائے جاتے اور نہ پیدا ہو سکتے ہیں چونکہ کرم منی نہ ہوں گے لہذا ایسے مرد اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔ چاہے بظاہر صحت کیسی اچھی ہو اور تکلیف بھی کوئی نہ ہو۔ اسی طرح عورتوں کی منی کا قوام بھی درست ہونا ضروری ہے جو مردوں کی منی کے قوام سے قدرے رقیق اور کم لیسدار سفید ہوتا ہے جس میں بیضے پائے جانے ضروری ہیں جو خصیۃ الرحم سے اتر کر قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں پہنچ جایا کرتے ہیں۔

اگر عورت کی منی میں بیضے نہ ہوں اور اس کا قوام درست نہ ہو تو اولاد جیسی نعمت کا حصول مشکل ہے۔

عورتوں میں درج ذیل اسباب کی وجہ سے حمل قرار نہیں پاتا۔

(۱) خلطی اسباب (۲) نفسیاتی اسباب کیفیات کی کمی بیشی (۳) عضوی اسباب

خلطی اسباب

خلطی اسباب میں اخلاط ثلاثہ میں سے کسی ایک کا کم یا زیادہ ہو جانا مثلاً خلط بلغم کی زیادتی کو آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں اگر کسی کھیت میں پانی کھڑا ہو اور اس میں زمیندار بیج ڈال دے اور توقع کرے کہ وہ اُگ آئے گا اور اس کی اچھی فصل ہوگی ناممکن ہے کیونکہ بیج اُگنے کے لئے ہر زمیندار کا ذاتی تجربہ ہے کہ زمین نم دار ہو اور بھربھری ہو تو بیج اُگے گا ورنہ نہیں۔ بالکل یہی صورت عورت کے رحم کی ہے اس کا رحم ایک ایسا کھیت ہے جس کی تیاری ہر ماہ خون حیض آنے سے ہوتی ہے"۔

جس عورت کو خلط بلغم کی زیادتی سے رحم کے اندر رطوبات کی کثرت رہنے لگے جس کا عام اظہار سیلان الرحم (LELICORRHORIA) کی صورت میں بھی ہوتا ہے ایسی عورتوں اکثر حمل نہیں ٹھہرتا۔ اگر ٹھہرتا بھی ہے تو رحم کے اندر جنین مضبوطی سے چسپاں نہیں ہوتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد اخراج پا جاتا ہے۔

اس طرح خلط سودا کی زیادتی سے بھی حمل قرار نہیں پاتا جس کی وجہ یہ ہے کہ رحم کے اندر رطوبات کی اتنی کمی آجاتی ہے کہ رحم ہی خشک ہو جاتا ہے۔ شدید خشکی سے اس کے اندر زخم ہونے شروع ہو جاتے ہیں جس کا اظہار کثرت حیض سے یا ایک ہی ماہ میں کئی کئی بار خون حیض آنے لگتا ہے ایسی صورتوں میں اوّل تو حمل قرار نہیں پاتا اگر قرار پا بھی جاتا ہے تو خون حیض جاری ہونے کے ساتھ ہی جنین خارج ہو جاتا ہے۔

زمین میں ایسی صورت اسوقت واقع ہوتی ہے جب زمیندار زمین کو تو اچھی طرح تیار کرے لیکن بیج ڈالنے کے وقت زمین خشک ہو چکی ہو۔

جبکہ بیج کے اُگنے اور نشوونما پانے کے لئے مناسب حرارت و رطوبت کی ضرورت ہے لہذا کوئی بیج بھی نہیں اُگے گا کاشت کار کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔

اسی طرح صفرا کی زیادتی سے رحم میں حرارت کا اثر زیادہ ہو کر خشکی اور رطوبت کی انتہائی کمی ہو جائے گی اسی طرح تخم انسانی شدید صفراوی رطوبات میں نشوونما نہیں پا سکے گا اس طرح عقر پن قائم رہے گا۔

نفسیاتی اسباب

بانجھ پن کے نفسیاتی اسباب تو شاذ و نادر ہوتے ہیں البتہ بانجھ پن کی وجہ سے کسی نہ کسی جذبہ کی شدت ہو سکتی ہے جن میں جذبہ خوف ہے جو بڑھ کر عورت کی صحت کو برباد و ناکارہ کر سکتا ہے اور پھر یہی جذبہ خوف آئندہ کے لئے مانع حمل کا کام بھی کرتا ہے جیسا کہ بانجھ پن کے تعارف میں بھی بتا چکا ہوں کہ ایسی عورت کو یہ خوف رہنے لگتا ہے کہ اس کا خاوند یا تو اسے طلاق دے دے گا یا دوسری شادی کرے گا۔

کیفیاتی اسباب

کیفیاتی اسباب میں تمام کیفیات (گرمی، سردی، خشکی، تری) کی کمی بیشی شامل ہیں جبکہ ان کا اثر رحم کے اندر شدت کے ساتھ قائم ہو جائے مثلاً جب رحم میں سردی کا اثر بڑھ جائے گا تو رحم شدت سردی سے سکڑ جائے گا اس طرح اس کا منہ سختی کے ساتھ بند ہو جائے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ کرم منی رحم میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔

اسی طرح دوسری کیفیات رحم کو متاثر کرکے حمل میں مانع ہوتی ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ کیفیات ادویہ اغذیہ اشیاء کے استعمال سے بھی بڑھ سکتی ہیں یا کوئی ماحول کی ... سے رحم کو متاثر کر سکتی ہیں مثلاً سرد ماحول یا سرد اشیاء کا کثرت استعمال کسی طرح گرم ماحول یا گرم اشیاء کا کثرت استعمال ان کی زیادتی کا سبب بن سکتا ہے۔

عضوی اسباب

عضوی اسباب میں رحم اور اس کے جرم کی خرابیاں شامل ہیں۔ مثلاً رحم کا چھوٹا ہونا، رحم کا نہ ہونا، فم رحم یا گردن رحم کا مسدود ہونا، خصیۃ الرحم کا کمزور ہونا، رحم کا مل جانا، رحم کا جھک جانا، انقلاب رحم، رحم کی رسولیاں، رحم میں چربی کا بڑھ جانا، قروح رحم، کثرت حیض، عسر الطمث، بندش حیض، ورم رحم، بواسیر رحم، ناسور رحم سیلان الرحم، قاذف نالیوں کا بند ہو جانا جس سے بیضا نئے رحم میں آنے سے قاصر رہے، وغیرہ۔

مردوں کے بانجھ پن کے اسباب

بانجھ پن کے مردوں میں درج ذیل اسباب پائے جاتے ہیں مثلاً خصیتین کا پیٹ میں رہنا، خصیوں کا سکڑ جانا، عضو تناسل کا چھوٹا ہونا، نامرد ہونا، منی کا ناقص ہونا، مثلاً حیوانات منویہ کا ناقص ہونا یا سیال منی میں حیوانات منویہ کا بالکل نہ ہونا وغیرہ

توہمات اور غلط فہمیاں

حمل نہ ہونے کے متعلق اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ان میاں بیوی کے اولاد نہیں ہو سکتی جو ایک ساتھ انزال نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ کہا جاتا ہے کہ جماع کے فوراً بعد عورت کا اٹھ کھڑے ہونا بھی مانع اولاد ہے۔

مرد کا انزال تو ضروری عمل ہے کیونکہ اس سے منی رحم میں پہنچتی ہے لیکن عورتوں کے انزال کا خیال کرنا زبردست غلط فہمی ہے کیونکہ قرار حمل سے عورتوں کے انزال کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ عورتوں کے نطفہ کا تعلق اس کے حیض کے ساتھ ہے اس کی منی کے ساتھ نہیں ہے۔

دلیل اول یہ ہے کہ جن عورتوں کے حیض بند ہو جاتے ہیں ان کو بھی انزال ہوتا ہے مگر حمل قرار نہیں پاتا۔

دلیل دوم یہ ہے کہ جن عورتوں کے ساتھ زبردستی کی جاتی ہے اس میں عورت کا انزال تو رہا ایک طرف ان کی خوشی مرضی اور خواہش بھی شامل نہیں ہوتی بلکہ ان جذبات کے برعکس غصہ، غم اور ندامت کے جذبات کام کر رہے ہوتے ہیں۔

لیکن اگر عورت بالغ اور تندرست ہو تو حمل ضرور ہو جاتا ہے۔ شرط منی کا عورت کے جسم میں داخل ہونا ہے

دوسری وجہ بھی غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ حمل جماع کے فوراً بعد قرار نہیں پاتا بلکہ چوبیس گھنٹوں سے لے کر ایک ہفتہ میں قرار پاتا ہے۔ بعض دفعہ زیادہ وقت میں بھی حمل قرار پاتا ہے کیونکہ مرد کی منی عورت کے جسم میں ہفتہ عشرہ بلکہ دو ہفتہ تک بھی پائی گئی ہے اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ قرار نطفہ سے قبل اٹھ کھڑے ہونا مانع حمل ہے۔

مندرجہ بالا اسباب کی نفی کے لئے یہ دلیل ہی کافی ہے۔

دلیل فرنگی طب نے حرامی بچوں کی جو تجارت شروع کی ہے وہ اسی اصول پر قائم ہے۔ یعنی فرنگی سائنس دانوں نے اپنے ملک کے لوگوں کی منی کو شیشے کی ٹیوبوں میں بند کرکے دوسرے ملکوں میں بھیجتے ہیں۔ جو یہاں اگر عورتوں کے رحم میں پچکاریوں کے ذریعہ داخل کردی جاتی ہے جس سے اکثر حمل قرار پاجاتا ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے یہ دوا ہے اور علاج ہے

بعض شریف ڈاکٹر اور نرسیں اکثر اس حقیقت کا اظہار عورتوں سے بھی کردیتی ہیں لیکن خود غرض مند عورتیں اپنے خاوند کو اس غلط عمل سے آگاہ نہیں کرتیں۔

لہذا بانجھ پن کے علاج میں جو ہسپتالوں اور نرسوں سے کرایا جائے خاوندوں کو تسلی کرلینی چاہیئے کہ رحم میں فرنگی نطفے تو نہیں ڈالے جاتے۔

ایک طرف یہ عمل اسلامی شریعت کی رو سے ناجائز ہے دوسرے فرنگی حرامی بچوں کی ہمارے ملک و قوم میں کثرت ہوجائے گی۔

اسی طرح فرنگی حرامی خون کے گندے اجزا پرورش پائیں گے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ہمارا ملک اسلامی اور دینی ہے جس میں شریعت اسلامی پر عمل کیا جاتا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان حرامی بچوں کی تجارت ختم کردے۔

یادداشت کسی قسم کا مجرب نسخہ جاننے سے پہلے ہر معالج کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ یہ جانے کہ حمل کب اور کس کیفیت میں ہوتا ہے

سو جاننا چاہیئے کہ حمل اس وقت ہوتا ہے جب رحم کے عضلات کیمیائی طور پہ تحریک میں آجائیں دوسرے لفظوں میں رحم کی قوت ماسکہ اعتدال پر ہو اور اس کے عضلات میں ہلکی ہلکی کیمیائی تحریک شروع ہوجائے یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضا

میں حمل کی ابتدا عضلاتی تحریک سے اور جنین کی نشوونما غدی تحریک سے اور وضع حمل اعصابی تحریک سے تسلیم کیا گیا ہے۔

یہاں اس بات کا جاننا بھی ضروری ہے کہ مردوں کا مزاج عضلاتی اور عورتوں کا مزاج غدی ہوتا ہے چونکہ حمل عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے جو عورتوں کے طبعی مزاج سے بالکل مختلف ہوتا ہے لہذا جونہی عورت کو حمل قائم ہوتا ہے اس کے بال بال میں عضلاتی تحریک دوڑنے لگتی ہے۔ نئے مزاج اور کیفیت سے اس کے جسم میں ایک ہیجان برپا ہوجاتا ہے کبھی دل گھبراتا ہے کبھی چکر آتے ہیں کسی کو ابکائیاں شروع ہوجاتی ہیں بعض عورتیں تو اس قدر متاثر ہوتی ہیں کہ قریب المرگ ہوجاتی ہیں کسی کو قئیں شروع ہوجاتی ہیں۔ بعض عورتیں جو قریب المرگ ہوجاتی ہیں انہیں بچانے کے لئے حمل گرانا پڑتا ہے۔

مندرجہ بالا علامات میں چونکہ ابھی اعصابی اثر شامل ہوتا ہے لہذا معالج کو چاہیئے کہ وہ مریضہ کو مقوی عضلات ادویا غذیہ اشیا کھلائے جن میں ترش اشیا زیادہ مؤثر رہتی ہیں ان کے استعمال سے ایک تو دل میں تقویت آجاتی ہے دوسرے کھائی ہوئی غذا بذریعہ قے خارج نہیں ہوتی تیسرے جنین مضبوطی سے رحم میں چسپاں ہوجاتا ہے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان اشیاء کی کثرت استعمال سے ۹۰٪ اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

چونکہ قانون مفرد اعضاء میں حمل قائم ہونے کے لئے رحم کے عضلات کے افعال کا اعتدال تسلیم کیا گیا ہے لہذا معالجوں کے لئے درج ذیل صورتیں مشکلات پیدا کرسکتی ہیں جن کا جاننا ان کے لئے ضروری ہے مثلاً ایک مریضہ عضلاتی غدی تحریک میں مبتلا ہے معالج کے لئے یہ پریشانی ہوسکتی ہے کہ اسے تو پہلے ہی عضلاتی تحریک ہے اب اس کے عضلات کا اعتدال کیسے قائم کیا جائے۔

اسی طرح ایک مریضہ کو غدی عضلاتی یا غدی اعصابی تحریک ہے اس کے عوارضات کو کس طرح اعتدال پر لایا جاسکتا ہے۔ بالکل یہی صورت اعصابی تحریک کی مریضہ میں پیش آسکتی ہے۔

بس جاننا چاہیئے کہ ہر مریضہ کو عضلاتی اعصابی مقویات ہی نہ دیں بلکہ اول تشخیص کریں کہ اسے اس کے کونسے مفرد عضو کی تحریک کی وجہ سے حمل قرار نہیں پا رہا جب یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں عضو میں تحریک ہے تو قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق اس کے بعد والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں مثلاً ایک مریضہ عضلاتی غدی تحریک میں مبتلا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تک ہے اگر اس میں حرارت کی کمی اور خشکی کی زیادتی محسوس کریں تو مریضہ کو غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ کھلائیں اور اگر اس میں خشکی اور گرمی کا اضافہ دیکھیں تو غدی اعصابی ادویہ کھلائیں ان سے فوراً ہی سوزش عضلات رفع ہو جائے گی نتیجہ یہ ہوگا کہ عضلات کا اعتدال قائم ہو کر قرار حمل میں مدد ملے گی۔

اسی طرح اگر کوئی مریضہ غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تحریک میں مبتلا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کے عضلات کا اعتدال قائم کرنے کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ کھلانی پڑیں گی چونکہ ان ادویہ اغذیہ سے عضلات کی تحلیل ختم ہو کر ان میں تسکین اور مفرح صورت پیدا ہو جائے گی یہی ادویہ اغذیہ اس کے لئے معین حمل ہوں گی

عقر پن کی مریضہ کیلئے ایک اہم ہدایت

یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ فعل مباشرت کے بغیر حمل قائم ہونا ناممکن ہے لیکن بغیر ضرورت مباشرت کرنا (سوائے حصول لذت کے) نقصان رساں ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مباشرت کب کی جائے جس سے حمل قائم ہو سکے۔

سو جاننا چاہیئے کہ مرد اس وقت اپنی عورتوں کے پاس جائیں جب ان کو بغیر چھیڑ چھاڑ اور بغیر خیال کے انتشار ہونے لگے اور اس کے جسم میں لہریں اور جوش اٹھنے لگے۔ اگر یہ صورت کسی آدمی میں روزانہ یا دو دن یا ہفتہ یا مہینہ بعد پیدا ہو تو فعل جماع ادا کرے ورنہ اگر وہ ایسے ہی حصول لذت کے لئے جماع کرتا رہا تو نہ اس کی منی پختہ ہو گی اور نہ ہی اس کی صحت قابل رشک رہے گی۔

بالکل یہی صورت عورتوں میں پائی جاتی ہے خاص کر ان عورتوں کے لئے ضروری اور اہم ہے جنہیں مدت تک حمل نہ ہوا ہو۔

ایسی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اس وقت اپنے خاوندوں کے پاس جائیں جس وقت بغیر چھیڑ چھاڑ اور بغیر خیال کے انتشار ہونے لگے اور ان کے جسم میں لہریں اور جوش اٹھنے لگیں۔ اور ان کے رحم سے لیسدار مادہ خارج ہونے لگے انہیں اس وقت رحم میں بار بار دغدغہ محسوس ہوا۔ مغلوب الشہوت ہو، جماع کرانے کے لئے بے چین ہو جائے، نیند نہ آئے وغیرہ اس قسم کی علامات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب رحم باردار ہونے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے بلکہ رحم منی کو حاصل کرنے کے لئے بار بار باہر کی طرف حرکت کرتا ہے۔

ایسے موقع پر اگر جماع کیا جائے تو اس کا سب سے بڑا اثر عورت پر پڑتا ہے

ایک تو اسے ایسا سکون ملتا ہے کہ گہری نیند سوتی ہے اور ہر قسم کی بے چینی رفع ہو جاتی ہے دوسرے اس سے حمل قائم ہو جاتا ہے۔

دوبارہ ذہن نشین کریں کہ بار بار اور کثرت جماع سے حمل قائم نہیں ہوتا بلکہ رحم کو بار دار ہونے کے لئے تیار ہونا ضروری ہے خود لذتی یا چھیڑ چھاڑ اور موقع بے موقع جماع کرانے سے لذت تو ضرور حاصل ہو گی لیکن حمل قائم نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ جن عورتوں کو حمل ہوا کرتا ہے اور بچے جنتی ہیں انہیں بھی ہر جماع میں حمل قائم نہیں ہو سکتا بلکہ حمل تو اس وقت ہی ہوتا ہے جب ان کا رحم نطفہ قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے

علاج

بانجھ پن کے اصل اسباب مرد و عورت دونوں میں تلاش کرنے چاہئیں اگر دونوں میں نقائص ہوں دونوں کا علاج کریں اگر دونوں میں سے کسی ایک میں قابل اصلاح نقائص ہوں تو اس کے نقائص دور کریں انشاء اللہ وہ ضرور اولاد جیسی نعمت سے بہرہ ور ہوں گے۔

عورتوں میں اگر رحم بند ہو جو صلابت رحم اور سددوں کی وجہ سے ہو جایا کرتی ہے جو رحم میں تسکین غدد سے ہوا کرتی ہے اسی طرح قاذف نالیوں کا بند ہونا بھی غدی تسکین سے ہوا کرتا ہے۔ رحم میں رسولیاں ہونا بھی غدی تسکین کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور رحم میں ترش رطوبت کا ترشح بھی عضلاتی تحریک اور غدی تسکین کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور خصیۃ الرحم میں بیضے نہ بننا اور رحم میں نہ ٹھہرنا کا سبب عضلاتی تحریک ہوتا ہے۔ ان سب کا سبب جو عضلاتی تحریک اور غدی تسکین ہوتا ہے لہذا ایسی عورتوں کے غدد میں تحریک تیزی کا پیدا کرنی چاہیئے جس سے فوراً رحم کے سددے، صلابت، رسولیاں، قاذف نالیوں کا بند ہونا اور ترش رطوبت کا پایا جانا ختم ہو جائے گا۔

اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں قانون مفرد اغذیہ

کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی و غدی اعصابی غذا دوا تحریک کے مطابق استعمال کرائیں اللہ مراد پوری کرے گا۔

رحم کا ٹل جانا، انقلاب رحم اور رحم کا ورم وغیرہ کا علاج دستکاری اور دوا غذا سے کرائیں

یہ حقیقت ذہن نشین کرلیں کہ بانجھ پن اور استقرار حمل کے لئے اصل اسباب دور کرنے کے ساتھ ساتھ ضعف رحم کو مدنظر رکھ کر مقوی رحم ادویہ استعمال کرائیں دراصل تقویت رحم میں حرارت پیدا کرنے سے ہوتی ہے اس مقصد کے لئے مقوی غدی عضلاتی دوا مفید ہو سکتی ہیں

هوالشافی

شنگرف	جائفل	پتہ مگرمچھ	{ اگر پتہ مگرمچھ نہ ملے تو پتہ مچھلی حاصل کریں }
۱ تولہ	۳ تولہ	۴ تولہ	

ترکیب تیاری

اول شنگرف و جائفل کو کھرل کریں پھر پتہ مگرمچھ ملا کر ایک گھنٹہ کھرل کرکے حب بقدر نخود بنائیں اور دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں

اگر سیلان الرحم ہو تو عورت زیادہ موٹی ہو، رحم ٹل جاتا ہو، مریضہ کی نبض انتہائی سست ہو۔ اس کا قارورہ سفید اور کثرت سے آتا ہو وغیرہ علامات میں مبتلا عورتوں کے لئے نہایت مفید ہیں اور معین حمل ہیں۔

هوالشافی:۔ مصبر، مرمکی، چند بدستر، حرمل ہر ایک ہم وزن، حب بقدر قابلہ چنے تیار کرلیں۔ اور ساتھ ہی ایک انچ کے شافے تیار کرلیں جن کی شکل یہ ہو 

افعال و اثرات

نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی عضلات نسخہ ہے مندرجہ بالا علامات کے لئے لاجواب ہے بوقت ضرورت ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں، اگر حیض بند ہو یا حیض کم آتا ہو لیکن درد

نہ ہوتا ہو تو دائی کی مدد سے ایک شافہ صبح ایک شام رحم کے منہ میں رکھوائیں ،

نوٹ :- گولیاں عام دنوں میں بھی کھلاتے رہیں البتہ شافے حیض کے دنوں سے ایک ہفتہ قبل رکھوانا شروع کردیں تاکہ رحم میں خون کا دباؤ بڑھ کر حیض جاری ہو جائے

خشکہ

ہوالشافی، دودھ بچھانی ، مائیں ، پھٹکڑی ، مازو ، پوست انار ، [illegible] اقاقیہ ، سپاری ، ہر ایک ہم وزن باریک کر کے محفوظ کرلیں ،

افعال و اثرات

عضلاتی اعصابی مقوی ہے حابس رطوبات ہے جن عورتوں کو سیلان الرحم اور کثرت رطوبات کی وجہ سے حمل نہ ہوتا ہو ان کے لئے آبِ حیات سے کم نہیں ہے

طریقہ استعمال

خشکہ کا سفوف ۶ ماشہ ململ کی پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں چند دنوں کے اندر عورت حمل بار کرہ ہو جائے گی اگر اس کے استعمال کے ساتھ مندرجہ بالا جند بدستر والا نسخہ کھانے کے لئے دیا جائے تو بہت جلد حمل قائم ہو جاتا ہے .

دیگر مجربات

ہوالشافی :- کونین سلفاس ، ہینگ ، سنبل الطیب ، طباشیر ، حب جند بدستر ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود تیاری ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

ہوالشافی :- غاریقون ، شحم حنظل ، صبر سقوطری ، تارا میرا ، ہر ایک ہم وزن پانی کی مدد سے حب بقدر نخود بنائیں .

مقدار خوراک :- ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اگر کمی خون ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں .

ہوالشافی :- ہلیلہ سیاہ ۸ حصہ کشتہ کچلا ۱ حصہ ، فولاد کا کشتہ ۱ حصہ ، حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی دن میں چار بار دیں کمی خون درد اور تشنج روکنے کے لئے اعلیٰ درجہ کا نسخہ ہے ،

حب صابر و حب مقوی خاص

حب صابر اور حب مقوی خاص جو ہمارے مجرب المجرب نسخہ جات ہیں ، ماہنامہ قانون مفرد اعضاء اور رہبر نظریہ اعضاء ، دمجربات قانون مفرد اعضا میں درج ہیں بنا کر استعمال کرا سکتے ہیں .

ترکیب استعمال

اگر مریضہ کو قبض ہو تو دونوں ایک ایک گولی دن میں چار بار ورنہ صرف حب مقوی خاص دن میں چار بار کھلائیں ، چند دنوں کے اندر دورے ختم ہو جاتے ہیں .

غذا :- صبح ، کشمش ، انڈہ ، موسنگ پھلی ، مربہ آملہ ، ہلیلہ یا سیب ، یا بھنے ہوئے چنے کھا کر قہوہ پی لیں ،

دوپہر :- کوئی گوشت ، کوئی ساگ ، کوئی اچار ، پکوڑے ، ٹماٹر ، بینگو ، چنے کی دال مسری کی دال ، آلو چھولے ، دہی بھلا ، پھلوں آم ، انار ترش ، سیب ، جامن وغیرہ

شام :- صرف قہوہ پلائیں ، اگر شدید بھوک لگے تو دوپہر کا سالن یا کشمش اور مونگ پھلی حب نشا کھلا کر قہوہ پلا دیں .

ایک اور مجرب نسخہ

ھوالشافی، جوزبوا، مائیں خورد، پھٹکڑی بریاں، پوست انار، ہر ایک ہم وزن سفوف اور شلفے بنالیں،

مقدار خوراک ۲،۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ شافہ ایک صبح ایک شام بعد طہر استعمال کریں،

مندرجہ بالا نسخہ جات تو کئی مفردات پر مشتمل ہیں درج ذیل نسخہ صرف مفرد دوا پر مشتمل ہے اعصابی تحریک کی مریضہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی، برادہ ہاتھی دانت خالص حاصل کرکے سفوف مثل سرمہ کرلیں بوقت ضرورت ۲،۲ ماشہ دن میں چار بار کھلائیں اور اسی کا فرزجہ کریں۔

مندرجہ بالا نسخہ جات تو اعصابی تحریک کی بانجھ عورتوں کے لئے ہیں اب عضلاتی تحریک کی عاقرہ عورتوں کے لئے نسخہ جات درج کئے جاتے ہیں،

ہوالشافی، مرمکی، نوشادر، ہم وزن پیس کر دو دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ دودھ چائے کھلائیں۔ اگر اس نسخہ میں ہلدی اور گوندکیکر ہم وزن ڈال شلفے بنالیں، تو بعد طہر دن کو استعمال کرائیں کم از کم ایک ہفتہ ضرور شافے رکھائیں اور پھر مرد کے پاس جائیں، انشاء اللہ حمل ہو جائے گا۔

ہوالشافی، اسگند، فلفل دراز، زنجبیل، زرکچور، ہلدی، اجوائن، ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کرکے تین تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ چائے کھلائیں

افعال و اثرات غدی اعصابی محرک ہے عضلاتی تحریک کو توڑنے کے لئے لاجواب ہے خاص کر ان عورتوں کو زیادہ مفید ہے۔

جنہیں کئی بار یا بے قاعدہ خون آتا ہو۔

شافہ

ھوالشافی، گھی ۲ تولہ، ہلدی ۲ تولہ، ریوند خطائی ۲ تولہ، ہر ایک ہم وزن،

ترکیب تیاری پہلے گھی کے علاوہ ادویہ کو باریک کریں پھر گھی کو سلور کی پیالی میں گرم کریں اور سفوف ڈال دیں سرد ہونے پر ایک تولہ دوا ایک پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھوائیں اندام نہانی اور رحم کی سوزش تحلیل ہو جائے گی جس سے فوراً حمل قائم ہو جائے گا۔

غدی تحریک کی عاقرہ عورت کیلئے یہ نسخہ جات ہیں

ایسی عورتوں کو اکثر رحم میں سوزش ہوتی ہے پیشاب جل کر آتا ہے اکثر لیکوریا بھی جلن کے ساتھ آتا ہے۔ بعض سوزاک میں مبتلا ہوتی ہیں۔ خون حیض کھل کر نہیں آتا اور بعض نوجوان عورتوں کو حیض کے دوران اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ غشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

(۱) ہوالشافی ہے، موصلی سفید و سیاہ، گوگھرو، تخم اٹنگن، پوست بیخ سنبھل، کتیرہ ثعلب مصری، ہر ایک ہم وزن ہے

مقدار خوراک تین تین ماشہ دن میں چار بار ہمراہ دودھ کھلائیں۔

(۲) ھوالشافی، اسگند، ناگ کیسر، پوست گوندا، ہر ایک ہم وزن سفوف کرلیں، اور بوقت ضرورت تین تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ گرم دودھ۔

بانجھ پن اور استقرار حمل نہ ہونا

بانجھ پن میں تو زندگی بھر حمل قرار نہیں پاتا۔ لیکن بعض دفعہ بعض عورتوں کو ایک دو بار حمل ہوتا ہے پھر حمل قائم نہیں ہوتا۔

ایسی عورتیں استقرار حمل کے لئے پریشان رہنے لگتی ہیں۔ دائیوں نرسوں، ڈاکٹروں پیروں فقیروں کے پاس جاتی ہیں اور جلد سے جلد حمل قائم کرانے کی کوشش میں رہتی ہیں لیکن وہ اصل اسباب کی طرف دھیان نہیں دیتیں۔

جاننا چاہیئے رحم کی مثال ایک کھیت کی ہے جس کی زمین میں پانی کے ساتھ ساتھ ایک خاص قسم کی تیاری کرنی پڑتی ہے۔ کھیت کی زمین میں جس قدر تیاری ہوگی اس قدر اس میں بیج کے استحکام و سرعت اور عمدگی سے پیداوار ظاہر ہوگی۔

یہ ظاہر ہے کہ ہر زمین کھیت نہیں ہوتی۔ بلکہ کھیت کے لئے زمین تیار کی جاتی ہے کوئی چٹان و سڑک اور پامال راہ کبھی کھیت نہیں بن سکتے۔ چٹیل میدان اور خشک زمین بیج کو موقع ہی نہیں دیتی کہ اس کا تعلق زمین سے قائم ہو جائے جو خداوند کریم نے فلاح کے لئے مقرر کیا ہے

اسی طرح مانع حمل ادویہ رحم میں وہی صورت پیدا کر دیتی ہیں جو چٹیل اور خشک زمین کی ہوتی ہے جس میں زندگی اور نمو کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ مانع حمل ادویہ کا استعمال نہ صرف عورت کی زندگی اور نمو کو بہت جلد ختم کر دیتا ہے بلکہ اس کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہیں ان کو اکثر دوبارہ اولاد نہیں ہوتی اگر کسی جدوجہد سے ہو بھی جائے تو زندہ نہیں رہ سکتی اگر ایسی اولاد زندہ بھی رہے

تو وہ خود اولاد کے قابل نہیں ہوتی۔

اسی طرح جو عورتیں حمل گرا دیتی ہیں ان کو بھی اکثر استقرار حمل نہیں ہوتا۔ اگر ہو جائے تو فوراً گر جاتا ہے یہ سلسلہ اکثر عورتوں میں عمر بھر قائم رہتا ہے۔ گویا فطرت کی تعزیریں بہت سخت ہیں۔ قانون قدرت ایک منٹ کے لئے رعایت نہیں کرتی۔

جو لوگ کسی بھی رنگ میں صحت پر ظلم کرتے ہیں۔ یا کھانے پینے میں بے اعتدالی کرتے ہیں وہ قانون فطرت کے رد عمل کی سزائیں بھگتے پھرتے رہیں۔

ایک اہم راز

قارئین یہ اہم راز ذہن نشین کر لیں کہ مرد کی صحت کا معیار اس کی قوت باہ کا صحیح ہونا ہے اور عورت کی صحت کا معیار اس کی ماہواری کا باقاعدہ ہونا ہے گویا جنسی اعضاء مرکز صحت و زندگی اور نمو و فلاح ہیں۔

جیسے اگر ایک درخت کی جڑیں مضبوط ہیں تو وہ مضبوطی سے قائم رہے گا۔ بالکل یہی حالت انسانوں میں پائی جاتی ہے۔

جس انسان کا مرکز صحت یا جڑ ختم ہو جائے اس کا سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔

یہ بات پھر ذہن نشین کر لیں کہ بانجھ پن کسی زنانہ مردانہ مرض کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور استقرار حمل میں دیری صرف ضعف رحم سے ہوا کرتا ہے۔

لہذا بانجھ پن میں مردانہ و زنانہ مخصوص اسباب دور کریں اور استقرار حمل میں ضعف رحم یعنی سستی رحم کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

ضعف و سستی رحم۔ رحم میں حرارت پیدا کرنے سے ہوتی ہے لہذا استقرار حمل کیلئے پچھلے صفحہ پر نسخہ درج کر دیا گیا ہے اگر اس کے اجزاء میسر نہ آسکیں تو کوئی غذائی عضلاتی

یا عضلاتی غدی نسخہ کھلا سکتے۔

بانجھ پن کے خفیہ اسباب کا علاج

بانجھ پن کے خفیہ اسباب یہ ہیں۔ کہ مرد کی منی میں جراثیم پیدا نہ ہوں اور عورت کی منی میں بیضہ انثیٰ (عورت کا انڈا) نہ بنتے ہوں۔

اگر میاں بیوی میں کوئی ایک ایسے سبب میں مبتلا ہو تو اسے دور کریں ورنہ تمام کوششیں بے کار ثابت ہوں گی۔

مرد کی منی میں جراثیم منویہ کا پیدا نہ ہونا

قارئین نوجوان مرد جب اپنی جوانی مکمل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب اس نے بچپن کا اعصابی مزاج چھوڑ کر جوانی کا عضلاتی مزاج حاصل کر لیا ہے اور اب وہ اپنی مثل پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

اس کی منی اس عمر میں کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور مزاج میں ترشی کی وجہ سے اس میں جلد جلد خمیر پیدا ہوتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں جراثیم منویہ پیدا ہوتے رہتے ہیں بدقسمتی سے بعض دفعہ مرد میں ضرورت کے مطابق ترشی قائم نہیں رہتی بلکہ اس میں کمی بیشی ہو جاتی ہے جس سے منی میں خمیر (فرمن ٹیشن) پیدا نہیں ہوتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ پوری مقدار میں منی کی پیدائش ہوئی ہے اور نہ اس میں جراثیم منویہ پیدا ہوتے ہیں اگر چند ایک پیدا ہو بھی جائیں تو ہلاک ہو جاتے ہیں یا اتنے کمزور ہوتے ہیں کہ رحم میں جا کر نشو و نما نہیں پا سکتے۔

علاج :- معالج کا اہم کام یہ ہے کہ مرد کا صحیح مزاج واپس لانے کی کوشش کرے

اگر منی کی پیدائش کم ہے تو پہلے منی کی پیدائش بڑھائے اگر منی کا قوام پتلا یا زیادہ گاڑھا ہے تو اسے درست کرے

منی کا قوام پتلا ہونے کے اسباب اور ان کا علاج

منی کا قوام غدی اعصابی یا اعصابی عضلاتی تحریکوں کی وجہ سے پتلا ہو جایا کرتا ہے جن کے اسباب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً غدی تحریک سے منی پتلی ہو تو صفرا و حرارت کی زیادتی ہوتی ہے اسے درست کرنے کے لئے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلانی پڑتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی نسخہ جات اس مقصد کیلئے بے حد مؤثر اور مفید ہیں۔

اگر منی کا قوام اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک کی وجہ سے پتلا ہو جائے تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی کا غذا دوا استعمال کرائیں انشاء اللہ چند دنوں میں منی کا قوام غلیظ ہو کر خمیر پیدا ہو کر جراثیم منویہ بھی پیدا ہو جائیں گے اور مرد اپنی مثل پیدا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

عورت کی منی میں بیضہ انثیٰ نہ بننا

قارئین ہر نوجوان مرد جانتا ہے کہ جب وہ پندرہ سولہ سال کا ہوا تھا اس کے پستان پہلے سے کچھ بڑے ہو گئے تھے لیکن عضلاتی مردانہ مزاج میں آنے کی وجہ سے اس کے پستان سکڑ گئے۔

بالکل اسی طرح تیرہ چودہ سال کی لڑکی کے پستان بھی بڑھنا شروع ہوتے ہیں جوں جوں اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے اس کے پستان بڑھ کر گول ہو جاتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اعصابی مزاج تبدیل ہو کر غدی عضلاتی مزاج بن جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسے ہر ماہ ماہواری یا خونِ حیض آنے لگتا ہے اس کے خصیۃ الرحم منی بنانے لگتے ہیں جو ضرورت کے وقت قاذف نالیوں کے راستے سے رحم میں داخل ہوتے ہیں

یادداشت یہاں اس بات یا حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ جن دنوں میں عورت کو خونِ حیض آتا ہے اِن دنوں کے دوران اس کے جسم میں ترشی کا اثر زیادہ ہوا کرتا ہے لہٰذا انہیں دنوں کے دوران عورت کے خصیۃ الرحم منی زیادہ بناتے ہیں اور انہیں دنوں کے دوران بیضے زیادہ بنتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ حیض کے فوراً بعد عورت جماع کی خواہش مند ہوتی ہے اور انہیں دنوں کے دوران اکثر حمل قائم ہوا کرتا ہے۔

بدقسمتی سے بعض دفعہ عورت کا غدی عضلاتی مزاج قائم نہیں رہتا جس سے نہ صرف حیض میں بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے بلکہ عورت کی منی میں بیضے بننے بند ہو جاتے ہیں اس کی وجہ عورت میں اعصابی تحریک یا عضلاتی تحریک ہوا کرتی ہے

علاج: معالج کو چاہیے کہ عورت کا صحیح مزاج واپس لانے کی کوشش کرے اگر اعصابی تحریک ہو تو عضلاتی غذا دوا کریں۔ اور اگر عضلاتی تحریک شدید ہو جائے تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں انشاء اللہ حیض باقاعدہ آنے لگے گا اور اس کی منی میں بیضے بھی بننے شروع ہوں گے اس طرح وہ اپنی ہم مثل بھی پیدا کرنا شروع کر دے گی۔

مندرجہ بالا نسخہ جات کے علاوہ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا سے نسخہ جات تحریک کے مطابق بوقت استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

کیا حیوانات منویہ کی تعداد ضرورت کے مطابق پیدا کی جاسکتی ہے

اس سوال کا جواب اصولی طور پر کسی طبی کتب میں نہیں دیا گیا البتہ مجربات ضرور ملتے ہیں لیکن وہ بھی کسی اصول کے تحت ترتیب نہیں دیئے گئے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حیوانات منویہ کب اور کیسے پیدا ہوتے ہیں قانون مفرد اعضاء میں اس کا ٹھوس جواب موجود ہے۔

حیوانات منویہ کب اور کیسے بنتے ہیں

یاد رکھیں اس کائنات میں جراثیم سے لے کر بڑے بڑے حیوانات کی پیدائش کا سبب مخصوص قسم کی رطوبات میں خمیر ہے۔

قانون فطرت ہے کہ جب تک کوئی سیال مادہ مخصوص قوام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مخصوص وقت تک نہ ٹھہرے اور اس میں خمیر پیدا نہ ہو تو اس کے اندر کسی قسم کے جراثیم پیدا نہیں ہو سکتے لہٰذا جراثیم کی پیدائش کے لئے رطوبات کا کسی مقام پر کچھ دیر ٹھہرنا مخصوص قوام حاصل کرنا اور اس میں خمیر پڑنا شرط ہے یاد رکھیں اگر رطوبات خشک یا زیادہ رقیق ہو جائیں تو ان میں ٹھہرنے سے بھی خمیر نہیں پڑ سکتا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اس میں جراثیم پیدا نہیں ہو سکتے۔

منی میں جراثیم کیسے پیدا ہوتے ہیں

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ جراثیم بننے کے لئے رطوبات کا مخصوص قوام اور ان میں

خمیر پڑنا ضروری ہے یہ حالت ان مردوں میں واقع ہوا کرتی ہے جن کی تحریک اعصابی ہو یا عضلاتی۔

اعصابی تحریک کے مریض کی منی مقدار میں تو زیادہ ہوگی لیکن اس کا قوام رقیق ہوگا جس میں خزانہ منی میں ٹھہرنے سے اس وقت تک خمیر پیدا نہیں ہوگا جب تک اس کا قوام غلیظ نہ ہوگا یہ صورت اسی وقت تک ناممکن ہوتی ہے جب تک اس میں عضلاتی تحریک پیدا نہ کی جائے۔ چونکہ ایسے مردوں میں مسلسل اعصابی تحریک قائم ہوتی ہے لہٰذا ان کی منی میں جراثیم پیدا ہی نہیں ہوتے جس وجہ سے ایسے لوگ اولاد سے محروم رہ جاتے ہیں۔

عضلاتی تحریک کے مردوں میں رطوبات ہی خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان کی منی ایک تو مقدار میں نہایت قلیل ہوتی ہے دوسرے اس کا قوام انتہائی غلیظ ہوتا ہے اس طرح ان کی منی میں خمیر پیدا نہیں ہوتا۔ خمیر نہ پڑنے کی وجہ سے جراثیم منویہ بھی پیدا نہیں ہوتے اس لئے ایسے مردوں کے اولاد پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں نے جراثیم منویہ کے پیدا ہونے کے متعلق ایک اصول اور قانون فطرت تحریر کر دیا ہے اس کے تحت ہر مرد میں جراثیم منویہ حسب منشا پیدا کئے جا سکتے ہیں اور مغموم و مایوس گھروں کو آباد کیا جا سکتا ہے۔

ضرورت کے مطابق قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے مجربات استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ نئے نسخہ جات کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

متقدمین اطباء بقراط کا ایک قول نقل کرتے ہیں کہ منی کا کل مادہ دماغ

سے آتا ہے جو براہ ان دو رگوں کے جو دونوں کانوں کے پیچھے ہیں دماغ سے منی ان میں اترتی ہے پھر ان رگوں سے نخاع یعنی حرام مغز میں اترتی ہے پھر نخاع سے گردوں میں آتی ہے پھر گردوں سے ان رگوں میں آتی ہے جو کہ انثیین تک آتی ہیں لہٰذا اگر کان کے پیچھے کی دونوں رگیں کاٹ دی جائیں تو نسل منقطع ہو جاتی ہے

اس قول پر جالینوس نے بھی اعتراض کیا ہے کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ منی کو صرف دماغ سے مانا جائے بلکہ ہر عضو رئیس سے اس کی کچھ اصل ضرور ہونی چاہئیے نیز اور اعضاء سے ان اصول کی طرف اس کا ترشح ہونا چاہئیے۔

اسی طرح قرشی شارح کلیات نے لکھا ہے کہ منی کی تولید اس رطوبت سے ہوتی ہے جو اعضاء پر مثل شبنم کے بھی ہوتی ہے کہ ان اعضاء میں سے ہر جزو میں کوئی ایسا مجرا موجود نہیں جس میں ہو کر وہ رطوبت جو وہاں پر موجود ہے انثیین تک آ سکے

میں نے اس مسئلہ کو علم الاعضاء کے تحت سمجھا ہے اور یہی بہتر معلوم ہوتا ہے۔ یاد رکھیں ہمارے جسم میں تین قسم کے اعضاء ہیں۔ اعصاب، عضلات، غدد، ان میں اعصاب دماغ سے اگتے ہیں جو ٹھوس اور رسیوں کی طرح ہوتے ہیں جو ٹیلیفون کی تاروں کا کام دیتے ہیں اسی وجہ سے انھیں احساسی اعضاء کہتے ہیں، یہاں اس بات کا بھی فیصلہ ہو جاتا ہے چونکہ اعصاب ٹھوس تاروں جیسے ہوتے ہیں، اس لئے ان میں سے کوئی مادہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جا سکتا۔

جسم کے دوسرے اعضاء عضلات ہیں ان میں شکل و بناوٹ مچھلیوں جیسی اور لچک دار ہوتی ہے عضلات جسم میں صرف حرکت کے کام کرتے ہیں ان میں سے بھی کوئی مادہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جاتا کیونکہ ان میں کسی قسم کی نالیاں وغیرہ نہیں ہیں جسم کے تیسرے اعضاء میں غدد ہیں جو عام طور پر گٹھلیوں کی شکل کے ہوتے

ہیں جن میں ایک نالی دار غدد ناقلہ دوسرے غیر نالی دار غدد جاذبہ۔

ان میں نالی دار غدد مادوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا کام کرتے ہیں زیادہ تر ان کا کام فضلات کو جسم سے خارج کرنا ہوتا ہے مثلاً پستان دودھ خارج کرتے ہیں گردے پیشاب خارج کرتے ہیں خصیے منی تیار کرکے خارج کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ اب یہ مسئلہ آسانی سے حل ہو جاتا ہے کہ دماغ سے اگرچہ دو رگیں کانوں کے پیچھے سے گزرتی ہیں جن کے کاٹنے سے نسل منقطع ہو جاتی ہے یہ نالی دار رگیں نہیں ہیں بلکہ اعصاب ہیں جن کا تعلق گردوں اور خزانہ منی سے ہے۔

یہاں اس بات کا واضح فیصلہ ہو گیا ہے کہ منی دماغ سے ان رگوں کے ذریعے نہیں آتی بلکہ خصیے خود منی تیار کرتے ہیں۔

جہاں تک ان عصب کے کاٹ دینے سے نسل منقطع ہونے کا تعلق ہے وہ اس طرح پر ہے جسم کے ہر عضو تک دماغ سے مختلف اعصاب ہوتے ہیں ان کا کام ان اعضاء کو احکام پہنچانا ہے

مثلاً دماغ اپنے اعصاب کے ذریعے عضلات کو حرکت کے احکامات پہنچاتا ہے اور غدد کو اعصاب کے ذریعے جذب و دفع کے احکامات پہنچاتا ہے۔

اب اگر ان اعصاب کو کاٹ دیا جائے جن کا تعلق گردوں انثیین سے ہے تو ایک طرف گردوں اور انثیین کے عضلات شل ہو جائیں گے۔

نتیجہ یہ ہوگا کہ حرکات جماع مفقود ہو جائیں گی دوسری طرف خود گردے اور انثیین جذب و دفع کا کام نہیں کر سکیں گے جس سے انسان نامرد ہو جائے گا یعنی منی کو رحم تک پہنچانے سے قاصر رہے گا حالانکہ اس کے خزانہ منی میں منی وافر مقدار میں جمع ہوگی۔

اختناق الرحم یا باؤ گولا

اختناق الرحم لفظ اختناق کے معنی ہیں گلا گھٹنا جس طرح خناق کے مریض کا گلا گھٹتا ہے، چونکہ اس علامت کا تعلق رحم سے ہوتا ہے چنانچہ اس کا نام اختناق الرحم رکھا گیا ہے۔

ہسٹریا

لفظ ہسٹریا ایک یونانی لغت سے ہے جس کے معنی ہیں رحم چونکہ اطباء قدیم اس علامت کو رحم کی خرابی، رحم کا ٹل جانا وغیرہ کی وجہ سے تسلیم کرتے تھے لہٰذا اس نسبت سے ڈکشنری میں اس کا نام ہسٹریا رکھ دیا گیا ہے

اسباب

عظیم مشرقی محقق و سائنسدان علامہ الحاج دوست محمد صابر مرحوم و مغفور فرماتے ہیں کہ یہ مرض زیادہ تر ان لڑکیوں میں بالغ ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے جن کو کھانے پینے کی بے فکری ہو اور تعلیم یا کام کاج کی کوئی فکر نہ ہو۔ وہ اس صورت میں جبکہ جوش جوانی اپنے پورے جوبن پر ہو، کیونکہ ان دنوں خون کی زیادتی کے ساتھ ساتھ اعضائے جنسی کے افعال بھی تیز ہو جاتے ہیں، اور غدی عضلاتی تحریک سے طبیعت میں اس قدر نزاکت پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر ذرا سا بھی کوئی غیر معمولی واقعہ یا صدمہ پہنچ جائے تو مزاج بگڑ جاتا ہے کوئی غیر معمولی غم و غصہ وحشت ناک خبر یا عشق محبت کی داستانیں سن لیں یا تجربہ میں آجائیں یا ناول و افسانہ اور فلم میں ایسا غیر معمولی واقعہ پیش آجائے جو برداشت نہ ہو سکے اور ایسا معلوم ہو کہ ذاتی واقعہ ہے، لہٰذا ان کی کثرت جلق اور غیر فطری حرکات اور انسانی مشکلات اکثر نقصان دہ ہوتی ہیں۔

ناواقف اور بھولی بھالی لڑکیوں میں امراضِ رحم ماہواری کی خرابی کثرتِ مطالعہ دماغ سوزی غور و فکر کی وخرابی خون اور غذا کا توازن بگڑ جانا بہت جلد بھولوں کو ہسٹریا جیسے خوفناک مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ بعض اوقات شرم و حیا کی وجہ سے ناواقف اور بھولی بھالی لڑکیاں گیلے کپڑوں کا استعمال کر لیتی ہیں۔ یا خاص دنوں میں سرد پانی کا استعمال یا نہانا غیر معمولی حرکات کر لینا وغیرہ، کبھی کبھی عشق و محبت کے واقعات دیکھنا یا قصے کہانیاں پڑھنا بھی اس مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اختناق الرحم کی شدید حالت

ہسٹریائی دوروں کی شدید حالت غدی عضلاتی تحریک میں دیکھنے میں آئی ہے جو عورتیں خالص گھی اور دودھ سے نفرت کرتی ہیں۔ اور چٹپٹی تیز مرچ مصالحہ دار غذائیں خشک بھنا گوشت کباب چائے کافی وغیرہ بکثرت استعمال کرتی ہیں۔ ان عورتوں میں اختناق الرحم کی شکایت پیدا ہونے کے واضح امکانات ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کی خشک اشیاء سے غدد میں خصوصاً خصیۃ الرحم میں سوزش ہو جاتی ہے ایسی عورتوں کی تحریک بالعموم غدی عضلاتی ہوتی ہے اس تحریک میں اندرونی طور پر خون و ریاح کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ بالخصوص خصیۃ الرحم پر اس کا اثر شدید ہوتا ہے اور اس طرح انزال و اخراج رطوبات بند ہو کر ذکاوت و لذت و شہوت میں تیزی ہو جاتی ہے اور لذت و شہوت میں تیزی ہو جاتی ہے دوروں پر ختم ہوتی ہے لیکن کوئی مریضہ بظاہر ذکاوت و لذت سے واقف نہیں ہوتی بلکہ اس کو مرض خیال کرتی ہے

جسم میں سنسناہٹ کو مریضہ خارش اور الرجی خیال کرتی ہے۔ عطائی قسم کے

معالج بھی یہی خیال کرتے ہیں۔ اس کے برعکس معالجین قانون مفرد اعضاء اس امر سے واقف ہیں کہ یہ کس مرض کی علامات ہیں۔

بھولی بھرو ورہیں کہ یہ کس مرض کی علامات ہیں۔ شراب نوشی سگریٹ نوشی، مغض اشیاء اور مرغن و چٹپٹی، چائے، قہوہ وغیرہ کا بکثرت استعمال سے تعیش پسند مردوں کے جنسی غدد میں بھی سوزش ہو کر ہسٹریائی کیفیت و حالت پیدا ہو جاتی ہے لیکن عورتوں کی طرح مرد بھی اصل حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں

نفسیاتی اسباب اور علامات

نفسیاتی اسباب میں عشقیہ افسانوں یا ناولوں کا پڑھنا عشق و محبت کی ناکامی و بدنامی کا خوف خواہشات نفسانی کا غلبہ شہوانی جذبات کا ابھرنا اور تکمیل نہ پاسکنا عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنا اور ریاضت نہ کرنا، رنج و غم، فکر، خوف اور مایوسی وغیرہ مال و جانی نقصان کا اندیشہ، جلق و مشت زنی وغیرہ نفسیاتی اسباب ہیں جن سے جنسی اعضاء کے غدد میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے جس سے جگر تک متاثر ہو جاتا ہے۔ غدد تشنج ہونے لگتے ہیں جس سے جسم کے تمام غدد متاثر ہوتے ہیں حتیٰ کہ گلے کی غشا مخاطی بھی کھنچنے لگتی ہیں مریضہ کو سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے وہ اپنے گلے میں گولہ تھامے ہوئے محسوس کرتی ہے جیسے نکالنے کے لئے مخصوص قسم کی حرکات کرتی ہے کبھی گلے کو دباتی ہے کبھی چلاتی چیختی ہے اگر دورے شدید ہوں تو مریضہ ہر وقت متوحش رہنے لگتی ہے جو بھی اسے احساس ہوتا ہے کہ دورہ پڑنے والا ہے وہ مارے خوف کے چلانے لگتی ہے چونکہ دورے کا اصل سبب غدد کی تحریک ہے لہٰذا مریضہ دورے سے پہلے اور دورے کے دوران کم و بیش ہوش میں رہتی ہے ہر قسم کی باتیں سنتی ہے البتہ ضعف عضلات کی وجہ سے اس کی زبان شل ہو چکی ہوتی ہے جس سے وہ

دورے کے دوران بول نہیں سکتی دورہ کے بعد بھی دھیمی آواز سے بولتی ہے۔

چونکہ دماغ کے اعصاب میں بھی سستی آچکی ہوتی ہے لہٰذا مریضہ نسیان میں مبتلا ہو جاتی ہے بعض دفعہ وہ اپنے آپ کو بھی بھول جاتی ہے کہ وہ کون ہے اسکو گزشتہ زندگی کے متعلق کچھ یاد نہیں رہتا اسی وجہ سے جاہل لوگ اس تکلیف کو آسیب خیال کرنے لگتے ہیں۔

جونہی کسی علاج سے یا خود بخود اعصاب میں تدریجے تحریک آتی ہے جو اس کا حقیقی علاج ہے تو یہ بے خبری یک لخت یا آہستہ آہستہ خود بخود دور ہو جاتی ہے۔

چونکہ غدی تحریک سے عضلات میں ضعف آچکا ہوتا ہے لہٰذا مریضہ چلنے پھرنے میں معذوری بھی ظاہر کرتی ہے اکثر بائیں ٹانگ کو گھسیٹ کر چلتی ہے جسے عام لوگ فالج کی کیفیت سمجھ لیتے ہیں۔

ایک اہم نکتہ یاد رکھیں جب اعصاب میں تحریک ہوتی ہے تو کامل بے ہوشی نہیں ہوا کرتی یہی وجہ ہے کہ اعصابی دوروں کی مریضہ کو کبھی چوٹ نہیں لگتی۔ بلکہ دورہ کے وقت وہ آرام سے زمین پر گرتی ہے اس کے برعکس تسکین اعصاب میں مریض دورہ کے وقت غش کھا کر بے قابو گرتا ہے جس سے اسے لازمی کسی جگہ چوٹ آجایا کرتی ہے۔ غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس میں مریض کا پیشاب انتہائی زردی مائل ہوتا ہے اور کم آتا ہے جب بھی کسی معالج کے پاس دوروں کا مریضہ آئے تو یہ تشخیص کرنا ضروری ہے کہ دورہ کے وقت مریض کو پتہ لگتا ہے یا نہیں اگر پتہ لگتا ہے تو اعصابی عضلاتی تحریک ہے۔ اگر پتہ نہیں لگتا تو غدی عضلاتی تحریک ہے۔

دوسری بات یہ پوچھنا ضروری ہے کہ دورہ کے دوران یا دورہ کے بعد پیشاب آتا ہے یا نہیں، اختناق الرحم کی مریضہ کا پیشاب دورہ کے دوران یا دورہ کے بعد لازمی

آیا کرتا ہے اس کے برعکس غشی کے مریض کو شاذ و نادر آئے وہ بھی انتہائی زردی مائل ہوتا ہے۔

کیفیاتی اسباب کیفیاتی اسباب میں سب سے اہم گرم خشک ماحول ہے یعنی خشک موسم دوپہر کے وقت جب گرمی بڑھتی ہے مریضہ کو ایسا کام کرنا پڑے جس سے جسم پسینہ سے بھیگ جائے مثلاً چارہ کاٹنا۔ گرمی میں گھاس پر کافی دیر چلتے رہنا۔ گرم کپڑے پہننا، دن میں کئی بار گرم ماحول میں آنا جانا یا کسی اور وجہ سے کمرہ کا درجہ حرارت بڑھ جانا وغیرہ اسباب ہوا کرتے ہیں۔

دوری علامات کیلئے ایک اہم نقطہ

استاد صابر ملتانی صاحب سے ایک دن اختناق الرحم کے بارے میں استفسار کر رہا تھا کہ آپ نے تحقیقات المجربات میں اختناق الرحم کی تحریک غدی عضلاتی لکھی ہے لیکن بعض دفعہ اس کے خلاف ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ جو علامات دورہ کے ساتھ اور وقت مقررہ پر ظاہر ہوتی ہوں ان تمام کی تحریک اعصابی ہوتی ہے یعنی وہ اعصابی غدی ہونگی یا اعصابی عضلاتی، مثلاً ملیریا بخار، باری کا بخار، مرگی کے دورے جو وقت مقررہ پر آتے ہوں سب کی سب اعصابی تحریک سے ظاہر ہونے والی علامات ہیں یہ اعصاب کی سوزش کا نتیجہ ہیں ان کے علاج کے لئے محرک عضلات اشیاء ادویہ اغذیہ کھلائیں، مثلاً بینگن، سنبل الطیب، دار چینی، سرخ مرچ وغیرہ روزانہ کے تجربات بھی اس کی تائید کرتے ہیں ایسی ادویہ کہ عضلات خارج ہونے کے حالات پیدا کر دیئے جائیں تو ہر قسم کی مرگی دم دبا کر بھاگ جائے گی۔

اصول علاج

اختناق الرحم کے علاج کا اصول یہ ہے کہ چونکہ باد گولہ (اختناق الرحم) غدی

کی سوزش سے ہوتا ہے لہٰذا اس تکلیف میں مبتلا مریض کے اعصاب کو تحریک دینے کر غدود کی سوزش کو تحلیل کیا جائے اس مقصد کے لئے جہاں غذائی اور دوائی علاج کیا جائے وہاں مقامی طور پر رحم میں بھی محرک اعصاب شافے استعمال کئے جائیں۔

جو ظاہرا اسباب موجود ہوں جن میں کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب شامل ہیں کو رفع کیا جائے تاکہ جلد صحت بحال ہو سکے۔

علاج بحالت دورہ

دورہ کے وقت مریض ہاتھ پاؤں مارتا ہے جسم میں تشنج ہوتے ہیں، بعض دفعہ دانتی لگتی ہے اکثر مریض بے ہوش ہو جاتے ہیں ان تمام صورت سے چنداں فکر نہ کریں مریض کو ایک کھلے ہوادار کمرے میں لے جائیں گریبان بند ہو تو کھول دیں سر کے نیچے سرہانہ رکھ دیں تاکہ سانس لینے میں آسانی ہو سکے ہوش میں لانے کیلئے اول چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں یا امونیا کاربسنگھائیں، چھینک یا سرخ مرچ کو کپڑ چھان کر کے بطور نسوار ناک میں لگائیں جونہی جلن ہوگی فوراً مریض ہوش میں آجائے گا اگر مریضہ باکرہ ہے تو دائی کی مدد سے رحم کے مقام پر گدگدی کرائیں

دورہ کے بعد علاج

اگر مریضہ باکرہ ہو تو اس کی شادی کا بندوبست کرائیں اگر ماہواری بند ہو تو مدر حیض ادویہ کا استعمال کرائیں اگر کمی خون ہو تو فولادی مرکبات کا استعمال کرائیں اگر ہو سکے تو مریضہ کا ماحول تبدیل کر دیں یعنی دوسرے گھر یا دوسرے شہر کی رشتہ دار

کے گھر بھیج دیں جہاں اسے خوش خلق، خوش باش اور نیکوکار رفیقوں کی صحبت مل سکے جہاں تک ہو سکے مریضہ کے خیال کو مرض کی طرف سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔ ایسے مزاج پرس لوگوں کو ملنے نہ دیں جو اس کو مرض کے نتائج بتائیں بلکہ اس کے پاس اس کے دوروں کے متعلق کوئی ذکر نہ کریں۔

علامات اختناق الرحم

(۱) مریضہ کو بائیں کوکھ میں درد سا ہوتا ہے اور پھر ایک گولا سا پیٹ سے گلے میں آکر پھنستا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

(۲) مریضہ اچانک بے ہوش ہو جاتی ہے لیکن نیم شعوری طور پر آس پاس کے لوگوں کی باتیں سنتی ہے مگر جواب نہیں دیتی۔

(۳) مریضہ کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے بار بار پلکیں جھپکتی ہیں اور دانت بھینچتی ہے۔ روشنی کا اثر پتلیوں پر پڑتا ہے

(۴) دورہ ختم ہونے کے بعد سر پے چینی ہوتی ہے۔ نیند نہیں آتی۔ پیشاب بکثرت آتا ہے۔

(۵) مریضہ گرتے وقت بھی غیر شعوری طور پر ہوشیار رہتی ہے بلکہ دورہ میں بھی نیم شعور بیدار رہتا ہے۔ جب دورہ ختم ہوتا ہے تو گرتے سے لے کر بے ہوشی تک کے واقعات بیان کر دیتی ہے۔

مرگی

(۱) پاؤں یا پیٹ میں ہلکی سی سرسراہٹ ہوتی ہے

۲۔ اچانک دورہ پڑتا ہے اور بے ہوشی چھا جاتی ہے اور مریضہ کو کسی پاس کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔

۳۔ مریضہ کا چہرہ نیلگوں ہو جاتا ہے آنکھیں نیم وا اور ڈھیلے گھومتے ہیں، بعض اوقات زبان دانتوں تلے آکر کٹ جاتی ہے روشنی کا اثر آنکھوں کی پتلیوں پر نہیں ہوتا،

۴۔ دورہ ختم ہونے کے بعد گہری نیند آتی ہے کبھی بے ہوشی بھی ہو جاتی ہے سر میں درد ہوتا ہے۔

۵۔ مریضہ یک دم گر جاتی ہے اسے کچھ پتہ نہیں رہتا۔ خطرناک مقام پر بھی گر جاتی ہے۔

ایک خاص نقطہ

یہ نکتہ خاص طور پر نوٹ کر لیں کہ اختناق الرحم کا جنسی غدد کے ساتھ براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ غدی عضلاتی تحریک جب زوروں پر ہوتی ہے تو انزال و اخراج رطوبات ہو جاتا ہے تو جوش و لذت اور خون کا دباؤ ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی شریا کی جملہ علامات بھی ختم ہو جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ شادی شدہ عورتوں میں یہ تکلیف شاذ ہی ہوتی ہے،

یاد رکھیں اختناق الرحم کا صحیح علاج شادی ہی ہے اگر مریضہ کنواری ہے اور حالات موافق و میسر ہوں تو جلد از جلد شادی کا بندوبست کرنا چاہیے تاہم اگر فوری طور پر ایسا ممکن نہ ہو تو مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کریں۔

۱۔ مریضہ کی غذا پر خصوصی توجہ دیں۔ ہلکی پھلکی اعصابی غدی اور غدی اعصابی اغذیہ بھوک پر استعمال کرائیں۔

۲۔ مریضہ کو جذباتی اور عشقیہ ماحول سے دور رکھیں، فلم بینی اور ناول وغیرہ پڑھنے

کی سختی سے ممانعت کر دیں،

۳۔ دورہ کی حالت میں مریضہ کو کنفیسر کی نسوار دیں،

ہمارا تجربہ / حاملین قانون مفرد اعضاء کیلئے ایک مفت تحفہ

دورہ کی حالت میں مریضہ کی ناک کے نتھنوں کا بغور مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ کون سا نتھنا چل رہا ہے۔ دورہ کی حالت میں عموماً ایک طرف کا نتھر (نتھنا) چل رہا ہوتا ہے اور دوسرا بند ہوتا ہے یعنی صرف ایک طرف سے سانس آ رہی ہوتی ہے آپ چلتے نتھنے کو روئی وغیرہ سے بند کر دیں اور یہ بات بھی دہراتے جائیں کہ دورہ ابھی ختم ہو جائے گا اور مریضہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔ اس طریقہ سے چلتا نتھر بند ہو کر بند نتھر (نتھنا) چل پڑے گا اور مقام تحریک میں ہلکی ہو کر دورہ ختم ہو جائے گا۔

مریضہ کو ہدایت کر دیں کہ روزانہ صبح کے وقت یہ عمل ضرور کرے اور جب بھی طبیعت گھبرائے یہ عمل ضرور کرے اس طریقہ سے دورے پڑنے بالکل ختم ہو جائیں گے یہ عمل ہمارا متعدد دفعہ کا آزمودہ ہے بفضل تعالیٰ کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔

آخر میں ہم مجدد طب علیہ الرحمۃ کا ایک مجوزہ بہترین نسخہ ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔ بنائیں اور فائدہ اٹھائیں۔ نسخہ ہمارا آزمودہ اور معمول مطب ہے۔

نسخہ مبارکہ

فلفل دراز ایک حصہ، زیرہ تین حصہ، مرچی چار حصہ،

ترکیب: گولیاں بقدر نخود تیار کریں،

خوراک:- ایک گولی سے چار گولی تک دن میں تین چار بار دیں،

غذا:- حلوہ اور دلیہ گھی میں تر بتر دیں۔ شوربہ تیسرا حصہ گھی خالص ڈال کر پلائیں روٹی کی بجائے گھی میں تر بتر چوری، لیکن بغیر شدید بھوک کچھ نہ دیں، دودھ گھی پلانا بھی انتہائی بھوک میں مفید ہے،

ھو الشافی:- تخم کاہو، جڑ نیلوفر، صندل سفید، اجوائن خراسانی، گل سرخ، خرفہ، مشک کافور ہر ایک ہموزن۔

ترکیب:- تمام ادویہ کو الگ الگ پیس کر ملا لیں۔ پھر آب کشنیز میں گوندھ کر حب بقدر جنگلی بیر گولیاں بنا لیں۔

خوراک:- ایک ایک گولی صبح، دوپہر، شام ہمراہ تازہ پانی یا گرم دودھ جس میں دیسی گھی ڈالا گیا ہو پلا دیں۔

افعال و اثرات: اعصابی عضلاتی زہر، صفرا و حرارت کی تریاق ہیں۔ بانجھ پن یا اختناق الرحم جیسی خطرناک اور پریشان کن علامات کے لئے بیحد مفید ہے۔

ہوالشافی جدوار خطائی۔ عود صلیب۔ عقر قرحا۔ قلمی شورہ ہم وزن لیکر پیس لیں ایک ایک گرام صبح دوپہر شام دیں۔

ہوالشافی حب شفا۔ ۲ تریاق اور غدی اعصابی مسہل ملا کر دیں۔ غذا۔ غدی اعصابی دیں اللہ شفا دے گا۔

جنسی جذبات و جوش کو اعتدال پر لانیوالی اکسیر

مثل مشہور ہے کہ جوانی دیوانی ہوتی ہے اس کی وجہ جنسی جذبات ہی ہیں بعض مرد و عورتیں مغلوب شہوت ہو کر ایسی تکلیفوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں جس کا کوئی ظاہری سبب معلوم نہیں ہوتا۔

جونہی مرد و عورت جوان ہوتی ہے ان کے جنسی اعضا حرکت میں آجاتے ہیں مردوں کو احتلام اور عورتوں کو حیض شروع ہو جاتا ہے مردوں کی مونچھیں نکل آتی ہیں اور عورتوں کے پستان ابھر آتے ہیں۔

مردوں کے خصیے منی بنا بنا کر خزانہ منی کو بھرنا شروع کر دیتے ہیں اور عورت کے خصیۃ الرحم منی بنا کر قاذف نالیوں کو بھر دیتے ہیں جو عورت کے خزانہ منی کا کام کرتے ہیں۔

جب منی کی کثرت مرد میں ہو جائے یا عورت میں اسے خارج کرنے کے لئے ان اعضاء میں تحریکات بجلی کی لہروں کی طرح اٹھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جو جنسی ملاپ سے ہی کم ہوا کرتی ہیں۔

لیکن قدرت نے اس کا عارضی علاج احتلام سے کیا ہے یعنی وقتی طور پر مرد و عورت کو احتلام ہو کر چند دنوں کے لئے جذبات سست ہو جاتے ہیں لیکن چونکہ جنسی مشینیں نئی نئی ہوتی ہے اس لئے پھر دوبارہ خزانہ ہائے منی پھر بھر جاتے ہیں اور پھر وہی بجلی کی لہریں اٹھ کر مرد و عورت کو مغلوب شہوت کرتی رہتی ہیں۔

بعض نوجوان لڑکے یا لڑکیاں جن کے شہوانی جذبات کا فطری علاج تو شادی ہے لیکن بعض گھریلو مجبوریوں یا خانگی حالات شادی میں دیر کا سبب بن جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں ایسے نوجوان جنسی تسکین نہ ہونے کی وجہ سے اختناق الرحم جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سیدھے سادھے والدین بچوں کی اصل ضرورت کو تو نہیں سمجھتے نہ ہی لڑکے لڑکیاں صاف صاف الفاظ میں والدین سے اظہار کرتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ والدین بچوں کو سایہ یا جن بھوت میں مبتلا سمجھنے لگتے ہیں اور پیروں فقیروں کے پاس جاتے ہیں۔ اور تعویذ گنڈوں اور دم جھاڑوں کے علاج میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ جو ان کی کم سمجھی کی بیّن دلیل ہے۔

پس اگر ایسی حالت کسی نوجوان لڑکے یا لڑکی میں پائی جائے اور ان کی شادی جلد ممکن نہ ہو تو درج ذیل نسخہ بنا کر کھلائیں انشاء اللہ چند دنوں ہی میں جنسی جذبات کا جوش شہوت کم ہو جائے گا۔ متعلقہ شکایات غائب ہو جائیں گی دورے جو مسلسل پڑ رہے ہوں وہ بھی رک جائیں گے صحتِ عامہ بحال ہو جائے گی

یادداشت

یہ علاج وقتی ہے جس سے چند ماہ کا گزارہ ہو سکتا ہے۔ جلد شادی کا انتظام کریں تاکہ دوبارہ پریشانی نہ اٹھانی پڑے۔

ہوالشافی

تخم کاہو۔ جڑ نیلوفر۔ صندل سفید۔ اجوائن خراسانی گل سرخ۔ خرفہ۔ خشک کافور ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب تیاری

تمام ادویہ کو الگ الگ پیس کر ملا لیں پھر آب کشنیز میں گوندھ کر حب نخود بقدر جنگلی بیر گولیاں

بنا لیں۔

ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ تازہ پانی یا گرم دودھ جس میں دیسی گھی ڈالا گیا ہو۔ پلا دیں۔

افعال واثرات

اعصابی عضلاتی ہیں۔ صفرا و حرارت کی تریاق ہیں۔ غدی تحریک سے ہونے والی ہر علامت کے لئے فوری اثر ہے۔ جوشش جوانی کو سرد کرنے کے لئے اس سے بہتر دوا کم ملتی ہے۔

باؤ گولا یا اختناق الرحم جیسی خطرناک اور پریشان کن علامت کے لئے بے حد مفید ہیں۔

یادداشت

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جوان مرد کا مزاج عضلاتی غدی اور عورتوں کا مزاج غدی اعصابی ہوا کرتا ہے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ عورتوں میں گرمی زیادہ اور مردوں میں حرارت کی نسبت خشکی زیادہ ہوا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مردوں کے جسم مضبوط سخت اور جفاکش ہوتے ہیں اس کے برعکس عورتوں کے جسم نرم اور لچکدار ہوتے ہیں، یہی مزاجی فرق ہے جس میں مرد میں عورت کی نسبت جنسی جذبات برداشت کرنے کی قوت زیادہ پائی جاتی ہے۔

دوسرے لفظوں میں مرد عورت کی نسبت جلد مغلوب شہوت نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ مرد عورتوں کی نسبت جنسی امراض خصوصاً باؤ گولہ یا اختناق الرحم جیسی تکلیفوں میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔

سیلان الرحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سفید رطوبت آنا، یا سفید پانی آنا	سیلان الرحم	لیکوریا LEUCORHOEA

تعارف
نوجوان لڑکیاں جنہیں کمی خون ہو جائے یا جنسی جذبات میں مغلوب ہوں اکثر لیکوریا یعنی رحم سے سفید پانی آنے میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

اسباب
کمی خون، مغلوب الشہوت، حمل قرار پانے اور حیض بند ہونے کے بعد اکثر خون کی بجائے رطوبات آنے لگتی ہیں۔

ورم رحم، بندش حیض بوجہ کثرت رطوبات رحم کے اعصاب یا غدد کے سوزش ناک ہونے سے بھی سفید پانی آنے لگتا ہے

علامات: مندرجہ بالا کسی سبب سے رحم سے اکثر پتلی رطوبات خارج ہوتی رہتی ہے جن سے عورت کے کپڑے گیلے اور بھیگے رہتے ہیں ان سے سخت بدبو آنے لگتی ہے۔ چونکہ اکثر کمی خون سے یہ رطوبت نکلا کرتی ہے اس لئے اسے چکر آتے ہے۔ دل ڈوبتا اور گھبراتا ہے

سیلان الرحم کی اقسام

سیلان الرحم کی دو اقسام ہیں۔

(۱) اعصابی سیلان الرحم۔ (۲) غددی سیلان الرحم۔

اعصابی سیلان الرحم کسی سبب سے چاہے سبب اندرونی ہو چاہے بیرونی رحم کے اعصاب سوزش ناک ہو جاتے ہیں

یعنی رحم کے اعصاب میں تحریک شدید ہو جاتی ہے جس سے بلغمی و اعصابی رطوبات رسنے لگتی ہیں، جو نکلتے وقت تو بے بو، بے رنگ ہوتی ہے۔ البتہ ان کی کیفیت کھاری ہوتی ہے جن میں لٹمس پیپر ڈالنے سے نیلا ہو جاتا ہے۔
رحم سے نکلنے کے بعد اگر انہیں صاف نہ کر دیا جائے تو متعفن ہو کر بدبو پیدا کر دیتی ہیں

غددی سیلان الرحم کسی اندرونی بیرونی سبب سے رحم کے غدد و غشاء مخاطی میں سوزش ہو جاتی ہے، جس سے پتلی زرد مائل رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔ جو نکلتے وقت تو پتلی اور ہلکی زردی مائل ہوتی ہے لیکن رحم یا اس کے ارد گرد کچھ دیر پڑی رہنے سے پیپ کی طرح گاڑھی اور بدبودار ہو جاتی ہے ہر وقت رحم میں وغدغہ اور جلن ہوتی ہے

طبی محققین کی نظر میں سیلان الرحم کی اقسام

بلحاظ اخراج رطوبت یہ مرض پانچ قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) سیلان فرجی جس میں اندام نہانی کے بیرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔
(۲) مہبلی سیلان الرحم اس میں اندام نہانی کے اندرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے
(۳) سیلان عنقی، جس میں گردن رحم سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔
(۴) سیلان رحمی، جس میں رحم کے اندر سے رطوبت خارج ہوتی ہے۔
(۵) سیلان مبیضی، جس میں بیضہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے

قانون مفرد اعضاء اور مندرجہ بالا اقسام

قانون مفرد اعضاء کی نظر میں مندرجہ بالا اقسام مقام کے لحاظ سے تو درست تسلیم کی جا سکتی ہیں۔

لیکن اگر کوئی کہے کہ ان کی ماہیت حقیقت ایک دوسرے سے مختلف ہوگی تو حقیقت کے خلاف ہے۔

البتہ جو میں نے قانون مفرد اعضاء کے تحت سیلان الرحم کی دو اقسام اعصابی و غدی لکھی ہیں۔ ان دونوں سے باہر نہیں جا سکتی۔

مندرجہ بالا اقسام میں کسی بھی قسم سے سوائے مقام کے کچھ پتہ نہیں چلتا اس قسم کی رطوبت اخراج پا رہی ہے یا کونسے مفرد اعضاء تحریک و تیزی میں ہیں تاکہ یقین اور اعتماد سے علاج کیا جا سکے۔

مثلاً سیلان فرجی، یا سیلان مہبلی وغیرہ تو رحم کے متعلقات تو ضرور ہیں۔ لیکن ان کے اعصاب یا غدد میں تحریک و تیزی جب تک معلوم و تشخیص نہ کی جائے گی تو علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ لہٰذا جب بھی ان مقامات میں سے کوئی مرض ہو تو ان کے اعصاب یا غدد میں تحریک ضرور تلاش کریں تاکہ علاج یقینی کامیاب ہو سکے۔

علاج میں غلط فہمی

سیلان الرحم کے علاج میں ایک زبردست غلطی کی جاتی ہے جس سے اکثر آرام آنے کی بجائے مریضہ بگڑ جاتی ہے۔

علاج میں غلط فہمی یہ ہے کہ ہر ایک معالج کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ چونکہ رحم سے پانی اخراج پاتا ہے۔ لہٰذا اسے روکنے کے لئے خشک اغذیہ ادویہ کی بھرمار کر دی جاتی ہے۔

اگر اعصابی تحریک سے سیلان الرحم ہوگا تو فوراً آرام آ جائے گا۔ ورنہ مریضہ کو فائدہ کی بجائے تکلیف بڑھ جائے گی یا چند دن کم ہو کر پہلے سے بھی زیادہ سیلان کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

اعصابی تحریک سے سیلان الرحم کیلئے مجربات

ھوالشافی: پھل سپاری، موچرس، گوند کیکر، کمرکس، چینی حسب ضرورت، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک: تمام ادویہ کو باریک کر کے حسب ضرورت چینی ملا کر رکھ لیں، ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ۔

فرزجہ برائے سیلان الرحم اقاقیہ، گل انار، پوست کیکر، مازو، سنبل الطیب ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک: ۲، ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

اندرونی و مقامی استعمال کرنے کے لئے ۶ ماشہ دوا ململ کی ٹاکی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں چند بار رکھنے سے رطوبت کا اخراج بند ہو جائے گا۔ اور فرج سکڑ کر مثل باکرہ ہو جائے گا۔

پچکاری برائے سیلان الرحم پھٹکڑی بریان، مازو بریان، کتھ سفید، ہر ایک چار ماشہ۔ پانی ۱۰ چھٹانک۔

تمام ادویہ کو باریک کرکے ۔ ا چھٹانک پانی میں ڈال دیں اور خوب ہلائیں نیم گرم کرکے پچکاری کریں ۔ بعد میں اسی دوا کو پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں

نوٹ :۔ قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات اعصابی سیلان الرحم کے لئے ،

مجربات برائے سیلان الرحم غدی

ھوالشافی :۔ قلمی شورہ، گندھک آملہ سار، ریوند خطائی ۔ ہم وزن

مقدار خوراک: سب ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کرلیں ۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن تین بار ہمراہ کو۔ یا عرق گلاب سے پلائیں ۔

افعال و اثرات: اعصابی غدی تحریکی ہیں۔ مولد رطوبات ہے۔ سوزش غدد تحلیل کرنے خصوصاً غدی لیکوریا۔ جلن رحم۔ سوزش غشاء مخاطی رحم۔ تقطیر بول۔ سیلان الرحم غدی وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخے

ھوالشافی :۔ سہاگہ بریان ۱ تولہ، ملٹھی ۲ تولہ، ریوند خطائی ۲ تولہ، سقمونیا ۵ تولہ، شیر مدار ۲ ماشہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے حب بقدر نخود بنالیں ۔ ایک ایک گولی دن میں تین با

افعال و اثرات: اعصابی غدی مسہل ہے ۔ اعصاب و دماغ میں کیمیائی تحریک پیدا کرتا ہے ۔ صفرا کو بذریعہ اسہال خارج کرنے

کے لئے بہترین مسہل ہے ۔ غدی کھانسی، سوزشی کھانسی، پیچش، کثرالطمث سیلان الرحم غدی اور رحم کی غشاء مخاطی کی سوزش رفع کرنے کے لئے تریاق صفت دوا ہے۔ پتہ کی پتھریوں کو تحلیل کرکے خارج کرنے کی بہترین دوا ہے

اعصابی عضلاتی ملین

ھوالشافی :۔ قلمی شورہ ۱ تولہ، کہاستی ۱ تولہ، جوکھار ۱ تولہ، گل سرخ ۳ تولہ۔

مقدار خوراک :۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی۔

افعال و اثرات: اعصابی عضلاتی ہیں۔ جسم سے صفرا و حرارت کو بڑی تیزی سے خارج کرتا ہے، پیشاب کا بند ہو جانا۔ پیشاب کی جلن، سوزش رحم، سیلان الرحم غدی۔ جو جلن سے اخراج پاتا ہو۔ اور سوزاک کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

یادداشت

یہاں میں اس حقیقت کو واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیق سے پہلے سیلان الرحم جسے عرف عام میں لیکوریا یا پانی آنا کہتے ہیں کو ایک ہی قسم قرار دیا جاتا رہا ہے۔ اس لئے سیلان الرحم کے جتنے بھی نسخہ جات کتب میں مل پائے جاتے ہیں۔ سب کے سب مزاجاً خشک اور رطوبات کے اخراج کو بند کرنے کے لئے تحریر کئے گئے ہیں۔ جو قانون مفرد اعضاء کے تحت عضلاتی

اعصابی سے عضلاتی غدی ہیں:

قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کے مطابق سیلان الرحم کی اعصابی غدی و اعصابی عضلاتی دو اقسام ہیں۔ اس لئے ہم نے تحریک کے مطابق نسخہ جات تحریر کئے ہیں:

جن میں عضلاتی اعصابی نسخہ جات رطوبات کی پیدائش روک کر سیلان الرحم کا علاج کرتے ہیں۔ اور اعصابی غدی نسخہ جات اعصاب میں تحریک پیدا کر کے رطوبات کی پیدائش بڑھا کر علاج کیا جاتا ہے۔

ورم رحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رحم کی سوجن	ورم رحم	میٹرائی ٹس METRITIS

تعارف عورت اندام نہانی کے اندر بچہ دانی کا بوجھ محسوس کرتی ہے اور اس میں درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ پیڑو پر بار بار دباؤ دیتی ہے۔

علامات ورم کم بھی ہو سکتا اور ورم شدید بھی۔ شدت خفت کے لحاظ سے علامات میں کافی فرق ہوتا ہے۔

چنانچہ اگر ورم معمولی ہو تو عورت اندام نہانی میں رحم کو پھنسا ہوا محسوس کرتی ہے جس میں میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ پیڑو کو بار بار دباتی ہے۔

اگر شدید ورم ہو جائے تو فوراً بخار چڑھ جاتا ہے جو ۱۰۲ سے کم نہیں ہوتا۔ پیڑو میں بوجھ گرانی اور درد ہوتا ہے۔ جس کی ٹیس کمر اور رانوں تک محسوس ہوتی ہیں۔

اندام نہانی بھی اور شرمگاہ پر بھی ورم آ جاتا ہے۔ پیشاب بار بار آنے لگتا ہے بعض اوقات

پاخانے یعنی دست آنے لگتے ہیں۔ رحم سے لیسدار رطوبت خارج ہوتی ہے جس میں قدرے خون بھی شامل ہوتا ہے۔ چونکہ یہ رطوبت رحم کے ورم سے آتی ہے جب ورم پھوڑے کی طرح پختہ ہو جاتا ہے اس میں پیپ آنے لگتی ہے اور درد و بخار کم ہو جاتا ہے۔

انگلی سے رحم کو چھوا جائے تو سخت درد محسوس ہوتا ہے۔ بعض عورتوں میں ورم رحم کی وجہ سے الٹیاں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔

یادداشت اگر مریضہ حاملہ ہو تو ورم رحم سے جنین دب کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ یا فوراً حمل گر جاتا ہے

اگر عورت حاملہ ہو تو رحم میں کسی قسم کی سلائی وغیرہ داخل نہ کریں۔

اسباب رحم پر چوٹ لگنا۔ رحم کے اندر صفائی کے لئے یا حیض لانے کیلئے تیز دوا رکھنا۔ رحم میں صفائی کے لئے سلائی پھیرنا۔

کثرت مجامعت۔ دقت وضع حمل، یا اسقاط وغیرہ اسباب سے ورم رحم ہو جایا کرتا ہے

ورم رحم اور قانون مفرد اعضاء

قارئین قانون مفرد اعضاء ہر عضو کے بیمار ہونے کے تین بڑے اسباب پر غور و فکر کرتا ہے۔ اور یہ جاننا ضروری سمجھتا ہے کہ بیمار عضو کے کونسے مفرد اعضاء تیز و تحریک میں ہیں۔ اور ان مفرد اعضاء میں تحلیل و تسکین پائی جاتی ہے۔ تاکہ دوران خون مسکن عضو کی طرف کر کے اسے تقویت دی جائے اور محرک عضو میں سے دوران خون کم کر کے اس کی تیزی کو اعتدال پر لایا جائے۔

ہرایک تولہ تولہ لے کر مکو، کاسنی کے پانی میں پیس کر پیڑو پر لیپ کرائیں۔

فرزجہ:۔ آب مکو، آب کاسنی سبز، آب بارتنگ، آب دھنیا، گل روغن، سفیدی بیضہ مرغ، برابر وزن لے کر ایک تن میں ڈالیں۔ پھر اس میں ململ کا کپڑا تر کر کے اندام نہانی میں رکھائیں۔

ھوالشافی:۔ ہلدی، ریٹھا، قلمی شورہ، ہم وزن لے کر باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک:۔ نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ عرق سونف، یا عرق مکو، کاسنی، پلائیں۔

محلل ورم رحم غدی

ھوالشافی:۔ گل بنفشہ، تخم خطمی، تخم خبازی، تخم کاسنی، تخم خیارین، گاؤزبان، گل نیلوفر۔ ہرایک چھ۔چھ ماشہ۔

ترکیب تیاری: تمام ادویہ کو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دے کر چھان کر شربت بزوری کے ساتھ پلائیے۔

- اگر مریضہ کو قبض شدید ہو تو یہ جوشاندہ ساتھ پلائیں۔

ھوالشافی:۔ تخم سونف، گل سرخ، سنا مکی، مغز املتاس، ہرایک چھ چھ ماشہ رات کو ڈیڑھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح دو تین جوش دے کر چھان لیں اور نصف صبح نصف شام پلائیں۔

ھدایات:۔ مریضہ کو آرام سے بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت کریں کسی قسم کی حرکت

قانون مفرد اعضاء کے تحت رحم بذات خود غدی جسم ہے اور اس کے اوپر عضلاتی و غدی پردے چڑھے ہوئے ہیں۔

کبھی رحم کے اعصابی و عضلاتی پردوں میں ورم ہوتا ہے۔ کبھی خود رحم سوزش ناک ہو کر ورم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طب اسلامی میں بھی ورم رحم کی تین اقسام تسلیم کی جاتی ہیں۔ جنہیں ورم حار (غدی) ورم، ورم صلب (عضلاتی) اور ورم بلغمی (اعصابی) کہتے ہیں۔

عام طور پر رحم میں ورم غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ مندرجہ بالا علامات غدی اعصابی ورم رحم کی ہیں۔ ان کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی تحریک کی غذا و دوا سے ممکن ہے۔

رحم کے اعصابی پردہ کے سوزش ناک ہونیکی علامات

رحم کے اعصابی پردہ میں ورم سوزش شاذ و نادر ہوا کرتی ہے لیکن اگر ہو جائے رحم سے سفید پانی زکام کی طرح بکثرت آنے لگتا ہے۔ رحم میں آرام کرنے لیٹے اور سوتے وقت تکلیف زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔ رحم کے اندر سکون محسوس ہوتا ہے البتہ رحم کے اوپر والے حصہ میں بوجھ درد محسوس ہوتا ہے۔

چونکہ رحم کے پردہ میں سوزش ورم ہوتا ہے اس لئے غدی سوزش کی نسبت رحم کا حجم زیادہ نہیں بڑھتا۔ اسی وجہ سے خروج الرحم کی علامات بھی ظاہر نہیں ہوتیں بعض سست چلتی ہے، قارورہ سفید آتا ہے، پاخانہ کی قبض شاذ و نادر ہوتی۔

ذکرنے دیں۔ پیٹرو پر ریت گرم یا کسی دوا کا لیپ کر کے ٹکور کرائیں۔ رحم میں نیم کے پتوں کا جوشاندہ کی پچکاری کریں تاکہ اندام نہانی اور رحم میں ٹکور ہو اگر درد زیادہ ہو تو اس جوشاندہ میں دو تین رتی افیون یا پوست خشخاش چھ ماشہ شامل کریں تاکہ درد میں فوراً سکون ہو۔

اگر مریضہ طاقتور ہو تو رانوں کے اندر کی طرف چند جونکیں لگائیں تاکہ جمع شدہ خون کم ہو کر ورم کم ہو جائے

اگر قبض شدید ہو اور مندرجہ بالا جوشاندہ سے قبض نہ رفع ہو تو انیما کرائیں۔ غذا کا خاص خیال رکھیں۔

صبح:۔ مکھن بادام یا گلقند یا مربہ گاجر کھلائیں۔ اور عرق سونف یا مکو کاسنی کا عرق نیم گرم کر کے کھلائیں

دوپہر:۔ مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ گاجر۔ کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا وغیرہ کا سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

شام:۔ اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا کوئی سالن کھلائیں۔ ورنہ مربہ گاجر یا گلقند کھلائیں

ورم گردن رحم

معرف یہ ورم رحم کے صرف نچلے حصہ منہ اور گردن میں ہوا کرتا ہے۔ اکثر عورتوں کو یہی ورم ہوا کرتا ہے۔ اور یہی اکثر رحم کے غدی پردہ کا ورم ہوا کرتا ہے

علامات:۔ پیڑو اور کمر میں ہر وقت تکلیف ہوتی رہتی ہے اور چلنے پھرنے جھکنے اور کھڑا ہونے پر زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ فم رحم میں تددسے سختی اور کھچاؤ محسوس ہوتا ہے

حیض کے دنوں میں تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ خصوصاً جماع کے وقت شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بعض دفعہ عورت درد کے خوف سے جماع سے گھبراتی ہے۔ فم رحم تنگ ہو جاتا ہے جس وجہ سے منی اور جراثیم منویہ داخل رحم نہیں ہو سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت بانجھ ہو جاتی ہے اور اولاد سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتی ہے۔

اسباب رحم پر چوٹ لگنا، رحم ٹل جانا۔ رحم کا منہ شق ہو جانا، وضع حمل یا اسقاط حمل میں بے احتیاطی۔ سوزاک۔ کثرت مباشرت۔ مریضہ کو آرام کرنے کی ہدایت کریں، مجامعت سے پرہیز کریں۔

علاج پیڑو پر ٹکور کرائیں۔

ورم گردن رحم کے علاج میں وہ تمام نسخہ جات استعمال میں لا سکتے ہیں جو ورم رحم کے لئے تجویز کئے گئے ہیں

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ورم گردن رحم کے لئے بے حد مفید ہیں۔

ورم رحم یا ورم گردن رحم کے لئے ایک مفرد دوا ہے جو تریاق سے کم نہیں ہے یہ مفرد دوا ریوند خطائی ہے

جب بھی ایسی تکلیف میں مبتلا کوئی عورت ہو اسے ایک ماشہ سے ۲ ماشہ ریوند خطائی کا سفوف عرق مکو، کاسنی سے کھلائیں۔ انشاءاللہ چند دنوں میں ہی ورم ختم ہو جائے گا۔

غذا:۔ غذا کا خاص خیال رکھیں۔ اعصابی محرک غذا کھلائیں اللہ شفا دے گا

اِنبساطِ رحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناف کا بڑھ جانا	اِنبساطِ رحم	SUBINVOLATIONOFTHE
رحم کا پھولا رہنا	عظم رحم	UTERUS

تعریف وضع حمل یا اسقاط حمل کے بعد رحم کا فی وزن اور حجم ہوتا ہے۔ طبعی وضع حمل کے وقت اکثر رحم کا وزن ۱۲ چھٹانک ہوتا ہے جو بچہ پیدا ہونے کے تقریباً چالیس روز تک سکڑ کر نصف چھٹانک سے پونا چھٹانک رہ جاتا ہے۔

وضع حمل کے بعد رحم

اگر ایک چھٹانک سے بڑا رہ جائے تو اسے سستی رحم یا انبساط رحم کہتے ہیں۔

یادداشت بانجھ عورت یا ایسی عورت جس نے بچہ نہ جنا ہو اس کے رحم کی نسبت بچہ جننے والی عورت کا رحم قدرے بڑا رہ جایا کرتا ہے

علامات پیڑو میں ہلکا پھلکا پن ہونے کی بجائے بوجھ محسوس ہوتا ہے پیٹ بھی بڑھا ہوتا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دوبارہ حمل ہو گیا ہو گا۔ انگلی سے رحم ٹٹولنے سے سخت معلوم ہوتا ہے اور اندام نہانی کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ حیض بے قاعدہ یعنی کبھی زیادہ کبھی کم آتا ہے۔

اسباب انبساط رحم کا سب سے بڑا سبب وضع حمل کے بعد آنول وغیرہ کے صحیح طور پر خارج نہ ہونا اور اس کے ٹکڑے رحم میں چپکے رہ جانا ہوتا ہے

جنہیں طبیعت مدبرہ بدن خارج کرنے کے لئے دوران رحم میں بھیجتی رہتی ہے جس سے اس کا وزن و حجم کم نہیں ہوتا۔

رحم میں رسولی پیدا ہونا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد کچھ دن آرام کرنے کی بجائے کام کاج میں مشغول ہو جانا۔ جس سے رحم اپنی اصلی وضع سے ٹل جاتا ہے۔ اور پھیل کر بے چین رہتا ہے اور سکڑ نہیں سکتا۔ بار بار حمل ہونا۔ رطوبات بڑھنا

علاج جیسا کہ انبساط رحم کے سبب میں بتایا گیا کہ وضع حمل کے وقت آنول وغیرہ کے ٹکڑے رحم میں چپکے رہ جاتے ہیں جنہیں طبیعت مدبرہ بدن خارج کرنے کے لئے رحم کی طرف دوران خون بھیجتا رہتی ہے جس وجہ سے رحم اچھی طرح نہیں سکڑتا۔

لہٰذا اگر واقعی رحم میں آنول وغیرہ کے ٹکڑے موجود ہوں تو پہلے بذریعہ عمل جراحی خارج کرنا چاہیے تاکہ رحم ان کی ایذا و تکلیف سے سکون حاصل کرے۔

اگر رحم اپنی اصلی وضع و قیام سے ٹل گیا ہو تو دائی اسے اصلی وضع پر لانے کی کوشش کرے۔

اگر عضلات رحم کی سستی سے یا کمزوری سے رحم ٹل گیا ہو تو حالسات و قابضات کے فرزجے رکھائیں۔

اگر کمی خون اور کمزوری کی وجہ سے ایسا ہو تو فولاد کے مرکبات یا مولد خون اغذیہ اور ادویہ کھلائیں۔

عام طور پر انبساط رحم۔ رحم کے اعصاب میں تحریک قائم رہنے سے ہوا کرتا ہے جس سے عضلات رحم پھولے رہ جاتے ہیں اور ان میں سکڑ پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا وضع حمل کے چند دن بعد عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی

رحم کے عضلاتی پردہ کے سوزش ناک ہونیکی علامات

رحم کے عضلاتی پردہ میں بھی شاذ و نادر ورم ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہو جائے تو اکثر رحم کا بیرونی حصہ پھٹ جاتا ہے۔ ہر وقت شوخ سرخ خون بہتا رہتا ہے۔
اگر ابتدائی حالت میں ورم ہو تو رحم کا بیرونی حصہ سخت ہوتا ہے درد بھی بہت شدید ہوتا ہے یعنی گرم ٹکور سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ رحم میں بے حد خشکی ہوتی ہے بعض دفعہ مریضہ رحم پر خارش محسوس کرتی ہے۔

علاج

رحم کے اعصابی و عضلاتی پردوں میں سے کسی ایک پر ورم محسوس ہو تو اس کے مطابق غذا دوا تجویز کریں۔
مثلاً اعصابی ورم رحم ہو تو عضلاتی غذا دوا مریضہ کو کھلائیں۔ فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی و عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔
اگر رحم کے عضلاتی پردہ میں ورم ہو تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں انشاء اللہ فوراً شفا ہوگی۔
اگر خود رحم سوزش ناک ہو تو فارماکوپیا کے اعصابی غدی اعصابی عضلاتی غذا دوا تجویز کریں۔
ان کے علاوہ درج ذیل نسخہ جات بھی کھا سکتے ہیں۔
ھو الشافی: ر آرد جو۔ تخم خطمی ، رسوت۔ صندل سرخ۔ مغز املتاس

غذا دوا کھلائیں۔ جو مقوی حلوے یا مقوی غذائیں وضع حمل کے بعد بنا کر کھلاتے ہیں۔ وہ سب کی سب عضلاتی مزاج کی ہوتی ہیں۔
جن سے رحم کے عضلات سکڑ کر رحم کو اصلی حالت پر لے آتے ہیں
قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی نسخہ جات انبساط رحم کے لئے بے حد مفید ہیں۔

انقباض رحم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
رحم کا چھوٹا ہونا،	صغر الرحم ،	SUPER INVELUTION OFTH UTERUS.

تعارف
عام حالت کی نسبت رحم سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے، اسی حالت کو انقباض رحم کہتے ہیں۔

علامات
رحم کے سکڑ جانے سے رحم کا منہ بند ہو جاتا ہے جس سے حیض آنا موقوف ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔
مریضہ کو پیڑو خالی خالی معلوم ہوتا ہے۔ رحم اندام نہانی سے اوپر چڑھ جاتا ہے۔ جس سے لذت جماع ختم ہو جاتی ہے بلکہ عورت کی نسوانیت پر بھی بہت فرق آجاتا ہے۔

اسباب
طبی کتب میں رحم کے سکڑنے کے اسباب کا کوئی سبب نہیں بتایا گیا البتہ قانون مفرد اعضاء اس کے کیفیاتی مادی اور عضوی اسباب پر مکمل روشنی ڈالتا ہے۔
لہٰذا یہاں قانون مفرد اعضاء کے تحت انقباض رحم کا اصولی علاج اور نسخہ جات لکھ رہا ہوں۔

قانون مفرد اعضا اور انقباض رحم

قارئین جیساکہ پچھلے صفحات میں تحریر کر آیا ہوں کہ رحم بذات خود غدی جسم د مادہ کا بنا ہوتا ہے جب کسی سبب سے رحم میں مشینی تحریک پیدا ہو جاتی ہے تو رحم اپنے اندر کے فضلات نکالتے ہوئے اپنے جسم کے اصلی اجزا بھی نکال دیتا ہے جس سے رحم کا جسم بہت چھوٹا سا ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت کو انقباض رحم کہتے ہیں،

قانون مفرد اعضا میں رحم کے سکڑنے کے اس سبب کو عضوی سبب کہتے ہیں۔

رحم کے سکڑنے کے مادی اسباب میں ہر قسم کی گرم خشک سے گرم تر اغذیہ ادویہ شامل ہیں۔

رحم کے سکڑنے کے کیفیاتی اسباب میں گرمی خشکی سے گرمی تری شامل ہیں۔

علاج چونکہ رحم کے سکڑنے کے عضوی اسباب رحم کے غدد د غشائے مخاطی میں شدید تحریک میں لہذا علاج کیلئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا و دوا کھلائیں۔ تاکہ ایک طرف رحم کے غدد میں تحلیل ہو جائے اور عضلات میں تسکین ہو کر رحم اصلی حالت میں آجائے۔

تریاق انقباض رحم

ھو الشافی:- ریوند خطائی، ہلدی، سہاگہ، گل سرخ۔ ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک تمام ادویہ کو باریک پیس لیں - ۲،۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ گرم دودھ یا عرق سونف استعمال کرائیں،

فرزجہ رحم ریوند خطائی ۱ تولہ، ہلدی ۱ تولہ، روغن زیتون ۵ تولہ، یا گھی دیسی ۵ تولہ

تمام ادویہ کو ملا کر محفوظ کر لیں۔ یہ دوا ململ کی ٹاکی تر کر کے رحم کے ارد گرد لگوائیں اور ٹکور کروائیں۔ انشاء اللہ بہت جلد رحم اصلی حالت پر آجائے گا۔

انقلاب رحم

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
رحم کا باہر نکل آنا	انقلاب رحم، نتوء الرحم	PROLOPSUS- UTRI

تعارف رحم کے اندام نہانی میں اتر آنے کو انقلاب رحم کہتے ہیں۔

یادداشت حقیقت میں انقلاب رحم سے مراد رحم کی اندرونی سطح باہر اور بیرونی سطح اندر ہونے کا نام انقلاب رحم ہے لیکن اگر رحم باہر کسی بھی شکل میں نکلے تو اسے انقلاب رحم ہی کہتے ہیں

علامات رحم اندام نہانی میں اتر آتا ہے اور پھنس جاتا ہے۔ مریضہ کیلئے چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ رحم نیچے اتر آنے کی وجہ سے مثانہ پر دباؤ بڑھ جاتا ہے جس سے مثانہ میں زیادہ مقدار میں پیشاب جمع نہیں ہو سکتا ہے لہذا جتنا بنتا ہے تھوڑی دیر بعد اس کے خارج کرنے کی حاجت پیدا ہو جاتی ہے یعنی پیشاب جلد جلد آتا ہے۔ کبھی رحم اندام نہانی سے باہر اتر آتا ہے۔ اس وقت مقعد اور مثانہ پر بھی سخت دباؤ پڑتا ہے اور درد ہونے لگتا ہے۔

اسباب وضع حمل کے وقت بچہ کو کھینچ کر نکالنا، آنول کھینچنا ایسے عضلات کا ڈھیلا پڑ جانا جو رحم کو اوپر کھینچ کر رکھتے ہیں رحم کے اندر سوزش و ورم ہو جانا۔

علاج اصل سبب تلاش کر کے علاج کریں اگر وضع حمل کی بے احتیاطی سے ہو تو مریضہ کو آرام سے لیٹائے رکھیں۔ پائنتی سرہانے کی نسبت اونچی کر دیں۔

اگر رحم باہر آگیا ہو تو اسے ہلدی ۱ تولہ اور دیسی گھی ۵ تولہ کو نیم گرم کر کے رحم کو چُپڑ کر آہستہ سے اندر کر دیں اور گیند کی شکل کا کپڑا ریشم کا اندام نہانی پر رکھائیں۔ اور درج ذیل اشیاء کا سفوف پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں اگر رحم ابھی باہر ہو تو انہیں اشیاء کے جوشاندہ سے دھو دیں۔

ھوالشافی:- اقاقیہ، گل انار، مازو، پھٹکڑی، ہم وزن۔

سب ادویہ پیس کر فرزجہ کرائیں اور انہیں ادویہ کے جوشاندہ سے رحم کو دھوئیں۔ چند بار فرزجہ لگانے اور دھونے سے خروج رحم درست ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بوقت ضرورت کھلا سکتے ہیں، قبض ہو تو عضلاتی مسہل کھلائیں،

غذا عضلاتی کھلائیں

مثلاً صبح انڈا فرائی، یا بھنے چنے یا مربہ آملہ کھلائیں اور قہوہ لونگ دار چینی پلائیں

دوپہر:- کوئی گوشت۔ چنے کی دال مسور کی دال، ٹماٹر بینگن کا سالن چنے کی روٹی سے کھلائیں

شام:- دوپہر کا سالن، یا بھنے چنے یا مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پلائیں۔

پرہیز:- اعصابی غذا دوا سے پرہیز کرائیں۔

اٹھرہ

تعارف بچوں کی مشہور معروف مرض ہے جس سے ننھے بچے پیدائش کے آٹھ گھنٹے، آٹھ دن، آٹھ مہینے اور آٹھ سال بعد مر جاتے ہیں۔

بانجھ پن کی طرح اٹھراہ بھی نہ کوئی مرض ہے اور نہ ہی کوئی علامت ہے بلکہ یہ ایک ایسی حالت کا نام ہے جو مرد و عورت دونوں میں پائی جاتی ہے۔

حقیقت میں یہ حالت ماں باپ کی طرف سے بچوں میں منتقل ہوا کرتی ہے جس کو بچے برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے آٹھ سال کے اندر ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ اس حالت کا اس وقت علم ہوتا ہے جب دو چار بچے آٹھ سال کے اندر مر جاتے ہیں۔

جونہی اس حالت کا پتہ چلتا ہے تو مرد و عورت پریشان رہنے لگتے ہیں کیونکہ اس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ اس کا علاج ادویات سے نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا تعلق جن بھوت اور سایہ کے ساتھ ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ جن بچوں پر جن بھوت کا اثر ہو ان پر تعویذ گنڈوں کا بھی اثر نہیں ہوتا۔

یہاں یہ تصور بھی پختہ ہوتا ہے کہ اٹھراہ کی حالت صرف بچوں پر ہی نہیں اور ان کے والدین کا اس حالت میں حصہ دار تصور کرنا تو درکنار سوچنا بھی بُرا خیال کیا جاتا ہے جو حقیقت کے خلاف ہے

حقیقت اٹھراہ سے ناواقف لوگ

اگر تفصیل سے تحقیقات کی جائے کہ اس خیال میں صرف جاہل لوگ ہی شامل ہیں یا پڑھے لکھے لوگ بھی اس کا شکار ہیں۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس مکروہ خیال سے کوئی طبقہ محفوظ نہیں ہوا

جاہل لوگوں میں ایسے خیالات تو پائے ہی جاتے ہیں لیکن معلومات حاصل کرنے سے پتہ چلا کہ ان میں معمولی تعلیم یافتہ کیا بی اے ایم تک تعلیم یافتہ بلکہ پروفیسر اور پرنسپل قسم کی عورتوں کو بھی جاہل و بے علم عورتوں کے نہ صرف ہم خیال پایا گیا ہے۔ بلکہ ان ہی کی طرح تعویذ گنڈے جادو ٹونے جھاڑ پھونک اور دم درود کراتے دیکھا ہے صرف انتہائی تعلیم یافتہ عورتوں پر ہی منحصر نہیں بلکہ ان کے انتہائی پڑھے لکھے انگلینڈ ریٹرنڈ مردوں کو اس چکر میں مبتلا دیکھا۔ جب ان کے دوست مذاق اڑاتے ہیں اور ان کو زن مرید کہتے ہیں تو وہ پریشان رہتے ہیں۔

طبی کتب میں اٹھراہ کا ذکر تک نہیں

بڑی بڑی طبی کتب اٹھا کر دیکھ لیں سب کی سب اٹھراہ کے ذکر سے خالی ہیں۔ بلکہ کسی مرض کی علامت کے طور پر بھی اس کا ذکر نہیں کیا گیا فرنگی میڈیکل کتب بھی اس حالت کے ذکر سے خالی ہیں۔

حقیقت اٹھراہ

استاد صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ اٹھراہ کے متعلق اپنی تحقیقات لکھتے ہیں:
"میری تحقیقات یہ ہیں کہ اٹھراہ کی حالت ان خاندانوں میں پایا جاتا ہے جن میں مرض سوزاک کا اثر ہوتا ہے یا سوزاک کی مادہ پایا جاتا ہے یا سوزاک کے عوارضات پائے جاتے ہیں۔ یہ اثر باپ کی طرف سے اولاد میں منتقل ہوتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اول بیوی پر اثر ہوتا

ہے اور اس میں سوزاک یا ایسے عوارضات پیدا ہوتے ہیں جیسے کے ساتھ ہی اس پر اٹھرہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

ایسے میاں بیوی کی اولاد اول تو تندرست پیدا نہیں ہوتی اور اگر تندرست پیدا ہوتی ہے تو جلد مر جاتی ہے۔

اگر کوئی انتہائی جدوجہد سے بچ جاتی ہے تو آئندہ نسلوں میں اٹھراہ کا مرض لازم ہو جاتا ہے گویا اٹھراہ ایسی صورت ہے جو سوزاک کی مادہ سے پیدا ہوتی ہے۔

خاص نکتہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اٹھراہ میں عورتوں کے اندر خرابی پائی جاتی لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورتوں میں خرابی مردوں کی طرف سے آتی ہے۔ اس لئے ایسے مریض کے علاج میں لازمی امر ہے کہ ان کے مردوں کا بھی معائنہ کرنا چاہیے۔ ساتھ ہی یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ اٹھراہ کی حالت مرد یا اس کے خاندان کی طرف سے تو نہیں آئی اس صورت میں عورتوں کے ساتھ مردوں کا علاج بھی ضروری ہے۔

علامات:۔

"ایسی عورتوں کا جب بار بار مطالعہ کیا گیا تو ان میں خاص اقسام کی علامات پائی گئیں۔ مثلاً پیشاب میں جلن اور تنگی، ہاتھ پاؤں کا جلنا، تلووں میں ایسی جلن جیسے وہاں پر زخم ہوں۔ اکثر قبض اور خشکی۔ پیٹ پر رحم کے گرد اگرد جیسے کسی نے پٹی باندھ کر جکڑ دیا ہو۔ بعضوں کو خارش و پھنسیاں اور پھوڑے منہ پر دانے۔ گلے میں زخم۔ دائمی نزلہ۔ آنکھوں میں دائمی جلن۔ بعضوں کے پیٹ میں باؤگولا۔ اختناق الرحم کے دورے۔ طبیعت میں غصہ تیزی اور کسی کی بات برداشت نہ کرنا۔ اکثر ہر شخص اور گھر بار سے ناراض رہنا یہاں تک کہ کسی بچہ سے بھی پیار مشکل سے آتا ہے

بچے جو پیدا ہوتے ہیں اکثر ظاہراً تندرست پیدا ہوتے ہیں پھر رفتہ رفتہ سوکھنے لگتے ہیں بعض پیدائش کے وقت سے ہی مریض ہوتے ہیں، جسم پر دانے چھنسیاں زخم خاص طور پر پیروں کے اور گرد جلدی بگاڑ۔ بعض بچوں میں سوزاک کی علامات بھی دیکھی گئی ہیں

ایک عورت کے بچے جب پیدا ہوتے تھے۔ تو آنکھ سے اندھے ہوتے تھے جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ آنکھوں میں بالکل سیاہی پھیلی ہوئی ہوتی تھی۔ بعض بچے پیدائش کے وقت بالکل تندرست ہوتے تھے مگر تین دن بعد ان کی آنکھوں میں سیاہی پھیل جاتی تھی اور وہ اندھے ہوکر مرجاتے تھے۔

میں نے جب اس عورت کا علاج کیا۔ تو اس کا مرض دور ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی کرم سے بچے تندرست پیدا ہونا شروع ہوگئے اور زندہ بھی رہتے تھے۔

بعض بچے تو ایسے گلے سڑے ہوتے تھے جیسے گندھا ہوا آٹا۔ اور اس میں سے سخت بو آتی تھی۔ غرض انتہائی خرابی خون کے بچے بھی پائے گئے ہیں۔

ان عورتوں کے خاوندوں سے علیحدگی میں جب استفسار کئے گئے تو پتہ چلا کہ بعض عورتوں میں مواصلت کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا جسم کسی جلتی ہوئی بھٹی میں ڈال دیا گیا ہے۔

بعض دفعہ عضو مخصوص پر دانے نکل آتے ہیں جلن دائمی صورت اختیار کر لیتی ہے عورتوں کے جسم میں رطوبات کی کمی یا بالکل خشک ہونے کی شکایات۔ ایسی عورتیں گویا انتہائی گرمی اور سردی کا مجموعہ ہوتی ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر عورت میں سب علامات پائی جائیں کسی میں کچھ کسی میں کچھ علامات پائی جاتی ہیں لیکن جب ان پر غور کیا جائے گا تو تمام ملتی جلتی پائی جائیں گی۔

علاج

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ چونکہ اٹھراہ کی حالت والدین کی طرف سے بچے میں منتقل ہوتی ہے اور والدین سوزاک یا سوزاکی مادہ کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔ بچے میں بھی سوزاکی مادہ اور اس کی علامات واضح طور پر پائی جاتی ہیں۔

لہذا والدین اور بچے کا علاج سوزاک اور غدی تحریک کے تحت کرنا چاہئے یعنی انہیں اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں انشاء اللہ اگر بچہ زندہ ہے تو وہ علاج سے تندرست ہوکر لمبی عمر پائے گا اگر والدین زندہ ہیں تو انہیں بھی اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا اور دوا کھلائیں تاکہ آئندہ پیدا ہونے والے بچے تندرست پیدا ہوں۔

استاد صاحب نے جو نسخہ اٹھرہ کے لئے تحریر کیا ہے وہ یہ ہے۔

نسخہ سرمہ سیاہ، ریٹھا، دونوں کو ہم وزن ملا کر حب بقدر مونگ تیار کرلیں۔ خوراک:۔ ایک ایک گولی صبح شام بعد از غذا ہمراہ ایک گلاس دودھ کے ساتھ۔

غذا میں دودھ گھی اور سبزی گوشت کا استعمال زیادہ رکھیں، روٹی چاول برائے نام البتہ گھی سے تر بتر حلوہ یا دلیا زیادہ مفید ہے لیکن اگر شدید بھوک نہ ہو تو صرف پھل دودھ اور چائے کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھو الشافی:۔ ریوند خطائی ۱ تولہ، قلمی شورہ ۱ تولہ، گندھک آملہ سار ۲ تولہ،

تمام ادویہ باریک پیس کر محفوظ کرلیں۔

ایک ایک ماشہ دن میں دو بار ہمراہ گرم دودھ جس میں دیسی گھی ڈال لیا ہو۔

غذا اوپر والے نسخہ والی درست ہے۔

اولاد نرینہ نہ ہونا

بعض والدین کے لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ نرینہ اولاد کو ترستے ہیں ایسے گھروں میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جونہی وضع حمل ہوا اور دائی نے لڑکی کی بشارت دی فوراً گھر میں کہرام مچ گیا ماں باپ روتے ہیں اور ٹھنڈی سسکیاں بھرتے ہیں۔ اسی طرح بعض خاندانوں میں لڑکی کی صورت دیکھنا نصیب نہیں ہوتی ان کے ہاں لڑکے ہی لڑکے ہوتے ہیں۔

ماہرین فن طب نے اس مسئلہ کو لاینحل سمجھ کر نہیں چھوڑا بلکہ انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو کام میں لاتے ہوئے تحقیقات جاری رکھیں آخر کار وہ اس مسئلہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ان میں استاد الکرام حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے اپنی مایہ ناز کتاب تحقیقات المجربات میں لکھا ہے کہ لڑکیاں ہی لڑکیاں یا لڑکے ہی لڑکے پیدا ہونا ایک قسم کی بیماریاں ہیں ان کا علاج ممکن ہے انہوں نے یہاں تک لکھا ہے کہ نہ صرف ایک معالج حسب منشا اولاد پیدا کر سکتا ہے بلکہ اس کے تجربات اتنے وسیع ہونے چاہئیں کہ وہ حاملہ عورت کی نبض دیکھ کر بتا سکے کہ حاملہ کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

یادداشت ۱

قارئین یہاں اس امر کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے رسالوں اور کتب میں اکثر حسب نرینہ کا اشتہار دیا کرتے ہیں اس اشتہار پر بعض لوگ اعتراض

کرتے ہیں کہ لڑکا، لڑکی دینا خدا کا کام ہے جسے خدا چاہے لڑکا دیتا ہے جسے خدا چاہے لڑکی دے اس معاملہ میں کوئی دخل انداز نہیں ہو سکتا۔

اعتراض کا جواب

اس قسم کا اعتراض کرنے والوں میں اَن پڑھ، پڑھے لکھے، عالم فاضل سبھی شامل ہیں۔ ان کا اعتراض اپنی جگہ بجا ہے۔ واقعی خدا قادر مطلق ہے اس کی منشا اور قدرت کے بغیر کوئی پتا نہیں حرکت کر سکتا۔

لیکن خداوند تعالیٰ نے انسان کو کچھ اختیارات بھی دیئے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی منشا اور رضا کے تحت کام کر کے فلاح پا سکتا ہے۔ اور منشا اور رضا کے تحت خلاف ورزی کر کے نقصان اٹھا سکتا ہے۔

اولاد نہ ہونا

جس طرح یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ اولاد نہ ہونا ایک مرض ہے۔ یعنی مرد یا عورت کے اندرونی نقص کی وجہ سے بعض دفعہ اولاد نہیں ہوتی جس گھر اولاد نہیں ہوتی وہ گھر ویران۔ میاں بیوی مایوس اور اپنا وارث نہ پا کر بجھے بجھے رہتے ہیں۔ شادی بیاہوں کے وقت ان کی حالت مایوس کن ہوتی ہے۔ بعض عورتیں مایوسی کی وجہ سے بیمار رہنے لگتی ہیں حقیقت میں ان کی بیماری اور مایوسی اور ناامید رہنے کا سبب صرف اولاد نہ ہونا ہے یعنی اولاد نہ ہونا بھی بیماری ہے جس کا علاج ضروری ہے۔ جب ایسے گھروں میں اولاد ہو جاتی ہے تو وہ گھر روشن اور خوشیوں کے گھر بن جاتے ہیں۔

لڑکا نہ ہونا

جن گھروں میں لڑکیاں تو پیدا ہوتی ہیں لیکن لڑکا نہیں ہوتا ان کی خوشیاں نامکمل ہوتی ہیں۔ عورتیں خصوصاً بے حد متاثر ہوتی ہیں۔ ایسی عورتیں اولاد نرینہ کے حصول کے لئے پیروں فقیروں کے پاس جاتی ہیں تعویذ گنڈے ہمیشہ لیتی رہتی ہیں۔ ہر قسم کے ٹونے ٹوٹکے کرتی ہیں یہ سب اس لئے کرتی ہیں کہ اولاد نرینہ نہ ہونا بذات خود ایک بیماری ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور مرد و عورت کا مزاج

قانون مفرد اعضاء جہاں ہر غذا و دوائے کا مزاج مقرر کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح قانون مفرد اعضاء نے مرد و عورت کا مزاج بھی مقرر کیا ہے۔ مرد کا مزاج خشک گرم اور عورت کا مزاج گرم تر مقرر کیا ہے۔ اسی مزاج کی وجہ سے مرد اور عورت افعال اثرات میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مثلاً مرد خشک مزاج ہونے کی وجہ سے جنگجو جفاکش نڈر بہادر۔ نامساعد حالات میں نہ گھبرانا اور ڈٹے رہنا۔

اس کے برعکس عورت صنف نازک ہونے کی وجہ سے کمزور۔ خون بہانے سے نفرت اور خوف کے جذبات کا اظہار کرنا۔ نامساعد حالات میں گھبرا جانا۔ گھر میں معمولی تنازعہ کو برداشت نہ کرنا۔ اولاد نہ ہونے یا لڑکیاں ہی لڑکیاں ہونے پر افسردہ اور مایوس رہنا بلکہ بیمار ہو جانا۔ حالانکہ اس کا خاوند بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے لیکن اس کا خاوند خشک مزاج ہونے کی وجہ سے ان حالات سے نہیں گھبراتا

البتہ اگر عورت میں خشکی کے اثرات بڑھنے شروع ہو جائیں تو ان کے بیتان

سکڑ جاتے ہیں آواز بھاری ہو جاتا ہے مردوں کی طرح بولتی ہیں بعض جگہ خود کھیتی باڑی تک کرنے لگتی ہیں یہ سب کچھ مزاج کی وجہ سے ہے۔ اس کے برعکس جن مردوں میں تری کے اثرات بڑھ جاتے ہیں وہ بالکل عورتوں کی طرح بولنا شروع ہو جاتے ہیں اور حرکات و سکنات عورتوں کی طرح کرتے ہیں وغیرہ یہ سب کچھ ان کے مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے

نطفہ یا جنین پر مزاج کا اثر

یہ حقیقت ہے کہ گرم منی یا جنین کے بغیر رحم مادر میں حمل قائم نہیں ہو سکتا اور یہی گرم منی یا جنین نشوونما پا کر رحم مادر سے لڑکا یا لڑکی کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ مشاہدات و تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ حمل کے قائم ہونے (گرم منی کے رحم میں آنے) کے آٹھ ہفتے یعنی تقریباً ساٹھ دن بعد جنین کے جنسی اعضاء بنتے ہیں۔ اگر حمل کو قائم ہوئے ساٹھ دن ہو چکے ہیں۔ تو اگر ان دنوں کے دوران عورت کے رحم و جسم میں خشکی کے اثرات بڑھا دیئے جائیں تو سو فیصد اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اولاد نرینہ کے لئے جتنے نسخے یا تدابیر اختیار کی جاتی ہیں ان کا مزاج خشک ہوتا ہے۔ مثلاً ہم اولاد نرینہ کے لئے جو نسخہ دیتے ہیں اس کے تمام اجزاء خشک اور رطوبات سے خالی ہیں۔

نرینہ اولاد کے پیدا ہونے میں حکمت الٰہی

محققین نے رحم کے اندر دو ماہ تک کے جنین میں جنسی اعضاء نہیں دیکھے۔ بار بار کے تجربات سے بات ثابت ہوئی ہے کہ حمل کے تیسرے ماہ میں جنین کے جنسی اعضاء بنتے ہیں اگر اس موقع پر رحم میں خشکی یا تری کے اثرات بڑھا دیئے جائیں

توانائی غشاء کے تحت زیادہ پیدا کیا جا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اگر حمل کے دو ماہ بعد عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ یا اشیاء استعمال کرائی جائیں تو اکثر لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر اعصابی غدی یا غدی اعصابی ادویہ اغذیہ استعمال کرائی جائیں تو لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

اولاد نرینہ کے لئے تدابیر

اولاد نرینہ کے لئے مریضہ کو جو تدبیر بتائی جاتی ہے وہ روزے رکھنا ہے جو تقریباً ایک ہفتہ یا دس دن تک رکھائے جاتے ہیں کون نہیں جانتا کہ اس سے خشکی بڑھ کر رطوبات میں کمی ہوتی ہے۔ جونہی رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی ہوتی ہے فوراً اس کا اثر جنین پر پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نر کا مزاج حاصل کرکے لڑکے کی صورت میں پیدا ہو جاتا ہے۔

ایک اہم سوال

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ جن گھروں میں لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہوں ان گھروں میں لڑکیاں پیدا کرنے کی تدابیر و نسخے دیئے جا سکتے ہیں؟

جواب

اس سوال کا جواب بھی قانون مفرد اعضاء ہاں میں دیتا ہے۔ مثلاً جب مزاج کے اثرات جنین پر ڈالے جا سکتے ہیں۔ تو جن گھروں میں لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہوں ان گھروں کی عورتوں کے حمل کے ساٹھ دن بعد اگر گرم تر اغذیہ

ادویہ اشیاء کھلائی جائیں۔ اور گرم تر ماحول میں رہنے پر مجبور کیا جائے تو ہمارا مشاہدہ ہے کہ ایسی عورتوں کے جنہیں لڑکے ہی لڑکے پیدا ہوتے ہوں تو لازمی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات کھلانے اور گرم تر ماحول میں عورت کو رکھنے سے ضرور لڑکی پیدا ہوا کرتی ہے۔

حب نرینہ

ھوالشافی ، مور کے پر کی ٹکی ۳ عدد، مازو بغیر سوراخ ۱ تولہ، تخم بھنگ ۱ تولہ، کزپرانا ۱ تولہ، مشک خالص ۸ رتی، ست مازو ۶ ماشہ، کشتہ فولاد ۱ تولہ۔

ترکیب تیاری سب کو خوب باریک پیس کر جنگلی بیر برابر گولیاں تیار کریں۔

مقدار خوراک ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے نر بچہ جنا ہو مجبوری کی صورت میں لونگ دارچینی کے قہوہ سے دیں صبح دوائی کھانے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں پھر دوائی کھائیں۔

موقع استعمال حمل کے تیسرے مہینے کے پہلے ہفتہ میں شروع کریں پندرہ دن باقاعدہ پرہیز کے ساتھ کھلائیں، غذا اور پرہیز پورا تیسرا مہینہ جاری رکھیں اگر یقینی کامیابی چاہتے ہیں تو حمل ہونے سے پہلے یا حمل کا پتہ لگتے ہی صرف غذائی علاج شروع کر دیں، انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا، تیسرے مہینے کے شروع میں حب نرینہ کھلائیں۔

غذائی علاج

صبح :۔ مربہ آملہ۔ مربہ ہریڑ۔ مونگ پھلی کشمش۔ انڈے۔ بھنے چنے، چھوہارے۔ دہی لسی۔ فروٹ چاٹ۔ دہی بھلے، لونگ دارچینی کا قہوہ

دوپہر :۔ کوئی گوشت انڈے کریلے مچھلی آلو گوبھی، بینگن اچار، پالک سرسوں کا ساگ پیاز لہسن، سرخ مرچ پکوڑے، دال چنے، سرکہ، نمکین، چنے کی روٹی،

رات :۔ کوئی چیز یا دوپہر والا سالن کھا کر لونگ، دارچینی کا قہوہ،، پھل، سیب، ماش کی جامن، فالسہ، انگور، انار ترش، لیموں کی سکنجبین، انناس، آلو بخارہ، املی۔ آلو بخارہ کا پانی،

پرہیز :۔ دودھ، بالائی۔ مکھن، برفی، حلوہ گاجر، سوجی کا حلوہ، بادام۔ مربہ گاجر، مربہ سیب مولی گاجر، شلغم، ٹینڈے۔ توری، کدو، پیٹھا، بھنڈی توری، اروی، چاول، آئس کریم، قلفی وغیرہ سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔ حصول حمل کے چوتھے مہینے تک۔ اس کے بعد ہر قسم کی غذائیں کھائی جا سکتی ہیں

مُعین حمل

ھوالشافی :۔ پیپل کی داڑھی ۴ تولہ، برادہ ہاتھی دانت ۴ تولہ، تخم شونگی ۱ تولہ، ناگ کیسر ۱ تولہ،

ترکیب تیاری :۔ سب کو باریک پیس لیں، بس تیار ہے

مقدار خوراک :۔ ۳ ماشہ ہمراہ قہوہ دن میں تین بار سات روز تک بعد از فراغت حیض۔

افعال و اثرات :۔ یہ عضلاتی اعصابی ہے، بے حد مقوی رحم ہے

اس کے استعمال سے اول تو پہلے ماہ ورنہ دوسرے یا تیسرے ماہ انشاء اللہ ضرور حمل ہو جاتا ہے اس نسخہ میں کمال یہ ہے کہ اس سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے، اگر حمل ہو تو حمل کے دوسرے ماہ کے خاتمہ پر یا تیسرے ماہ کے شروع میں دینے سے شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ اگر اس نسخہ میں رحم خرگوش خشک کردہ ایک تولہ اور کستوری تین ماشہ کا اضافہ کر دیا جائے تو نہایت قوی الاثر ہو جاتا ہے بلکہ بانجھ پن کو دور کرنے کی اکسیر بن جاتی ہے۔

اکسیر مُعین حمل

ھوالشافی :۔ قلب الحجر اصلی لے کر باریک پیس لیں،

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ ہمراہ قہوہ بعد از فراغت حیض سات روز تک دیں۔ تو انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

افعال و اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے، پہلے مہینہ ہی حمل ہو جاتا ہے۔ اس میں کمال یہ ہے کہ اسقاط حمل کی عادی مریضہ کو شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔

سفوف مُعین حمل المعروف سفوف شرما

ھوالشافی :۔ کنٹہ یاری سفید گل والی ۱ تولہ، زیرہ سیاہ اصلی ۱ تولہ، داڑھی پیپل ۱ تولہ،

ترکیب تیاری: سب کو باریک پیس لیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ گائے جس نے بچھڑا جنا ہو

افعال و اثرات: یہ عضلاتی اعصابی ہے۔ اعلیٰ درجہ کا معین حمل ہے اس کے استعمال سے کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔ بعد از فراغت حیض صرف تین دن کھلانے سے حمل ہو جاتا ہے جو نرینہ ہوتا ہے۔ اگر اس کا استعمال ایک ہفتہ تک کرایا جائے تو ہمیشہ کے لئے سُو بدل جاتی ہے اور ہمیشہ کے لڑکے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اگر حمل کے ڈیڑھ ماہ بعد چند دن تک کھلایا جائے تو عمر بھر کیلئے سو تبدیل ہو جاتی ہے۔

نوٹ: اگر معین حمل کے لئے استعمال کرنا مقصود ہو تو بعد از فراغت حیض کھلائیں اور اگر اولاد نرینہ کے لئے استعمال کرنا ہو تو حمل کے دو ماہ بعد تیسرے مہینے کے پہلے ہفتے میں دیں۔

نرینہ (سُو بدلنے کیلئے)

ھوالشافی: تخم بھنگ سفوف شدہ ایک ماشہ صبح ہمراہ پانی اور تخم شونگی چار عدد بوقت شام ہمراہ آب تازہ دیں۔ یہ دوائیں حمل کے دو ماہ بعد شروع کریں اور تیسرا مہینہ سالم کھلاتے رہیں تو انشاءاللہ لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔

جناب ڈاکٹر ہنس راج شرما صاحب فرماتے ہیں کہ میرے اس نسخہ نے تمام ہندوستان میں شہرت حاصل کر لی ہے۔ میں نے اس سے بہت روپیہ کمایا ہے۔ کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ اس نسخے سے لڑکا ہی پیدا

ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے سُو تبدیل ہوجاتی ہے۔

بغیر دوا کے سُو بدلنے کا طریقہ

حمل ہونے کے فوراً بعد حاملہ کو صرف وہی غذائیں دیں جن میں کیلسیم (سردی خشکی) کے اثرات پائے جائیں جن میں دہی، پنیر، سبزیاں، پھل، چنے کی روٹی، ترش پھل اور بیسنی روٹی شامل ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے مطابق ہر عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی غذا و دوا اور اشیاء کے استعمال کرنے سے شرطیہ لڑکا پیدا ہوتا ہے

نسخہ جات ، احتباس

ہوالشافی: [illegible] ۴ تولے، رائی ۲ تولے، مرمکی ۲ تولے، سنبل الطیب ۲ تولہ، سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنا کر دیں۔

مقدار خوراک: ۱ تا ۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ حب قربی

افعال و اثرات: عضلاتی غدی مقوی رحم ہے فوراً خون حیض جاری کرتی ہے موٹاپا اور بانجھ پن کے لئے بہترین دوا ہے۔

حب قربی

ہوالشافی: بلاور ۱ تولہ، صبر ۲ تولہ، خنثل ۲ تولہ نہایت باریک کر کے چھوٹے چنے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک: ۱ماشہ تا ۲ گولی دن میں چار بار

افعال و اثرات: افعال و اثرات میں عضلاتی غدی ہے اعصابی تحریک سے پیدا شدہ ہر علامت میں بہترین دوا ہے کمزور اور دبلے پتلے جسم والے مریض کو دیں

مُعین حمل

ھوالشافی: درخت پیپل سفیدہ کی داڑھی ۱۰ تولہ ، بیج شونگی ۱ تولہ

دونوں ادویہ کا سفوف بنا کر ایک ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

افعال اثرات: عضلاتی اعصابی محرک ہے بے حد مقوی رحم ہے خصوصاً رحم کے عضلات میں قوت ماسکہ بڑھ کر استقرار حمل کا سبب بنتا ہے۔

مختصر نسخہ ہونے کے باوجود مایوس گھروں کو روشن کر دیتا ہے۔

ھوالشافی: ناگ کیسر باریک کر کے حیض سے فارغ ہو کر ۲،۳ ماشہ ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی سے کھلائیں۔ اس کے استعمال سے بہت سے مایوس گھر اولاد جیسی نعمت سے مالا مال ہو گئے ہیں۔

ھوالشافی: ریش درخت پیپل حسب ضرورت گڑ یا شکر ملا کر ۴،۴ ماشہ صبح ، دوپہر شام ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی یا السی گائے کے دودھ سے جس نے بچھڑا جنا ہو۔

ھوالشافی: پھٹکڑی بریان سفوف کر کے محفوظ کر لیں۔ ۲،۳

دیگر معین حمل: ۲،۳ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں اور ہر روز بعد از حیض ۲ ماشہ یہی سفوف ململ کی پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھائیں ہر ماہ صرف ۲۔۷ دن رکھانا کافی ہے۔ صرف دو تین ماہ کے اندر حمل قائم ہو جاتا ہے۔

برائے ورم و درد رحم

ھوالشافی:

کسٹرائل	گھی دیسی	ہلدی انڈیا
۲ ½ تولہ	۲ ½ تولہ	۱ تولہ

ترکیب تیاری: تینوں ادویہ کو ملا کر اتنا گرم کریں کہ ہلدی کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے پھر چھان کر ململ کی ٹاکی سے رحم اور اندام نہانی میں رکھائیں صبح شام کافی ہے

نوٹ: اسی نسخہ میں سے ۲ تولہ صاف تیل جس سے ہلدی علیحدہ کر دی گئی ہو ایک پاؤ روغن کے دودھ میں ملا کر صبح شام پلایا جائے تو چند دنوں میں درد اور ورم رحم دور ہو جاتا ہے۔

برائے ناسور رحم

جلے ہوئے چھڑے کی راکھ ، کتھہ سفید ، سنگ جراحت ، موم ہر ایک ہم وزن ملا کر گائے کے مکھن میں ملا کر ململ کی ٹاکی سے رحم میں رکھوائیں۔

مُعین حمل

ھوالشافی :۔ اسگندناگوری، چینی حسب ضرورت پیس کر محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک :۔ ۳،۳ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ کھائے۔

موقع استعمال ایسی عورتیں جنہیں ورم رحم اور سوزش رحم عسر الطمث وغیرہ کی تکالیف رہ چکی ہوں اور اب ان کا علاج ہو چکا ہو استعمال کریں

"بھپارا" سوزش وورم رحم دور کرنے کیلئے

ھوالشافی :۔ ۵ تولہ، تخم بکو جو تازہ بیلوں کی صورت میں بکو کے پودہ پر لگے ہوتے ہیں۔ اور تخم کاسنی خشک ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری :۔ دو نولہ کو باریک پیس لیں اور پانچ حصہ کرلیں۔

ترکیب استعمال :۔ ۲ تولہ دوا ایک پاؤ پانی میں جوش دیں نیم گرم ہونے پر دیگچی کے منہ پر بند ڈھکنا رکھ کر ایک نصف انچ قطر کی ربڑ کی نالی لے کر اس کا ایک سرا دیگچی میں ڈالیں۔ دوسرا سرا اندام نہانی اور فرج کی نالی پر لگائیں تاکہ بھاپ دیگچی سے اندر رحم تک پہنچے، پندرہ بیس منٹ روزانہ کرنے سے ورم رحم ختم ہو جاتا ہے

برائے سیلان الرحم

ھوالشافی :۔ گل سپاری، گوند ڈھاک، کشتہ مرجان، کشتہ عقیق، کشتہ قلعی

۴ تولہ ۳ تولہ ۲ ماشہ ۲ ماشہ ۲ ماشہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک :۔ ۲ ماشہ سے ایک تولہ صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ لونگ دار چینی۔

موقع استعمال یہ نسخہ ایسی عورتوں کو کھلانا چاہئے جنہیں رحم میں پانی کی طرح رقیق اور سفید رنگ کی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہو اس کے کپڑے بھیگے رہتے ہوں۔

افعال اثرات عضلاتی اعصابی مقوی ہے بے حد مقوی عضلات نسخہ ہے سیلان الرحم کے لئے تو تریاق سے کم نہیں۔

جو عورتیں سیلان الرحم سے کمزور ہو گئی ہوں یا کمی خون ہو گئی ہو کے لئے لاجواب نسخہ ہے تسکین قلب اور کمزوری دل کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے ایسی عورتوں کو اکثر دل ڈوبنے لگتا ہے، چکر آتے ہیں۔ ان کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

آنکھوں میں ہونیوالی غیر طبعی علامات

حواس

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
حواس	حواس	سینسز SENSES

لفظ حواس لفظ حاسہ کی جمع ہے جس کے معنی احساس وادراک کرنے والی قوت ہیں دیکھنے کو تو حضرت انسان گوشت پوست کا ایک پتلا معلوم ہوتا ہے لیکن خالق کائنات نے اس کے ذرہ ذرہ میں نہایت ہی عجیب غریب اسرار ورموز سمو دیئے ہیں جن کا اظہار ضرورت کے وقت خود بخود ہوتا رہتا ہے۔

مثلاً اندھیرے اور روشنی سے آنکھیں سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ روشنی سے یہ دنیا کی تمام چیزوں کو ایک دوسری سے تمیز کرتی ہیں انسان آنکھوں ہی سے اشیاء کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانی جلد میں ایسی عجیب صفت رکھی ہے کہ وہ انسان کو ہر قسم کی کیفیات گرمی، سردی، خشکی، تری، کا احساس دلاتی ہے ہر ہر قسم کی نرم وسخت اشیاء میں تمیز کرتی ہے۔

کان :- آوازوں میں تمیز کرکے دماغ کو مطلع کرتے ہیں۔ ہم سریلی آوازوں سے کان ہی کے ذریعے لطف اندوز ہوتے ہیں

ناک :- اشیاء، اغذیہ، ادویہ کی خوشبو اور بدبو میں تمیز کا احساس کرتا ہے جس سے فضا اشیاء کی تازگی اور عیب حالت میں تمیز کر سکتا ہے۔

زبان :- زبان بھی ایک گوشت کا ٹکڑا ہے لیکن اس میں اللہ تعالیٰ نے اشیاء کے ذائقوں میں تمیز کرنے کی صفت رکھی ہے۔

جلد، آنکھ، کان، ناک، زبان تو جسم انسان کے ظاہری اعضا ہیں جو بیرونی معلومات کو انسان کے دماغ تک پہنچاتے ہیں بار بار جب ایک ہی قسم کی معلومات حاصل ہوتی ہیں تو وہ حق الیقین کی صورت اختیار کرکے دماغ میں محفوظ رہنے لگتی ہیں کیونکہ انسان کے لئے یہ ضروری تھا کہ جو معلومات اس نے آنکھ کان، ناک، جلد اور زبان کے تجربات سے حاصل کی تھیں ان سے مستفید ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے قدرت نے ان معلومات کو حواس خمسہ بیرونی کے مرکز دماغ میں سٹور کا انتظام کر دیا اور یہ بھی انتظام کر دیا کہ ان جمع شدہ معلومات کو دوبارہ بوقت ضرورت ذہن کے سامنے پیش کرنے کے لئے حواس خمسہ اندرونی کی ڈیوٹی لگا دی اب حضرت انسان کو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیئے جس نے اس کو وقت ضائع کئے بغیر سابقہ معلومات اور حقائق سے مستفید ہونے کا معقول انتظام کر دیا۔

مثلاً گندھک کی بو، ہینگ کی بدبو، صندل کی خوشبو وغیرہ کے ساتھ ان کی شکلیں، ذائقے اور قوام وغیرہ کا ایک تصور دماغ میں محفوظ ہو جاتا ہے۔

ہم جب چاہیں ان کو دوسری چیزوں سے الگ کر سکتے ہیں بلکہ ان میں سے کسی چیز کے بارے میں (ان کی غیر موجودگی میں) ہم کسی شخص کو پوری صفات بتا سکتے ہیں اور وہ شخص ان صفات کو ذہن میں بٹھا کر مطلوبہ شے کو لا سکتا ہے یہ اس شخص کا کارنامہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس پر کرم نوازی ہے جس نے حواس دماغ میں معلومات محفوظ کرنے اور دوبارہ ذہن میں لانے کا انتظام کر دیا ہے۔

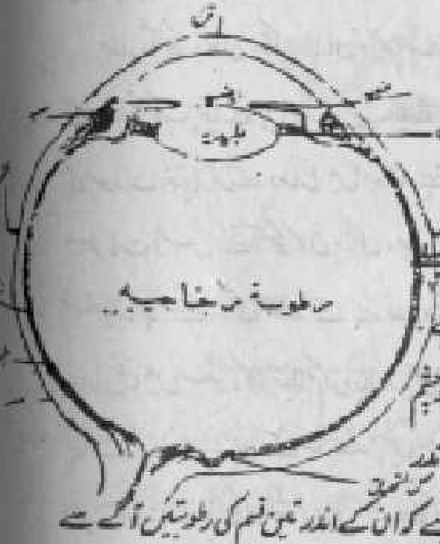
جو معلومات ہم جسم کے بیرونی اعضا سے احساس ولمس کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں انہیں

حواس خمسہ بیرونی محسوس کرتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک، زبان، جلد اور حواس خمسہ باطنی

حواس خمسہ بیرونی کی تمام معلومات دماغ میں محفوظ ہوجاتی ہیں، جنہیں ضرورت کے مطابق

حواس خمسہ اندرونی اصل چیزوں کی غیر موجودگی میں ذہن کے سامنے ان کی شکل، ذائقہ، بو، رنگ اور

دوسری کیفیات کرواتی ہیں۔



آنکھوں کی غیر طبعی علامات

آنکھوں کی غیر طبعی علامات سمجھنے سے پہلے ان کی بناوٹ اور مختصر افعال جاننا ضروری ہے جاننا چاہئے کہ آنکھ ایک مخروطی گیند ہے جو چشم خانوں کی ہڈیوں کے اندر اور تین پردوں کے اندر اور تین پردوں کے اندر اس طرح لپٹی ہوتی ہے کہ ان کے اندر تین قسم کی رطوبتیں آگے سے پیچھے تک محفوظ ہیں ان تینوں حصوں کے سہارے اندر بند ہے۔ بیرونی پردہ صلبیہ ہے۔ یہی پردہ جب آنکھ کے سامنے آجاتا ہے تو سفید اور شفاف ہوجاتا ہے اس کے اندر جو رطوبت ہوتی ہے اس کو رطوبت بیضہ کہتے ہیں۔ درمیانی پردہ کو مشیمہ کہتے ہیں اور جب یہ سامنے اور قرنیہ کے پیچھے سے گزرتا ہے عنبیہ کہلاتا ہے اس میں جو رطوبت ہوتی ہے اسکو جلیدیہ کہتے ہیں۔ آخری اور اندرونی پردہ شبکیہ کہلاتا ہے یہ آنکھ کے سامنے دونوں طرف ہوتا ہے اس کے سامنے جو رطوبت ہوتی ہے اس کو زجاجیہ کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا پردوں سے متعلق پھر ذہن نشین کرلیں جو پردہ دماغ پر ام غلیظ کے نام سے بیان کیا جاتا ہے یہی پردہ صلبیہ کے نام سے آنکھوں میں موجود ہے یہی عضلاتی پردہ ہے اس میں عروق کم اور اعصاب بھی برائے نام ہوتے ہیں۔

دماغ کا دوسرا پردہ جو ام رقیق کے نام سے مشہور ہے یہی پردہ آنکھوں میں مشیمہ کہلاتا ہے اس میں عروق کثرت سے ہوتا ہے اس کی اندرونی سطح سیاہ ہوتی ہے اس سے جو رطوبت اخراج پاتی ہے اس سے آنکھ پرورش پاتی ہے یہ پردہ غدی دغشائی کہلاتا ہے۔

تیسرا پردہ چونکہ دماغ پر نہیں ہوتا بلکہ دماغ خود ورتیس ہے جو تمام جسم کے اعضا پر اپنے عصبی پردے بناتا ہے۔ اس لئے آنکھ کا تیسرا پردہ جو شبکیہ کے نام سے مشہور ہے یہی دماغی وعصبی پردہ ہے جو رطوبت زجاجیہ کی حفاظت کرتا ہے اور ضرورت کے مطابق استعمال کرتا ہے۔

امراض کی ابتدا

آنکھوں کے امراض وعلامات اس وقت ہی ظاہر ہوتے ہیں جب آنکھوں کے پردوں کے افعال میں تیزی و سستی پیدا ہوجائے یا ان کے اندر کی رطوبات میں کمی بیشی ہوجائے۔ مثلاً جو رطوبت پردہ صلبیہ اور مشیمہ کے درمیان ہوتی ہے جو رطوبت جلدیہ کے نام سے مشہور ہے اس کے مکدر ہوجانے سے نزول الماء ہوجاتا ہے۔ اسی طرح جو رطوبت بیضہ جو عضلاتی پردہ سے تعلق رکھتی ہے خشک ہوجاتی ہے تو سیاہ موتیا اترآتا ہے جس کا آج تک علاج دریافت نہیں ہوسکا یعنی رطوبت بیضہ ایسی رطوبت ہے جو عضلاتی خلیات میں ہوتی ہے سودا کے قائم مقام ہے رطوبت جلیدیہ بالکل ایسی رطوبت ہے جو غدی خلیات کے اندر ہوتی ہے یہ صفرا کے قائم مقام ہے اسی طرح رطوبت زجاجیہ ایسی رطوبت ہے جو اعصابی خلیات کے اندر ہوتی ہے یہ بلغم کے قائم مقام ہے۔ چونکہ یہ رطوبات تین مختلف پردوں کے اندر بند ہیں اور انہیں سے اپنی غذا حاصل کرتے ہیں اس لئے جب بھی ان پردوں میں کوئی نقص پیدا ہوجاتا ہے تو اس سے یہ رطوبات بھی متاثر ہوتی ہے۔

اسی طرح جب جسم کے کسی تسیج میں کسی قسم کا شدید اثر ہوتا ہے خاص طور پر جب دماغی انسجہ پر کسی قسم کا اثر ہوتا ہے تو وہ ان کی رطوبات کو بھی متاثر کرتا ہے یا ایسی تشریح اور افعال ہیں

جن سے فرنگی طب بالکل بے خبر اور بے علم ہے

رطوبت بیضہ کے افعال اور ماہیت

رطوبت بیضہ کے نام سے واضح ہے کہ یہ انڈے کی سفیدی کی طرح بالکل سفید شفاف اور بے رنگ ہوتی ہے۔ یہ رطوبت آنکھ کے بیرونی پردہ صلبیہ جسے قرنیہ بھی کہتے ہیں کے نیچے ہوتی ہے اس رطوبت کے بالکل برابر پردہ عنکبوتیہ لگا ہوتا ہے جو رطوبت جلیدیہ کو سہارا دیئے ہوتا ہے۔

آنکھوں میں رطوبت بیضہ کی موجودگی اس لئے ضروری ہے تاکہ ایک تو رطوبت جلیدیہ کی حفاظت رہے یعنی بیرونی صدمات اس کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکیں جن میں تیز روشنیاں گرم خشک ہوا آنکھوں میں خراش دار چیز کا پڑ جانا وغیرہ شامل ہیں دوسرے اپنی مزاجی تری سے اسے ضرورت کے مطابق حرارت پہنچاتے رہیں جس سے اس کا قوام مناسب رہے۔

رطوبت بیضہ کی کمی بیشی کی علامات

رطوبت بیضہ میں زیادہ سے زیادہ دو اقسام کا بگاڑ ہو سکتا ہے۔

ا۔ رطوبت بیضہ زیادہ ہو جائے جس سے اس کا حجم بھی پہلے سے زیادہ ہو جائے اور قوام بھی پتلا ہو جائے لہذا جب اس کی زیادتی ہو جاتی ہے تو چونکہ اس کا قوام بھی پتلا ہو جاتا ہے اس لئے اس میں روشنی پہلے کی نسبت زیادہ رطوبت جلیدیہ پر پڑتی ہے جس سے ایسے شخص کے لئے تیز روشنی میں دیکھنا محال ہو جاتا ہے بلکہ عام روشنی بھی برداشت نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ اس رطوبت کی زیادتی والا انسان قریب کی چیزوں کو اچھی طرح دیکھ نہیں سکتا جس کی وجہ ظاہر ہے کہ نزدیک کی چیزوں کی شعاعیں دور پڑتی چیزوں کی شعاعوں سے قوی ہوتی ہیں۔

اس رطوبت کی زیادتی کی علامت یہ ہے ایسا شخص نزدیکی چیزوں کو دیکھنے کی بجائے دور کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ دوسرے اس کے سر میں عموماً درد اور بوجھ رہنے لگتا ہے۔

۲۔ رطوبت کم ہو جائے جس سے اس کا حجم بھی پہلے سے کم ہو جاتا ہے اور قوام میں بھی غلاظت آ جاتی ہے۔ رطوبت بیضہ کے کم ہو جانے سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ بینائی بالکل ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ہر قسم کی شعاعیں رطوبت جلیدیہ پر پڑ کر عکس بناتی ہیں۔ جب رطوبت جلیدیہ پر کسی قسم کی شعاعیں نہ پڑ سکیں گی تو لامحالہ کسی قسم کا عکس پردہ شبکیہ پر نہیں بن سکیگا اور کچھ نظر نہیں آئے گا۔

اس علامت کو سیاہ موتیا کہتے ہیں۔

چونکہ آج تک اس رطوبت کے کم ہو جانے کو دوبارہ پورا نہیں کیا جا سکا اسلئے آج تک یہ لاعلاج سمجھی جاتی ہے۔ انشاء اللہ نظریہ مفرد اعضا میں اس کا کامیاب علاج کیا جائیگا

جب کسی انسان میں رطوبت بیضہ کم ہونے لگتی ہے تو ایسے شخص کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جایا کرتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو اسے اپنے سامنے گہرے گڑھے نظر آتے ہیں

رطوبت بیضہ کی کمی بیشی سے پیدا ہونیوالی علامات کا علاج

ا۔ چونکہ رطوبت بیضہ کا مزاج خشک سرد اور سودا کے قائم مقام ہے لہذا خشک سرد مزاج والے اشخاص کی آنکھوں میں یہ رطوبت زیادہ ہوا کرتی ہے قانون مفرد اعضا کے تحت ایسے اشخاص عضلاتی اعصابی مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔

رطوبت بیضہ کے کم کرنے کے لئے عضلاتی غدی مزاج کی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلانی شروع کر دیں آنکھوں میں سرمہ کے طور پر عضلاتی غدی کحل یا اسی مزاج کا سرمہ ڈالیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا میں کحل اور سرمہ کے نسخہ جات دیئے ہوئے ہیں۔ بوقت ضرورت استعمال کرا کر خلق خدا کو مستفید کریں

۲۔ رطوبت بیضہ کی کمی دو وجہ سے ہوتی ہے ا۔ غدی تحریک سے ۲۔ اعصابی تحریک سے۔

صحیح تحریک تشخیص کر کے علاج کریں۔ صحیح علاج سے انشاء اللہ کالا موتیا تک درست ہو جائے گا۔

نوٹ :۔ بعض دفعہ خشکی سردی کا اثر اتنا سخت ہوتا ہے کہ رطوبت بیضیہ جم جاتی ہے جس سے کالا موتیا ہو جاتا ہے۔ رطوبت بیضیہ کا جم جانا بالکل ایسا ہوتا ہے جیسے جوڑوں میں رطوبت جم کر تحجر مفاصل ہو جاتا ہے جو جڑ جاتے ہیں کسی قسم کی حرکت کرنا محال ہو جاتی ہے اگر کسی انسان میں ایسی صورت ہو جائے تو اسے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ ہی مفید رہتی ہیں۔ رطوبت بیضیہ سیال ہوتی ہے اور نظر درست ہو جاتی ہے

یادداشت بعض جگہ اور حکیم خشکی کی علامت دیکھ کر فوراً رطوبت پیدا کرنے کے لئے مغزیات اور روغنیات کی بھرمار شروع کر دیتے ہیں جس سے اکثر علاج ناکام ہو جاتا ہے اور قسمت کا رونا رو کر مریض و معالج خاموش ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں :۔ قانون مفرد اعضا فطری قوانین کے تحت علاج کرنے کی ہدایت کرتا ہے لہٰذا حامل قانون مفرد اعضا کو چاہیئے کہ وہ خشکی سردی کا علاج خشکی گرمی سے کریں کیونکہ خالق کائنات خشکی سردی کے موسم کو جب برف باری ہوتی ہے، خشکی گرمی میں تبدیل کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضا خشکی سردی (سوداویت عضلاتی اعصابی) کا علاج خشکی گرمی (عضلاتی غدی، صفراویت) کی ابتدا سے کرتا ہے۔

کالا موتیا کے مریض کو اگر عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائی جائیں اور عضلاتی غدی ایسی ادویہ جن کے اثر جلد ہٹ سکتے ہوں کے سرمہ جات بالکل استعمال کرائے جائیں تو کالا موتیا کے مریض درست ہو سکتے ہیں۔

عضلاتی غدی ادویہ سے ایسے مریض کی آنکھیں بھی ٹھیک ہو سکتی ہیں جن کی آنکھیں دلدہ عصابہ (آل) سے ضائع ہو چکی ہوں۔

میرا ایک تجربہ ۱۹۷۸ء میں میں نے ایک پاکستانی عورت جو لیبیا میں رہائش پذیر تھی جس کی آنکھوں کی نظر درد کی وجہ سے بند ہو چکی تھی کا علاج اسی اصول کے تحت کیا تھا۔

اس عورت کی آنکھوں کے بارے میں ڈاکٹروں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ چونکہ اس کی آنکھوں میں آنے والے اعصاب مردہ ہو چکے تھے اس لئے اس کی نظر درست نہیں ہو سکتی علاج مکمل ہونے پر میں نے اس عورت کے تمام حالات اور مکمل روداد ماہنامہ ترجمان نظریہ مفرد اعضا میں بھی شائع کی تھی

رطوبت جلیدیہ کی ماہیت اور کمی بیشی کی علامات

اس رطوبت کی آنکھوں کو سب رطوبتوں سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے کیونکہ حقیقت میں بینائی اسی سے تعلق رکھتی ہے باقی سب رطوبتیں و پردے اس کے خادم ہیں۔ رئیس ہونے کی وجہ سے سب کے درمیان واقع ہے۔

چونکہ یہ رطوبت ایک محدب شیشے کی مانند ہے جس کا مخصوص زاویہ پر قائم رہنا ضروری ہے اس لئے جب بھی کسی سبب سے اس کا زاویہ بدلے گا لامحالہ پردہ شبکیہ پر عکس بننے میں خرابی آ جائے گی اس کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں۔

اندر کی طرف یعنی پردہ شبکیہ کی طرف کھنچ جائے اس کا سبب سے بڑا سبب پردہ شبکیہ کی رطوبت کا کم ہو جانا ہے جو ضرورت کے مطابق اسے دھکیل رہی ہوتی ہے اس کا سبب عضلاتی غدی تحریک ہوتا ہے۔

باہر کی طرف جھک جائے جس کا سب سے بڑا سبب رطوبت بیضیہ کا خشک ہونا یا کم ہونا ہے جو اس کو اندر کی طرف دھکیل رہی ہوتی ہے۔

دوسرا بڑا سبب عضلات چشم کا ڈھیلا ہو جانا ہے جو اسے ضرورت کے مطابق کھینچ رہے

ہوتے ہیں اس کا عضوی سبب اعصابی عضلاتی تحریک ہوتا ہے ۔

۳۔ دونوں آنکھوں کی رطوبت جلیدیہ ایک دوسری سے اوپر نیچے ہو جائیں تو اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ایک چیز دونوں آنکھوں سے ایک نظر نہیں آتی بلکہ دو یا دو سے زیادہ نظر آتی ہیں

۴۔ اسی طرح اگر آنکھوں کی رطوبت جلیدیہ دائیں بائیں کھچ جائے تو اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ مریض کو چیزیں چھوٹی نظر آتی ہیں۔ مندرجہ بالا دونوں علامات کا سبب غدی تحریک ہوتا ہے جو کبھی غدی عضلاتی اور کبھی غدی اعصابی ہوتی ہے

۵۔ رطوبت جلیدیہ اپنے حجم یا وزن میں زیادہ ہو جائے اس کا سب سے بڑا سبب اعصابی غدی ہوتا ہے چونکہ رطوبت جلیدیہ کا نقطہ ماسکہ پردہ شبکیہ پر صحیح نہیں بنتا اس لئے چیزیں درست دکھائی نہیں دیتیں، بعض دفعہ اتنی بڑی نظر آتی ہیں جن میں تشخیص کرنا مشکل ہو جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ نظر بند ہو جاتی ہے کیونکہ رطوبت جلیدیہ انتہائی غلظت کی وجہ سے کم ہو جاتی ہے

۶۔ پردہ شبکیہ یا پردہ صلبیہ کا ورم بھی رطوبت جلیدیہ کے زاویہ پر اثر انداز ہو جاتا ہے جب پردہ شبکیہ پر ورم ہوگا تو یہ رطوبت باہر کو جھکے گی۔ جب پردہ صلبیہ میں ورم ہوگا تو اندر کو جھک جائے گی۔

رطوبت جلیدیہ کی غیر طبعی علامات کا علاج

چونکہ رطوبت جلیدیہ محدب شیشے کی مانند ہے اس میں سے اجسام کے عکس بصورت شعاع گزر کر پردہ شبکیہ پر پڑتے ہیں ۔

پردہ شبکیہ سے اس کا زاویہ کم و بیش ہوتے ہی اشیاء چھوٹی بڑی نظر آنے لگتی ہیں

اگر رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ سے دور ہو جائے تو عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اشیاء بہت بڑی نظر آنے لگتی ہیں ۔

علاج کے لئے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں آنکھوں میں غدی اعصابی سرمہ یا کحل ڈالنے کی ہدایت کریں اگر رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ سے قریب ہو جائے تو غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے جس سے رطوبت بیضیہ کم ہو جاتی ہے دباؤ کم ہونے سے رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کی طرف کھچ جاتی ہے اس وقت آنکھیں قدرے بیٹھ جاتی ہیں ۔

اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ ادویہ اشیاء حسب ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں ۔ قانون مفرد اعضاء کے نظریہ کے مطابق کحل اور سرمہ جات تحریک کے مطابق استعمال کرائیں ۔ انشاء اللہ جلد شفا دے گا۔

آنکھوں کے کسی پردے میں ورم ہو تو پوری تحقیق کے بعد اول تحریک معلوم کریں پھر ضرورت کے مطابق غذا و دوا استعمال کرائیں ۔

رطوبت زجاجیہ کی ماہیت اور کمی بیشی کی علامات

یہ رطوبت ایک پردہ ہے رطوبت جلیدیہ کے اندر کی طرف بند ہے جو پردہ شبکیہ پر پھیلی ہوتی ہے قوام میں گاڑھی دکیچ ، یعنی پگھلے ہوئے شیشے کی مانند ہے اس کا کام پردہ شبکیہ پر عکس بننے میں مدد دینا ہے تاکہ باہر سے جتنی شعاعیں آئیں وہ اپنا صحیح عکس بنا سکیں۔

رطوبت زجاجیہ کے دو بڑے نقائص ہوتے ہیں۔

۱۔ رطوبت زجاجیہ ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے جو اعصابی غدی تحریک کا مظہر ہے اس کی زیادتی رطوبت جلیدیہ کو باہر کی طرف دھکیل دیتی ہے جس سے رطوبت جلیدیہ کا نقطہ ماسکہ پردہ شبکیہ پر قائم نہیں رہتا جس سے چیزوں کا عکس صحیح نہ بننے کی وجہ سے چیزیں نظر نہیں آسکتیں اگر کچھ نظر آتی بھی ہیں تو وہ بہت بڑی اور دھندلی سی معلوم ہوتی ہیں۔

۔ رطوبت زجاجیہ خشک ہو کر ضرورت سے کم ہو جائے اس کا سبب کبھی عضلاتی اعصابی اور کبھی عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اس کی کمی سے رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کی طرف کھچ جاتی ہے جس سے رطوبت جلیدیہ کا نقطہ ماسکہ پردہ شبکیہ کے پیچھے بنتا ہے اسی طرح کسی چیز کا عکس پردہ شبکیہ پر نہ پڑنے سے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

اصول علاج

جسم انسانی میں آنکھیں نہایت اہم ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت نازک اور حساس بھی ہیں اس سے ان کے علاج میں ذرا سی غلطی سے بڑا نقصان ہو سکتا ہے لہذا آنکھوں کی تکلیف کا علاج اس وقت نہیں کرنا چاہئے جب تک تکلیف کے سبب واسطہ کا علم نہ ہو جائے۔

یعنی حکیم و ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ آنکھوں کے مفرد اعضاء کی مشینی و کیمیاوی افعال کو اچھی طرح سمجھے اور پھر دوا دے کیونکہ رطوبات کی بھی مفرد عضو کے افعال اور ان کی تحریک کے مطابق ہوتی ہیں صرف مسکن عضو کو تحریک دینا ہی صحیح علاج ہے۔

چونکہ رطوبت زجاجیہ کی زیادتی اعصابی غدی تحریک سے ہوتی ہے جس سے آنکھیں باہر کو جھکی ہوئی نظر آتی ہیں اس کا اصل علاج تو یہ ہے کہ اعصاب کی مشینی تحریک پیدا کر دی جائے جس سے فاضل رطوبات خارج ہو جائیں مریض کو پھر درست نظر آنے لگے گا آنکھوں میں لگانے کے لئے ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو آنسوؤں کو جاری کر دیں جیسے امونیا کارب کا سونگھنا، ایسے مریض کو عضلاتی اعصابی ادویہ بھی کھلا سکتے ہیں کیونکہ عضلاتی اعصابی ادویہ یعنی رطوبات کو جذب کر کے ختم کر دیتی ہیں اور دوبارہ تکلیف کے عود کا خطرہ نہیں رہتا اگر ایسے مریض کی آنکھوں میں پیاز کا پانی ڈال دیا جائے تو بہت جلد آرام آ جایا کرتا ہے کھانے کے لئے مریض کو اطریفل زمانی کھلا سکتے ہیں غذا بھی عضلاتی ہونی چاہئے۔

ایک اہم راز:۔ جب بھی رطوبات جسم کے کسی حصہ میں جمع ہوتی ہیں تو وہ ہمیشہ

اپنے مزاج کے عضو مفرد کی کیمیائی تحریک سے اکٹھی ہوا کرتی ہیں کیونکہ ہر حیاتی عضو اپنی کیمیائی تحریک میں رطوبات و اخلاط کو خون اور اعضاء میں پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اکٹھی کرتا ہے جب تک کیمیائی تحریک قائم رہتی ہے خون اور اعضاء میں رطوبتیں جمع ہوتی رہتی ہیں ان فاضل اور رکی ہوئی رطوبات کو وہی عضو رئیس اپنی مشینی تحریک میں پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتا ہے۔

جب فاضل رطوبات خون اور اعضاء سے خارج ہو جاتی ہیں تو فطری طور پر اگلے عضو کی کیمیائی تحریک شروع ہو جاتی ہے

یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کر لیں کہ جب بھی کسی مفرد عضو میں کیمیائی تحریک شروع ہو جاتی ہے اس وقت پہلے محرک عضو کی پیدا کردہ رطوبات نئے محرک عضو کی خلط میں تبدیل ہوا کرتی ہیں مثلاً جگر کی مشینی تحریک کے بعد دماغ کی کیمیائی تحریک صفراوی رطوبات کو بلغم میں تبدیل کیا کرتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ متقدمین اطباء مولد بلغم ادویہ کو قاطع صفرا اور مولد سودا کو قاطع بلغم تسلیم کرتے ہیں جو بالکل درست ہے اس لئے کسی عضو رئیس کی کیمیائی تحریک سے اس کی پیدا کردہ خلط زیادہ ہو سکتی ہے جس کی زیادتی کسی عضو میں بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔

مثلاً استسقاء زقی کی رطوبت جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی کا نتیجہ ہے جب جگر کی مشینی تحریک پیدا کر دی جاتی ہے تو نہ صرف استسقاء رفع ہو جاتا ہے بلکہ مریض پہلے سے بھی زیادہ توانا تندرست ہو جاتا ہے۔

جب کسی عضو رئیس کی کیمیائی تحریک مسلسل قائم رہتی ہے تو وہ پہلے محرک عضو کی ضرورت کی رطوبت کو بھی جذب کر لیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے پہلے عضو میں رطوبات کی کمی ہو کر تکالیف شروع ہو جاتی ہیں بالکل یہی صورت آنکھوں میں رطوبات بڑھنے اور کم ہونے کی ہے۔

رطوبت زجاجیہ کے کم ہونے کا علاج

جب آنکھوں میں رطوبت زجاجیہ کم ہوجائے تو اس وقت عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔ علاج کے لئے غدی عضلاتی یا غدی اعصابی اغذیہ ادویہ نہایت مفید اثرات رکھتی ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں جب خاطر خواہ فائدہ ہوجائے تو غدی اعصابی مقویات کھلائیں اسی مقصد کے لئے مغز بادام مکھن میں ملا کر کھلائیں اس کے علاوہ چہار مغز اخروٹ، سونف وغیرہ بھی مقوی غذائے دوائی ہیں۔

ہر قسم کے حلوے اور دودھ سے تیار کئے ہوئے کھوئے بھی نہایت مفید اثرات کے حامل ہیں، آنکھوں میں ڈالنے کے لئے غدی اعصابی کحل فوری اثر رکھتا ہے۔

مفید حلوہ

ہوالشافی:۔ دال چنے ۵ تولہ، مغز بادام ۲½ تولہ، دودھ ½ سیر، چینی حسب ضرورت

ترکیب تیاری:۔ پہلے دال چنا اور مغز بادام اتنے پانی میں بھگو دیں کہ ڈوب جائیں صبح سردائی کی طرح رگڑ کر دودھ اور چینی شامل کر دیں پھر دیگچی میں آگ پر پکائیں جب گاڑھی بڑی سی بن جائے اتار لیں۔ نیم گرم کھلائیں

پردہ صلبیہ کے غیر طبعی افعال

جاننا چاہئے کہ یہ پردہ آنکھ کا سامنے کا بیرونی پردہ ہے جو آنکھ کے ڈھیلے کو مناسب زاویہ پر رکھتا ہے۔

اس پردہ کے غیر طبعی افعال کی تین بڑی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ پردہ میں تحریک شدید ہو کر ورم ہوجائے اور درد ہونے لگے۔

۲۔ پردہ میں تحلیل ہو کر ضعف ہوجائے۔

۳۔ پردہ میں سکون ہو کر سستی پیدا ہوجائے

پردہ صلبیہ میں تحریک

یاد رکھیں کہ پردہ صلبیہ میں جب تحریک و تیزی پیدا ہوگی تو چونکہ یہ پردہ آنکھ کے سامنے کا پردہ ہے اور یہ آنکھ کے ڈھیلے کو مناسب زاویہ پر رکھتا ہے جب اس میں تحریک و تیزی پیدا ہوتی ہے تو دوران خون کی زیادتی سے پردہ میں ورم ہوجاتا ہے جیسے آنکھ کا ڈھیلا اندر کو دبتا ہوا معلوم ہوتا ہے، مریض محسوس کرتا ہے کہ آنکھ پر سخت دباؤ پڑ رہا ہے اور ساتھ ہی درد محسوس ہوتا ہے۔ روشنی کی تیزی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ چونکہ کیمیاوی طور پر آنکھ سوداوی رطوبت کا غلبہ ہوتا اس لئے آنکھوں میں خشکی اور خارش محسوس ہوتی ہے۔ مریض اپنی آنکھوں کو ملتا ہے اور ایسا محسوس کرتا ہے کہ آنکھوں میں ریت پڑ گئی حالانکہ یہ سب کاروائی سے پردہ صلبیہ کے ورم و تحریک کی ہوتی ہے۔

علاج

جب صرف آنکھوں سے خارش ہو مریض ہر وقت آنکھوں کو ملتا ہے تو اسی صورت میں مریض کو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے لیکن اگر درد اور ورم اور سرخی بھی ساتھ ہو تو عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے۔

علاج کے لئے غدی عضلاتی یا غدی اعصابی نسخے استعمال کرنے چاہئیں۔ نظریہ مفرد مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی یا غدی اعصابی نسخے نہایت مفید ہیں۔ غدی عضلاتی کحل بھی تریاق کا اثر رکھتا ہے۔

نور العین

آنکھوں کی سرخی اور خارش کے خاتمہ کے لئے میرے تایاجان مرحوم جہانیاں منڈی والے نور العین بنایا کرتے تھے ان کی شفقت سے ہی

ہمیں یہ نسخہ ملا، آنکھوں کی عضلاتی تکالیف کے ازالہ کے لئے نہایت مفید اور بے ضرر نسخہ ہے ان کا صدقہ جاریہ کے خیال سے قارئین کی نذر کرتا ہوں اپنائیں اور خلق خدا کو مستفید کریں۔

ہو الشافی:۔ نیلا توتیا ا رتی، ست پودینہ ا رتی، ست کافور ا رتی، ایکری فلیوین ا رتی، یہ ایک انگریزی دوا ہے جو اسی نام سے میڈیکل ہال سے عام مل جایا کرتی ہے۔ گلیسرین۔

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو باریک پیس لیں جب ذرات ختم ہو جائیں تو تھوڑی تھوڑی گلیسرین ملاتے جائیں جب ساری گلیسرین ختم ہو جائے تو تیار ہے

ترکیب استعمال:۔ ایک ایک سلائی صبح شام آنکھوں میں لگایا کریں۔ آنکھوں کی سوزش سرخی، دھند، خارش وغیرہ کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

پردہ صُلبیہ کی تحلیل کی علامات اور اس کا علاج

جب پردہ صلبیہ میں تحلیل ہوگی تو اس وقت عضوی طور پر غدی تحریک ہوگی۔ اس وقت مریض آنکھوں میں سخت جلن محسوس کرے گا۔ اس کا علاج اعصابی غدی تحریک پیدا کرنا ہوگا جونہی اعصابی غدی تحریک پیدا ہوگی تو اس پردہ میں تحلیل ختم ہو کر سکون ہو جائیگا اور کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہے گی۔

اندرونی طور پر اعصابی غدی ادویہ جو نظریہ مفرد اعضا کے فارما کوپیا میں درج ہیں بہت مفید ہیں، آنکھوں میں لگانے کے لئے اعصابی غدی کحل بھی مفید ہے۔

آنکھوں پر سرد پانی ڈالنا چاہئے بلکہ پانی کے اندر آنکھیں کھولنا نہایت مفید عمل ہے۔ آنکھوں پر نیم گرم گھی سے روئی کا پھایہ تر کرکے باندھنا نہایت اعلیٰ عمل ہے چند منٹوں میں آنکھوں کی جلن ختم ہو جاتی ہے۔

پردہ صلبیہ میں سکون کی علامات اور انکا علاج

جب پردہ صلبیہ میں سکون ہوتا ہے تو اس میں عظم بوجہ رطوبات ہوتا ہے۔ آنکھ کی گرفت کمزور پڑ جاتی ہے مریض اپنی آنکھوں کو گرتا ہوا محسوس کرتا ہے خصوصاً سجدہ کی حالت میں یہ علامات واضح محسوس ہوا کرتی ہیں۔ اطباء نامدار اس حالت ضعف یا استرخاء صلبیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آنکھیں پانی سے بھری معلوم ہوتی ہیں۔ مریض اپنے سامنے پانی کا تالاب یا دریا محسوس کرتا ہے۔ چونکہ یہ سب کاروائیاں اعصابی تحریک کا نتیجہ ہیں اس لئے

علاج اس حالت کو رفع کرنے کے لئے اس پردہ میں تحریک پیدا کرنا ہوگی جو عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ سے بخوبی پیدا ہو جائے گی۔ قانون مفرد اعضا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کیمطابق استعمال کرا کر خلق خدا کو مستفید کریں اگر آنکھوں میں کحل ڈالنے کی ضرورت محسوس کریں تو تحریک کے مطابق کحل آنکھوں میں لگوائیں۔

غذا غذاؤں میں عضلاتی غدی ادویہ نہایت مفید ہیں جن میں پرندوں کا گوشت، میوہ جات میں چھوہارے انگری، چلغوزے اور اخروٹ وغیرہ شامل ہیں۔ اناج میں مکئی، باجرہ اور چنے کا استعمال ضروری ہے

رمد چشم

رمد چشم سے مراد آنکھ کا دکھنا ہے اس حالت میں آنکھوں سے غلیظ رطوبات نکلتی ہیں بعض اوقات اس قدر رطوبات اخراج پاتی ہیں کہ وہ آنکھوں کے اوپر جم جاتی ہیں۔ صبح کے وقت مریض آسانی سے آنکھیں کھول نہیں سکتا۔

چند غلط فہمیوں کا ازالہ چونکہ رمد چشم میں آنکھوں سے رطوبات رقیق یا غلیظ اخراج پاتی ہیں۔ اس لئے رمد چشم بلغمی تو تسلیم

کر سکتے ہیں جس کی زیادہ سے زیادہ دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ اعصابی غدی ۲۔ اعصابی عضلاتی۔

لیکن رمد دموی، رمد صفراوی و سوداوی کو ان معنوں میں نہیں سمجھا جاتا کیونکہ ان صورتوں میں رطوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔

ہاں البتہ جس طرح رمد چشم بلغمی میں آنکھوں کے اعصابی پردہ میں سوزش ہو کر آنکھیں دکھنے لگتی ہیں اور رطوبات رقیقہ یا غلیظہ اخراج پاتی ہیں اسی طرح آنکھوں کے غدی دغشائی اور عضلاتی و حجابی پردوں میں سوزش ہو کر بعض مخصوص علامات لیکن ان صورتوں میں کسی قسم کی رطوبات اخراج نہیں پاتیں۔

یہاں بعض حکماء یہ کہہ سکتے ہیں جو زرد رنگ کی رطوبات غلیظ آنکھوں سے نکل کر گدوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں وہ صفراوی رطوبات نہیں تو اور کیا ہے۔

لیکن یاد رکھیں کہ یہ اعصابی غدی تحریک کی رطوبات ہیں ہیں جن میں صفراء کی آمیزش ہے جس کی وجہ سے ان کا رنگ زرد ہوتا ہے حقیقت میں یہ خالص صفراوی رطوبات نہیں یہی وجہ ہے کہ رمد صفراوی اور رمد بلغمی و سوداوی کو رطوبات کے اخراج کی کمی بیشی سے تشخیص کرتے ہیں۔ طب اکبر کے مطابق

طب اکبر کے مطابق ان کی تشخیصی علامات یہ ہیں

رمد صفراوی اس کی علامت یہ ہے کہ ورم اور پھولنا اور کھچنا۔ میل آنا، آنسو وغیرہ کا بہنا خونی کی نسبت اس میں بہت کم ہوتا ہے

رمد یحی یا سوداوی اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ آنکھ کھچی رہے اور گرانی اور آنسو بالکل نہ ہوں۔ کبھی درد کے سبب سے سرخی بھی آجاتی ہے۔

رمد بلغمی: اس کی علامت یہ ہوتی ہے آنکھ کا بہت پھولنا اور بوجھ شدت

سے ہونا اور میل اور آنسو بہت آنا سونے کی حالت میں دونوں پلکیں آپس میں چپٹ جاتی ہیں، سرخی کا کم ہونا۔

نوٹ:۔ رمد صفراوی میں جو یہ کہا گیا ہے کہ آنسو بہنا خونی کی نسبت اس میں بہت کم ہو یعنی رمد دموی سے بہت حد تک کم ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ رمد خونی ہوتی ہے اور نہ دموی کیونکہ خونی کے لئے اعصاب غدد اور عضلات کے علاوہ اور کوئی علیحدہ مفرد عضو نہیں ہے۔

یہاں آنسو بہنا خونی کی نسبت کم ہوتا ہے مراد رمد بلغمی ہی ہے جس میں رطوبات کے اخراج کے ساتھ سرخی ہوتی ہے غلطی سے حکماء اسے رمد دموی سمجھ لیتے ہیں۔

علاج رمد بلغمی چونکہ رمد بلغمی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتی ہے لہٰذا اس کے علاج کے لئے گرم ادویہ استعمال کرنی چاہییں جن میں پھٹکڑی رسونت ہلیلہ زرد، املوا سرمہ سیاہ۔ نیلا تھوتھا، افیون اور اسطوخودوس قابل ذکر ہیں قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی نسخہ جات اس مقصد کے لئے مفید ہیں۔ عضلاتی اعصابی کمل میں ذرا سی افیون ملا کر آنکھوں میں ڈالنا فوری اثر ہے

سرمہ برائے آشوب چشم

ہوالشافی:۔ سرمہ سیاہ ایک تولہ، رسونت ایک تولہ، نیلا تھوتھا بریاں ۱ ماشہ، افیون ۲ ماشہ، پھٹکڑی

ترکیب تیاری:۔ تمام ادویہ کو مثل سرمہ باریک کر لیں بوقت ضرورت سلائی سے آنکھوں میں لگائیں دو ایک دن میں نہ صرف رطوبات کا اخراج بند ہو جائے گا بلکہ سرخی چشم اور درد وغیرہ بھی رفع ہو جائیں گے اور روشنی کی برداشت بھی ہو جائے گی۔

ضماد برائے آشوب چشم

ھوالشافی:۔ رسونت ۱ ماشہ، افیون ۱ رتی، پھٹکڑی بریاں ۱ ماشہ، ہلیلہ زرد ۲ ماشہ، پانی حسبِ ضرورت

ترکیب تیاری:۔ اول افیون کو پھٹکڑی بریاں کے ساتھ باریک کرلیں پھر رسونت ملاکر رگڑیں بعد میں ہلیلہ زرد کو شامل کرکے باریک کریں پھر پانی شامل کرکے لیٹی سی بنالیں بعد میں آنکھوں پر تمام دوا کا لیپ کردیں چند منٹوں میں تڑپتا ہوا مریض آرام کی نیند سو جائے گا۔ دو تین دن متواتر لگانے سے کلی طور پر آرام آجاتا ہے۔

نوٹ:۔ رمد بلغمی والے مریضوں کا اکثر دل گھبرانے لگتا ہے جو تسکینِ قلب کی علامت ہے اس نقص کو دور کرنے کے لئے جوارش آملی یا مربہ ہلیلہ یا سیب کھلانا نہایت مفید رہتا ہے۔ اطریفل اسطوخودوس بھی اس کے لئے بھرپور سر کی دوا ہے۔

ایسے شخص کی آنکھ میں غدی عضلاتی تحریک سے رطوبات جلیدیہ پہلے سے مقدار اور حجم میں بڑھ جاتی ہیں جب دن کا وقت ہوتا ہے تو گرمی کی شدت سے (خاص ۹ بجے سے ۳ بجے تک) ان میں اضافہ ہوتا ہے جس سے دن کے وقت پردہ شبکیہ پر عکس نہیں بنتا نتیجہ ظاہر ہے کہ دن کے وقت کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی لیکن جونہی رات کا وقت آتا ہے فضا میں بھی ٹھنڈک بڑھ جاتی ہے جس کا اثر آنکھوں کی رطوبات جلیدیہ پر پڑتا ہے جس سے ان میں سکڑ ہو کر حجم میں کمی ہو جاتی ہے جس سے ہر شے کا عکس پردہ شبکیہ پر پڑتا ہے اور صاف نظر آتا ہے

علاج چونکہ روز کوری غدی عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے اس لئے قانون مفرد اعضا کے تحت اس کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ سے کر سکتے ہیں۔ اگر تکلیف شدید ہو تو اعصابی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں البتہ معمولی تکلیف ہو تو غدی اعصابی اغذیہ ادویہ سے ہی مکمل آرام آجائے گا۔

آنکھوں میں تحریک کے مطابق کحل بھی استعمال کرائیں۔ روز کوری کے مریض کو سرد پانی کے چھینٹے آنکھوں پر مارنے چاہئیں اگر ممکن ہو سکے تو صبح سویرے تالاب میں نہانا اور پانی میں آنکھیں کھولنی چاہئیں

نوٹ:۔ یہ عمل ٹب یا بالٹی میں سرد پانی ڈال کر بھی کیا جا سکتا ہے۔

ایک مجرب نسخہ:۔ ھوالشافی:۔ مرچ سیاہ ۲ ماشہ، نوشادر ۳ ماشہ ملاکر پانی میں حل کرکے سلائی سے صبح شام لگائیں

شب کوری

(اندھراتا)

سورج کے غروب ہوتے ہی مریض کو فضا میں نظر آنا بند ہو جاتا ہے حتیٰ کہ پاخانہ پیشاب کرنے کے لئے گھر سے باہر نہیں جا سکتا۔ البتہ اگر آسمان کی طرف مریض دیکھے تو اسے ستارے نظر آتے ہیں اسی طرح کسی جگہ آگ یا چراغ روشن ہو تو وہ بھی نظر آتا ہے یعنی چمک دار شے کے بغیر مریض کو کچھ نظر نہیں آتا۔ بعض مریضوں کے سر میں بوجھ اور ہلکا ہلکا درد رہنے لگتا ہے بعض مریضوں کی آنکھوں میں آنسو نکلتے ہیں۔

اسباب اندھراتا یا شب کوری کی تکلیف اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے کبھی اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے کبھی اعصابی عضلاتی۔

جب آنکھوں میں اعصابی تحریک کے اثرات بڑھتے ہیں تو ان کا اثر رطوبات زجاجیہ پر پڑتا ہے جس سے ان میں زیادتی ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ رطوبات رطوبت جلیدیہ کو آگے کی طرف دھکیل دیتی ہے جس سے پردہ شبکیہ پر صحیح عکس نہیں بن سکتا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے چیز بھی نظر نہیں آتی۔

جونہی دن چڑھتا ہے اور گرمی بڑھتی ہے فوراً مریض کو نظر آنے لگتا ہے کیونکہ رطوبات حرارت سے تحلیل ہو جاتی ہیں اور ان میں کمی واقع ہو جاتی ہے

علاج چونکہ شب کوری اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے لہٰذا پہلے صحیح تشخیص کریں کہ کونسی تحریک ہے پھر تحریک کے مطابق دوا

تداویں۔

۵۔ کوری کے علاج کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی مجربات حسب ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا میں درج کل کو استعمال کرا سکتے ہیں۔

یہ مجربات بھی نہایت مفید اور موثر ہیں۔

سرمہ تریاق شب کوری:۔ ھوالشافی:۔ کلیجی بکرا ایک عدد، لونگ ۱ تولہ مرچ سیاہ ۱ تولہ

ترکیب تیاری:۔ اول لونگ اور سیاہ مرچ کو باریک پیس لیں پھر تمام کلیجی پر چھڑک کر کلیجی کے ٹکڑے کر لیں پھر ان ٹکڑوں کو توے پر گرم کریں ان سے جو پانی نکلے اسے علیحدہ کر لیں سیال سرمہ تیار ہے سلائی سے آنکھوں میں لگائیں چند بار لگانے سے ہی اندھراتا ختم ہو جاتا ہے۔

یہ نسخہ بھی مجرب ہے:۔ ھوالشافی:۔ چھلکا ریٹھا ۳ ماشہ، پانی ۲½ تولہ میں ابال کر محفوظ کریں، اکسیر اندھراتا تیار ہے پچکاری سے صبح و شام آنکھوں میں لگائیں چند دفعہ لگانا ہی کافی ہے۔

شب کوری کے مریض کو درج ذیل غذا دیں۔

صبح:۔ ایک عدد انڈے کا سالن کھلا کر قہوہ پلا دیں، یا ۵ تولہ مربا آملہ یا ہلیلہ کھلا کر قہوہ پلائیں دوپہر:۔ کوئی گوشت، ساگ، شلغم، اچار، پکوڑے، بیسن کی روٹی یا مکئی و باجرہ کی روٹی کھائیں شام:۔ صرف قہوہ:۔ لونگ ۳ ماشہ دارچینی ۳ ماشہ پکا کر پلایا کریں۔ اگر زیادہ بھوک لگے تو منقیٰ یا چھوہارے کھلا کر قہوہ پلائیں۔ پھل:۔ مالٹا، کنوں، سنگترہ، سیب، انار وغیرہ۔

کمند

کمند کے معنی ریت یا کنکر کے ہیں اس علامت کا مریض سو کر اٹھتا ہے تو محسوس کرتا ہے

کہ آنکھ میں ریت پڑ گئی ہے اس کا تعلق پلکوں سے ہوتا ہے کبھی اوپر کی پلکوں میں کبھی دونوں میں ہو سکتا ہے۔ یہ سبب کارروائی اعصاب کی سوزش و ورم سے نمودار ہوتی ہے اس کے علاج کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں

ھوالشافی:۔

رسوت	افیون	پھٹکڑی	ہلیلہ زرد	پانی
۱ ماشہ	۱ رتی	۱ ماشہ	۱ ماشہ	۲۰ قطرے

اول افیون اور پھٹکڑی کو باریک کریں پھر رسوت ملا کر رگڑیں بعد میں ہلیلہ زرد اور پانی ملا کر لئی سی بنا کر آنکھوں پر لیپ کریں۔

آنکھ کے صدمات

آنکھوں میں جہاں اندرونی مشینی و کیمیاوی تبدیلیاں اکثر مختلف تکالیف ہو جایا کرتی ہیں وہاں بیرونی و خارجی اسباب سے بھی آنکھوں میں مختلف قسم کی تکالیف ہو جاتی ہیں۔ مثلاً آنکھوں میں کوئی چیز پڑ جاتی ہے یا کسی قسم کی چوٹ آ جاتی ہے

آنکھ میں کچھ پڑ جانا

اسباب خاک کے چھوٹے چھوٹے ذرے یا بڑے ذرے یا کوئلہ، چونا، بارود، لوہے کے ذرات، ریت کے کنکر، تنکا، کیڑا وغیرہ ہوا میں اڑ کر جو ذرے گر کر آنکھ میں پڑ کر موجب تکلیف ہو سکتا ہے۔

علامات آنکھوں میں کوئی چیز پڑنے سے سخت خراش اور سوزش ہوتی ہے آنکھ سے پانی بہنے لگتا ہے مریض آنکھ کھول کر نہیں دیکھ سکتا بعض دفعہ آنکھ سرخ اور دردناک ہو جاتی ہے۔

علاج پلکوں کو پکڑ کر غیر جنس کو کپڑے یا روئی کی بتی سے نکال دیں۔

اگر آنکھ کے قرنیہ پر زخم ہوگیا ہو تو پہلے کوئی مخدر چیز مثلاً افیون، کوکین لوشن سے آنکھ کو بے حس کرکے باریک موچنے سے باحتیاط ذرے کو نکال دیں۔ اگر آنکھ میں لوہے کا ذرہ پڑ گیا ہو تو موچنے کی بجائے مقناطیس کو قرنیہ پر پھرائیں تاکہ ذرہ اس سے چمٹ کر نکل آئے اگر کسی وجہ سے آنکھ زخمی ہو جائے تو روغن بیدانجیر لگائیں فوراً درد بند ہو جائے گا۔

اگر بارود وغیرہ کے ذرات آنکھوں میں پڑ جائیں تو کپڑے کی بتی شہد سے تر کرکے آنکھوں میں پھرائیں تمام ذرات اس کے ساتھ چمٹ کر نکل آئیں گے۔ بعد میں آنکھوں میں عرق گلاب یا کسٹرائل ڈالیں۔

اگر آنکھوں میں چونا پڑ گیا ہو تو یہ تکلیف کا موجب ہوتا ہے اس سے اکثر آنکھ میں پھولا پڑ جاتا ہے اس لئے اس کے علاج میں بڑی جلدی اور احتیاط کی ضرورت ہے لہٰذا آنکھ اول تازہ پانی سے دھوئیں پھر گھسرت یا کسٹرائل کی ایک دو بوند ڈالیں۔ انشاء اللہ آرام آجائے گا۔

اگر چونے کے ذرات آنکھ میں پڑ گئے ہوں تو بالوں کے برش سے پہلے آنکھ کو صاف کریں پھر سرکہ یا ایسٹک ایسڈ ڈیزاب سرکہ کو پانی سے ڈل کرکے آنکھ میں ڈالیں اس سے چونہ فوراً کیمیائی ترکیب کھا کر بے اثر ہو جائے گا۔

قروح العین، آنکھ پر چوٹ لگنا

اسباب:۔ چوٹ لگنا، یا آنکھ میں کسی چیز کا چبھ جانا۔

علامات:۔ آنکھ قدرت نے سر کی کھوپڑی میں ایسے محفوظ مقام پر بنائی ہے اس پر چوٹ شاذ و نادر ہی آتی ہے البتہ سامنے سے کوئی موثر تیزی سے آنکھ میں ٹکرا سکتا ہے یا انسان بے اختیاری سے چیز پر گر پڑے اور آنکھ پر چوٹ آجائے آنکھ پر چوٹ آجائے آنکھ پر چوٹ لگتے ہی آنکھ سے پانی بہنے لگتا ہے ڈھیلہ خون کے اجتماع

سے سرخ ہو جاتا ہے ابرو و پلکوں کا گوشت سوج جاتا ہے کبھی آنکھ پر زور سے ٹکر لگنے سے بینائی زائل ہو جاتی ہے

علاج:۔ اگر ابرو و پپوٹوں پر چوٹ لگنے سے گہرا زخم ہو جائے تو اسے ریشم کی تار سے سی کر بورک لوشن سے پٹی تر کرکے لگائیں۔ اگر درد زیادہ ہو تو کوئی مسکن لوشن کا پھاہا رکھیں یا پوست کے جوشاندہ سے نیم گرم ٹکور کریں

اگر ڈھیلہ زیادہ سرخ ہو تو انڈے کی سفیدی سے کپڑے کی گدی تر کرکے آنکھ پر رکھیں۔

اگر جریان خون جاری ہو تو ٹنکچر سٹیل کا پھاہا تر کرکے رکھیں یا انزروت اور دم الاخوین کا لوشن بنا کر آنکھ پر لگائیں۔ برگ بھنگ کی ٹکیہ بھی آنکھ کے درد کو فوراً سکون دیتی ہے

روہے، ککرے

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
گرے نیولر لڈ	جرب العین	روہے، ککرے
ٹرے کوما	جرب الاجفان	آنکھ کی خارش

تعارف:۔ کبھی بالائی پپوٹے کے اندرونی جانب کبھی نیچے کے پپوٹے کے اندرونی جانب چھوٹے چھوٹے سرخ دانے پیدا ہو جاتے ہیں انہی دانوں کو روہے یا ککرے کہتے ہیں

علامات:۔ آنکھوں کے پپوٹوں کے عضلات سوزش ناک ہو جاتے ہیں شروع میں ہلکی ہلکی خارش ہوتی ہے آنکھوں میں تنگی معلوم ہوتی ہے مریض کو بار بار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ میں کوئی چیز پڑ گئی ہے اس نے نکالنے کے لئے ملتا ہے جس سے کچھ پانی نکل کر سکون ہو جاتا ہے چند دنوں تک ایسی حالت رہ کر آنکھیں اور زیادہ سوزش ناک ہو جاتی ہیں سرخی بڑھ جاتی ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلوں پر پپوٹوں کے دانے ہر وقت چبھتے رہتے ہیں مریض پلک نہیں جھپک سکتا ہے آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہے۔

اگر یہ دانے سخت ہو جائیں اور ایک مدت مہینہ قائم رہیں تو اکثر لوگوں کی آنکھوں کی نظر کمزور ہونے لگتی ہے آنکھوں میں پھولا پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر کبھی آنکھیں ملنے سے ذرا سا خون نکل جائے تو کئی دن آرام رہتا ہے

اسباب:۔ آنکھوں کے پپوٹوں کے عضلات سوزش ناک ہونے کی وجہ سے ورم آجاتے ہیں جس سے چھوٹے چھوٹے دانے بن جاتے ہیں سوداوی مادہ کی کثرت کی وجہ سے آنکھوں میں ہلکی ہلکی خارش ہوتی رہتی ہے اسی وجہ سے اسے جرب الاجفان بھی کہتے ہیں گرد و غبار، دھواں یا کسی خشک دوا کا آنکھوں میں ڈالنا بھی ککروں کا سبب بن سکتا ہے

تحریک:۔ پپوٹوں کے عضلات میں چونکہ ورم ہو چکا تھا جو عضلات کی مشینی علامت ہے اسی سے روہے یا ککرے کی تحریک عضلاتی غدی ہوتی ہے

علاج

ایک غلط فہمی کا ازالہ:۔ آشوب چشم کی طرح روہے یا ککرے کو بھی اعصابی عضلاتی تحریک سمجھ کر اکثر معالج علاج کرتے ہیں جس سے مریض کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ مرض پہلے سے بھی بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس طرح تو مرض کی مدد ہوتی ہے۔ حقیقت میں چونکہ ککرے عضلاتی تحریک کا مظہر ہیں لہذا ان کے علاج کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ استعمال کریں، انشاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا

احتیاط:۔ آنکھوں کو گرد و غبار سے دھوئیں اور تیز روشنی سے بچائیں، آنکھوں پر سرد پانی کے چھینٹے نہ ماریں بلکہ گرم پانی یا روئی گرم سے ٹکور کرائیں۔

نوٹ:۔ اگر ککرے پرانے یا مزمن صورت اختیار کر گئے ہوں تو سب سے بہتر یہی ہے کہ انہیں اپریشن سے درست کریں،

اس کے برعکس اگر ابتدائی حالت میں ہوں تو کاسٹک لوشن سے علاج کریں دانوں

کو روئی سے رگڑ کر ذرا سا خون نکال دیں تو فوراً آرام آجاتا ہے۔

نوٹ:۔ آنکھوں کے پپوٹے الٹا کر اول نمکین پانی سے ککروں کو دھولیں پھر روئی سے آہستہ آہستہ ککروں پر رگڑیں چند بار رگڑنے سے خون روئی پر لگے گا۔ بس اتنا ہی کافی ہوگا۔ آنکھ میں نمکین پانی ڈال بند کر دیں دوسرے دن پھر یہی عمل کریں انشاء اللہ مکمل آرام آجائے گا اگر کوئی دوائی ڈالنی ہو تو بورک ایسڈ ڈالیں شہد کی سلائی ڈالنا بھی فوری اثر ہے

یہ نسخہ بھی فوری اثر ہے۔ ہوالشافی:۔ ہلدی ۳ ماشہ، گھی ایک تولہ۔

اول گھی گرم کریں پھر ہلدی ڈال دیں جب خوب پک جائیں تو آنکھوں پر لگانے کے لئے روئی کے پھائے اس میں ڈال دیں۔ نیم گرم حالت میں آنکھوں پر رکھ کر باندھ دیں ہر قسم کی ادویہ سے بہتر ہے میرا آزمودہ ہے۔

سرخی چشم

تعارف:۔ آنکھوں کا سرخ ہو جانا، سرخی چشم کہلاتا ہے۔

اسباب:۔ آنکھوں کے اعصاب غدد عضلاتی ورم سے آنکھوں میں سرخی آجایا کرتی ہے معالج کو سوزش و ورم کی حقیقت معلوم کر کے علاج کرنا چاہئے جو لوگ دھوئیں میں کام کرتے ہیں ان کی آنکھیں اکثر سرخ ہوتی ہیں

علامات:۔ اگر آنکھوں میں اعصاب سوزش ناک ہوں تو روشنی ناقابل برداشت ہوتی ہے آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے، گرد و پیش نماطوبت آنکھوں پہ جمی رہتی ہے صبح کے وقت تو آنکھیں کھولنا مشکل ہوتا ہے۔

اگر آنکھوں کے عضلات میں سوزش ورم ہو تو آنکھوں سے پانی تو کم آتا ہے البتہ خارش بہت ہوا کرتی ہے۔

غدی تحریک سے آنکھیں سرخ ہوں تو تھوڑا تھوڑا گرم پانی نکلتا ہے جلن ہر وقت رہتی ہے

علاج جب آنکھوں میں سرخی مستقل صورت اختیار کرے تو معالج کو فوراً آنکھ دکھنے کی مرہم یا قطور نہیں دینے چاہئیں بلکہ مریض کا بغور معائنہ کریں اس کی نبض و قارورہ ضرور دیکھیں تاکہ صحیح مرض کا تعین کرکے یقینی علاج کیا جا سکے۔

یاد داشت:۔ عضلاتی تحریک سے آنکھوں کی سرخی مزمن صورت اختیار کیا کرتی ہے لہذا اسے مد نظر رکھتے ہوئے تشخیص کرکے علاج کریں اللہ تعالیٰ شفاء دے گا۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا میں ہر تحریک سوزش و ورم کو دور کرنے کیلئے قطور کے نسخے درج ہیں۔ ضرورت کے مطابق استعمال کرا کر خلق خدا کو مستفید کریں۔

آنکھ میں خونی نقطہ

تعارف:۔ آنکھ کے ڈھیلہ میں ایک گہرا سرخ نقطہ نما داغ پڑ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ سے خون ٹپکنے والا ہے

اسباب:۔ ڈھیلہ کے بیرونی پردہ کے نیچے کوئی شریان یا ورید پھٹ جاتی ہے خون نکلتے ہی جم جاتا ہے اور مزید خون نہ آنے کی وجہ سے تمام آنکھ میں نہیں پھیلتا بلکہ ایک نقطہ سا بن جاتا ہے۔

اس کا عضوی سبب تو عضلاتی غدی تحریک ہے اس کا کیفیاتی سبب انتہائی خشکی گرمی ہے جس سے شریانیں پھٹنا شروع ہو جاتی ہیں۔

جو مریض شدید عضلاتی تحریک میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے کھانسنے اور قے کرنے سے بھی شریانیں پھٹ جایا کرتی ہیں۔ پھیپھڑوں میں سے تو خون اکثر آ جاتا ہے کبھی کبھار آنکھ کے ڈھیلہ سے خون نکل کر خونی نقطہ بن کر قائم ہو جاتا ہے

علاج:۔ خالق کائنات نے انسانی جسم اس قسم کا بنایا ہے کہ وہ معمولی قسم کے نقصانات کا ازالہ خود بخود ہی کر دیتا ہے۔ مثلاً معمولی قسم کے چھوٹے پھنسیاں علاج نہ کرنے سے بھی

ٹھیک ہو جاتی ہیں، نزلہ زکام کا اکثر ہم علاج نہیں کراتے وہ چند دن رہ کر ختم ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح آنکھ کا خونی نقطہ بھی اکثر خود بخود ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر بفرض محال ٹھیک نہ ہو تو آنکھ میں غدی اعصابی قطور ڈالیں چند دن میں خون جذب ہو جائیگا آنکھ پہلی حالت میں آ جائے گی۔

نیم گرم نمکین پانی آنکھ کو دن میں دو بار دھونے سے بھی خونی نقطہ غائب ہو جایا کرتا ہے۔

ناخونہ

انگریزی نام	طبی نام	اردو نام
PTERYGIUM ٹیریجی ام	ظفرہ	ناخونہ

تعارف:۔ ڈھیلہ چشم پر سرخ مثلث نما پردہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی جڑ عموماً ناک کی طرف اندرونی گوشہ چشم میں ہوتی ہے۔

علامات:۔ گوشہ چشم پر سرخی مائل پردہ پیدا ہو جاتا ہے جس کا اگر فوراً علاج نہ کیا جائے تو بڑھ کر تمام قرنیہ کو ڈھانپ لیتا ہے جس سے نظر کمزور ہو جاتی ہے

تحریک:۔ ناخون گوشت کا ایک بڑھاؤ ہے جو عضلاتی اعصابی تحریک سے نشو نما پکڑنے لگتا ہے۔

علاج عمل جراحی سے کاٹ دیا جائے یا کاسٹک سے جلایا جائے تو اکثر دوبارہ ہو جاتا ہے۔

البتہ اگر عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ او ادویہ کھلائی جائیں اور قانون مفرد اعضاء میں دیئے ہوئے غدی عضلاتی قطور آنکھ میں ڈالے جائیں تو ناخونہ ختم ہو جائیگا اور پھر اس کا دوبارہ ہونے کا امکان باقی نہیں رہتا۔

گھانجنی

انگریزی نام	طبی نام	اردو نام
STYE	گیری ، انجن بارل	شعیر

تعارف :- آنکھوں کے پپوٹوں میں پھنسی نکل آنا ، گہانجنی کہلاتا ہے ۔

اسباب :- متعفن آب ہوا ، تیزابیت کی کثرت اور سوداگہانجنی کے بڑے اسباب ہیں ۔

علامات :- آنکھوں کے پپوٹوں پر سرخ رنگ کی سخت پھنسی نکل آتی ہے جو پپوٹوں کی ذرا سی حرکت سے شدید درد کرنے لگتی ہے بعض اوقات گہانجنی آنکھ کے ڈھیلے سے ٹکرانے لگتی ہے جس سے مریض کے لئے آنکھ جھپکنا مشکل ہو جاتا ہے ۔

گہانجنی کے متعلق یہ کہاوت مشہور ہے کہ اگر ایک ہی گہانجنی نکل کر ختم ہو جائے تو بہتر ورنہ اگر دوسری نکل آئیں تو یکے بعد دیگرے سات نکل آتی ہیں اگر صحیح علاج میسر آجائے تو اکثر ایک دو نکل کر ختم ہو جاتی ہیں ۔

تحریک :- گہانجنی آنکھوں کے پپوٹوں کے عضلات میں ورم ہونے سے نکلا کرتی ہے جو عضلاتی غدی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے ۔

اصول علاج

گہانجنی کے اسباب اور اس کی تحریک کے مطابق ہی اصول علاج ترتیب پاتا ہے ۔ چونکہ خون میں تیزابیت اور سوداویت کی کثرت ہوتی ہے ، ساتھ ساتھ عضلاتی غدی تحریک کی شدت ہوتی ہے لہٰذا قانون مفرد اعضا کے تحت گہانجنی کا اصولِ علاج یوں ترتیب پائے گا کہ مریض کو ایسی اغذیہ ادویہ کھلانی چاہئیں جو ایک طرف اینٹی ایسڈ ، دافع تیزابیت ، ہوں دوسری طرف قلب و عضلات میں تحلیل کرنے والی ہوں اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں ، صرف ایک دو دن کے اندر ہی گہانجنی تحلیل ہو جائے گی یعنی اس میں پیپ پڑ جائیگی اور اس میں درد بند ہو جائے گا ، اور آئندہ نئی گہانجنی بھی نہیں نکلے گی ۔

یادداشت :- جسم کے کسی حصہ پر کہیں بھی ورم یا پھوڑا پھنسی پیدا ہو جائے اور ان کی تعداد زیادہ نہ ہو تو اکثر معالج مقام ماؤف پر مرہم ، لیپ پلستر یا پلٹس لگا کر تحلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اندرونی طور پر کوئی دوا یا غذا کھلانا ضروری نہیں سمجھتے اس طرح موجودہ ورم یا پھنسی یا پھوڑا تو تحلیل ہو جاتا ہے لیکن ایک دو دن بعد نئی پھنسی نکل آتی ہے ۔

اس کی وجہ ظاہر ہے کہ مقام ماؤف پر موجود زہریلا مادہ تو مرہم یا پلستر سے تحلیل ہو جاتا ہے لیکن مریض کے جسم و خون میں زہریلا مادہ موجود ہوتا ہے جس کو جسم کو ضرورت نہیں لہٰذا انسانی جسم اسے پھوڑا پھنسی کی شکل میں دوبارہ خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے جب تک زہریلا مادہ خون میں موجود ہوتا ہے پھوڑا پھنسی نکلتی رہتی ہیں ۔ معالج کا کام ہے کہ جہاں وہ مقام کے ورم یا پھوڑے کو تحلیل کرے وہاں وہ مریض کے تسکین والے اعضا کو تحریک دینے والی اغذیہ ادویہ کھلائے تاکہ زہریلا مادہ اپنے طبعی راستوں سے اخراج پا جائے اس طرح مزید ورم یا پھنسیاں نکلنے کا امکان کلی طور پر ختم ہو جائے گا ۔

علاج

گہانجنی کے مریض کو اینٹی ایسڈ یا محرک غدد دیگر اغذیہ ادویہ کھلائیں انشاء اللہ پھر نئی کوئی گہانجنی نہیں نکلے گی ۔

جہاں گہانجنی ہو اس کے اوپر غدی طلا لگا سکتے ہیں ، غدی عضلاتی مسہل بھی ذرا سا لگا سکتے ہیں غدی طلا اور محرک غدد دیگر ادویہ کے نسخہ جات قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا سے لے کر استعمال کریں

باھمنی سُلاق

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
باھمنی	التہاب اجفان۔	BLEPHARITIS

تعارف:۔ آنکھ کے پپوٹوں کا نیم متورم ہونا اور بال گرتے رہنا سلاق یا باھمنی کہلاتا ہے۔

اسباب:۔ آنکھوں کو صاف نہ کرنا۔ گرد و غبار اور میلا کچیلا رہنا۔ پلکوں میں جم جوئیں پڑنا۔ خشک، سرد خشک اور ترش اغذیہ و ادویہ کا کثرت استعمال، خلط سودا کا خون میں بڑھ جانا۔

تحریک:۔ قانون مفرد اعضا باھمنی کا خلطی سبب سودا کی کثرت اور عضوی سبب عضلاتی اعصابی تحریک قرار دیتا ہے۔

علامات:۔ آنکھ کے پپوٹے موٹے ہو جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پپوٹے متورم ہو گئے ہیں حقیقت میں ورم نہیں ہوتا اگر ورم ہو تو درد ضرور ہوا کرے۔

چونکہ سودا کی کثرت ہوتی ہے لہذا مریض مقام ماؤف کو صاف کرنے کے لئے بار بار نوچتا ہے اس طرح بال اکھڑتے رہتے ہیں اگر مریض بالوں کو نہ بھی کھینچے تو بھی بالوں کی جڑیں کمزور ہونے کی وجہ سے گرتے رہتے ہیں۔

پپوٹے موٹے ہونے کی وجہ سے ڈھیلے سے رگڑ کھانے لگتے ہیں جس سے آنکھوں سے پانی آتا رہتا ہے اسی وجہ سے صبح آنکھیں باہم چپکی ہوئی ہوتی ہیں کبھی تھوڑی کبھی زیادہ پپوٹوں پر خارش ہوتی رہتی ہے۔

نوٹ:۔ حیوانات میں گائے بھینس کی دُم پر اکثر باھمنی نکلا کرتی ہے وہ اکثر دُم کو کھجانے کے لئے ہلاتی رہتی ہے جس کی وجہ سے کبھی خون بھی رستا ہے۔

اصول علاج باھمنی چونکہ سودا کی کثرت اور تیزابیت اور عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوا کرتی ہے اس کا علاج عضلاتی غدی

ادویہ سے کرنا ہوگا۔ بیرونی طور پر عضلاتی غدی مرہم یا پلستر لگا سکتے ہیں۔ باھمنی کی علاج چنبل اور خارش کے اصول پر کریں۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ ان شاء اللہ آرام آجائے گا

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

حب اکسیر جدید

رسکپور	دار چکنا	بابچی	رائی
۱/۲ حصہ	۱/۲ حصہ	۸ حصہ	۳ حصہ

حب بقدر دانہ موٹھ تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں تین بار کھلائیں اگر قبض ہو تو عضلاتی غدی مسہل کھلائیں۔

پڑبال

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
پڑبال، پربال	شعر منقلب	ٹرے کائے سس۔

تعارف:۔ پلکوں کے نیچے زائد بال پیدا ہو کر آنکھ کے ڈھیلے پر چبھتے ہیں

اسباب:۔ طبی کتب میں پڑبال کے اسباب روہے یا کگرے۔ پپوٹوں کے کنارے کی پرانی سوزش، باھمنی وغیرہ تحریر ہے۔

میری تحقیقات کے مطابق مندرجہ بالا تمام اسباب پڑبال کے اسباب قرار نہیں دیئے جا سکتے کیونکہ روہے یا کگرے پڑبال کی جگہ نہیں ہوتے۔ باھمنی میں یہ پیدا ہونے کی بجائے اکھڑتے ہیں۔

میری تحقیقات پڑبال کے بارے میں یہ ہیں کہ جگر و غدد کے فعل میں تیزی آ جاتی ہے صفرا و حرارت بڑھنے لگتی ہے جس سے سوداویت و تیزابیت ختم ہو کر

جسم میں نئے بال پیدا کرنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے جہاں اور جس مقام پر غدی تحریک پیدا ہو جائے اور صفرا کی رکاوٹ ہو جائے وہاں نئے بال پیدا ہو جاتے ہیں۔

یادداشت:۔ قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بالوں کا گرنا اعصابی تحریک سے بالوں کا قائم رہنا عضلاتی تحریک اور بالوں کا پیدا ہونا غدی تحریک کے تحت ہوا کرتا ہے۔

تحریک:۔ پڑبال کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے۔

علامات:۔ پلکوں کے نیچے زائد بالوں کی ایک قطار پیدا ہو جاتی ہے جس کا رخ آنکھ کے ڈھیلے کی طرف ہوتا ہے یعنی بال نیچے کی طرف مڑے ہوتے ہیں بال ہر وقت آنکھ کے ڈھیلے سے ٹکراتے ہیں آنکھ سے ہر وقت آنسو بہتے رہتے ہیں اکثر مریضوں میں قرنیہ پر زخم ہو جاتا ہے اور سفید یعنی پھولا ہونے لگتا ہے۔

اصول علاج

چونکہ پڑبال غدی عضلاتی تحریک سے ہوتے ہیں لہذا پڑبال کا اصولِ علاج یہ ہوگا کہ مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ و ادویہ کی ضرورت کے مطابق استعمال کی جائیں تاکہ صفراویت کم ہو کر نئے بال پیدا ہونے لگیں بند ہو جائیں اور جو نئے اور زائد بال پیدا ہو گئے ہیں ان کی غذا کم ہو کر وہ گر جائیں۔

علاج:۔ قانون مفرد اعضا کے نارما کو بیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں پڑبال پر لگانے کے لئے غدی اعصابی کحل استعمال کرائیں۔

اگر شدید تکلیف ہو تو بالوں کو موچنے سے ایک ایک کر کے نکال دیں اور پھر کحل استعمال کرائیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ قلمی شورہ ۱ تولہ، سرمہ سفید ۲ تولہ، باریک مثل سرمہ کر کے بالوں پر لگائیں اگر بال اکھاڑ کر لگائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اگر دوائی علاج سے جلد افاقہ نہ ہو تو کسی سرجن

سے اپریشن کرا دیں۔

جحوز العین

تعارف:۔ یہ ایک ایسی علامت ہے جس میں رطوبات زجاجیہ مقدار میں بڑھ کر آنکھوں کے ڈھیلوں کو آگے کی طرف جھکا دیتی ہیں آپ نے کئی اشخاص ایسے دیکھے ہوں گے جن کی آنکھوں کے ڈھیلے باہر کو ابھرے ہوتے ہوتے ہیں یہ رطوبت زجاجیہ کی زیادتی کے مریض ہوتے ہیں اسی طرح بعض اشخاص کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی ہوتی ہیں ایسی مریض رطوبت زجاجیہ کی کمی کے مریض ہوتے ہیں۔

علاج

جحوز العین کے علاج کے لئے رطوبت زجاجیہ کو کم کر دیں رطوبت زجاجیہ کا علاج کرنے کا طریقہ اور نسخہ جات شروع مضمون میں تفصیلاً درج ہیں وہاں سے دیکھ کر علاج کریں۔

بیاض الاہداب

تعارف:۔ آنکھوں کی پلکیں سفید ہو جاتی ہیں۔

حقیقت مرض

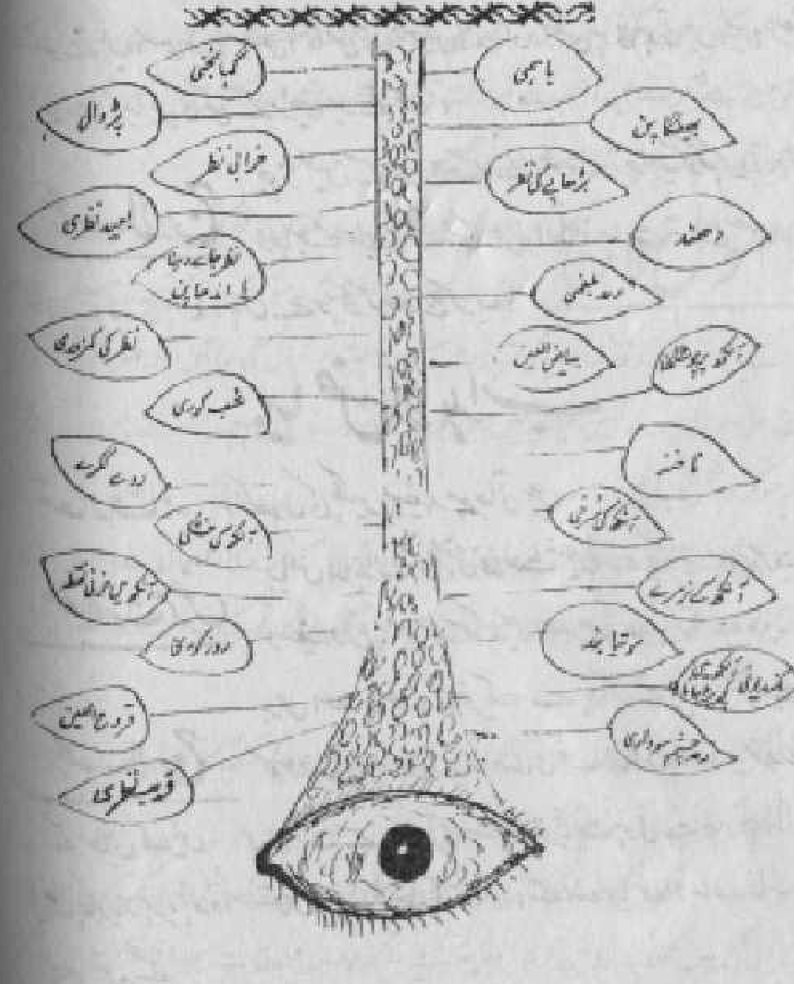
بیاض الاہداب کوئی نئی علامت نہیں ہے بلکہ یہ وہی برص ہے (سفید داغ) جو جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو جایا کرتا ہے۔ برص اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتے ہیں اس لئے ایسے مریض

علاج

کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ اغذیہ ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ اس علامت کے لئے بابچی سب سے بہتر ثابت ہوتی ہے چار چار رتی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ استعمال کریں تقریباً ایک دو ماہ کے اندر بیاض الاہداب غائب ہو جائیں گے۔

آنکھوں کی تکالیف

(ایک نظر میں)



قمود

تعارف:- قمود ایک ایسی علامت ہے کہ مریض جس چیز کو دیکھتا ہے وہ اسے سفید نظر آتا ہے۔

اسباب:- سفید چیزوں کا زیادہ دیکھنا۔ بجلی کی زیادہ روشنی جس سے آنکھیں چندھیا جائیں۔ سفیدا اور اعصابی چیزوں کا کھانا۔

تحریک:- اعصابی عضلاتی تحریک سے قمود کی علامت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

علاج: قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات استعمال کریں۔ آنکھوں میں عضلاتی کحل بھی ضرور استعمال کریں چند دنوں کے اندر ہی قمود کی علامت ختم ہو جایا کرتی ہے۔

آنکھ کے ترمزے

تعارف:- ہوا کے اندر رنگا رنگ چیزوں کا دیکھنا خصوصاً چھوٹے ذرات مثل مچھر اڑتے ہوئے نظر آتے رہنا۔

اسباب:- آنکھوں کی یہ علامت آنکھوں کے غدد کا ضرورت سے زیادہ رطوبات خارج کرتے رہنا سے ہو جایا کرتی ہے۔ اعصابی اغذیہ کے کثرتِ استعمال سے بھی یہ علامت ہو جاتی ہے

علاج: چونکہ رطوبات کی شدت ہوتی ہے لہٰذا ایسی اغذیہ اور دوا کھلائیں جن سے ایک طرف رطوبات خشک ہو جائیں دوسری طرف عضلات تیز ہو کر رطوبات کو جذب کرنا شروع کر دیں اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا

دے گا۔ نیز غذا اعضلاتی کھلائیں۔

بھینگا پن

تعارف:- آنکھوں کی اس علامت میں مریض آنکھ کو بھرا کر یعنی ڈھیلا کو اوپر نیچے کر کے دیکھتا ہے اس علامت کو ٹیڑھا جھانکنا بھی کہتے ہیں۔

اسباب:- آنکھوں کے اندر یا باہر کسی قسم کا ورم بھی ڈھیلے کے زاویہ کو کم و بیش کر دیتا ہے جس سے پردہ شبکیہ پر عکس صحیح نہ بن سکنے کی وجہ سے مریض ڈھیلا کو ادھر اُدھر یا اوپر نیچے کر دیکھتا ہے۔ گویا نجی، سر کا ورم، پردہ صلبیہ کا ورم، سر میں پانی جمع ہونے سے بھی یہ علامت پیدا ہو جاتی ہے۔

اکثر لوگوں کو اعصابی تحریک سے تسکین عضلات ہو کر یہ علامت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج: اصل سبب معلوم کر کے تحریک کے مطابق علاج کریں اگر جلد آرام نہ آئے کسی آئی سپیشلسٹ کو دکھا کر علاج کرائیں وہ اگر آپریشن کا مشورہ دے تو آپریشن کرا دیں۔

نظر کی کمزوری

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کمزوری نظر	ضعف بصر	ASTHINOPIA

تعارف:- آنکھوں کی اس علامت میں انسان کسی کتاب یا مضمون کو لگاتار پڑھ نہیں سکتا۔ آنکھوں کے اندر اندھیرا آتا ہے۔ مریض کچھ دیر آرام کرنے کے بعد دیکھنا چاہتا ہے۔

اسباب:- تسکین اعصاب اور ضعف عضلات اور تحریک غدد اس علامت کے عضلاتی اسباب ہیں یعنی غدی تحریک میں اس علامت کا اصل سبب ہوتا ہے تمام لفظوں میں یوں سمجھیں کہ صفرا کی شدت سے یہ علامت اکثر پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

علاج: صفراوی اور محرک جگر اغذیہ ادویہ روک دیں۔ اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

آنکھوں پر سرد پانی کے چھینٹے ضرور ماریں، سرد پانی سے غسل کریں صحت افزا مقامات کی سیر کریں خاصکر صبح کے وقت ایک گھنٹہ سیر کو ضرور جائیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

هوالشافی: مغز بادام	سونف	مغز کدو	کشنیز مغز	چینی	پانی
۵ دانہ	۱ ماشہ	۳ ماشہ	۱ ماشہ	۳ تولہ	حسب ضرورت

تمام ادویہ کو باریک پیس کر پانی میں ملا کر بصورت سردائی صبح شام پلائیں۔ چند خوراکوں سے واضح فائدہ ہو جاتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کی کحل اعصابی عضلاتی آنکھوں میں لگائیں۔

دھند، غبار

تعارف:- اس علامت میں مریض فضا میں دھند اور گرد و غبار دیکھنے کے سوا کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اول سبز اور نیلے رنگ کی اور سال بعد زرد رنگ کی چیزیں دکھائی دینا بالکل بند ہو جاتی ہیں۔

اسباب:- آنکھ کے اعصابی پردوں میں تحریک و تیزی آجاتی ہے جس سے آنکھوں میں رطوبات کی سکریشن زیادہ ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اشیاء کے عکس پردہ شبکیہ پر صحیح نہیں بنتے بلکہ دھندلے بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فضا میں بھی مریض کو دھند اور گرد و غبار نظر آتا ہے۔

علاج:- چونکہ آنکھوں کے اعصابی پردوں میں تحریک و تیزی ہوتی ہے لہذا دھند

غبار کے مریض کو فوراً اعضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ قانون مفرد اعضا کے عضلاتی مرکبات فوری اثر ہیں۔

نوٹ:۔ دھند کے ابتدا میں یہ علاج بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے البتہ اگر زیادہ مدت ہو گئی ہو تو کسی آئی سرجن سے مشورہ ضروری ہے

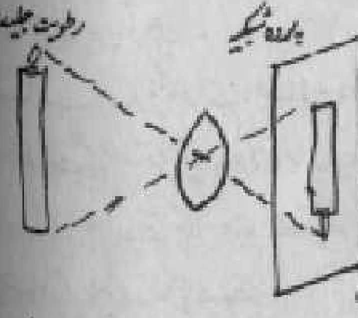
قریب نظری

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
قریب نظری	قصر البصر	مائی اوپیا

تعارف:۔ اس علامت میں مریض کو قریب کی چیزیں تو صحیح دکھائی دیتی ہیں لیکن دور کی چیزیں نظر نہیں آتیں۔

اسباب:۔ قریب نظری کے اسباب باریک بینی، خراب روشنی، پیدائشی اور وراثتی لکھے ہیں لیکن کوئی عضوی سبب کسی کتاب میں درج نہیں کیا گیا جسے اغذیہ ادویہ سے تندرست کر کے قریب نظری کو دور کیا جا سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک رطوبت جلیدیہ (لینز) کا فاصلہ پردہ شبکیہ سے اعتدال پر رہتا ہے چیزیں دیکھنے میں کوئی دشواری نہیں آتی جونہی فاصلہ کم و بیش ہوتا ہے چیزیں کم و بیش فاصلہ سے دکھائی دینے لگتی ہیں قریب نظری کی تکلیف اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کے قریب آجاتی ہے جس کی وجہ رطوبت بیضہ کا کم ہونا ہے۔



رطوبت بیضہ چونکہ صفراوی رطوبت ہے جو غدی اعصابی تحریک کی شدت سے کم ہو جایا کرتی ہے رطوبت بیضہ کے کم ہوتے ہی اس کا دباؤ کم

ہو جانا چاہیے جس سے رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کی طرف کھچ جاتی ہے اس وقت آنکھیں بھی اندر سے بیٹھ جاتی ہیں۔

دیئے ہوئے نقشہ میں رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ کے قریب آچکی ہے۔ نقشہ میں موم بتی کا عکس پردہ پر پہلے سے بھی چھوٹا بنتا ہے اس طرح تمام چیزیں صرف چھوٹی نظر آتی ہیں بلکہ صاف بھی دکھائی نہیں دیتیں آنکھ سے جتنی جتنی دور ہوں گی۔ دھندلی نظر آئیں گی چیزوں میں تفریق کرنا مشکل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسا مریض ہر شے کو قریب سے دیکھنے پر مجبور ہوتا ہے۔

علاج

قریب نظری کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ قانون مفرد اعضا کے نارمل کو پیا کے کمل اور سرمہ جات تحریک کے مطابق استعمال کرائیں انشاءاللہ شفا دے گا۔

نوٹ:۔ اگر جلد علاج سے نظر ٹھیک نہ ہو تو فوراً آئی سرجن سے عینک لگوائیں پھر علاج جاری رکھیں آہستہ آہستہ عینک چھوٹ جائے گی

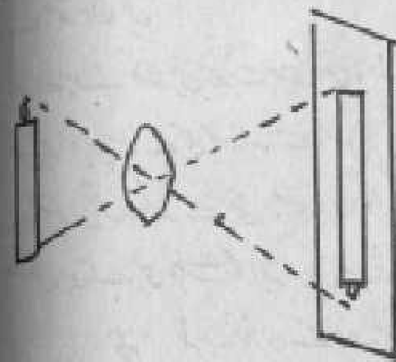
بعید نظری

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بعید نظری	طول البصر	ہائی پرمیٹروپیا

تعارف:۔ بعید نظری قریب نظری کے برعکس علامت ہے اس علامت میں مریض نزدیک کی بجائے دور کی چیزیں صاف دیکھ سکتا ہے۔ نزدیک کی چیزیں اول تو دکھائی نہیں دیتیں اگر آئیں بھی تو دھندلی ہوتی ہیں

اسباب:۔ بعید نظری کی علامت اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب رطوبت جلیدیہ (لینز) پردہ شبکیہ سے دور ہو جاتی ہے۔

رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ سے اس وقت دور ہوتی ہے جب عضلاتی غدی تحریک سے



رطوبت بیضہ کم ہو جاتی ہے۔ رطوبت بیضہ سوداوی رطوبت ہے جو عضلاتی غدی تحریک سے کم ہو جایا کرتی ہے۔

چونکہ یہ رطوبت، رطوبت جلیدیہ سے باہر کی طرف واقع ہے جونہی یہ کم ہوتی ہے۔ رطوبت جلیدیہ دباؤ کم ہوتے ہی باہر کی طرف آجاتی ہے اس طرح رطوبت جلیدیہ پردہ شبکیہ سے دور ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہو جاتی کہ دور کی اشیاء کا فوٹو بہت بڑا بنتا ہے جس سے وہ صاف دکھائی دینے لگتی ہیں۔

علاج رطوبت بیضہ کا کم ہو جانا بعید نظری کا اصل سبب ہے، جو عضلاتی غدی تحریک سے کم ہوا کرتی ہے۔

عضلاتی غدی تحریک ترش و تیزابی اشیاء، اغذیہ ادویہ سے ہوا کرتی ہے لہذا ان چیزوں سے پرہیز کرائیں ایسی اغذیہ ادویہ کھلائیں جو دافع سودا و تیزابیت ہوں دوسرے لفظوں میں سودا صفرا اور محرک جگر و غدد ہوں۔ غدی عضلاتی کمل بطور سرمہ استعمال کریں۔

قانون مفرد اعضا کے غدی عضلاتی سے غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا۔

کالا موتیا یا سبز موتیا بند

رنگ دار چیزوں کا صحیح رنگ معلوم نہ ہونا (کلر بلائنڈ)

تعارف:- رنگ دار چیزیں اپنے صحیح رنگ میں نظر نہیں آتیں اسلئے چیزوں میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اسباب:- جیسا کہ آنکھ کے پردوں کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ ہر چیز کا عکس پردہ شبکیہ پر پڑتا ہے پردہ شبکیہ کی بناوٹ میں دس طبقات ہوتے ہیں جن کے ذمے علیحدہ علیحدہ کام ہیں، ان میں ایک طبق راڈز اور کونز کا ہے قوت بصارت اسی میں پائی جاتی ہے اس طبق میں خاص قسم کے سیلز ہوتے ہیں ان میں بعض عصا یا ڈنڈے کی شکل ہوتے ہیں جن کو راڈز کہتے ہیں اور بعض مخروطی شکل کے جن کو کونز کہتے ہیں

روشنی کی شعاعوں سے تحریک ہو کر اس لطیف ساخت میں ارتعاش ہوتا ہے چنانچہ راڈز روشنی اور تاریکی کا احساس کرتے ہیں اور کونز کے ذریعہ مختلف رنگوں کا احساس ہوتا ہے جب ان راڈز میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہوتی ہے تو روز کوری یا شب کوری کی علامت پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب کونز میں کوئی خرابی ہوتی ہے تو رنگ کوری کی علامت پیدا ہو جاتی ہے یعنی چیزیں اپنے صحیح رنگوں میں نظر نہیں آتیں جس سے ان میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے

علاج جب روز کوری کی شکایت ہو جاتی ہے تو صفرا و حرارت کی شدت سے رنگین پردہ پر سیاہی کم ہو جاتی ہے۔ اعصابی عضلاتی تحریک کرنے سے روز کوری کو آجاتا ہے۔

اس کے برعکس جب حرارت کی کمی ہوتی ہے تو رنگین پردہ کی سیاہی زیادہ ہو جاتی ہے جو عضلاتی غدی تحریک کرنے سے دور ہو جاتی ہے۔

قادثیت:- یاد رکھیں کونز کا مزاج عضلاتی ہے اگر رنگوں میں تمیز نہ ہو سکے تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تحریک پیدا کرنی چاہئے یعنی حرارت غریزی کو بڑھائیں انشاءاللہ شفا ہو گا۔ اس مقصد کے لئے فارماکوپیا کے عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔

سفید موتیا، موتیا بند

انگریزی	طبی نام	اردو نام
کیٹریکٹ۔	نزول الماء	موتیا بند یا سفید موتیا

تعارف:۔ اس علامت میں آنکھیں آہستہ آہستہ دیکھنے سے معذور ہونے لگتی ہیں آنکھیں دھندلی اور سفیدی مائل ہو جاتی ہیں آہستہ آہستہ انسان اندھا ہو جاتا ہے

علامات:۔ کبھی ایک آنکھ کبھی دونوں آنکھوں کے لینز رطوبت جلیدیہ دھندلے ہو جاتے ہیں جس سے انسان کے دیکھنا دشوار ہو جاتا ہے اگر آنکھوں میں ایٹروپین ڈال کر دیکھیں تو پتلی کے نیچے نیلگوں سفیدی مائل یا عنبریں رنگ کی شے دکھائی دیتی ہے جو حقیقت میں آنکھ کا موتی دینز یا رطوبت جلیدیہ ہوتا ہے۔

مریض بتاتا ہے کہ روشنی پھٹ جاتی ہے ایک چراغ بہت بڑا دکھائی دیتا ہے کبھی دو دو یا چار چار چراغ دکھائی دیتے ہیں آہستہ آہستہ چکدار چیزوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

اسباب:۔ بڑھاپا۔ ذیابیطس اسہل البول یا کثرت بول۔ آتشک، مرگی، بجلی وغیرہ سے موتیا بند ہو جاتا ہے۔

علاج چونکہ موتیا بند کے مریض اعصابی تحریک کے ہوتے ہیں لہٰذا ان کو اغذیہ اور ادویات اعصابی کھلائیں۔ ضرورت کے مطابق آنکھوں میں ڈالنے کے لئے عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی کحل آنکھوں میں ڈالنے کے لئے دیں تاکہ اندرونی علاج کے ساتھ ساتھ مقامی علاج بھی ہو جس سے جلد مرض بڑھنے سے رک جائے گا اور آہستہ آہستہ موتیا بند کی تکلیف رفع ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ اگر موتیا اتر چکا ہو یعنی لینز فاسد رطوبت سے گدلا ہو چکا ہو اور کچھ دکھائی نہ دے تو فوراً آپریشن کرا دیں انشاء اللہ شفا ہو گی۔

شروع مرض میں جب پانی آنکھوں سے بہنے لگے یا آنکھیں پانی سے بھر جایا کریں تو یہ نسخہ استعمال کروائیں۔ نیز یہ نسخہ آنکھ میں لگانے سے بہت لگتا ہے لیکن مؤثر بہت ہے۔

ہوالشافی۔ صابن، نیلا تھوتھا، رائی، ہر ایک ہم وزن، مثل سرمہ باریک کر کے محفوظ کر لیں

ترکیب استعمال۔ دانہ خشخاش کے برابر لے کر ایک قطرہ پانی میں ملا کر سلائی سے آنکھ میں لگائیں دو تین دن لگانا کافی ہے۔

نور العین:۔ نیلا تھوتھا۔ ست پودینہ، ست کافور۔ الکبری نیلوین، گلسرین
ارتی ارتی ارتی لاتی ایونہ

کالا موتیا یا سبز موتیا بند

ڈاکٹری نام	طبی نام	پنجابی نام	اردو نام
گلاکوما۔	خضرۃ العین	کالا موتیا	سبز موتیا بند

تعارف:۔ پاکستان بھر میں سبز موتیا بند یا خضرۃ العین کی بجائے کالا موتیا کے نام سے آنکھوں کی یہ علامت مشہور ہے۔

شروع میں کالا موتیا کے مریض کی متاثرہ آنکھ کی رنگت سبز ہو جاتی ہے اسی نسبت سے اسے سبز موتیا بند کہتے ہیں۔

علامات:۔ موتیا بند کے مریض کی آنکھ کی پتلی ابتدا میں سبز رنگ کی ہو جاتی ہے ساتھ ہی کرۂ چشم (ڈھیلہ) سخت ہونا شروع ہو جاتا ہے جوں جوں سختی بڑھتی جاتی ہے نظر کا حلقہ بھی کم ہوتا رہتا ہے بالآخر آنکھ کا ڈھیلہ اندرونی بیرونی پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے اور نظر بھی کلی طور پر بند ہو جاتی ہے۔

ابتدا مرض میں کبھی کبھی آنکھوں کے آگے اندھیرا آ جاتا ہے بعض دفعہ چراغ کے گرد

دائرہ سا نظر آتا ہے۔

بعض دفعہ مریض کے ڈھیلے میں شدید درد ہونے لگتا ہے آنکھ سرخ ہو جاتی ہے مریض مارے درد کے بے چین ہوتا ہے دیواروں سے ٹکریں مارنے لگتا ہے اگر مسلسل کئی دن درد رہے تو قرنیہ کے طبقات زخمی ہو جاتے ہیں زخموں کے نشان آرام آنے کے بعد پھولا کی صورت میں باقی رہ جاتے ہیں نظر بالکل بند ہو جاتی ہے اس لئے علاج سے دوبارہ نظر نہیں بنتی بعض دفعہ قابل ترین آئی سرجن بھی آنکھ نہیں بنا سکتے۔

نوٹ:۔ اگر کسی مریض کی آنکھ میں شدید درد ہونے لگے تو فوراً کسی معالج قابل سے آنکھوں کا معاینہ کرائیں تاکہ آنکھ ضائع ہونے سے بچ سکے۔

جب کسی شخص کی صرف آنکھ کا ڈھیلہ میں درد ہو تو اسے عرف عام میں درد اُل کہتے ہیں درد اُل کا فوری اور موثر علاج قانون مفرد اعضا میں موجود ہے۔ لٹین دواخانہ دنیاپور میں اس کا علاج صرف پانچ منٹ میں کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پھر دوبارہ درد نہیں ہوتا۔ آنکھ میں جتنی نظر باقی ہوتی ہے اتنی قائم ہو جاتی ہے۔

اسباب:۔ کالا موتیا کے مریض عضلاتی تحریک کے مریض ہوتے ہیں ان کے جسم میں تیزابیت اور ترشی کی زیادتی ہو جاتی ہے ترشی کی زیادتی سے آنکھ کے اندر کی رطوبات خشک ہونا شروع ہو جاتی ہیں جوں جوں رطوبات کم ہوتی جاتی ہیں ویسے ہی آنکھ کا ڈھیلہ سخت اور پتھریلا ہونا شروع ہو جاتا ہے

ایک اہم نکتہ

قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کالا موتیا کی اگر تجربہ مفاصل سے تشبیہ دے دی جائے تو میرے خیال میں کوئی مضائقہ نہیں اس طریقے سے اس علامت کا علاج کرنا بہت آسان ہو گا اور بعد میں اس مسئلہ پہ تحقیقات کرنا کا راستہ مل جائے گا۔

قارئین تجربہ مفاصل کی حقیقت یہ ہے کہ چھوٹے بڑے جوڑوں کے درمیان جو لیس دار رطوبت ہوتی ہے وہ جوڑوں کو آسانی سے ادھر ادھر حرکت کرنے میں مدد دیتی ہے جب عضلاتی اعصابی تحریک سے یہ رطوبت خشک ہو جاتی ہے تو جوڑ حرکت کرنے سے عاری ہو جاتے ہیں اگر زبردستی حرکت کرنے سے عاری ہو جاتے ہیں اگر زبردستی بالکل یہی صورت آنکھ کے اندر واقع ہوتی ہے جوں جوں رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں ویسے ویسے آنکھ کا ڈھیلہ سخت ہوتا جاتا ہے جب تمام رطوبت خشک ہو جاتی ہیں تو آنکھ صرف پتھرا جاتی ہے بلکہ دیکھنے سے بھی عاری ہو جاتی ہے اسی حالت کا نام کالا موتیا رکھا جاتا ہے کیونکہ جس طرح پتھر سے روشنی نہیں گزر سکتی اسی طرح کالا موتیا کی آنکھ میں روشنی کا گزرنا بند ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اکثر حکما اس کی شدت خفت کے تحت کالا موتیا کے چار درجات بتاتے ہیں مثلاً شدید، مزمن، نوعی، ثانوی وغیرہ۔

نوٹ:۔ اکثر کتب میں کالا موتیا کا سبب کرۂ چشم میں معمول کی نسبت رطوبت پیدا تو زیادہ ہوتی ہے لیکن جذب کم ہوتی ہے اس لئے اجتماع رطوبت یا اجتماع خون سے کرۂ چشم ڈھیلا تن کر سخت ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ نظر ناقص اور زائل ہو جاتی ہے لکھا ہے جو درست معلوم نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ کالا موتیا کے مریض کے جسم میں تیزابیت اور ترشی کی زیادتی ہو جاتی ہے رطوبات جسم خصوصاً طبعی رطوبات کم یا خشک ہو جاتی ہیں رطوبت کی زیادتی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

دوسری حقیقت یہ ہے کہ جس مقام میں رطوبات کا اجتماع ہو اور دوسرے مقامات کی طرف جذب ہو کر وہاں کا جسم پھول جاتا ہے اور پیلا ہو جایا کرتا ہے نہ کہ سخت بعض دفعہ آنکھ کی عضلات میں سوزش و ورم ہو کر زخم ہو جایا کرتا ہے جو ناسور کی شکل اختیار کر کے آنکھ کے

اندر سوراخ کر دیتا ہے جس سے آنکھ کا موتی اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے یا باہر نکل جاتا ہے جس سے نظر بند ہو جایا کرتی ہے اس صورت کا علاج اپریشن سے بھی مشکل ہوتا ہے۔

علاج

جب بھی نظر کی کمزوری کا مریض آئے تو ایسے ہی اٹھا کر کوئی دوا نہیں دینی چاہئے بلکہ پہلے اچھی طرح تشخیص کریں کہ نظر کی کمزوری کا اصل سبب کیا ہے۔ کیا سفید موتیا اتر رہا ہے یا کالا موتیا دونوں کی تشخیص وعلامات تحریر کر دی ہیں اگر کالا موتیا کی علامات پائی جائیں تو یہ جاننا ضروری ہے کہ آنکھ پر چوٹ لگنے سے نظر کمزور تو نہیں ہوئی آنکھ میں ورم تو نہیں ہے، درد کی کیفیت کیا ہے ناسور یا زخم تو نہیں ہے اگر ان میں سے کوئی سبب نہ ہو تو کالا موتیا تیزابیت کی زیادتی اور رطوبات کی کمی سے اتر رہا ہوگا۔ جس سبب سے نظر کی کمزوری ثابت ہوا سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان شاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔

چوٹ سے نظر کی کمزوری

اگر چوٹ کی وجہ سے نظر کی کمزوری ہوگی تو مریض خود ہی چوٹ لگنے کا ذکر کرے گا۔ اس مقصد کے لئے زخم بند کرنے کی اغذیہ ادویہ دیں جس سے فوراً نظر بحال ہو جائے گی۔

آنکھ میں ورم و درد سے نظر کی کمزوری

جب آنکھ کے ڈھیلا میں شدید درد ہو، آنکھ سرخ ہو اور نظر کمزور ہونے لگے تو سمجھیں کہ اس سے کالا موتیا اترے گا جو کسی علاج سے ٹھیک نہیں ہوگا۔ لہذا اس کا تدارک فوراً کرنا چاہئے۔ قارئین عرف عام میں اس حالت کو درد دل کہتے ہیں جس سے اکثر آنکھ میں پھولا ہو جایا کرتا ہے۔

ایسے مریض عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ورم اور درد آنکھ ہوا کرتا ہے اس کی تری

اثر کے لئے اندرونی طور پر یہ نسخہ دیں۔

ہوالشافی:۔ اسطوخودوس ۲ ماشہ، کالی مرچ ۱۰ دانہ، دھنیا ۴ ماشہ، یہ ایک خوراک ہے ایسی دو خوراکیں صبح شام کھلائیں۔

ترکیب استعمال:۔ تمام ادویہ کو توڑ پھوڑ کر آدھے پانی میں بھگوئیں کہ ڈوب جائیں صبح سردائی کی طرح رگڑ کر پن چھان کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلائیں اسی طرح شام کو رگڑ کر پلائیں۔ کھانے کے لئے یہ نسخہ دیں۔

غدی اعصابی ملین دن میں تین بار ہمراہ سونف کی چائے پلا دیں اگر قبض ہو تو ساتھ غدی اعصابی مسہل کھلائیں۔

بیرونی علاج:۔ کنپٹی پر بلیڈ سے ذرا ذرا زخم کر کے یہ دوا زخموں پر مل دیں فوراً درد کافور ہوگا اور ان شاء اللہ دوبارہ نہیں ہوگا۔

ہوالشافی:۔ جمالگوٹہ ۲ حصہ، کالی مرچ ۳ حصہ، نوشادر ۳ حصہ، رائی

تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں۔ کنپٹی پر بلیڈ سے ذرا ذرا زخم کر کے تھوڑی سی دوا زخموں پر ڈال دیں دوا لگتے ہی درد کافور ہوگا اور ان شاء اللہ دوبارہ نہیں ہوگا

آنکھ کا موتی ٹل جانا

چوٹ وغیرہ لگنے سے آنکھ کا موتی اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے اور نظر کم یا بند ہو جاتی ہے۔ عمل جراحی سے آنکھ کے موتی کو اصل جگہ پر ٹھہرائیں نظر پھر بحال ہو جائے گی۔

رطوبت کے کم ہونے سے کالا موتیا

اگر جسم میں ترشی و تیزابیت کی زیادتی سے آنکھوں کی رطوبت خشک ہو رہی ہو اور نظر بند ہو رہی ہو یا ہو چکی ہو تو درج ذیل علاج کریں

قادرثین:۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ بلغمی رطوبات کی پیدائش زیادہ ہو رہی ہو تو ترشی سودا کی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ اگر سودا و ترشی کی زیادتی ہو تو جسم میں صفرا تقریباً بند ہو جاتا ہے یا اس کی بہت کمی ہو جاتی ہے۔

اس طرح صفرا کی زیادتی سے بلغم و رطوبات کی پیدائش بند ہو جایا کرتی ہے۔ پیدائش بند ہو چکی ہو تو اس خلط سے متعلقہ علاج کے لئے ہمارے پاس آسان اصول یہ ہے کہ جس خلط کی متعلقہ مفرد حیاتی عضو کو تحریک دینے سے وہ خلط پیدا ہونے لگتی ہے اور بڑھی ہوئی خلط کم ہونے لگتی ہے۔

کالا موتیا کے مریض میں چونکہ تیزابیت و سودا کی زیادتی ہوتی ہے لہٰذا ہم صفرا کی پیدائش بڑھانے کے لئے جگر و غدد کو تحریک دینے والی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں گے جو سوداویت کو کم کر دیں گی آنکھوں کی سختی نرم ہو جائے گی۔ آہستہ آہستہ نظر بحال ہو جائے گی۔

بالکل اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے میں نے لیبیا میں رہنے والے ایک پاکستانی بھائی کی بیوی کا علاج کیا جو سو فی صد کامیاب رہا اس کا ذکر میں نے ماہنامہ ترجمان نظریہ مفرد اعضا میں بھی کیا تھا۔

قارئین کے مفاد کی خاطر اس سرمہ کا نسخہ من وعن درج کر رہا ہوں احتیاط سے تیار کر کے ایسے کالا موتیا کے مریضوں کو استعمال کرائیں جن کو ڈاکٹروں نے لا علاج قرار دے دیا ہو

ہوالشافی:۔

جماگوڑہ	ریٹھہ	انزروت	کجلی	پتہ بکرا
ہم وزن	۱ تولہ	۱ تولہ	۳ تولہ	۲ عدد

ترکیب تیاری:۔ سب سے پہلے جماگوڑہ کو رگڑیں بعد میں ریٹھہ ساتھ ڈال کر خوب رگڑیں دو تین گھنٹہ رگڑنے کے بعد انزروت باریک کردہ ملا کر رگڑیں پھر کجلی ملا کر دو دن رگڑائی کریں بعدہ دو عدد پتہ بکرا ڈال کر خوب رگڑائی کریں حتیٰ کہ تمام پانی خشک ہو جائے اور انتہائی باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

کجلی بنانے کا طریقہ پارہ ایک تولہ گندھک آملہ سار ہ تولہ دونوں کو ملا کر دو تین گھنٹہ خوب رگڑیں حتیٰ کہ بالوں کی طرح سیاہ ہو جائے کجلی تیار ہے حسب ضرورت استعمال کریں۔

ترکیب استعمال سرمہ:۔ اس سرمہ میں زیادہ تیز اثر جماگوڑہ ہے۔ یہی نسخہ کا جزو اعظم ہے اس کی وجہ سے سرمہ بہت تیز ہے جب کسی مریض کی آنکھوں میں ڈالنا ہو تو اسے ذرا ہلکا کریں تاکہ جلن نہ ہو۔ ہلکا کرنے کے لئے اس سرمہ میں کالا سرمہ دو گنا شامل کر کے استعمال کرائیں۔ سرمہ ایک دن صبح ایک دفعہ شام ڈالنا ہوتی ہے

افعال اثرات:۔ یہ سرمہ غدی عضلاتی مزاج کا حامل ہے آنکھوں میں عضلاتی تحریک سے اور ترشی و تیزابیت سے ہونے والی تمام علامات کے لئے خصوصاً کالا موتیا کیلئے بے حد مفید ہے آنکھوں کی خارش، بالچر، پھولا، آنکھوں کی خشکی وغیرہ کے لئے فوری کام کرتا ہے کالا موتیا کے مریض کی آنکھوں میں اکثر درد ہوا کرتا ہے ایسی صورت ہو تو کنپٹی پر جونکیں لگوائیں فوراً درد ختم ہو جاتا ہے۔ افیون یا مارفیا کی پچکاری کا بھی کر سکتے ہیں۔ آنکھوں میں افیون پانی میں حل کر کے ڈال سکتے ہیں۔

غذا:۔ کالا موتیا کے مریض کو تیزابی و ترش اغذیہ و ادویہ بند کرا دیں۔ گرم خشک سے گرم تر اغذیہ استعمال کرائیں۔

صبح بیکھی بادام کھلا کر سونف اجوائن کا قہوہ۔ دوپہر:۔ کدو توری ٹینڈے شلغم مولی وغیرہ بغیر روٹی چاول کے دیں۔ **شام:۔** صرف دودھ گھی پلا دیا۔

نوٹ:۔ کالا موتیا کے شروع میں اگر اپریشن کرا دیا جائے تو بہتر ہے۔

جلد میں ہونیوالی غیر طبعی علامات

جلد کی ماہیت

جلد کی ماہیت کے بارے میں حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب اپنی شہرۂ آفاق کتاب مخزن الجواہر میں یوں رقمطراز ہیں۔

جلد

جلد۔ پوست کھال جو تمام جسم کی بیرونی سطح پر بطور پوشش یا غلاف کے واقع ہے یہ لبوں اور ناک کے نتھنوں اور ہونٹوں اور کان کے سوراخوں اور مقعد کے کناروں پر اس جھلی سے ملتی ہے جو جسم کی اندرونی تجاویف میں استر کرتی ہے جس کو غشا مخاطی کہتے ہیں گویا جلد جسم کی بیرونی پوشش ہے اور غشا مخاطی تجاریف جسم کا اندرونی استر ہے۔

جلد کے دو پرت ہوتے ہیں (۱) بالائی (۲) زیریں بالائی پرت کو عربی میں بشرہ یا جلد کاذب اور انگریزی میں اپی ڈرمس یا کیوٹیکل کہتے ہیں۔ زیریں پرت کو آدمہ یا جلد صادق اور انگریزی میں کوریم CORUIM یا ڈرما DERMA کہتے ہیں۔ عروق و اعصاب بالوں کو جڑیں اور پسینہ کے غدد اسی تہ میں ہوتے ہیں۔ جلد کو ڈاکٹری میں سکن کہتے ہیں۔ SKIN

جلد کا مزاج

چونکہ جلد ایک قسم کی غشا مخاطی ہے اور غشا مخاطی غدی مادہ سے بنی ہوتی ہے لہذا جلد کی غشا مخاطی ہونے کی وجہ سے غدی مزاج کی حامل ہے چونکہ اس کے اندر لاکھوں سوراخ ہیں جن کے ذریعہ فضلات اندرونی خارج ہوتے ہیں لہذا اس کا مزاج غدی اعصابی گرم تر ہے۔

جلد کا سرخ ہو جانا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
ERYTHEMA اری تھیما	حمرۃ الجلد	جلد کا سرخ ہونا

علامات:۔ ماؤف جلد قدرے سوجی اور سرخ ہوتی ہے اکثر سرخ دھبے یا چٹاخ پیدا ہو جاتے ہیں جن میں جلن اور ہلکا درد ہوتا ہے یہ دھبے کبھی تو خود بخود غائب ہو جاتے ہیں اور کبھی ان پر سے بھوسی یا چھلکے جھڑ جاتے ہیں کبھی وہاں پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بن جاتی ہیں۔ اگر بیماری شدید ہو تو اعضا شکنی اور کبھی بخار ہو جاتا ہے

اسباب: گرمی کی شدت یا تیز دھوپ یا لو کا جلد پر اثر کرنا۔ کسی گرم اور سوزش پیدا کرنے والی دوا لگ جانا۔ کسی حصہ جسم کا رگڑ کھانا جیسا کہ چڈوں یا بغل کی جلد میں باہم رگڑ کھانے سے ایسی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔

قانون مفرد اعضا اور جلد کا سرخ ہونا

قانون مفرد اعضا کی رو سے کسی عضو میں اس وقت تک خون نہیں جاتا یا وہ اس وقت تک سرخ نہیں ہوتا جب تک اس میں ضرورت سے زیادہ خون کا اجتماع نہ ہو جائے۔

قانون مفرد اعضا میں اس حالت کو تحریک کہتے ہیں لہذا جلد جب بھی سرخ ہوگی یا سرخ دھبے ہوں گے تو اس وقت غدی اعصابی تحریک ہوگی اس کے مرکز جگر میں تحریک شدید ہوگی۔

علاج
قانون مفرد اعضا میں غدی اعصابی تحریک کا علاج اعصابی غدی ہے۔ شدید حالتوں میں اعصابی عضلاتی تحریک پیدا کر سکتے ہیں تاکہ صفرا و حرارت کا جلد اخراج ہو کر سوزش غدد جلد کم ہو سکے۔ دونوں خون غدد سے اعصاب کی زیادتی ہو جائے۔

بیرونی اسباب گرمی، گرم ماحول، تیز دھوپ یا لو وغیرہ سے بچیں جلد پر ویزلین وغیرہ جلد کو ملائم کرنے والے مرہم یا تیل لگائیں اگر تارپین وغیرہ اس کا سبب ہو تو اسے استعمال کرنا ترک کر دیں۔ تیز چرپری اشیا گرم مصالحے کھانا ترک دیں۔

گل روغن مقام ماؤف پر لگائیں اگر اندرونی طور پر چھ چھ ماشہ دن میں دو بار کھلائیں تو فوراً ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق اندرونی بیرونی استعمال کرائیں۔

قبض کا خاص خیال رکھیں تاکہ فضلات کا اخراج بند نہ ہو جائے اگر قبض شدید ہو تو مسہل ضرور کھلائیں۔

پتی اُچھلنا یا چھپاکی

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پتی اچھلنا	شری	ارٹی کیریا ARTICARIA

علامات
جسم کی تمام جلد پر چھوٹے بڑے سرخی مائل دھبے اچانک پیدا ہو جاتے ہیں شدید خارش ہوتی ہے۔ مریض جہاں خارش کرتا ہے جلن اور دھپڑ پیدا ہو جاتے ہیں۔ گھبراہٹ بے چینی شدید ہوتی ہے۔ بعض اوقات گلے میں بھی خراش

ہوتی ہے اور گلا بند محسوس ہوتا ہے۔
اکثر تو چند منٹ سے چند گھنٹے رہنے کے بعد غائب ہو جاتی ہے مزمن صورت اختیار کر جائے تو کبھی کبھی دھپڑ اٹھتے ہیں۔

اسباب
چونکہ پتی اچھلنا خاص جلد کی تکلیف ہے لہٰذا یہ بھی غدی اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتی ہے۔ گرم اغذیہ آم، بینگن، گوشت، خصوصاً بڑا گوشت کھانے سے تو ایسے اشخاص کو فوراً ظاہر ہو جاتی ہے۔
عورتوں کی نسبت مردوں اور بچوں و جوانوں کو بہ نسبت بوڑھوں کے یہ تکلیف زیادہ ہوا کرتی ہے۔

علاج
چونکہ پتی اچھلنا غدی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہے لہٰذا قانون مفرد اعضا کے تحت ایسے مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دینی پڑے گی۔
چونکہ طبی تحقیقات کے مطابق ایسے مریض کے خون میں صفرا و حرارت کی شدت ہوتی ہے لہٰذا ایسے مریض کو کھاری اور الکلائین کی حامل غذا دوا دینی چاہیے۔
قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ اگر مریض کو قبض نہ ہو تو شدید ملین کھلائیں اگر قبض ہو تو اعصابی غدی مسہل کھلائیں
اگر زیادہ کھانے یا آم یا بینگن، گوشت وغیرہ کھانے سے ہو تو بہتر ہے کہ مریض کو فوراً قے کرا دیں۔ قے کرانے کے لئے آدھی چھٹانک نمک آدھ سیر گرم پانی ملا کر پلائیں معدہ صاف ہونے ہی فوراً دھپڑ غائب ہو جائیں گے۔ شیر خوار بچوں کو ایسی تکلیف ہو تو ان کی والدہ کو مسہل اعصابی عضلاتی کھلائیں۔
دیگر نسخہ جات جو اس تکلیف میں مفید ہیں درج ذیل ہیں۔

ہوالشافی:۔ سرکہ انگوری ۱ تولہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ روغن گلاب ۱ تولہ۔ ملا کر جسم پر مالش کرائیں فوراً جلن اور خارش رک جائے گی۔

ہوالشافی:۔ ریٹھا۔ قلمی شورہ۔ چھوٹی چندن۔ ہم وزن تمام ادویہ باریک کر کے ۱ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی: الائچی خورد ۳ عدد کے سبز رنگ کے دانے نکال کر توتیا ایک ماشہ ملا کر خوب کھرل کر کے شیشی میں بحفاظت رکھیں بوقت ضرورت بذریعہ سلائی مریض کی آنکھوں میں لگا دیں اور ہوا سے بچا کر مریض کو بٹھا دیں۔ دیکھتے دیکھتے ہی چھپاکی دور ہو گی نصف گھنٹہ کے بعد اگر ضرورت ہو تو دوبارہ لگا سکتے ہیں۔

ایک مجرب نسخہ

ہوالشافی:۔ ناگ کیسر عمدہ ۱ تولہ، شہد ۳ تولہ۔

ترکیب استعمال:۔ دونوں کو ملا کر دو خوراک بنا لیں۔ بوقت ضرورت ایک خوراک صبح ایک شام۔

نوٹ:۔ یہ میرا بارہا تجربہ شدہ نسخہ ہے۔ اگر ایک خوراک سے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ مزمن چھپاکی جو کئی ماہ سے ہے اس دوا کے چار پانچ روز کے استعمال سے غائب ہو جاتی ہے۔

روغن تارپین یا کباب چینی کے استعمال سے بھی یہ تکلیف پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ بعض اشخاص کو شہد کی مکھی یا ڈیموں کے کاٹنے سے بھی چھپاکی ہو جایا کرتی ہے۔

غذا:۔ اعصابی اغذیہ میں کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، دودھ چاول جو کا دلیا۔ پھلوں میں خربوزے تربوزے کھلائیں۔

آب چونا والا جو نسخہ جلد سرخ ہونے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے چھپاکی کے

مریض کو استعمال کرائیں فوراً فائدہ کرتا ہے

دیگر:۔ ریٹھا ۱ تولہ، قلمی شورہ ۱ تولہ، صندل سفید ۱ تولہ، کافور ۳ ماشہ، سقمونیا ۱ تولہ

ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ کچی لسی یا تازہ پانی:۔

اگر مزمن صورت اختیار کر جائے تو نسخہ متواتر کھلائیں اللہ جلد شفا دے گا۔

ہوالشافی، ریٹھا، گل سرخ، تخم کاسنی، اسگو۔ ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲، ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ عرق سونف یا تازہ پانی سے کھلائیں۔ صفرا و حرارت کی شدت کم ہو کر جوش خون اعتدال پر آ جائے گا، آہستہ آہستہ مریض ہمیشہ کے لئے ٹھیک ہو جائے گا۔

گرمی دانے

انگریزی نام	طبی نام	پنجابی نام	اردو نام
سوڈامینا	جاورسیہ	پت	گرمی نام

تعارف:۔ موسم برسات کے شروع ہی باریک باریک سرخ دانے نکل آتے ہیں

علامات:۔ نہایت چھوٹے چھوٹے موتیوں کی شکل کے دانے نکلے۔ چھاتی اور کمر پر بکثرت نکل آتے ہیں۔ ایک ہی مقام پر زیادہ ہونے کی وجہ سے جلد موٹی اور سرخ ہو جاتی ہے میٹھی میٹھی خارش ہوتی ہے اکثر مریض انگلیوں سے یا کسی شے سے کھجلاتا ہے ان دانوں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ان کی اندر کی رطوبت میں کوئی تغیر نہیں ہوتا جونہی موسم کی گرمی میں کمی ہوتی ہے یا بارش ہوتی ہے فوراً غائب ہو جاتے ہیں بعض لوگ اسے مبارکی کہتے ہیں لیکن مبارکی میں بخار لازمی ہوتا ہے جبکہ گرمی دانے

صرف گرمی سے نکلتے ہیں :-

اسباب :- موسم برسات شروع ہوتے ہی فضا میں رطوبات کی کثرت ہو جایا کرتی ہے جس سے انسانی اجسام میں بھی رطوبات بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں اور پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے۔

اگر پسینہ باقاعدگی سے آتا رہے اور کسی وجہ سے اس کے اخراج میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو کوئی تکلیف یا غیر طبعی علامات پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر کسی وجہ سے پسینہ پورے طور پر خارج نہ ہو تو پسینہ لانے والی غدد سوزش ناک ہو کر ابھر آتی ہیں جن پر ہلکی ہلکی خارش ہونے لگتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں گرمی دانوں کا سبب غدد جاذبہ کا گرمی کی وجہ سے فعل میں تیز ہو جانا اور غدد ناقلہ کا فعل میں کمزور پڑ جانا ہوتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو کہ غدد جاذبہ جب اپنے رطوبات کا اخراج نہیں کرتے تو وہ پھول جاتے ہیں جو ہی نالی دار غدد فعل میں تیز ہوتے ہیں تو وہ ان غدد جاذبہ سے تمام رطوبات لے کر خارج کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب گرمی پڑتی ہے تو یہ گرمی دانے پایت نکل آیا کرتی ہے اور جونہی بارش ہو جاتی ہے یا رطوب ہوا چلتی ہے تو غدد ناقلہ فعل میں آکر تمام فاضل رطوبات کو خارج از بدن کر دیتے ہیں جن سے گرمی دانے ختم ہو جاتے ہیں۔

علاج

گرمی دانوں کا اصل علاج تو مریض کے جسم اور ماحول میں گرمی کم کرنا ہے۔

طبی اصول علاج کے مطابق غدد ناقلہ کا فعل میں تیز کرنا ہے۔ گرم ماحول یا گرم غذا و اشیاء کا استعمال روک دینا چاہئے۔ اگر تر یا سرد تر اشیاء کھلانا نہایت مفید ہوا کرتا ہے۔ نسخہ برائے گرمی دانے

ہوالشافی۔ قلمی شورہ، کالی مرچ، نوشادر، ریٹھا۔ ہم وزن، ۲-۲ رتی دن

میں تین چار بار ہمراہ دودھ کی لسی یا تازہ پانی کھلائیں۔

یادداشت

گرمی دانوں کے علاج میں ایسی اشیاء اغذیہ اور دوا استعمال کریں جو مدر بول یا پیشاب آور ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ شربت بزوری یا شکنجبین گرمی دانوں کے علاج میں عام حکما استعمال کرتے ہیں۔

برائے مالش

گل روغن ایک حصہ، کافور ½ حصہ، سرکہ انگوری نصف حصہ ملا کر جسم پر خصوصی گرمی دانوں پر مالش کریں انشاء اللہ پہلے دن ہی دانے مزید نکلنے رک جائیں گے اور پہلے والے آہستہ آہستہ غائب ہو جائیں گے۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی مرکبات گرمی دانوں کے لئے بہترین ہیں۔

کیل مہاسے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کیل مہاسے	ثبور لبنی، ڈھیقیہ،	ایکنی ACNI

علامات :- چونکہ ہوتے ہی اکثر لڑکے لڑکیوں کے چہرے پر چھوٹی موٹی پھنسیاں سی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کے منہ پر ناٹ کی طرح غلیظ رطوبت ہوتی ہے پھنسی کو دبانے سے سفیدی مائل غلیظ رطوبت نکلتی ہے کبھی خون بھی نکلتا ہے ان پھنسیوں پر قدرے خارش بھی ہوتی ہے۔

اسباب :- جس طرح لڑکی کو خون حیض اور لڑکے کو احتلام آنے لگتا ہے تو اسے جوانی کی ابتدا سمجھا جاتا ہے بالکل اسی طرح اگر شروع جوانی میں کیل مہاسے نکلنے شروع ہوں تو اکثر انہیں جوان ہونے کے ساتھ ساتھ جنسی فضلات

کے اخراج نہ ہونے کی علامت بھی سمجھا جاتا ہے ایسے لڑکے لڑکیوں کی شادی ہونے کے بعد یہ کیل مہاسے بغیر علاج کے ہی غائب ہو جایا کرتے ہیں۔

شادی ہونے کے بعد بھی اگر کیل وغیرہ نکلنا بند نہ ہوں تو اگر لڑکی ہوں تو اس کے خون حیض کی اصلاح کریں اگر لڑکا ہو تو احتلام جریان وغیرہ کی اصلاح کریں۔

علاج :۔ چونکہ کیل مہاسوں کا اصل سبب جنسی اعضاء کے فضلات کا صحیح طور پر اخراج نہ ہونا ہے لہذا اصل سبب معلوم کر کے علاج کریں۔

لڑکیوں میں اکثر خون حیض کی خرابی اور بے قاعدگی ہوتی ہے لہذا ان کا خون حیض درست کریں۔ لڑکوں میں اگر جریان احتلام میں سے کوئی علامت ہو تو اسے رفع کریں اس کے علاوہ ترش اور خشک اشیاء اغذیہ مریض زیادہ کھاتا ہو تو اسے بند کرا دیں۔

یادداشت کیل مہاسے کی پیدائش کا عضوی سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہوتا ہے۔ لہذا ایسے مریضوں کو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی غذا دوا کھلائیں۔ مقامی طور ان میں سے کوئی دوا ضرورت کے مطابق لگا بھی سکتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی ملین نسخہ اندرونی بیرونی طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے اور نہایت مفید ہے۔

ھوالشافی :۔ گندھک آملہ سار، ریٹھا، ہلدی، تارامیرا ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے تیل یا ویزلین میں ملا کر رات کو چہرہ پر یا مقام ماؤف پر لگائیں۔

نوٹ :۔ اس نسخہ کو اندرونی طور پر ۲ رتی کی مقدار میں کھلا بھی سکتے ہیں۔

خارش

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
پرورائیگو	حِکّہ	خشک خارش

تعارف :۔ صفائی نہ دیکھنے سے تمام جسم پر یا گردن سینہ بغل یا چڈوں میں خارش ہونے لگتی ہے مقام ماؤف پر خارش کرتے کرتے خون آنے لگتا ہے لیکن خارش کرنے والے کا دل نہیں بھرتا۔ بعض دفعہ مغلوب لذت ہو کر خارش زدہ مقام کو زخمی کر لیتا ہے متاثرہ جگہ سوج جاتی ہے پھر اس میں درد ہونے لگتا ہے

خارش دو اقسام کی ہوتی ہے۔

(۱) تر خارش ، (۲) خشک خارش۔

تر خارش عضلاتی اعصابی اور خشک خارش عضلاتی غدی تحریک میں ہوتی ہے

اسباب :۔ خارش تر ہو یا خشک دونوں کا سبب ترشی و تیزابیت اور خشکی ہوتی ہے لیکن ان میں فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ تر خارش میں ابھی بلغمی رطوبات خون میں موجود ہوتی ہیں جو ترشی و تیزابیت کی وجہ سے گاڑھی اور غلیظ و سیاہ ہونے لگتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شریانوں اور وریدوں میں دوران خون صحیح جاری نہیں رہتا جہاں جس مقام پر رکاوٹ ہوتی ہے وہاں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نتیجہ کے طور پر پیدا ہو جاتی ہیں۔ مریض کو میٹھی میٹھی خارش ہونے لگتی ہے مادہ کی کمی بیشی کے مطابق خارش میں شدت خفت ہوتی ہے لیکن مادہ زیادہ ہو تو تمام جسم پر خارش ہونے لگتی ہے اگر مادہ کم ہو تو اکثر مقامات پوشیدہ پر خارش ہوتی ہے۔

عرف عام میں اسے خون کی خرابی گردانا جاتا ہے۔ ایسے مریض کے فضلات

زدہ مقام سے لیسدار پانی یا قدرے خون بھی نکلا کرتا ہے۔ ترخارش عضلاتی اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتی ہے۔

خشک خارش

خارش کی دوسری قسم خشک خارش ہے اس خارش والے مریض کے خون میں ترشی و تیزابیت تو موجود ہوتی ہے لیکن رطوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔ ترشی و تیزابیت اور سودا کی زیادتی سے عضلات جسم سوزش ناک ہونے لگتے ہیں اکثر تمام جسم پر خارش ہونے لگتی ہے مریض جتنا مرضی کھجلائے لیکن تشفی نہیں ہوتی ہے نہ ہی خون نکلتا ہے البتہ بیاریاں ضرور ہونے لگتی ہیں یعنی جسم پر لکیر نما زخم ضرور ہو جاتے ہیں وہ بھی کہیں کہیں خارش کرنے سے بھوسی کی طرح چھلکے بھی اترا کرتے ہیں جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے جو رطوبات کا نام نشان نہیں ہوتا لہذا ایسی خارش خشک خارش کہلاتی ہے اور عضلاتی غدی تحریک سے ظاہر ہوا کرتی ہے بال اکھڑ جاتے ہیں جلد نہایت موٹی ہو جاتی ہے مریض شدید بے چینی گھبراہٹ جلن محسوس کرتا ہے

قانون مفرد اعضا اور خارش

قانون مفرد اعضا کی رو سے خارش تر یا خشک عضلاتی تحریک کا مظہر ہوتی ہے۔ یعنی عضلات میں تحریک اور اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین ہوا کرتی ہے ترخارش جو عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوا کرتی ہے اس وقت غدد جاذبہ سکون میں ہوتے ہیں یعنی عضلاتی اعصابی تحریک کے فضلات غدد جاذبہ جذب

کر کے خون میں شامل کیا کرتے ہیں جس سے خارش وغیرہ ختم ہو جایا کرتی ہے۔ اس کے برعکس خشک خارش کے فضلات یعنی عضلاتی غدی تحریک کے فضلات غدد ناقلہ خون سے خارج کیا کرتے ہیں لہذا جب غدد ناقلہ میں سکون ہوتا ہے تو خارش تر ہوا کرتی ہے لیکن اگر غدد ناقلہ میں سکون نہ ہو تو خشک خارش ہوا کرتی ہے۔

علاج

جیسا کہ ابھی اوپر لکھ چکا ہوں کہ جب غدد جاذبہ میں سکون ہو جاتا ہے تو تر خارش ہوا کرتی ہے لہذا جب بھی تر خارش کا مریض آئے تو اسے عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی غذا دوا کھلائیں اور مقامی طور پر غدی عضلاتی دوا مالش بھی کرائیں صرف دو تین دن میں فائدہ ہو جایا کرتا ہے۔

چنبل

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
سورائسس	سعفہ صدفیہ، قشف الجلد	چنبل، ایگزیما

تعارف:۔ خارش کی بڑھی ہوئی اور بگڑی ہوئی شکل ہے جو عموماً جسم کے کسی خاص حصہ پر ظاہر ہونے کے بعد جلد ختم نہیں ہوتی۔ نہایت عسیر العلاج تکلیف ہے

اسباب:۔ میلا کچیلا رہنا، بدہضمی تیزابیت و ترشی اور خلط سودا کی زیادتی خون کا بگاڑ رہنا، جنسی فضلات کے اخراج میں بے قاعدگی، یہی وجہ ہے کہ اکثر تیس برس کی عمر کے لگ بھگ افراد اس تکلیف میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا میں چنبل کا عضوی سبب عضلات میں جو عضلاتی اعصابی تحریک سے کسی مقام کے عضلات تحریک میں آجاتے ہیں چونکہ تحریک نامکمل ہوتی ہے لہذا مقام ماؤف پر اکثر خارش ہوتی رہتی ہے جب تک تحریک غدی عضلاتی مکمل نہیں ہوتی

چنبل مدتوں قائم و دائم رہتی ہے۔

علامات:۔ جس مقام پر چنبل پیدا ہونی ہوتی ہے پہلے اس مقام پر چھوٹے چھوٹے گلابی رنگ کے متفرق ابھار پیدا ہوتے ہیں جن کی سطح پر چھوٹے چھوٹے چھلکے تہ بتہ اترنے لگتے ہیں۔ یہ ابھار یا داغ آہستہ آہستہ بڑھنے لگتے ہیں ان پر خارش شدید ہونے لگتی ہے جو خارش کے ارد گرد چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی پیدا ہونے لگتی ہیں جو خارش کرنے سے چھل جاتی ہیں ان سے لیسدار سیاہی مائل رطوبت نکلتی ہے مریض کا خارش کرتے کرتے دل نہیں بھرتا۔ بعض دفعہ تو وہ کسی شے (لکڑی یا کنگھی) سے ماؤف جگہ کو کھرچ کر زخمی کر لیتا ہے جب خارش کر چکتا ہے تو تھوڑی دیر بعد ماؤف جگہ دردناک ہو جاتی ہے اور سوج جاتی ہے۔

علاج

خارش نئی ہو یا پرانی چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے۔ ترشی اور سوداوی رطوبات اس کا سبب ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج چونکہ عضلاتی غدی ہے۔ لہذا چنبل کا جب علاج ہو تو مریض کو عضلاتی غدی اغذیہ اور دوا کھلانی چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ غدی عضلاتی غذا دوا دے سکتے ہیں۔

جونہی سرد قسم کی ترشی جسے عرف عام میں سودا کہتے ہیں کی کثرت کم ہوئی تو چنبل غائب ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

مقام ماؤف پر لگانے کیلئے یہ نسخہ نہایت مجرب ہے۔

ھوالشافی:۔ ہڑتال ورقیہ ۱ تولہ، مردار سنگ ۱ تولہ، نیلا تھوتھا ۱ ماشہ، پارہ ½ تولہ، گندھک آملہ سار ۳ تولہ

ترکیب تیاری:۔ پہلی تینوں ادویہ باریک کر لیں پھر آخری دونوں ادویہ ملا کر خوب باریک کریں حتیٰ کہ سیاہ رنگ کی کجلی بن جائے اب پہلی اور دوسری ادویہ کو ملا دیں۔

ترکیب استعمال:۔ ۱ تولہ دوا نکال کر ۲ تولہ تیل میں ملائیں اور مقام ماؤف پر لگا دیں یا جب خارش ہو تو خارش کرتے وقت لگا دیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں چنبل خارش غائب ہو جائیگی۔

شربت خارش و چنبل

ھوالشافی:۔ چرائتہ، عشبہ مغربی، عناب، گل منڈی، سرپھوکہ، برگ نیم ہر ایک ۱ تولہ پانی ۳ پاؤ، چینی ۳ پاؤ۔ بطریق معروف شربت بنا لیں، ۲، ۲ تولہ دن میں تین بار پلائیں۔

غذا:۔ غدی اغذیہ کھلائیں، سرد اور ترش اغذیہ بند کرا دیں، بیسنی روٹی ضرور کھلائیں۔

نملہ

تعارف:۔ یہ ایک قسم کی پھنسی ہے جس میں چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف ہوتی ہے۔ نملہ چیونٹی کو کہتے ہیں، ڈاکٹری میں ہرپیز کہتے ہیں HERPES
نملہ کی پھنسی میں بعض دفعہ شدید ترشی ہوتی ہے جس میں جلن اور درد شامل ہوا کرتا ہے، جہاں نکلتی ہے وہاں ارد گرد بہت جلد پھیل جاتی ہے۔ کبھی بدن کا بہت سا حصہ گھیر لیتی ہے کبھی اپنی تیزی کی وجہ سے گوشت کو کھا کر زخمی کر دیتی ہے۔ بعض دفعہ حشفہ پر بھی نکل آتی ہے جس سے اکثر بخار ہو جاتا ہے۔

اسباب:۔ تیز گرم اغذیہ ادویہ کا کھانا حرارت و صفرا کی شدت، گرم ماحول

یں مسلسل رہنا یا کام کرنا۔

تحریک:- تلہ کی عضوی تحریک غدی اعصابی ہے۔

علاج

چونکہ تلہ کی تحریک غدی اعصابی ہے لہذا قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر اندر سوزش ختم ہو جائیگی۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے ، مقام ماؤف پر استعمال کرا سکتے ہیں ،

ہوالشافی:- صندل سفید ، دھنیا ، گل ارمنی ، ہر ایک ہم وزن ، کافور کل دوا کا ۱/۴ حصہ ملا کر تلہ پر ضماد کریں۔ غذا اعصابی کھلائیں ، غدی اور عضلاتی غذا بند کر دیں ، اللہ شفا دے گا۔ شربت بزوری بھی اندرونی طور پر پلانے سے تلہ کی سوزش بیٹھ جاتا ہے اور اس کا بڑھنا رک جاتا ہے۔

آبلے

اردو نام	پنجابی نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
آبلے ، چھالے	چھالے	نفاطات ، نفاخات	روپیا

علامات

اس تکلیف میں جسم پر چھوٹے چھوٹے کبھی بڑے بڑے چھالے پیدا ہو جاتے ہیں جو مٹر کے دانے سے لے کر مرغی کے انڈے سے بھی بڑے ہوتے ہیں ، شروع میں الگ الگ ہوتے ہیں لیکن اگر مادہ مرض زیادہ ہو تو بڑھتے بڑھتے ایک دوسرے مل کر بڑے بڑے چھالے بن جاتے ہیں۔ چھالے چاہے کتنے بڑے ہوں ان میں اکثر درد نہیں ہوا کرتا۔ ان چھالوں میں رقیق رطوبت بھری ہوتی ہے جب نکلتی ہے تو مقام ماؤف کے ارد گرد لگ کر جم جاتی

ہے اور پھر تہ بن کر اترتی ہے۔

نوٹ ۱:- چھوٹے بچوں خصوصاً دودھ پینے والوں ننھے بچوں کے ہاتھوں اور تلوؤں پر نکل آئیں تو مرض آتشک کا شبہ کرنا چاہیئے۔

اسباب

چھالے اعصابی تحریک اور غدی تحریک میں نکل سکتے ہیں، موقع پر تشخیص کریں۔ یعنی اگر مریض کا پیشاب سفید ہو اور چھالے کی رطوبت لیسدار نہ ہو تو سمجھیں کہ اعصابی تحریک سے ہیں ورنہ غدی تحریک تصور کر کے علاج کریں۔

علاج

اصل سبب مرض کا تلاش کریں تاکہ یقینی آرام آسکے۔ اگر آتشک چھالوں کا سبب ہو تو آتشک کا علاج کریں یعنی اعصابی عضلاتی تحریک تصور کر کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تاثیر والے نسخہ جات میں سے جسے مناسب سمجھیں کھلائیں۔ غذا بھی تحریک کے مطابق کھلائیں ،

اگر غدی تحریک ثابت ہو تو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں،

نوٹ ۱:- چھالوں سے رطوبت خارج نہ کریں بلکہ علاج سے خود بخود رطوبت جذب ہو کر اپنے طبعی راستے نکل جائے گی۔

جمرہ، نار فارسی

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
ECZEMA ایگزیما	جمرہ، نار فارسی	چھاجن

تعارف:- چونکہ نار فارسی کی سوزش اس قدر شدید ہوتی ہے جیسے آگ میں جلنے سے ہوتی ہے اسی وجہ سے اس پھنسی کو نار فارسی کہتے ہیں۔

علامات

سرخ رنگ کی چوڑی چوڑی جلن دار پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ جن کا رنگ سرخی زردی مائل ہوتا ہے۔ گویا آگ کے انگارے دہکے ہوتے ہیں اسی نسبت سے نار فارسی کہتے ہیں۔

نوٹ:- ان کی تحریک بھی غدی اعصابی ہوتی ہے چونکہ ابھی ان سے صفرا خارج نہیں ہوا کرتا اسی وجہ سے ان کا رنگ ابھی زرد ہی ہوتا ہے جب ان سے رطوبت خارج ہوتی ہے تو پیپ کی شکل میں زردی مائل نکلتی ہے۔ اکثر چہرہ اور سر پر زیادہ نکلتی ہے

اسباب

بدہضمی، صفرا و حرارت کی زیادتی سخت گرمی یا گرم تیز چیزوں کا استعمال کرنا۔

علاج

چونکہ جمرہ یا نار فارسی بھی غدی اعصابی تحریک سے نکلا کرتی ہے۔ لہٰذا اس کے علاج کے لئے بھی ضرورت کے مطابق اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی کھلاتی جائیں تاکہ صفرا و حرارت خارج ہو کر پھنسیاں ختم ہو سکیں۔

نوٹ:- اگر ان پھنسیوں سے پانی یا پیپ نکل رہی ہو تو اسے بند کرنے

بلکہ اعصابی عضلاتی غذا دوا دے کر جلد خارج کرنے کی کوشش کریں فوراً سکون ہو جائے گا یہ نسخہ تیار کر مقام ماؤف پر روئی سے لگائیں فوراً سکون دے گا اور جلد زخم بند کر دے گا۔

ھوالشافی:- چونا دانہ بجھا ½ تولہ پانی ایک پاؤ میں حل کریں پھر اس پانی کو نتھار کر ایک پاؤ تیل میں پانی ملانا شروع کریں جب پانی مزید ملنا بند ہو جائے اور قوام لئی کی طرح گاڑھا ہو جائے تو محفوظ کریں اور ضرورت کے وقت استعمال کرائیں،

برص

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
لیوکوڈرما	برص	سفید داغ

تعارف:- سفید کاغذ کی طرح ہاتھ پاؤں چہرہ پر سفید داغ پیدا ہو جاتے ہیں۔

علامات

ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر گہرے سفید کی مائل داغ پیدا ہو جاتے ہیں جن کے کنارے قدرے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور ہلکے سرخ ہوتے ہیں ان میں درد وغیرہ نہیں ہوتا ان کی تکلیف صرف یہ ہوتی ہے کہ ہاتھ پاؤں یا چہرے کو بدنما کر دیتے ہیں اگر آنکھوں میں ہو جائیں تو مریض کو روشنی برداشت کم ہو جایا کرتی ہے ایسے مریض ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ شروع میں چھوٹے چھوٹے نقطے بنتے ہیں جو بڑھتے بڑھتے بڑے داغوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں،

اسباب

کسی طبی کتاب کو اٹھا کر دیکھ لو کسی نے بھی برص کا سبب نہ عضوی نہ کیفیاتی : خلطی لکھا ہے البتہ عصبی فتور یا قوت کا ضعیف ہو جانا لکھا ہے زیادہ سے زیادہ اسے موروثی مرض قرار دیا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے،

جیساکہ سیاہ داغ اور ہلکے سفیدی مائل داغ جنہیں چھیپ کہتے ہیں ان کے اسباب میں لکھ چکا ہوں کہ سیاہ داغ عضلاتی اعصابی اور سفیدی مائل داغ عضلاتی غدی تحریک کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں۔ سوداان کا خلطی سبب ہوتا ہے۔

بالکل اسی طرح برص کا عضوی سبب غدد جگر کا تیز ہونا اور خلط صفرا ہوتی ہے

ایک اہم نقطہ کی وضاحت

دیکھنے میں سیاہ داغ اور ہلکے سفیدی مائل داغ جنہیں چھیپ بھی کہتے ہیں، برص بھی انہی جیسا معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے سیاہ داغوں اور چھیپ میں صرف خلط سودا اور رطوبت کی کمی بیشی ہوتی ہے اس کے برعکس برص جگر و غدد کی تیزی تحریک سے پیدا ہوتے ہیں اور یہ غدد جگر خصوصاً ماؤف جگہ کے غدد کو ہلکی سوزش ہوتی ہے یعنی غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے جن میں غدد کی اپنی رطوبات بھی خارج ہو جاتی ہیں جس سے مقام ماؤف کی رنگت گہرائی تک سفید ہو جاتی ہے جو آخر کار برص کا نام پاتی ہے۔

ایک اور نقطہ

برص کی شناخت کے لئے یہ طریقہ وضع کیا گیا ہے کہ ماؤف جگہ میں کسی سوئی سے چبھو کر دیکھیں اگر اس میں خون نکل آئے تو برص نہیں ہے اگر پانی نما رطوبت نکلے تو سمجھ لیں کہ برص ہے۔

ایک مغالطہ کا ازالہ

عام طور پہ یہ خیال پایا جاتا ہے خصوصاً قانون مفرد اعضا کے حاملین سمجھتے ہیں کہ چونکہ اعصاب سفید ہیں ان کی ہم مزاج اغذیہ ادویہ بھی اکثر سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ لہذا جسم پہ پیدا ہونے سفید سفید داغ بھی اعصابی ہوں گے لیکن یہ یاد رکھیں

یہ خیال غلط ہے۔

کیونکہ اعصاب جسم کے اوپر ہیں۔ ان کی سوزش سے اگر کسی قسم کے داغ بھی ہوں گے تو وہ اوپر ہی ہوں گے لیکن برص کے داغ کافی گہرائی تک ہوتے ہیں،

یاد رکھیں اعصابی سوزش سے پھوڑے پھنسیوں سے بننے والے داغ بھی جلد غائب ہو جایا کرتے ہیں لیکن عضلاتی یا غدی پھوڑے پھنسیوں کے داغ زندگی بھر قائم رہا کرتے ہیں۔

علاج

چونکہ برص غدی اعصابی تحریک سے ہوا کرتی ہے لہذا قانون مفرد اعضا کے تحت ان کا علاج اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی غذا دوا سے کریں۔ قانون مفرد اعضا کے قارماکو پیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔

اگر مادہ زیادہ یا سوزش زیادہ ہے تو اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں، اور مقام ماؤف پر طلا بھی کریں، اور مستقل مزاجی سے کام لیں اور دو تین ماہ استعمال کرائیں۔ انشاءاللہ شفا دے گا یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ شیر عشر، عقرقرحا، قلمی شورہ، ہم وزن باریک پیس لیں، اور لیپ کریں اور ایک ایک ماشہ کی مقدار میں اندرونی طور پہ کھلائیں،

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ سمندر سوکھ، تخم دھتورہ، شیر عشر، لہسن، قلمی شورہ ہم وزن، تمام ادویہ کو باریک پیس کر مقام ماؤف پر لیپ کریں،

مستی

اردو نام، مستے طبی نام ثولول ڈاکٹری نام وارٹس،

تعارف:۔ نرم متخلل اور لمبوترے اور بند ہوتے ہیں۔ بعض اوقات مقعد وغیرہ مقام میں قبض وغیرہ سے چھل جاتے ہیں جن میں سوزش ہو کر دردناک اور سخت ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ان میں سے خون بہنے لگتا ہے جو پاخانے کے ساتھ خارج ہونے لگتا ہے۔

بعض عورتوں کی اندام نہانی میں بھی مسّے بن جایا کرتے ہیں۔ بعض سوداوی اور خشکی کے مریضوں کے چہروں پر بھی مسّے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ مقعد اور اندام نہانی کے مسّے نرم متخلل اور لمبوترے ہوتے ہیں اس کے برعکس چہرے یا جسم کے کسی دوسرے حصوں پر سخت ہوتے ہیں۔

اسباب:۔ تیزابیت ریاح، سودا کی کثرت اور خشکی سردی کے مریضوں کو اکثر ہو جایا کرتے ہیں۔

علاج

قانون مفرد اعضا مسّوں کی قطع برید کی بجائے غذا و دوا سے مسّوں کو ختم کرنے پر زیادہ تاکید کرتا ہے کیونکہ اگر مسّے کاٹ بھی دیے جائیں تو چونکہ تیزابیت اور سوداوی اثرات خون میں قائم ہوتے ہیں اس لئے نکال دینے کے بعد بھی دوبارہ نکل آیا کرتے ہیں۔ لہٰذا مریض کو کھانے اور لگانے کے لئے دوا دے سکتے ہیں۔ تاکہ اندرونی طور پر مسّوں کی نشو و نما رک جائے اور وہ مرجھا کر جھڑ جائیں،

چونکہ مسّے خشکی سردی اور سودا کی کثرت سے ہوتے ہیں لہٰذا قانون مفرد اعضا کے اصول کے مطابق مولد صفرا ادویہ اور مزاجاً گرم خشک اغذیہ ادویہ زیادہ مفید ہوا کرتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخے مسّوں کے دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہیں۔ انہیں مقامی طور پر لگا بھی سکتے ہیں۔ جو نیچے دیا جا

سوداوی اثرات ختم ہوتے ہیں۔ مسّے خشک ہو کر گر پڑتے ہیں۔

نیچے ایک دو نسخے لکھے ہیں:

ھوالشافی:۔ نمک طعام ایک کلو۔ جمالگوٹہ ایک تولہ، اول جمالگوٹہ رگڑیں، کہ تیل ہو جائے۔ پھر پسا ہوا نمک تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے جائیں، جب تمام نمک مل جائے بس دوا تیار ہے، ۴ رتی سے ۸ رتی فی خوراک دن میں تین بار کھلائیں، بیرونی طور پر مسّوں پر بھی لگائیں آہستہ آہستہ تمام مسّے جھڑ جاتے ہیں

ھوالشافی:۔ ان بجھا چونا، کپڑے دھونے والا صابن ہم وزن مقدار میں ملا کر رکھ کر بوقت ضرورت تین سے ۴ رتی لے کر مسّے پر رکھیں اور اس پر قطرہ پانی ڈالیں ایسا عمل ایک دفعہ روزانہ کریں چند دنوں میں مسّے جھڑ جائیں گے۔

جو

بوائی پھٹنا

اردو نام	پنجابی نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بوائی پھٹنا	بیائی پھٹنا	شق الاطراف	چیپڈ ہینڈز CHAPPED HANDS

تعارف:۔ ہاتھوں یا پاؤں کے اطراف لمبے لمبے زخموں کی شکل میں پھٹ جاتے ہیں۔ ان سے بعض اوقات خون بھی نکلنے لگتا ہے اور ان میں دباؤ پڑنے سے درد بھی ہونے لگتا ہے۔

اسباب

بیائی اکثر بڑی عمر کے بوڑھوں کے ہاتھوں اور پاؤں پر پھٹا کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے جسم میں خشکی سردی کا غلبہ ہوتا ہے جب خشکی سردی کا موسم ہو تو تقریباً تمام بوڑھوں کے ہاتھوں پاؤں بیائیوں کی وجہ سے زخمی ہوتے ہیں۔ انہیں چلنے سے اور کوئی چیز پکڑنے میں دشواری ہوتی ہے۔

گرد و غبار اور خشک تر موسم اور مولد سودا ادویہ اغذیہ ایسے اشخاص کے لئے مضر ہوتی ہے

علاج

گرد و غبار سے بچنا چاہیئے۔ جب ہاتھ پاؤں دھوئیں تو گرم پانی سے دھوئیں، دھونے کے بعد روغن زرد ضرور لگائیں تاکہ کھچاؤ اور خشکی کم رہے اندرونی طور پر بھی مکھن یا بادام یا روغن زرد یا گھی ضرور دیا کریں قانون مفرد اعضا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں اور روغن زرد میں ملا کر بیائی میں گرم کرکے ڈالا کریں۔

ایک موثر ترکیب

یہ ایک موثر ترکیب ہے کہ اس پر ایک آنہ بھی خرچ نہیں آتا اور بیائی جتنی بڑی ہو۔ چند گھنٹوں بعد اس میں درد اور خون بالکل بند ہوجاتا ہے دوسرے دن زخم بھر جاتا ہے

ھوالشافی:۔ سخت شریں بنانے میں جو گُگ استعمال ہوتی ہے ایک تولہ کے قریب لے لیں اور اس کی بتی سی بنالیں بتی کے سرے کو کوئلہ یا آگ جلا کر گرم کریں جب گگ گرم ہوگی تو قطروں کی شکل میں گرنا شروع ہوگی۔ تو بیائی ایک ایک قطرہ گرم گرم بیائی میں ڈالیں اور اسے فوراً زور سے دبا کر باندھ دیں تاکہ ہوا اور سردی نہ لگے پانچ منٹ بعد درد بند ہوگا۔ صبح تک زخم بند ہوگا اور کوئی تکلیف باقی نہ رہے گی

بدبودار پسینہ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بدبودار پسینہ آنا،	عرق النتن	برومی ڈروسس

تعارف: پسینہ تو اکثر آتا ہی رہتا ہے لیکن جب اعصابی رطوبات خون میں متعفن ہوجاتی ہے تو جب وہ پسینہ کی صورت میں خارج ہوتی ہیں تو ایسے شخص کے جسم سے بدبو آتی ہے اس کے ساتھ بیٹھنے والا بدبو سے تنگ آجاتا ہے۔

یادداشت

تمام جسم پر پسینہ شاذ و نادر آتا ہے لیکن ہاتھ پاؤں بغل کنجران، سینوں اور شرم گاہ میں اکثر پیدا ہوا کرتا ہے۔

جب مریض بغل یا کنجران میں ہاتھ لگاتا ہے تو پسینہ ہاتھوں کو لگ جاتا ہے۔ اگر مریض اسے سونگھے تو مکروہ قسم کی بدبو آتی ہے، ایسا شخص محفل میں بیٹھنے کے قابل نہیں رہتا۔

اسباب

قارئین یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ رطوبات میں اس وقت تک تعفن پیدا نہیں ہوتا جب تک ان پر گرمی کا اثر نہ ہوجائے جس مریض کو غدی تحریک ہو اسے اکثر بدبودار پسینہ آیا کرتا ہے اعصابی تحریک سے اکثر حرارت کم ہوجایا کرتی ہے اس لئے اعصابی تحریک کے مریضوں کو بدبودار پسینہ کم آیا کرتا ہے۔

علاج

اگر غدی اعصابی تحریک ہو تو اعصابی غدی یا اعصلاتی عضلاتی تحریک پیدا کریں تاکہ حرارت و صفرا کم ہوجائے جونہی صفرا کم ہوگا فوراً بدبو آنی بند ہوجائے گی۔

یہ نسخہ بھی مقبول ہے۔

آب چونا	صندل سفید	کافور	گل سرخ
۵ تولہ	½ تولہ	۲ ماشہ	½ تولہ

آب چونا میں تمام ادویہ ملا کر مقام ماؤف پر مالش کریں۔

اورام وحادثات سے ہونیوالی تکالیف

علم الامراض کا ایک باب۔ باب اورام وجراحی بھی ہے جو سب سے اہم اور ضروری ہے اسکی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اورام کی ابتدائی صورت سوزش اور انتہائی صورت اورام کی علامات کے ذریعہ ۹۹ فیصد امراض کی یقینی تشخیص اور بے خطا علاج تجویز کیا جا سکتا ہے۔

جو معالج ہر قسم کی سوزش اور اورام کی حقیقت و ماہیت اور اس کی تشخیص کر سکتا ہے اس کے سامنے بڑے بڑے امراض جن کی تشخیص پیچیدہ ہو چکی ہو ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اب معالج مریض کی شکل اور مقام ماؤف دیکھتے ہی مرض کی علامات اور تکلیفیں اس طرح بیان کرنا شروع کر دیتا ہے جیسے وہ کسی کتاب سے پڑھ کر سنا رہا ہو۔

استاد محترم جناب صابر ملتانیؒ نے اپنی شعرۂ آفاق کتاب تحقیقات سوزش اورام اور ان کا علاج میں سوزش اورام کی حقیقت ماہیت پر تفصیلاً بحث کی ہے اور قانون مفرد اعضاء کے ذریعے ایسے تشخیصی قوانین بیان کئے ہیں کہ ان کے ذریعے مشکل اور پیچیدہ امراض کی تشخیص فوراً ہو جاتی ہے چونکہ سوزش اور اورام کی ماہیت حقیقت اور ضرورت پر استاد محترم نے تفصیلاً تحقیقات پیش کی ہیں لہذا یہاں انہیں لکھنے سے گریز کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے سوزش اورام کی حقیقت ضرورت اور ماہیت جاننے کے لئے استاد محترم کی کتاب تحقیقات سوزش اور اورام اس پتے سے منگوا کر پڑھیں۔ حکیم مسلم ناصر شکیل صاحب گلی نمبر ۱ فیض باغ لاہور۔

لہذا اس باب کی ابتداء ہم اورام سے ہی کر رہے ہیں اور یہاں ورم کی مختصر

ماہیت حقیقت اور اس کی تشریح لکھ رہے ہیں تاکہ قارئین مستفید ہو سکیں۔

ورم ——— سوجن

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سوجن	ورم التہاب	ان فلے میشن

تعارف کسی مقام پر خون کے اجتماع سے سُرخ ہو جانا۔ ابھر آنا یا سوج جانا کو ورم یا سوجن کا نام دیا جاتا ہے۔

یادداشت لفظ سوجن سے ایک مغالطہ ہو سکتا ہے کہ جہاں کہیں بھی سوجن ہو چاہے اس میں درد ہو یا نہ ہو۔

مقام ورم خون کے اجتماع سے ہو یا کسی اور سبب سے سُوج گیا ہو ورم کہلائے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس ورم میں خون کا اجتماع ہو اس کا رنگ سرخ ہو وہی حقیقی ورم کہلا سکتا ہے اسکے برعکس جس ورم میں گڑھا پڑتا ہو دبانے سے درد نہ ہوتا ہو۔ اس کا رنگ پھیکا یا پیلاہٹ پر ہو ورم نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایسے ورم کو تہبج یا اماس کہتے ہیں۔

یاد رکھیں حقیقی ورم میں سرخی اور درد ہونا ضروری ہے اور مقام ورم ہمیشہ گرم ہوا کرتا ہے۔

اسباب ورم کے اسباب اندرونی اور بیرونی ہوتے ہیں کبھی بیرونی اسباب سے مثلاً چوٹ یا رگڑ سے۔ کسی خراش دار زہریلی اور محرش دوا سے کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے کسی کیفیت یعنی گرمی سردی۔ تری اور خشکی کی

شدت سے بھی ورم ہوجایا کرتا ہے۔

اندرونی اسباب

کسی زہریلی دوا کے زیادہ وزن میں کھانے سے معدہ امعاء مقعد گلا اور منہ وغیرہ کا ورم کر آنا مثلاً ورم معدہ ورم امعاء منہ اور گلا کا سوج جانا وغیرہ۔

(۲) کسی ایسی محرک شے جو حیاتی مفرد اعضاء میں دوران خون تیز کر کے ورم کر دے مثلاً ورم دماغ ورم جگر اور ورم قلب وغیرہ۔

(۳) کوئی ایسی محرک دوا جو کسی نظام کو تیز کر دے مثلاً جنسی نظام کی تیزی سے سوزاک ہونا۔ آتشک ہوجانا۔ بواسیر ہوجانا وغیرہ۔

(۴) کسی حیاتی مفرد اعضاء کے فضلات اور اخلاط کی صورت میں صحیح خارج نہ ہوسکنا اور کسی جگہ رک جانا۔ جسے نکالنے کے لئے طبیعت مدبرہ بدن مقام ماؤف پر دوران اکٹھا کر کے ورم کر دیتی ہے۔ جو خارش جس کی ابتدائی صورت لذت۔ خارش اور انتہائی صورت پھنسی اور پھوڑا یعنی ورم ہوتی ہے۔

یادداشت

پرانے زمانے کے لوگ سمجھتے تھے کہ ورم ایک موذی اور نقصان رساں ہے لیکن جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ ورم درحقیقت زندہ ساخت کے مفرد اعضاء کی طبعی مدافعت و محافظ ہے کیونکہ نقصان رساں مادہ یا سمیت چاہے وہ جراثیم کی شکل میں ہو چاہے فاسد مادہ ہو۔

زہر کی صورت میں ورم کا سبب ہوتی ہے زندہ ساخت کو بچانے کے لیے طبیعت مدبرہ بدن دوران خون کو متاثرہ مقام پر بھیج کر موذی مادہ یا زہر کو خارج کرنے کی تدبیر کر رہی ہوتی ہے جونہی زہریلا مادہ یا سمیت براہ خون خارج ہوجاتی ہے تو ورم بھی ختم ہوجاتا ہے لیکن اگر زہریلا مادہ مقام ماؤف سے خارج نہ ہوسکے تو طبیعت مدبرہ بدن اس موذی مادہ یا سمیت میں تعفن پیدا کر دیتی ہے جس سے وہ پیپ میں تبدیل ہوجاتا ہے اور پھوڑا جلد کو کی کر زخم کر کے باہر خارج ہوجاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ورم وغیرہ غائب ہوجاتا ہے بعض دفعہ طبیعت کا ردعمل کمزور ہوتا ہے لیکن زہریلے مادہ یا سمیت کا اثر شدید ہوتا ہے جس سے بعض اوقات موت بھی واقع ہوجاتی ہے۔ مثلاً کینسر کا ورم۔ نمونیہ کا ورم۔ سرسام وغیرہ۔

اورام کے نام

اسباب کے لحاظ سے ورم کے بے شمار نام رکھے گئے ہیں مثلاً ورم ضربی (ٹرومیٹک انفلے مشین۔ ورم خنازیری (سکروفلس انفلے مشین) ورم نقرسی (گاؤٹی انفلے مشین) ورم آتشکی (سفلیٹک انفلے مشین) مخصوص مقامات کے اورام کو ان کا نام دے کر اورام کا نام رکھا گیا ہے مثلاً جب لعابدار جھلی میں ورم ہو تو اس کو نزلی یا کٹارل انفلے مشین کا نام دیا جاتا ہے۔

جب کسی عضو کی ریشہ دار ساخت میں ورم ہو تو اس کو ورم بین الانسجہ (انٹرسٹیشل انفلے مشین) کہتے ہیں۔ جب کسی خاص ساخت یا غدد میں ورم ہو تو اس کو ورم پارنکیمی (پیرنکی مے ٹس انفلے مشین) کہتے ہیں جب ورم اپنی جگہ بدلتا رہے تو ایسے ورم کو ورم انتقالی کہتے ہیں جسے انگریزی میں مٹاس ٹے ٹک انفلے مشین کہتے ہیں۔

اسی طرح بلحاظ خاصیت کے بھی ورم کی بھی اقسام بیان کی گئی ہیں۔

ورم قوی

جیسے ڈاکٹری میں سی تھی نک انفلے مشین۔ ورم ضیف (الیس تھی نک انفلے مشین۔ ورم خاص (ہپے سی فک انفلے مشین۔

شدت خفت کے لحاظ سے بھی اورام کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً ورم حاد یا شدید ورم (ایکوٹ انفلے مشین) ورم تحت الجلد۔ ورم مزمن۔ ورم خفیف وغیرہ۔

قانون مفرد اعضاء اور ورم

مندرجہ بالا سطور میں خاص خاص اورام جو طب اسلامی اور ڈاکٹری طریقہ علاج میں مشہور ہیں کے نام لکھے ہیں ان کے علاوہ بھی بہت سے اورام تھے جنھیں بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو ان کا بھی کوئی فائدہ نہیں کیونکہ انھیں کسی بھی طریقہ علاج نے بالاعضاء پیش نہیں کیا ذہی ان ناموں سے تشخیص میں مدد ملتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے نزدیک زیادہ سے زیادہ تین اقسام کے اورام ہیں کیونکہ تین ہی حیاتی مفرد اعضاء ہیں جو دل دماغ اور جگر ہیں جب بھی جسم میں کسی مقام پر ورم ابھر گا وہ ان میں سے کسی ایک کی ساخت و بافت میں ہوگا جسے ہم اعصابی ورم یا غدی یا عضلاتی ورم کہیں گے کیونکہ جو ورم اعصابی ساخت و بافت میں ہوگا وہ اعصابی ورم ہی کہلائے گا جو ورم غدد یا غدی ساخت و بافت میں ہوگا وہ غدی ورم کا نام پائے گا۔ بالکل اسی طرح جو ورم عضلاتی ساخت و بافت میں ہوگا۔ وہ عضلاتی ورم سے ہی پکارا جائے گا اس کے علاوہ نہ کوئی ورم ہو سکتا ہے نہ ہم اس کا کوئی نام رکھ سکتے ہیں جتنے ورم اوپر بیان کئے گئے ہیں وہ انھیں تین اورام کی اقسام میں سے ہوں گے۔

کاربنکل یا ان ڈیٹھ پھوڑا

ڈاکٹری نام	پنجابی	طبی نام	فارسی نام	اردو نام
کاربنکل	ان ڈیٹھ پھوڑا	ثمور قفا	شب چراغ	شب چراغ
		یاقوت احمر	یاقوت احمر	ہزار چشمہ

تعارف یہ جلد اور اس کے نیچے کی ساخت میں پھیلنے والی سوزش ہے درحقیقت یہ ایک قسم کا بڑا دمل یعنی پھوڑا ہے۔

جس مقام پر شب چراغ نکلتا ہے وہاں کی مقام ماؤف کی جگہ نہایت سرخ ہوتی ہے اسی وجہ سے اسے یاقوت احمر کہتے ہیں۔

چونکہ اس کے اوپر سیکڑوں اور ہزاروں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں جن کے اندر سفیدی مائل غلیظ رطوبت جمع ہوتی ہے اسی وجہ سے اسے ہزار چشمہ کہتے ہیں۔

علامات مقام ماؤف کی جگہ نہایت سرخ۔ دردناک اور متورم ہوتی ہے ورم سخت ہوتا اور بڑھتا جاتا ہے کئی دن سیاہی مائل ہونا شروع ہو جاتا ہے اس کی اوپر کی جلد گل سڑ کر اتر جاتی ہے۔ جس سے سخت بدبو آتی ہے جلد اترنے کے بعد زخم میں سیکڑوں ہزاروں چھوٹے چھوٹے سفیدی مائل نقطے سے ہوتے ہیں۔ جو حقیقت میں اسکی منہ یا سوراخ ہی ہوتے ہیں۔

ان سوراخوں کو دبانے سے کچے لہو۔ یا غلیظ چھیچھڑے سے نکلتے ہیں ان میں سخت درد ہوتا ہے اگر پھوڑا گل جائے تو تمام سوراخوں کا ایک ہی سوراخ بن جاتا ہے جس کے اندر بھی خاکستری رنگ کا چھیچھڑا ہوتا ہے اگر یہ چھیچھڑا بھی نکل جائے تو ایک بہت بڑا گہرا گڑھا پیدا ہو جاتا ہے جب چھیچھڑا نکل جاتا ہے تو درد اور کھچاؤ میں کمی آجاتی ہے۔

یادداشت اس قسم کا پھوڑا اکثر گردن پشت یا سرین پر نکلتا ہے اسی وجہ سے اس قسم کے پھوڑے کو ان ڈیٹھ کہتے ہیں کیونکہ ایسا پھوڑا مریض کو نظر نہیں آیا کرتا اگر ایسا پھوڑا گردن یا سر میں نکلے تو درد اور نقاہت بہت ہوا کرتی ہے۔

اسباب سب سے اول اور بڑا سبب انکا ذیابیطس ہوتا ہے مرطوب ماحول اور رطوبتی غذا دواسے بھی اکثر ہو جایا کرتا ہے۔

علاج چونکہ اس کا بڑا سبب ذیابیطس یا شوگر ہوتا ہے لہٰذا صحیح تشخیص کر کے علاج شروع کریں۔ اگر شوگر اور کثرت بول کی وجہ ہو تو شوگر کا علاج کریں اگر کوئی اور سبب معلوم ہو تو اس کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔

شوگر کے لئے قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات بہتر ہیں مقام ماؤف پر اعصابی غدی مرہم ایسے پھوڑے کے لئے مفید دوا ہے۔

اگر ورم بہت سخت اور دردناک ہو تو ورم پر السی کی پلٹس بنا کر باندھیں تاکہ ورم نرم ہو جائے اور اس میں غلیظ مادہ اخراج پا سکے۔

اگر ورم میں پیپ بن گئی ہو تو نشتر سے چیر کر خارج کر دیں۔ ورنہ پیپ بننے تک ورم کو چیرا نہ دیں۔

جب ورم میں پیپ خارج ہو جائے تو یہ مرہم لگائیں۔

ھوالشافی

ہلدی	ریونڈ خطائی	تیل سرسوں
۳ تولہ	۵ تولہ	۹ر تولہ

ترکیب تیاری اول تیل کو تیز گرم کریں پھر دونوں ادویہ باریک کردہ ملا دیں جب ابال آئے اور رنگ سیاہ ہونے لگے۔ اتار لیں بس مرہم تیار ہے کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے پر لگا کر ورم پر چپکا دیں۔ صبح شام بدلیں جب ورم میں درد وغیرہ رک جائے اور ورم بھرنا شروع ہو جائے تو پھر بار بار بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

نوٹ متقدمین اطباء نے بوجہ مجبوری اس قسم کے ورم کو قطع کر کے فاسد گوشت و رطوبات کو خارج کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ لیکن کچے ورم کو قطع کرنے کے عمل کو خطرناک قرار دیا ہے۔

پھوڑا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پھوڑا	دبیلہ	ایبسس

تعارف ایسا ٹھوس اور سخت اور سرخ بڑا ورم جس میں کچھ دن بعد پیپ پڑ جاتی ہے پھوڑا کہلاتا ہے چنے یا چنے سے چھوٹے ورم کو پھنسی کہتے ہیں۔

پھوڑے کی اقسام!!

شدید پھوڑے اس قسم کے پھوڑے بہت جلد بڑھتے ہیں ان کا رنگ سرخ چمکیلا اور ابھرے ہوئے ہوتے ہیں ہاتھ لگانے سے گرم معلوم ہوتے ہیں دبانے سے نہیں دبتے۔ البتہ ان میں درد شدید ہوتا ہے۔

خفیف پھوڑے ایسے پھوڑے آہستہ آہستہ بڑھتے ہیں ان میں سرخی ابھار اور درد بہت کم ہوتا ہے۔

غدودی پھوڑے اس قسم کے پھوڑے غدد جاذبہ میں فاسد مادہ کے رک جانے ہوتے ہیں اور یہ بغل یا چڈوں کے غدوں میں پیدا ہوتے ہیں ایسے پھوڑے جلد مکمل ہو کر پک جاتے ہیں یعنی ان میں پیپ جلد بنتی ہے جس سے درد میں بہت جلد کمی آ جاتی ہے چیرنے پر بہت سی پیپ خارج ہوتی ہے۔

ہوائی پھوڑے اس قسم کے پھوڑے میں پیپ کی نسبت ہوا زیادہ خارج ہوتی ہے۔

پھیلنے والے پھوڑے

اس قسم کے پھوڑے جلد پھیلتے ہیں۔ یہ در اصل شدید قسم کے پھوڑے ہی ہوتے ہیں ان میں گرمی جلن اور درد کی شدت ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور پھوڑے

قانون مفرد اعضا تین قسم کے پھوڑے تسلیم کرتا ہے (۱) اعصابی پھوڑے (۲) عضلاتی پھوڑے (۳) غدی پھوڑے چونکہ اعصاب، عضلات اور غدد حیاتی و فعلی مفرد اعضا ہیں ان میں تیزی سستی ہوتی رہتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں یہ بات بنیادی طور پر تسلیم کی جاتی ہے۔ کہ جب کسی مفرد عضو میں تیزی اور تحریک پیدا ہو تو وہاں دوران خون زیادہ آنا شروع ہو جاتا ہے جب ضرورت سے زیادہ آجاتا ہے تو وہاں تحریک سے بڑھ کر سوزش اور آخر میں پھوڑے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اعصاب و دماغ کا مزاج چونکہ تر اور قریب بہ سرد ہے لہذا اعصابی پھوڑے میں پیپ نہیں پڑتی۔ مثلاً کاربنکل پھوڑا جو ذیابیطس کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اگر کچھ جمع ہو جائے تو سفیدی مائل پانی کی طرح پتلا خارج ہوتا ہے یا چھیچھڑے سے نکلتے ہیں عضلات و قلب کا مزاج خشک ہے اور قریب بہ حرارت ہے لہذا ان میں بہت دیر سے پیپ بنتی ہے اگر پیپ نہ بنے تو کینسر کہلاتا ہے عام طور پر گڑ قسم کے پھوڑے جنہیں پلٹس باندھ باندھ پکایا جاتا ہے عضلاتی پھوڑے ہوتے ہیں۔

غدد و جگر کا مزاج گرم ہے لہذا ان میں بہت جلد پیپ بنتی ہے اور درد بھی جلد ختم ہوتا ہے۔

اسباب

چونکہ پھوڑے تینوں مفرد اعضاء میں ہو سکتے ہیں لہذا بغیر صحیح تشخیص کے علاج شروع نہیں کرنا چاہیے ایسے ہی پلستر یا مرہم لگا دینا معالج کا کام نہیں ہے ورنہ ورم و پھوڑے کے بگڑ جانے کا بھی خطرہ ہوتا ہے لہذا اول ورم کا یہ معلوم کریں کہ ورم کون سے مفرد عضو میں ہوا ہے پھر اسباب ورم تلاش کر کے انھیں دور کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ بہت جلد کامیابی ہوگی۔

علاج میں احتیاطیں

عام طور پر کوشش یہ کی جاتی ہے کہ ورم کو چیر کر صاف کر دیا جائے لیکن یہ عمل اس وقت تک نہیں کرنا چاہیے جب تک ورم میں نرمی پلپلا پن اور پیپ نہ بن جائے جب یہ علامات ظاہر ہو جائیں تو اسے چیر کر صاف کر دینا بہتر ہے ورنہ زیادہ جگہ گل جائے گی۔

ورم کو جب چیرنا ہو تو قینچی نما شگاف دینا چاہیے تاکہ ورم میں پیپ اور فاسد مادہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔

شدید قسم کے پھوڑے پر پٹیاں باندھیں جو ایک طرف ورم کے کھچاؤ تناؤ اور درد کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ جلد پکا دیں۔

یادداشت

شدید ورم میں چونکہ شدید درد ہوا کرتا ہے اس لئے اس پر صرف مسکن درد چیزیں ہی نہ لگائیں۔ بلکہ اسے پکانے کی کوشش کریں اس طرح درد تناؤ میں بھی جلد فرق پڑتا ہے۔

شدید ورم اور دردناک کے پھوڑے کے مریض کو آرام سے لیٹنے کی ہدایت کریں۔

یادداشت

جب ورم پک جائے اور اسے چیر کر صاف کر دیا جائے تو بھی ورم پر گرم پیپ والی پٹیس ہی باندھیں۔ تاکہ جو مادہ پیچھے سے رہ گیا ہے وہ بھی پک کر خارج ہو جائے اس طرح مقام ورم چند دنوں میں بھی

بھر جایا کرتا ہے

اندرونی علاج اندرونی علاج کے ساتھ ساتھ علاج بھی کرنا ضروری ہے بلکہ بیرونی علاج سے بہتر ہوتا ہے۔ بعض دفعہ صحیح تشخیص سے صحیح علاج کرنے سے فوراً ورم دبھوڑے کا فاسد مادہ اپنے طبعی راستے خارج ہو جاتا ہے اور ورم وہیں بیٹھ کر غائب ہو جاتا ہے۔ اور یہی صحیح علاج ہے۔

ڈاکٹر لوگ شروع مرض میں یعنی دبیلہ یا پھوڑے کے شروع میں تین چار فیصدی والد، کاربالک لوشن بذریعہ پچکاری داخل کر دیتے ہیں جن سے اکثر بلا پیپ پڑنے کے ورم اچھا ہو جاتا ہے لیکن اگر پیپ پڑے بغیر آرام نظر نہ آئے تو پیپ کا انتظار کیا جاتا ہے۔ جب پیپ پڑ جاتی ہے تو نشتر سے چیر دے کر زخم کی تمام پیپ نکال کر ٹینکچر آئیوڈین لگاتے رہتے ہیں۔ اس طرح ورم بگڑنے نہیں پاتا اور جلد آرام آجاتا ہے۔

یادداشت دمل دبیلہ یا بڑے پھوڑے میں جب تک پیپ نہ بنے اکثر ٹھیک نہیں ہوتا۔ لہذا جب ورم چند دن تک ٹھیک نہ ہو تو اس کو پکانے کی کوشش کریں جس کے لئے ایک یا چند ادویہ محلل کی پلٹس باندھنا ضروری ہے۔

پلٹس السی السی کو باریک پیس کر تیل سرسوں میں حلوئے کے آٹے کی طرح بھون لیں اور تھوڑا سا پانی ڈال کر حلوہ تیار کر لیں اور گرم گرم ورم پر باندھیں اور کچھ دیر تک ٹکور کرتے رہیں تاکہ السی کی محلل تاثیر بڑھ جائے۔

دیگر پلٹس السی، میتھی، پیاز ہر ایک ہم وزن اول السی اور میتھی کو باریک کریں اور پیاز کو ہاون دستہ میں گھوٹ لیں۔ پھر تینوں کو تیل میں بھون کر حلوہ بنا کر پھوڑے پر باندھ لیں یہ بہت جلد پکاتی ہے۔

نوٹ جب پیپ بن جائے تو پھوڑے کو پھوڑے کے لئے سہاگہ اور نیلا توتیا ایک ایک رتی پھوڑے پر رکھ کر اوپر پلٹس باندھ دیں۔ ایک دو دن میں پھوڑا پھوٹ جاتا ہے اور تمام پیپ خارج ہو جاتی ہے جب پھوڑا صاف ہو جائے صرف پلٹس ہی باندھتے رہیں بہت جلد اچھا ہو جائے گا۔

مرہم سیاہ یہ مرہم پھوڑے کو پھوڑنے اور مندمل کرنے کے لئے بے حد مفید ہے

مرہم سیاہ

ھوالشافی سندھور ۳ رتولہ نیلا توتیا ۳ رماشہ تیل سرسوں ۹ رتولہ

ترکیب تیاری اول نیلا توتیا باریک کر کے سندھور میں ملائیں پھر تیل کڑاہی میں ڈال کر پکائیں جب تیل تیز گرم ہو جائے تو سندھور وغیرہ کو کڑاہی میں ڈال دیں۔ آگ تیز کر دیں کڑاہی میں کڑچھی ہلاتے رہیں جب دھواں نکلنا شروع ہو تو اتار دیں سرد ہونے پر محفوظ کر لیں۔

بوقت ضرورت کپڑے کی ٹاکی پر لگا کر ورم پر لگائیں اگر شگاف ہو تو زخم کے اندر بھی لگائیں۔

نوٹ جب ٹاکی پر مرہم لگائیں اس میں دو تین سوراخ کر دیں تاکہ جو مواد اندر ہو وہ رس رس کر باہر نکلتا رہے جب مواد ختم ہو جائے تو پٹی بدلنے کی ضرورت نہیں۔ آرام آنے پر پٹی خود بخود اتر جاتی ہے۔

مرہم کافور کافور ۲ رماشہ مردار سنگ سفیدہ کاشغری ہر ایک ایک تولہ موم سفید ۳ رتولہ روغن سرسوں یا روغن کنجد ۶ تولہ، انڈے کی

سفیدی ایک عدد۔

ترکیب تیاری پہلے موم کو پگھلائیں پھر تیل ڈال کر گرم کریں بعدۂ تمام ادویہ ڈال کر پکائیں جب خوب پک جاتے تو انڈے کی سفیدی شامل کرکے اتارلیں۔ سرد کرکے محفوظ کرلیں بوقت ضرورت کام میں لائیں۔

زخم۔ گھاؤ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زخم	قرحہ	السر

تعارف کسی تیز دھار چیز کے لگنے سے یا خود مارنے یا گھانے سے جلد بمعہ گوشت کا پھٹ جانا زخم یا گھاؤ کہلاتا ہے کسی پھوڑے کو نشتر سے پھاڑنے سے جو گہرا شگاف پڑجاتا ہے اسے بھی زخم کہتے ہیں۔

زخموں کی اقسام

صحیح زخم ایسے زخم کی سطح سرخی مائل ہوتی ہے ایسے زخم اکثر چوٹ وغیرہ سے یا خود نشتر سے کئے جاتے ہیں۔

علاج زخمی سطح کو آرام دیں ان کی صفائی روزانہ ایک دفعہ ضرور کیا کریں۔ گرد و غبار سے محفوظ رکھنے کے لئے زخم پر مرہم وغیرہ لازمی لگائیں۔ زخم پر اگر پٹی باندھنی ہو تو نہ سختی سے کھینچ باندھیں نہ زیادہ ڈھیلی رکھیں۔ کیونکہ اگر سختی سے پٹی باندھی گئی تو زخم میں نشو و نما رک جائے گی اور اگر زیادہ ڈھیلی رہی

تو زخمی جگہ زیادہ دنوں میں بھرے گی اور بدنمائی ہونے کا خطرہ ہے۔

مرہم سفیدہ

ہوالشافی سفیدہ ۶ موم سفید ۶ ماشہ روغن گل ۳ تولہ۔

ترکیب تیاری موم کو گرم کرکے گل روغن میں ملالیں پھر سفیدہ تھوڑا تھوڑا ملاتے رہیں اور کھرل کرتے رہیں جب تمام مل جائیں۔ مرہم سفیدہ برائے زخم تیار ہے ضرورت کے وقت استعمال کریں۔

کمزور زخم

جب مریض کمزور اور لاغر ہو تو ایسے مریض میں کسی وجہ سے زخم ہوجائے تو ایسے زخم بھی آہستہ آہستہ بھرتے ہیں۔ ایسے زخموں کا انگور موٹا اور پلپلا ہوتا ہے۔

علاج جو زائد انگور سطح جلد سے ابھرا ہوا ہو اسے نشتر سے صاف کردیں یا نیلا توتیا یعنی کاپر سلفیٹ سے جلادیں۔ روزانہ نیم کے پتوں کے جوشاندہ سے دھویا کریں اور اس کے اوپر یہ مرہم سیاہ لگایا کریں۔

ہوالشافی نیلا توتیا ۳ رتی، سندھور ۳ تولہ، تیل سرسوں ۹ تولہ

ترکیب تیاری اول نیلا توتیا اور سندھور کھرل میں ملادیں۔ پھر تیل سرسوں کو کڑاہی میں ڈال کر پکائیں جب خوب ابلنے لگے تو چمچی کی ہوئی دونوں دوائیں ڈال دیں۔ جب دھواں نکلنے لگے اتارلیں بس سیاہ مرہم تیار ہے۔

ترکیب استعمال یہ مرہم بہت چیڑھی اور لیسدار بنتی ہے۔ لہٰذا ململ کپڑا پر لگا کر زخم کو بند کر کے کھینچ کر لگانی چاہیئے اگر زخم زیادہ چوڑا ہو تو کچھ مرہم زخم میں بھر دیں اوپر سے کس کر مرہم کی ٹاکی لگا دیں تاکہ بند رہے خدا چند دنوں میں ہی زخم جلد ہو جائے گا۔

دردناک زخم اس قسم کا زخم دیکھنے میں تو بہت چھوٹا معلوم ہوتا ہے لیکن اس میں درد نہایت شدت کا ہوتا ہے جس سے مریض سخت بے چین رہتا ہے ایسے زخم اکثر متورم زخم میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس مقام کے کسی منفرد اعضا میں تحریک و تیزی اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ وہاں دوران خون بڑھ کر باوقت جگہ کو دردناک کر دیتا ہے۔

علاج ایسے زخم یا ورم جس میں شدید درد ہوتا ہو تو اول اس مقام پر گرم گرم پلٹس باندھیں۔ تاکہ شریانوں کا سکیڑ تحلیل ہو کر درد کم ہو جائے اس مقصد کے لئے السی اور گندم کے آٹے کی پلٹس بنا کر باندھیں زخم پر لگاتے ہی درد ختم ہو جائے گا جب درد بند ہو جائے تو اوپر والی مرہم سیاہ لگائیں انشاء اللہ درد بھی نہیں ہوگا اور زخم بھی چند دنوں میں بھر جائے گا۔

سڑاند دار زخم

اس قسم کے زخموں کی اندرونی ساختیں سردار پڑ کر چھچھڑے بن جاتی ہیں ایسے زخموں سے ناگوار بدبو آتی ہے اور زخم بدنما ہو جاتا ہے ایسے زخم کمزور اور نحیف لوگوں کو ہوتے ہیں۔

علاج ایسے زخموں کو اول نشتر وغیرہ سے اچھی طرح صاف کریں تاکہ تمام

غلیظ چھیچھڑے اور پیپ وغیرہ دور ہو جائے پھر یہ مرہم لگائیں۔

ہوالشافی پھٹکڑی۔ نیلا توتیا۔ ہر ایک تولہ کتھہ سرخ۔ رال۔ روغن کنجد آب تازہ ہر ایک پانچ تولہ۔

ترکیب تیاری اول پانی اور روغن کو کانسی کے برتن میں ڈال کر ہاتھ سے خوب ملیں پھر دوائیں کوٹ کر باریک کر کے ملائیں جب اچھی طرح یکجان ہو جائیں تو زخموں پر استعمال کریں۔

نوٹ ایسے زخموں کو ایک دفعہ روزانہ صاف کرنا ضروری ہے ورنہ جلد آرام نہیں آئے گا۔

اورنگ زیبی زخم

ایسے زخموں کو دہلوی۔ لاہوری یا سرحدی زخم بھی کہتے ہیں۔ ابتداء میں پھنسی کے کانٹے کا سا نشان ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ سرخی۔ درد جلن ہو کر دو تین ہفتہ کے اندر زخم نمایاں ہو جاتا ہے جس کی سطح پر سرخ بلند انگور دکھائی دیتے ہیں انگوروں پر کھرنڈ بند ہو جاتا ہے زخموں سے مواد جاری رہتا ہے اس قسم کا زخم مدت تک رہتا ہے۔

علاج نیلا توتیا یا کاسٹک بتی زخم میں رکھ کر زائد گوشت دائیں بائیں اور اوپر کے موٹے چھتے جلا دیں۔ تاکہ اندر سے صحیح گوشت نکل آئے پھر مرہم سیاہ جس کا نسخہ اوپر دے چکا ہوں۔ استعمال کریں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں ہی آرام آجائے گا یہ مرہم بھی مفید ہے۔

ہوالشافی نیلا توتیا ا رماشہ سندھور ۶ رماشہ رال ۳ ر تولہ۔ روغن کنجد ۸ ر تولہ

ترکیب تیاری اول روغن تیز گرم کریں پھر باقی ادویہ باریک کرکے یک دم ملادیں۔ جب دھواں نکلنا شروع ہو یا دو تین جوش آجائیں اتار کر محفوظ کریں اور بوقت ضرورت زخموں میں لگائیں۔

بستر کا زخم

پرانے امراض میں مبتلا مریض جب کمزور اور ضعیف ہوجاتے ہیں تو عرصہ تک بستر پر پڑا رہنے کی وجہ سے زخم ہوجاتے ہیں جن کا فوراً مناسب علاج کرنا چاہیئے۔

علاج مریض کو روزانہ کئی بار کروٹ بدلنے کی ہدایت کریں اگر فالج زدہ یا زیادہ کمزور ہو تو تیماردار کو چاہیئے کہ ہر دو گھنٹہ بعد کروٹ بدلوائے اگر ممکن ہو تو اسفنج یا آبی بستر پر لٹائیں اگر زخم ہوگئے ہوں تو نرم تکیوں سے زخموں پر دباؤ پڑنے سے روکیں روزانہ نیم کے جوشاندہ سے صاف کریں اور مرہم سیاہ کا پلستر لگائیں۔

نارواـ نہروا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناروا۔ نہروا۔	عرق مدنی۔ رشتہ پا۔	گنی ورم

تعارف بعض علاقوں میں یہ تکلیف کثرت سے ہوتی ہے خصوصاً ایسے مقامات پر جہاں نہری پانی جمع کرکے (تالاب وغیرہ) استعمال کیا جاتا ہو یا جھیل یا گندے چشمے کا پانی پینا پڑتا ہو۔ یا ایسے علاقے جہاں کی زمین سیم زدہ ہو۔

وہاں کے رہنے والوں کو اکثر کیچڑ میں چلنا پڑتا ہو وہاں کے رہنے والوں کے پاؤں اور ٹانگوں میں کسی جگہ نمودار ہوجاتا ہے۔

علامات نارو! سفید سوت کی مانند ایک پتلا کرم ہوتا ہے جو بذریعہ پانی جسم میں داخل ہوکر سال ڈیڑھ سال تک بلا کسی نقصان یا تکلیف کے وہاں پڑا رہتا ہے لیکن جب اس کے بچے پیدا ہوکر اسکی نسل بڑھنے لگتی ہے تو اسکا اظہار ہونے لگتا ہے مقام ماؤف پر شروع میں سخت درد ہونے لگتا ہے پھر چھالا سا بن کر پھوٹ جاتا ہے اور اس سے کرم کا سر باہر نکل آتا ہے۔ اس کے بچے اخراج پاتے ہیں اگر کرم زخمی یا ٹوٹ جاتے تو اس میں سے پیپ کی مانند مواد نکلنے لگتا ہے جس میں اس کے بے شمار بچے ہوتے ہیں۔

علاج اس کا اصل علاج کرم کا نکالنا ہے۔ ورنہ اگر ٹوٹ جاتے تو دیگر مقامات میں ایسے پھوڑے نکلنے لگتے ہیں۔

کرم نکالنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ جتنا کرم نکل آئے اسے پتلی سی موم بتی یا سلائی جس پر تیل لگایا گیا ہو پر کرم کو لپٹیں صرف معمولی کھینچیں۔ دوسرے دن کچھ اور باہر آجائے اسے بھی بتی پر لپیٹ دیں۔ آہستہ آہستہ چند دنوں میں تمام نکل آتے گا اور زخم بھی ٹھیک ہوجائے گا۔

شروع جب چھالا ہو تو اس پر پیاز یا بیری کے پتے باندھیں تاکہ چھالا خود پھٹ جائے جب کرم معلوم ہو تو اسے باہر لانے کے لئے آک کے پتوں کو گرم کرکے باندھیں۔ کلونجی کا باندھنا بے حد مفید ہے یہ چند دنوں میں تمام کرم نکال دیتی ہے۔ ضماد

ھوالشافی افیون ایک ماشہ، پیاز ۶ ماشہ صابن دیسی ۶ ماشہ روغن کنجد ایک تولہ۔

ترکیب تیاری صابن اور پیاز کو ریزہ ریزہ کر کے افیون کے ہمراہ پانی میں جوش دیں اور آہستی کڑاہی میں ڈال کر خوب گھوٹیں جب مثل مرہم کے ہو جائے تو مقام ماؤف پر لیپ کر دیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی نمک خوردنی میں قدرے آک کا دودھ ملا کر نار وا پر باندھیں۔

قانون مفرد اعضاء اور ناروا

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق ناروا غدی عضلاتی تحریک کی پیداوار ہے یہ کرم باہر سے آنے کی بجائے جسم کے اندر ہی پیدا ہوتا ہے۔

چونکہ غدی عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتا ہے لہذا اس کا علاج غدی اعصابی ہے ضرورت کے مطابق غدی اعصابی طبی مسہل اور تریاق مقام ماؤف پر لگا سکتے ہیں اور کھلا بھی سکتے ہیں بلکہ اندرونی طور پر ایسی ادویہ کھلانا زیادہ مفید ہوتا ہے کیونکہ زہریلا مواد جو رک گیا تھا اسے نالی دار غدد تحریک میں اگر اپنے طبعی راستہ سے خارج کر دیتے ہیں۔

گھینگا گلہڑ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گھینگا	غر	برانکوسیل
گلہڑ	غوتر	گائیٹر

تعارف ٹھوڑی کے نیچے گردن میں نرخرہ کے ارد گرد ابھار پیدا ہو جایا کرتا ہے جو بعض مریضوں میں تو معمول بڑھ کر رک جاتا ہے اور مرتے دم تک قائم رہتا ہے لیکن بعض مریضوں میں مسلسل بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ گردن کا اگلا نصف حصہ بڑھ کر ٹھوڑی کے ساتھ آلگتا ہے جس سے مریض نیچے سر نہ جھکا سکنے کی وجہ سے دیکھ نہیں سکتا۔ اس کا نیچے والا حصہ سینے پر آلگتا ہے۔

زیادہ بڑا ہو جانے کی وجہ سے اس کا بوجھ نرخرے پر پڑنے لگتا ہے جس سے مریض سانس آسانی سے نہیں لے سکتا۔

اسباب بڑی بڑی کتب میں بھی اس کے اسباب واضح طور پر تحریر نہیں کیے گئے بعض مصنفوں نے اکسیر اعظم وغیرہ کا نام لے کر لکھا ہے



سلعہ حلقی لمفی

(گردن کی دونوں جانب غدود بڑھ گئے ہیں)

کہ اس میں اس کو غفر کے نام سے تحریر کیا گیا اور لکھا ہے کہ یہ بعض پہاڑی مقامات میں جہاں کے پانی میں چونا وغیرہ کثرت سے ہوتا ہے اور اس کی تین اقسام بیان کی ہیں۔

(۱) سادہ گلہڑ (۲) رسولی دار گلہڑ (۳) ریشہ دار گلہڑ۔

قانون مفرد اعضا اور گلہڑ کے اسباب

قانون مفرد اعضاء گلہڑ کے اسباب چونا نہیں بلکہ فولاد کے مرکبات کو قرار دیتا ہے یعنی ایسے لوگ جو فولاد کے مرکبات کھاتے ہیں یا ایسے چشموں کا پانی (جس میں فولاد کے اثرات شامل ہوں) پیتے ہیں کو ہوتا ہے۔

یادداشت یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ گلہڑ ان لوگوں کو ہوتا ہے جو فولاد کے مرکبات زیادہ استعمال کرتے ہوں یا ایسے لوگ جن کے جسم و خون میں پوٹاشیم یا آیوڈین کی کمی ہو جائے۔

یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ رسولیاں بننا عضلاتی اعصابی تحریک ہے چونکہ گلہڑ رسولی کی طرح بھی اکثر ہوتا ہے لہذا گلہڑ کی تحریک بھی عضلاتی اعصابی تسلیم کرنا پڑے گی عضلاتی اعصابی تحریک تیزابیت ایسڈٹی یا فولاد وغیرہ کے مرکبات کھانے سے بڑھتی ہے لہذا گلہڑ بھی عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے۔ جو گلہڑ رسولی وغیرہ کی شکل کا نہ ہو وہ عضلاتی غدی تحریک سے ہوگا۔

علاج گلہڑ کا علاج عضلات میں تحلیل غدد میں تحریک اور اعصاب میں تسکین کرنے سے ہوگا۔ لہذا جو ادویہ اغذیہ دافع ایسڈ یا تیزابیت یا محرک جگر اور مولد صفرا ہونگی وہ گلہڑ کا بہترین علاج ہوں گی۔

یہی وجہ ہے کہ طبی محققین نے فلفل سیاہ، فلفل دراز، خولنجان۔ نوشادر حشی جمالگوٹہ کو جو آبلہ انگیز ہے کو گلہڑ کے لئے نہایت مفید قرار دیا ہے لہذا قانون مفرد اعضاء گلہڑ کے علاج کے لئے غدی اعصابی غذا و دوا کو ضروری قرار دیتا ہے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اگر مریض کو قبض وغیرہ نہ ہو تو غدی اعصابی محرک یا ملین کھلائی جائے۔ اگر قبض شدید ہو تو غدی اعصابی مسہل کھلائیں یہی دوا گلہڑ پر لیپ کرائی جاتے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔

بعض حکماء تو اسے ایسے ہی دبا دینا بہتر سمجھتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اگر اندرونی علاج سے رفع نہ ہو تو گلہڑ کے اوپر محلل یا آبلہ انگیز دوا لگا کر فاسد مادہ نکالنا چاہیے

یادداشت چونکہ گلہڑ خلط سودا اور تیزابیت کی زیادتی سے ہوتا ہے لہذا اندرونی طور پر ایسی غذا و دوا کھلائیں جو سودا دیت اور ترشی و تیزابیت کو رفع کرے اس مقصد کے لیے مسہل سودا ادویہ جو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تک کھلائی جاسکتی ہیں۔ گلہڑ کے لئے بیرونی استعمال کے دیگر نسخے درج ذیل ہیں۔

ھوالشافی شنگرف ایک تولہ، خولنجان ۳ر تولہ، بابچی ۳ر تولہ، رائی ۳ر تولہ، مازو ۶ر ماشہ تمام ادویہ کو باریک کرکے بقدر نخود تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن کھلائیں۔

ھوالشافی پوٹاشیم آیوڈائیڈ ار تولہ ست اجوائن ار تولہ سندھور ایک تولہ، ویزلین ۱۰ر تولہ، تمام ادویہ باریک کرکے ویزلین میں ملالیں مرہم بن جائے گی۔ گلہڑ پر روزانہ ہلکا لیپ یا طلا سا کردیا کریں۔

ہوالشافی اندرونی طور پر پوٹاشیم آئیوڈائیڈ ۲/۲ رتی دن میں تین بار کیپسول میں ڈال کر پلائیں اگر نسخہ اوپر والی مرہم کے ساتھ کھانے کو دیا جائے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔

دوائے محلل گلہڑ یہ دوا گلہڑ پر گھیگوار میں ملا کر باندھا جاتا ہے اور بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی زرد چوب۔ دار ہلد۔ سہاگہ ہم وزن پیس کر گھیگوار کے گودا میں گوندھ کر گلہڑ پر لیپ کریں۔

بعض حکماء گلہڑ پر آبلہ پیدا کر کے اس کا فاسد مواد خارج کرنے کو ضروری قرار دیتے ہیں لہٰذا آبلہ انگیز نسخہ درج کیا جاتا ہے جو اکثر حکماء کا معمول مطلب ہے۔

ہوالشافی صابن دیسی۔ بچ۔ نوشادر چونا مرچ سیاہ۔ ہم وزن۔ باریک پیس کر محفوظ کر لیں مقام ماؤف پر تھوڑا سا پانی لگا کر دوا چھڑک دیں۔ فوراً سوزش ہو جائے گی اگر زیادہ دیر لگا رہے تو آبلہ پڑ جائے گا۔ جب سوزش یا آبلہ ہو جائے تو صاف کر کے تیل یا مکھن لگایا کریں جب سوزش ختم ہو جائے تو پھر لگائیں حتیٰ کہ آہستہ آہستہ گلہڑ ہی ختم ہو جائے گا۔

اتفاقی حادثات اور ان کا فوری علاج

چوٹ لگنا

تعارف چوٹ ایک ایسی عالت کا نام ہے جس میں بیرونی جسم پر باہر سے کسی آلہ یا اوزار لگنے یا مارنے سے جسم کا کوئی حصہ پھٹ جاتے یا زخمی ہو جائے یا کچلا جائے۔

نوٹ جب چوٹ کے مقام یا زخمی مقام کی اچھی طرح دیکھ بھال نہ کی جائے تو اکثر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے اس وقت ایسے زخم قروح یا قرحہ کہتے ہیں۔

(۱) چوٹ مختلف اسباب سے لگ جایا کرتی ہے مثلاً آدمی کسی اونچے مقام سے پھسل جائے تو نیچے آتے وقت کئی رگڑیں لگ جاتی ہیں جس سے کئی مقامات چھل جاتے ہیں اور کئی مقام کچلے جاتے ہیں۔

(۲) کوئی دوسرا آدمی تیز دھار آلے سے (تلوار چاقو۔ چھرا۔ یا تیر وغیرہ) گہرا زخم کر دے

(۳) مقابلہ میں دوسرے آدمی کے پاس تیز دھار آلہ تو نہ ہو لیکن اس کے پاس گول اور موٹا نکیلا لوہے کا ہتھیار ہو۔ جب وہ زور سے مارا جاتا ہے تو وہ مقام ماؤف کو کچل دیتا ہے اسی طرح بیل گاڑی یا ریل گاڑی وغیرہ کے پہیئے کے نیچے آنے والا حصہ بھی بُری طرح کچلا جاتا ہے۔ یعنی اس مقام کے گوشت کا قیمہ ہو جاتا ہے۔

(۴) کوئی شخص دوسرے آدمی کو بندوق کی گولی مار دیتا ہے جس سے جہاں تک گولی جاتی ہے۔ ایک لمبا زخم ہو جاتا ہے اور وہاں کا گوشت بھی الگ ہو جاتا ہے اس ایک اور نقصان یہ ہوتا ہے کہ گولی نکالنے کے لئے مزید زخم کرنا پڑتا ہے

یادداشت چونکہ جسم انسان کی بناوٹ میں دو قسم کی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک سخت قسم کی جو انسانی جسم کا ڈھانچہ بناتی ہیں دوسری نرم چیزیں مثلاً گوشت پوست رگیں اور پٹھے وغیرہ جو ہڈیوں کے اوپر چسپاں ہیں چونکہ چوٹ یا ضرب سے ان دونوں میں سے کسی ایک نہ ایک میں ضرور تغیر آتا ہے اس لئے ان دونوں حصوں کے تغیر کو الگ الگ سمجھ کر علاج کرنا ہوگا۔

یادداشت چونکہ ضرب یا چوٹ سے جب ساخت جسم کو جو نقصان پہنچتا ہے

تو وہاں چند خاص تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں تو ضرب یا چوٹ کی شدت خفت کے لحاظ سے ظاہر ہوتی ہیں مثلاً بیرونی گوشت کا زخمی ہونا۔ گوشت کا کچلا جانا۔ یا ہڈی ٹوٹ جانا وغیرہ۔

لیکن ان سب میں ایک علامت مشترک طور پر ظاہر ہوتی ہے یعنی خون بہنے لگتا ہے یا مقام ماؤف پر خون کا اجتماع ہو جاتا ہے اگر خون بہنے لگے تو فوراً خون کو روکنا ضروری ہے جس کے لئے سب سے آسان ترکیب یہ ہے کہ مقام ماؤف جہاں سے خون اخراج پا رہا ہو وہاں سرد پانی بہانا چاہیئے تاکہ خون زخمی شریانوں کے منہ میں جم کر راستہ بند کر دے جو نہی خون شریانوں میں جمے گا۔ فوراً اخراج بند ہو جائے گا۔

اب چوٹ یا ضرب سے جو مخصوص تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کا الگ الگ بیان درج کیا جاتا ہے مثلاً رگڑ لگنا، کچل جانا۔ زخم ہونا۔

کچلا جانا

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
کچلا جانا	خدش	کان ٹیوژن
چوٹ لگنا	رض	

تعارف اس قسم کی چوٹ میں جلد عموماً زخمی نہیں ہوا کرتی بلکہ اس کے نیچے خون جمع ہو جاتا ہے گوشت پس جاتا ہے۔

یادداشت چونکہ جلد لچکدار ہوتی ہے اسلئے اگر چوٹ تیز دھار یا نوک دار آلہ سے نہ لگے آلہ موٹا چوڑا ہو یا اونچی جگہ سے انسان زمین پر

گر پڑے تو اکثر چوٹ کے مقام کی جگہ کی جلد زخمی یا متاثر نہیں ہوتی۔ بیرونی ماؤف حصہ صاف اور تندرست معلوم ہوتا ہے لیکن اندر کا گوشت شدید متاثر ہو کر کچلا جا چکا ہوتا ہے جس کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ چوٹ والی جگہ سرخ اور دردناک ہو جاتی ہے لہٰذا بغیر جلد پھٹنے کے بھی شدید چوٹ لگ سکتی ہے مثلاً ایسا ممکن ہے کہ کوئی آدمی گھوڑے پر سے گر پڑے یا اس پر کوئی بھاری چیز آ گرے۔ یا اس پر سے بیل گاڑی یا بس کا پہیہ گزر جائے لہٰذا چوٹ کے مقام کی جلد صاف اور تندرست دیکھ کر چوٹ کو نظر انداز نہ کریں بلکہ بغیر بغور معائنہ کر کے علاج تجویز کریں۔

علامات چوٹ والے مقام پر شروع میں معمولی درد ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے اگر چوٹ سے اندرونی اعضاء اور گوشت ہی متاثر ہوا ہو تو کچھ دیر بعد ماؤف جگہ خاکستری اور بعد میں نیلی اور آخر میں زرد پڑ جاتی ہے اور اردگرد کی جگہ اکثر سرخ ہو جاتی ہے اگر مناسب علاج ہو جائے تو اکثر چوٹ والی جگہ کا گوشت درست ہو جاتا ہے لیکن اگر مناسب علاج میسر نہ آئے تو اندر کا گوشت گل سڑ جاتا ہے اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔

علاج چونکہ چوٹ بیرونی جسم پر لگتی ہے لہٰذا اول چوٹ کا مقامی و بیرونی علاج کریں چونکہ چوٹ نرم و سخت ہو سکتی ہے دوسرے چوٹ ایسے مقام پر لگ سکتی ہے جس سے فوراً موت واقع ہونے کا خطرہ ہے مثلاً دماغ پر چوٹ لگ جائے جگر و تلی چوٹ سے پھٹ جائیں۔

لہٰذا چوٹ کے مقام کی اہمیت کے مطابق فوراً ابتدائی طبی امداد پہنچائیں۔

(1) اگر چوٹ سر پر لگی ہو جس سے مضروب بے ہوش ہو گیا ہو یا بے ہوش نہ بھی ہو تو اسے آرام سے لٹا دینا چاہیئے اور اس سے زیادہ بات چیت نہیں کرنی چاہیئے چوٹ والی جگہ کے بال کتروا دینے چاہئیں اگر خون بہہ رہا ہو تو سرد پانی کی پٹی

چوٹ والی جگہ پر رکھیں اگر مضروب کا دل بیٹھنے لگے اور اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگیں تو فوراً گرم اینٹوں سے پاؤں گرم کریں یا پنڈلیوں تک گرم پانی میں ٹانگیں رکھوائیں

(۲) اگر سینے پر سخت چوٹ لگے تو مضروب کو ماؤف پہلو پر لٹائیں تاکہ اس کی طرف حرکات رک جائیں اور دوسری طرف کا پھیپھڑا آسانی سے کام کرتا رہے۔

(۳) جب پیٹ پر سخت چوٹ لگے تو مریض کو چت لٹا دینا چاہیے اس کے گھٹنوں کے نیچے تکیے رکھ کر اس کی رانوں کو پیٹ کی طرف جھکا دینا چاہیے۔ بعض اوقات تلی یا جگر پر چوٹ لگ جایا کرتی ہے جس سے وہ پھٹ جاتے ہیں پھٹ جانے کی صورت میں اکثر موت واقع ہو جایا کرتی ہے۔

(۴) اگر ہاتھ یا کلائی یا بازو پر سخت چوٹ لگے تو کلائی وغیرہ کو رومال کے ذریعے گردن میں حمائل کرنا چاہیے اور اگر پاؤں یا ٹانگ مضروب ہو تو اس کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اس کو سر کے برابر یا اس سے بھی ذرا اونچا رکھنا چاہیے تاکہ وہاں پر بہت سا خون اکٹھا ہو کر ورم زیادہ نہ ہو جائے۔

(۵) اگر چوٹ کے مقام پر پیپ پڑ جائے تو نشتر سے چیر کر اسے نکال دیں زخم میں مرہم سیاہ جس کا نسخہ پچھلے صفحات میں کئی بار لکھ چکا ہوں لگائیں۔

اندرونی علاج

چوٹ کا جہاں مقامی علاج ضروری ہے وہاں اندرونی علاج بھی ضروری ہے کیونکہ چوٹ کے مقام پر جو خون شریانوں کے پھٹنے سے جمع ہوا ہوتا ہے اسے واپس لوٹانا ضروری ہے ورنہ چوٹ زدہ مقام میں پیپ پڑ جائے گی۔

اندرونی طور پر ایسی ادویہ کھلانی چاہئیں جن سے غدد کا فعل تیز ہو جائے اگر مواد جذب کرانا مقصود ہو تو غدد جاذبہ کے فعل کو تیز کرنا ضروری ہے اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی غذا دوا کھلانی چاہیے صرف دو تین دن کے اندر جمع شدہ خون واپس

چلا جاتا ہے اور چوٹ کا مقام تندرست ہو جاتا ہے۔ اگر پیپ پڑ جائے یا پڑ چکی ہو تو غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیے۔

یاد رکھیں

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ غدی عضلاتی تحریک کی ادویہ اغذیہ سے چوٹ یا ورم کے مقام میں جمع شدہ خون واپس ہو کر جذب ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن اگر چوٹ لگے کئی دن ہو چکے ہوں تو خون میں کیمیائی تغیر آجاتا ہے اب وہ واپس ہونے کے قابل نہیں ہوتا لہٰذا انھیں ادویہ سے وہ پیپ میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔

اب اگر غدد ناقلہ کا فعل تیز کر دیا جائے تو وہ اس مواد کو غدد جاذبہ کے ذریعہ حاصل کر کے پیشاب، پاخانہ اور پسینہ وغیرہ کے ذریعے خارج کر دیتا ہے۔

لہٰذا اگر ورم یا چوٹ کے مقام پر پیپ پڑ جائے تو غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیے اس مقصد کے لیے نئے نسخے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخے بے حد مفید ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

رگڑ لگنا

ڈاکٹری نام	پنجابی نام	طبی نام	اردو نام
ابریشن	چھل جانا	خدش سحج	رگڑ لگنا

تعارف

چلتے ہوئے کسی چیز کے ساتھ گھسیٹ گزرنا جس سے اکثر جسم کا متاثر حصہ کی جلد چھل جاتی ہے جس سے برائے نام سفید سی رطوبت بھی رستی ہے۔

علاج

چھلے ہوئے مقام یا مقامات کو نہایت احتیاط سے صاف کر کے سہاگہ

بریاں اور پیس کر چھڑک دیں اور اوپر صاف روئی یا ململ کی ٹاکی لگا کر باندھ دیں یا بورک یعنی سہاگہ نہ ملے تو گندھک آملہ سار ۲ حصہ اور پارہ ۱ حصہ کی کجلی بنا کر چھلے ہوئے مقامات پر چھڑک دیں دو تین دن میں آرام آجائے گا۔

نوٹ روزانہ نیم کے پتوں سے چھلے ہوئے مقامات کو صاف کرنا اور دھونا ضروری ہے تاکہ متاثرہ مقامات میں تعفن یا پیپ نہ پڑنے پائے۔

اچانک گرنے سے چوٹ لگنا

چوٹ سے انسان ایسی پوزیشن میں گر جاتا ہے جس سے اس کا سانس بند ہو جائے یا گلے وغیرہ میں پھانسی کے پھندے کی طرح رسی یا کوئی کپڑا اپھنس جاتے تو کچھ چند منٹوں کے اندر اس کے ہلاک ہونے کا خطرہ ہے۔

اسی طرح ایک شخص گھوڑے پر سوار ہے گھوڑا بڑی تیزی سے دوڑ رہا ہے اچانک گھوڑا گر پڑتا ہے اور سوار گھوڑے کے نیچے آجاتا ہے ایسی حالت میں فوراً سوار کو گھوڑے کے نیچے سے نکالنا چاہیئے اور یہ نہ ہو کہ گھوڑا اٹھتے وقت کچل دیں اور جب تک سوار گھوڑے کے نیچے ہو گھوڑے کو مار مار کر کھڑا کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ پہلے سوار کو کسی طرح سے نیچے سے نکالنے کی کوشش کریں جب سوار گھوڑے کے نیچے سے نکال لیا جائے تو صاف جگہ پر اسے بے جا کر چت لٹائیں اور اس کے سر کے نیچے کوٹ کو تہ کر کے رکھیں یا چادر وغیرہ دکھ دیں اگر کچھ نہ ملے تو مٹی اکٹھی کر کے ہی رکھ دیں تاکہ وقتی طور پر اس کا سر اونچا ہو جائے پھر اس کے گلے کے گرد کی چیزیں مثلاً گلو بند یا کالر یا کوٹ یا قمیص وغیرہ کے بٹن کھول دیں کچھ دیر مریض کو آرام سے پڑا رہنے دیں امید ہے وہ مریض خود

بخود ہی جلد ہوش میں آجائے گا۔

اگر جلد ہوش میں نہ آوے تو ہوش میں لانے کی کوشش کریں جس کی صورت یہ ہے کہ مضروب کے ضرب زخم وغیرہ کو بغور دیکھیں مگر پر شدید چوٹ آئی ہو تو اسے غور سے دیکھیں نیز دونوں جانب کے ہاتھ کلائی بازو، ٹانگ وغیرہ کا بھی آپس میں مقابلہ کریں تاکہ کسی ہڈی وغیرہ کے ٹوٹ جانے سے اگر کوئی بدوضعی یا کجی پیدا ہو گئی ہو تو اس کی فوراً اصلاح کرائیں۔

اگر کپڑوں میں خون لگا ہوا ہو تو خون کے نکلنے کی جگہ دریافت کریں جریان خون فوراً پٹی وغیرہ باندھ کر بند کر دیں پھر کسی نزدیک ترین مقام سے طبی امداد پہنچائیں اگر معالج کو موقع پر بلانا ضروری ہو یعنی مریض کو نہ لے جایا جا سکتا ہو ایک کاغذ یا کپڑا پر ضروری پیغام لکھ کر ڈاکٹر کے پاس بھیجنا چاہیئے تاکہ ڈاکٹر سستی نہ کرے اور جلد آجائے

نمونہ پیغام فلاں بازار یا فلاں چوک یا فلاں موقع پر ایک شخص بے ہوش پڑا ہے اس کے جسم کے فلاں حصہ سے خون بہہ رہا ہے یا فلاں حصہ مجروح ہو گیا ہے آپ جلد آ کر اپنا فرض ادا کریں۔

یادداشت اگر معالج کے آنے سے پہلے مجروح ہوش میں آجائے تو اسے کسی قسم کی دوا نہ دیں بلکہ صرف دودھ گھی وغیرہ ہلکا پلائیں یا شہد میں پانی ملا کر پلائیں۔

محفوظ مقام پر مجروح کو لیجانیکے طریقے

بعض دفعہ حادثہ ایسے موقعہ پر ہو جاتا ہے جہاں صرف ایک آدمی ہی ہوتا ہے جو مجروح کو مدد پہنچا سکتا ہے بعض دفعہ دو تین آدمی ہوتے

ہیں بعض دفعہ دو تین آدمی ہوتے ہیں بعض جگہ بے شمار آدمی موجود ہوتے ہیں لیکن مجروح کو ایک یا دو یا چار آدمی ہی لے جا سکتے ہیں لہٰذا اگر مجروح کو لے جانے والا صرف ایک آدمی ہی ہو تو وہ مجروح کو چار طریقہ سے لے جا سکتا ہے

(۱) مثلاً بغل گیر لے جانا یا سہارا دے کر لے جانا ۔

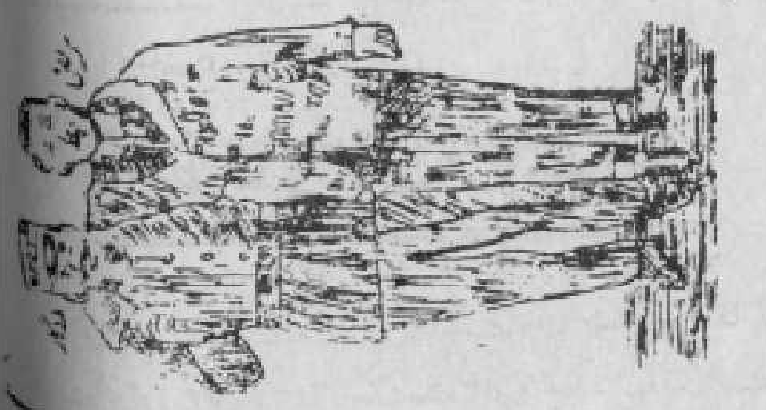
(۲) پیٹھ پر اٹھا کر لے جانا ۔

(۳) پیٹھ کے بل اٹھا کر لے جانا ۔

بغل گیر لے جانا

یہ طریقہ صرف اس وقت جبکہ مریض کے زیریں اطراف یعنی نچلے دھڑ میں چوٹ لگی ہو مگر ہڈی نہ ٹوٹی ہو مثلاً موچ آجانا ، پاؤں کا کچلا جانا وغیرہ ،

اس طریقہ میں مددگار مریض کے نزدیک اسی جانب کھڑا ہو جاتا ہے جس طرف چوٹ لگی ہو ، مریض کا ہاتھ اپنی گردن میں ڈال لیتا ہے مریض کی کلائی ایک ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اپنا دوسرا ہاتھ مریض کی کمر میں ڈال دیتا ہے مریض طرف یا چوٹ والی جانب کو سکیڑ لیتا ہے اور لے جانے والے شخص کے ساتھ ایک پاؤں پر کودتا چلا جاتا ہے ۔



پیٹھ کے بل اٹھا لے جانا

اگر مجروح کھڑا ہو سکے تو اٹھانے والے کو چاہئے کہ اس کی پیٹھ کی طرف پیٹھ کی طرف کرے یعنی مریض کا منہ اپنے سر کے پیچھے کرے خود بیٹھ کر یا نیم کھڑا ہو کر مریض کے بازو اپنے کندھوں پر سے گزار کر دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر کھڑا ہو جائے تاکہ مریض کا بوجھ اس کی کمر اور کندھوں پر آجائے اس طرح اٹھانے والا بھی تنگ نہیں ہوتا اور مضروب بھی تکلیف محسوس نہیں کرتا جب مناسب جگہ پر چلا جائے تو قدرے نیچا ہو کر مریض کو اتار دے ۔

نوٹ :۔ اگر بازو نہ پکڑے تو ٹانگوں کو جوڑ کے پاس سے پکڑ کر اٹھا لیں

مریض کو کندھے پر اٹھا کر لیجانا

اس طریقہ سے اس وقت لے جانا پڑتا ہے جب مریض بہت کمزور ہو یا بے ہوش ہو اٹھانے سے پہلے مریض کو چت لٹا دو اب بازو کو پکڑ کر کسی مددگار کی مدد سے اٹھا کر اس کو اپنے کندھے پر اس طرح رکھیں کہ اس کا پیٹ اٹھانے والے کے کندھے پر آجائے اب اس کا خالی کندھے والا بازو اس طرح پکڑیں کہ مریض کی دونوں ٹانگیں پر دوسرا ہاتھ گزار کر بازو کو پکڑ لے اور خالی ہاتھ بھی ٹانگوں کو گرفت میں کرے تاکہ مریض گر نہ پڑے ۔

جہاں محفوظ جگہ ہو وہاں اسے آہستہ آہستہ خود جھک کر یا بیٹھ کر مریض کو کندھے سے اتار دیں ۔ اتارتے ہی مریض کے کپڑے قمیص وغیرہ کے بٹن کھول دیا اور مریض کو چت لٹا دیں اور سر کو قدرے اونچا کر دیں ،

اگر مددگار دو آدمی ہوں تو مجروح یا زخمی کو مندرجہ ذیل طریق سے اٹھالیں جو شکلوں سے واضح ہیں ۔



کندھے پر مریض کو لیجانے کا طریقہ

جب مریض کو خصوصاً مجروح کو لے جانے والے تین اشخاص سے زیادہ ہوں تو مجروح کو لے جانے کیلئے کسی قسم کا سٹریچر استعمال کرنا چاہئے۔

ہند پاکستان میں مجروح یا مریض کو عموماً چارپائی پر لے جاتے ہیں یہ طریقہ درست تو ہے لیکن اس میں کچھ مشکلات ہیں،

(۱) عموماً چارپائی بھاری ہوتی ہے۔

(۲) مریض کو گھر کے اندر یا گاڑی میں لے جانے کیلئے مریض کو اتارنا پڑتا ہے۔

اگر مریض کو دور لے جانا پڑے تو چارپائی کی بجائے تو دستی سٹریچر بنا لینا چاہئے جس کے بنانے کی آسان ترکیب یہ ہے۔

ایک کمبل یا چارپائی پر بچھانے والی چھوٹی دری کو زمین پر بچھا لیں اور اس کے کناروں سے دو انچ اندر کی طرف سات آٹھ فٹ لمبی لاٹھیاں رکھ کر لپیٹے جائیں یہاں تک کہ دونوں لاٹھیوں کے درمیان $1\frac{1}{2}$ فٹ یا ۲ فٹ چوڑائی

کا بستر رہ جائے اب مریض کو آہستہ سے اس میں لٹا دیں اور چاروں سروں کو ایک ایک پکڑ کر اپنے کندھے پر رکھ لیں اور جہاں لے جانا ہو وہاں تک آہستہ آہستہ چلے جائیں جلدی نہ کریں کہیں کوئی شخص گر نہ پڑے جس سے مجروح کو اور بھی چوٹیں آسکتی ہیں۔

نوٹ :- یہ خیال رکھیں کہ لاٹھیاں پھرنے نہ پائیں انہیں روکنے کیلئے کمبل وغیرہ میں سوراخ کر کے لاٹھیوں پر اچھی طرح باندھ دیں اور ان کا وقفہ ایک جیسا رکھنا کے لئے دو سروں پر ڈنڈے باندھ دیں۔

نوٹ :- اگر مجروح کو لے جانے کے لئے کوئی گاڑی یعنی بس یا ویگن وغیرہ مل جائے تو اگر گدیاں نہ ہوں تو فرش پر گھاس پھوس ہی بچھائیں تاکہ نیچے کا حصہ نرم رہے۔

یادداشت اگر کمبل یا دری نہ مل سکے لیکن کرسی وغیرہ موجود ہو تو کرسی کے نیچے دونوں طرف سے دو لاٹھیاں باندھ دیں اور مریض کو کرسی پر بٹھا کر جہاں لے جانا ہو تو دو آدمی بھی لے جا سکتے ہیں

بجلی کا صدمہ یا بجلی کی چھاٹ لگنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بجلی لگنا	صدمہ کہربائیہ	الیکٹرک شاک

تعارف :- آج کل گاؤں گاؤں بستی بستی بجلی پہنچا دی گئی ہے۔ شہروں کی نسبت دیہاتی لوگ ناواقفیت کی وجہ سے اکثر کھمبا بجلی کی گری ہوئی تار کو چھو لیتے ہیں جس سے سخت جھٹکا لگتا ہے اور مریض بے حس و حرکت ہو جاتا ہے

اسی طرح گھروں میں پنکھے استری یا بلب کے سوئچ وغیرہ گیلے ہاتھوں سے دبانے سے بجلی لگ جاتی ہے یا پنکھے استری وغیرہ ناقص تار ہونے کی وجہ سے شارٹ ہوتے ہیں جونہی کوئی شخص اسے چھوتا ہے فوراً بجلی کے جھٹکے سے متاثر ہو جاتا ہے چنانچہ بجلی کی تار لگنے سے مندرجہ ذیل خطرات ہو سکتے ہیں۔
سخت صدمہ، بے ہوشی، فوراً موت واقع ہونا،

یادداشت

بجلی کی سب سے اہم صفت یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کوئی عضو تار کے ساتھ لگ جائے تو بجلی اس شخص کو بے حس و حرکت کر دیتی ہے وہ کسی قسم کی اپنی مرضی حرکت نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ تار کو جدا کر سکتا ہے کیونکہ بجلی اس کی حرکت کی طاقت کو زائل کر چکی ہوتی ہے

علاج

سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو مین اٹھا کر بجلی کی رو بند کر دینی چاہئے اگر ایسا ممکن نہ ہو یا آف کرنے سے مریض کو تار سے چھڑانے میں بہت دیر لگنے کا احتمال ہو تو پھر بھی کوشش کرنی چاہئے کہ مریض کو جلد تار سے جدا کر دینا چاہئے لیکن مددگار کو بھی ہوشیار رہنا چاہئے کہ مریض کو تار سے چھڑاتے وقت خود اس سے بھی بجلی کی تار نہ چھو جائے اس مددگار کے ہلاک ہونے کا بھی پورا خطرہ ہوتا ہے لہذا اسے مریض کو ایسی چیز سے چھونا چاہئے جس میں برقی رو نہ گذر سکے،

مندرجہ ذیل چیزوں سے بجلی کی تار یا جس شخص کو کرنٹ والی تار لگی ہوتی ہے اُسے جدا کریں۔

(۱) ربڑ کی بنی ہوئی چیزیں۔ (۲) خشک لکڑی گھاس، خشک کپڑا، خشک شیشہ وغیرہ

یادداشت :- عام دھاتوں مثلاً لوہا، تانبا، پیتل وغیرہ سے برقی

رو آسانی سے گذر جاتی ہے۔ لہذا ایسی چیزوں کو کرنٹ والی تار یا جسے کرنٹ لگا ہوا ہو سمجھ کر نہ چھوئیں اور نہ ہٹانے کیلئے استعمال کریں۔
چونکہ پانی میں سے بھی رو بخوبی گذر جاتی ہے اس لئے گیلا کپڑا یا گیلی لکڑی ہرگز استعمال نہ کریں، بلکہ مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کریں،

(۱) ایک خشک لاٹھی کے ذریعہ مریض کو تار کے ذریعہ علیحدہ کریں،
(۲) ایک خشک کوٹ کی آستینوں کے ذریعہ مریض کو کھینچ کر علیحدہ کریں،
(۳) ایک خشک کوٹ آستینوں سے پکڑ کر یا ایک بیلٹی، یا پٹی یا خشک چادر مریض کے گلے میں اس کے گرد ڈال کر کھینچ کر تار سے جدا کریں،

لیکن یہ احتیاط رکھیں کہ تار سے جدا ہونے سے پہلے مریض کی ٹانگ یا ہاتھ تمہارے جسم کو نہ چھو جائے ورنہ تمہیں بھی کرنٹ لگ جائے گا،
جب مریض تار سے جُدا ہو جاتے تو اسے فوراً کسی نزدیک کے ڈاکٹر یا ہسپتال میں لے جائیں تاکہ اس کا مناسب علاج کیا جا سکے۔
اگر تنفس رک گیا ہو تو مصنوعی تنفس جاری کریں جلے ہوئے مقام پر پٹی باندھ دیں تاکہ مکھیاں وغیرہ بیٹھ کر جراثیم یا زہریلا مادہ نہ چھوڑ جائیں کیونکہ اگر زخم میں کوئی زہریلا مادہ سرایت کر گیا ہو تو وہ بھی اس کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔

آسمانی بجلی گرنا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
لائٹ ننگ سٹروک	حرق الصاعقہ	بجلی گرنا

آسمان سے بارش کے دوران بعض اوقات اچانک نہایت گرج اور کڑک کے

ساتھ بجلی کی لہر آیا کرتی ہے۔ جہاں اور جس مقام پر وہ گرتی ہے اپنے مختلف اثرات چھوڑ جاتی ہے۔ میرے اسباب میں اسباب کی کمی بیشی سے ہی مختلف اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

مثلاً کبھی تو بجلی گرنے سے فوراً ہلاکت واقع ہو جاتی ہے اور جسم پر جلنے کا داغ یا زخم وغیرہ نہیں پایا جاتا۔

اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بجلی مریض کے قریب گری ہوگی لہٰذا مریض گرج کڑک اور چمک کے خوف سے راہی ملک عدم ہو گیا۔

کبھی بال جلد وغیرہ جل جاتی ہے اور جسم پر آبلے پڑ جاتے ہیں حقیقت میں ایسے شخص پر بجلی گری ہوتی ہے جس کے واضح اثرات نمایاں ہوتے ہیں کبھی حواس کے جھلس جانے کے ساتھ اس کی جیب کا روپیہ یا پیسہ پگھلا ہوا اور اپنی طبعی شکل سے بدلا ہوا ہوتا ہے۔

کبھی حواس ظاہری یا باطنی میں سے کوئی ایک باطل ہو جاتا ہے اور کبھی ہذیان یا فالج ہو جاتا ہے۔

کبھی بجلی کی گرج کڑک اور چمک کی شدت سے بعض عورتیں اتنی خوف زدہ ہو کر سہم و سکڑ جاتی ہیں کہ ان کا حمل بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

علاج

جب بجلی چمکتی ہو تو کسی بلند مکان یا درخت پر نہ چڑھیں لوہے کی کوئی چیز اپنے ہاتھ یا قریب نہ رکھیں۔ مثلاً چاقو، چابیاں یا چھڑی وغیرہ۔ مکان کی حفاظت کے لئے لوہے یا تانبے کی تار لگا دینی چاہئے۔

ڈوبنا ڈوب جانا

دریا، گہری نہر، گہرا تالاب، اور ایسا کنواں جس کا پانی کافی گہرا ہو میں داخل ہونے میں خصوصاً ایسا شخص جو تیرنا نہیں جانتا اکثر ڈوب جاتا ہے۔

اگر ڈوبنے والے کا فوراً پتہ چل جائے اور اسے دو تین منٹ کے اندر نکال لیا جائے تو اکثر ایسا شخص بے ہوش بھی نہیں ہوتا اور معمولی پریشانی کے بعد ٹھیک ہو جایا کرتا ہے لیکن اگر ڈوبنے والے کو ڈوبے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہو تو وہ بالکل [illegible] ہوتا ہے اور اس کا پیٹ پانی سے بھر چکا ہوتا ہے جس سے سانس لانا مشکل ہوتا ہے۔ پندرہ بیس منٹ تک ڈوبے ہوئے شخص کا مصنوعی تنفس جاری کرنے کے بعد اور پیٹ کا پانی نکالنے سے اکثر جانیں بچ گئی ہیں۔

علاج

جو شخص پانی میں ڈوبتا ہے اس کے پیٹ میں منہ کے راستے پانی بھر جایا کرتا ہے جس کا دباؤ پھیپھڑوں پر پڑتا ہے اور سانس میں دقت ہو جاتی ہے لہٰذا جب یا جونہی غریق کو نکالا جائے تو اول بات یہی خیال کریں کہ پانی پیٹ میں بھر گیا ہے یا نہیں اگر پانی نہ ہو تو فوراً مصنوعی تنفس جاری کریں ورنہ اول پیٹ سے پانی نکالنے کی تدبیر کریں تاکہ اسے سانس آسانی سے آنے لگے یا مصنوعی تنفس جاری کرنے میں آسانی ہو۔

پیٹ سے پانی نکالنے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ اگر بچہ ہے تو گھٹنا اٹھا کر کے پیٹ کے بل لٹائیں پانی فوراً خود بخود منہ کے راستے نکلنا شروع ہو جائے گا جب تمام پانی نکل جائے تو فوراً مصنوعی تنفس جاری کریں۔

اگر بڑا آدمی ہو تو اسے دو تین مرتبہ سرہانے ایک دوسرے پر رکھ کر اوندھا لٹائیں

اگر ویران جگہ ہو تو مٹی اکٹھی کر کے اس پر لٹائیں یا کھال کی ایک طرف لٹائیں جب پانی نکل جائے تو مصنوعی تنفس جاری کریں ،

اگر جسم سرد ہو گیا ہو تو گرم پانی کی بوتلیں بغلوں میں رکھائیں یا جسم پر کمبل لپیٹیں

نوٹ :- غریق یا ڈوب کر بے ہوش ہونے والے شخص کا تنفس جاری رکھنے کی کوئی حد مقرر نہیں کیونکہ ایسے مریض یعنی ڈوبے ہوئے اشخاص دو دو گھنٹے یا اس سے بھی زیادہ عرصہ بعد مصنوعی تنفس جاری رکھنے سے ہوش میں آگئے ہیں۔

جب غریق کو سانس خود بخود آنے لگے مگر اس سے پیشتر نہ آتا ہو تو اور بھی مصنوعی طریقہ کو اپنائیں تاکہ سانس لینے میں آسانی رہے۔

جسم کو کمبل سے گرم رکھیں گرم پانی کی بوتل فرد رکھوائیں تاکہ دوران خون جاری رہے اور خون جمنے نہ پائے جب قدرے ہوش آجائے تو تیز چائے یا لونگ دارچینی کا قہوہ پلائیں ،

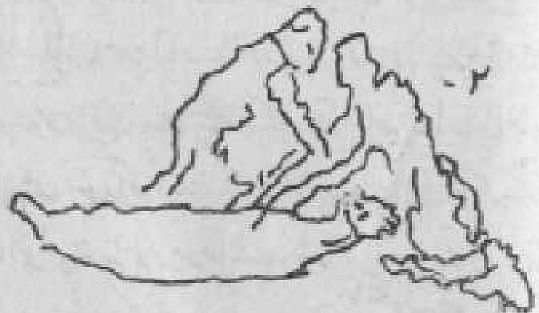
مندرجہ ذیل .... تصویر . . میں شیفر کا مصنوعی تنفس جاری کرنے طریقہ دکھایا گیا ہے ۔



-۴



-۲



تصویر ۲۱ میں سلوسٹر کا مصنوعی تنفس جاری کرنے کا طریقہ دکھایا گیا ہے ان طریقوں میں جو آسان معلوم ہو اس سے تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں

پالا مارنا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
فراسٹ بائیٹ FROST BITE	شجلہ تصقیع ،	پالا مارنا، سردی کھانا ،

تعارف

ہمارے ملک میں نومبر دسمبر جنوری میں سخت سردی ہوا کرتی ہے بعض دفعہ کورا پڑتا ہے، پہاڑی علاقوں میں برف باری پڑتی ہے اگر ہوا چل پڑے تو سردی دگنی ہوجاتی ہے یہی ہوا انسانوں حیوانوں کے خون کو جما دیتی ہے جس سے انسان مدہوش ہوجاتا ہے اکثر اتنی نیند سوجاتا ہے کہ سوتے سوتے ہی مرجاتے ہیں اگر نیند نہ آئے تو بے چینی اور ہذیان ہوجاتا ہے اور یہ ہذیان اور بے چینی ایسے اشخاص کو طرح ہوتی ہے جو سردی سے بچنے کے لئے شراب زیادہ پی جاتے ہیں جس سے نہ صرف عقل میں فتور آجاتا ہے بلکہ ہذیان اور بے چینی بھی کرتے ہیں۔

اگر سردی کا اثر کسی حصہ جسم پر ہوجائے مثلاً چہرہ، سر، کان ہاتھ، پاؤں تو ماؤف جگہ میں سوزش ہوکر خون جمع ہوجاتا ہے جس سے متاثرہ مقام میں آگ کی سی جلن ہوتی ہے اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے جسم پر آگ رکھ دی گئی ہو۔

اگر ماؤف مقام میں انجماد خون ہوجائے تو اکثر ایسی جگہ بے حس ہوجاتی ہے اور دوران خون رک کر ماؤف مقام میں پیپ پڑجاتی ہے اور اس مقام کا گوشت گل سڑ کر جھڑ جاتا ہے۔

چنانچہ بعض برفانی مقامات کی برف کو لوگ اس قسم کے حادثات و واقعات

کی وجہ سے خونی برف کہا جاتا ہے۔

علاج

مقام ماؤف کو اول سردی سے محفوظ کریں اگر عضو ننگا ہو تو اس پر فلالین یا کمبل کا ٹکڑا لپیٹ دیں پھر اس مقام پر گرم ریت سے ٹکور کریں لیکن یاد رہے کہ مقام ماؤف کو کپڑا لپٹا ہے اس کے اوپر ہی سے شروع میں ہلکی ہلکی حرارت پہنچائیں کیونکہ یکدم تیز حرارت سے نکال ہونے کا اندیشہ ہے جب آہستہ آہستہ حرارت پہنچائی جائے گی تو رکا ہوا خون کا دوران پھر شروع ہوجائے گا بلکہ اگر خون جم گیا ہو تو وہ بھی پگھل کر چلنے لگے گا۔

یادداشت

اگر فوری طور پر مٹی یا ریت گرم کرنے کا انتظام نہ ہوسکے تو تازہ پانی ہی مقام ماؤف پر تولیہ وغیرہ سے پھیرلیں، پھر گرم پانی یا ریت کا انتظام کریں۔ کافور کو سکنجبین میں ملاکر طلا کریں تو فوراً تسکین ہوتی ہے دوا کے طور پر روغن تارپین کی مالش کریں مریض کو تھوڑے تھوڑے وقفہ سے لونگ دار چینی کا قہوہ اور ایک انڈا مرغی کھلائیں چند گھنٹے بھی نہیں گزریں گے کہ مقام ماؤف آرام کرنے لگے گا۔

یادداشت

پالا مارنے کے واقعات اکثر پہاڑی اور برفانی علاقوں میں اس وقت ہوتے ہیں جب برف باری کے بعد ہوا چلتی ہے کیونکہ ہوا سے سردی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلنے لگتی ہے اور پہلے سے زیادہ ہوجاتی ہے۔ پاکستان میں راولپنڈی سے سندھ تک کا علاقہ میدانی ہے یہاں برف باری نہیں ہوتی لیکن بعض دفعہ پہاڑی علاقوں میں برف باری سے جب سرد ہوا آتی ہے تو ان علاقوں میں سردی سخت ہوتی ہے جیسے پنجاب کے علاقوں میں رہنے والے بزرگوں بچوں کے ہاتھ پاؤں چہرہ پر سیاہیاں نکل آتی ہیں اور لوگ اکثر نمونیہ کا شکار ہوجاتے ہیں جن کا علاج گرم ٹکور وغیرہ ادویہ سے ہوتا

سوزاک

تعارف سوزاک پیشاب کی نالی (نائزہ) کا زخم ہے جس میں پیپ یا پیپ دار رطوبت بہتی ہے۔ زخم میں اکثر جلن دار درد ہوتا ہے۔ سوزش کی شدت سے پیشاب کی نالی میں تنگی آجاتا ہے اس حالت کو ضیق نائزہ کہتے ہیں۔

تاریخ سوزاک

ایورویدک کی پرانی کتب کے علاوہ جدید ویدک کتب میں مرض سوزاک کا ذکر نہیں ملتا۔ اکثر ویدوں کا خیال ہے کہ موترکرچھر، موترگھات اوشن وات سوزاک کے ہی نام ہیں لیکن اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ سوزاک سے بالکل جداگانہ ہیں۔ کیونکہ اگر سوزاک۔ بدکاری۔ زناکاری کثرت جماع اور حاملہ و حائضہ مجامعت کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے تو موترکرچھر۔ موترگھات وغیرہ اخلاط کے بگڑنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مرض سوزاک اور آتشک برصغیر پاک وہند کی بیماریاں نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں بیماریاں ہندوستان میں غیر ملکی حکومتوں کے افراد نے پھیلائی

ہیں۔ کیونکہ غیر ملکی حکومتیں جس قدر ہندوستان میں پرانی ہوتی گئیں اسی قدر ان امراض کو پھیلنے کا موقع ملا۔

یہ حقیقت ہے اسلامی حکومت۔ یا عہد مغلیہ تک ہندوستان میں طب قدیم ایورویدک کتب ان امراض سے خالی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایورویدک تصانیف اس لحاظ سے نامکمل یا ادھوری ہیں یا اس وقت کے ویدوں کو ان امراض کا علاج کرنا نہیں آتا تھا۔

اور یہ ناممکن ہے کہ ایورویدک جیسی مکمل سائنس میں سوزاک کا علاج نہ ہو حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہندوستان اور برصغیر میں یہ مرض پایا نہیں جاتا تھا اسی وجہ سے ان میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے۔

پرانی طب اسلامی کی کتب میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے۔

طب اسلامی اور یونانی دور میں متقدمین اور متاخرین حکما اور اطبا کی کتب میں سوزاک کا ذکر نہیں ہے۔

البتہ ان کتب میں حرقۃ البول اور سدۃ البول وغیرہ تکالیف کا ذکر ملتا ہے جن میں سوزاک کی تمام علامات پائی جاتی ہیں بلکہ ان میں پیشاب کی نالی سے لیکر مثانہ اور گردہ تک سوزش درد۔ زخم کا علاج درج ہے جو نہایت کامیاب ہے

فرنگی طب کی کتب میں سوزاک کا ذکر ہے۔ ڈاکٹر و حکیم غلام جیلانی صاحب نے جو کتب فرنگی طب کی کتب کو سامنے رکھ کر لکھی ہیں ان میں سوزاک کا

ذکر ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ سوزاک فرنگی دور کی لعنت ہے جیسے جیسے فرنگیوں نے برصغیر میں قدم جمائے ویسے ہی یہ لعنت بڑھتی گئی

فرنگی طب اور سوزاک

سوزاک ایک چھوت دار بیماری ہے جس میں پیشاب کی نالی متورم ہو کر پیپ آنے لگتی ہے اس کا باعث بھی ایک خورد بینی جرثومہ ہے جس کو ڈاکٹری میں گونو کاکس یعنی جرثومہ سوزاک کہتے ہیں۔

یاد رکھیں حضرت انسان کے سوا اس دنیا میں کسی حیوان کو نہیں ہوتا پیپ کی اور ورم کی ابتداً پیشاب کی نالی ناترہ (یوریتھرا) میں ہوتی ہے۔ مثلاً اگر حائضہ عورت سے جماع کیا جائے یا ایسی عورت سے ملاپ کیا جائے جس کو سیلان الرحم کی شکایت ہو ملاپ کے چند گھنٹے سے چند دن کے اندر پیشاب کی نالی (ناترا) متورم ہو جاتی ہے۔ پیشاب جل کر آنے لگتا ہے ساتھ پیپ بھی آنے لگتی ہے۔

مردوں میں سوزاک کا زخم پیشاب کی نالی کے اگلے حصے (سپاری والے حصے) میں ہوتا ہے کبھی بڑھ کر غدہ ودی اور خصیہ فوقانی تک جا پہنچتا ہے بعض مریضوں میں زہریلا مادہ خون میں سرایت کر کے جسم پر جا بجا پھنسیاں اور پھوڑے نکال دیتا ہے کبھی دل کی اندرونی جھلی میں ورم ہو کر زخم ہو جاتے ہیں۔

عورتوں میں سوزاک سوراخ بول کے علاوہ گردن رحم تک جا پہنچتا ہے جس کے باعث رحم اور بیضہ دو میں بہت سی تکالیف کا سبب بنتا ہے۔

سوزاک کی بڑی بڑی تکلیف دہ علامات

سوزاک ایک ایسا خبیث اور ہٹیلا مرض ہے جس میں کئی تکلیف دہ اور خوفناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً بد۔ بدگٹھیا۔ خونی۔ پیشاب کا آنا سوزش ورم سے پیشاب کا قطرہ قطرہ یا بند ہو جانا۔ ورم خصیہ۔ ورم مثانہ۔ نامردی۔ سوزاکی آنکھ کا دکھنا۔ خون کا متعفن ہو جانا۔ عورتوں میں ورم گردن رحم۔ بانجھ پن وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

قانون مفرد اعضا اور سوزاک

قانون مفرد اعضا سوزاک کو مریض کے جنسی اعضا کے غدد و غشائے مخاطی میں سوزش ورم اور تیزی فعل کو تسلیم کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں سوزاک کی علامات تکالیف کا ظہور ہوتا ہے یعنی پیشاب قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آنے لگتا ہے اکثر پیشاب کے ساتھ پیپ اور کچلہو آنے لگتا ہے پیشاب کی نالی کے سرے پر پیپ وغیرہ جم کر پپڑیاں بن جاتی ہیں۔ پیشاب دو تین دھاروں میں آنے لگتا ہے۔

سوزاک اور سوزاکی مادہ

قانون مفرد اعضا سوزاک اور سوزاکی مادہ کو جدا جدا تسلیم کرتا ہے جبکہ فرنگی طب سوزاک اور سوزاکی

جراثیم تسلیم کرتی ہے لیکن اسے سوزاکی زہر یا مادہ کی بجائے جراثیم ہی مانتے ہیں

یاد رکھیں قانون مفرد اعضاء

سوزاک کو جسم انسان کے غدد و غشا مخاطی میں سوزش ورم اور تیزی فعل کو قرار دیتا ہے جبکہ سوزاکی مادہ یا سوزاکی زہر جسم انسان کی خلط صفرا کے خمیر در خمیر اور شدید تعفن کو قرار دیتا ہے جو زہر کی حد تک تیز ہو جاتا ہے جس جسم یا مقام پر لگتا ہے اس مقام کے غدد و غشا مخاطی میں سوزش ورم اور ان کے فعل میں شدید تیزی پیدا کر دیتا ہے۔

یاد رکھیں

جن ادویہ اغذیہ کے کھانے لگانے اور استعمال کرنے سے سوزاک ہوتا ہے یا سوزاکی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ چونکہ ایسی اغذیہ ادویہ میں تعفن خمیر نہیں ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کے جنسی اعضاء کے زخم ورم سے جو مواد خارج ہوتا ہے اس میں سوزاکی جراثیم نہیں پائے جاتے۔

اس کے برعکس

ایسا سوزاک جو سوزاکی مادہ یا زہر سے ہوا کرتا ہے اس کے خون میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے ورم زخم سے خارج ہونے والے مواد میں سوزاکی جراثیم پائے جاتے ہیں۔

یاد رکھیں سوزاکی مادہ یا سوزاکی زہر سے ہونے والا سوزاک نہایت خطرناک ہوا کرتا ہے ایسے ہی سوزاک سے سوزاکی گنٹھیا (گنوریل ریماٹزم)

تشنج الدم سوزاکی، اسی طرح ریڑھ کی ہڈی میں ورم ہو کر کمر جھکا کر چلنا اور ورم غلاف قلب وغیرہ تکالیف پیدا ہوا کرتی ہیں۔

یاد رکھیں سوزاکی جراثیم ہوں یا سوزاکی مادہ دونوں کے اثرات ایک ہی ہیں البتہ سوزاکی مادہ سے جو زہر پیدا ہوتا ہے وہ جراثیم میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سوزاکی جراثیم یا زہر سے جو امراض علامات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سوزاکی مادہ پیدا ہوئے بغیر ظاہر نہیں ہو سکتے اس لئے سوزاکی مادہ کا پیدا ہونا ضروری ہے اسی مادہ میں تعفن خمیر ہوگا۔ تو سوزاکی جراثیم یا زہر پیدا ہوں گے جس کے نتیجے میں سوزاک ہوگا۔

مزمن سوزاک

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پرانا سوزاک	مزمن سوزاک، سوزنقہ	گلیٹ (GLEET)

علامات جب سوزاک کا کم و بیش علاج ہو جاتا ہے یا اس میں کمی ہو جاتی ہے۔ تو مریض علاج میں غفلت برتنی شروع کر دیتا ہے چونکہ سوزاکی زہر جو مریض کے زخموں اور سوزشی مقامات پر ہوتا ہے اس میں موسم، ماحول اور غذائی اثرات کی وجہ سے خفیف ہوتی رہتی ہے اور آہستہ آہستہ مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے

چنانچہ مدتوں تک تھوڑی بہت پیپ آتی رہتی ہے کبھی کبھی پیشاب جل کر اور درد سے آنے لگتا ہے پیپ اکثر پتلی لیکن کبھی گاڑھی ہوتی ہے۔

سوراخ بول چپکا ہوا رہتا ہے۔ جب صبح اٹھ کر پیشاب کرتا ہے تو ذرا سی پیپ ہوتی ہے جو پیٹری کی صورت میں سپاری کے منہ پر جمی ہوئی ہے جب تک اسے ہٹایا نہ جائے پیشاب خارج نہیں ہوتا یہ حالت مدتوں اور برسوں تک مریض کا پیچھا نہیں چھوڑتی ۔

یادداشت

سوزاک کی مزمن حالت میں پاکدامن بیویوں سے مجامعت کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے وہ بھی سوزاک میں مبتلا ہو سکتی ہیں ۔ پیشاب کی نالی میں قرحہ ہو جاتا ہے وہاں پر کچھ زائد فاسد ریشے پیدا ہو جاتے ہیں جس سے پیشاب کی نالی بند ہو کر پیشاب بند ہو جاتا ہے ۔

اس حالت کو انگریزی میں سٹرکچر آف یوریتھرا اور طب میں ضیق مائیز کہتے ہیں۔ یہ حالت نہایت تکلیف دہ اور خطرناک ہوتی ہے کیونکہ پیشاب کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے مریض چیخیں مارتا ہے انتہائی کوشش اور زور لگانے سے قطرہ قطرہ پیشاب آتا ہے کبھی بالکل بند ہو جاتا ہے ۔ ایسی حالت میں مریض اور معالج دونوں خدا سے پناہ مانگنے لگتے ہیں ۔

یادداشت

جب مریض علاج کراتا ہے تو اکثر پہلے پیپ آنا بند ہو جاتی ہے مریض سمجھنے لگتا ہے کہ اب مرض کلی طور پر ختم ہو گیا ہے لیکن یاد رکھیں پیپ کا رک جانا سوزاک کے رفع ہو جانے کی قطعی شافی دلیل نہیں ہے ۔

البتہ گرم چیزوں کے استعمال سے پیشاب جل کر آتا ہے مثلاً گوشت انڈے کریلے لہسن پیاز۔ تیز گرم مصالحے سرخ مرچ وغیرہ کھانے سے پیشاب جل کر نہ آئے ۔

ران و جنگاسہ کی گلٹیاں ختم ہو گئی ہوں ٹٹولنے پر محسوس نہ ہوں ۔

تو ایسی تکالیف سے نجات پا جانے کا مطلب ہے کہ اب سوزاک نہیں ہے ۔

شادی

ہر مریض جو شادی شدہ نہ ہو مندرجہ بالا خطرناک تکالیف کے ختم ہونے پر پوچھتا ہے کہ وہ شادی کرے یا نہ کرے

یاد رکھیں مندرجہ بالا سوزاک سے پیدا ہونے والی علامات اگر مریض میں کلی طور پر ختم ہو جائیں تو چند ماہ بعد شادی کر لینی چاہیے کیونکہ اب وہ اس نامراد بیماری سے کلی طور پر چھٹکارہ حاصل کر چکا ہے اب اسے شادی کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے ۔

عورتوں کا سوزاک

مردوں کی طرح عورتوں میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے بلکہ عموماً بازاری تمام عورتیں اس نامراد بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں۔ یہی عورتیں اوباش اور بدمعاش اور زانی قسم کے لوگوں کو یہ بیماری منتقل کر دیتی ہیں۔ جب ایسے مرد اپنی پاکدامن

بیویوں سے جنسی ملاپ کرتے ہیں تو وہ بھی اس مکروہ بیماری میں مبتلا ہو جاتیں ہیں ایسی شریف زادیاں جب اس بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں تو ان کی اندام نہانی میں پہلے گرمی اور جلن محسوس ہوتی ہے فرج (دیکھا تنا ہوا) لبہائے فرج، مجریٰ بول یعنی پیشاب کی نالی میں سوزش ورم اور زخم ہو جاتے ہیں جن سے خون آمیز پیپ خارج ہوتی ہے سوراخ بول متورم ہوتا ہے اس کو دبانے سے پیپ نکلتی ہے۔

اگر سوزش رحم تک اثر کر جائے تو ورم رحم ہو کر حیض درد سے آنے لگتا ہے حیض کے بعد اگر سیلان الرحم کی شکایت ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں سوزاک کی تحریک

چونکہ سوزاک خلط صفرا کے تخمیر و تعفن کے بعد زہر میں تبدیل ہونے کے بعد ہوتا ہے لہذا اس وقت مریض سوزاک کی تحریک غدی عضلاتی ہوتی ہے جو بڑھ کر غدی اعصابی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

سوزاک کے اسباب

سوزاک کسی سبب سے بھی ہو اس میں یہ بات ضروری ہے کہ پیشاب کی نالی میں رطوبت کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ مثلاً کثرت مباشرت، حیض کے دوران جنسی ملاپ کرنا۔ یاد رکھیں حیض کی حالت میں رطوبات

کا اخراج قطعاً بند ہوتا ہے گرم تیز اغذیہ اشیا کھانا۔ سوزاک کی مادہ کا اثر جب رطوبات مکمل طور پر خشک ہو چکی ہوتی ہیں حمل کے دوران جنسی ملاپ میں۔ یاد رکھیں حمل ہوتا ہی اس وقت ہے جب رطوبات خشک ہو جاتی ہیں

" اغلام بازی۔ جلق تیل و ترشی و تیزابیت کا کثرت استعمال "

اغلام بازی جلق تیل و ترشی و تیزابیت کا کثرت استعمال

یاد رکھیں کثرت مباشرت خصوصاً زناکاری اس مرض کا خاص سبب ہوتا ہے جس کے باعث ہمیشہ رگڑ اور کثرت انزال سے ایک طرف عضو تناسل سوزش ناک ہو جاتا ہے دوسری طرف رطوبات کا اخراج ختم ہو جاتا ہے۔ بلکہ منی کی پیدائش بھی ختم ہو جاتی ہے خشک رگڑ سے اکثر خون آ جاتا ہے اور عضو خاص متورم ہو جاتا ہے۔

حیض کے خون میں جو تیزی ہوتی ہے اس کے اثرات سے انکار ممکن نہیں اس کے علاوہ خون بذات خود قاطع رطوبت ہے حیض کے علاوہ رحم کی متعفن رطوبات حمل کے دوران بہنے والی رطوبات سیلان الرحم کی رطوبات وغیرہ کے اثرات بھی سوزاک پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں اس کے علاوہ عورت مرد کے اندر سوزاک کا مادہ داخل ہو جائے اس سے بھی شدید قسم کا سوزاک ہو جایا کرتا ہے۔

اغذیہ ادویہ میں گرم تیز اشیا جن میں مرچ مصالحہ جات تیل و ترشی چٹنی و اچار کثرت شراب خوری۔ بھنا ہوا گوشت کباب وغیرہ رطوبات کا اخراج روک کر پیشاب کی نالی میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں ان کے علاوہ

بعض امراض میں غدد اور غشائے مخاطی میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے مثلاً ریگ گردہ
مثانہ سے پتھری کی کنکریاں کا پیشاب کی نالی میں اٹک کر سوزش پیدا کر دینا
کثرت احتلام سے منی کا بار بار اخراج جس سے منی کی بار بار رگڑ سے پیشاب کی
نالی سوزشناک ہو جاتی ہے سوزاک کا باعث بن جاتی ہے
سوزاکی مرد اور سوزاکی عورت سے بھی ایک دوسرے کو یہ مرض لگ جاتا ہے

علاج

سوزاک کا علاج لکھنے سے پہلے اس کا اصول علاج لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔

اصولِ علاج

سوزاک پیشاب کی نالی (ناتڑہ واحلیل) میں سوزش ورم اور زخم کا نام ہے
چونکہ اس میں نالی کے اندر سوزش ہو جاتی ہے جو وہاں کی غشا مخاطی میں
ہوتی ہے اس غشا مخاطی کا تعلق غدد (جگر) سے ہوتا ہے گویا جگر و غدد
گردوں اور جسم کے تمام غدد اس سے متاثر ہوتے ہیں اگرچہ ظاہری طور پر مرض
کا مرکز پیشاب کی نالی میں نظر آتا ہے اور سب تکلیفوں کی ابتدا بھی یہیں سے
ہوتی معلوم ہوتی ہے مریض بھی ہاتھ لگا کر یہیں تکلیفوں کا اظہار کرتا ہے۔

لیکن

یاد رکھیں سوزاک کا اصل مرکز جگر ہے جو ایک عضو رئیس و حیاتی عضو
ہے اس لئے سوزاک کے علاج میں جگر و غدد اور گردوں اور غشائے مخاطی

کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔
چونکہ سوزاک کے دوران جگر، گردوں، غدد و غشا مخاطی میں تیزی اور
سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے اس لئے اس کے اصول علاج میں اس حقیقت
کو بھی ذہن میں رکھیں کہ وہاں کی سوزش کے ساتھ وہاں کا سکیڑ
بھی ختم ہونا چاہیے۔

یادداشت

چونکہ اس مرض میں حرارت اور صفرا بے حد بڑھ چکا ہوتا ہے اور پیشاب کی نالی
میں سوزش کی وجہ سے راستہ تنگ ہو کر پیشاب میں رکاوٹ ہونے لگتی ہے
اس لئے اس مرض میں عموماً اطبا اور عوام سرد سے سرد مدرات دیتے ہیں۔
یہاں تک کہ صندل، کباب چینی، مہندی اور دھنیا تک استعمال کرا دیتے ہیں۔
قلمی شورہ ان ادویہ کا خاص جزو ہے بعض مجربات معالج گرم مدرات جیسے دار چینی
لوبان ست، سلاجیت اور ست گلو وغیرہ دیتے ہیں۔ اور زخم بھرنے کے
لئے ست بیروزہ ان کا ضروری جزو ہوتا ہے یہ سب بے اصول علاج ہیں۔
اسی طرح فرنگی ڈاکٹر (معالج) قاتل جراثیم اور حابس رطوبات دیگر ایک دو
روز میں علامات روک دیتے ہیں۔ چند روز بعد پھر وہی علامات پیدا ہو جاتی
ہیں پھر کھانے کے لئے ادویات دیتے ہیں۔ ان میں مسکنات و مخدرات اور
دافع تعفن اور قاتل جراثیم اور ان سے بنی ہوئی ویکسینیں بڑے فخر سے دیتے ہیں۔
لیکن یہ سب طریقے غلط اور خطا بانہ ہیں۔
صحیح اور موثر علاج ذہن نشین کر لیں کہ سوزاک اس وقت ہوتا ہے جب

پیپ بن چکی ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر ورم مکمل ہو چکا ہوتا ہے اس لئے مادع و مسکنات۔ مخدرات و جراثیم کش ادویات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس وقت محلات کی ضرورت ہوتی ہے جس سے نہ صرف وہاں کی سوزش و درد اور زخم و پیپ ختم ہو جاتی ہے۔ بلکہ پیشاب بھی کھل کر آجاتا ہے اس مقصد کے لئے محلات جگر اور مخرج صفرا ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے یرقان اور سوء القنیہ و استسقا کے علاج میں کیا جاتا ہے چونکہ یرقان وغیرہ غدی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتے ہیں ان کا علاج اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ سے کرنے کی بجائے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلانا اور موثر علاج ہے۔ بالکل اسی طرح سوزاک کے علاج میں بھی غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ استعمال کرائیں جونہی غدد میں تحلیل شروع ہوگی فوراً سوزاک دم دبا کر بھاگ جائے گا۔

قانون مفرد اعضا اور سوزاک کا ادویاتی علاج

قانون مفرد اعضا اپنے معالج کو ہدایت کرتا ہے کہ سوزاک کے مریض میں سوزاک کا زہر جسم و خون اور اعضا میں پھیلنے نہ پائے۔ جتنی جلدی ممکن ہو زہر کو کمزور اور ختم کرنا چاہیے۔

یاد رکھیں سوزاک کے زہر کو جسم میں دبانا نہیں چاہیے بلکہ اندرونی بیرونی تدابیر سے اسے خارج کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

چونکہ سوزاک غدی عضلاتی یعنی صفرا کے تعفن اور خمیر کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتا ہے جس مریض کو یہ زہر لگتا ہے اس کے اندر بھی غدی عضلاتی تحریک پیدا

کر کے سوزش و ورم کر دیتا ہے لہذا اس حالت میں نہ تو عضلاتی ادویہ جن میں کباب چینی۔ کتھہ وغیرہ مسکنات جگر مفید ہوتی ہیں اور نہ اعصابی ادویہ قلمی شورہ جو کھار صندل زیادہ موثر ہیں۔

بلکہ غدی اعصابی اغذیہ ادویہ جو غدد و نالیوں وغیرہ کی نالیوں کو کھول کر فضلات کا اخراج کرتی ہیں مستقل فائدہ مند ہیں۔ یاد رکھیں ان سے وقتی سکون نہیں ملتا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے سوزاک سے جان چھوٹ جاتی ہے اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً مرض خفیف ہے غدی اعصابی محرکات کھلائیں اگر قبض ہے تو ساتھ غدی اعصابی ملینات دیں۔ اگر مرض شدت اختیار کر گیا ہے تو غدی اعصابی اکسیر اور تریاق بھی دے سکتے ہیں۔

یادداشت

جب جب سوزاک پرانا ہو گیا ہو یا قرحہ بن گیا ہو تو غدی اکسیر لازمی استعمال کرائیں جتنی بھی خوفناک صورتیں ہوں گی تمام تحلیل ہو جائیں گی جب آرام کی صورت پیدا ہو جائے تو غدی اعصابی مقویات کھلائیں۔

سوزاک کا مقامی علاج

چونکہ سوزاک کے مریض کے عضو تناسل کی اندرونی غشا مخاطی سوزشناک دردناک ہوتی ہے مریض درد کے خوف سے پیشاب کرنے سے ڈرتا ہے لہذا معالج

کا فرض ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سوزش ورم اور درد میں کمی کرنے کی کوشش کرے۔

اس مقصد کے لئے درج تدابیر اور نسخہ جات کام میں لائیں۔ اگر عضو تناسل کے اندر ورم شدید ہو گیا ہو تو یہ بھپارہ دیں فوراً سکون ہوگا۔

ہوالشافی پوست خشخاش۔ پوست بیلگری ہر ایک ۲۰ گرام ۱۰ گرام پانی دو کلو۔ رات بھگو دیں صبح جوش دیکر عضو خاص پر بھپارہ دیں۔

نوٹ: قارئین اس خیساندہ کو اگر جوش دینے کی بجائے پیڑو اور عضو تناسل پر تولیہ رکھ کر ٹھنڈے خیساندے سے ہی سرد ٹکور کریں تو زیادہ موثر اور مفید رہتا ہے کیونکہ بیماری شدید گرم ہے اس لئے خیساندہ کی سرد ٹکور بھی کریں۔ یہ ٹکور بھی بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی پوست ریٹھہ۔ پوست خشخاش۔ گل کیسو ہر ایک ۲۵، ۲۵ گرام پانی دو کلو۔ رات بھگو دیں صبح اوپر پیڑو اور عضو خاص پر تولیہ رکھ کر سرد ٹکور کریں فوراً سوزش ورم درد رک جائے گا اور پیشاب کھل کر آنے لگے گا۔

ہوالشافی افیون۔ ست کافور ہم وزن

ترکیب تیاری: دونوں کو ملا کر عضو خاص پر لیپ کریں۔ اگر ذرا سا مرکب عضو خاص کے منہ کے اندر داخل کر دیں تو بھی فوراً درد رک دیتا ہے۔

بندش بول کیلئے

ہوالشافی: چوہے کی مینگنیں۔ قلمی شورہ ہم وزن

ترکیب استعمال دونوں کو پیس کر قدرے پانی میں ملا کر پیڑو مقام ناف نیچے اور عضو خاص تک لیپ کریں تھوڑی دیر بعد پیشاب کھل کر آنے لگے گا۔

سوزاک میں عمل پچکاری

سوزاک کے مقامی علاج میں عمل پچکاری بھی بے حد مفید اور موثر رہا کرتا ہے

ہوالشافی

پھٹکری سفید	سہاگہ سفید	نیلا تھوتھا	رسونت	رسکپور	پانی
۱۲ حصے	۱۲ حصے	۱ حصہ	۱۰ حصہ	۱ حصہ	۳۰۰ حصہ

ترکیب تیاری اول سب ادویہ باریک مانند سرمہ کر لیں پھر پانی میں حل کر لیں۔

موقع استعمال جب بھی دوا اچھی طرح حل ہو جائے تو ایک پچکاری کی سی سی محلول نکال کر دس پچکاریاں سادہ پانی ملا کر تین پچکاری صبح تین دوپہر اور تین شام کریں۔ ساتھ کھانے کے لئے ادویہ اور ضرورت کے مطابق غذا کھلائیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

اندرونی استعمال کے نسخہ جات

ہوالشافی کیلئے کا کھنبہ یعنی تنا کاشتین کے ذریعے پانی نکال لیں اب ۵۰ گرام پانی میں چینی ملا کر صبح پلائیں پھر اتنا دوپہر اور اتنا شام۔ فوراً سوزاک کی جلن ورم سوزش کم ہوگی۔

ہوالشافی مرچ سیاہ - الائچی خورد - ریوند خطائی - پوست ریٹھہ
ہر ایک ہم وزن

ترکیب استعمال سب کو برابر وزن لے کر نصف گرام سے ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔

ہوالشافی برگ بالنہ ۴ حصہ - برگ آک ۱ حصہ

دونوں کو گرم کرکے اور کوٹ کر نکال لیں اب آگ پر گرم کریں کہ پھٹ جائیں چھان کر تین گنا چینی ملا کر شربت بنالیں۔

مقدار خوراک : ۱۰ گرام شربت صبح اور ۱۰ گرام شام ہمراہ گرم دودھ

ہوالشافی روغن صندل ۱ حصہ ، روغن بیروزہ ۱ حصہ ، روغن زیتون ۲ حصہ

سب کو ملا کر ایک ایک گرام گرم دودھ میں ملا کر پلائیں چند دن میں سوزاک رفع ہو جائے گا۔

ایڈز

قوانین قدرت کی خلاف ورزی کے نتیجے میں عذاب الٰہی ہے۔ آج کل جو طبیب۔ حکیم اور ڈاکٹر ملتا ہے ہر ایک پوچھتا ہے کہ ایڈز کیا ہے کس مرض کے لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہوتے ہیں جیسے ایڈز کی بیماری لگ جاتے اس کے جسم نفس پہ شکل اور مزاج میں کیا تبدیلیاں ظہور میں آتی ہیں اس کی واضح علامات کیا ہیں اور اس کے اسباب کیا ہیں۔

یہ بے چینی تو معالج حضرات میں بھی پائی جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی حکومتیں جن میں امریکہ، برطانیہ۔ روس۔ چین۔ فرانس ہند پاکستان بھی شامل ہیں اپنے اپنے ذرائع ابلاغ ریڈیو۔ ٹی۔ وی اور اخبارات کے ذریعے خوب واویلا کر رہے ہیں اور اس کے اسباب بھی کسی قدر بتا رہے ہیں۔ لیکن افسوس ایڈز کے مریض کے فعلی وحیاتی مفرد اعضاء کے متعلق کچھ بھی نہیں بتایا جا رہا کہ اس کے کونسے مفرد اعضا تیز تحریک میں آجاتے ہیں اور کن کن مفرد اعضاء کے فعل میں ضعف اور سستی پیدا ہوتی ہے تاکہ جو کیمیاوی اور مشینی بگاڑ پیدا ہو چکا ہے اسے درست کیا جا سکے۔

ایڈز کے اسباب

آج کل جو ایڈز کے اسباب بتلائے جا رہے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ جنسی بے راہ روی ۔ اختلاط ہم جنس ۔
۲۔ منشیات کا کثرت سے استعمال ۔
۳۔ خون یا جسم کے دیگر سیالات کی منتقلی ۔

مندرجہ بالا اسباب کے نتیجہ میں جو ایڈز کا ہونا تسلیم کیا گیا ہے اس وقت تک مقبول ہے جب تک ان کے نتیجہ میں جسم انسان کے مفرد اعضاء اور خون کے مشینی اور کیمیاوی اسباب نہ بتائے جائیں ۔

درج ذیل سطور میں ایڈز کے مریض کے مشینی (عضوی) اور کیمیاوی (خلطی) اسباب اور نتائج پر مختصر اور جامع حقائق پیش کر رہا ہوں امید ہے قارئین اور طبی دنیا اس سے ضرور مستفید ہوگی ۔

جنسی بے راہ روی ۔ اختلاط ہم جنس

جنسی بے راہ روی اور اختلاط ہم جنس بتانے سے پہلے اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ جنسی جذبات ۔ جنسی تحریکات اور اختلاط ہم جنس کے لئے جسم انسان کے کونسے مفرد اعضاء تیز ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے انسان ایسے قبیح فعل کرنے پر مجبور ہوتا ہے ۔

یاد رکھیں جنسی تحریکات انسان میں اس وقت تک نہیں ابھرتیں جب تک جنسی غدود اپنی نشوونما مکمل نہیں کر لیتے جب مردوں میں خصیے اعضائے تناسل خزانہ منی اپنی نشوونما مکمل کر لیتے ہیں تو خصیے منی بنانا شروع کر دیتے ہیں اور یہ منی خزانہ منی میں اس طرح جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے جس طرح گردوں سے پیشاب بن کر مثانہ میں جمع ہوتا ہے جب مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے تو اسے خارج کرنے کے لئے پیشاب

کی حاجت پیدا ہوتی ہے اگر چند منٹ سے چند گھنٹے تک پیشاب خارج نہ کیا جائے تو تکلیف شروع ہو جاتی ہے جس سے مجبوراً پیشاب کرنا پڑتا ہے بالکل اسی طرح ۱۵ / ۱۶ سالہ لڑکے لڑکیوں کے خصیے منی بنا بنا کر خزانہ منی میں جمع کرنا شروع کر دیتے ہیں جب خزانہ منی ۔ منی سے بھر جاتا ہے تو لہروں کی صورت میں جنسی تحریکات منی کو خارج کرنے کیلئے اٹھتی ہیں ۔ اگر طبعی طریقہ سے بروقت منی خارج کر دی جائے تو بہتر ورنہ طبیعت خود خواب میں احتلام کی صورت میں منی خارج کر دیتی ہے ۔

نوجوانوں میں یہی وقت محتاط رہنے یا بے راہ روی سے بچنے کا ہوتا ہے ۔ بد قسمتی سے غیر مسلم ممالک میں اسلام جیسی ازدواجی تعلقات پر پابندیاں نہ ہونے کی وجہ سے ان ممالک میں جنسی تعلقات اکثر شادی سے پہلے قائم ہو جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ امریکہ برطانیہ روس ۔ فرانس جیسے ملکوں میں ۳۰ سے ۶۰ فی صد کنواری لڑکیاں جنسی تجربات سے گذر چکی ہوتی ہیں ۔ یہ عورتوں پر ہی منحصر نہیں ۔ کنوارے اور غیر شادی شدہ لڑکے بھی بدنامی کا طوق پہن چکے ہوتے ہیں اور ایسے لڑکے ہم جنس لڑکوں سے بھی جنسی اختلاط کر چکے ہوتے ہیں اور کرتے رہتے ہیں ۔ اور یہ سلسلہ شادی کے بعد بھی غیر عورتوں اور مردوں کے ساتھ اکثر جاری رہتا ہے اس طرح ساری زندگی منی کو جو طاقت کا سرچشمہ ہے غیر فطری طریقوں سے ضائع کرتے رہتے ہیں اسی طرح خود ہی ایڈز جیسی خوفناک بیماریوں کو دعوت دیتے ہیں ۔

ایڈز کے مریض کی علامات

۱۔ چونکہ غدی تحریک مشینی طور پر تیز ہو چکی ہوتی ہے ۔ جگر گردے

سکڑ چکے ہوتے ہیں۔ حرارت عزیزی کے بے جا اخراج سے غذائی نظام ناکارہ ہو جاتا ہے۔ بھوک، پیاس بند ہو جاتی ہے۔

۲۔ خون میں بلڈ یوریا بڑھ جاتا ہے جسم کی رنگت سیاہی مائل بدنما ہو جاتی ہے۔ جسم کی نشوونما تقریباً رک جاتی ہے۔ اعضائے جسم اپنی طبعی شکل صورت کھو بیٹھتے ہیں۔ انسانیت حیوانیت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے مریضوں کی صورتیں مسخ ہو کر حیوانات خصوصاً بندروں جیسی ہو جایا کرتی ہے۔

۳۔ چونکہ غدی تحریک شدید سے شدید تر ہوتی ہے اس لئے قلب و عضلات میں بھی شدید تحلیل ہو جاتی ہے۔ عضلات لٹک جاتے ہیں۔ اگر صفرا رک جائے تو عضلات میں تحلیل کا عمل بڑھ کر پھیل جاتے ہیں جس سے چہرہ ہاتھ پاؤں پیٹ وغیرہ پر ورم دائمی آ جاتا ہے چونکہ تحلیل عضلات شدید ہوتے ہیں۔ اس لئے ضعف عضلات کی وجہ سے حرکات کے فعل تقریباً ناپید ہو جاتے ہیں۔ نقاہت حد درجہ ہوتی ہے۔

۴۔ اسی غدی تحریک کا اثر دماغ و اعصاب پر بھی پڑتا ہے چنانچہ غدی تحریک کی شدت کی وجہ سے اعصاب و دماغ میں سکون کی سی حالت پیدا ہو کر رطوبت عزیزی کی پیدائش تقریباً رک جاتی ہے۔ جس سے جسم کی نشوونما بھی رک جاتی ہے اسی وجہ سے ایڈز کے مریضوں کی شکلیں مسخ ہو جاتی ہیں۔ چہروں پر مردنی چھا جاتی ہے۔

۵۔ جس طرح گاڑی یا انجن پٹرول کم ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر چل نہیں پاتی بالکل اسی طرح جب انسان منی کو جو انسانی گاڑی کیلئے پٹرول کا کام کرتی ہے ضرورت سے زیادہ کم کر بیٹھتا ہے یا اس کی پیدائش نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے تو وہ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، چلنے پھرنے وغیرہ حرکات کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔

منشیات کا بے دریغ استعمال

قارئین آپ خوب جانتے ہیں کہ منشیات ایک ہی قسم کے اور ایک ہی مزاج کے نہیں ہوتے بلکہ اعصابی عضلاتی اور غدی مزاج کے پائے جاتے ہیں لیکن ایڈز کا مرض صرف ایک ہی قسم کی منشیات کے کثرت استعمال سے اور ایک ہی قسم کے مفرد اعضاء کے تیز یا سست ہونے سے ہو سکتا ہے

لہٰذا حکیم طبیب اور حکومت کے ذرائع ابلاغ جب تک جنسی جذبات ابھارنے والی منشیات کی نشاندہی اور ان کے نقصانات کی وضاحت نہیں کریں لوگ انہیں کھانے سے نہیں روک سکتے

چونکہ قانون مفرد اعضاء کے تحت ایڈز کا مرض غدی تحریک کی تیزی کے مسلسل مشینی عمل کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے لہٰذا محرک غدد منشیات کے روکنے سے رک سکتا ہے

محرک غدد منشیات میں شراب خانہ کا کردار سب سے بڑا ہے اس کے بعد شرف کھلا پار، ہیجان انگیز مرکبات جن میں معجون فلک سیر معجون ممسک و مقوی امساکی طلے وغیرہ شامل ہیں کو بلا ضرورت شوقیہ استعمال نہ کیا جائے ورنہ ان کے مسلسل استعمال سے جنسی اعضاء ناکارہ ہو جاتے ہیں اور اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں جس کے نتیجے میں ایڈز کا مرض لگ جاتا ہے

خون یا جسم کے دیگر سیالات کی منتقلی

خون یا جسم کے دیگر سیالات کی منتقلی سے مراد ایڈز میں مبتلا مریضوں کے خون تندرستوں کو نہ لگائے جائیں اسی طرح ایڈز میں مبتلا مریضوں کے ساتھ کھانا پینا بھی بند کر دیں جنسی تعلقات بھی قائم نہ کریں

قارئین ذہن نشین کرلیں

کہ یہ جو کہا جارہا ہے کہ ایڈز کے مریض کا جسمانی مدافعاتی نظام (ریزسٹنٹ پاور) کمزور
ہو جاتا ہے بھی درست ہے

لیکن

میں کہتا ہوں کہ قانون مفرد اعضاء کی رو سے مدافعاتی نظام کے ساتھ ساتھ
(عصبی نظام اور غذائی (غدی نظام) بھی بری طرح مفلوج ہو جاتا ہے جس سے آہستہ
مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے

ایڈز کا علاج

قانون مفرد اعضاء کی رو سے ایڈز کا مرض چونکہ غدی تحریک کے سوزشناک
سے ہوتا ہے لہٰذا اول مریض کو جنسی بے راہروی سے روکیں تاکہ دوسرے لوگ بھی
کی بیماری سے محفوظ رہیں اور اس کی طاقتیں بھی خارج نہ ہوں

دوسری نشہ آور اور ہیجان انگیز ادویہ کھانے سے روک دیں تاکہ مرض مزید
سے رک جائے اب مولد رطوبت غریزی اور مقوی دماغ و محرک اعصاب لطیف ادویہ
استعمال کرانی شروع کردیں جس سے غدی سوزش آہستہ آہستہ رفع ہونا شروع ہو جائے گی

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی
ضرورت کے مطابق ملین مسہل اور تریاق اور سداجوانی استعمال کراسکتے ہیں

یادداشت علاج میں فوری اور جلد نتائج حاصل کرنے کی کوشش
چونکہ شدید مشینی اور عضوی نقصان ہو چکا ہوتا ہے اس لئے جلد آرام آنا مشکل ہے
آہستہ رطوبات صالح رطوبت غریزی کی صورت میں پیدا ہوگی ویسے ہی آرام آنا شروع
سب سے پہلے جسم کی رنگت تبدیل ہوگی پھر طاقت آئے گی ۔

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج

حصہ سوم اعصابی

امراض دماغ و اعصاب

تحقیقات علم الامراض کے اس حصہ میں دماغ و اعصاب میں پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی تکالیف و علامات کی پہلے تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے ساتھ ہی ہر ایک کی تحریک مزاج علامات اسباب اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے بعض علامات کے علاج میں معالجین فاش غلطیاں کرتے ہیں جس سے علاج میں ناکام و نامراد رہتے ہیں کتاب ہذا میں ایسی غلطیوں کو یادداشت کے عنوان سے واضح کرکے موثر علاج پیش کیا گیا ہے

خادم فن و قانون مفرد اعضاء

حکیم محمد یٰسین دنیاپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دماغ سربراہ جسم انسان

کسی بھی ملک کو دیکھ لیں، چاہے وہ چھوٹا ہے چاہے بڑا، ہر ملک کا ایک سربراہ یا بادشاہ ہوا کرتا ہے جو نہ صرف اپنے ملک کی باگ ڈور سنبھالے رکھتا ہے جس کے ذریعہ ملک کے کونے کونے کے حالات اور واقعات سے ہر وقت آگاہ رہتا ہے جہاں کہیں بھی کوئی مطالبہ یا شور و غوغا اٹھتا ہے اس کے ازالہ کیلئے بادشاہ سلامت انتظامیہ کو حرکت میں لا کر مقامی لوگوں کے مطالبات کو حل کرا دیتا ہے جس سے پھر امن چین ہو کر ملک ترقی کرتا رہتا ہے

بالکل یہی صورت بادشاہ سلامت غیر ممالک کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے اگر دنیا میں کہیں بھی وبائیں، زلزلے اور قحط یا کوئی دو ملکوں میں جنگ ہو جائے تو بادشاہ سلامت ان ممالک کے ساتھ خارجی تعلقات کے طریقہ کے مطابق اپنا کردار ادا کرتا ہے یعنی اگر کسی ملک میں وبا یا زلزلہ یا قحط وغیرہ سے جانی اور مالی نقصان ہو چکا ہوتا ہے تو وہ اپنی استطاعت کے مطابق امداد کرتا ہے۔ بعض دفعہ کسی ملک کو فوجی جوانوں کی صورت مدد دیتا ہے۔

اسی طرح اس کائنات جسے جہان اکبر کہا جاتا ہے۔ کا نظام بخیر و خوبی چلتا رہتا ہے بالکل یہی صورت ہمارے جسم میں دماغ کی ہے وہ مملکت جسم انسانی کا بادشاہ ہے۔ دماغ اپنے کارندوں (اعصاب) کے ذریعے اپنے برابر کی مملکتوں (دل، جگر) کے حالات واقعات سے آگاہ ہوتا رہتا ہے۔ جہاں کہیں بھی کسی قسم کا نقصان

(مرض) ہوتا ہے۔ وہاں کی اصلاح، تعمیر و ترقی کے لئے ضروری انتظام کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی مقام پر دوران خون زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے جس سے مفرد اعضا کی اصلاح و درستی کے لئے دماغ سست مفرد اعضا کی طرف دوران خون فوراً تیز کرا دیتا ہے اور تیز و محرک مفرد اعضا سے دوران خون کم کر کے ان کے افعال اعتدال پر لے آتا ہے۔ اسی طرح مملکت جسم انسان کا نظام چلتا رہتا ہے۔

دماغ کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات ہے

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ دماغ ہمارے جسم کا انتہائی نازک اور حساس عضو ہے۔ تمام حیاتی مفرد اعضا میں سردار و شہنشاہ کی حیثیت سے جسم کے اوپر سر میں محفوظ ہے۔

دماغ کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دماغ و اعصاب جسم میں نہ ہوں تو سارا جسم پتھر کی مانند بے حس و حرکت پڑا رہے۔ مثلاً جس حصہ میں دماغ و اعصاب کے احکام نہیں پہنچتے وہاں فالج ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ انسان کا دماغ عقل و شعور کے لحاظ سے تمام کائنات کی مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اسی شعور و عقل کی وجہ سے حضرت انسان اشرف المخلوقات ہے۔

اپنی خداداد عقل و شعور اور اعلیٰ دماغی افعال کے سبب دیگر تمام حیوانات کو اپنا فرمانبردار بنا لیتا ہے۔

انہی صفات کے مالک دماغ پر اگر کسی قسم کی آفت یا خرابی ہو جائے تو نہ صرف نظام حساس درست نہیں رہتا۔ بلکہ دوسرے نظامات حرکت و تحلیل غذا و مواد و دیگر عضلات تمام جسم انسان کی طبعی حرکات سے عاری ہو جاتا ہے۔ جگر

غدد و تحلیل غذا و فاسد مواد کو خارج کرنے سے لاتعلق ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم انسان امراض کا گھر بن جاتا ہے۔

لہذا ہر ڈاکٹر، حکیم، طبیب اور معالج کا فرض ہے کہ وہ جب بھی کسی مریض کے دماغ و اعصاب میں کسی قسم کی خرابی محسوس کریں تو فوراً قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کا ازالہ کریں تاکہ دوسرے نظام بھی اعتدال پر آ سکیں۔

[دما]غ و اعصاب کے افعال میں خرابی کی ممکنہ صورتیں

قانون مفرد اعضاء کے تحت دماغ و اعصاب میں تین قسم کی ممکنہ خرابیاں ہو سکتی ہیں۔

دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی ہو جائے۔

۲۔ دماغ و اعصاب کے افعال میں تسکین ہو جائے۔

۳۔ دماغ و اعصاب کے افعال میں تحلیل ہو جائے۔

دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی کا مطلب

دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی کا مطلب یہ ہے کہ دورانِ خون دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو گیا ہے جس سے دماغ و اعصاب کے افعال اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ کثرت بول، کثرت پسینہ، زکام بلغمی کھانسی، دست، قے، ضعف جگر و تسکین قلب کی علامات و تکالیف ہو جاتی ہیں۔

ان علامات و خرابیوں کا علاج یہ ہے کہ دورانِ خون قلب کی طرف روانہ کر دیا جائے جس سے ایک طرف تسکین قلب ختم ہو جائے گی دوسری طرف رطوبات کی

کثرت سے ہونے والی تمام تکالیف ہو جائیں گی۔

دماغ و اعصاب میں تسکین کا مطلب

جب جگر اور گردوں کی طرف دورانِ خون بڑھ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دماغ و اعصاب میں دورانِ خون کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے۔ مریض کو ذہنی طور پر دماغ و اعصاب میں کمزوری سستی اور تسکین ہو جاتی ہے۔ مریض ذہنی طور پر نسیان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ عقل و شعور میں کمی آ جاتی ہے چونکہ تسکین کی وجہ سے دماغ و اعصاب پوری طرح قلب کو احکامات برائے حرکت دے نہیں سکتے اس لئے جسم سست کاہل۔ بوجھل رہنے لگتا ہے بعض دفعہ دائیں طرف فالج ہو جاتا ہے۔ رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے۔

ان تکالیف و علامات کا علاج یہ ہے کہ دورانِ خون دماغ و اعصاب کی طرف بڑھا دیا جائے جس سے تمام تکالیف غائب ہو جائیں گی۔

دماغ و اعصاب میں تحلیل کا مطلب

دماغ و اعصاب سے جب دورانِ خون قلب میں زیادہ ہو جاتا ہے تو دل میں تیزی آ جاتی ہے لیکن دماغ و ضعف اور کمزوری کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ رطوبات کی پیدائش تقریباً رک جاتی ہے۔ پیدا ہوئی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں جس سے نزلہ زکام کثرت بول و پسینہ کھانسی قے۔ دست وغیرہ سب غائب ہو جاتے ہیں۔ اور مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

یہاں میں نے مختصر طور پر دماغ و اعصاب میں ممکنہ خرابیوں کا خاکہ پیش کیا ہے۔ کتاب ہذا میں تمام علامات و تکالیف کی ماہیت اور تحریکات وغیرہ بڑی

تفصیل سے لکھ کر ان کا مختصر غذائی و دوائی علاج پیش کیا ہے۔ ساتھ ساتھ امراض علامات کی تشریح اور ان کے علاج میں جو غلطیاں ہو رہی ہیں ان کا قانون مفرد اعضا کے تحت ازالہ کر دیا گیا ہے۔

مثلاً اعصاب کے متعلق سبھی محققین اس حقیقت پر متفق ہیں کہ اعصاب حرکت بھی جسم میں پائے جاتے ہیں جنہیں عرف عام میں حرکتی اعصاب کہا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب حرکت کا جسم میں کوئی وجود نہیں ہے۔ بلکہ اعصاب کا وجود تو صرف احساس کے لئے ہے۔

یاد رکھیں حیوانی جسم خاص کر انسانی جسم کے لئے یہ ضروری ہے کہ جسم کے اندرونی یا بیرونی کسی بھی حصہ میں کوئی موثر اثر انداز ہو تو اس کا علم دماغ کو ہو۔ تا کہ دماغ اپنی قوت عقل شعور سے فیصلہ کر سکے کہ وہ موثر جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ۔ یہ کام جسم میں خبر رساں اعصاب کرتے ہیں۔

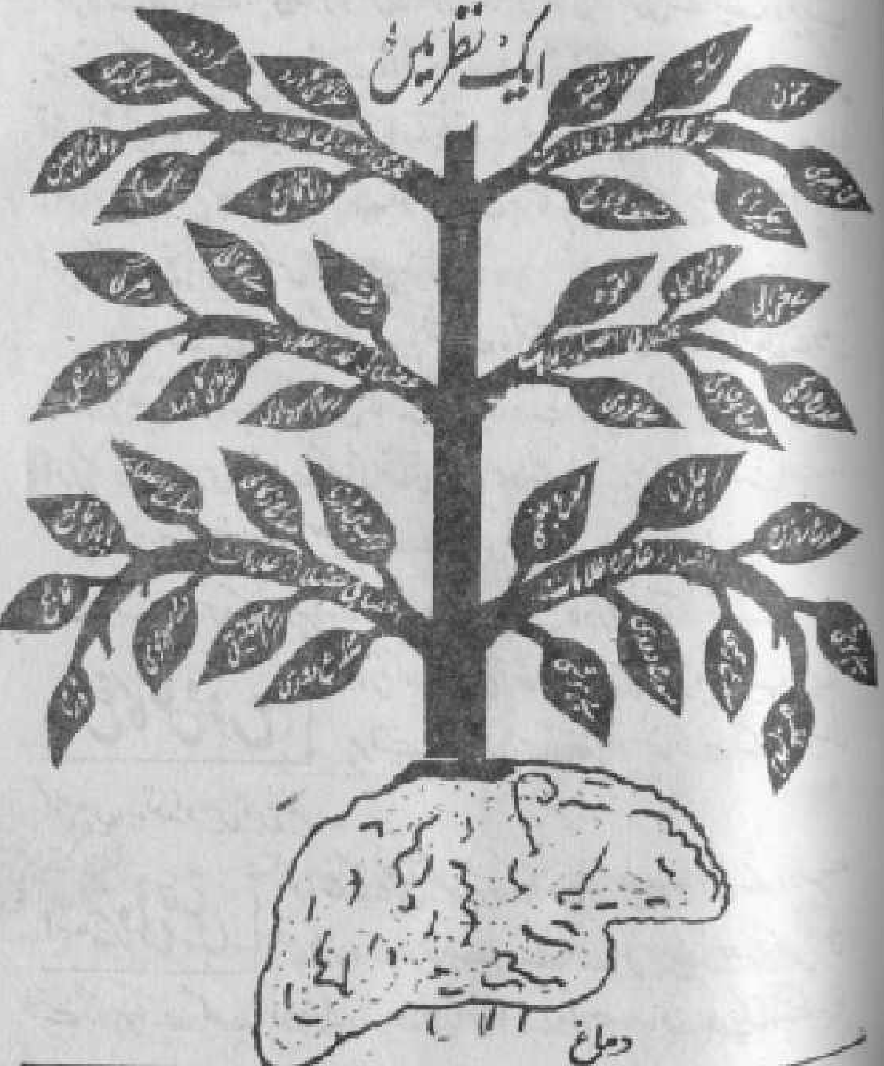
اس حقیقت سے ہم اچھی طرح واقف ہیں کہ کسی مفید چیز کو حاصل کرنے یا نقصان دہ چیز سے دور رہنے کے لئے حرکت کرنا ضروری ہے۔

خالق مطلق نے حرکت کا فعل صرف اور صرف قلب و عضلات کو ودیعت کیا ہوا ہے۔ جو چوبیس گھنٹے حرکت میں رہتا ہے چونکہ قلب جسم میں عضلات کے ذریعے حرکت کراتا ہے لہٰذا قدرت نے عضلات کو جسم کے ذرہ ذرہ میں متعین کیا ہوا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر حرکت کا فعل کر سکیں۔

جب دماغ اپنے خبر رساں اعصاب سے کوئی اطلاع وصول کرتا ہے تو اول اپنی قوت عقل و شعور سے فیصلہ کرتا ہے کہ یہ جسم کے لئے مفید ہے یا مضر۔ پھر دماغ اپنے فیصلہ پر عمل کرانے کے لئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ قلب و عضلات کو حکم پہنچاتا ہے۔ قلب و عضلات حکم ملتے ہی ضروری حرکات شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس

وقت تک حرکات جاری رکھتے ہیں جب تک دماغ کے حکم پر پورا عمل نہیں ہو جاتا۔ لہٰذا آئندہ یہ غلط تصور ذہن سے نکال دیں کہ جسم میں حرکتی اعصاب بھی ہوتے ہیں

امراض دماغ و اعصاب



دماغ کی ماہیت ،حقیقت اور اہمیت

دماغ کے لفظی معنی حواس ،عقل ، دانائی اور مغز کے ہیں ۔ انسان کا دماغ عقل و شعور کے لحاظ سے تمام کائنات کی مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے اسی وجہ سے حضرت انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے ۔ اپنی خداداد عقل و شعور اور اعلیٰ دماغی طاقتوں کے سبب دیگر سب حیوانات کو اپنا فرمانبردار بنا لیتا ہے عام طور پر ایک جوان آدمی کے دماغ کا وزن ۱/۲ ۴۹ اونس تقریباً ڈیڑھ کلو اور ایک جوان عورت کا دماغ تقریباً ۴۴ اونس ہوتا ہے ۔ ذہین اور اعلیٰ دماغ اشخاص میں دماغ کا وزن ۶۳ ، ۶۴ اونس تک ہوتا ہے اس کے برعکس مادر زاد پاگل آدمیوں کا دماغ بائیس تئیس اونس ہی ہوتا ہے ۔

حیوانات میں سوائے مگرمچھ اور ہاتھی کے باقی تمام حیوانات کا دماغ انسان کے دماغ سے وزن میں کم ہوتا ہے ۔ مگر جسمانی تناسب کے لحاظ سے مگرمچھ اور ہاتھی کے دماغ سے آدمی کا دماغ بھاری ہوتا ہے ۔ کیونکہ انسانی دماغ کا وزن اس کے جسم کا ۱/۴۰ حصہ ہوتا ہے ۔

قدرت کی انسان پر یہ بھی سب سے بڑی عنایت ہے اس کا دماغ چالیس برس تک بڑھتا ہے اس کے بعد ہر آنے والے سال میں دماغ کا وزن کم ہوتا رہتا ہے ۔

دماغ کا محل وقوع

دماغ کھوپڑی کی آٹھ ہڈیوں کے اندر تین جھلیوں میں ڈھکا ہوا ہے یہ جھلیاں اس کی غذا اور حفاظت کے لئے بنائی گئی ہیں ۔ یہ تعداد میں تین ہیں ۔

۱- بیرونی جھلی

دماغ کی یہ جھلی کھوپڑی کی اندرونی سطح اور دماغ کے دوسرے پردے کے ساتھ چسپاں ہے ۔ اس جھلی کا بیرونی حصہ جو کھوپڑی سے لگا ہوا ہے ۔ کھردرا اور ریشہ دار ہے اور اس کا اندرونی حصہ صاف اور چکنا ہے ۔ یہ

جھلی (پردہ) ایک طرف دماغ کو کھوپڑی کی سخت ہڈیوں کے دباؤ سے محفوظ رکھتی ہے ۔ دوسری طرف دماغ کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹے دماغ کو بڑے دماغ کے بوجھ سے محفوظ رکھتی ہے
پیچھے کو تھیڑوں کے بوجھ سے محفوظ رکھتی ہے

BRAIN



اس کو اردو میں موٹی جھلی یا دبیز پردہ اور عربی میں غشا صلب یا ام غلیظا کہتے ہیں ۔

نوٹ : حالیہ مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق یہ جھلی مرکب ہے مفرد مادہ یا کسی ایک اعضا سے بنی ہوئی نہیں ہے ۔

درمیانی جھلی یا پردہ

یہ جھلی بیرونی اور اندرونی جھلیوں کے درمیان واقع ہے مکڑی کے جالے کی مانند نہایت باریک اور نازک آبدار جھلی ہے اسی لئے اس کو غشاء عنکبوتی کہتے ہیں۔ اس کے بعض حصے اوپر کی جھلی ام غلیظ سے اور بعض حصے نیچے کی جھلی ام رقیق سے ملے ہوئے ہیں۔ ان جھلیوں کو ایک دوسری سے علیحدہ رکھنے کے لئے کچھ خلا ہوتا ہے جس میں رطوبات بھری رہتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کے مطابق یہ جھلی غدی جھلی یا (غدی پردہ) کہلاتی ہے۔

اندرونی جھلی یا پردہ

یہ جھلی دماغ کی بیرونی سطح سے چسپاں رہتی ہے اور دماغ کے ہر نشیب و فراز اور بطون دماغ کے اندر داخل ہوتی ہے۔ یہ دماغ کا اندرونی غلاف ہے اس میں خون کی باریک باریک نالیوں کا جال بچھا ہوا ہے اس سے دماغ کی پرورش ہوتی ہے چونکہ اس میں مشیمہ کی مانند عروقی جال ہوتا ہے اس لئے اس کو غشاء مشیمیہ کہتے ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق اس جھلی کو عضلاتی جھلی یا عضلاتی پردہ کہتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

دماغ کے بھی دو حقیقی پردے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ دماغ تین جھلیوں یا پردوں میں لپٹا ہوا ہے اس سے یہ شبہ ذہن میں ابھرتا ہے کہ دل اور جگر تو دوسرے اعضاء کی تحریکات کی وصولی کے لئے دو دو پردوں سے کام لیتے ہیں۔ اس کے برعکس دماغ اپنے تین پردوں سے دوسرے اعضاء کی تحریکات وصول کرتا ہوگا۔

قارئین اس شبہ اور خیال کو ذہن سے نکال دیں کہ دماغ تین پردوں سے تحریکات وصول کرتا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ دماغ کے بھی صرف دو حقیقی پردے ہیں جو دوسرے حیاتی اعضاء کی تحریکات کی وصولی کا کام انجام دیتے ہیں کیونکہ دماغ کے لئے ضروری ہے کہ ایک طرف جگر کی تحریکات سے مکمل آگاہی ہو تاکہ دماغ تحلیل کے نظام و حرکت کے نظام میں ذرا سی کمی بیشی کو بھی درست کرنے کے لئے احکامات تیار کر سکے۔ دماغ کی یہ ضرورت صرف دو

پردوں سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ ان میں اول دل کا پردہ جو دماغ کے اوپر چسپاں ہے دوسرا جگر کا پردہ جو دل کے پردے کے اوپر اور بیرونی پردے کے نیچے واقع ہے۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ یہ پردے دماغ پر اس لئے چڑھے ہوئے ہیں تاکہ دل اور جگر اپنی اپنی تحریکات ان پردوں کے ذریعے دماغ تک پہنچا سکیں۔

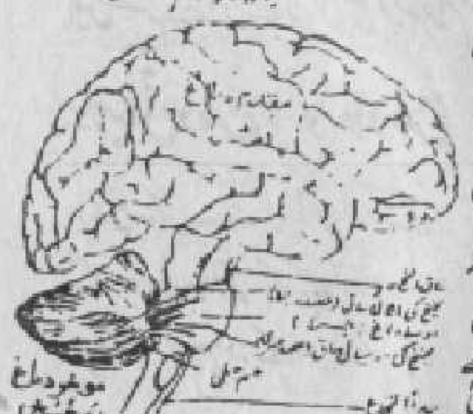
جہاں تک تیسرے پردے کا تعلق ہے جسے دبیز پردہ یا غشاء صلب اور بیرونی پردہ کہتے ہیں۔ یہ صرف دماغ کو کھوپڑی کی ہڈیوں کے دباؤ سے محفوظ رکھنے اور نیز دماغ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا کام کرتا ہے اس پردے کے ذریعے کسی حیاتی عضو سے کسی قسم کی تحریکات دماغ تک نہیں آتیں نہ ہی دماغ سے اس پردہ کے ذریعے کسی قسم کی تحریک دوسرے اعضاء کے لئے جاتی ہے۔

دماغ کے حصے

دماغ کے مقام اور شکل کے لحاظ سے چار حصے ہیں۔ ۱۔ بڑا دماغ۔ ۲۔ چھوٹا دماغ۔ ۳۔ درمیانی دماغ۔ حرام مغز۔ اب دماغ کے ہر ایک حصے کا مختصر بیان پیش کرتا ہوں۔

بڑا دماغ یا مقدم دماغ

یہ دماغ کا سب سے بڑا حصہ ہے جو ماتھے سے مانگ تک پھیلا ہوا ہے۔ قوائے عقلیہ کا محل یہی ہے۔ کائنات کے تمام حیوانات کی نسبت انسان میں یہ حصہ دماغ بہت بڑا ہوتا ہے۔ عالی دماغ انسانوں میں بھی یہ نسبتاً بڑا ہوتا ہے۔ سر کے سامنے اور اوپر کا حصہ بیضوی اور پیچھے چوڑا اور محدب ہوتا ہے۔ مقدم دماغ کی بیرونی سطح ناہموار ہوتی ہے



مقدم دماغ، موخر دماغ، اوسط دماغ

بڑے دماغ کی ظاہر شکل

بڑے دماغ کی بالائی سطح پر لاٹھیوں کی شکل میں چھوٹی چھوٹی بلندیاں ہوتی ہیں۔ مختلف انسانوں اور حیوانوں میں ان بلندیوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے جس انسان اور حیوان میں ان بلندیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ وہ اتنے ہی زیادہ عقلمند ہوتے ہیں۔ قوائے عقلیہ کا مرکز یہی بلندیاں ہیں۔ انسان کے بعد بندروں میں یہ بلندیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ بڑا دماغ ایک گہرے طولانی شگاف کے سبب دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

چھوٹا دماغ

بڑے دماغ کے پچھلے حصے کے نیچے گدی کی ہڈی کے زیریں دونوں گڑھوں میں واقع ہیں۔ مردوں کی نسبت عورتوں میں یہ حصہ دماغ بڑا ہوتا ہے۔ یہ شکل میں مستطیل اور چپٹا ہوتا ہے اس کی لمبائی ۲×۱ چوڑائی ½۲ اور موٹائی ۲ ہوتی ہے۔ بڑے دماغ کی طرح اس پر کسی قسم کی بلندیاں نہیں پائی جاتیں البتہ یہ بھی بڑے دماغ کی طرح ایک درمیانی شگاف کے ذریعے دو نصف کروں کو ٹکڑوں میں منقسم ہے اس کے زیریں سطح پر سر حرام مغز کے لئے ایک نشیب پایا جاتا ہے۔

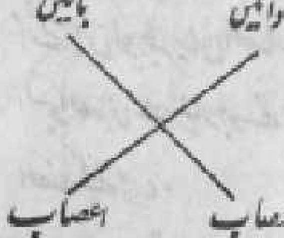
درمیانی دماغ یا اوسط دماغ

دماغ کا یہ حصہ عمودی طور پر ایک انچ اور اگلے طور پر ڈیڑھ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ یہ دماغ کے پیندے کی ہڈی اور گدی کی ہڈی کے زائدہ مربع پر رہتا ہے۔ یہ بڑے دماغ کے دونوں ساقوں کے نیچے اور چھوٹے دماغ کے دونوں نصف حصوں کے مابین واقع ہے اور سر حرام مغز کے اوپر قائم ہے۔

نخاع یا حرام مغز

حرام مغز حقیقت میں دماغ کا ایک بڑھاؤ ہے جو ریڑھ کے ستون کی نالی میں رہتا ہے۔ یہ گدی کی ہڈی کے

سوراخ کے نچلے کنارے سے شروع ہو کر کمر کے دوسرے مہرے تک پہنچ کر بہت سی شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے جس کو گھوڑے کی دم کی مشابہت سے ذنب الفرس یعنی گھوڑے کی دم کہتے ہیں۔ درمیانے قد کے آدمی میں حرام مغز تقریباً ۱۸ انچ لمبا ½ انچ چوڑا اور چار تولے وزنی ہوتا ہے۔ یہ عصبی مادہ کا ایک ستون ہے جس کے دونوں جانب بہت سی شاخیں یعنی اعصاب یا پٹھے نکلتے ہیں حرام مغز پر بھی دماغ کی طرح تین جھلیاں ہوتی ہیں۔ حرام مغز گردن اور کمر میں قدرے موٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان مقامات سے اوپر اور نیچے کے دھڑ کے لئے بہت بڑے بڑے اعصاب نکلتے ہیں یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جہاں سے حرام مغز شروع ہوتا ہے اس حصہ کو راس النخاع یا سر حرام مغز کہتے ہیں۔ اس حصہ سے جو دماغی اعصاب نکلتے ہیں وہ باہم تقاطع کرتے ہیں یعنی دائیں طرف کے بائیں طرف کو کنٹرول کرتے ہیں اور بائیں طرف کے دائیں طرف کو کنٹرول اور چاق چوبند رکھتے ہیں۔



حرام مغز کے پردے

دماغ کی طرح حرام مغز پر بھی تین پردے چڑھے ہوتے ہیں جو وہی کام کرتے ہیں جو دماغ کے پردوں کے ہیں۔

دماغ اور حرام مغز کا تعلق

دماغ اور حرام مغز کا تعلق اعصاب کے ذریعے قائم ہے جس کی صورت یہ ہے کہ کچھ اعصاب دماغ سے حرام مغز میں آتے ہیں اور کچھ حرام مغز سے دماغ میں جاتے ہیں۔ انہی اعصاب کے ذریعے دماغ اور حرام مغز اپنے اپنے پیغامات پہنچاتے ہیں تاکہ عمل اور ردعمل کی صورتیں جاری رہیں۔

اعصاب

جس طرح ٹیلیفون کی تاریں مرکز تک خبریں پہنچانے اور احکامات لانے کے لئے سارے ملک میں پھیلی ہوتی ہیں بالکل اسی طرح

انسانی جسم میں اعصاب ہیں جو دماغ اور حرام مغز سے نکل کر تمام جسم کے ذرہ ذرہ تک پھیلے ہیں۔ جسم میں بعض اعصاب موٹے ہوتے ہیں ان میں پیڈو کا عصب سب سے موٹا ہے جو چھنگلیا کی موٹائی کا ہوتا ہے۔ بعض چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں جو خوردبین کے بغیر دکھائی بھی نہیں دیتے ایسے حسی اعصاب اندرونی اور بیرونی جلد میں اس قدر پھیلے ہوتے ہیں کہ اگر کہیں سوئی کی نوک بھی لگے تو وہ کسی نہ کسی عصبی شاخ پر لگے گی جس سے درد محسوس ہوگا۔

اعصاب کی اقسام

افعال کے لحاظ سے اعصاب کی دو اقسام ہیں۔
۱۔ حکم رساں اعصاب ۲۔ خبر رساں اعصاب

میری تحقیقات کے مطابق حکم رساں اعصاب دماغ اور اس کے متعلقہ حصوں سے اُگتے ہیں اور خبر رساں اعصاب حرام مغز اور اس کے متعلقہ حصوں سے اُگتے ہیں۔ یہ اعصاب نسیج اعصابی سے تیار ہوتے ہیں۔ جو اعصابی خلیات سے بنتے ہیں اس لئے ہم ان کو عضو اعضا کہتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بڑی بڑی کتب میں فعل کے لحاظ سے اعصاب کی دو قسمیں بھی لکھی ہیں۔ ۱۔ اعصاب حس ۲۔ اعصاب حرکت

البتہ یہاں غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ اعصاب حرکت بھی جسم میں پائے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب حرکت کا جسم میں کوئی وجود نہیں ہے بلکہ اعصاب کا وجود تو صرف احساس کرنے کے لئے ہے۔ جاننا چاہیے حیوانی جسم خاص کر انسانی جسم کے لئے یہ ضروری ہے کہ جسم کے اندرونی یا بیرونی کسی بھی حصہ میں کوئی مؤثر انداز ہو تو اس کا علم دماغ کو ہو تاکہ دماغ اپنی قوت عقل سے فیصلہ کر سکے کہ وہ مؤثر جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ یہ کام جسم میں خبر رساں اعصاب کرتے ہیں۔

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ کسی مفید چیز کو حاصل کرنے یا نقصان دہ چیز سے دور ہونے کے

لئے حرکت کرنا ضروری ہے قدرت نے حرکت کا فعل صرف اور صرف قلب و عضلات کو ودیعت کیا ہوا ہے جو چوبیس گھنٹے حرکت کرتا ہے اس لئے عضلات بھی جسم کے ذرہ ذرہ میں پھیلے ہوئے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر حرکت کا فعل کر سکیں جب دماغ اپنے خبر رساں اعصاب سے کوئی اطلاع وصول کرتا ہے تو اول اپنی قوت عقل سے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ یہ جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ پھر دماغ اپنے حکم یا فیصلہ پر عمل کرانے کے لئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ قلب و عضلات کو حکم پہنچاتا ہے۔ قلب و عضلات حکم ملتے ہی ضروری حرکات شروع کر دیتے ہیں اور اس وقت تک اپنا عمل جاری رکھتے ہیں۔ جب تک دماغ کے حکم پر پورا پورا عمل نہیں ہو جاتا۔ مثلاً کسی شخص کے کان پر مکھی بیٹھتی ہے اور کاٹتی ہے۔ کان کے خبر رساں اعصاب فوراً دماغ کو اس کی اطلاع دیتے ہیں۔ دماغ اسے نقصان رساں سمجھتے ہوئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ فوراً قلب و عضلات کو دفع کرنے کا حکم دیتا ہے جس سے اچانک اس کے سر میں حرکت پیدا ہوتی ہے اگر مکھی نہیں اڑتی تو پھر ہاتھ حرکت کر کے اسے دھکا دے کر اڑا دیتا ہے۔

یاد رکھیں کہ نہ صرف سر اور ہاتھ میں حرکت عضلات کے سکڑنے اور پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے بلکہ جسم کے اندر اور باہر کسی بھی حصہ میں حرکت کا فعل ہونا۔ قلب و عضلات کے عمل کا نتیجہ ہے یہی وجہ ہے کہ قلب ہر گھنٹے حرکت میں رہتا ہے۔ جونہی دماغ کی طرف سے حرکت کے لئے حکم ملتا ہے۔ قلب ضرورت کے مطابق مقام ماؤف کے عضلات کو حرکت میں لا کر اصلاح کر دیتا ہے اگر مقام ماؤف کے عضلات کمزور ہوں تو ہاتھ پاؤں کے عضلات کو جنبش دے کر دماغ کے حکم کو عمل جامہ پہناتا ہے اگر ہاتھ پاؤں بھی اصلاح کرنے سے عاجز ہوں تو قلب فوراً اس مقام پر دورانِ خون تیز کر کے اصلاح کرتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اعصاب تو صرف احساس کے اعضاء ہیں حرکت کے اعضاء تو قلب و عضلات ہیں کسی قسم کے اعصاب کو حرکتی اعصاب تسلیم کرنا

غلط فہمی ہے۔

دماغ کیلئے اعصاب کی کیوں ضرورت ہے

جس طرح قدرت نے قلب کے لئے ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات عطا کئے ہیں اور جگر کے لئے نالی دار (غدد ناقلہ) غیر نالی دار (غدد جاذبہ) عطا کئے ہیں۔ تاکہ ان سے کیمیائی اور مشینی افعال لیتا رہے یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ دماغ سے جو اعصاب نکلتے ہیں وہ کیمیائی افعال انجام دیتے ہیں۔ دوسرے جو اعصاب مغز سے نکلتے ہیں وہ کیمیائی افعال انجام دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں حرام مغز سے آگے جانے والے اعصاب دماغ تک خبریں لاتے ہیں اور دماغ سے آگے جانے والے اعصاب دماغ سے احکام وصول کر کے قلب و عضلات تک پہنچاتے ہیں۔ دماغ کے پاس اگر خبر رساں یا حکم رساں اعصاب نہ ہوتے تو ہمارا جسم بے حس و حرکت پڑا رہتا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اکثر محققین حکم رساں اعصاب کو جو عضلات و قلب کو حرکت کے لئے احکامات بھیجتے ہیں جن کے ملنے سے فوراً عضلات میں حرکات شروع ہو جاتی ہیں، حرکتی اعضا سمجھ لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب تو صرف حرکتی اعضا قلب و عضلات کو دماغ کے احکامات برائے حرکت بھیجتے ہیں۔ نہ ان میں کسی قسم کی حرکت ہوتی ہے اور نہ یہ کسی کو حرکت میں لا سکتے ہیں۔ اعصاب تو بالکل برقی تاروں کی طرح بجلی کو پاس کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

دماغ کے خادم

دماغ کے دو خادم ہیں (۱) خبر رساں اعصاب (۲) حکم رساں اعصاب

خبر رساں اعصاب

وہ اعصاب ہیں جو جسم کے مختلف حصوں کی خبریں دماغ تک پہونچاتے ہیں یہ اعصاب عضلات کی تیزی سے معلومات کو خزانۂ خیال میں جمع کرتے ہیں اور غدد کی تیزی سے دماغ تک ان معلومات کو دوبارہ پہنچاتے ہیں۔

حکم رساں اعصاب

وہ اعصاب ہیں جو دماغ سے حکم لے کر عضلات تک پہنچاتے ہیں یہ اعصاب دماغ کی تیزی سے کام کرتے ہیں اور غدد کی تیزی سے سکون اختیار کرتے ہیں۔

قارئین اب تک میں دماغ و اعصاب کی حقیقت و ماہیت بیان کر چکا ہوں اب اس کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنا چاہتا ہوں۔

دماغ کی اہمیت

دماغ ہمارے جسم کا انتہائی نازک اور حساس عضو ہے تمام حیاتی مفرد اعضا میں سردار کی حیثیت سے جسم کے اوپر سر میں محفوظ ہے۔

دماغ کی ضرورت

دماغ کی ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دماغ و اعصاب جسم میں نہ ہوں تو سارا جسم پتھر کی مانند بے حس و حرکت پڑا رہے۔ دماغ ہی ایک ایسا حیاتی مفرد عضو ہے جو نہ صرف دوسرے مفرد و مرکب اعضا کی ضروریات و تکالیف کے ازالہ کے لئے ان کی معلومات بصورت احساس دماغ

حاصل کرکے ان کو عمل جاری پہنچانے کے لئے احکامات برائے عضلات تیار کرتا ہے بلکہ اپنی ضروریات و تکالیف کے ازالہ کے لئے بھی عضلات تک احکامات پہنچاتا ہے۔ عضلات ان معلومات و احکامات کو وصول کرکے حسب حکم بذریعہ حرکت عمل جاری پہنچاتے ہیں۔

حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں

قارئین قانون مفرد اعضاء کے ذریعہ طب کے ہر موضوع پر اصلاح و تجدید اور تحقیقات جاری ہیں۔

متقدمین اطباء اور تشریح دان دماغ و اعصاب کے افعال و اثرات میں احساس و ادراک کی تمام قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں جنہیں حواس خمسہ کہتے ہیں۔

ان کے متعلق عام اطباء اور محققین کا خیال و عقیدہ ہے کہ حواس خمسہ صرف دماغ و اعصاب کے حواس ہیں اور اگر ان سے سوال کیا جائے کہ چونکہ تمام حواس مختلف مزاج مفرد اعضاء سے انجام پاتے ہیں لہذا انہیں صرف دماغ و اعصاب کے احساسات تسلیم کرنا درست معلوم نہیں ہوتا تو کوئی معقول جواب نہیں دیتے۔ اسی طرح اس بات میں بھی ابہام معلوم ہوتا ہے کہ حواس کی تعداد پانچ نہیں یا تو تین قسم کے ہونے چاہئیں یا چھ قرین قیاس معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر انہیں پانچ تسلیم کیا جائے تو انہیں کسی قانون اور قاعدہ کے تحت بیان نہیں کیا جاسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ احساسات کو انجام دینے والے تین حیاتی مفرد اعضاء ہیں جنہیں ان کے خدام انجام دیتے ہیں جو تعداد میں چھ ہیں۔ لہذا آئندہ قانون مفرد اعضاء کی رو سے تسلیم کیا جائے گا۔ کہ حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں

یادداشت

چونکہ یہاں دماغ و اعصاب کی تشریح اور اس کے افعال و اثرات کی تشریح و توضیح کی جارہی ہے۔

متقدمین اطباء اور تشریح دان دماغ کے افعال میں احساس و ادراک کی تمام قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم حواس خمسہ کو لیں اور اس کے متعلق محققین اور عام اطباء کا خیال و عقیدہ معلوم کریں۔ تو یہی بتایا جائیگا کہ حواس خمسہ صرف دماغ و اعصاب کے حواس ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ حقائق اس کے خلاف ہیں۔ میں نے چند سال قبل حواس خمسہ پر اپنی تحقیقات ماہنامہ ترجمان نظریہ مفرد اعضاء کی وساطت سے قارئین کو پیش کیں تھیں اور مطالبہ کیا تھا کہ میری ان تحقیقات میں کوئی کمی بیشی ہو تو مطلع کریں۔ خدا کے فضل سے بہت سے حکماء نے بذریعہ خطوط اور ملاقات ان تحقیقات کو درست قرار دیا۔

لہذا اسی حوصلہ افزائی کی بناء پر ان تحقیقات کو تحقیقات علم الامراض میں پیش کررہا ہوں جس کا عنوان ہے۔ حواس خمسہ نہیں حواس ستہ یعنی چھ ہیں۔

حواس کی ماہیت

حواس وہ قوتیں ہیں جن کے ذریعہ ظاہری و باطنی ضروریات کا علم ہوتا ہے۔ یعنی انسان اپنے گردوپیش کے موجودات و واقعات کی ماہیت، حقیقت کو بلکہ اپنی ہستی کو حواس کے ذریعہ ہی پہچانتا ہے

بیرونی حواس کے مروجہ نام اور ان کے مقام

۱۔ سننے کی حس، کان میں (۲) سونگھنے کی حس، ناک میں (۳) دیکھنے کی حس، آنکھ میں،

۴۔ چھونے کی حس جلد میں ۵۰۔ ... کی حس زبان میں ۶۔ چھٹی حس جس کا آج تک ... بتایا گیا ہے اور نہ ہی مقام ... گیا۔

حواس کی تعداد میں غلط فہمی

متقدمین اطباء نے حواس بیرونی واندرونی پانچ پانچ تحریر کی ہیں اور انہیں حواس خمسہ بیرونی واندرونی کہتے ہیں اور ان کے ... ات کا تذکرہ بھی کیا ہے، لیکن قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کے مطابق حواس خمسہ نہیں ہو سکتے ہیں۔ یعنی حواس اندرونی اور بیرونی ۶-۶ ہیں۔

حواس ستہ ہونے کی وجوہات

۱۔ قارئین یہ حقیقت تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ہر قسم کے افعال مفرد اعضاء سے ہی سرزد ہوتے ہیں۔ حواس بھی تو ایک قسم کے افعال ہی تو ہیں جنہیں مفرد اعضاء ہی انجام دیتے ہیں۔

۲۔ چونکہ حیاتی مفرد اعضاء (دماغ، جگر، دل) وغیرہ کے خدام دو، دو ہیں اور وہ اپنے اپنے مرکز دل کے لئے کام کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے حواس بھی دو، دو ہیں جو کل چھ ہی ہو سکتے ہیں۔

۳۔ جس طرح جذبات چھ ہیں۔ یعنی ہر مفرد عضو دو دو جذبات ادا کرتا ہے مثلاً دماغ و اعصاب کے ندامت وخوف کے جذبات۔ قلب وعضلات لذت ومسرت کے جذبات ادا کرتا ہے اور جگر وغدد غصہ اور غم کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح حواس ستہ چھ ہیں۔ ان میں سے ہر مفرد عضو دو دو حواس کا اظہار کرتا ہے۔

حواس خمسہ تسلیم کرنے میں ایک قباحت

اگر بالفرض حواس خمسہ ہی تسلیم کر لئے جائیں تو ہم انہیں مفرد اعضاء کے ساتھ کسی طرح تطبیق نہیں دے سکتے، اسی طرح باقاعدگی کی بجائے بے قاعدگی پیدا ہوگی جس سے ہمیں تشخیص امراض میں دشواریاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

۴۔ جس طرح زندگی گزارنے کے اسباب چھ ہیں جنہیں اسباب ستہ ضروریہ کہا جاتا ہے۔ جو حواس کے ذریعہ ہی حاصل کئے جاتے ہیں، لہٰذا بیرونی **حواس بھی چھ ہیں**۔

ایک سوال: مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ حواس پانچ نہیں بلکہ حواس چھ ہیں لہٰذا یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پانچوں حواس کے نام، کام اور مقام تو پہلے موجود ہیں۔ چھٹی حس کا نام، کام اور مقام کہاں ہیں؟

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیق سے

چھٹی حس پہلے بھی چھٹی حس تسلیم تو کی جاتی ہے لیکن آج تک کسی محقق نے اس کا مقام اور کام کے بارے میں اشارہ تک نہیں کیا۔

البتہ اگر کسی انسان کی کسی حس میں تیزی پیدا ہو جائے اور اس کے ذریعے انسان مافوق الفطرت افعال انجام دینے لگ جائے تو اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی چھٹی حس پیدا ہو گئی ہے سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ اس چھٹی حس کا نام تو ضرور لیا جاتا ہے لیکن اس کا کام اور مقام کیوں نہیں بتایا جاتا۔

چھٹی حس اور قانون مفرد اعضاء قانون مفرد اعضاء نے چھٹی حس کا کام۔ وزن وباؤ معلوم کرنے والی حس رکھا اور اس کا مقام

ہمارے گوشت میں ہے یعنی یہ حاسہ جسم کے گوشت میں پائی جاتی ہے اس کا کام ہر قسم کا وزن اور دباؤ معلوم کرنا ہے۔ یعنی اس کے ذریعہ ہمیں دباؤ یا وزن کا احساس ہوتا ہے اسی کا تعلق حس سے ہم اپنی جسمانی حرکات مثلاً اٹھنا بیٹھنا، چلنا، پھرنا، بھاگنا دوڑنا، اچھلنا، کودنا اور اشیاء کے اوزان کا احساس کرتے ہیں

چھٹی حس صرف گوشت میں ہونیکا ثبوت

اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ بھائی جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے اس کا وزن کتنا ہے وہ فوراً کتاب کو ہاتھ پر رکھ کر ایک دو بار اوپر نیچے ہلائے گا اور پھر قریب قریب صحیح وزن بتا دے گا۔ جب وہ وزن بتا چکے تو پھر اس سے ایک اور سوال کیا جائے کہ بھائی حواس خمسہ میں سے کس حس کے ذریعے آپ کو اس کے وزن کا پتہ چلا ہے اس سوال کا جواب اس کے پاس نہیں ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ قوت لامسہ نے اسے احساس کیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے حقیقت میں قوت لامسہ صرف گرمی، سردی، تری، خشکی، سختی، نرمی وغیرہ وغیرہ کا احساس کرتی ہے۔

اگر کوئی چیز قریباً ایک سیر ہو یا من کے قریب ہو یا کم و بیش اسے ہاتھ یا جسم کے کسی حصہ کی قوت لامسہ سے چھو کر اس کا وزن نہیں بتایا جا سکتا، جب تک اسے ہاتھ سے اٹھا کر نہیں دیکھا جاتا بلکہ اگر وہ چیز جسم کے کسی حصہ پر لگا دی جائے تو بھی اس کا وزن معلوم نہیں کیا جا سکتا۔

چونکہ جسم کے تمام حصوں پر گوشت موجود اور گوشت اور عضلات ہی سے ہر قسم کی حرکات سرزد ہوتی ہیں، چونکہ وزن کا اندازہ کسی چیز کو اٹھا کر اور اسے حرکت دے کر کیا جاتا ہے۔ لہذا وزن اور دباؤ کی حس صرف اور صرف عضلات میں پائی جاتی ہے

۲۔ ایک شخص کسی نالے پر پڑے ہوئے لکڑی کے چھوٹے (تختے) کے ذریعہ نالے کو پار کرنا چاہتا ہے۔ آنکھوں کی حس نے یہ تو بتلا دیا کہ تختہ پتلا اور نازک معلوم ہوتا ہے، لہذا پار ہونے سے پہلے اس تختے کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ وہ اس کا وزن سہار بھی لے گا یا اس کا وزن پڑتے ہی ٹوٹ کر نیچے تو نہیں گر جائے گا، لہذا وہ شخص پہلے اس تختے پر اپنے پاؤں کے ذریعہ پہلے ہلکا اور بعد میں تمام جسم کا بوجھ ڈال کر دیکھے گا، اگر تختہ مضبوط معلوم ہوگا تو وہ بے فکر ہو کر اوپر سے گزر جائے گا، اگر نازک ہوگا تو نالہ پار کرنے کے لئے کسی اور چیز کو تلاش کرے گا

۳۔ ایک شخص چل رہا ہے، چلتے چلتے زمین دلدلی آجاتی ہے اور اس کے پاؤں نرم اور گیلی زمین میں دھنسنے لگتے ہیں اسے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ جگہ خطرناک ہے پیچھے ہٹ جانا بہتر ہے یا آگے جانا ضروری ہے تو محتاط ہو کر چلنا ہوگا یہ عضلات کی حس کا کام ہی ہے۔

۴۔ ایک شخص لکھ رہا ہے پین کی نب ٹوٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہے لہذا وہ اب کم دباؤ دے کر لکھے گا۔ نب کے ٹوٹنے اور کمزور ہونے کے متعلق صرف عضلات نے ہی بتایا ہے۔

۵۔ کھانے پینے میں دباؤ اور وزن کا پورا دخل ہے۔ مثلاً کوئی چیز بھی بغیر دباؤ کے نہیں چبائی جا سکتی نہ ہی نگلی جا سکتی ہے اگر دباؤ اور وزن کا پتہ نہ چلتا تو ہو سکتا تھا کہ کوئی سخت چیز چبانے کیلئے منہ میں ڈالی جاتی تو ہمارے دانت نکل یا ٹوٹ جاتے

۶۔ چلنے پھرنے میں بھی ہم اپنے جسم کا توازن دباؤ کے تحت ہی قائم رکھتے ہیں اگر جسم کے وزن کا دباؤ کسی ایک طرف زیادہ ہو جائے تو ہم فوراً توازن قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں

پڑھنے میں بھی ہم ا [illegible] ہونٹوں سے دھیمی یا اونچی آواز سے پڑھتے ہیں اگر ایسا نہ ہو تو ہمارے منہ سے ایک ہی طرح کی آواز آتی ہم اس میں ٹھہراؤ پیدا کرتے ہر حال زندگی کے بے شمار کام صرف دباؤ اور وزن بتانے والی حس جسے ہم [illegible] حس کہتے ہیں، کرتی ہے۔

یادداشت

قارئین ہمارے جسم میں پائے جانے والے احساسات [illegible] مفرد اعضا سے محسوس کئے جاتے ہیں وہ ہر وقت [illegible] چاہے دن ہو، چاہے رات ہو، چاہے انسان سو گیا ہو یا کسی خیال میں مگن ہو پہرے داروں کی طرح ہر قسم کے مؤثرات کو جانچنے اور پرکھنے رہتے ہیں جو کچھ بھی ہو معلومات حاصل کرتے ہیں فوراً [illegible] کی اطلاع دماغ کو اپنے قریب کے اعصاب کے ذریعہ بھیج دیتے ہیں۔ دماغ جسم انسان کا حاکم اعلیٰ ہونے کی وجہ سے ردعمل کے طور پر ان معلومات پر حکم جاری کرتا ہے کہ محسوس کی ہوئی معلومات انسان کیلئے مفید ہیں تو انہیں آگے بڑھ کر حاصل کیا جائے اور اگر ان سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو راہِ فرار اختیار کی جائے۔

جس طرح دیکھنا، سننا، سونگھنا اور چکھنا وغیرہ احساسات (حواس) کی ہر وقت ضرورت ہے ہمیں چھٹی حس کی بھی ہر وقت ضرورت ہے جس سے ہم دن رات فائدہ حاصل کر سکیں۔ البتہ ہمیں ایسی چھٹی حس کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو کسی انسان میں تو تمام عمر بیدار نہ ہو اور کسی میں سالوں بعد کام کرے۔

ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ

قارئین عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ آنکھ کان ناک اور زبان وغیرہ میں

[illegible] احساس کے علاوہ قوت لامسہ بھی پائی جاتی ہے یعنی ان میں گرمی، سردی [illegible] محسوس کرنے کی قوت بھی پائی جاتی ہے، لیکن حقیقت یہ نہیں۔

[illegible] جاننا چاہئے کہ قدرت نے آنکھ کان وغیرہ کی بناوٹ مخصوص انداز میں بنائی ہے ان میں جو آلات فٹ ہیں وہ جسم کے کسی اور حصہ میں نہیں پائے جاتے لیکن جلد ایک ایسا آلہ ہے جو جسم انسان کے تمام اندرونی بیرونی اعضاء پر ملفوف ہے چونکہ جلد تمام اعضاء پر چڑھی ہوئی ہے لہٰذا جہاں بھی لمس کا احساس ہوگا وہ جلد کا احساس لمس ہوگا۔ چاہئے لمس کا احساس ناک کان یا زبان میں پیدا ہوگا

حواس خمسہ صرف دماغ کے احساسات نہیں

قارئین ہم شروع سے پڑھتے آئے ہیں کہ حواس خمسہ صرف دماغ اعصاب کے محسوس کئے ہوئے حواس ہیں،

لیکن ایسا نہیں! کیونکہ اگر ہم اپنی ہستی کے وجود کے متعلق بنیادی معلومات حاصل کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کئی اجزاء ہیں جو ایک دوسرے سے متضاد مزاج کے حامل ہیں یعنی ان کی طبیعتیں ایکدوسرے کی ضد ہیں۔ محققین نے انسانی جسم اور کائنات کو ایک ہی جیسا ثابت کیا ہے بلکہ خالق کائنات نے بھی اپنی کلام پاک میں فرمایا ہے کہ جو کچھ آفاق میں ہے وہی نفس میں ہے۔

محققین نے کائنات کو جہان اکبر اور انسانی جسم کو جہان اصغر کہا ہے یعنی یہ ایک جیسا اگر کچھ فرق ہے تو وہ بڑے چھوٹے ہونے کا ہے اور ان میں سے ہر جز جسم انسان کے کسی نہ کسی مفرد اعضاء کے مزاج کی ہے اس کائنات میں جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں انہیں موثرات کہتے ہیں یہ اپنی قوت مؤثرہ کی وجہ سے جسم انسان کو [illegible] متاثر

کرتے ہیں۔ اِن مؤثرات کی قوت کبھی جسم اِنسانی کی قوتِ برداشت کے مطابق ہوتی ہے تو اس سے اِنسانی جسم کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ مفید ہوتی ہے کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ جسم اِنسان شدید متاثر ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے مثلاً اگر شدید گرمی ہو جائے تو جسم اِنسان حرارت کی شدت سے جھلس جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

کبھی سردی اتنی زیادہ ہو کہ شریانوں میں چلنے والا خون منجمد ہو جائے جس سے اِنسان کی موت یقینی ہے کوئی چیز سخت اور تیز دھار ہو اس سے بھی جسم کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ ہم چل رہے ہیں اگر کوئی میخ یا کانٹا یا پتھر پاؤں کے نیچے آجائے تو وہ چیز نقصان کر سکتی ہے، آدمی چل رہا ہے سامنے گڑھا یا کنواں آجاتا ہے اس میں گر کر جسم میں ٹوٹ پھوٹ ہو سکتی ہے۔ اِنسان کسی چیز کو کھانا چاہتا ہے ناک اس کی ناگوار بُو سے آگاہ کرتا ہے، زبان ذائقہ سے متنبہ کرتی ہے بہرحال یہ ایسے مؤثرات ہیں جن سے آگاہ کرنے کیلئے قدرت نے مختلف اعضاء میں حسیں عطا کی ہیں جن سے انسان جاگتے ہوئے، اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سکون اور شور وغل سے آگاہ ہوتا رہتا ہے جن جن قوتوں سے انسان آگاہ ہوتا رہتا ہے انہیں حواس کہا جاتا ہے جنہیں متقدمین اطباء حواس خمسہ کے نام سے یاد کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے، کیونکہ اول تو جن جن مقامات و اعضاء میں حواس خمسہ محسوس کئے جاتے ہیں ان کے مزاج ایک دوسرے سے مختلف ہیں دوسرے حواس بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتے لہٰذا ہم کسی طرح ان حواس کو دماغ و اعصاب کے حواس تسلیم نہیں کر سکتے اور نہ ہی بیان کر سکتے ہیں مثلاً آنکھ کا ڈھیلا جسے آئی بال EYE BALL بھی کہتے ہیں ایک قسم کے غدد وگلینڈ ہیں جو غدی جسم ہیں یعنی ان میں خشتری مادہ یا اپیتھیلی ٹشوز کی مقدار زیادہ ہے قانون مفرد اعضاء میں اس کا مزاج غدی (گرم تر) تسلیم کیا گیا ہے۔

اس کے برعکس زبان کی بناوٹ میں عضلات و گوشت اور مسکولر ٹشوز کی مقدار زیادہ ہے لہٰذا قانون مفرد اعضاء میں اس کا مزاج عضلاتی (خشک) تسلیم کیا گیا ہے۔

اسی طرح ناک، کان اور جلد وغیرہ کی ماہیت میں نمایاں فرق ہے لہٰذا ہر ایک کے افعال کا نتیجہ نہ ایک ہو سکتا ہے اور نہ ایک ہی قوت کے تحت اپنے کام انجام دے سکتے ہیں اس لئے ہمیں لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حواس مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف مفرد اعضاء کے احساسات ہیں۔

ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمیں یہ مغالطہ لگتا ہے کہ قوت حس ایک ہی ہونی چاہئے کیونکہ اعصاب کا کام احساس کرنا ہے لہٰذا ہر قسم کے احساسات کرنا اعصاب کا کام ہے۔

قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جسم کے اندر باہر کے اعضاء جس قسم کے بھی افعال انجام دیتے ہیں ان کا اظہار صرف دماغ و اعصاب ہی کرتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ افعال بھی اعصاب ہی کرتے ہیں۔

اگر ایسا ممکن ہوتا تو دوسرے مفرد اعضاء کی ضرورت ہی نہ ہوتی،

مثلاً ایک مریض کو پیشاب رک رک کر قطرہ قطرہ آرہا ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں اسے جگر و غدد اور غشاء مخاطی کا فعل تسلیم کیا جاتا ہے۔

لیکن اِحلیل اور پیشاب کی نالی کے غدد و غشاء مخاطی اپنے نزدیک کے اعصاب کے ذریعہ اس تکلیف کو رفع کرانے کیلئے چیخ و پکار کریں گے اسی طرح پیشاب کا زیادہ آنا اعصاب کے تحت اور بند ہونا عضلات کے تحت تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن اِن مسئولوں کا اظہار اعصاب کے ذریعہ ہی ہوتا ہے البتہ ان کا علاج ایک دوسرے

مختلف ہوتا ہے۔

(۳) یہ بات قابل غور ہے کہ حرارت کا تعلق جگر سے ہے لہٰذا ہر قسم کا بخار جگر و غدد کے تحت ہونا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہے قانون مفرد اعضاء میں اعصابی غدی اور عضلاتی بخار تسلیم کئے جاتے ہیں

(۴) یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کی ضرورت مثلاً پاخانہ بھوک پیاس کی حاجت کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا جس آدمی کو بھوک پیاس یا پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوگی وہ خود ہی بتائے گا۔

بالکل اسی طرح ہمارے جسم کے مفرد اعضاء اپنے اپنے احساس کے ذریعے بیرونی واندرونی متوثرات کے بارے میں دن رات دماغ و اعصاب کو معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔

ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام مفرد اعضاء اپنے اپنے احساس کردہ معلومات دماغ و اعصاب کے پاس بھیجتے ہیں ان سب پر فوراً احکامات جاری کرنے پڑتے ہیں تو یہ امر تسلیم کرنے میں کیا امر مانع ہے کہ دماغ و اعصاب ہی حواس کا احساس کرتے ہیں

جواب

(۱) قارئین ذہن نشین کرلیں جہاں قلب و عضلات جسم کے تمام اعضاء جن میں اعصاب ہوں یا غدد یا خود عضلات کے لئے غذا پہنچانے کے لئے ہر وقت غذا سے بھرپور خون کو بصورت پمپنگ یا دوران خون جاری رکھتے ہیں اس میں قلب و عضلات یہ تفریق نہیں کرتے کہ اس میں تو دماغ و اعصاب اور جگر و غدد کی بھی خوراک ہے ہم کیوں پہنچائیں بلکہ انہوں

نے یہ ذمہ داری بخوشی قبول کی ہوئی ہے اور مرتے دم تک قلب اپنی ذمہ داری پوری کرتا رہتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قلب و عضلات ہی حرکت کے اعضاء ہیں دماغ یا جگر کو حرکت کرنی نہیں آتی اس لئے یہ ذمہ داری قلب و عضلات کرتے ہیں اور انہیں ہی کرنی چاہئیے۔

(۲) اسی طرح جگر و غدد میں یہی سب کیلئے کام کرتے ہیں۔ یاد رکھیں جگر و غدد گرم اعضاء ہیں اسی وجہ سے یہ تحلیل غذا کے اعضاء تسلیم کئے جاتے ہیں یعنی باہر سے جسم کے اندر کسی بھی راستے سے کوئی غذا یا دوا داخل ہو اس میں یہ تخصیص نہیں ہے کہ کس مزاج کی غذا دوا ہو بلکہ ہر قسم اور ہر مزاج کی غذا دوا کو تحلیل اور ہضم کرکے اور اس کے جوس و مفید اجزاء ان کو الگ کرکے وریدی خون میں شامل کرتے رہتے ہیں۔

لہٰذا مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ امر تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ واقعی دماغ و اعصاب تمام مفرد اعضاء سے آئی معلومات پر احکامات جاری کرتے ہیں اور انہیں ہی کرنا چاہئے۔

حواس خمسہ اندرونی میں غلط فہمیاں

قارئین حواس خمسہ بیرونی میں تو اتنی غلط فہمیاں پائی نہیں جاتیں جتنی حواس خمسہ اندرونی میں پائی جاتی ہیں۔

محققین نے جس طرح بیرونی حواس صرف دماغ و اعصاب کے تحت بیان کئے ہیں، اسی طرح اندرونی حواس خمسہ بھی دماغ و اعصاب کے تحت ہی بیان کئے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے جیسا کہ پچھلے صفحات میں بیرونی حواس خمسہ کی بجائے حواس سبعہ

ثابت کر آیا ہوں اور ہر دو حواس کا تعلق حیاتی مفرد اعضاء سے جوڑ دیا گیا ہے بالکل اسی طرح حواس اندرونی ہیں اور چھ ہیں اور ان کا تعلق بھی حیاتی مفرد اعضاء سے جوڑ دیا گیا ہے

حواس ستہ اندرونی کیمتعلق حیرت انگیز انکشاف

قارئین یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ حواس بیرونی و اندرونی جسم انسان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر وقت چوکس اور تیار رہتے ہیں۔

بیرونی حواس میں تو اتنا مغالطہ نہیں لگا لیکن اندرونی حواس بیان کرنے میں خوفناک مغالطہ رہا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ اندرونی حواس کی صرف ایک قسم کو حواس خمسہ اندرونی کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے باقی پانچ حواس بیان ہی نہیں کئے گئے حالانکہ ان حواس سے روزانہ ہر انسان مستفید ہوتا آ رہا ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں کہ جو اندرونی حواس بیان کئے ہیں وہ تو صرف بیرونی اور اندرونی حواس کی معلومات کو ضرورت پڑنے کے وقت دماغ کے سامنے پیش کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور یہ تو اندرونی حواس کی ایک قسم ہیں ان کے علاوہ جسم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے پانچ اور حواس بھی ہیں جن کے بغیر انسان زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ ان اندرونی حواس کو ہم ستہ ضروریہ سے لے رہے ہیں ان کی ضرورت اور اہمیت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ان ستہ ضروریہ میں سے اگر کمی بیشی ہو جائے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی نہ ملے تو جلد موت واقع ہو جاتی ہے

حواس ستہ اندرونی

حواس ستہ اندرونی یہ ہیں، ۱۔ نیند ۲۔ بیداری ۳۔ احتباس ۴۔ استفراغ، ۵۔ پیشاب، پاخانہ ۶۔ بھوک، پیاس،

حواس اندرونی کی تشریح

۱۔ بیداری ۲۔ نیند۔ انسان جب جاگتا ہے تو اسے پتہ ہوتا ہے کہ میں ہوش و حواس میں ہوں۔ جب انسان ہوش و حواس میں ہوتا ہے اسی وقت ہی وہ اپنے لئے غیروں کے لئے اور خدا کے لئے کام کر سکتا ہے وہ کام کیا ہے وہ وہی ہیں جو حواس ستہ کے ذریعہ ادا کئے جاتے ہیں وہ اکثر جاگنے کی حالت میں ہوا کرتے ہیں زندگی بھر کے ہر لمحہ میں انسان کوئی نہ کوئی خاص کام کرتا ہے جو خاص خاص کام کئے جاتے ہیں جن کی اسے دوبارہ بھی ضرورت ہوتی ہے تو ایسے کاموں کی معلومات دماغ اپنے پاس جمع کرتا رہتا ہے اور بوقت ضرورت بیداری کی حالت میں ان کی غیر موجودگی میں دماغ کی ادراکی قوت ذہن کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔

مثلاً خربوزہ جسے ہم نے کبھی کھایا تھا اب اس کے متعلق اگر کوئی پوچھے کہ خربوزہ کس شکل کا ہوتا ہے اس کا رنگ، ذائقہ اور حجم کتنا ہے تو ہم خربوزہ کی غیر موجودگی میں سب کچھ بتا دیں گے۔

اسی طرح شادی بیاہ، جلسہ جلوس میں کون کون سے معزز مہمان تھے جب بھی ان کے متعلق پوچھا جاتا ہے ہم فوراً بتا دیتے ہیں۔

اسی طرح کبھی خوشی ہوا کبھی غم کبھی تندرستی اور کبھی بیماری غرض ان سب کی معلومات جب یاد کی جاتی ہیں فوراً ذہن کے سامنے آجاتی ہیں۔

اعمال انسانی کی اقسام

ان اعمال انسانی کو طبی محققین نے دو اقسام میں بیان کیا ہے۔

۱۔ حرکت و سکون جسمانی۔ ۲۔ حرکت و سکون نفسانی۔

حرکت و سکون جسمانی

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ جس طرح ہم کام کاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور پھر آرام کرتے ہیں بالکل اسی طرح ہمارے جسم کے عضلات حرکات کے افعال انجام دیتے دیتے تھک جاتے ہیں انہیں بھی آرام کی ضرورت ہے۔ اسی حالت کو حکماء نے حرکت و سکون جسمانی لکھا ہے۔

مفرد اعضاء کام کرتے ہیں تو انہیں آرام کی ضرورت بھی ہے۔ بالکل اسی طرح دماغ تمام دن کی معلومات اور سابقہ معلومات پر کام کرتا ہے۔ اسی صورت کو اطباء نے حرکت و سکون نفسیاتی لکھا ہے۔ دماغ صرف سونے کی حالت میں ہی آرام کرسکتا ہے اور جاگنے کی حالت میں کم و بیش کام کرتا رہتا ہے ان حالتوں کو نیند و بیداری کہتے ہیں۔

بحر ذہن نشین کرلیں کہ انسانی دماغ سونے و نیند کی حالت میں کوئی کام نہیں کرتا اور جاگنے کی حالت میں ہر قسم کی معلومات پر کام کرتا ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ دماغ تھک جاتا ہے تو آرام کرنے کیلئے نیند کا احساس

پیدا کر دیتا ہے اور جب آرام کر چکتا ہے تو بیدار ہو جاتا ہے یعنی جاگ پڑتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء دماغ کی ان دونوں حالتوں کو حواس قرار دیتا ہے اور انہیں نیند کی حس اور بیداری کی حس کو حواس ستہ اندرونی کے جز قرار دیتا ہے۔

بھوک کی حس، پیاس کی حس

انسان تمام دن کوئی نہ کوئی کام کرتا رہتا ہے جیسے کہ کوئی انجن جب چلتا ہے تو پٹرول ختم یا کم ہو جائے تو انجن سٹارٹ نہیں ہوتا جب تک پٹرول ضرورت کے مطابق انجن میں نہ ڈالا جائے۔

بالکل اسی طرح انسان میں جب غذا کی ضرورت ہوتی ہے تو بھوک اور پیاس خوب لگتی ہے تاکہ جو کچھ دن میں کام کاج سے کم ہوا ہے اس کا بدل ما یتحلل پورا کیا جاسکے۔

خدانخواستہ بھوک یا پیاس کا احساس نہ ہوا کرتا۔ انسان غذا بروقت نہ کھاتا ہوسکتا تھا کہ انسانی جسم بھوک پیاس سے ہی مرجاتا۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم کے اندر ہی ایسے ایسے پُراسرار پرزے لگا دیئے ہیں جو جسم کی ضروریات پوری کرنے کیلئے بروقت جو حس ہیں جو نہی جسم میں غذائیت و مائیت کی کمی ہوتی ہے فوراً بھوک اور پیاس کا احساس پیدا کرکے انسان کو آگاہ کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ہم بھوک اور پیاس کی حواس کو حواس مدرکہ اندرونی کی اقسام ستہ میں شامل کرکے بیان کر رہے ہیں۔

بھوک اور پیاس کے مقام

جاننا چاہیئے کہ بھوک کا احساس معدہ میں ہوتا ہے اور پیاس کا احساس زبان میں ہوتا ہے،

بھوک پیاس لگنے کی وجوہات

جیساکہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ بھوک اس وقت لگتی ہے جب دن بھر کے کام کاج سے جسم میں جو کمی آجاتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کیلئے انسان کے معدہ میں مخصوص قسم کا احساس بھوک پیدا ہوتا ہے جسے انسان بخوبی جانتا ہے لہذا کوئی نہ کوئی چیز کھاتا ہے تاکہ وہ محسوس کی دور ہو جائے جب کوئی غذا کھا لیتا ہے تو بھوک کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔

پیاس اس لئے لگتی ہے کہ جو غذا کھائی گئی ہے اسے پتلا کرنے کیلئے پانی یا کسی قسم کا جوس جو سیال حالت میں ہو پیا جائے۔ لہذا اس کی ضرورت کیمطابق پانی یا جوس پی لیتا ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے

کھانے پینے کیلئے طبی نام

جو کچھ کھاتے ہیں اور جو کچھ ہم پیتے ہیں انہیں طبی محققین نے ماکولات یا مشروبات کا نام دیا ہے جو ستہ ضروریہ کے رکن ہیں۔

ماکولات کے معنی کھانے والی چیزیں اور مشروبات کے معنی پینے والی چیزیں ہیں چونکہ ماکولات اور مشروبات کا احساس بھوک اور پیاس کی صورت میں ہوتا ہے۔ لہذا ہم بھوک اور پیاس کو حواس ستہ اندرونی کا جزو قرار دیا ہے۔

پیشاب و پاخانہ کی حس (احتباس و استفراغ)

جو کچھ ہم کھاتے پیتے ہیں اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو یا جس قسم کی بھی جسم میں غذائی کمی ہوئی ہے اسے پورا کیا جائے۔ لہذا ہم بھوک پیاس کی شکل میں کھا پی لیتے ہیں کھائی ہوئی غذا یا پیا ہوا کوئی مشروب اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا جبتک معدہ امعاء میں کچھ دیر رکا نہ رہے اور اس میں سے جوس نہ نکال لیا جائے۔ جب غذا کا خلاصہ یا جوس نکال لیا جاتا ہے۔ تو غذا کا باقی حصہ جسم کیلئے فاضل ہوتا ہے جسے عرف عام میں فضلہ کہا جاتا ہے اب وہ جسم کے لئے فضول ہے لہذا جسم اسے دو طریقوں سے باہر نکالتا ہے اور خون کے فاضل مواد جو براہ گردہ مثانہ خارج ہوتا ہے جسے عرف عام میں پیشاب کرنا کہتے ہیں یعنی پیشاب کے ذریعہ خون کے فضلات خارج ہوا کرتے ہیں۔

جب براہ گردہ پیشاب مثانہ میں جمع ہو جاتا ہے تو پیشاب کرنے کا احساس ہو جاتا ہے اب طبیعت اسے خارج کر دیا کرتی ہے۔

اسی طرح پیٹ میں کھائی ہوئی غذا کا جوس جذب ہونے کے بعد جو مواد آنتوں میں پہنچ جاتا ہے اسے طبیعت پاخانہ کی حاجت یا احساس پیدا کر کے خارج کر دیتی ہے لہذا پیشاب اور پاخانہ کی حسیں بھی حواس ستہ اندرونی میں شامل کرنا ضروری ہے۔

دردِ سر اور اس کی اقسام

سردرد سے مراد سر میں درد نہیں۔ بلکہ اس سے مراد دماغ اور اس کے پردوں کی بیج و پکار کا نام دردِ سر ہے۔ جو اعصاب دماغ اور اس کے پردوں کے کیمیاوی و مشینی افعال سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

اطبا متقدمین اور ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے سردرد کی ۳۲ کے قریب اقسام تحریر کی ہیں جس سے بظاہر طور یہ معلوم ہوتا ہے کہ بال کی کھال کھینچی گئی اور کسی قسم کی کمی نہیں رہنے دی گئی۔

لیکن ان سے اخلاط، کیفیات اور مزاج کے تحت ان کی بالاعضاء تطبیق نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے کیمیاوی و مشینی اسباب بیان کئے گئے ہیں۔ اور آج تک سر میں پیدا ہونے والی کیمیاوی و مشینی علامات کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اسی طرح علاج میں بے شمار مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طالب علم سردرد کی اقسام پڑھنے اور ذہن نشین کرتے وقت خود دردِ سر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ طالب علم تو ہے ایک طرف ماہر فن بھی ان پر پورے طور پر قابو نہیں پا سکتے جس کی وجہ سے اکثر تشخیص میں غلطیاں اور علاج میں ناکامیاں ہوتی ہیں۔

قانون مفرد اعضا اور دردِ سر

قانون مفرد اعضا میں سردرد کی تمام اقسام کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک ہی لڑی میں پرو کر تین اقسام میں تقسیم ان کی مدلل تشریح و توضیح کرتے ہوئے

یقینی بے خطا علاج پیش کیا گیا ہے جس سے ایک طرف سردرد کی تشریح و توضیح میں اختصار پیدا ہو گیا تو دوسری طرف علاج معالجہ میں بھی بہت سہولتیں اور آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

اصول علاج

قانون مفرد اعضا اول ہر دردِ سر کو بالاعضا تشخیص کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ جہاں اور جس مفرد عضو میں تحریک ہو وہاں تحلیل اور جہاں تسکین ہو وہاں تحریک پیدا کر کے ہر قسم کے دردِ سر کا یقینی بے خطا علاج کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایسا اصول علاج کرنے سے کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔

یادداشت یاد رکھیں صداع ساذج ہو یا مادی۔ صداع مادی ہو یا جماعی۔ اسی طرح صداع بلغمی ہو یا صفراوی ان کے علاج کے لئے اول بیرونی اسباب کا دور کرنا ضروری ہے۔

مثلاً اگر کوئی مریض فضا کی سردی گرمی سے تکلیف میں مبتلا ہے تو اس کا ماحول تبدیل کر دینا چاہئے۔ اسی طرح اگر وہ کسی غذا یا دوا کو استعمال کر رہا ہے جو تکلیف کا سبب بن رہی ہے اسے ترک کرا دینا چاہئے۔

اگر کسی خاص قسم کی حرکات تکلیف کا سبب ہوں تو انہیں بند یا کم کرا دینا چاہئے مثلاً صداع جماعی میں کثرت جماع سے پرہیز کرانا ضروری ہے۔

صداع ساذج

پچھلے صفحہ پر نقشہ میں بہت سے دردِ سر دکھائے گئے ہیں۔ اب یہاں ان کو

قانون مفرد اعضا کی تین اقسام کی لڑی میں پرو کر تشریح و توضیح کر کے یقینی بے خطا علاج پیش کرتا ہوں۔

یہاں سب سے پہلے صداع ساذج کی تشریح و توضیح کر رہا ہوں کیونکہ اس کا سبب کیفیاتی و نفسیاتی ہوا کرتا ہے۔ مادہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یاد رکھیں صداع کے معنی درد سر کے ہیں۔ درد سر کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ جب بھی درد شروع ہوگا۔ تو وہ سر کے ایک جانب سے شروع ہو سکتا ہے۔ کی کمی بیشی سے تمام سر میں پھیل سکتا ہے۔ یا سر کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے۔

ساذج کے معنی مزاج اعضاء یا کیفیات کے تغیر و تبدل میں اس لئے صداع ساذج اس وقت ہوتا ہے جب دماغ و اعصاب میں یکدم تری یا خشکی یا گرمی یا سردی کا غلبہ ہو جائے۔

مثلاً سرد ہوا لگنے سے درد سر ہونا۔ یا شدید گرمی و لو سے سر میں درد ہونے لگتا ہے اسی طرح شدید گرمی میں یکدم بارش شروع ہو جائے جس سے ایک طرف فضا رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف حرارت کم ہو جاتی ہے جس سے رطوبتی امراض و علامات۔ مثلاً درد سر۔ دست قے ہیضہ نزلہ و زکام اور پھوڑے پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی طرح سخت گرمی سے تنگ آکر انسان سرد ماحول یا حمام میں چلا جاتا ہے یا سرد تر اشیاء کثرت سے استعمال کرتا ہے جن میں مشروبات قابل ذکر ہیں۔ ایسی صورت میں بعض اوقات درد سر شروع ہو جاتا ہے، یہی صداع ساذج کہلاتا ہے۔

علاج صداع ساذج جس کیفیت یا نفسیاتی جذبہ کی کمی بیشی سے ہو تو اول

اس کیفیت یا نفسیاتی جذبہ و ماحول کو تبدیل کرا دیں۔ فوراً سکون ہو جائے گا۔ اگر دوا وغیرہ کی ضرورت پڑے تو تحریک کے مطابق تسکین والے مفرد عضو میں تحریک دینے کی کوشش غذا و دوا سے کریں ان شاء اللہ فوراً درد سر کو آرام ہو جائے گا۔

اگر سردی سے درد سر ہو تو سر کو گرم کریں اندرونی طور پر چائے، قہوہ یا اسطوخودوس کا جوشاندہ پلائیں جس کا وزن یہ ہو۔

ہوالشافی:- اسطوخودوس ۳ ماشہ۔ لونگ ۵ عدد، الائچی خورد ۵ عدد انہیں گرم پانی میں کچھ دیر رکھیں، سرد ہونے ہونے پہ پلا دیں۔ اگر گرم کر کے پلائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

ہوالشافی:- عقرقرحا، لونگ، رائی، ہم وزن لے کر پیس لیں ذرا سا پوڈر ماتھے پر لیپ کر دیں ان شاء اللہ فوراً آرام آ جائے گا۔

اگر گرمی کے سبب سے درد سر ہو تو سر پر آب سرد ڈالیں۔ صندل سفید کو پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔ زعفران اور صندل سفید کو ملا کر سر پر لیپ کر سکتے ہیں۔ صندل سفید و گل سرخ کو گلاب کے عرق میں پیس کر سونگھائیں

نسخہ برائے درد سر

ہوالشافی:- نوشادر ٹھیکری، آن بجھا چونا، ہم وزن چونا کھلے منہ والی بوتل میں ڈال کر رکھ لیں۔ حسب ضرورت بوتل کو ہلا کر کارک اتار کر مریض کو سونگھائیں سونگھتے ہی درد سر غائب ہوگا۔

دردِ سر بلغمی، وصداعِ زکامی

یہ دردِ سر اکثر نزلہ زکام کے بعد ہوا کرتا ہے۔ بلغم و رطوبت اخراج پاتے وقت ماتھے کے قریب کسی غذا دوا یا سردی کی وجہ سے رُک جاتا ہے یا انتہائی غلیظ ہو کر جم جاتا ہے اور دردِ سر کرنے لگتا ہے۔

علاج:۔ جب بلغم و رطوبت غلیظ ہو جائے جس سے دردِ سر ہونے لگتا ہے فوراً اسے خارج کرنے کی تدبیر کریں،

سب سے پہلے اس بات و امر پر عمل ضروری ہے کہ سر کو گرم پانی گرم رومال یا گرم ٹوپی وغیرہ سے ڈھانپ لیں تاکہ سر بیرونی سرد ہوا سے محفوظ رہے۔

فوراً آرام کے لئے نوشادر اور ان بجھے چونا کا لخلخہ سونگھائیں جب کچھ آرام ہو جائے تو اندرونی طور پر اطریفل زمانی یا اطریفل اسطوخودوس کھلائیں۔

اسطوخودوس مع ماشہ کا جوشاندہ دن میں دو بار پلائیں۔

یہ نسخہ بھی بلغمی دردِ سر کیلئے تریاق ہے

ھوالشافی:۔ کشتہ بارہ سنگھا ۲ حصہ، کشتہ کچلہ ۱ حصہ، مرچ سرخ ۲ حصہ
حب لقدر نخود تیار کرلیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی پلائیں۔ بلغم اخراج پانے لگے گی۔ اور مریض کو آرام آجائے گا

غذا:۔ صبح دو انڈے فرائی۔ یا چنے بھنے یا مربہ ہریڑ کھلائیں۔
دوپہر، کوئی گوشت۔ کوئی اچار۔ پکوڑے، ٹماٹر۔ بینگن۔ چنے، مسری کی دال، بیسنی روٹی کے ساتھ کھلائیں اللہ شفا دے گا،

شام کو دوپہر والا سالن دوبارہ پکا کر کھلائیں۔

پرہیز:۔ مریض غذا کا پرہیز ضرور بتائیں۔ اگر نزلہ زکام بار بار ہوتا ہو تو مریض کو سختی سے تاکید کریں کہ وہ حفظانِ صحت کی پابندی کرے۔ اعتدال کی زندگی بسر کرے۔ رطوبتی و بلغمی اغذیہ روک دے تاکہ نزلہ زکام کے بار بار دورے رُک جائیں۔ انشاء اللہ دردِ سر بھی نہیں ہوگا

مریض کچھ چل پھر سکتا ہو تو اسے روزانہ ہوا خوری اور سیر کی ہدایت کریں۔

پیدل اور تیز تیز چلنا بلغم کے اخراج کے لئے بہترین تدبیر ہے۔ چنانچہ ایسے مریض کو کم از کم آدھ میل ضرور تیز تیز چلنا چاہیئے تاکہ جسم گرم ہو بلغم کو خارج کر دے۔

صداعِ صفراوی و صداعِ شقیقہ

تعارف صداعِ صفراوی و صداعِ شقیقہ دماغ و اعصاب کے ذاتی درد نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں خلطِ صفرا کی کثرت اور دماغ کے غدی پردہ کے سوزش ناک و تحریک میں آنے سے ہوتے ہیں۔

اسباب یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ صداعِ صفراوی و صداعِ شقیقہ دو الگ الگ درد ہیں۔ دونوں چونکہ صفرا کی کثرت اور حرارت کی شدت سے ہوتے ہیں اس لئے انہیں الگ الگ سمجھنے کی ضرورت نہیں۔

چونکہ اکثر ایسے درد بائیں نصف پیشانی میں ہوتے ہیں۔ اسلئے انہیں آدھا سیسی یا صداعِ نصفی یا شقیقہ کہتے ہیں۔ خلطی سبب بتانے کیلئے اسے صداعِ صفراوی کہتے ہیں

علامات دردِ شقیقہ جسے صفراوی دردِ سر بھی کہتے ہیں۔ اکثر تو یہی ہوتا ہے جو عموماً بائیں نصف سر میں صبح سورج طلوع ہونے کیساتھ ساتھ بڑھتا ہے بعد دوپہر سورج ڈھلنے کیساتھ ہی درد کم ہونے لگتا ہے حتیٰ کہ غروب

آفتاب کے وقت بالکل درد سر رک جاتا ہے۔ ساری رات مریض آرام سے سوتا ہے۔ صبح سورج نکلتے ہی درد سر ہونے لگتا ہے۔ جوں جوں سورج قریب آتا ہے درد بڑھتا رہتا ہے۔ بعد دوپہر سورج ڈھلنے لگتا ہے لہٰذا درد سر بھی کم ہونے لگتا ہے۔ چونکہ یہ درد سر خلط صفرا اور حرارت کی شدت سے ہوتا ہے اس لئے جونہی فضا میں سورج حرارت کی شدت سے بکھرتا ہے یہ درد سر بھی بڑھتا رہتا ہے۔ حرارت کم ہوتے ہی درد کم ہو جاتا ہے۔ شدت درد کی وجہ سے سر چکراتا ہے جی متلاتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی اڑتی نظر آتی ہیں۔

اگرچہ یہ درد سر کے ایک طرف ہوتا ہے لیکن شدت درد کی صورت میں سارے سر میں محسوس ہوتا ہے۔ البتہ سر کے ایک طرف خصوصاً بائیں طرف زیادہ ہوتا ہے۔ گرم خشک غذا دوا اور ماحول سے بھی یہ درد سر پیدا ہو جایا کرتا ہے

درد شقیقہ سر کے بائیں طرف ہونے کی وجہ

قارئین جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ استاد محترم جناب حکیم انقلاب صابر ملتانیؒ نے جسم انسان کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے ثابت کیا ہے کہ حیاتی مفرد اعضاء دماغ دل جگر کے مشینی و کیمیاوی افعال جسم کے مخصوص حصوں میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کے سوزشناک ہونے اور تحریک میں آنے سے جو تکالیف و علامات پیدا ہوتی ہیں ان کا اظہار جسم کے مخصوص حصوں میں ہوتا ہے۔ بشدت کی صورت میں علامات تمام جسم میں پھیل سکتی ہے لیکن زیادہ تکلیف اپنی مقامات میں ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جگر و غدد کی صفرا پیدا کرنے اور اسے خون میں رد کرنے کی تحریک سر کے بائیں حصے میں پیدا ہوتی ہے لہٰذا قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات

کے مطابق درد شقیقہ یا صفراوی درد سر سر کے بائیں حصہ میں ہی ہو سکتا ہے۔

قدرت نے سر کے اندر اس نصف حصہ میں یہ درد پیدا کر کے ثبوت مہیا کیا ہے۔

درد شقیقہ کا علاج

صفراوی درد سر ہو یا درد شقیقہ چونکہ دونوں غدی عضلاتی تحریک سے شدت سے ہوتے ہیں اس لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت ان کا علاج غدی اعصابی تحریک پیدا کرنے اور صفرا و حرارت کا اخراج کرنے ہی ممکن ہے اور ہمیشہ کے لئے درد غائب ہو جائے گا۔

دورہ کے دوران علاج

مریض کو شدت درد کی صورت میں تاریک کمرے میں آرام سے لٹا دیں۔ تیز روشنی کسی طرف سے آتی ہو تو کپڑے کے پردے سے روک دیں۔ چونکہ درد اکثر صفرا و حرارت کی شدت سے ہوتا ہے اس لئے کمرے کا درجہ حرارت اعتدال پر ہونا ضروری ہے۔ اگر قبض شدید ہو تو غدی اعصابی مسہل ضرور کھلائیں۔ اگر جلد پاخانہ نہ آئے یا مریض کو قے آ رہی ہو تو حقنہ کر کے فضلات کا اخراج کرا دیں۔ کافور اور صندل ملا کر سنگھائیں۔ اسی طرح فوری سکون کے لئے کافور اور افیون ملا کر ایک رتی ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں اور پانی میں حل کر کے دو قطرے ناک میں ٹپکا دیں

درد شقیقہ کا مستقل و یقینی نسخہ

درد شقیقہ کا مستقل اور یقینی نسخہ یہ ہے۔

اسطوخودوس ہم وزن، رعنیا مھاشہ، کالی مرچ دانے

یہ ایک خوراک ہے ایسی خوراک رات کو ۵ تولہ پانی میں بھگو دیں صبح رگڑ کر پن چھان کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلا دیا کریں دو تین دن کے بعد درد نہیں ہوگا ۔ اگر درد شدید ہو تو صبح شام ایسی خوراک دیں ۔ اسطوخودوس ، دھنیا ۔ مرچ سیاہ کا ایسا مجرب نسخہ ہے جو درد شقیقہ کا مستقل علاج ہے آج تک اس تک اس سے بہتر طبی دنیا میں کوئی نسخہ نظر سے نہیں گزرا ۔ کتب طبیہ میں بے شمار نسخے درد شقیقہ کے لئے درج ہیں لیکن اس نسخہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ۔ لہٰذا زیادہ نسخے درج کرنے سے احتراز کر رہا ہوں

صداع عصابیہ

تعارف عصابہ کے معنی ہیں پٹی باندھنا ۔ چونکہ درد عصابہ کا مریض ماتھے پر پٹی باندھا کرتا ہے اس لئے ایسے درد کو صداع عصابہ کہتے ہیں ۔

اسباب قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق درد عصابہ دماغ و اعصاب کے سوزشناک ہونے اور تحریک میں آنے سے پیدا ہوا کرتا ہے ۔ دماغ و اعصاب کی تحریک زیادہ تر سر کے دائیں طرف ہوتی ہے لہٰذا درد عصابہ اکثر سر کے دائیں طرف پیدا ہوا کرتا ہے ۔

چونکہ دماغ و اعصاب میں تحریک و تیزی ہوتی ہے اس لئے جسم میں رطوبت کی کثرت ہو جاتی ہے خصوصاً سر کے دائیں حصہ میں اجتماع رطوبات ہو کر درد سر کا باعث ہوتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اس درد سر میں اکثر سر ٹھنڈا رہتا ہے جس وجہ سے مریض سر کو ڈھانپ کر رکھتا ہے اکثر سر پر پٹی باندھے رکھتا ہے ، سر کی جلد اور گوشت کو دبانے سے مریض آرام محسوس کرتا ہے ۔ اگر سر پر ٹھوکر لگ جائے تو درد میں اضافہ ہو جاتا ہے ۔
یہ ایسا درد سر ہے کہ اکثر رات کے وقت یا سردی میں درد زیادہ ہوا کرتا ہے دن کو برائے نام درد ہوتا ہے

علاج یہ درد سر بھی بلغمی درد سر ہے رطوبات و بلغم کا اخراج ہی اس کا مستقل علاج ہے ۔ قانون مفرد اعضاء کے مطابق یہ درد سر اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے جس کا علاج قانون مفرد اعضاء کی رو سے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تحریک سے کرنا چاہئے ۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات سے درد عصابہ کیلئے تریاق سے کم نہیں ۔

چونکہ رطوبات بلغم کی شدت سے یہ درد ہوا کرتا ہے اس لئے ایسے مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں اگر سردی کا موسم ہو تو کمرے کو انگیٹھی یا ہیٹر سے گرم رکھیں سرد اشیاء اغذیہ روک دیں ۔

چائے ، قہوہ ، لونگ ، دارچینی کا قہوہ ، دن میں دو تین بار پلائیں ۔ اطریفل زمانی یا اطریفل کشنیزی صبح دوپہر شام کھلائیں ۔ سر پر رائی یعنی ماتھے پر رائی کا لیپ کرائیں
ہوالشافی :۔ اسطوخودوس ۳ ماشہ ، دھنیا ۳ ماشہ ، کالی مرچ ۸ دانہ رات کو بھگو دیں صبح رگڑیں اور پن چھان کر پلا دیا کریں ۔

صُداع دُودی

اردو نام	عربی ، طبی نام	انگریزی نام
دماغی کیڑوں سے درد سر	صداع دودی ، صداع کرمی ، [illegible]	WORMS H

تعارف صداع دودی حقیقت میں صداع بلغمی ہی ہے ۔ اس میں فرق اس بات کا ہے کہ جو بلغمی رطوبات دماغی خلاؤں میں رکتی ہیں ان میں خمیر (ذرین ملین) پیدا ہو کر کرم یعنی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو دماغی جسم کو بھی کھانا شروع کر دیتے

ہیں اور دماغ پر شدید دباؤ پیدا کر دیتے ہیں جس سے سر میں شدید درد ہوتا ہے

علامات صداع دودی کا مریض سخت بے چین ہوتا ہے وہ سر و دماغ میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس کرتا ہے۔ سر پر ہاتھ یا کسی چیز کو مارتا ہے کیونکہ سر پر جب چوٹ پڑتی ہے تو کیڑے حرکت کرنا بند کر دیتے ہیں اور آرام محسوس کرتا ہے۔

مریض اپنے ناک کو کھجاتا رہتا کیونکہ اکثر کیڑے ناک کے راستہ سے نکلتے رہتے ہیں مریض ہر وقت شبہ میں رہتا ہے کہ کہیں ناک میں کیڑے رک نہ گئے ہوں

اسباب جب اعصاب و دماغ کی اعصابی غدی تحریک ہو جاتی ہے تو رطوبات و بلغم باہر اخراج پانے کی بجائے جسم و خون کے اندر رک جایا کرتے ہیں۔ جو رطوبات دماغ کی خلاؤں میں رک جاتی ہیں اس میں تعفن و خمیر ہو کر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اعصابی و دماغی محرکات غذائیں اکثر اس کا سبب ہوتی ہیں۔ رطوبتی موسم بھی اس کا سبب بن جایا کرتا ہے۔

علاج چونکہ بلغمی رطوبات اعصابی غدی تحریک سے متعفن ہو کر کیڑوں کا سبب بنتی ہے اس لئے قانون مفرد اعضاء کی رو سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دے کر رطوبات کا بہاؤ جاری کر دینا چاہیئے جونہی رطوبات نکلنا شروع ہوں گی فوراً اس کے ساتھ کیڑے بھی خارج ہونا شروع ہو جائیں گے۔ آہستہ آہستہ تمام رطوبات اور کیڑے خارج ہو جائیں گے اور دماغی خلاص خالی ہو جائیں گے اور مریض تندرست ہو جائے گا۔

نوٹ: یہ بات خصوصیت سے ذہن نشین کر لیں کہ علاج کے دوران جب کیڑے پہلے سے زیادہ نکلنا شروع ہو جائیں تو انہیں روکنے کی کوشش

نہ کریں بلکہ مزید نکالنے کی کوشش کریں تاکہ وہ مواد ہی ختم ہو جائے جس میں کیڑے بنتے ہیں جب مواد ہی ختم ہو جائے گا تو کیڑے بننے اور نکلنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ اور مریض ہمیشہ کے لئے درست ہو جائے گا۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی عضلاتی مجربات کھلائیں اگر قبض ہو تو مسہل کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی تریاقی منفعت رکھتا ہے۔

ھوالشافی:۔ قلمی شورہ، گندھک، ہموزن، دونوں باریک پیس کر ہم رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق گلاب یا تازہ پانی،

ھوالشافی:۔ مروا کا تازہ پانی ناک میں ٹپکانا تمام کیڑوں کو فوراً خارج کرتا ہے

نسوار برائے اخراج کرم دماغ

پوٹاشیم پرمیگنیٹ ١ حصہ، گیرو ٣ حصہ، دونوں کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں بوقت ضرورت ذرا سی نسوار سنگھائیں سونگھتے ہی کثرت سے چھینکیں آئیں گی اور تمام کیڑے باہر نکل جائیں گے۔

ھوالشافی:۔ نوشادر، ان بجھا چونا، ہم وزن ملا کر سنگھائیں بہت مفید ہے

صداع کبدی

ماہیت یہ درد سر و دماغ و اعصاب کا ذاتی درد نہیں ہے بلکہ دماغ پر جگر کے غدی پردہ کے سوزش ناک ہونے سے ہوتا ہے۔ دماغ کا غدی

پردہ جسگر و غدد کے تحریک و سوزشناک ہونے سے تحریک میں آجاتا ہے۔ اس طرح اپنی بے چینی کا اظہار دردِ سر کی صورت میں کرتا ہے۔ اسے متقدمین اطبا تحریکی دردِ سر بھی کہتے ہیں۔

اسباب و علامات: چونکہ یہ دردِ سر جسگر و غدد کی تحریک، صفرا و حرارت کی شدت سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس دردِ سر کے دوران مریض آنکھوں میں چنگاریاں سی محسوس کرتا ہے۔ جلن اس کی خاص علامت ہے۔ اکثر مریض کہا کرتا کہ میرا سر جل رہا ہے۔

دردِ سر کے دوران دل گھبراتا ہے۔ اکثر بلڈ پریشر ہو جایا کرتا ہے۔ نیند ختم ہو جاتی ہے نصف رات سے پہلے تھوڑے نیند آتی ہے۔ آدھی رات کے بعد نیند اڑ جاتی ہے۔

تحریک: اس دردِ سر کی تحریک عموماً غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے۔ شاذ و نادر غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔

علاج: چونکہ مریض جسگر و غدد کی تحریک غدی عضلاتی میں مبتلا ہوتا ہے اس لئے اس کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا سے کریں۔ اگر قبض ہو تو مسہل ضرور دیں تاکہ صفرا کا اخراج جلد ہو کر جگر و غدد کی تیزی کم ہو کر دردِ سر ختم ہو جائے۔

خیساندہ اسطوخودوس

ہوالشافی: اسطوخودوس ۵ ماشہ، دھنیا ۵ ماشہ، کالی مرچ ۸ دانہ، یہ ایک خوراک ہے ایسی خوراک رات کو ۵ تولہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح رگڑ کر چھان کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلا دیا کریں۔ ہر تین دن پلانا کافی ہوگا۔

نخلخہ برائے دردِ سر

ہوالشافی: نوشادر ٹھیکری، آن بجھا چونا، ہم وزن دونوں کو ملا کر کھلے منہ کی شیشی میں محفوظ کریں۔ بوقت ضرورت شیشی ہلا کر مریض کو سونگھائیں۔ فوراً درد غائب ہو جائے گا۔

غذا: صبح: مربہ گاجر یا گلقند کھلا کر الائچی خورد ۵ عدد، سفید زیرہ ۲ ماشہ کی چائے۔ دوپہر: گاکوئی، سونگرے، شلغم، گاجر کدو، توری، ٹینڈے وغیرہ کا سالن مرچ سیاہ سے پکا کر کھلائیں۔ روٹی بند کرا دیں۔ شام: دوپہر کا کوئی سالن بغیر روٹی کے کھلا دیں۔ اگر دل گھبرائے تو مربہ گاجر یا گلقند، یا جوارش شاہی کھلائیں۔ مستقل علاج کے لئے خیساندہ اسطوخودوس پلانا بہتر ہے۔

صداع کلوی

تعارف: یہ دردِ سر بھی سر کے غدی پردہ کے سوزش ناک ہونے سے ہوتا ہے۔ اس کا سبب گردوں میں تحریک شدیدہ کا ہوتا ہے جب گردوں میں درد ہوتا ہے تو اکثر سر میں بھی درد ہونے لگتا ہے۔

علاج: اس دردِ سر کا علاج گردوں کی سوزش رفع کرنا ہے جونہی سوزش ختم ہوگی دردِ سر بھی غائب ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات اس درد کے لئے بے حد مفید ہیں۔

اگر پتھری ہو اور درد کے دورے پڑتے ہیں تو یہ نسخہ دیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

ھوالشافی:۔ سنگ دانہ مرغ ، نمک خوردنی ، میٹھا سوڈا ۔ ہم وزن ، سب ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں ۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں ۳ بار کھلائیں۔ پتھریاں تحلیل ہو کر خارج ہو جائیں گی ۔ اگر سر میں جلن ہو ۔ پیشاب جل کر آتا ہو تو یہ نسخہ دیں۔

ھوالشافی:۔ قلمی شورہ بریاں ، گندھک آملہ سار مدبر ،

اوّل قلمی شورہ بریاں کر لیں پھر گندھک دودھ بکری میں مدبر کر کے ملائیں ۔ ۲، ۴ ماشہ دن میں تین بار کھلائیں گردوں کا فعل درست ہو درد سر بھی ختم ہو جائیگا

درد سر رحمی

تعارف یہ درد سر رحم کی سوزش سے ہو جایا کرتا ہے جب مریضہ کو حیض آنے لگتا ہے تو حیض کھل کر نہیں آتا ہے جس سے سوزش ہو کر شدید درد ہونے لگتا ہے اور مریضہ رحم میں درد کے علاوہ کمر درد تنگی حیض اور درد سر میں مبتلا ہو جاتی ہے ۔ دو تین دن بستر پر پڑی رہتی ہے ۔ جب حیض کا دورہ ختم ہوتا ہے تو درد بھی ختم ہو جاتا ہے ۔

علاج:۔ ایسی عورت کا علاج سوزش رحم اور حیض کی بے قاعدگی کو رفع کرنا ہے ، اس مقصد کے لئے مدر حیض اغذیہ ادویہ نہ دیں بلکہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ مریضہ خون کی کمی میں مبتلا نہیں ، یا رحم کی سوزش تو نہیں ہے ۔ اگر خون کی کمی ہو تو فولاد کے مرکبات دیں ۔

اگر سوزش رحم ہو تو درج ذیل نسخہ استعمال کرائیں فوراً سوزش رفع ہو کر درد

سر بھی رک جائے گا۔

ھوالشافی:۔ ریوند خطائی پیس کر محفوظ کر لیں ۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ یا عرق سونف سے دیں ۔ پہلی خوراک سے آرام ہوگا۔

ھوالشافی ۔ زیرہ سفید ، الائچی خورد ، سونف ، ہم وزن ، سب کو پیس کر دو دو ماشہ دن میں تین بار کھلائیں سوزش رحم رفع ہو کر تمام تکلیفیں رک جائیں گی۔

صداع ریحی ، صداع معدی

تعارف یہ درد سر معدہ میں غذا کے تخمیر و تعفن سے ہوا کرتا ہے جس سے ریاح وغیرہ بن کر دماغ و اعصاب پر دباؤ ڈالتے ہیں۔

علامات:۔ صداع ریحی یا معدی کے نام سے واضح ہے کہ ریاح معدہ کی کثرت اس درد کا سبب ہے ۔ لہذا ریاح کی کثرت درد سر سے بھی زیادہ تکلیف دیتی ہے اکثر قراقر معدہ و امعاء ہوا کرتا ہے یعنی پیٹ میں گڑگڑ ہوتی رہتی ہے ۔ ریاح بکثرت خارج ہوتے ہیں ۔ پاخانہ بے قاعدہ لیس دار ہو جایا کرتا ہے جس سے ریاح کا دباؤ نچلے حصوں میں اخراج کے لئے جانے کی بجائے معدہ اور سر کی طرف زیادہ رہتا ہے ۔ نیند بہت کم آتی ہے

اگر ریاح دوا سے بھی کم ہو جائیں تو درد غائب ہو جایا کرتے ہیں ۔

عضلاتی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے کبھی اعصابی عضلاتی بھی بن جاتی ہے ۔

علاج علاج کے لئے عضلاتی غدی غذا دوا دیں ۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ایسے درد سر کا تریاق ہیں ، تریاق تبخیر جس کو استاد صابر ملتانیؒ نے تریاق کزاز کے نام سے مجربات کی کتاب

میں درج کیا ہے فوری اثر ہے اگر اس کے ساتھ غدی عضلاتی ملین ملا یا جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے چند دنوں میں ریاح قبض بند ہو جاتے ہیں۔

غذا:۔ اعصابی غذا روک دیں۔ عضلاتی غدی غذا دوا دیں اللہ شفا دے گا۔

صداع سوداوی

تعارف:۔ یہ درد سر بھی عضلاتی اعصابی تحریک اور خلط سودا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے یہ بھی خمر کی درد سر ہے۔

علامات:۔ ایسے مریض اکثر ریاح معدہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ خلط سودا کی زیادتی کی وجہ سے ایسے مریضوں کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اکثر یرقان اسود بھی ہو جایا کرتا ہے۔ چونکہ خلط سودا شدید خشک خلط ہے اس لئے ایسا مریض بے حد خشکی محسوس کرتا ہے جسم و سر پر خشکی اترتی ہے، سوداوی درد سر اکثر سر کے پچھلے حصہ میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ یہ درد سر اکثر آرام کی صورت میں نہیں ہوتا۔ البتہ اگر مریض چند قدم چلے یا کام کاج کرنے لگے تو فوراً درد سر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

علاج: خلط سودا چونکہ خلط صفرا سے ختم ہو جایا کرتی ہے۔ لہذا عضلاتی اعصابی تحریک جو خلط سودا بنا کر جمع کر رہی ہوتی ہے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کر کے ختم کر دیں،
اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات عضلاتی غدی و غدی عضلاتی ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ غذا بھی تحریک کے مطابق دیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر ہی نہ صرف سودا اعتدال پر آجائے گا بلکہ درد سر بھی ختم ہو جائے گا۔
خیساندہ اسطوخودوس اس مقصد کے لئے بہترین دوا ہے۔

جوشاندہ:۔ اسطوخودوس سہ ماشہ، دھنیا سہ ماشہ، کالی مرچ ۱۲ دانہ، سب کو رات کو بھگو دیں، صبح رگڑ کر پن چھان کر پلائیں۔

صداع خماری

تعارف:۔ یہ درد سر اکثر شراب خانہ خراب کے پینے سے ہوتا ہے۔

علامات:۔ شراب پیتے ہی دماغ نشہ میں آجاتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے چکر آتے ہیں، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

علاج: صداع خماری کا اصول علاج شراب خانہ خراب کا بند کرانا ہی ہے البتہ دوران درد سر مریض کو آرام سے لٹا دیں۔ دودھ گھی پلا دیں سر پر بادام روغن یا خشخاش روغن کی مالش کرائیں تاکہ مریض کو نیند آجائے۔ چونکہ شراب عضلاتی تحریک پیدا کرتی ہے اس لئے ایسے مریض کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا سے کریں جب چند دن تک شراب نہ پلائی گئی تو درد سر بھی ہٹ جائے گا۔

ضعف دماغ

تعارف:۔ عام طور پر ضعف دماغ سے مراد عصبی کمزوری سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے عصبی کمزوری یا ضعف عصبی کہا جاتا ہے

اسباب:۔ ضعف دماغ کی صحیح صورت حال کے سمجھنے میں جتنی غلطیاں اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اتنی اور کسی مرض کی ماہیت سمجھنے میں نہیں پائی جاتیں۔ ضعف دماغ و عصبی کمزوری کو چونکہ بالا اعضاء نہیں سمجھا جاتا اس لئے یہ غلط فہمیاں

سرخ دھبیاں ہوتی ہیں،
عصبی کمزوری کی جو تعاریف کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس مرض میں عصبی قوت کے زائل ہوجانے سے عصبی کمزوری پیدا ہوجاتی ہے لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ عصبی کمزوری کا اصل سبب کیا ہے۔

قانون مفرد اعضا اور ضعف دماغ

قانون مفرد اعضاء کی کسوٹی نے اس مسئلہ لاینحل کا حل یہ پیش کیا ہے۔ کہ ضعف دماغ یا عصبی کمزوری کے دو بڑے سبب ہیں۔ اول قلب و عضلات کی شدید تحریک سے دماغ و اعصاب میں شدید تحلیل ہوجائے۔ جس سے ضعف دماغ کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔
دوم۔ جگر و غدد کی شدید تحریک سے دماغ و اعصاب میں تسکین پیدا ہوجائے، جس سے سستی و کمزوری دماغ کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔
قانون مفرد اعضاء کی رو سے دونوں صورتوں کا علاج ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے جبکہ طبی کتب میں نہ یہ تشخیص پائی جاتی ہے نہ ہی علاج بلکہ غلطی سے دونوں صورتوں کا علاج ایک قسم کی ادویہ اغذیہ سے کیا جاتا ہے جس سے اکثر مریض شفایاب نہیں ہوتے

یادداشت

قارئین یہ بات خاص کر نوٹ کرنے والی ہے کہ قانون مفرد اعضاء نے دماغی کمزوری کے دو بڑے سبب بتائے ہیں۔
اول:۔ دماغ و اعصاب میں ضعف تحلیل کی وجہ سے دوسرے دماغ و

اعصاب میں سستی تسکین کی وجہ سے ہوتی ہے
یاد رکھیں جب دماغ و اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے تو اس وقت دماغ میں دوران خون کم ہوجاتا ہے اور خون کی زیادتی قلب و عضلات میں بڑھ جاتی ہے۔
دوم:۔ جب دماغ و اعصاب میں تسکین ہوتی ہے تو دوران خون جگر و غدد میں بڑھ جاتا ہے جبکہ دماغ و اعصاب میں خون کی شدید کمی واقع ہوکر دماغ سست اور کمزور ہوجاتا ہے

علامات ضعف دماغ

چونکہ ضعف دماغ کے وقت عضلاتی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض اکثر دبلے پتلے ہوتے ہیں بے خوابی اور پریشانی مریض کا مقدر بن جاتی ہے۔ وہم وسواس مریض کو ہر وقت پریشان رکھتے ہیں۔ طبیعت میں عجیب وسوسے اور خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ کثرت احتلام کثرت جماع میں مبتلا ہوتا ہے۔ اگر شادی شدہ نہیں تو جلق کا مریض ہوتا ہے۔ اکثر مریضوں کے بدن پر سرخ دھبے پڑجاتے ہیں۔

علاج

چونکہ مریض کو عضلاتی غدی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا سے کریں
قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔
اگر قبض ہو تو ملین و مسہل بھی کھلا سکتے ہیں۔ جوارش جالینوس، جوارش کمونی، اس مقصد کے لئے بہترین دوائیں ہیں۔
اگر کثرت احتلام ہو تو یہ نسخہ کھلائیں۔ ہوالشافی:۔ نمک خوردنی حصہ، سنائی حصہ دونوں کو ہم وزن لے کر باریک پیس کر نصف ماشہ سے ا ماشہ تک ہمراہ عرق سونف،

کثرت مباشرت یا جلق اگر اس کا سبب ہو تو دونوں روک دیں۔ بہتر یہ ہے کہ مریض کو زیادہ نصیحت یا وعظ کرنے کی بجائے اسکو خرش زخراش یا آبلہ انگیز طلا لگا دینا چاہیئے تاکہ مریض جلق یا کثرت مباشرت سے خود بخود باز آجائے۔

اس مقصد کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔

ھوالشافی: ست اجوائن ۱ تولہ، مغز جمال گوٹہ ۱ تولہ، ویزلین ۲۰ تولہ۔

ترکیب تیاری: جمال گوٹہ اور ست اجوائن کو اتنا رگڑیں کہ تیل ہو جائے پھر ویزلین تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے جائیں۔ تمام ویزلین ختم ہونے پر محفوظ کر لیں۔

حسب ضرورت طلاء کریں۔ ایک دو دفعہ لگانے سے پھنسیاں پیدا ہو جائیں گی۔

جب آرام آنے لگے تو دوبارہ طلاء لگا دیا کریں۔ دو تین بار ایسا کرنے سے کثرت مباشرت اور جلق کی عادت ختم ہو جائیگی۔

علامات تسکین دماغ

چونکہ دماغ کی سستی اور کمزوری ہمیشہ غدی کا تحریک اور دماغ میں تسکین ہونے سے ہوا کرتی ہے لہذا تسکین دماغ ہونے پر درج ذیل علامات ظہور پذیر آئی ہیں
چونکہ دماغ میں دوران خون کی شدید کمی ہوتی ہے اس لئے مریض سر کو خالی خالی محسوس کرتا ہے۔ نیند اول بہت کم آتی ہے لیکن شدید حالتوں میں ایسا غلبہ ہوجاتا ہے کہ مریض اٹھائے نہیں اٹھتا۔ اگر اٹھ جائے تو ٹٹی پیشاب کرنے اور پانی پینے اور کھانے کے بعد پھر سو جاتا ہے۔ اٹھتا بیٹھتا ہے تو چکر آتے ہیں اکثر سر کے بائیں طرف درد محسوس کرتا ہے۔ سر کے درمیان میں جلن ہوتی ہے۔ اور ایسا محسوس کرتا ہے کہ سر میں کوئی چیز ٹپک رہی ہے۔

چہرہ کا رنگ پھیکا یا زردی مائل ہوتا ہے۔ نبض سست ٹھہر ٹھہر کر چلتی ہے۔ قارورہ کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ مریض دل میں تحلیل کی وجہ سے گھبراہٹ اور خفقان قلب کی شکایت کرتا ہے۔

اگر دوران خون دماغ میں بہت ہی کم ہو جائے تو غشی اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں سرد اور ران میں تشنج ہونے لگتا ہے۔

علاج

چونکہ تسکین دماغ کی یہ صورت غدی عضلاتی تحریک سے ظہور پذیر ہوا کرتی ہے اس لئے علاج کیلئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی تحریک و تقویۃ اعضاء و غذا و دوا دیں، انشاء اللہ چند دنوں میں ہی آرام آجائے گا۔

اس مقصد کے لئے تاقوت مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔ شدید حالتوں میں اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلا سکتے ہیں۔

اگر کمی خون ہو جو اکثر حرارت و صفرا سے ہو جایا کرتی ہے۔ تو کمی خون دور کریں۔ صفرا و حرارت کم کرنے والی غذا و دوا کھلائیں۔ دماغی کمی خون میں مریض کے سر کو اس کے جسم کی نسبت نیچا رکھنا چاہیئے تاکہ خود بخود دوران خون دماغ کی طرف بڑھ جائے۔

اگر مالش کا پروگرام ہے تو ہاتھوں سے لے کر بازو تک اور پاؤں سے لے کر رانوں کی طرف یعنی نیچے سے اوپر مالش کریں بازوؤں اور پاؤں پر کھینچ کر پٹیاں باندھیں، اندرونی طور پر یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

جوارش شاہی، خمیرہ گاؤزبان، دواء المسک وغیرہ میں سے کوئی لے کر دن میں دو تین بار کھلائیں۔ مغز بادام، دھنیا اور سونف ہم وزن پیس لیں۔ ۶، ۶ ماشہ

دن میں تین بار کھلائیں ،

غذا: صبح: مکھن بادام، دوپہر: مولی مونگرے شلغم گاجر کا سالن۔
شام: گلقند کھلائیں۔

سر چکرانا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سر گھومنا	دوار	ورٹی گو VERGO
دوران سر	سدر	گڈینیس GIDDINESS

تعارف: دماغ و اعصاب کی اس تکلیف میں مریض کو چکر آتے ہیں اسے اردگرد کی تمام اشیاء گھومتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جب مریض کھڑا یا بیٹھا ہے۔ تو آنکھوں کے آگے اندھیرا آجانا اسے اپنے آپ کو قائم رکھنا دشوار ہوجاتا ہے کسی چیز کا سہارا لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ بشدید حالتوں میں گر پڑتا ہے۔ اسی حالت کو سدر کہتے ہیں۔

علامات: تعارف میں بیان کردہ تکالیف ہی اس کی علامات ہیں چنانچہ مریض اگر آرام سے بیٹھتا ہے یا لیٹا ہوا ہے تو کسی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا۔ لیکن اگر ذرا سے حرکت کرے تو اسے دنیا کی ہر شے گھومتی نظر آتی ہے سر چکراتا ہے، دل گھبراتا ہے، آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔

یادداشت: بعض حکماء کا خیال ہے کہ چکر دماغ و اعصاب میں خون کی زیادتی سے آیا کرتے ہیں، لیکن یہ بالکل غلط ہے کیونکہ جب دماغ و اعصاب میں دوران خون زیادہ ہوگا تو دماغ کمزور ہونے کی بجائے

طاقتور ہوگا اور چکر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یاد رکھیں چکر کا تعلق حرکت سے ہے۔ حرکت عضلات کرتے ہیں۔ جب عضلات میں تحلیل ہو تو ضعف قلب و عضلات ہوکر حرکت طبعی میں فرق آجاتا ہے جس سے چکر آنے لگتے ہیں۔

اسباب: جس مریض کو چکر آتے ہیں اسے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ قلب و عضلات میں تحلیل اور دماغ میں تسکین شدید ہوتی ہے، صفرا و حرارت کی کثرت ہوتی ہے۔ خفقان قلب کی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔

صفرا کی کثرت کی وجہ سے خون کی کمی واقع ہوجاتی ہے جس سے کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ سکتہ۔ درد شقیقہ، اور جگر و گردوں کے امراض بھی اس کا سبب بن جایا کرتے ہیں۔

عورتوں میں کثرت حیض اس کا سب سے بڑا سبب ہوتا ہے۔

علاج: اصل سبب تلاش کریں، مریض کو زیادہ حرکت کرنے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے سے باز رکھیں، ہاضمہ کا خاص خیال رکھیں۔ اگر قبض وغیرہ ہو تو قبض کشا دوا دیں۔ گلقند قبض کے لئے بہترین ہے۔ شراب، قہوہ تمباکو وغیرہ سے پرہیز کرائیں، ہمبستری سے منع کردیں۔

قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ میں ملین مسہل اکسیر و تریاق ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

جوارش شاہی، خمیرہ گاؤزبان عنبری، دوالمسک وغیرہ میں سے کوئی ایک کھلائیں۔

مغز کدو، مغز بادام، تخم خشخاش، دھنیا ہر ایک ہم وزن۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں تین

بار کھلائیں۔

جوالشافی:۔ تخم خشخاش، مغز کدو، تخم کاہو، تخم خرفہ، مغز تربوز، کشنیز، مغز... چینی حسب ضرورت لے کر شربت بنائیں اور حسب بالا ادویہ ڈال کر معجون بنائیں۔

خوراک:۔ ۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام۔

خفقان قلب کی صورت میں خمیرہ صندل یا خمیرہ گاؤزبان نصف تولہ سے ایک تولہ کھلائیں۔

غذا:۔ صبح گلقند ۲ تولہ کھلا کر آلائچی خورد ۲ عدد، زیرہ سفید ۳ ماشہ کی چائے ۔ مربہ آملہ، مربہ گاجر بھی کھلا سکتے ہیں۔

دوپہر:۔ مونگرے، مولی، شلغم، گاجر، کدو، توری، ٹینڈے وغیرہ میں کوئی ساگ کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

شام:۔ مربہ گاجر یا گلقند کھلا کر آلائچی خورد، زیرہ سفید کی چائے پلائیں۔

دماغ کا ہل جانا

تعارف:۔ انسانی دماغ خداوند تعالیٰ نے کھوپڑی کے اندر نہایت احتیاط سے محفوظ کیا ہوا ہے۔ لیکن بعض اسباب ایسے بن جاتے ہیں جن سے دماغ متاثر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ چوٹ یا دھکا وغیرہ لگنے سے دماغ کو جھٹکا لگ جاتا ہے اور دماغ اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے۔ چونکہ خود حرکت نہیں کر سکتا اس لئے اسی حالت خائفہ میں پڑا بے چین رہتا ہے۔ دماغ میں دوران خون خلل واقع ہو کر افعال دماغ بگڑ جاتے ہیں۔

اسباب:۔ سر پر چوٹ لگنا یا زور کا دھکا لگنا۔ جیسا کہ ریل گاڑی کے

یک دم بریک لگنے سے مسافروں کو دھکا لگتا ہے۔

علامات اگر چوٹ یا دھکا شدید نہ لگا ہو تو علامات بھی شدید نہیں ہوتیں۔ البتہ مریض کا سر چکراتا ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ قوائے عقلیہ میں فرق آجاتا ہے۔ کانوں میں شور وغل کی آوازیں آتی ہیں۔ سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے۔

شدید قسم کے صدمہ دماغ میں مریض بالکل بے ہوش پڑا رہتا ہے جگانے سے مشکل جاگتا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوتی ہیں جسم سرد نبض سست ہوتی ہے۔ سانس آہستہ آہستہ آتا ہے۔ بول و براز بے خطا ہو جاتے ہیں عضلات ڈھیلے ہو کر سست پڑ جاتے ہیں۔ چند منٹ سے لے کر چند گھنٹوں تک یہ حالت رہ کر مریض تندرست ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ دوران خون درست ہو کر جسم گرم ہونے لگتا ہے۔ نبض قوت پکڑ لیتی ہے۔ بعض دفعہ مریض کو قے آجاتی ہے اور پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اکثر حالتوں میں دماغ میں کوئی نہ کوئی خلل باقی رہ جاتا ہے جو زندگی بھر رہتا ہے۔

انجام خفیف صدمہ دماغ میں مریض جلد ٹھیک ہو جاتا ہے بعض صورتوں میں دو چار روز چکر آتے ہیں پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ شدید حالتوں میں آرام آنے کے بعد قوائے عقلیہ میں کچھ نہ کچھ نقص باقی رہ جاتا ہے مثلاً باتیں صحیح نہ کر سکنا بلکہ توتلاہٹ سے بولنا۔ یا نظر کمزور ہو جانا یا جسمانی و شہوانی جذبات میں کمی رہ جانا۔

علاج مریض کو ہوادار کمرے میں رکھیں۔ گریبان اور سینہ وغیرہ کے بٹن کھول دیں۔ سر اونچا رکھیں۔ اگر جسم سرد ہو تو گرم پانی کی

تو تلیں یا استری سے سینہ و بغل میں ٹکور کرائیں۔ صندل، کافور، عرق گلاب میں گھس کر اور اس میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں،

دماغ کا دب جانا

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
COMRREASION OF THE BRAIN	ضغطۃ الدماغ	دماغ کا دب جانا

تعارف:۔ یہ ایسی حالت کا نام ہے کہ جب دماغ کسی شدید چوٹ سے سر کی ہڈی یعنی کھوپڑی کے بیٹھ جانے سے دب جاتا ہے۔

اسباب

دماغ کے دب جانے کا اکثر سب سے بڑا سبب سر پر شدید چوٹ آنا ہی ہے۔ لیکن بعض دفعہ سر میں استسقاء پڑ جاتا ہے جس کا دباؤ دماغ پر بھی پڑتا ہے۔ دماغ نرم نازک ہونے کی بجائے دب جاتا ہے۔ اسی طرح بعض مریضوں میں کھوپڑی کے نیچے کسی جگہ رسولی نکل آتی ہے اس کا دباؤ بھی دماغ پر ہی آتا ہے، بعض متقدمین دماغی جریان کو بھی قرار دیتے ہیں۔

علامات

چونکہ دماغ قوائے عقلیہ کا سردار ہے جس طرح انسان کا جگر تیز ہونے سے اس کے ہوش و حواس ختم ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح دماغ یا بھیجا کے دب جانے بھی مریض کے ہوش حواس قائم نہیں رہتے، مریض نیم مردہ حالت میں پڑا رہتا ہے۔ سانس خراٹے سے آتا ہے پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ ان پر روشنی کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

علاج

علاج سے قبل اس بات کا فیصلہ ضروری ہے۔ مریض کے سر میں چوٹ لگی ہے یا دوسرے کسی سبب سے مریض بے ہوش ہوا ہے۔ چوٹ ہو گی تو وہ سر پر ظاہر ہو گی۔ کیونکہ چوٹ سے سر کی ہڈی بھی بیٹھ چکی ہو گی۔ کیونکہ چوٹ سے سر کی ہڈی بھی بیٹھ چکی ہو گی، چوٹ کے علاوہ جتنے بھی اسباب ہیں ان کا پتہ ایکسرے سے لگے گا۔ لہٰذا فوراً مریض کا ایکسرے کرانا چاہیے۔

رسولی یا پانی و رطوبات اس کا سبب ہوں گی تو آہستہ آہستہ مریض بے ہوش ہو گا۔

اگر چوٹ ہی دماغ کے دب جانے کا سبب ہے تو فوراً مریض کو ہسپتال پہنچا دو۔ جہاں سے ایک ماہر ڈاکٹر کھوپڑی کی ہڈی کو آپریشن کے ذریعہ اوپر اٹھا دے گا جس سے دماغ پر سے دباؤ ختم ہو جائے گا۔ دباؤ ختم ہوتے ہی دماغ اپنی اصلی حالت پر واپس آ جائے گا اور چوبیس گھنٹوں کے اندر ہوش آ جائے گا۔

اگر استسقاء دماغ اس کا سبب ہو تو غددی عضلاتی تحریک سمجھتے ہوئے غدی اعصابی سے اعصابی غددی غذا اور دوا کھلائیں۔ کوشش کریں کہ مریض کے گردے زیادہ سے زیادہ پیشاب کے ذریعہ فاضل رطوبات دماغ خارج کر دیں۔

اس مقصد کے لئے یہ نسخے بھی مجرب ہیں۔

ہو الشافی:۔ زرشک ٹھیکری، کال مرچ، سنڈھ، قلمی شورہ، ریوند خطائی

۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۲ تولہ ۵ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین بار کھلائیں ہمراہ دودھ اونٹنی یا عرق مکو کاسنی۔

اگر قبض بھی ہو تو یہ نسخہ بھی ساتھ کھلائیں۔

ہو الشافی، سہاگہ، ست ملٹھی، سقمونیا، ریوند عصارہ ہر ایک ہم وزن،

تمام ادویہ کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک گو گولی دن میں تین بار۔ اگر شدید قبض ہو تو دو دو تین تین گولیاں بھی کھلا سکتے ہیں تاکہ مریض کو دو تین پتلے دست آجایا کریں۔

اس نسخہ کے چند دن استعمال سے دماغ میں جمع شدہ پانی یا رطوبات کم ہو جائیں گی اور دماغ پر دباؤ بھی گھٹ جائے گا اور مریض ہوش حواس میں آجائے گا۔ اگر بے ہوش نہ ہوا ہو تو وہ سر میں بوجھ کی کمی محسوس کرے گا۔

غذا:۔ صبح:۔ مربہ گاجر یا گلقند۔ دوپہر: مولی، گونگلو، شلغم وغیرہ کھلائیں

اگر دماغ کے دب جانے کا سبب رسولی ثابت ہو جائے تو بہتر ہے کہ بذریعہ آپریشن کسی ماہر ڈاکٹر سے نکلوا دیں۔

اگر ابھی مریض بے ہوش نہیں ہوا تو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات کھلائیں اگر دماغ میں رسولی ہو تو یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ مرکی، ست لوبان، گلو گگل، مصبر، ہینگ، ہر ایک پانچ پانچ تولہ، پانی ½۲ سیر۔

ترکیب تیاری:۔ سب ادویہ کو توڑ پھوڑ کر ½۲ سیر پانی میں رات کو بھگو دیں صبح جوش دے کر چھان لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۳ تولہ پانی صبح ۳ تولہ، شام پلائیں، جس سے دو تین دست آجایا کریں گے۔ چند دنوں کے اندر ہی رسولی کم ہو کر ختم ہو جائے گی اور اس کا دباؤ ختم ہو جائے گا اور مریض سکون کرے گا۔

یادداشت:۔ قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ ہمیشہ رسولی

عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے۔ عضلاتی غدی غذا دوا سے تحلیل ہو جایا کرتی ہے۔ یہاں یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ رسولی بذات خود کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ کسی غدود کے تسکین کی وجہ سے پھول جانے سے ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی رسولی حقیقت میں ایک قسم کا غدود ہے جو تسکین کی وجہ سے پھول گیا ہے۔ جونہی عضلاتی غدی غذا دوا دی جائے گی فوراً تحریک میں آکر سکڑ جائے گا۔ جس سے رسولی کا نام و نشان نہیں رہے گا۔

غذا:۔ صبح:۔ فرائی انڈا، یا انڈا میں بیسن ملا کر مرچ مصالحہ ڈال کر توے پر روٹی بنا کر کھلائیں۔ اگر انڈے کو دل نہ چاہے تو بھنے چنے یا کشمش کھلائیں۔ دوپہر:۔ کوئی ساگ، کوئی اچار، بچھڑے، ٹماٹر، بینگن، کریلے، چھوٹا گوشت چنے، مسری کی دال وغیرہ میں سے جسے مریض پسند کرے کھلا دیا کریں۔ شام:۔ اگر بھوک شدید لگی ہو تو دوپہر کا سالن کھلائیں ورنہ انڈا یا بھنے چنے

سبات، بے خوابی

ماہیت سبات کے معنی ہیں نیند زیادہ آنا اس کے برعکس بے خوابی نیند کا کم آنا۔

میرے خیال میں سونا یا نیند قلب و عضلات کے آرام کرنے کا نام ہے کیونکہ جب انسان جاگتا ہے تو اس کے تمام عضلات کم و بیش کام کرتے ہیں اس کے برعکس جب انسان سوتا ہے تو سوائے دل کے تمام عضلات آرام کرتے ہیں یعنی ان میں سکون ہوتا ہے۔ بلکہ اس وقت جاگنے کی نسبت دل بھی رفتار میں سست ہوتا ہے یعنی کم دھڑکتا ہے۔

ایک سوال اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ دل کب سست ہوتا ہے اس سوال کا آسان جواب یہ ہے کہ دل اعصابی عضلاتی تحریک سے سکون کی وجہ سے بھی کم دھڑکتا ہے [redacted] عضلاتی تحریک میں تحلیل کی وجہ سے کم دھڑکتا ہے۔

نیند اعصابی تحریک یا غدی تحریک میں زیادہ آیا کرتی ہے۔ معالج کا فرض ہے کہ وہ تحریک میں ضرور تخصیص کرے۔ تاکہ علاج میں غلطی نہ ہو۔

علامات مریض پر اتنا غلبہ ہوتا ہے کہ وہ جاگنے سے بھی نہیں جاگتا کافی بلانے چلانے سے ذرا سا آنکھیں کھولتا ہے اور ہوں ہاں کر کے پھر سو جاتا ہے اسے بھوک پیاس کا کوئی پتہ نہیں چلتا اس کائنات میں سبات کے مریض ایسے بھی پائے گئے ہیں کہ وہ کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ماہ اور کئی کئی سال تک سوتے رہے۔ ایک دو دن سوئے رہنا تو عام مشاہدات ہیں۔ سبات کے مریض کا دل چونکہ سست ہوتا ہے اس لئے اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اعصابی تحریک کے مریض کا قارورہ سفید پانی جیسا اور غدی تحریک کے مریض کا قارورہ زرد سفیدی مائل ہوتا ہے۔

علاج سبات کے مریض کی اول صحیح تحریک معلوم کریں پھر تحریک کے مطابق غذا دوا اور تدبیر عمل میں لائیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ ایسے مریض کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اس لئے انہیں دوسرے جسم کے مطابق گرم کریں۔ سبات اگر اعصابی تحریک کی وجہ سے ہو تو عضلاتی غدی روغن یا محرک دوا لگا کر گرم پانی سے ہاتھ پاؤں دھوئیں۔

اگر نیند کا غلبہ غدی تحریک کی وجہ سے ہو اور ہاتھ پاؤں سرد ہوں تو کوئی اعصابی غدی روغن مالش کریں یا اعصابی غدی کوئی محرک دوا لگا کر نیم گرم پانی سے ہاتھ پاؤں کو دھوئیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں تحریک تبدیل ہو کر مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

بے خوابی

ماہیت مرض بے خوابی کے معنی نیند نہ آنا ہیں۔ مریض اکثر جاگتا رہتا ہے۔

اسباب اگر غفلت کی نیند کا سبب تسکین و ضعف و عضلات ہے تو بے خوابی

کا سبب عضلات کا تحریک میں آنا ہے۔ غلبہ عضلات میں تحریک کثرت چائے قہوہ نوشی۔ شراب، جریان خون۔ دردیں۔ ریاح شکم۔ نفخ شکم۔ جوش خون وغیرہ وغیرہ سے ہوتی ہے۔

نوٹ: حقیقی بے خوابی کا سبب تو عضلاتی تحریک ہے لیکن کسی بھی تحریک کی تیزی سے شدید تکلیف ہونے لگے تو بھی نیند اڑ جاتی ہے۔ مثلاً درد کے مریض کو جب درد کی شدت ہو تو نیند آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح غدی تحریک کے مریض کو کسی شدید تکلیف میں نیند نہیں آئے گی۔

ہذیان

سرسام کے مریض میں جب دماغ یا اس کے کسی پردہ میں ورم ہونے لگتا ہے تو اول ہذیانی کیفیت مریض پر طاری ہوتی ہے۔ بعض مریض بہکی بہکی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ یاد رکھیں ہذیان بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ دماغ یا اس کے کسی پردے کے ورم سے بطور علامت ظاہر ہوتی ہے۔ اصل مریض کی مرض کی تشخیص کر کے علاج کریں۔

احتیاطی تدابیر ہذیان کسی بھی مرض یا تحریک کے دوران ظاہر ہو مریض کو اکیلا نہ چھوڑیں۔ مریض کو آرام یا سکون پہنچانے کی کوشش کریں۔ بہتر ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے مریض کو نیند آ جائے اگر مریض کو قبض ہو تو تحریک کے مطابق مسہل دیکر رفع کریں۔ جونہی فضلات کا دباؤ کم ہوتا ہے ہذیان رفع ہو جاتا ہے۔

مالیخولیا (وہم۔ وسواس۔ میلن کولیا) یہ ایک یونانی لفظ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ جس کی اصل میلن کولیا ہے۔ یہ دو کلمات سے مرکب ہے۔

اول میلن جس کے معنی سیاہ کے ہیں دوسرے کولیا یعنی خشکی کے ہیں ایسا سیاہ مادہ جو خشک ہو گیا ہو۔ جس سے جسم میں خشکی ہو جائے

جمہور اطباء نے اس کو سیاہ صفرا یا صفرا محترق سے تعبیر کیا ہے۔ بالکل غلط ہے بلکہ یہ صرف سوداوی مادہ ہے۔ دوسرے صفرا میں جب حرارت کی زیادتی ہوتی ہے تو خشکی ختم ہو جاتی ہے سودا پیدا نہیں ہوتا۔ تیسرے صفرا کی زیادتی سے جنون پیدا ہوتا ہے جو مالیخولیا سے بالکل مختلف علامت ہے جس کی ابتدا بائیں طرف کے نصف سر سے شروع ہوتی ہے اور وہ غدی تحریک ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں۔ مالیخولیا صرف سوداوی ہوتا ہے جو بلغم کے سودا بن جانے پر اپنا عمل کرتا ہے نہ صفراوی ہوتا ہے نہ دموی ہو سکتا ہے البتہ سوداوی ضرور ہوتا ہے کیونکہ وہ عضلاتی پردہ کی سوزش سے ہوتا ہے اس طرح معدہ کے عضلات کی سوزش سے بھی شروع ہو جاتا ہے

علامات

مریض کے افکار و تخیلات فاسدہ و پریشان ہو جاتے ہیں۔ اکثر خاموش رہتا ہے اگر کوئی یار دوست یا ہمدرد ملے تو اس کی باتیں سننے کی بجائے اپنے دکھ درد مظلومانہ انداز میں سناتا ہے اور کہتا ہے کہ اب مجھے یہ بیماری موت تک نہیں چھوڑے گی۔ نہایت مایوسی کے عالم میں کہتا ہے کہ خدارا میری مدد کرو میرا علاج کسی اچھے قابل حکیم یا ڈاکٹر سے کرا دو۔ ورنہ میں جلد مر جاؤں گا۔ اگر مریض کے وارث اسے معالج کے پاس لے جاتے ہیں۔ تو وہ بار بار اپنی شکایت بیان کرتا ہے بار بار اپنی مرض کے بارے میں پوچھتا ہے کہ یہ بیماری قابل علاج ہے کہ نہیں کافی بحث و تمحیص کے بعد جب دوا لے کر گھر آتا ہے تو دوا کھانے سے انکار کر دیتا ہے اول تو وہ دوا پر اعتراض کر دیتا ہے کہ یہ دوا تو میری نہیں ہے یا معالج کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ اسے میری مرض کا پتہ ہی نہیں چلا۔ یہ دوا میری نہیں ہے یا معالج کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ اسے میری نبض کا پتہ نہیں چلا تھا اس کی دوا صحیح کیسے ہو سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

تحریک مرض مالیخولیا

مالیخولیا کے مریض کی تحریک عضلاتی اعصابی ہوتی ہے

جس سے سرد قسم کا تیزابی مادہ (سوداوی مادہ) خون میں بڑھ جاتا ہے غذا معدہ میں جاتے ہی ہوا و گیس میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کا دباؤ مریض کے اعصاب و دماغ پر پڑتا ہے جس سے اس کے افکار و خیالات پریشان ہو جاتے ہیں دل کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ نبض مشرف ہونے کے ساتھ ساتھ ہوا سے تن جاتی ہے گھبراہٹ بے چینی اور خیالات پراگندہ ہونے سے مریض نیم پاگل ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر اوقات مریض گھر والوں کو اکٹھا کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے گناہ میری زیادتی بخش دو۔ مجھے معاف کر دو میں مر رہا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

اسباب

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ مالیخولیا کا اصل سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ جو سرد خشک ماحول یا سرد خشک اغذیہ و ادویہ کی کثرت یا ترش یا تیزابی اغذیہ کے مسلسل استعمال سے ہو جاتا ہے۔ مریض کے معدہ میں ایک ایسا جاگ (وہ لسی جو دودھ کو جمانے کے لئے کام آتی ہے) تیار ہو جاتا ہے۔ جو مریض کی ہر کھائی ہوئی غذا کو ہوا میں تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے۔

علاج

جب مریض آئے تو اول یہ تشخیص کریں کہ مریض میں حرارت کی کتنی کمی ہے اگر حرارت کم ہو تو عضلاتی غدی تحریک کی اغذیہ و ادویہ کھلائیں تاکہ رطوبات خشک ہو کر ہوا یعنی ریح بند ہو جائے جب ریاح نہ بنے گی تو گھبراہٹ بے چینی رک جائے گی ایسے حالات میں چنے کی روٹی۔ انڈے بھنے ہوئے گوشت کے تلے۔ پکوڑے وغیرہ بے حد مفید ہوتے ہیں۔ اگر حرارت کی کمی نہ ہو تو غدی عضلاتی غدی اعصابی اغذیہ و ادویہ کھلائیں۔

نوٹ: مالیخولیا کے مریض کو زیادہ پاخانے نہیں آنے چاہییں اگر پاخانے کئی بار آتے ہوں تو کم کر دیں۔ اگر قبض ہو ہلکا ملین دے کر قبض کشائی کر دیں۔ اگر مالیخولیا شدید نہ ہو تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں حب مقوی خاص اور حب صابرونی

تین بار کھلائیں۔ جیسی روٹی بھنے چنے گوشت کریلے۔ ٹماٹر۔ پکوڑے وغیرہ کھلا سکیں تو کھلا دیں اگر عضلاتی غدی تحریک ہوگی تو مریض شدید بے چین ہوگا۔ ایسی صورت میں غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ غدی اعصابی ملین۔ غدی اعصابی ہاضم کے ساتھ کھلانے سے بے حد فائدہ کرتی ہے معدہ میں تبخیر کو ختم کرنے کے لئے لہسن ۲ تولہ پیاز ۵ تولہ گھی میں بھون کر مروج مصالحہ ڈال کر روٹی کے ساتھ کھانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ غذا میں سالن زیادہ روٹی کم ہونی چاہیے ورنہ روٹی کا تبخیر بن کر علاج ناکام ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

نوٹ: مریض کے سر گردن اور کمر پر غدی اعصابی روغن یا دیسی گھی کی مالش کرنی بے خوابی کے لئے بے حد مفید ہے۔

مرگی

صرع کے معنی گر پڑنا ہے اس علامت میں مریض بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ اعضا میں تشنج منہ سے کف اور تنفس سے خرخراہٹ جاری ہوتی ہے چکر لرزتے دیکھتے سے فوراً دورہ پڑ جاتا ہے۔ جاہل لوگ اس کو جادوگری کا مرض کہتے ہیں۔

اسباب

اعصاب میں سوزش کی شدت سے رطوبات کی زیادتی ہو جانے سے اعصاب کی رو گویا رک جاتی ہے۔ اور دورہ پڑ جاتا ہے۔ پھر جب تشنج ہوتا ہے تو ہوش ٹھکانے آجاتا ہے۔

اطبائے مرگی کی تین اقسام لکھی ہیں۔

۱۔ صرع دماغی ۲۔ صرع معدی ۳۔ صرع اطرافی

حقیقت یہ ہے کہ دورہ کے وقت مختلف مقامات میں تکلیف کے اظہار کی وجہ سے یہ نام دیئے گئے ہیں۔ ورنہ صرع ہر سہ اقسام اعصابی سوزش کا ہی نتیجہ ہیں۔ اگر مادہ سر

میں ہو تو اسے صرع دماغی اگر معدہ میں ہو تو صرع معدی کہلاتی ہے۔

علامات

مرگی اکثر بچپن میں شروع ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ بچوں کی مرگی کو ام الصبیان کہتے ہیں اس میں آتشک کے زہر کو بہت دخل ہے۔

یاد رکھیں مرگی کے مریض میں خوف اور ڈر زیادہ پایا جاتا ہے اگر مرض بچپن میں لگ کر طویل عرصہ تک قائم رہے تو مریض کمزور اور دبلے ہو جاتے ہیں پھر رفتہ رفتہ بعض اعضا مخصوصاً ہاتھ و بازو و ٹانگیں سوکھ جاتی ہیں کبھی کبھی کمر بھی جھک جاتی ہے۔ دیگر دورے پڑنے اور بے ہوش ہونے والے امراض کے ساتھ اس کا یہ فرق ہے کہ اول اس کے منہ سے جھاگ ضرور آتی ہے دوسرے تشنج ضرور ہوتا ہے۔ اور اکثر مریض چیخ مار کر گر پڑتا ہے اور تڑپنے لگتا ہے

تحریک: اعصابی عضلاتی

نبض: منقبض یعنی باریک اور گہری

علاج بحالت دورہ

دورہ پڑتے ہی مریض کو ہوادار جگہ میں پہنچا دیں سینہ اور شکم ڈھیلا کر دیں۔ سر کو اونچا کر دیں۔ دانتوں میں بوتل کا کارک یا کپڑے کی گدی رکھ دیں تاکہ تشنج کے وقت زبان دانتوں تلے آکر کٹ نہ جائے اگر فوری طور پر کوئی عضلاتی نسوار یا قسطور مل سکے تو ناک میں لگائیں تاکہ چھینکیں آکر ہوش آجائے۔ چاہے سرخ یا سیاہ مرچ لگانی پڑے۔

علاج وقفہ مرض

جب مرگی کا دورہ ختم ہو جائے تو اندرونی بیرونی اغذیہ ادویہ استعمال کرائیں تاکہ سوزش اعصاب رفع ہو جائے۔

اس مقصد کے لئے عضلاتی محرک ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے عضلاتی محرکات کے علاوہ اطریفل مقوی مرگی کے لئے بہترین دوا ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی | مصبر، حنظل، اسطوخودوس، سنبل الطیب، عود صلیب، افیون ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک | بقدر نخود بنا کر دن میں تین چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں اس کی نسوار بھی دے سکتے ہیں۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہیں۔

اس کے علاوہ حب مقوی خاص اور حب صابر بھی مرگی کے لئے تریاقی صفت گولیاں ہیں

نوٹ: علاج کے دوران مریض کو کیفیاتی نفسیاتی اثرات سے بچائیں

نوٹ: مرگی کے علاج میں عام طور پر مریض کے اعصاب طاقتور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کے لئے خمیرہ جات خصوصاً خمیرہ گاؤزبان استعمال کراتے ہیں یہ مرگی کے مریض کے لئے سخت مضر ہے۔ یاد رکھیں ایسے مریض کے اعصاب تو کمزور ہونے کی بجائے تحریک و تیزی کی وجہ سے سوزشناک ہوتے رہتے ہیں۔

علاج کا مقصد تو اعصاب میں دورانِ خون کم کر کے ان کی سوزش کو تحلیل کرنا ہے۔ گاؤزبان، کتیرہ، سقمونیا، روح کیوڑہ وغیرہ سے تو اور بھی تکلیف سے اضافہ ہوگا۔

دماغ کا بوجھل ہونا۔ دماغ پھٹتا ہوا معلوم ہونا۔ دماغ جلن

مندرجہ بالا علامات دماغ میں خون کی کمی و بیشی کا نتیجہ ہیں۔

ماہیت | جب دماغ میں رطوبات و بلغم کا اخراج بند ہو جاتا ہے تو مریض کو سر میں بوجھ اور ہلکا درد معلوم ہوتا ہے خصوصاً سجدہ کرتے وقت بوجھ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے۔

لیکن اگر اعصابی عضلاتی تحریک سوزش ناک ہو جائے تو دورانِ خون کا دماغ میں

اجتماع ہو کر سر میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ سر پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ سر میں جلن ہونے لگتی ہے۔

علاج | اگر سر میں بوجھ معلوم ہو تو اول اعصابی عضلاتی تحریک کی ادویہ اغذیہ کھلائیں تاکہ رطوبات کا دباؤ کم ہو جائے۔ اعصابی عضلاتی نسوار سنگھائیں

نوٹ: بعض دفعہ غدی عضلاتی تحریک سے دماغ میں سکون ہو کر رطوبات رک جاتی ہیں جس سے دماغ میں بوجھ اور جلن ہوتی ہے۔

اگر ایسی صورت ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی محرکات کھلائیں فوراً رطوبات کا اخراج ہو کر دباؤ اور جلن ختم ہو جائے گی۔

اگر اعصابی عضلاتی تحریک سے سوزش ہو چکی ہو اور دماغ پھٹ رہا ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی مجربات ضرورت کے مطابق کھلا سکتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی محرکات ضرورت کے مطابق کھلائیں خیاندہ، اسطوخودوس ضرور پلائیں۔ سر پر ٹکور کرائیں خصوصاً ریت گرم سے۔

اس سے پہلے اسطوخودوس والا جو نسخہ مرگی کے علاج کے لئے لکھ چکا ہوں۔ اسے پانی میں ملا کر سر پر لیپ کرائیں اور اندرونی طور پر بھی ۲، ۲ گولی ہر آدھ گھنٹہ بعد ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں انشاء اللہ فوراً دورانِ خون کم ہو کر سر پھٹنا رک جائے گا۔

اگر دورہ بار بار ہوتا ہو تو وقفہ کے وقت اندرونی طور پر دن میں تین بار کھلایا کریں

غذا عضلاتی غذاؤں میں سے مریض جو پسند کرے کھلائیں۔

دماغ میں رسولی ہونا

رسولی چاہے پیٹ میں ہو یا رحم میں یا جسم پر ہو یا دماغ میں ہر صورت کی ماہیت اور مادہ

ایک ہی ہے یعنی عضلاتی اعصابی تحریک سے جگر و غدد میں سکون ہو کر رسولیاں بننا شروع ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں کسی بھی غدد کے سکون سے پھول جانے کو رسولیاں کہتے ہیں۔

علامات

کسی بھی مقام میں ابھار ہو جاتا ہے جیسے ٹٹولنے سے گول کی طرح گٹھلی معلوم ہوتی ہے جیسے دبانے سے درد محسوس نہیں ہوتا۔ ہلانے یا ادھر اُدھر کرنے سے باآسانی حرکت کرتی ہے رسولیاں جوار کے دانے سے بیکر ... جتنی ہو سکتی ہیں۔ ہاں البتہ اگر رسولی ایک ہی ہو تو اس کا حجم بہت بڑھ جایا کرتا ہے ورنہ زیادہ تعداد میں رسولیاں بیری کے بیر سے بھی چھوٹی ہزاروں کی تعداد میں بھی بعض مریضوں میں پائی جاتی ہیں دماغ میں اگر رسولی ہو جائے تو اس کا دباؤ دماغ پر پڑ کر مریض کو اول مفلوج کرتا ہے یا اسے بے ہوش کر دیتا ہے اس بے ہوشی کی وجہ سے اکثر مریض تلف ہو جاتے ہیں۔

علاج

رسولی دماغ میں ہو چاہے رحم میں یا پیٹ میں اکثر خطرناک ہوتی ہے اگر عمل جراحی سے پیٹ یا رحم سے نکال دی جائے تو بہتر ہے اگر مریض کمزور ہو تو علاج کرائیں دماغی رسولی کو مت نکالیں۔ کیونکہ دماغ کا اپریشن نہایت خطرناک ہو سکتا ہے اندرونی طور پر دوا غذا عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات اس مقصد کے لئے بے حد مفید ہیں۔ البتہ مریض کو کئی ماہ کھانے پڑیں گے۔

دیگر یہ نسخہ جات بھی اس مقصد کے لئے فوری اثر ہیں۔ بڑھے ہوئے غدد جگر کے لئے بے حد مفید ہیں۔

حب صفائی

ھوالشافی رس کپور۔ دارچکنا ہر ایک چھ ماشہ بابچی گندھک آملہ سار۔ رائی۔ سب چار چار تولہ مولی کے پانی میں کھرل کر کے دانہ مونگ برابر گولیاں بنالیں۔

غدی عضلاتی مسہل

ھوالشافی: جالگوٹہ۔ شنگرف۔ رائی

ا حصہ ۲ حصہ ۳ حصہ

گندھک آملہ سار ۳ حصے کھرل کر کے دانہ مونگ برابر گولیاں بنالیں۔

رسولی والے مریض کو حب صفائی اور غدی عضلاتی مسہل ایک ایک گولی دن تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن کھلائیں۔ آہستہ آہستہ ہر قسم کے مسے اور رسولیاں غائب ہو جائیں گی۔

سکتہ (بے خوابی)، غشی، بے ہوشی

ماہیت سکتہ۔ غشی۔ بے ہوشی ایسی علامات ہیں جو ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں اگر ان کی ماہیت بالاعضاً سمجھ لی جائے تو علاج میں ناکامی نہیں ہوگی۔
قانون مفرد اعضاء سکتہ اور غشی کو ایک ہی مرض کی علامت تصور کرتا ہے۔ صرف ان میں کمی بیشی کا فرق ہے۔

علامات فارقہ

سکتہ و غشی	بے ہوشی
۱۔ سکتہ و غشی غدی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتی ہے	۱۔ بے ہوشی اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے
۲۔ سکتہ و غشی کا مریض اچانک بے خودی میں گر جاتا ہے۔	۲۔ بے ہوشی کا مریض آہستہ آہستہ بیٹھ کر گرتا ہے۔
۳۔ غشی کے مریض کے دماغ کی کوئی شریان اکثر پھٹ جایا کرتی ہے۔	۳۔ بے ہوشی کے مریض کے دماغ کی شریان کبھی نہیں پھٹتی۔
۴۔ غشی کے مریض میں نروس بریک ڈاؤن کی صورت ہوا کرتی ہے۔	۴۔ چونکہ بے ہوشی کے مریض کے اعصاب تیز ہوتے ہیں اس لئے بریک ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔
۵۔ غشی دماغ و اعصاب میں تسکین سے لاحق ہوتی ہے۔	۵۔ بے ہوشی عضلات و قلب میں تسکین سے ہوتی ہے۔
۶۔ غشی غم و غصہ سے بھی لاحق ہوجایا کرتی ہے	۶۔ بے ہوشی ندامت و خوف سے بھی ہوجایا کرتی ہے
۷۔ گرم خشک اشیاء کی شدت اعصاب میں تسکین پیدا کرکے غشی کے دورہ کا سبب بنتی ہے	۷۔ سرد و تر اشیاء و اغذیہ عضلات میں تسکین پیدا کرکے بے ہوشی کا سبب بنتی ہے۔
۸۔ سکتہ و غشی کے مریض کے منہ سے جھاگ نہیں آتی۔	۸۔ بے ہوشی کے مریض کے منہ سے اکثر جھاگ یا رال ٹپکا کرتی ہے۔
۹۔ سکتہ و غشی کے مریض کو دائیں طرف فالج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔	۹۔ بے ہوشی کے مریض کو بائیں طرف فالج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔
۱۰۔ غشی کے مریض کو دورہ کی حالت میں کوئی پتہ نہیں لگتا۔	۱۰۔ بے ہوشی کا مریض بے ہوشی میں دوران کی تمام باتیں سنتا ہے لیکن بول نہیں سکتا۔

علامات سکتہ و غشی و بے ہوشی کا مریض مثل مردہ کے پڑا رہتا ہے۔ سانس خراٹے سے لیتا ہے۔ سوائے قلب و حرکت تنفس کے تمام حرکات موقوف ہوتی ہیں۔ اکثر مریضوں کو دانتی لگی ہوتی ہے۔ نگلنے کی قوت تقریباً زائل ہوتی ہے۔ پیشاب پاخانہ بے خبر نکل جایا کرتا ہے۔ کبھی پیشاب بند ہوجاتا ہے۔ نبض نہایت کمزور یا باریک اور رک رک کر چلتی ہے۔ سرد پسینے آتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اور آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی۔

بول براز بے خبر نکل جاتے ہیں کبھی ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں۔ اگر ردعمل پیدا ہو جائے تو مریض ایک ٹھنڈی سانس بھر کر ہوش میں آجاتا ہے۔ البتہ اسے اس وقت متلی آجاتی ہے۔ دل بے قاعدہ دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ مریض متوحش ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ صحت بحال ہوجاتی ہے۔

تشخیص مرض

غشی یا بے ہوشی کا اصل سبب تلاش کریں کہ آیا دماغ پر چوٹ لگی ہے۔ یا دماغ کی کوئی شریان پھٹ گئی ہے۔ مریض بخار میں تو مبتلا نہیں۔ مریض کسی قسم کے نشہ کا عادی تو نہیں اس کا پیشاب تو بند نہیں جس سے سمیت بول (تسمیم بول) ہو کر غشی پڑ گئی ہو۔ چہرہ زرد ہے سرخ یا پھیکا اگر ظاہری طور پر کسی طریقہ سے تشخیص نہ ہو سکے تو کیتھیٹر سے مریض کا قارورہ نکال کر دیکھیں کہ سرخ، زرد یا سفید رنگ کا ہے۔ پھر نبض سے یقینی تشخیص کر کے علاج شروع کریں۔

علاج

اگر کسی نشے والی شے سے غشی ہو تو اس کا تریاق دیں۔ اس کی نسوار اور روغن کی دماغ پر مالش کریں۔ اگر اختناق الرحم کی وجہ سے ہو تو اس کے اسباب دور کریں۔ اگر سمیت بول ہو تو فوراً پیشاب نکال کر تحریک کے مطابق دوا دیں۔ اگر جریان خون کی وجہ سے ہو تو خون کا انیما حاصل کر کے خون کی بوتل لگائیں۔ ریاح یا قبض ہو تو فوراً انیما کرا دیں۔ اگر چہرہ پھیکا ہو تو مریض کا سر دھڑ کی نسبت نیچا کر دیں چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں، مصنوعی تنفس جاری کریں۔ اندرونی طور پر تحریک کے مطابق قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق کھلائیں مقویات کی ضرورت ہو تو تحریکات کے مطابق دیں اگر مزمن قبض کا مریض ہو تو زبان پر جمال گوٹہ کا تیل ۲ قطرے لگائیں پاخانے آ کر ہوش آ جائے گا۔ چہرہ سرخی مائل، نبض مشرف اور قارورہ سرخ ہوتا ہے۔

علامات

رات بھر نیند نہیں آتی بلکہ مریض آرام اور سکون کے ساتھ لیٹ بھی نہیں سکتا۔ تمام رات کم و بیش بے چینی رہتی ہے سونے کی بے حد کوشش کرتا ہے لیکن نیند آنے کا نام نہیں لیتی اگر ذرا سی غنودگی آ بھی گئی۔ چند منٹ بعد پھر پریشان خواب آ کر نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ اگرچہ نیند نہیں آتی پھر بھی مریض کو تھکاوٹ نہیں ہوتی۔ خشکی کی زیادتی کی وجہ سے دل دھک دھک چلتا ہے۔ بعض مریضوں میں دل کی حرکات

اتنی تیز ہوتی ہیں کہ قمیض حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آنکھیں نیند نہ آنے کی وجہ سے سرخ ہوتی ہیں۔ چہرہ پر تھوڑا تھوڑا (ماس) آنے لگتی ہے۔

علاج

اگر کسی اعصابی یا غدی مرض کی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو اس کا تدارک کریں جونہی اس کا دباؤ کم ہو گا۔ فوراً نیند آ جائے گی ایسے مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کی ہدایت کریں۔ اگر عضلاتی تحریک کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو اول خارجی مؤثرات کو دور کریں۔ کھانے پینے میں بے اعتدالی ہو تو درست کرا دیں اگر کوئی نشہ آور چیز کھاتا ہو تو اس کا تریاق دیں۔ قہوہ۔ چائے شراب تمباکو نوشی وغیرہ سے روک دیں۔ بد ہضمی و نفخ ہو تو اسے رفع کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ ایام میں ہے یا آخری ایام میں اگر ابتدائی ایام میں ہو اور مریضہ شروع حمل سے سو نہ سکی ہو تو اسے چند دن مفرحات کھلائیں، سر اور کمر پر مینڈا اور روغن کی مالش کرائیں۔ حمل اگر آخری ایام میں ہو تو مریضہ کو ہر قسم کے تفکرات سے دور رکھیں۔ میٹھی چاپی کراتے رہیں۔ غذا سیال دیں مثلاً سالن شوربا کی صورت میں اس طرح ایسے پھلوں کا رس جن میں خشکی نہ ہو پلائیں مثلاً گاجر کا جوس۔ گنے کا رس وغیرہ اندرونی طور پر قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرا سکتے ہیں ان شاء اللہ جلد باقاعدہ نیند آنے لگے گی۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو افیون ۴ رتی یا پوست خشخاش ۲ ماشہ یا خشخاش ایک تولہ میں سے جو مل سکے پانی میں رگڑ کر پیشانی پر لیپ کریں فوراً نیند آ جائے گی۔

حذر (سن بھری)

جگر و غدد اور قلب و عضلات سے دائیں طرف یا نچلے دھڑ میں فالج ہو تو ان میں احساس بالکل مفقود ہوتا ہے ان کا علاج بھی بالترتیب اعصاب میں تحریک اور عضلاتی تحلیل ختم کر کے ہی کیا جاتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخے تحریک

کے مطابق استعمال کروائیں۔ غذا بھی تحریک کے مطابق دیں انشاء اللہ تمدد یا اعصاب فوراً ٹھیک ہو جائے گا۔

نوٹ۔ بیرونی طور پر اگر تحریک کے مطابق کسی روغن سے مالش کی جائے تو اور بھی زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

تشنج، تمدد، کزاز

کسی عضو و عضو (نسیج) کا ایک طرف یا دونوں طرف سکڑ جانا اس کی وجہ حرارت و رطوبت کا ختم ہو جانا ہے اور سردی خشکی کا بڑھ جانا ہے کبھی ریاح کبھی سوزش اور شدت برودت سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ تشنج عصبی نسیج کے علاوہ عضلاتی انسجہ میں بھی ہوتا ہے۔ یاد رکھیں عضلاتی انسجہ میں تشنج زہر کچلہ کے کھانے سے ہوتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ تشنج۔ تمدد اور کزاز تینوں علامات ایک ہی ہیں۔ لیکن فرق اینٹھن کا ہے۔ تشنج میں اینٹھن ایک ہی طرف ہوتا ہے اور جسم کے ہر حصہ میں ہو سکتی ہے۔ لیکن تمدد اور کزاز میں یہ اینٹھن دونوں طرف ہوتی ہے۔ تمدد میں قدرے کم لیکن کزاز میں یہ اینٹھن اس قدر ہوتی ہے کہ مریض اگلی یا پچھلی طرف جھک جاتا ہے اور اکڑ جاتا ہے۔ اسی حالت کو ڈاکٹری میں ٹے ٹے نس کہتے ہیں۔

علامات کزاز

شروع مرض میں مریض کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ بعض کو پریشان خواب آتے ہیں کبھی جمائیاں و انگڑائیاں آتی ہیں۔ کھانے پینے کی چیز کھاتے وقت نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے زبان کانپنے لگتی ہے بعض دفعہ دورے سے تشنج ہو کر زبان کٹ جاتی ہے منہ میں لعاب دہن زیادہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے اعصاب میں کھچاؤ ہو کر آنکھیں بھینگی ہو جاتی ہیں۔ بالآخر علامات میں شدت پیدا ہو کر جبڑوں میں تشنج پیدا ہونے لگتا ہے اور روانی گھٹنے لگتی ہے۔ منہ کھولنا دشوار ہو جاتا ہے اس حالت کو ڈاکٹر لاک جا Lock Jaw کہتے ہیں جوں جوں وقت گذرتا ہے علامات میں اور بھی شدت ہونے

لگتی ہے۔ آگے پیچھے یا دائیں بائیں طرف کے اعصاب میں تشنج ہو کر جسم آگے پیچھے یا دائیں بائیں جھک جاتا ہے اگر پیچھے کی طرف گردن و سر میں کھچاؤ ہو تو منہ چہرہ اور گوشہ چشم کے عضلات کھنچ کر منہ کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور دانت نکل آتے ہیں اور ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے جیسے مریض ہنس رہا ہے جب گردن پیچھے کی طرف کھنچتی ہے تو اس کا اثر چھاتی پر بھی پڑتا ہے۔ چنانچہ سینہ پر شدید دباؤ سے دم گھٹتا ہے۔ بار بار شدید دردوں سے عضلات اندر یا باہر پھٹ سکتے ہیں۔ شدید عصبی سوزش سے اکثر مریضوں کو بخار ہو جاتا ہے۔ جو ۱۰۵ سے ایک سو دس درجہ تک ہوتا ہے جو مریضوں کی موت کا سبب بنتا ہے۔ بعض دفعہ مرنے کے کئی گھنٹے بعد تک بخار قائم رہتا ہے۔ شدید تکلیف اور دردوں کی وجہ سے مریض کو نیند نہیں آتی۔

شروع میں دوروں کا وقفہ زیادہ ہوتا ہے لیکن جوں جوں دیر ہوتی ہے وقفہ کم اور دوروں میں شدت ہونے لگتی ہے ایک دورہ کی اینٹھن ختم نہیں ہوتی کہ دوسرا دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی احساسیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ روشنی کی طرح چمک، ہوا لگنے، اپنے چلنے کمرہ میں کسی فرد کے بولنے یا ہلانے سے دورہ ہونے لگتا ہے ایسی حالت دو تین دن تک رہتی بالآخر مریض دم بند ہو کر مر جاتا ہے۔

اگر مریض کم و بیش دوروں کو برداشت کرتے ہوئے بارہ چودہ دن تک گزار جائے تو اس کے بچ جانے کی امید ہوتی ہے۔ اکثر گیارہ دن کے اندر اندر تک موت واقع ہوا کرتی ہے۔

کزاز صادق و کزاز کاذب

جب معالج کے پاس دوروں اور تشنج کا مریض آئے تو اس کی نہایت غور اور احتیاط سے تشخیص کریں کہ مریض کو عام دورے پڑتے ہیں یا کزاز صادق ہے یا کاذب۔

کزاز صادق

۱۔ کزاز صادق دماغ و اعصاب کی سوزش اور تحریک سے ہوتا ہے۔
۲۔ کزاز کے مریض میں کسی نہ کسی جگہ زخم ہونا ضروری ہے۔
۳۔ کزاز صادق کسی قسم کی دوا کھانے سے نہیں ہوتا۔
۴۔ چونکہ عصبی سوزش و کھچاؤ سے ہوتا ہے اس لئے اعضاء ڈھیلے نہیں ہوتے
۵۔ کزاز صادق کے مریض کو دوا نتی لگتی ہے

کزاز کاذب

۱۔ کزاز کاذب عضلات کی سوزش و تحریک سے ہوتا ہے۔
۲۔ کزاز کاذب میں کسی جگہ زخم ہونا ضروری نہیں۔
۳۔ کزاز کاذب زہر کچلہ کھانے سے ہوتا ہے۔
۴۔ چونکہ عضلاتی سوزش سے ہوتا ہے اس لئے دورہ کے بعد اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔
۵۔ زہر کچلہ سے ہونے والے کزاز میں دوا نتی نہیں لگتی۔

اسباب

کزاز کی ماہیت و اسباب تمام طبیوں نے مختلف لکھے ہیں۔ ایلوپیتھی ڈاکٹر جراثیم کزاز کے سرایت کرنے کے سبب مانتے ہیں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مریض کے کسی نہ کسی جگہ زخم ہوتا ہے یا جلد چھلی ہوتی ہے جس کے ذریعہ جراثیم سرایت کر کے کزاز پیدا کر دیتے ہیں۔ ایلوپیتھی تحقیقات کے مطابق اس جرثومہ کی رہائش گاہ گھوڑے کی لید ہوتی ہے۔

طب اسلامی میں اس کا سبب سرد رطوبت عصب کے لیفوں میں آ کر جم جانے کو مانتے ہیں۔ دوسرا سبب کسی عصب کو ایذا و درالم پہنچنے سے ہو سکتا ہے قانون مفرد اعضاء طب اسلامی کے اسباب مرض کو زیادہ صحیح اور حقیقت کے قریب سمجھتا ہے اور ایلوپیتھی تحقیق کو بھی طب یونانی کے اسباب کا ایک حصہ سمجھتا ہے کیونکہ قانون فطرت ہے کہ جب بھی کہیں کسی جگہ زندگی کی ابتدا ہوتی ہے وہاں رطوبت اور کسی مادہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ لہذا گھوڑے کی لید میں رطوبت اور کزاز کے جراثیم کا مادہ بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے۔ متعفن ہو کر

جراثیم پیدا کرتا ہے جو ایک زہر کی صورت میں انسان میں کسی زخم یا جلد کے ذریعے داخل ہو کر دماغ و اعصاب کو سوزش ناک کر کے نئے نئے نقش پیدا کر دیتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ نطفے نسل کو گھوڑے کی لید سے جوڑنا ضروری نہیں بلکہ انسان کے زخم والی جگہ میں مخصوص رطوبات متعفن ہو کر اعصاب کو سوزش ناک کر کے بھی ایسے ہی نقش پیدا کر سکتی ہیں چاہے ابھی ان میں جراثیم پڑے ہوں یا نہیں اعصاب کا سوزش ناک ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میدان جنگ میں اکثر زخمیوں میں یہ علامت پیدا ہو جایا کرتی ہے اسی طرح چھوٹے نوزائیدہ بچوں کی ناف کے زخم میں متعفن ہونے سے بھی یہ علامت ہو جایا کرتی ہے اسے کزاز اطفال بھی کہتے ہیں۔

علاج

ماہیت و اسباب میں کزاز صادق و کاذب کے فرق کو کافی وضاحت سے واضح کر چکا ہوں صحیح تشخیص کر کے علاج کریں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

اگر واقعی کزاز کی تکلیف ہو تو فوراً یہ سمجھ لیں کہ مریض کو اعصابی عضلاتی تحریک سے اعصاب سوزش ناک ہو گئے ہیں فوراً عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ شروع کر دیں۔ اگر مریض کو نیند نہ آتی ہو تو نیند لانے کی کوشش کریں تاکہ دوروں کا وقفہ بڑھ سکے بہتر ہے غدی عضلاتی مسہل اکسیر تریاق ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ امید ہے دماغ میں تسکین ہو کر جلد نیند بھی آنے لگے اور دورے بھی رک جائیں اگر پھر بھی نیند نہ آئے تو ساتھ کوئی منوم دوا شروع کرا دیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ منوم دوا بھی غدی اثرات کی حامل ہو۔

جریان خون دماغی

خون کے اخراج اور بند ہونے کا قانون کئی بار لکھ چکا ہوں کہ جس مقام پر رطوبات کا بہاؤ رک جائے تو وہاں سے خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اگر وہاں دوبارہ رطوبات

کا بہاؤ جاری کر دیا جائے تو خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے

دماغی جریان خون کی ماہیت بھی یہی ہے۔ دماغ میں بھی رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی سے شریانوں میں زخم ہو جاتے ہیں یا وہ پھٹ جاتی ہیں جن سے جریان خون شروع ہو جاتا ہے

جریان خون کی صورتیں

جریان خون کی دو مختلف صورتیں ہیں۔ جریان خون اندرونی - ۲۔ جریان خون بیرونی۔

جریان خون اندرونی کے اسباب

جریان خون اندرونی میں خون ناک، منہ، معدہ، رحم، پاخانہ، پیشاب، کان اور آنکھوں وغیرہ سے خود بخود آیا کرتا ہے۔ یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ خون جب بھی آئے گا۔ تو اندرونی یا بیرونی کسی شریان یا ورید کے زخمی ہونے سے آئے گا جسم کے کسی بیرونی حصے پر چوٹ لگ جائے یا کسی تیز دھار آلہ سے کوئی شریان یا ورید زخمی ہو جائے تو خون آنے لگتا ہے (جس کے بند کرنے کے مقام کے لحاظ سے کئی طریقے ہیں) لیکن یہاں غور کرنے والی بات یہ ہے کہ جب جسم کے اندرونی حصے سے خون آئے گا تو اندرونی اعضا سے بھی خون کسی شریان یا ورید کے زخمی ہونے سے ہی آئے گا۔

یاد رکھیں اندرونی اعضا کی شریانوں یا وریدوں کے زخمی ہونے کے سبب خشکی کی زیادتی اور سوداوی تیزابیت کی کثرت ہوتی ہے۔ عضلاتی غدی تحریک اس قدر زوروں پر ہوتی ہے کہ شریانیں یا وریدیں پھٹ جاتی ہیں اور جریان خون شروع ہو جاتا ہے

تپ دق و سل کے مریضوں کو اکثر خونی قے آیا کرتی ہے۔ خون حیض کا تو عام طور پر جاری رہتا ہے بعض دفعہ غدی عضلاتی تحریک سے خون اس قدر زیادہ ہو جاتا ہے کہ اگر ایک دفعہ شروع ہو جائے تو کئی کئی دن تک بند ہونے کا نام نہیں لیتا۔

اکثر ایسے مریض تلف ہو جاتے ہیں۔ ایسا مریض ہمارے شہر میں بھی اس کا آج تک خشتہ نہیں

نہیں کرایا گیا۔ بیچارہ کا شتکار تھا۔ کاشتکاری چھوڑ کر دودھ بیچنے کا کاروبار کرنے لگا ہے۔

میں نے ایک نوجوان لڑکی صادق آباد میں دیکھی ہے اسے کئی ماہ سے آنکھوں سے خون جاری تھا۔ آنکھوں پر دائمی خارش کرتی تھی تب خون نکلنے لگتا ہے حتیٰ کہ اب بیچاری آنکھوں پر پٹی باندھ کر صاحب فراش تھی ڈر کے مارے آنکھیں کھولنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

نوٹ: سانپ کاٹنے سے جو جریان خون ہوتا ہے وہ بھی اسی قسم کا ہوتا ہے ایسے مریض زیادہ تر گوشت خور ہوتے ہیں۔ انڈے پکوڑے۔ ٹماٹر چنے کریلے۔ بینگن اور اچار جیسی ترش چیزیں کھانے سے خشکی و تیزابیت بڑھ کر جریان خون ہو جایا کرتا ہے۔

جریان خون بیرونی

جریان خون بیرونی اکثر چوٹ لگنے تیز دھار آلہ سے زخم ہونے سے ہوا کرتا ہے۔

ایک اہم نقطہ

ہمارے جسم میں دو قسم کا دوران خون جاری ہے اول شریانی دوران خون۔ دوم۔ وریدی دوران خون۔ عضلاتی غدی تحریک سے ہمیشہ شریانی خون جاری ہوا کرتا ہے اور غدی عضلاتی تحریک سے وریدی خون آیا کرتا ہے۔

ضرب یا چوٹ لگنے یا تیز دھار آلہ سے اگر شریان کٹ جائے تو شریانی خون آئے گا۔ اگر کوئی ورید کٹ جائے تو وریدی جریان خون ہو گا۔

علاج اندرونی جریان خون

اگر اندرونی طور پر جریان خون جاری ہو تو فوراً اسے روکنا نہیں چاہیے خاص کر اگر شدید بخار یا شدید درد سر ہیں ناک سے خون آئے تو کچھ خون بہنے دینا چاہیے اول تو دو منٹ میں خود بخود بند ہو جائے گا اگر بار بار آنے لگے تو بند کرنے کی تدابیر کریں۔

ہر قسم کی خشک اور ترش اغذیہ بند کر دیں مریض کو مرطوب ماحول میں لے جائیں۔ غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ اور ادویہ کھلانی شروع کر دیں دوبارہ خون نہیں آئے گا۔ قانون مفرد اعضا کا اعصابی غدی تریاق ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرنے کے لئے بہترین دوا ہے

نوٹ: یاد رکھیں ہر حیاتی عضو کا مشینی تحریک سے اس کی اپنی خلط خارج ہوا کرتی ہے اگر اس کی کیمیاوی تحریک شروع کر دی جائے تو وہ اپنی خلط کو روک لیتا ہے اسی اصول پر جریان روکنے کے لئے عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ کھلا کر وقتی طور پر ہر قسم کا اخراج خون روکا جا سکتا ہے۔ ان میں دم الاخوین، گیرو، پھٹکڑی، انجبار، پوست انار وغیرہ مفید ہیں۔

بیرونی جریان خون

شریانی خون چمکیلا سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ شریان سے خون فوارہ کی طرح نکلتا ہے۔ لیکن دل کی حرکات کے مطابق اس کی دھار میں جھٹکا سا معلوم ہوتا ہے۔ شریان کے اس سرے سے خون کی دھار نکلتی ہے جو دل کی طرف ہوتا ہے کیونکہ یہ دل کی طرف سے آتا ہے۔

شریانی خون روکنے کے طریقے

شریانی جریان خون روکنے کے لئے کئی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

وضع قیام

اس سے مراد یہ ہے کہ عضو مجروح کو اس وضع سے رکھا جائے کہ اس کی طرف دوران خون کم ہو یا بالکل نہ ہو اس غرض کے لئے زخمی عضو کو اونچا رکھا جائے کیونکہ خون کو اونچی طرف جانا مشکل ہوتا ہے پس اگر بازو سے خون جاری ہو تو اس کو کسی چیز کا سہارا دے کر اونچا کر دینا چاہیے اگر ٹانگ زخمی ہو تو مریض کو لٹا کر اس کی ٹانگ کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ دینا چاہیے۔ یہ طریق چھوٹی شریانوں کے جریان خون میں مفید ہے۔

سرد پانی کا استعمال

نہایت سرد پانی یا برف لگانے سے بھی عروق کے سرے سکڑ جاتے ہیں اور جریان خون رک جاتا ہے۔ مگر یہ طریقہ بھی باریک شریانوں کے جریان خون کے لئے مفید ہے۔ بڑی شریانوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

داغ

یہ عمل دو طریق سے کیا جاتا ہے۔ یا تو (کاسٹک) سلور نائٹریٹ کے ذریعہ

شریان کا سرا جلا دیا جاتا ہے جس سے اس کا منہ تنگ ہو کر جریان خون رک جاتا ہے یا لوہے کے اوزاروں سے جو اس غرض کے لئے مختلف قسم کے چھوٹے بڑے بنے ہوتے ہیں گرم کر کے شریان کے سرے پر رکھ کر جلا دیتے ہیں یہ طریقہ مفید تو ہے لیکن اس سے مریض کو تکلیف بہت ہوتی ہے۔

ڈورے سے شریان کا باندھ دینا

اگر کوئی بڑی شریان کٹ جائے تو اس کا خون روکنے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ زخم کو صاف کر کے شریان کا سرا کسی باریک چمٹی یا موچنے سے کسی مددگار کو پکڑا رکھیں اور خود ریشمی دھاگہ سے شریان کو کس کر باندھ دیں تو فوراً جریان خون رک جائے گا۔

ادویہ کا استعمال

بیرونی تدابیر کے علاوہ اندرونی طور پر بھی ادویہ کھلائیں تاکہ خون کا اخراج بند رہے۔

اس مقصد کے لئے اعصابی عضلاتی یا اعصابی ادویہ کا استعمال کرائیں فوراً خون کا اخراج رک جائے گا۔

اعصابی عضلاتی ادویہ

کہربا شمعی، صندل سفید، قلمی شورہ ہم وزن لے کر باریک کر کے دو۔ دو ماشہ ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں۔

عضلاتی اعصابی ادویہ

کندر، دم الاخوین، پھٹکڑی، افیون ہم وزن لیکر نصف ماشہ سے ایک ماشہ گھنٹہ گھنٹہ بعد کھلائیں جب نیند آنے لگے تو بند کر دیں۔

شریان پر دباؤ پڑنا

یہ طریقہ تمام طریقوں سے بہتر اور آسان ہے۔ شریان پر چار طریقوں سے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔

۱۔ انگلیوں اور انگوٹھوں سے ۔ ۲۔ گدی اور پٹی سے

۳۔ جوڑوں کے بزور موڑنے سے   ۴۔ تیسے سے۔

ورم دماغ

(اعصابی عضلاتی)

اردو نام   ورم دماغ سرد   طبی نام سرسام بلغمی لیشرغس

انگریزی نام   CEREBRITIS

ماہیت ورم یہ ورم دماغی اور اعصابی ہوتا ہے جس کو طب میں سرسام بلغمی (لیشرغس) اور انگریزی میں جبری برائیٹس کہا جاتا ہے یاد رکھیں کہ اس کا اثر دماغ کے کسی پردے پر نہیں ہوتا اگر ہو جائے تو یہ ورم کم ہونا شروع ہو جاتا ہے یہ بھی یاد رکھیں کہ جب بھی اس کا اثر کسی پردے پر ہوگا۔ تو صرف عضلاتی پردے (حجاب) پر ہوگا۔ مخاطی پر بالکل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بلغم میں سردی کی شدت ہوتی ہے۔ تو وہ خشک ہو کر سوداوی صورت اختیار کر لیتی ہے اور عضلات کو تحریک دے دیتی ہے۔

یاد رکھیں پردہ غشا جگر اور صفرا کے تحت ہے۔ اس کو تحریک عضلاتی تحریک کے بعد ہوتی ہے کیونکہ انتہائی خشکی حرارت کی طرف مائل ہوتی ہے یہ سب حکما کے حقائق ہیں۔ جن پر جدید سائنس کا اتفاق ہے

حقیقت مرض قانون مفرد اعضا کے تحت ہم اس ورم کو اعصابی کہتے ہیں۔ جس کا اثر عضلات کی طرف جاتا ہے اس لئے اس کا نام اعصابی عضلاتی ہے یعنی مشینی طور پر اعصاب میں تحریک ہے اور کیمیائی طور پر خون میں خشکی سردی بڑھ رہی ہے۔

درد و ورم چونکہ خالص دماغ کا ورم ہے اس لئے اس کا اثر نصف دائیں سر

سے کر نصف دائیں گردن و شانہ تک جاتا ہے اس میں شانہ شریک نہیں ہے۔

اگر دماغ کی بجائے دائیں طرف گردن سے شانہ تک کسی مقام پر ورم ہو جائے تو وہاں کے اعصاب کا یہ حقیقی ورم ہوگا مگر دماغ کا غیر حقیقی ورم ہوگا اسی طرح بائیں طرف گردے سے لیکر پاؤں تک جس میں بائیں طرف کی آنتیں و شانہ اور عضو مخصوص و خصیہ شریک ہیں اس میں گردہ شریک نہیں ہے۔ البتہ اس میں جگر گردوں کا تعلق قائم رہتا ہے یہ وہ حقائق ہیں جن کا فرنگی طب کو بھی علم نہیں ہے۔

اسباب ہر ورم کے اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں اول بادیہ دوم سابقہ۔

اسباب بادیہ (ظاہری اسباب) ان میں کیفیاتی نفسیاتی اثرات شامل ہیں کیفیاتی اثرات میں موسم یا ماحول کا تر سرد ہونا اس ورم کا سبب ہوتا ہے جسم میں خون و رطوبات کی کثرت کا دباؤ دماغ پر ہوتا ہے جس سے ورم دماغ قائم ہو جاتا ہے نفسیاتی اثرات میں ندامت و خوف کے جذبات کی شدت ورم دماغ کا سبب بنتی ہیں۔

اسباب سابقہ (اندرونی اسباب) اندرونی اسباب میں تیز بخار بلغمی بخار دانتلا، خسرہ، چیچک، محرقہ دماغی، وجع المفاصل، زہر آتشک و سوزش اعصاب اسر و منشیات مثلاً افیون، بھنگ اور دھتورہ وغیرہ عورتوں میں سیلان الرحم اور بندش حیض خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علامات چونکہ یہ ورم خالص اعصابی ہوتا ہے اس لئے اس میں بلغم کی شدت ہوتی ہے کچا بلغم جس سے بخار ہوگا۔ وہ بھی اعصابی ہوگا جس مرض سے ہوگا وہ بھی اعصابی ہوگا۔ اس طرح جن زہروں سے ہوگا وہ بھی اعصاب میں سوزش کرنے والے ہوں گے جیسا کہ اسباب کے تحت لکھا گیا ہے بلغم کے ساتھ اسی بخار و مرض اور زہر کی علامات پائی جائیں گی۔

ابتدائی علامات میں سر کا بوجھل ہونا۔ طبیعت کا سست ہونا۔ اور بے چینی ہونا پھر درد سر اور دوران کا پیدا ہونا۔ سردی کی شدت کا احساس۔ ساتھ ہی بدن میں کھچاؤ اور تناؤ کے تشنج کی صورت پیدا ہو جاتی ہے بخار کی شدت اور چڑھنے کی زیادتی۔ رفتہ رفتہ دماغ میں خلل پیدا ہو کر مریض ہذیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔ آنکھیں سرخ پانی سے بھری ہوئی۔ ناک بہتی ہے مریض بالعموم ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے بعض اوقات چارپائی سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ گانے لگتا ہے بستر اور کپڑوں کو نوچنے دیوار پر کسی چیز کو تلاش کرنے اور ہوا میں سے کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے آخر کار بالکل بے ہوش ہو جاتا ہے۔

ابتدا میں قبض ہوتا ہے عضلات تشنج سے تنے ہوئے ہوتے ہیں لیکن آخر میں یا قریب موت کے عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں نیم کشادہ ہوتی ہیں۔ جلد سرد چپچپی ہوتی ہے چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جاتے ہیں سانس خراٹے سے آنے لگتا ہے آخر کار مریض اسی بے ہوشی میں انتقال کر جاتا ہے۔ جب دماغ و اعصاب میں ورم ہونے لگتا ہے تو ابتدا میں منہ سے پانی آنے لگتا ہے جی متلاتا۔ ابکائیاں آتی ہیں کبھی قے بھی آ جاتی ہے۔ آنکھوں کی گہرائی میں ہلکا درد اور بوجھ محسوس ہوتا ہے قارورہ سفید اور رقیق ہوتا ہے۔ نبض منقبض اور سست چلتی ہے۔

انجام

چونکہ یہ ورم جوہر دماغ میں ہوتا ہے اور خالص دماغی ورم ہے اس لئے زیادہ خطرناک ہوتا ہے چونکہ اکثر اطباء و حکماء اور ڈاکٹر تشخیص میں غلطی کر جاتے ہیں اس لئے مریض اکثر دوسرے تیسرے حد چوتھے روز مر جاتا ہے لیکن گھبرانا نہیں چاہیے اگر معالج ذرا کوشش سے کام لیکر اس ورم کی تشخیص کرے تو علاج کے ساتھ ہی فوراً آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کسی مرض میں نقصان یا موت اسی وقت واقع ہوتی ہے جب تشخیص غلط ہو اور علاج و ادویات صحیح نہ ہوں یہ ناممکن ہے کہ صحیح تشخیص اور علاج پر انتقال

ورم ہو دیں۔ یہ ان کے قانون کے خلاف ہے۔

تاکید

جو علامات اوپر لکھی گئی ہیں۔ یہ سرسام بلغمی کی ہیں۔ جو اعصابی عضلاتی ہیں۔ ان کو خوب یاد کر لیں ہر اعصابی عضلاتی مرض کی علامات کم و بیش اور شدید یہ حیثیت ان سے ملتی ہوں گی اور ہمیشہ کام دیں گی۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اکثر طبی و ڈاکٹری کتب میں مختلف اقسام کے اورام نے سر کی علامات کو آپس میں غلط ملط کر دیا اور ہر شخص ان کو باہم تمیز نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر ہومیوپیتھی ادویات کو استعمال کرنے والے ان علامات سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اصول علاج

کسی مرض کی دوا جاننے سے اہم بات یہ ہے کہ اس مرض کے اصول علاج کا علم ہونا چاہیے کیونکہ کسی مرض کے علاج میں اگر مقررہ علاج و ادویات اور تدابیر سے کامیابی نہ ہو تو معالج کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے اصول علاج جاننا ضروری ہے۔ علاج کے دوران معالج کو یقین ہونا چاہیے کہ جو علاج وہ کر رہا ہے وہ اس مرض کے لئے صحیح ہے یا غلط اگر اس مرض کے اصول علاج کے تحت علاج کرنے سے ناکامی ہو تو فوراً ضرورت کے مطابق تجدید و ترتیب قائم کر سکتا ہے۔

اصول علاج دو قسم کا ہوتا ہے۔

اول اصول علاج عمومی ۔ دوم اصول علاج خصوصی

اصول علاج عمومی کا مقصد یہ ہے کہ وہ اصول جو ہر مرض میں مدنظر رکھنا ضروری ہو۔ اس کی تین صورتیں ہیں

۱۔ ازالہ سبب ۲۔ سکون مریض ۳۔ اعتدال دوران خون

ازالہ سبب

اس سے مراد یہ ہے کہ مرض کی صورت میں جو سبب ظاہر یا سبب و اصل ظاہر ہیں مثلاً اسباب بادیہ میں کیفیاتی و نفسیاتی اثرات جن میں ضربہ و سقطہ اور نشہ، بجلی یا اور کسی شے سے جل جانا اسی طرح اسباب

سابقہ میں بخار۔

دیگر حصہ جسم کے امراض خصوصاً سوزش و اورام اور منشیات کا استعمال تیز ہوا اور زہریلی گیس اور کسی خاص خلط کا بڑھ جانا۔

سکون مریض

اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریض کو ظاہری طور پر اس قسم کی تدابیر بتائیں کہ اس کی بے چینی رفع ہو جائے۔ مثلاً مریض میں گرمی کی شدت کا احساس ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے کوشش کریں۔ اگر جسم میں کسی جگہ میں درد ہو تو اس کو فوراً دور کرنے کی کوشش کی جائے اگر کسی قسم کا بوجھ تکلیف کا سبب ہو تو اندرونی یا بیرونی طور پر اس کا ازالہ جیسے بھی ممکن ہو کریں اگر پیاس کی شدت ہو تو ضرورت کے مطابق مناسب مشروب دیا جائے۔ کمرہ سکون بخش ہو تیمار دار ہنس مکھ اور خوش خلق ہونا چاہیے جو انتہائی ہمدردی سے پیش آتا ہو۔

اعتدال دوران خون

اس کا مقصد یہ ہے کہ جسم میں جو حصہ گرم یا سرد ہو اس کو فوراً اعتدال پر لانے کی کوشش کریں۔ چاہے اس کی وجہ خون کی زیادتی ہو چاہے کمی۔

غذا مریض تحریک اور تسکین والے عضو کے مزاج کی ہو تاکہ جلد کمی پوری ہو کر خون میں اعتدال کیا جائے۔ اگر کسی مقام پر مالش یا ٹکور کرنا مشکل ہو تو وہاں سینگی یا گلاس لگائیں۔ اگر یہ بھی مشکل ہو تو کوئی محرش دوا لگا کر خون کی کمی پوری کریں۔

خون کے شدید دباؤ کے مقام پر پچھنے لگا کر خون نکال دیں یا جونک لگائیں یا سینگی یا حقنہ کر کے خون کا دباؤ کم کر کے اعتدال کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اصول علاج خصوصی

سرسام بارد کے اصول علاج میں ان تین صورتوں (اعصابی عضلاتی) کو مدنظر رکھیں۔

۱۔ مریض کو سردی سے محفوظ کریں۔

۲۔ بلغم و رطوبات کو کم کرنے کی کوشش کریں۔

۳۔ قلب کو طاقت دیں۔

تاکید

سرسام میں عام طور پر جو علاج کئے جاتے ہیں ان میں محلل اورام ادویات کی بجائے امالہ (مرض کا رخ بدلنا) پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اس مقصد کے لئے زیادہ تر مسہل استعمال کیا جاتا ہے تاکہ دورانِ خون سر کی طرف سے کم ہو کر اسفل کی طرف ہو جائے لیکن مسہلات میں اس امر کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ وہ کس قسم کے ہونے چاہئیں۔

کوئی سا تیز مسہل دے دیا جاتا ہے یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر مسہلات اعصاب دماغ میں تحریک دینے والے اور بلغم و رطوبات کو زیادہ کر کے رقیق اسہال لانے والے ہوں گے۔

یاد رکھیں مسہلات ایسے ہونے چاہئیں جو جسم میں اول خشکی سردی (عضلاتی اعصابی) اور بعد میں خشکی گرمی (عضلاتی غدی) پیدا کریں اس طرح مریض فوراً خطرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

تاکید

سرسام بارد کی شدت سے کبھی اسہال خود بخود شروع ہو جاتے ہیں ان سے تسلی حاصل نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اسہال بلغم و رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے آتے ہیں انہیں فوراً روکنا چاہیے۔ البتہ (مقوی قلب) (عضلاتی اعصابی) ملین یا مسہل دیں تاکہ نہ صرف پاخانہ آئے بلکہ دل و عضلات میں تحریک تقویت بھی ہو ایسے ملینات اسہلات عضلاتی اعصابی سے اور عضلاتی غدی تک محدود ہوں۔

سرسام کا علاج

سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) کا اصل علاج یہ ہے کہ دماغ اور اعصاب کی طرف سے دوران خون کو دل اور عضلات کی طرف کھینچیں یعنی عضلاتی اعصابی تحریک دیں اس طرح جو خون دماغ و اعصاب

میں آچکا ہے وہ بھی رفتہ رفتہ کم ہونا شروع ہوجائے گا۔

چونکہ ایسے مریض میں گھبراہٹ کے ساتھ پیاس بھی ہوتی ہے اس لئے آب انار ترش یا سکنجبین سادہ یا شربت آلو بخارا یا زلال املی آلو بخارا دیں روغن گل اور سرکہ میں کپڑا بھگو کر سر پر رکھیں۔

دوا کے طور پر عضلاتی اعصابی محرک یا محرک شدید دیں اگر قبض ہو تو عضلاتی اعصابی ملین یا مسہل دیں کہ پانچ سات اسہال ہوجائیں جب مریض کو آرام کی صورت پیدا ہو۔ اس کے ہوش درست ہوجائیں بلغم اور رطوبات خشک ہوجائیں اس کے بعد عضلاتی اعصابی مقوی استعمال کرائیں ان سے جلد طاقت بحال ہوگی۔

تاکید سرسام کے علاج میں سب سے بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ جب مریض کو گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے تو خمیرہ جات خصوصاً خمیرہ گاؤزبان استعمال کراتے ہیں لیکن جاننا چاہیے کہ یہ مفرح قلب ادویہ اور اشیاء ہمیشہ اعصابی ہوتی ہیں جن سے اعصاب میں تحریک ہو کر بلغم اور رطوبات میں زیادتی ہوجاتی ہے اسی طرح کاہو کاسنی، خرفہ، بہیدانہ اور کدو وغیرہ کا استعمال کرنا مفید ہونے کی بجائے یقیناً مضر ثابت ہوتے ہیں اسی طرح شربت اور عرقیات سے پرہیز کریں جیسے صندل، نیلوفر، بید مشک گلاب اور روح کیوڑہ وغیرہ سے دور رہیں۔

سرسام سوداوی

سرسام سوداوی (عضلاتی اعصابی) سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) سے جدا مرض ہے لیکن یاد رکھیں۔

سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) کے غلط علاج سے یا علاج نہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

سودا کے متعلق غلط فہمی

سودا کا مزاج انتہائی سرد خشک تسلیم کیا گیا ہے جس کا قوام گاڑھا لیسدار مائل بہ خشکی رنگ سفید یا سیاہی مائل اور ذائقہ کبھی پھیکا بہ ترشی ہوتا ہے کبھی مکمل ترشی ہوتا ہے جوں جوں اس میں شدت

بڑھ جاتی ہے۔ سیاہی ترشی اور خشکی بڑھتی ہے یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ بلغم و صفرا اور خون جب جل جاتے ہیں تو سودا میں تبدیل ہوجاتے ہیں

یہ تو سمجھ آتا ہے کہ بلغم (رطوبت) جب انتہائی سرد ہونا شروع ہوجاتی ہے تو وہ گاڑھی لیسدار اور اس میں تیزی پیدا ہوجاتی ہے جس سے حرارت کی پیدائش تسلیم کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انتہائی خشک اغذیہ ادویہ اور زہروں کو گرم خشک تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ سارے اوصاف عضلاتی تحریک کے ہیں لیکن یہ بات حقیقت سے بعید معلوم ہوتی ہے کہ صفرا اور خون جو گرم ہیں جل جانے کے بعد سودا بن جاتے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سودا کا علاج انتہائی گرم ادویہ اغذیہ اور زہر ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سودا کا علاج سرد اغذیہ و ادویہ اور اشیاء سے نہ صرف مشکل ہے بالکل ناممکن ہے اگر صفرا و خون کے جل جانے کے بعد سودا پیدا ہوتا ہے تو یہ بات بعید از عقل و حقیقت اور تجربہ و مشاہدہ کے خلاف ہیں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ جب ہم چاہیں سودا کو صفرا سے ختم کرسکتے ہیں۔

"قانون مفرد اعضاء کے تحت عضلاتی تحریک کو جو سودا پیدا کرتی ہے۔ غدی تحریک سے جو صفرا پیدا کرتی ہے فوراً ختم کرسکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ سودا کے بعد صفرا پیدا ہوتا ہے اور صفرا کے بعد خون پیدا ہوتا ہے۔ اور جب خون کی حرارت ختم ہوجاتی ہے تو بلغم (رطوبت) بن جاتی ہے اس کے برعکس ناممکن ہے

تاکید جب بلغم خشک ہو کر سودا میں تبدیل ہوتا ہے تو عضلاتی تحریک شروع ہوجاتی ہے اور اعصابی تحریک ختم ہوجاتی ہے۔ عضلاتی تحریک کا علاج یہ ہے۔ غدی (جگر) کی تحریک پیدا کردی جائے اس سے صفرا پیدا ہوتا ہے۔

سرسام سوداوی کا علاج

سرسام سوداوی کے علاج کے لئے اول یہ دیکھنا ہے کہ عضلاتی تحریک کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے یعنی عضلاتی اعصابی ہے تو پہلے اس کا تعلق جگر کے ساتھ کردیں یعنی عضلاتی غدی تحریک پیدا

کر دیں۔

اُمید ہے یہیں مرض ختم ہو جائے گا اس مقصد کے لیے عضلاتی غدی ملین یا مسہل دیں یا ورکھیں شدید اور خطرناک امراض میں ابتدا سے ہی ملینات اور مسہلات ضروری ہیں کیونکہ وقت کم ہوتا ہے اور جان کا خطرہ سامنے ہوتا ہے۔ البتہ جب اجابتوں میں شدت ہو اور کمزوری کا خطرہ ہو تو شدید یا محرک استعمال کر سکتے ہیں، ساتھ تحریک کے مطابق کوئی مقوی ضرور دیں اگر عضلاتی غدی کے بعد جسم میں سوداکا دورہ باقی ہو تو حرارت کم ہو تو عضلاتی ضرورت کے مطابق دیں فوراً سرسام سوداوی (عضلاتی تحریک) ختم ہو جائے گا اور مریض تندرست ہو جائے گا چند روز تک غدی عضلاتی مقویات کھلا دیں تاکہ کمزوری رفع ہو جائے۔

نوٹ: غذا تحریک کے مطابق شدید بھوک پر دیں۔ روٹی کے بجائے شوربا یا یخنی دیں گرم پانی دیں۔

ماہیت ورم دماغ حار

یہ ورم بھی خالص دماغی اور اعصابی نہیں ہے بلکہ اس غدی پردے کا ورم ہے جسے غشا کہتے ہیں، یہ پردہ نسیج غدی (اپتھیلیل ٹشوز) کا بنا ہوا ہے۔ اسی نسیج سے جگر بنا ہوا ہے چونکہ جگر کی تیزی سے صفرا بنتا ہے اسی لئے یہ ورم دماغ صفراوی ہوتا ہے جس کا طبی نام قرانیطس خالص ہے دماغ کی غشا میں جب سوزش پیدا ہوتی ہے تو ورم پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سوزش بھی عموماً صفرا کی زیادتی سے ہوتی ہے

اطبا کی غلط فہمی

اطبا نے ورم دماغ حار کو دو قسم کا بیان کیا ہے۔ ایک ورم دماغ صفراوی جس کو صرف قرانیطس خالص لکھا ہے۔ دوسرے ورم دماغ دموی جس کو صرف قرانیطس لکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ورم دماغ دموی نہیں ہو سکتا کیونکہ اول تو دماغ میں کوئی ایسا پردہ نہیں ہے جس کا تعلق صرف خون

سے ہو۔ جیسے حجاب (عضلاتی پردہ) اور غشا (غدی پردہ) ہیں دوسرے خون کا کسی ایک حیاتی عضو کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا جسم کے اندر دموی ورم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

فرنگی طب کی غلط فہمی

فرنگی طب نے بہت غلطی کی ہے۔ اُس نے حجاب (مسکولر ٹشوز) اور غشا (اپتھیلیل ٹشوز) کو اکٹھا ایک ہی ورم لکھا ہے بلکہ اس میں ورم جوہر دماغ اور اعصاب (نروز ٹشوز) کو بھی شریک کر دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دو نسیج (ٹشوز) میں بھی کوئی ایک مرض نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں اگر کسی دوسرے نسیج (ٹشوز) سے تعلق ہوتا ہے تو وہ اس کا مقام صحت ہوتا ہے۔ طبیعت دوسرے نسیج میں صحت کی خاطر ورم کر رہی ہوتی ہے۔ اگر معالج اس حقیقت سے واقف ہو جائے تو وہ ہر مرض کا شرطیہ علاج کر سکتا ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں۔ ورم جوہر دماغ و اعصاب ورم دماغ سرد تر ہے، جس کو سرسام بلغمی (ایشرغس) کہتے ہیں اور ورم حجاب دماغ دراصل ورم دماغ خشک سرد ہے جس کو سرسام سوداوی (لیشرغس) کہتے ہیں۔ اور ورم غشا دماغ اصل میں ورم دماغ حار ہے، جس کو سرسام حار (قرانیطس) کہتے ہیں۔ یہ خالص صفراوی ورم ہے۔

حقیقت مرض

قانون مفرد اعضا کے تحت یہ ورم غدی ہے۔ جس کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے۔ یعنی جگر کی مشینی تحریک (غدی اعصابی) ہے جو ورم غشا دماغ کا سبب بنتی ہے۔ جسم میں خون و حرارت و صفرا کا دباؤ ہے۔ طبیعت حرارت و صفرا کے اخراج کی کوشش کر رہی ہے۔

جونہی حرارت وصفرا کا اخراج ہو کر رطوبت کا اثر بڑھا فوراً دورانِ خون اعصاب کی طرف چل کر جائے گا۔ جس سے ایک طرف ورم غشا مخاطی دماغ تحلیل ہو جائے گا۔ دوسری طرف دماغ میں تحریک پیدا ہو کر قلب و عضلات پر رطوبات کی بارش شروع ہو جائے گی۔ اور مریض سکھ کا سانس لے گا۔

مقام ورم اور اثر چونکہ یہ ورم نسیج غدی (غشائے دماغ) میں ہوتا ہے اور شدت میں دائیں طرف بھی پھیل سکتا ہے۔ اس کا مقام نصف بائیں سر سے شروع ہو کر نصف گردن و شانہ تک ہوتا ہے اس میں شانہ شریک نہیں ہے۔ اگر اس سارے مقام پر کہیں بھی غشا مخاطی میں ورم ہوگا۔ وہ غدی اعصابی ہوگا۔ جو دماغ کی غشا مخاطی میں بھی ورم کر دے گا۔

نوٹ دماغ سے ورم جس قدر دور ہوگا اسی قدر شدت کم ہوگی، البتہ اگر ان مقامات میں درد و بوجھ ہوگا۔ لیکن ورم نہ ہو تو تحریک غدی عضلاتی ہوگی۔

ایک سوال یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بغیر ورم ہونے یا نہ ہونے کا پتہ کیسے لگے گا۔ سو جاننا چاہیے کہ ورم میں خون کا اجتماع ضروری ہے۔ جس کی آسان پہچان یہ ہے کہ مقام ورم پر دباؤ پڑنے سے درد زیادہ ہوا کرتا ہے۔ جبکہ بغیر ورم میں دباؤ سے درد کم ہوا کرتی ہے۔

اسباب دیگر اسباب میں جو دو صورتیں شامل ہیں۔

اوّل۔ نفسیاتی اثرات۔

دوم۔ کیفیاتی اثرات۔

نفسیاتی اثرات میں غصہ و غم اس ورم کے خاص اسباب ہیں اور کیفیاتی اثرات ہیں۔ موسمی اثرات خصوصاً گرمی خشکی کا موسم یا شروع برسات کا موسم اس کے اسباب ہیں۔ سابقہ اسباب میں صفراوی بخار حرقہ اعصابی، نقرس سوزش و درد جگر، کثرت شراب خوری، عورتوں میں عسرت الطمث اور سوزش خصیۃ الرحم شامل ہیں۔ اس مرض میں مادہ صفراوی کی کثرت اور صفراوی امراض کا پایا جانا ضروری ہے۔

چونکہ یہ ورم غشا دماغی ہے۔ جس کا تعلق جگر کے ساتھ ہے۔ اس لیے اس میں صفرا کی زیادتی ضروری ہوگی۔ جن امراض میں یہ ورم ہوگا ان کا صفراوی اور کبدی ہونا ضروری ہے۔ جن ادویہ اغذیہ زہروں اور زہریلے جانوروں کی زہر جسم داخل ہونے سے ہوگا وہ سب جگر و غدد اور غشا مخاطی میں سوزش و صفرا پیدا کرنے والے ہوں گے۔

علامات ابتدائی علامات میں صفرا سے جسم میں تیزی گھبراہٹ سر میں کھچاؤ اور درد، آنکھیں سرخ، کبھی سوزش، نزلہ، گلے میں سوزش، جسم میں سردی لگ کر بخار کا چڑھ جانا۔ دوران خون کا تیز ہونا، کبھی تشنج ہونا، پیاس میں شدت ہونا۔ رفتہ رفتہ ہوش و حواس میں خرابی پیدا ہو کر مریض شدید بے چینی اور بولنا شروع کر دیتا ہے۔ مریض میں بہت زیادہ تیزی ہوتی ہے۔ آرام سے نہیں لیٹتا اور چارپائی سے اٹھتا بیٹھتا ہے اور اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ آخر میں بے ہوش ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں میں تشنج ہوتے ہیں۔ بعض میں شدید خونی پیچش ہو جاتی ہے۔ جسم آگ کی طرح گرم ہو جاتا ہے۔ سانس میں تیزی آخر میں کچھ ہوش آتا ہے اور پھر جلد انتقال کر جاتا ہے۔ لیکن مر جانے کے بعد بھی کافی دیر تک

اس کا جسم گرم رہتا ہے۔

ابتدا میں منہ کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے بار بار ابکائیاں آتی ہیں۔ جسم کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ قارورہ بھی زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔ نبض قدرے گہری باریک شدت مرض میں سست ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا علامات غدی تحریکیہ و حرارت و صفراوی ہیں۔ ان کو یاد کرلیں۔

سرسام غیر حقیقی

اردو نام	طبی	فرنگی نام
چھوٹا ورم دماغ	سرسام مجازی	ڈی لیٹریم

سرسام غیر حقیقی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ حقیقی ورم دماغ نہیں ہے۔ چونکہ اس میں ورم دماغ (سرسام) کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اس کو مجازی طور پر ورم دماغ (سرسام) کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا غیر حقیقی سرسام کا نام دیا گیا ہے۔ فرنگی طب نے اس کو ڈی لیٹریم لکھا ہے۔ جس کا مقصد بے ہوشی کی علامات ہیں، جو اکثر دیگر اعضا کے امراض قویہ و حادہ اور حمیات شدیدہ و محرقہ وغیرہ میں لاحق ہو جاتی ہیں۔

غلط فہمی اگر سرسام غیر حقیقی کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے اعضا میں امراض قویہ حادہ اور حمیات شدیدہ و محرقہ وغیرہ کے سبب تمام بدن یا خاص موضع سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور کیفیات ردیہ سے علامات سرسامی ہذیان و اختلاط عقل وغیرہ کی مانند پیدا کرتے ہیں، مگر دماغ ورم سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جن اعضا میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے دانسیجہ (ٹشوز) میں جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہی دماغ میں پیدا ہو کر وہاں پر سوزش اور ورم کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ گویا سرسام غیر حقیقی میں بھی سوزش اور ورم کا ہونا لازمی ہے۔ البتہ دماغ میں شدت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اجتماع خون کی کثرت دیگر عضو کی طرف رہتا ہے اور سبب بھی وہی ہوتا ہے۔ یہ خیال بھی غلط اور بے بنیاد ہے کہ تمام بدن یا خاص مقام سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں کیونکہ دیگر اعضا کی طرف سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جہاں سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں کیونکہ دیگر اعضا کی طرف سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جہاں سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھ سکیں۔ یہاں تک کہ پیٹ اور سینہ جوف بھی بالکل بند ہیں۔ یہاں سے بھی کسی قسم کے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف نہیں جا سکتے۔ ایسا خیال کرنا تشریح جسم انسانی کے بالکل خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دیگر اعضا کے امراض قویہ و حادہ اور حمیات شدیدہ محرقہ وغیرہ میں جو کیمیائی مواد خون میں تیار ہوتا ہے۔ وہی دوران خون کے ذریعہ دل و دماغ اور دیگر جگہ پر مرضی اثرات پیدا کرتا ہے اور اسی طرح ایک مرحلہ میں یکسانگت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب سرسام غیر حقیقی کے اسباب بالکل وہی ہیں۔ جن اعضا کی مشارکت سے اورام دماغ ہوتے ہیں۔ یہ انہیں اعضا و اخلاط اور کیفیات و مزاج کے تحت معلوم ہو سکتے ہیں۔

علامات ہم ابتدا میں تشریح کر چکے ہیں کہ سرسام تین اقسام کا ہوتا ہے۔ اعصابی۔ عضلاتی غدی یعنی بلغمی۔ سوداوی، صفراوی

البتہ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں۔ جو کیمیاوی و مشینی کہلاتی ہیں

یعنی ہر اعصابی تحریک کبھی غدد کے ساتھ مل کر اعصابی غدی (تر گرم) بن جاتی ہے کبھی عضلات کے ساتھ مل کر اعصابی عضلاتی (تر سرد) بن جاتی ہے دراصل اعصابی تحریک ہی ہے فرق صرف گرمی سردی کا ہے اسی طرح ہر عضلاتی تحریک کبھی اعصاب سے مل کر عضلاتی اعصابی (خشک سرد) بن جاتی ہے۔ کبھی غدد کے ساتھ مل کر عضلاتی غدی (خشک گرم) بن جاتی ہے۔ اسی طرح ہر غدی تحریک کبھی عضلات کے ساتھ مل کر غدی اعصابی (گرم تر) بن جاتی ہے۔ کبھی عضلات کے ساتھ مل کر غدی عضلاتی (گرم خشک) بن جاتی ہے دراصل یہ صرف تین تحریکیں ہیں۔ جو دوسرے اعضا کے تعلق کی وجہ سے چھ صورتیں معلوم ہوتی ہیں جس طرح مزاج یا کیفیات صرف چار ہیں لیکن ان کو آپس میں جوڑا جائے تو مزاج کل آٹھ بن جاتے ہیں۔ یعنی ہر مزاج کی دو کیفیات ہیں۔ یہ تحریکات بھی بالکل کیفیات کے مطابق ہیں۔ یاد رکھیں۔ کیفیات کبھی مفرد نہیں بولی جاتیں یعنی صرف گرم، سرد، خشک یا تر بلکہ گرم خشک اسی طرح سرد تر یا سرد خشک وغیرہ بولتے ہیں۔ انہیں قوانین کے تحت تحریکیں بھی مرکب بولی جاتی ہیں۔ مثلاً صرف اعصابی عضلاتی غدی کی بجائے اعصابی عضلاتی اعصابی غدی۔ عضلاتی اعصابی عضلاتی غدی۔ اسی طرح غدی عضلاتی اور غدی اعصابی بیان کرتے ہیں۔

ان تحریکوں میں ہر حیاتی عضو کی ایک مشینی تحریک دوسری کیمیائی تحریک ہوتی ہے؟
مثلاً اعصابی غدی دماغ کی کیمیاوی تحریک ہے
اور اعصابی عضلاتی دماغ کی مشینی تحریک ہے۔
اسی طرح عضلاتی اعصابی قلب کی کیمیاوی تحریک اور عضلاتی غدی دل کی مشینی

تحریک ہے وغیرہ۔

علاج میں تحریکات میں فرق معلوم کر کے علاج کرنا ضروری ہے ورنہ علاج ناکام ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

استرخا

کیفیت استرخا

استرخا کے معنی ڈھیلا ہونا ہے۔ جب کسی عضو میں پہلے جیسی چستی اور سختی و طاقت نہ رہے تو اس حالت کو استرخا کہتے ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ استرخا فالج کی ابتدائی علامت ہے۔ اسے فالج کا ذیلی خیمہ سمجھنا چاہیے۔

علامات

جب کبھی ہاتھ پاؤں یا ٹانگ میں استرخا ہوتا ہے تو چلنا پھرنا یا کسی چیز کو پکڑنا دشوار ہو جاتا ہے اگر پکڑنے کی کوشش کی جائے تو وہ چھوٹ جاتی ہے۔ چلنے کی کوشش کی جائے تو مریض لڑکھڑا کر گر پڑتا ہے۔

اسباب

استرخا کا سب سے بڑا سبب کسی مفرد عضو میں دوران خون کا کم ہونا ہے۔ قانون مفرد اعضا میں اسے تحلیل کا عمل کہتے ہیں۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ تحلیل کا عمل اعصاب غدد اور عضلات میں سے کسی ایک میں ہو سکتا ہے۔ اس لیے استرخا کے مخصوص اسباب اس وقت کے محرک عضو کی تحریک کے تحت ہی ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا معالج کو تحریک کے مطابق اسباب تلاش کرنے چاہئیں عام طور پر انتہائی تیز اثر نشہ آور اور زہریلی اشیاء استرخا اور فالج کا سبب ہوتی ہیں مثلاً شراب، افیون بھنگ، سگریٹ، تمباکو نوشی، زہریلی اشیاء میں سنکھیا شنگرف وغیرہ شامل ہیں۔

علاج | استرخا کے مریض کی تحریک تلاش کریں اور اسی کے مطابق اسباب دور کر کے علاج کریں۔ اغذیہ ادویہ تحریک کے مطابق دیں۔

فالج

لفظ فالج کے معنی "نصف" ہیں۔ اصطلاح طب میں انسانی جسم کے نصف حصے کا شل ہو جانا کسی قسم کی حرکت نہ کر سکنا اور ڈھیلا ہو جانا فالج کہلاتا ہے۔

اقسام | فالج کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ فالج اسفل یعنی نچلے دھڑ کا فالج۔

وجہ تسمیہ اقسام فالج

قانون مفرد اعضا کے سوا کسی طب کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ چونکہ قانون مفرد اعضا کی رو سے انسانی جسم کی مشین حیاتی مفرد اعضا (دل، جگر، دماغ) کے طبعی تحریک (افعال) سے چلتی ہے۔

ان میں سے کسی ایک کی غیر طبعی تحریک سے انسانی مشین بگڑ جاتی ہے۔ یعنی انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

قانون مفرد اعضا نے ثابت کر دیا ہے کہ انسانی مشین میں دوران خون کا چکر دل سے جگر، غدد کی طرف جگر سے دماغ و اعصاب میں ہوتا ہوا واپس قلب میں آتا ہے۔ خون میں چونکہ اعصاب غدد و عضلات کی غذا ہوتی ہے۔ لہٰذا جس مفرد عضو کی طرف خون کا دباؤ ہوتا ہے وہاں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔ جس مفرد عضو سے خون آ رہا ہوتا ہے وہاں تحلیل ہوتی ہے۔ جس سے وہ عضو کمزور و ناتواں ہو جاتا ہے۔ اگر کسی محرک عضو میں سے دوران خون آہستہ آہستہ کم ہو تو جسم میں کوئی خاص خرابی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کسی ہوا سے اگلے عضو میں یکدم دوران خون چلا جائے تو ایک دم خون کی کمی سے وہ عضو اپنے افعال چھوڑ دیتا ہے۔ جسے عرف عام میں شل ہونا کہتے ہیں۔ طبی اصطلاح میں فالج کہتے ہیں۔

نوٹ | یوں تو اعصاب غدد و عضلات جسم کے ذرے ذرے میں پھیلے ہوتے ہیں۔ لیکن قدرت نے دوران خون کے چکر کی وجہ سے ان اعضا کی تحریک کے مخصوص مقام جسم انسانی میں مقرر کر دیئے ہیں ہر مقام کے اثرات ظاہری طور پر جسم کے نصف حصے میں معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً کبھی دایاں نصف حصہ، کبھی جسم کا پیچھے کا نصف حصہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اسے فالج اسفل بھی کہتے ہیں۔

فالج کی ماہیت حقیقت سمجھنے کے لیے حیاتی مفرد اعضا کی تحریک و مقام کے لحاظ سے جسم انسانی کی تقسیم سمجھنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے دو نقشے بنائے گئے ہیں۔

نقشہ نمبر (1) میں خون کے دباؤ کو ظاہر کیا گیا ہے کہ جب دوران خون قلب عضلات کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ تو جسم میں عضلاتی تحریک

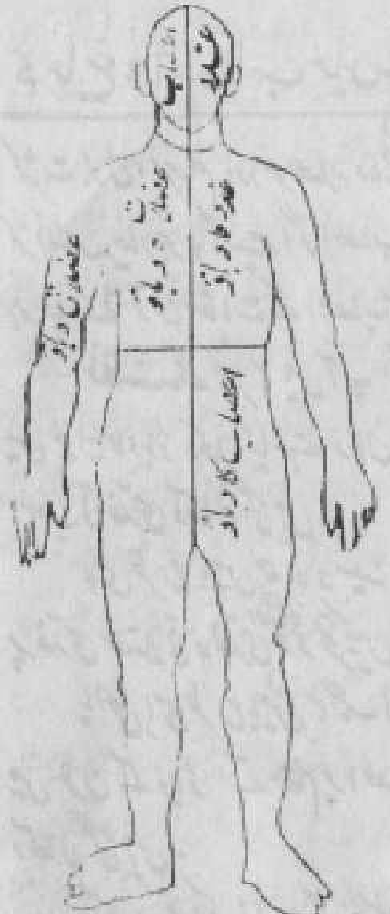
یا اس کے دباؤ کے اثر جسم کے دائیں کندھے سے دائیں ٹانگ تک ہوتا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب ان اعضاء میں خون کا دباؤ زیادہ ہو گا تو یہاں کے اعضاء کو وافر مقدار میں خوراک ملنی شروع ہو جائے گی۔ جس سے ان میں طاقت و قوت پیدا ہو کر تحریک و تیزی آجائے گی۔ اگر یہ سلسلہ دیر تک قائم رہے تو تیزی کی علامات مستقل شکل اختیار کر لیں گی جس سے انسان عاجز آ کر بیمار ہو جائے گا۔ مثلاً نمونیا، پھیپھڑوں کے زخم، دائیں ٹانگ میں عرق النسا کا درد۔ اگر ان اعضاء و مقامات میں دوران خون کم ہو جائے تو ان کو غذائیت کم ملے گی جس سے ان میں کمزوری و ناتوانی آجائے گی۔ اگر دوران خون بہت زیادہ یا کم ہو جائے تو اس حصہ کے عضلات مفلوج ہو جائیں گے۔ جس سے ہر قسم کی حرکات بند ہو جائیں گی۔

غدد میں خون کا دباؤ

چونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق دوران خون قلب سے جگر و غدد کی طرف جاتا ہے اس لیے جب بھی کسی انسان کے جگر و غدد کی طرف خون کا دباؤ بڑھے گا۔ ان میں بھی تحریک اور تیزی پیدا ہو جائے گی۔ شدت کی صورت میں تحریک و تیزی کی علامات پیدا ہو کر انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ جس سے درد سر شقیقہ بائیں طرف بائیں کندھے میں درد بائیں پھیپھڑے میں ذات الجنب (جو خالص صفراوی ورم ہے) کا درد وغیرہ علامات پیدا ہو جائیں گی۔

تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ چونکہ یہ علامات صفراوی ہیں یعنی جگر و غدد کی تحریک و تیزی کی علامات ہیں۔ قانون مفرد اعضاء نے جگر و غدد کی تیزی و تحریک کے مقامات کا تعین بائیں چہرہ و سر بایاں کندھا، بایاں پھیپھڑہ اور ڈھال تک کیا ہے۔

تحریک و مقام کے لحاظ سے جسم کی تقسیم





اگر ان اعضاء میں خونی دباؤ بہت کم ہو جائے تو انتہائی کمزوری کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ چونکہ جگر و غدد سے خون دماغ و اعصاب میں جاتا ہے۔ اس لیے ان میں خون کا دباؤ بڑھنے سے تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ شدت کی صورت میں بائیں ٹانگ

دماغ و اعصاب میں خون کا دباؤ

میں عرق النساء، کثرت بول، سرسام درد سر عصابہ دائیں طرف، دوران وغیرہ علامات پیدا ہو کر انسان بیمار ہو جاتا ہے اگر اعصاب و دماغ میں دوران خون انتہائی کم ہو جائے تو ان مقامات کے اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں۔

نقشہ نمبر ۲ میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ جن مقامات پر عضلات میں خون کا دباؤ دکھایا گیا ہے وہاں عضلات کی دو تحریکیں عضلاتی اعصابی عضلاتی غدی دکھائی گئی ہیں۔

اسی طرح بائیں چہرہ و سینہ میں "غدد میں خون کے دباؤ" کے مقام پر غدی عضلاتی و غدی اعصابی دو تحریکیں دکھائی گئی ہیں۔

بالکل اسی طرح بائیں ٹانگ اور دایاں چہرہ میں "اعصاب و دماغ میں خون کے دباؤ" کے مقام پر اعصابی غدی و اعصابی عضلاتی تحریکات دکھائی گئی ہیں۔

آپ نے دیکھ لیا ہے کہ پہلے نقشہ میں جسم انسانی کو صرف تین حصوں میں تقسیم کر کے خون کے دباؤ کو اعضاء میں دکھایا گیا تھا۔ دوسرے نقشہ میں کس عضو میں خون کی ابتدا اور انتہا کے مطابق تحریکات کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے۔

مثلاً دائیں کندھا سے جگر کے مقام تک عضلاتی اعصابی تحریک کے اثرات متعین کئے گئے ہیں۔ جگر سے پاؤں کے انگوٹھا تک عضلاتی غدی تحریک کے اثرات واضح کئے گئے ہیں۔ اسی طرح جگر و دماغ کی تحریکات کے نام و مقامات متعین کر دیئے ہیں۔

نہایت اہم سوال

ہم نقشہ میں دیکھ رہے ہیں کہ دل جسم میں بائیں طرف سینہ کے جوف میں واقع ہے۔ لیکن اس کی تحریک و تیزی کی علامات دائیں کندھا سے دائیں ٹانگ میں پیدا ہوتی ہیں۔ بالکل اسی طرح جگر دائیں سینہ میں پسلیوں کے نیچے واقع ہے۔ لیکن اس کی تحریک تیزی کی علامات بائیں چہرہ دائیں سینہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح دماغ کی تحریکات بھی بے موقع معلوم ہوتی ہیں۔ یہاں ذہن میں لامحالہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصل محرک عضو کی علامات دوسری طرف کیوں ہوتی ہیں؟

جواب

قانون مفرد اعضاء اس سوال کا جواب دوران خون کی روانگی کے مطابق دیتا ہے۔ چونکہ دماغ جسم کے اوپر واقع ہے قدرت نے دماغ سمیت جسم انسان کو دو ظاہری حصوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کی ابتدا و انتہا سر میں ناک سے لے کر مقعد تک ہے۔

اس لیے ہم نے دوران خون کو دماغ کے دائیں حصہ سے عضلات کی طرف رواں کیا ہے۔ جوں جوں عضلات میں دوران خون بڑھتا ہے تو وہاں کے عضلات میں تقویت آنا شروع ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں دائیں سینہ و پھیپھڑا، دایاں معدہ امعاء تقویت و تیزی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جوں جوں دوران خون کی شدت ہوتی ہے ویسے ہی جگر اور گردے بھی متاثر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ دائیں ٹانگ اور دایاں خصیہ متاثر ہو جاتے ہیں۔

نوٹ

جب بھی ان مقامات میں دوران خون بڑھتا ہے تو یہاں کے عضلات ہی میں تحریک و تیزی پیدا ہوتی ہے۔ البتہ دوسری طرف سینہ میں دل پہلے سے کہیں زیادہ رفتار میں دھڑکنے لگتا ہے۔

اس میں راز کی بات یہ ہے کہ قدرت نے جسم انسانی کو اس طرح بنایا ہے کہ تمام جسم بیک وقت کسی مرض کے نقصان سے محفوظ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت (جسم کی بناوٹ کے تحت) محرک اعضاء میں خون کو ایک ترتیب کے ساتھ جانے دیتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حیاتی مفرد اعضاء میں اجتماع خون ہونے سے روکنے کے لیے دوران خون کو حیاتی مفرد اعضاء کے بالمقابل حصہ میں رکھتی ہے

مثلاً دل جسم کے بائیں طرف واقع ہے۔ قلب و عضلات کی تیزی کے وقت دوران خون دل کے بالمقابل دائیں طرف کے عضلات میں رہے گا۔ جس سے ایک طرف خود دل سوزش و ورم سے محفوظ رہے گا، دوسرے قلب بڑی آسانی کے ساتھ اپنے ماتحت عضلات سے حرکت کے افعال ادا کرا سکے گا۔

بالکل اسی طرح جگر کے بالمقابل ماتحت غدد میں دوران خون رہتا ہے۔ جس سے ایک طرف خود جگر سوزش و ورم سے محفوظ رہتا ہے دوسری طرف جگر بڑی آسانی کے ساتھ تحلیل مادہ کے افعال ماتحت غدد سے ادا کرا سکتا ہے۔

ماہیت فالج

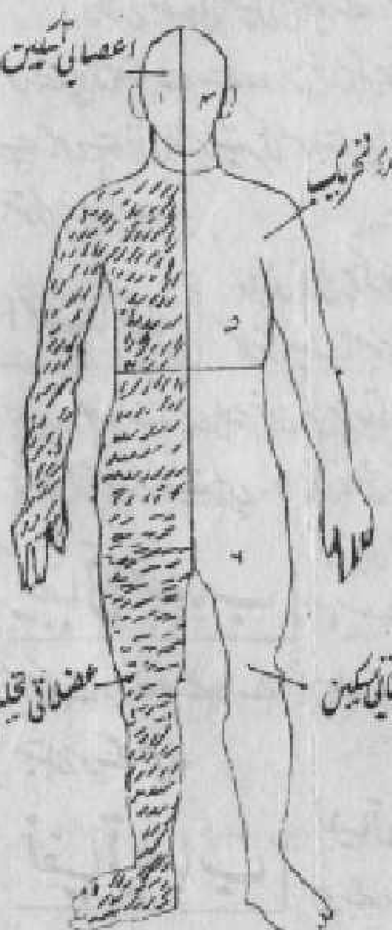
جسم کے جس حصہ میں فالج واقع ہوتا ہے (چاہے وہ کسی تحریک کی وجہ سے ہو) وہاں حقیقت میں تحلیل کی وجہ سے یکدم دوران خون کم ہو جاتا ہے۔ جس حصہ کے مفرد اعضاء اپنا کام کمزوری کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں۔

البتہ جس حصہ میں دوران خون چلا جاتا ہے وہاں کے مفرد اعضاء میں تحریک و تیزی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں حیاتی مفرد اعضاء کے تحت انسانی جسم کی تقسیم دوران خون کے بہاؤ کا راستہ اور خون کے دباؤ کے تحت تحریکات کی تفصیل اور کسی مقام کے مفرد اعضاء میں یکدم خون کی کمی سے فالج کا ہونا بیان کر چکا ہوں اب یہاں علیحدہ علیحدہ تینوں فالجوں کے اسباب علامات حقیقت لکھ رہا ہوں۔

دایاں فالج

تحریک: دایاں فالج غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

علامات: جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے کہ جسم انسانی کا نصف دایاں حصہ مفلوج ہے۔ مریض کا یہ دایاں حصہ بے حس و حرکت ہو جاتا ہے البتہ جسم کا بایاں بازو و ٹانگ حرکت کرتے ہیں۔ احساس بھی پوری طرح قائم ہوتا ہے۔ دائیں بازو و دائیں ٹانگ خود حرکت نہیں کر سکتے۔ مریض بایاں ہاتھ سے دایاں بازو کو ادھر ادھر اٹھا کر رکھتا ہے اگر چاقو یا بلیڈ سے مفلوج حصہ پر زخم کیا جائے تو کسی قسم کا درد کا احساس نہیں ہوتا۔ چونکہ دایاں فالج غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کے جگر گردے اور اعصاب صحیح کام کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دایاں



فالج کے مریض کو پیشاب پاخانہ شاذو نادر ہی رکتے ہیں۔ ہاں البتہ اگر غدی عضلاتی تحریک ہو تو قارورہ قطرہ قطرہ اور پاخانہ پیچش کی صورت میں آنے لگتا ہے پاخانہ زردی مائل اور قارورہ بھی زرد و سفید مائل ہوتا ہے۔ صفرا کی کثرت کی وجہ سے چہرہ و جسم کا رنگ بھی زردی مائل ہوتا ہے اکثر کو گھبراہٹ اور جلن محسوس ہوتی ہے بعض مریض خفقانِ قلب کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

دایاں فالج کے مریضوں کے اعصاب میں چونکہ دورانِ خون پوری طرح نہیں پہنچا ہوتا اس لئے ایسے مریض کی زبان نہ صحیح بول سکتی ہے نہ صحیح ذائقہ کو پہچان سکتی ہے۔

اسی طرح عضلاتی تحلیل کی وجہ سے دائیں طرف کے پھیپھڑے بھی صحیح حرکت نہیں کر سکتے چونکہ عضلات سے دورانِ خون کم ہو چکا ہوتا ہے اور جگر میں خون کا دباؤ بڑھ چکا ہوتا ہے جس سے ہائی بلڈ پریشر کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اکثر مریضوں کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ متورم ہو جاتا ہے۔

اسباب

دایاں فالج چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس سے اس کا بڑا سبب عضوی یعنی جگر و غدد مشینی طور پر تیز ہو جاتے ہیں اور قلب و عضلات میں یکدم خون کم ہو جاتا ہے جس سے دائیں طرف کے عضلات کمزور ہو کر حرکت کرنا بند کر دیتے ہیں۔ دائیں فالج کے کیفیاتی، نفسیاتی اور مادی اسباب بھی سلسلہ ہیں

کیفیاتی اسباب

کیفیاتی اسباب میں گرم خشک موسم سے گرم تر موسم کا مسلسل قائم رہنا یہی وجہ ہے کہ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے کوٹلے والے انجن چلانے والے مزدور اکثر دائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں۔

نفسیاتی اسباب

نفسیاتی اسباب میں غم و غصہ کے جذبات کا بار بار پیدا ہوتے رہنا جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے رہتے ہیں

جس سے قلب و عضلات مسلسل کمزور ہوتے رہتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ اچانک صدمہ ہو کر دایاں فالج ہو جاتا ہے سرعت انزال بھی ایک ایسا مرض ہے کہ مریض خود کو کمتر خیال کرنے لگ جاتا ہے یہی صدمہ اسے فالج تک پہنچا دیتا ہے۔

مادی اسباب

مادی اسباب میں ہر قسم کی گرم خشک سے گرم تر اغذیہ و ادویہ شامل ہیں بعض شوقین مزاج لوگ جنسی قوت ابھارنے کے لئے شنگرف وغیرہ کے کشتہ جات استعمال کرتے ہیں۔ بار بار جماع کر کے قلب و عضلات کو انتہائی کمزور کر دیتے ہیں جس سے دائیں طرف کا فالج ہو جاتا ہے۔

اصول علاج

دائیں طرف کا فالج چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے دائیں طرف کے فالج کا اصول علاج یہ ہے کہ مریض کی طبیعت کو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک کی طرف بڑھانا چاہیے یعنی دورانِ خون غدد و جگر سے اعصاب و عضلات کی طرف بڑھائیں فوراً فالجی کیفیات ختم ہونا شروع ہوں گی خفقانِ قلب، گھبراہٹ اور بلڈ پریشر وغیرہ بھی اعتدال پر آ جائیں گے اگر چہرہ ہاتھ پاؤں اور پیٹ وغیرہ پر اماس ہو تو غدی عضلاتی تحریک سمجھیں اور علاج کے لئے غدی اعصابی ملین و مسہل کھلائیں جب اماس وغیرہ ختم ہو جائیں تو اعصابی غدی ملین و مسہل کھلائیں تاکہ دوبارہ تکلیف نہ ہو اگر پیشاب رک کر آتا ہو تو اعصابی عضلاتی ملین کھلا دیں فوراً پیشاب کھل کر آ جائے گا

غذا

مکھن صبح ۵ تولہ، بادام ۲ تولہ، شہد یا چینی حسب ضرورت ملا کر چٹائیں یا مربہ گاجر یا گلقند ۵ تولہ سونف ۲ ماشہ ملا کر کھلائیں اوپر سے سونف کی چائے پلائیں یا صرف شہد ملا ہوا پانی پلائیں۔

دوپہر گاجر۔ مولی شلغم، کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا۔ کالی مرچ سے تیار کردہ سالن۔ سابودانہ کی کھیر وغیرہ ہیں سے جسے مریض پسند کرے کھلائیں۔

شام : اگر شدید بھوک لگ جائے تو دریہ گاجر یا دو پہر والا کوئی سالن کھلائیں۔ پہلے دن ہی انشاء اللہ اعصاب جاگ اٹھیں گے مقام ماؤف میں احساس کی لہر معلوم ہوگی۔ چند دنوں کے اندر اندر مریض دوبارہ چلنے لگے گا۔

مجرب نسخہ جات

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں نہایت مجرب ہیں اگر قبض ہو تو ملین یا مسہل کھلائیں اگر پیشاب بند ہو تو یا قطرہ قطرہ آتا ہو تو اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں فوراً پیشاب کھل جائے گا۔ اگر دل گھبرا رہا ہو یا خفقان قلب کی شکایت ہو تو خمیرہ اعصابی عضلاتی فارماکوپیا والا کھلائیں بلڈ پریشر کے لئے فوری اثر ہے اگر بے خوابی ہو تو اعصابی عضلاتی تریاق استعمال کرائیں۔

بائیں طرف کا فالج

تحریک : قانون مفرد اعضاء میں بائیں طرف کے فالج کو اعصابی عضلاتی فالج کہا جاتا ہے۔

علامات : ابتدا میں ایسے مریض کا جسم بوجھل رہنے لگتا ہے اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا جسم بہت وزنی ہو گیا ہے وہ ہر وقت تھکا تھکا سا رہنے لگتا ہے اکثر مریضوں کو پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے خصوصاً بائیں طرف۔ قارورہ بھی سفید ہوتا ہے۔ زیادہ تر شوگر کے مریض ہوتے ہیں نبض بھی تسکین قلب کی وجہ سے ٹھہرنے لگتی ہے کبھی بائیں ٹانگ یا بازو میں شدید درد ہونے لگتا ہے جو آرام کی صورت میں شدت اختیار کیا کرتا ہے کبھی درد سر ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ مریض کا بازو اور بائیں ٹانگ اتنی بوجھل ہو جاتی ہے کہ ہلانی جلانی مشکل ہو جاتی ہے کچھ دیر بعد بغیر دوسرے ہاتھ کے سہارے کے اٹھائی نہیں جا سکتی اور بالکل بے حرکت ہو جاتی ہے البتہ احساس باقاعدہ قائم رہتا ہے زبان بھی کسی قدر مفلوج ہو جاتی ہے جس سے مریض صحیح طور پر نہیں بول سکتا ہے۔ بعض دفعہ فالج کے ساتھ ہی بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اکثر اسی بے ہوشی میں ہلاک ہو جاتے ہیں



اسباب

قانون مفرد اعضاء کے تحت دو بڑے اسباب ہیں۔

۱۔ اسباب سابقہ ۲۔ اسباب واصلہ

قانون مفرد اعضاء فالج کے اسباب سابقہ میں نفسیاتی اسباب کیفیاتی اسباب اور مادی اسباب غدی تحلیل تسلیم کرتا ہے۔ اسباب واصلہ عضوی دماغ و اعصاب میں شدید تیزی غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین تسلیم کرتا ہے۔

نفسیاتی اسباب

بائیں طرف کا فالج چونکہ اعصابی عضلاتی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے جو دماغ و اعصاب کی مشینی تحریک ہے۔ دماغ و اعصاب کے تحت دو قسم کے جذبات ہیں۔

۱۔ ندامت ۲۔ خوف۔

اگر یہ جذبات مسلسل صورت اختیار کر جائیں تو دوران خون کا دباؤ اعصاب یا دماغ کی طرف ہو جاتا ہے غدد شدید تحلیل ہونے لگتے ہیں اور عضلات میں انتہائی سکون ہو جاتا ہے جس سے بائیں طرف کے غدد تحلیل غذا کا کام تقریباً چھوڑ دیتے ہیں ساتھ

رہی یہاں کے عضلات انتہائی سستی کی وجہ سے حرکت کے افعال بند کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بائیں طرف کی نصف زبان، سالم بازو اور بائیں ٹانگ حرکت کرنا بند کر دیتی ہے

کیفیاتی اسباب

بائیں طرف کے فالج کے کیفیاتی اسباب میں فضا یا ماحول میں سرد رطوبات کی کثرت پائی جاتی ہے مثلاً کولر ائیر کنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھے رہنا، گیلی جگہ پر زیادہ دیر لیٹنا۔ دھوبی گھاٹ میں زیادہ دیر کپڑے دھونا خاص کر سرد موسم میں۔ نومبر، دسمبر کے سردی تری کے مہینے۔ بائیں طرف کے فالج کے لئے ممد و معاون ہوتے ہیں روزانہ کا مشاہدہ ہے کہ بائیں طرف کا فالج اکثر انہی مہینوں میں ہوا کرتا ہے۔

مادی اسباب

بائیں طرف کے فالج کے مادی اسباب میں تر گرم سے تر سرد اغذیہ اور ادویہ زہریں شامل ہیں۔ مادی اسباب میں اعصابی جراثیم بھی شامل ہیں جو سرد و تر اغذیہ اشیاء میں خمیر سے پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح آتشک، جذام، چیچک وغیرہ متعدی بیماریوں کے زہر دوران کے جراثیم بھی بائیں طرف کے فالج کا سبب بن سکتے ہیں۔ جن علاقوں کے قریب ہائیڈروجن بم کے تجربات کئے جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگ فضا کے مکدر ہونے سے بہت کثرت سے بائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں اسی طرح تھور اور سیم زدہ علاقوں کے لوگ بھی اکثر بائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اصول علاج

بائیں طرف کا فالج چونکہ اعصاب و دماغ میں دوران خون کی زیادتی اور تسکین قلب سے ہوتا ہے لہذا قانون مفرد اعضا کے مطابق قلب و عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کر کے دوران خون لانا ہوگا۔

تشخیص

جب بائیں طرف کے فالج کا مریض آئے تو اول اس کی نبض دیکھیں جو نہایت گہری اور منقبض ہوگی۔

قارورہ سفید، نیلگوں اور زیادہ وزن میں ہوگا۔ مریض پیشاب پاخانہ اپنی مرضی سے کر سکتا ہوگا۔ مفلوج حصہ میں سوئی چبھو کر دیکھیں یا کوئی گرم سرد شے لگا کر دیکھیں مریض فوراً محسوس کرے تو سمجھ لیں کہ اعصابی تحریک کا فالج ہے۔

علاج

جب پورا الیقین ہو جائے کہ واقعی اعصابی تحریک کا فالج ہے تو ہر قسم کی تدابیر اور غذا و دوا وغیرہ عضلات میں تحریک پیدا کرنے اور عضلات میں خون کا دباؤ بڑھانے کے لئے دیں۔ جتنی جلدی آپ کر لیں گے اتنی جلدی فالج کا مریض تندرست ہوگا۔

اگر فالج کا سبب نفسیاتی اسباب ہوں تو اس کے اضافہ کے لئے مریض کی رہائش کی جگہ تبدیل کر دیں۔ خصوصاً گھریلو جھگڑوں وغیرہ کی صورت میں۔

اگر ماحول یا موسم سرد ہو تو مریض کو خشک اور گرم ماحول میں لے جائیں۔ کپڑے گرم اور چارپائی کے نیچے بھی آگ سے حرارت پہنچائیں۔ فوراً مریض آرام محسوس کرے گا۔

مادی اسباب میں جو سبب معلوم ہو اسے پہلے روک دیں مثلاً مفلوج کوئی نشہ آور چیز کا استعمال تو نہیں کرتا۔ روزانہ کی مریض کی غذا پوچھیں جو سرد تر غذا کھاتا ہو اسے بھی روک دیں۔ مریض کو مرض کی شدت خفت کے تحت دوا تجویز کریں مثلاً اگر معمولی فالج کی کیفیت ہو تو عضلاتی اعصابی ملین یا تریاق دیں اگر فالج مکمل طور پر پڑ چکا ہو تو عضلاتی غدی ملین قبض ہو تو عضلاتی غدی مسہل کھلائیں۔ ضرورت محسوس کریں تو تریاق اکسیر بھی دے سکتے ہیں۔

لیسین دواخانہ کے مشہور و معروف درج ذیل نسخے بھی نہایت مفید و مؤثر ہیں۔

حب مقوی خاص

ھوالشافی

مرتبہ [illegible]

دانی ۱۲ حصے کشتہ کچلہ ۴ حصہ کشتہ فولاد ۴ حصہ

سنکھیا ۱/۴۴ حصہ۔

تمام ادویہ کوٹ کر باریک کر کے حب بقدر نخود بنائیں اور ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

هوالشافی

حب صابر | حنظل، گندھک آملہ سار، رائی ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کوٹ کر باریک کر کے حب بقدر نخود تیار کریں۔

هوالشافی

حب فالج | جمالگوٹہ ایک حصہ، شنگرف ۲ حصہ، کشتہ کچلہ ۴ حصہ، رائی ۸ حصہ۔

تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر باجرہ تیار کریں۔ ضرورت کے وقت استعمال کریں۔ مندرجہ بالا تینوں نسخے بنا کر بائیں طرف کے فالج کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اگر مریض کو قبض نہ ہو تو حب فالج دن میں تین بار دیں اگر قبض بھی ہو تو حب صابر بھی ساتھ دیں۔ انشاء اللہ بہ طور مریض کی حالت درست ہوتی جائے گی۔

غذا | صبح: ۔ دو انڈے آتنا بیسن لے کر مرچ مصالحہ ملا کر ٹکی بنا کر کھلائیں یا مربہ گلم یا مربہ سیب وغیرہ کھلائیں یا کشمش چھوہارے ملا کر بھی کھلا سکتے ہیں۔

دوپہر: کوئی گوشت، کوئی ساگ، کوئی اچار، پکوڑے، ٹماٹر، دہی بھلے، آلو چھولے، کبوتر کا گوشت، چنے، باجرہ یا مکئی کی روٹی کھلائیں۔

پھلوں میں سیب ترش آم وغیرہ کھلا سکتے ہیں اگر مریض کنوں مالٹے وغیرہ پسند کرے تو ان کا پانی نکال کر قہوہ میں ابال کر پلائیں یا انہیں کھلا کر قہوہ لونگ دار چینی کھلائیں۔

فالج اسفل | مشہور نام نچلے دھڑ کا فالج طبی نام فالج اسفل
ڈاکٹری نام پیراپلیجیا۔

تعارف: فالج اسفل میں ناف سے نیچے انتڑیاں، گردے، مثانہ اور دونوں ٹانگیں

بے حس و حرکت ہو جانا اور کسی قسم کی حرکت نہ کر سکنا۔ فالج اسفل کہلاتا ہے۔

۲۔ فالج کے معنی نصف اور اسفل کے معنی نچلے جس کے معنی ہوئے انسانی جسم کے نچلے حصہ کا بے حس و حرکت ہو جانا ہے۔

تحریک | فالج اسفل عضلاتی غدی تحریک سے ہوتا ہے۔

علامات | فالج اسفل کے مریض کی دونوں ٹانگیں بے حس و حرکت ہو جاتی ہیں انہیں مریض خود کسی قسم کی حرکت نہیں کرا سکتا۔ مریض اپنے ہاتھوں سے ٹانگ اٹھا کر رکھتا یا دوسرا شخص ادھر ادھر کرتا ہے۔

مریض کے مفلوج حصہ سے اگر گوشت وغیرہ کاٹا جائے یا سوئی وغیرہ چبوئی جائے تو مریض کو کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔

گردے پیشاب برائے نام بناتے ہیں مثانہ مفلوج ہونے کی وجہ سے پیشاب خارج نہیں کر سکتا یہی حال انتڑیوں کا ہوتا ہے۔ انتڑیوں کے کام چھوڑنے کی وجہ سے پاخانہ بند ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شدید حالتوں میں مریض کا پیشاب پاخانہ انیما وغیرہ سے خود نکالنا پڑتا ہے۔

پیشاب کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے اور پاخانہ سیاہی مائل سدوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ نبض عظیم حرکت میں بہت تیز ہوتی ہے بعض دفعہ اختلاج قلب کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

چونکہ مریض ٹانگوں کے حرکت نہ کر سکنے سے کروٹ نہیں بدل سکتا بلکہ چیت لیٹا رہتا ہے اس لئے اکثر مریضوں کی کمر اور پیٹھ کندھوں پر زخم (بیڈ سور) پڑ جاتے ہیں۔

اصول علاج | چونکہ فالج اسفل کی تحریک عضلاتی غدی ہوتی ہے۔ دوران خون کا دباؤ قلب و عضلات میں زیادہ ہوتا ہے لہذا فالج اسفل

کے علاج کے لیے قانون مفرد اعضا کا اصول علاج یہ ہوگا۔ کہ دوران خون قلب و عضلات سے جگر و غدد میں کر دیا جائے اس مقصد کے لئے ہمیں ایسی تدبیر اختیار کرنی پڑیں گی جن سے موجودہ اسباب رفع ہو سکیں چاہے اسباب مادی ہوں یا نفسیاتی یا کیفیاتی

تشخیص

فالج اسفل کے مریض کو دیکھتے ہی دوا غذا تجویز نہیں کر دینی چاہیے بلکہ تشخیص مکمل کرنے کے لئے مریض کی نبض قارورہ اور اس کی بیان کردہ حقیقت کے تحت علاج تجویز کریں۔ ایسے مریض کی نبض منتشرہ اور کلائی کے اوپر ابھری ہوئی محسوس ہوگی۔ رفتار اتنی تیز ہوگی کہ جتنی بخار میں ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ مریض کو اختلاج قلب کی شکایت بھی ہو قبض شدید ہوگی پیشاب پاخانہ بند ہوگا۔ اگر پیشاب پاخانہ پر کنٹرول ہو تو علاج جلد کامیاب ہوگا۔

علاج

فالج اسفل کے مریض کا بغور معائنہ کرنے کے بعد فالج کے اسباب پر غور کریں کہ آیا مریض کسی نفسیاتی جذبہ سے تو مفلوج نہیں ہوا اس کا پتہ مریض کے لواحقین سے چل جائے گا۔ اگر مریض تصدیق کر دے تو اور بھی بہتر ہوگا۔ ایسی صورت میں مریض کو ذہنی سکون دلانے کی کوشش کریں اگر گھریلو جھگڑے اس کا سبب ہوں تو مریض کو کسی دوسری جگہ رہنے کی ہدایت کریں۔ اگر کیفیاتی اسباب ہوں تو مریض کو ایسے ماحول میں لے جائیں جہاں کا ماحول مرطوب ہو۔ یعنی گرم تر ماحول ہو۔ اگر نزدیک باغ یا صحت افزا مقام ہو تو جس کمرہ میں مریض کو رکھا جائے اس میں تازہ ہوا اور روشنی کے لئے روشندان ہو۔ کمرہ میں ریت پھیلا کر پانی چھڑک دینا چاہیے جس سے ماحول خشکی اور گرمی سے محفوظ ہوتا رہے گا۔ مریض فوراً آرام محسوس کرے گا۔

اگر مادی اسباب ہوں تو انہیں تلاش کر کے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً اگر مریض شراب، بھنگ، چرس، تمباکو کا عادی ہو تو نہ صرف ایسی چیز کو بند کر دیں۔ بلکہ اس کا تریاق بھی کھلائیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو۔ اگر کوئی خاص غذا اس کا سبب ہو تو اس

کی جگہ نئی غذا تجویز کریں خاص کر گوشت انڈوں سے منع کریں۔

نسخہ جات

فالج اسفل کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

اگر حرارت و صفرا کی کمی محسوس کریں تو غدی عضلاتی تحریک پیدا کرنے کے لئے غذا دوا دیں۔ اگر صفرا کافی مقدار میں معلوم ہو تو غدی اعصابی ملین قبض ہو تو ملین غدی اعصابی کھلائیں۔ اشد ضرورت ہو تو اکسیر تریاق غدی اعصابی استعمال کر سکتے ہیں۔

مالش

روغن زیتون اور کسٹر آئل ملا کر مالش کریں۔

نوٹ: ہر فالج میں جس تحریک کی اغذیہ کھلائیں اسی تحریک کے روغن سے مالش بھی کرا سکتے ہیں۔

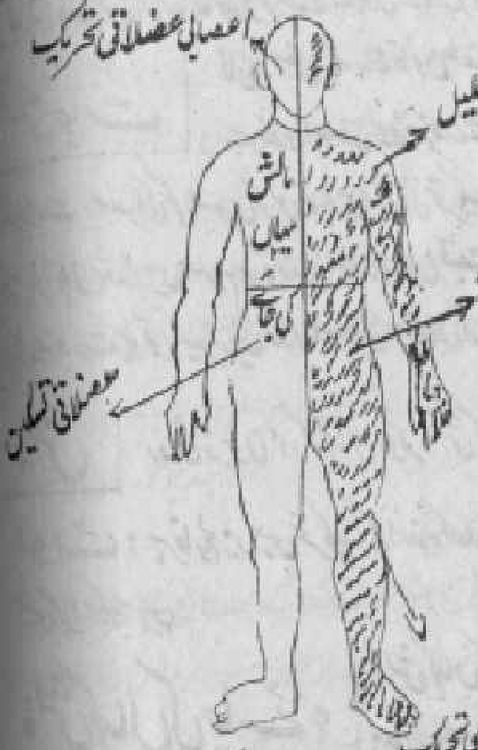
مالش کہاں کی جائے؟

مالش کہاں کی جائے یہ سوال مریض کے وارث ہر معالج سے پوچھتے ہیں۔ وہ یہ سوال اس لئے پوچھتے ہیں کہ انہیں یہ پتہ چل جائے کہ مالش مفلوج حصہ پر کی جائے یا تمام جسم پر کی جائے عام طور پر معالج حضرات جن میں ڈاکٹر حضرات بھی شامل ہیں وہ مالش کی ہدایت مفلوج حصہ پر کرنے کے لئے کہتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

ماہرین قانون مفرد اعضا کی رائے

جب یہ حقیقت ہے کہ اعصابی تحریک کا فالج بائیں طرف ہوتا ہے علاج کے لئے قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا دوا اور ہر وہ تدبیر اختیار کرنی پڑے گی جس سے دائیں طرف کے عضلات تیز ہوں کیونکہ اعصابی تحریک کے مقابلہ میں تسکین دائیں طرف کے عضلات میں ہے۔

چونکہ ہم دائیں طرف کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرنا چاہتے ہیں لہذا جہاں



ہم غذا دوا دائیں طرف کے عضلات کو تحریک دینے کے لئے تجویز کریں گے۔ وہاں ہم مالش بھی دائیں طرف دائیں کندھا بازو۔ سالم بائیں ٹانگ اور سینہ وغیرہ پر کرنے کی ہدایت کریں گے۔

ماہرین قانون مفرد اعضا کی رائے کے مطابق بائیں طرف کے فالج میں کسی عضلاتی روغن کی مالش بائیں طرف مفلوج حصہ میں اتنی مفید نہیں رہے گی۔ جتنی دائیں طرف ہوگی جس کی وجہ یہ ہے کہ اگر بائیں طرف عضلاتی روغن سے مالش کی جائے گی تو دوران خون قلب میں یکدم بڑھ جائے گا جس سے مریض کو آرام آنے کی بجائے تکلیف ہوگی کیونکہ دوران خون کا دباؤ ہمیشہ حیاتی اعضا کی بجائے ان کے ماتحت اعضا میں رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو یا کسی خرابی یا تحریک کی شدت سے کسی حیاتی عضو میں چلا جائے تو اس میں ورم ہو کر درد ہونے لگتا ہے درد جگر درد دل وغیرہ۔ جگر و دل میں اجتماع خون سے ہی ہوا کرتا ہے۔

ماہرین قانون مفرد اعضا کی مندرجہ بالا رائے پر تحقیقات جاری ہے جس کے نتائج نہایت حوصلہ افزا نکل رہے ہیں۔

فالج اسفل کے مریض کی چونکہ عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے علاج کے لئے غدد

میں تحریک ہوگی جس کے لئے غذا دوا غدی اعصابی دینی ہوگی مالش بائیں چہرہ اور بائیں سینہ میں کرنی زیادہ مفید ہوگی۔

غذا فالج اسفل کے مریض کی غذا اگر تر خشک سے گرم تر ہے لہذا ایسے مریض کو اس قسم کی غذا کھلائیں۔

صبح : مغز بادام چینی گھی ہم وزن حلوہ بنا کر کھلائیں۔ مکھن بادام بھی کھلا سکتے ہیں شہد خالص بھی کھلا سکتے ہیں پانی میں شہد سے میٹھا کر کے پلا سکتے ہیں۔

مربہ گاجر یا مربہ ادرک مریض کی حسب منشا کھلا سکتے ہیں انڈے کا حلوہ اگر مریض پسند کرے تو دے سکتے ہیں۔

دوپہر : سبزی گوشت خصوصاً بکرے کا گوشت شلغم میتھی کا ساگ، مونگرے اگاجر، مولی کا سالن سا مرچ ملا کر کھلائیں۔ پھلوں میں امرود، کیلا، شہتوت اور کھجور۔

لقوہ

اردو نام لقوہ طبی نام لقوی

انگریزی نام فیشل پریلے سس FACIAL PARALYSIS

تعریف لقوہ کے اصل معنی عقاب کے ہیں چونکہ عقاب جب بیٹھتا ہے تو اس کا منہ دائیں طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے اسی نسبت سے جب انسان کا منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے تو اسے لقوہ کہتے ہیں۔

اکثر چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا نہیں ہوتا اگر دائیں طرف چہرہ ٹیڑھا ہو جائے تو بائیں طرف کا فالج تسلیم ضرور ہوگا۔

اسباب لقوہ اور ایک اہم راز دیکھنے سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا ہو جائے یا

دائیں طرف دونوں کے ایک ہی قسم کے اسباب ہوں گے لیکن قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق ایسا نہیں ہے بلکہ جس طرح دائیں بائیں فالج کی ماہیت و اسباب میں فرق ہے ویسا ہی دائیں بائیں لقوہ میں ہے۔

لقوہ بغیر فالج کے ہو یا فالج کے ساتھ دونوں کے اسباب ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے مثلاً بائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو غدی اعصابی تحریک ہوگی اس کے برعکس دائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی۔

بائیں طرف کے لقوہ کے اسباب

ترسرد موسم، ترسرد اشیاء اغذیہ و ادویہ، نزلہ زکام، ہوا تشنگی نیز درد دانت، اکسیر تیزے وغیرہ ایسے اسباب ہیں جن سے بائیں طرف کا لقوہ ہوتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔

علامات

جیسا کہ لقوہ کی تعریف میں بھی لکھ چکا ہوں کہ بائیں طرف لقوہ نہیں ہوتا بلکہ جب بھی لقوہ ہوگا۔ بائیں طرف کا فالج بھی ساتھ ہوگا چونکہ بائیں طرف کا چہرہ مفلوج ہوتا ہے لہذا مریض کا منہ دائیں طرف کھچ جاتا ہے بائیں آنکھ بند کرنے سے بند نہیں ہوتی مریض کی آنکھ سوتے ہوئے بھی کھلی رہتی ہے نیچے کا جبڑا دائیں طرف کھچ جانے کی وجہ سے نیچے کا لب بھی دائیں طرف کھچ جاتا ہے جس سے نہ مریض سیٹی بجا سکتا ہے نہ پھونک مار سکتا ہے نہ ہی ب پ اور ف ادا کر سکتا ہے ساتھ بائیں طرف فالج بھی ہو تو ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی حرکت نہیں کر سکتے دل کمزور ناتواں ہوتا ہے بلکہ مریض دل ڈوبنے کی شکایت کرتا ہے۔ پیشاب سفید ہوتا ہے۔

اصولِ علاج

چونکہ بائیں طرف کا فالج اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔ اس لئے ہم قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا دوا اور تدابیر کریں گے۔

علاج

قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا کو پیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تمام مجربات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ ابتدائی صورت ہو تو عضلاتی اعصابی ملین قبض ہو تو ساتھ عضلاتی اعصابی مسہل کھلائیں اگر بے خوابی اور بے چینی زیادہ ہو تو اکسیر و تریاق عضلاتی اعصابی کھلا سکتے ہیں اگر شدید ضعف ہو تو ساتھ بائیں طرف کا فالج بھی ہو تو عضلاتی غدی ملین مسہل کھلا کر ضرورت کے مطابق عضلاتی غدی اکسیر یا تریاق بھی کھلا سکتے ہیں۔

غذا

لقوی کے مریض کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذائیں مفید ہیں اعصابی غذا شدید نقصان دہ ہے۔

مرغ یا بٹیر یا کبوتر کا گوشت ضرور کھلائیں روٹی جستی کھلائیں انشاء اللہ تعالیٰ افاقہ ہوگا۔

لقوہ دائیں طرف

تعریف: دائیں طرف کے فالج میں دائیں طرف کے عضلات شدید تحلیل کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے چہرہ بائیں طرف کو کھچ جاتا ہے۔

تحریک

جب چہرہ بائیں طرف کو کھچ جائے تو اس وقت دائیں طرف کے عضلات شدید مفلوج ہوتے ہیں یعنی اس وقت غدی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے جس سے بائیں طرف کے عضلات چہرے کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اگر ساتھ فالج ہو تو مریض کا دایاں بازو اور مکمل ٹانگ بھی عضلاتی تحلیل کی وجہ سے حس و حرکت بند کر چکی ہوتی ہے۔

اسباب

دائیں طرف کے لقوہ کے وہ سب اسباب ہوتے ہیں جو دائیں فالج کے ہوتے ہیں لہذا طوالت کے خوف سے نہیں لکھ رہا اس کے اسباب دائیں فالج کے اسباب کو ذہن نشین کر لیں۔

علامات

دائیں لقوہ کے مریض کا چہرہ بائیں طرف کھینچ چکا ہوتا ہے دائیں آنکھ

دائیں طرف دونوں کے ایک ہی قسم کے اسباب ہوں گے لیکن قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق ایسا نہیں ہے بلکہ جس طرح دائیں بائیں فالج کی ماہیت و اسباب میں فرق ہے ویسا ہی دائیں بائیں لقوہ میں ہے۔

لقوہ بغیر فالج کے ہو یا فالج کے ساتھ دونوں کے اسباب ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے مثلاً بائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو غدی اعصابی تحریک ہوگی اس کے برعکس دائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی۔

بائیں طرف کے لقوہ کے اسباب

ترسرد موسم، ترسرد اشیاء اغذیہ ادویہ، نزلہ زکام، آتشک، پائیوریا، درد دانت، پکیر، تیرے وغیرہ ایسے اسباب ہیں جن سے بائیں طرف کا لقوہ ہوتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔

علامات

جیسا کہ لقوہ کی تعریف میں بھی لکھ چکا ہوں کہ بائیں طرف لقوہ نہیں ہوتا بلکہ جب بھی لقوہ ہوگا۔ بائیں طرف کا فالج بھی ساتھ ہوگا چونکہ بائیں طرف کا چہرہ مفلوج ہوتا ہے لہٰذا مریض کا منہ دائیں طرف کھچ جاتا ہے بائیں آنکھ بند کرنے سے بند نہیں ہوتی مریض کی آنکھ سوتے ہوئے بھی کھلی رہتی ہے نیچے کا جبڑا دائیں طرف کھچ جانے کی وجہ سے نیچے کا لب بھی دائیں طرف کھچ جاتا ہے جس سے نہ مریض سیٹی بجا سکتا ہے نہ پھونک مار سکتا ہے نہ ہی ب پ اور ف ادا کر سکتا ہے ساتھ بائیں طرف فالج بھی ہو تو ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی حرکت نہیں کر سکتے دل کمزور و ناتواں ہوتا ہے بلکہ مریض دل ڈوبنے کی شکایت کرتا ہے۔ پیشاب سفید ہوتا ہے۔

اصول علاج

چونکہ بائیں طرف کا فالج اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے ہم قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا و دوا اور تدابیر کریں گے۔

علاج

قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے قارا کو پیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تمام مجربات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ ابتدائی صورت ہو تو عضلاتی اعصابی ملین قبض ہو تو ساتھ عضلاتی اعصابی مسہل کھلائیں اگر بے خوابی اور بے چینی زیادہ ہو تو اکسیر و تریاق عضلاتی اعصابی کھلا سکتے ہیں اگر شدید ضعف ہو تو ساتھ بائیں طرف کا فالج بھی ہو تو عضلاتی غدی ملین مسہل کھلا کر ضرورت کے مطابق عضلاتی غدی اکسیر یا تریاق بھی کھلا سکتے ہیں۔

غذا

لقوہ کے مریض کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذائیں مفید ہیں اعصابی غذا شدید نقصان دہ ہے۔ مرغ یا بٹیر یا کبوتر کا گوشت ضرور کھلائیں روٹی بیسنی کھلائیں اللہ تعالیٰ شفا دیگا۔

لقوہ دائیں طرف

تعریف: دائیں طرف کے فالج میں دائیں طرف کے عضلات شدید تحلیل کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے چہرہ بائیں طرف کو کھچ جاتا ہے۔

تحریک

جب چہرہ بائیں طرف کو کھچ جائے تو اس وقت دائیں طرف کے عضلات شدید مفلوج ہوتے ہیں یعنی اس وقت غدی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے جس سے بائیں طرف کے عضلات چہرے کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اگر ساتھ فالج ہو تو مریض کا دایاں بازو اور مکمل ٹانگ بھی عضلاتی تحلیل کی وجہ سے حس و حرکت بند کر چکی ہوتی ہے۔

اسباب

دائیں طرف کے لقوہ کے وہ سب اسباب ہوتے ہیں جو دائیں فالج کے ہوتے ہیں لہٰذا طوالت کے خوف سے نہیں لکھ رہا اس کے اسباب دائیں فالج کے اسباب کو ذہن نشین کر لیں۔

علامات

دائیں لقوہ کے مریض کا چہرہ بائیں طرف کھچ چکا ہوتا ہے دائیں آنکھ

کمی ہو جاتی ہے۔ نہ مریض صحیح بول سکتا ہے نہ پانی پہلے کی طرح آسانی سے پی سکتا ہے چونکہ غدی کا تحریک ہوتی ہے لہذا غدی تحریک کی تمام علامات پائی جاتی ہیں پیشاب زردی مائل ہوتا ہے۔ نبض سست اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔

اصول علاج چونکہ دائیں طرف کے لقوہ کے مریض کی تحریک غدی اعصابی ہوتی ہے اس لئے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ رطوبات کی کمی پوری کرنے کی بھی کوشش کریں جونہی حرارت و رطوبات کا اعتدال قائم ہوگا آرام آجائے گا۔

علاج اگر حرارت کی زیادتی ہو تو اول اعصابی غدی ملین یا مسہل کھلائیں۔ اگر اماس وغیرہ ہو تو بھی ٹھیک۔ اگر رطوبات کی شدید کمی ہو تو اعصابی عضلاتی ملین یا مسہل کھلائیں گھبراہٹ شدید میں بھی اعصابی عضلاتی مفید ہے۔ اعصابی غدی روغن کی مالش کرا سکتے ہیں۔

غذا اعصابی تحریک کی میٹھی اور پھیکی اغذیہ زیادہ کھلائیں ترش اور پھیکی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

خسرہ

اردو نام خسرہ   پنجابی کھسرہ   طبی حصبہ   ڈاکٹر میزلس

نظریہ مفرد اعضاء میں اعصابی عضلاتی ہے۔

تعریف خسرہ ایک مسلسل اور باقاعدہ قائم رہنے والے بخار کا نتیجہ ہے جو سرخ رنگ کے دانوں میں ظاہر ہوتا ہے جو عموماً تمام بدن پر نکلتا ہے۔

ماہیت خسرہ کی ماہیت جاننے سے پہلے اس بات کو ضرور جاننے کا علم ہونا چاہیے کہ بخار کیوں ہوتا ہے اور بخار کے دوران دانے کیوں نکل آتے ہیں سو جاننا چاہیے کہ بخار کسی سبب سے ہو وہ ہمیشہ [illegible] غدد عضلات کی سوزش سے ہوگا۔ یہ ایک الگ بات ہے کہ سوزش شدید ہو یا خفیف۔ سوزش کی شدت خفت پر ہی بخار کی شدت خفت منحصر ہے کسی عضو میں سوزش سے بخار تک زیادہ سے زیادہ دو اسباب کام کرتے

۱۔ کیفیاتی و نفسیاتی اسباب

۲۔ مادی اسباب۔

کیفیاتی و نفسیاتی اسباب

کیفیاتی و نفسیاتی اسباب میں گرمی سردی خشکی تری اور غم و غصہ خوف و ندامت اور لذت و مسرت کے جذبات شامل ہیں۔

کیفیاتی و نفسیاتی اسباب سے ہونے والے بخار چند گھنٹے سے لیکر ایک دو دن تک ہوتے ہیں اس سے زیادہ عموماً نہیں ہوتے اگر کوئی جذبہ یا کیفیت مسلسل قائم رہ جائے تو ایسے بخار خلطی بخاروں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

مادی اسباب

میں غذائی اشیاء کے علاوہ اخلاط۔ سودا۔ صفرا بلغم شامل ہیں جب مادی و خلطی اسباب قائم ہو جائیں۔ تو ان میں خمیر و تعفن پیدا ہو جاتا ہے چونکہ ایک طرف مادی اسباب قائم ہوتے ہیں۔

دوسری طرف ان میں خمیر و تعفن قائم رہتا ہے جس سے مادہ و خلط کا مزاج رکھنے والے اعضاء میں سوزش قائم ہو جاتی ہے جس سے حرارت غریزیہ مشتعل ہو کر بخار پیدا کر دیتی ہے۔ تعفن و خمیر کے دائمی ہونے کی وجہ سے بخار بھی باقاعدہ اور دائمی ہو جایا کرتا ہے خسرہ۔ چیچک۔ توری۔ میارکی۔ محرقہ اسہالی وغیرہ ایسے دائمی بخاروں کا نتیجہ ہیں۔ ان بخاروں میں مادہ رگوں کے اندر یا رگوں کے باہر متعفن ہوا کرتا ہے مادہ رگوں کے اندر یا باہر

کی ماہیت میں فرق ہے اور نہ ہی علاج میں یہی وجہ ہے کہ ان سب علامات متعفن رہتا ہے اور اعضاء اپنی کمزوری کی وجہ سے خارج نہیں کر سکتے اس لئے بخار باقاعدہ اور مسلسل رہتا ہے۔

ایک بہت بڑے راز کا انکشاف

یاد رکھیں کہ طب یونانی، ایورویدک اور نظریہ مفرد اعضاء میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ سودا کی کثرت سے ہی خشک ہو چکی ہوتی ہے اور تعفن و خمیر صرف رطوبت میں ہی ہو سکتا ہے اس لئے اس میں کسی قسم کا تعفن و خمیر پیدا نہیں ہوا کرتا۔ اس کے علاوہ صفرا دافع تعفن ہوتا ہے۔

خشکی کے ساتھ شدت کی گرمی پائی جاتی ہے گرمی خشکی کی موجودگی میں کسی قسم کا تعفن و خمیر کا قائم رہنا ناممکن ہے یاد رکھیں ہر قسم کے خمیر و تعفن کے لئے رقیق رطوبت کے ساتھ ہلکی حرارت کی ضرورت ہے جبکہ صفرا میں خشکی کی شدت کے ساتھ حرارت کی بھی انتہا ہوتی ہے۔

اس لئے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ تعفن و خمیر ہمیشہ بلغمی رطوبات میں ہی ہوگا۔ اور ہر قسم کا تعفنی بخار بلغم کے متعفن ہونے سے ہی ہوگا چاہے کوئی اسے چھوت کا بخار کہے چاہے متعدی۔ وبائی۔ نزلی و زکامی کہہ لے کوئی فرق نہیں پڑتا چونکہ چیچک خسرہ۔ توری میارکی۔ لاکڑا کاکڑا۔ محرقہ وغیرہ سب چھوت دار اور متعفنی بخار ہیں اس لئے ان سب کی ماہیت ایک ہی ہے سب کے سب بلغمی رطوبات کے متعفن ہونے سے ہوتے ہیں صرف فرق ان کے مادوں میں کمی بیشی ہے جس سے ان کی ظاہر شکل میں فرق معلوم ہوتا ہے ورنہ ان

کا معمولی سے فرق کے ساتھ ایک ہی قسم کی ادویہ اغذیہ اشیائے کیا جاتا ہے اگر ان کی ماہیت میں فرق ہوتا جیسا کہ جمہور اطبا کا قول ہے کہ خسرہ صفراوی بخار ہے تو ان کے علاج اور ادویہ میں مزید فرق ہوتا خسرہ کے مریض کو بجائے خوب کلاں۔ انجیر، عناب، منقی دینے کے اعصابی اور مولد بلغم ادویہ دیتے۔ لیکن نہ تو بلغم پیدا کرنے والی ادویہ سے خسرہ کے مریض کو آرام آتا ہے اور نہ ہی شدت میں کمی آتی ہے بلکہ علامات میں شدت ہو جاتی ہے۔

علامات: خسرہ کے مریض چونکہ زیادہ تر بچے ہوتے ہیں، بچوں کا مزاج عموماً اعصابی ہوتا ہے۔ جب ان کے دماغی و اعصابی انسجہ میں تیزی آتی ہے تو اول زکام ہوتا ہے بار بار چھینکیں آتی ہیں ناک سے رقیق پانی بہتا ہے۔ پھر گلا خراب ہونا شروع ہو جاتا ہے چونکہ نزلہ زکام کی شدت ہوتی ہے جس سے اعصاب میں شدید سوزش ہوتی ہے اس لئے مریض کو لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے بشدت بخار سے بعض اوقات ہاتھ پاؤں میں تشنج اور اینٹھن ہو جاتی ہے سر اور پیشانی میں درد ہوتا ہے آنکھوں میں سرخی اور خارش ہوتی ہے۔ ناک میں خراش سے بچہ ناک صاف کرتا رہتا ہے۔ زبان کا بیرونی سرا انتہائی سرخ اور پچھلا سرا میل زدہ ہوتا ہے رخساروں اور لبوں کا رنگ بھی سرخ ہو جاتا ہے۔

چونکہ مریض کے گلے میں خراش ہوتی ہے اس مریض اپنے گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس کرتا ہے اسے خارج کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھیپھڑوں میں نزلہ زکام کی رطوبت جمع ہو کر سانس میں تنگی پیدا کر دیتی ہے۔ اول رطوبت کے اجتماع اور متعفن ہونے کی وجہ سے خشک کھانسی اٹھتی ہے سینہ جکڑا ہوا

اور تنگی تنفس ہوتی ہے بخار کے تین دن بعد مریض کو سرخ رنگ کے دانے یا دھپڑ نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جسے عرف عام میں نکالا یا خسرہ کہتے ہیں۔ یہ دانے اول آنکھوں میں پھیر لگتے ہیں اور بعد میں چہرہ پیشانی پر نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے ایسے ہی یہ سرخی مائل دانے تمام جسم پر نکل آتے ہیں۔ جب پاؤں تک خسرہ ظاہر ہو جاتا ہے تو پھر اوپر سے خشک ہونا شروع ہو جاتا ہے دانوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے باریک باریک چھلکے یعنی بھوسی اترنا شروع ہو جاتی ہے مریض کے تمام جسم پر خارش ہوتی ہے دانے خشک ہونے سے پہلے عموماً بخار ایک سخت کے ساتھ پسینہ آ کر اتر جاتا ہے۔

اگر مرض میں شدت پیدا نہ ہو تو عموماً ۷، ۹ روز کے اندر بخار ختم ہو جاتا ہے ورنہ ہر ساتویں روز بعد پھر بحران ہوتا ہے۔ بعد میں کامیابی کی صورت میں پھر دوبارہ بخار نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی تو بہت کم ہوتا ہے۔ ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوزش کی وجہ سے ناک میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہے جسے خارج کرنے کیلئے مریض عموماً ناک سے کوئی شے نکالنے کی ناکام کوشش کرتا ہے یہ بھی خسرہ کی بہت بڑی تشخیصی علامت ہے۔

جلد

چونکہ خسرہ کے مریض کا زہریلا مواد (جو جلد کے نزد رگوں کے باہر یا اندر متعفن ہو چکا ہوتا ہے) جلد کے ذریعے اخراج پاتا ہے اور جلد کے نیچے ہی اعصاب کی کثرت ہوتی ہے اس لئے تمام جسم کے حاسہ اعصاب میں سوزش ہو جاتی ہے تمام جسم سوزش کی وجہ سے سرخی مائل ہو جاتا ہے تمام

جلد پر چھوٹے چھوٹے سرخی مائل دانے پت کی مانند نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جو بڑھ کر اور ایک دوسرے سے مل کر دھپڑوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

ایک خاص نوٹ

چونکہ خود دماغ اور اس کے متعلقہ اعضا میں سوزش ہوتی ہے اس لئے خسرہ نکلنے کی ابتدا آنکھوں، کانوں، چہرہ، زبان اور رخساروں سے شروع ہوتی ہے اور بتدریج نیچے کے اعضا میں بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ تمام جسم پر ظاہر ہو جاتی ہے سوزش کا اختتام بھی سر سے نیچے کی طرف ہی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ جب خسرہ کے مریض کو آرام آتا ہے تو اس وقت بلغم کی بجائے سوداویت کا غلبہ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ خسرہ کے مریض کا رنگ عموماً سیاہ ہو جاتا ہے خشک بھوسی اترتی ہے اور خارش بھی ہو جایا کرتی ہے جو عضلاتی تحریک کی علامت ہے اور شفا کی علامت ہے۔

معدہ و امعاء

چونکہ معدہ میں بھی اعصابی انسجہ کا وجود پایا جاتا ہے جو معدہ میں بھوک کا احساس دلاتے ہیں۔ معدہ کے اعصاب میں سوزش سے بلغمی رطوبات کی سکریشن ہو کر معدہ کی ترشی تقریباً ختم ہو جایا کرتی ہے ساتھ ہی یہی بلغمی رطوبات نہ جزو بدن ہوتی ہیں اور نہ ہی جلد اخراج پاتی ہیں جس سے خسرہ کے مریض کی بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے۔ بلکہ کثرت رطوبت کی وجہ سے ابکائیاں اور قیئیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ معدہ کے عضلات میں سکون ہو کر تحریکات معدہ بالکل رک جاتی

ہیں۔ مریض معدہ میں بوجھ اور اسے ابھرا ہوا محسوس کرتا ہے اسی طرح امعاء میں بھی رطوبات کی سکریشن ہوتی ہے جس سے اکثر بدبودار دست آیا کرتے ہیں۔ باوجود دست آنے کے پیٹ میں ہوا معلوم ہوا کرتی ہے جو خسرہ اور چیچک کے مریض کی تشخیص میں بہت مدد دیتی ہے۔

دماغ

چونکہ دماغ کی سوزش سے ابتدا میں رطوبات کی سکریشن بہت زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس لئے ان سے عضلاتی اعضا میں انتہائی سکون ہو جایا کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دنوں میں مریض پر نیند کا غلبہ رہتا ہے باوجود شدید بخار کے مریض گم سم پڑا رہتا ہے یہ خسرہ کی سب سے اہم علامت ہے۔

پیشاب

ابتدا میں مریض کے قارورے کا رنگ سفید شفاف ہوتا ہے جوں جوں طبیعت عضلات کی طرف ہوتی ہے پیشاب میں کسی قدر سرخی اور غلاظت آنا شروع ہو جاتی ہے اگر قارورہ کو شیشی میں رکھ دیا جائے تو شیشی کے پیندے میں بلغمی رسوب تہ نشین ہوتے نظر آتے ہیں شیشی کو ہلانے پر پھر پیشاب میں مل جاتے ہیں۔

چہرہ کا رنگ ابتداء سے ہی سرخی مائل ہو جاتا ہے خاص کر رخساروں میں سرخی کی جھلک بہت پائی جاتی ہے۔ آنکھیں سرخی مائل اور ان سے پانی بہتا رہتا ہے

نبض

خسرہ۔ چیچک وغیرہ کے مریضوں کی نبض بخار کی شدت کے مطابق ہی سریع وبطی ہوتی ہے اکثر پھولی ہوئی معلوم ہوتی ہے اگر ایسے مریض کی نبض صبح کے وقت (جب بخار کم ہو) دیکھی جائے تشخیص میں بڑی آسانی رہتی ہے اور وہ خالص اعصابی عضلاتی معلوم ہوتی ہے۔

گلہ خسرہ کے مریض کے گلے کی غشا مخاطی شدید سوزش ناک ہوتی ہے جس سے رطوبات بلغمیہ کی سکریشن ہر وقت جاری رہتی ہے سوزش کی وجہ سے مریض اپنے گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس کرتا ہے جسے خارج کرنے کے لئے بار بار نگلنے کی کوشش کرتا ہے یا کھانس کر نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔

کھانسی

خسرہ میں مبتلا انسان کے پھیپھڑوں میں چونکہ رطوبات کثرت سے جمع ہو چکی ہوتی ہیں جس سے اسے سانس میں تنگی معلوم ہوتی ہے چونکہ ابتدا میں رطوبات کچی اور رقیق ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کو جب کھانسی آتی ہے تو کھانسنے سے بلغم بالکل نہیں نکلتا صرف خشک ٹھسکا ہی ہوتا رہتا ہے۔ جو ایک مخصوص قسم کی آواز لئے ہوتا ہے جو خسرہ کی تشخیص میں بہت مدد دیتا ہے

زبان

چونکہ زبان کا باہر کا سرا اعصابی اثرات سے متاثر ہوا کرتا ہے یا زبان میں اعصابی انسجہ کی کثرت زبان کے سرے میں ہی تسلیم کی گئی ہے اس لئے چونکہ خسرہ کے مریض اعصاب میں سوزش ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کی زبان کا بیرونی سرا سوزش اعصاب کی وجہ سے سرخی مائل ہوتا ہے اور باقی حصہ پر نہایت میل جمی ہوئی ہوتی ہے۔

ناک۔ ناک حواس خمسہ کا ایک بڑا رکن ہے اس لئے اس میں بھی سب سے زیادہ اعصابی انسجہ کی کثرت ہے خسرہ کے مریض کے ناک میں بھی شدید سوزش ہو کر بلغمی رطوبات کی سکریشن شروع ہو جاتی ہے کثرت سے چھینکیں ہوتی ہیں۔ ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور سوزش کی وجہ سے ناک میں کوئی چیز اٹکی ہوئی محسوس ہوتی ہے جسے خارج کرنے کے لئے مریض عموماً ناک سے کوئی شے نکالنے کی ناکام کوشش کرتا ہے یہ بھی خسرہ کی بہت بڑی تشخیصی علامت ہے۔

جلد

چونکہ خسرہ کے مریض کا زہریلا مواد (جو جلد کے نزدیک رگوں کے باہر یا اندر متعفن ہو چکا ہوتا ہے) جلد کے ذریعے اخراج پاتا ہے اور جلد کے نیچے ہی اعصاب کی کثرت ہوتی ہے اس لئے تمام جسم کے حساس اعصاب میں سوزش ہو جاتی ہے۔ تمام جسم سوزش کی وجہ سے سرخی مائل ہو جاتا ہے تمام جلد پر چھوٹے چھوٹے

سرخی مائل دانے پت کی مانند نکلنے شروع ہوجاتے ہیں جو بڑھ کر اور ایک دوسرے سے مل کر دھپڑوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔

ایک خاص نوٹ

چونکہ خود دماغ اور اس کے متعلق اعضاء میں سوزش ہوتی ہے اس لئے خسرہ نکلنے کی ابتدا آنکھوں، کانوں، چہرے، زبان اور رخساروں سے شروع ہوتی ہے اور بتدریج نیچے کے اعضاء میں بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ تمام جسم پر ظاہر ہوجاتی ہے۔ سوزش کا اختتام بھی سر سے نیچے کی طرف ہی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ جب خسرہ کے مریض کو آرام آتا ہے تو اس وقت بلغم کی بجائے سوداویت کا غلبہ ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ خسرہ کے مریض کا رنگ عموماً سیاہ ہوجاتا ہے۔ خشک بھوسی اترتی ہے۔ اور خارش بھی ہوجایا کرتی ہے جو عضلاتی تحریک کی علامت ہے اور تشفی کی علامت ہے۔

معدہ وامعاء

چونکہ معدہ میں بھی اعصابی انسجہ کا وجود پایا جاتا ہے جو معدہ میں بھوک کا احساس دلاتے ہیں، معدہ کے اعصاب میں سوزش سے بلغمی رطوبات کی سکریشن ہوکر معدہ کی ترشی تقریباً ختم ہوجایا کرتی ہے ساتھ ہی یہی بلغمی رطوبات نہ جزو بدن ہوتی ہیں اور نہ ہی جلد اخراج پاتی ہیں۔ جس سے خسرہ کے مریض کی بھوک بالکل بند ہوجاتی ہے بلکہ کثرت رطوبت کی وجہ سے ابکائیاں اور قئیں آنا شروع ہوجاتی ہیں معدہ کے عضلات میں انتہائی سکون ہوکر تحریکات معدہ بالکل رک جاتی ہیں۔ مریض معدہ

میں بوجھ اور اسے بھرا ہوا محسوس کرتا ہے۔

اسی طرح امعاء میں بھی رطوبات کی سکریشن ہوتی ہے جس سے اکثر بدبودار دست آیا کرتے ہیں، باوجود دست آنے کے پیٹ بھرا معلوم ہوکر آتی ہے جو خسرہ اور چیچک کے مریض کی مرض کی تشخیص میں بہت مدد دیتی ہے۔

دماغ

چونکہ دماغ کی سوزش سے ابتدا میں رطوبات کی سکریشن بہت زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس لئے اُن سے عضلاتی اعضاء میں انتہائی سکون ہوجایا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دنوں میں مریض پر نیند کا سا غلبہ رہتا ہے۔ باوجود شدید بخار کے مریض گم سم سا پڑا رہتا ہے۔ یہ خسرہ کی سب سے اہم علامت ہے۔ جوں جوں سوزش دماغ و اعصاب میں بڑھتی جاتی ہے مریض میں بے چینی اور گھبراہٹ بھی بڑھتی ہے حتیٰ کہ مریض چند منٹ زیادہ سو نہیں سکتا اکثر جاگتا رہتا ہے یا سوتے ہی خوابوں کی دنیا میں چلا جاتا ہے جہاں اسے ڈراؤنے خواب آتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خسرہ و چیچک کا مریض عموماً ڈر جایا کرتا ہے ایسے [illegible] کو عموماً دردِ سر ہوا کرتا ہے۔ جب دماغ و اعصاب میں سوزش شدت اختیار کرلیتی ہے تو اکثر بچوں کو اُم الصبیان کے دورے پڑنے شروع ہوجاتے ہیں۔ جس میں ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے ہیں گردن تن جاتی ہے آنکھیں اوپر کو کھنچ جاتی ہیں۔ یہ اعصاب و دماغ کی سوزش کی سب سے بڑی علامت ہے۔

علاج

چونکہ نظریہ مفرد اعضاً میں خسرہ سوزش دماغ و اعصاب کی وجہ سے تسلیم کیا جاتا ہے جس کی تحریک مادہ کی کمی بیشی کے تحت کبھی اعصابی غدی اور کبھی اعصابی عضلاتی ہوتی ہے اس لئے چونکہ عضلات میں سکون ہوتا ہے۔ لہذا نظریہ مفرد اعضاً کے اصول کے مطابق مسکن اعضا عضلات کو تحریک دی جائے گی۔

عضلات کو تحریک دیتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ اگر بخار زیادہ ہے جس سے سرسام ہونے کا خطرہ ہو تو ہم ایسے مریضوں کو عضلاتی اعصابی ادویہ دیں گے اور اگر بخار ہلکا ہلکا ہو تو ہم ایسے مریضوں کو عضلاتی غدی دوائیں دیں گے۔ دوائی علاج کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھنا ہو گا کہ اگر مریض کو دست وغیرہ آتے ہیں تو محرک سے شدید تک دوا دیں گے اور اگر قبض ہو گی تو ملین سے لیکر مسہل تک بھی استعمال کرائیں گے تاکہ فضلات کا اخراج جلد ہو جائے۔

علاج کے دوران اس بات کا خاص خیال رکھنا ہو گا کہ اگر مریض کو دست بدبودار آتے ہوں تو انہیں کم تو کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بالکل بند کرنا مریض پر ظلم ہو گا۔

خسرہ و چیچک کے اکثر مریضوں کو جب آرام آنے لگتا ہے تو خود بخود دست بدبودار رنگ جاتے ہیں۔ ایسے وقت انہیں بند نہیں کرنا چاہیے۔

خسرہ کے لئے نظریہ مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخہ جات ضرورت کے مطابق نہایت مفید اثرات کے حامل ہیں۔ خاص کر عضلاتی غدی شدید

بارہ گندھک کی کجلی کے ساتھ استعمال کرنے سے فوری فائدہ دیتا ہے۔ دست روکنے کے لئے اکسیر والی سین پوڈر کے قائم مقام ہے نسخہ درج ذیل ہے۔

ھوالشافی۔ کرنجوہ۔ آملہ ہر ایک ہم وزن۔

عضلاتی اعصابی محرک مقدار خوراک ۲ رتی سے چار رتی دن میں چار بار

عضلاتی اعصابی شدید

ھوالشافی کرنجوہ ۔ آملہ ۔ پھٹکڑی
ایک تولہ ایک تولہ ۲ تولہ

پہلی دونوں ادویہ کے برابر پھٹکڑی لیکر باریک کرکے محفوظ کریں

مقدار خوراک: ۲ رتی سے ۶ رتی ہمراہ قہوہ دن میں چار بار

عضلاتی اعصابی ملین

ھوالشافی

کرنجوہ	آملہ	پھٹکڑی	ہلیلہ سیاہ
ایک تولہ	ایک تولہ	۲ تولہ	۴ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے بمقدار ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک دن میں چار بار

عضلاتی اعصابی مسہل

ھوالشافی

کرنجوہ	آملہ	پھٹکڑی	ہلیلہ سیاہ	جلاپہ ہیر پیٹ
ایک تولہ	ایک تولہ	۲ تولہ	۴ تولہ	۸ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے بمقدار نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

عضلاتی غدی محرک

ہوالشافی دارچینی۔ لونگ۔ دونوں ہم وزن
مقدار خوراک نصف ماشہ سے دو ماشہ تک ہمراہ قہوہ۔

عضلاتی غدی شدید

ہوالشافی لونگ۔ دارچینی۔ جلوتری
ایک تولہ۔ ایک تولہ ۲ تولہ
تمام ادویات کو باریک کرکے بمقدار نصف ماشہ سے دو ماشہ تک دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

عضلاتی غدی ملین

ہوالشافی لونگ دارچینی جلوتری مصبر
ایک تولہ ایک تولہ ۲ تولہ ۴ تولہ
تمام ادویہ کو باریک کرکے بمقدار ۲ رتی سے نصف ماشہ

عضلاتی غدی مسہل

ہوالشافی لونگ۔ ایک تولہ، دارچینی ایک تولہ
جلوتری ۲ تولہ۔ مصبر ۴ تولہ۔ حنظل ۴ تولہ

ام ادویہ کو باریک کرکے دو، دو رتی دن میں چار بار

کجلی

ہوالشافی پارہ ایک تولہ، گندھک ۷ تولہ۔ دونوں کو ایک گھنٹہ تک خوب کھرل میں جب سیاہ سفوف ہو جائے تو بمقدار نصف رتی سے رتی تک عضلاتی غدی شدید میں ملا کر استعمال کرائیں۔

جوشاندہ خسرو

ہوالشافی گل بنفشہ عناب انجیر منقیٰ خوبکلاں لونگ
۶ ماشہ، ۷ دانہ، ۳ دانہ، ۶ دانہ ۲ ماشہ ۲ عدد
تمام ادویہ کو ½ سیر پانی میں بھگو دیں تین چار گھنٹے بعد گرم کرکے چند جوش دیں۔ پھر جب پیاس لگے تو اس جوشاندہ کے پانی کو پلاتے رہیں۔ روزانہ نیا جوشاندہ تیار کریں اور پلاتے رہیں۔ اس سے ایک طرف دانے جلد نکلیں گے دوسرے گلے کی خراش اور کھانسی میں کمی ہو جائے گی۔

نوٹ ۔ جو بلدی خسرہ کے مریض کے بستر پر چھڑکیں تاکہ بیرونی حصہ جسم میں اثر انداز ہو کر خسرہ کے مادہ کو پکانے میں مدد دے ۔

خسرہ کے مریض میں گرمی کی شدت سے ضعف قلب کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اس لئے خمیرہ مروارید کھلائیں ۔

اگر قبض ہو تو بچہ کے لئے ½ سے ½ رتی جوان کے لئے ایک رتی سے دو رتی دن میں دو بار کھلائیں۔ قبض رفع ہو جائے گی ۔

اگر دست کثرت سے آنے لگیں تو یہ نسخہ دیں ۔

ھوالشافی ہلیلہ سیاہ ۔ لونگ ۔ دار چینی ۔ پوست خشخاس ہم وزن مقدار خوراک نصف رتی سے ۴ رتی دن میں تین بار

ہمراہ قہوہ لونگ ۳ عدد دار چینی ایک ماشہ شربت حب الآس بھی دست روکنے کے لئے بے حد مفید ہے

لنگڑی کا درد

ڈاکٹری نام		طبی نام	اردو نام
SCIATICA	شیاٹیکا	عرق النسا	لنگڑی کا درد ۔ ریگن

تعارف یہ درد کولہے کے جوڑ سے شروع ہو کر ٹانگ کے بیرونی رُخ پاؤں کے انگوٹھا تک چلا جاتا ہے۔ فرنگی طب میں اس درد کو وجع المفاصل کہتے ہیں ۔ جو درست نہیں ہے ۔

یاد رکھیں نسا، نام ہے ایک رگ کا جو سرین سے لیکر ٹخنے تک جاتی ہے ۔

چونکہ اس درد کا اظہار اس رگ میں ہوتا ہے لہٰذا اس درد کو اسی نام سے موسوم کیا گیا ہے ۔

لیکن یہ درد کسی رگ میں نہیں ہوتا ۔ بلکہ پیٹرو کے بڑے عقب میں ہوا کرتا ہے جسے ڈاکٹری میں شیاٹیکا نرو کہتے ہیں ۔

اکثر تو یہ درد ایک ہی ٹانگ میں ہوا کرتا ہے لیکن کبھی دونوں ٹانگوں میں بھی ہو جایا کرتا ہے ۔

قانون مفرد اعضاؑ اور لنگڑی کا درد

قانون مفرد اعضاؑ کی تحقیقات کے مطابق یہ درد گردوں کے نقص کی وجہ سے ہوا کرتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دو طرف مختلف صورت ہوتی ہے اگر درد دائیں ٹانگ میں ہو تو تحریک عضلاتی غدی ہوتی ہے اور بائیں طرف ہو تو اعصابی غدی ہوتی ہے ۔

اسباب بائیں طرف ہو تو یہ کثرت جماع ۔ کثرت شراب خوری ۔ قوت باہ بڑھانے والی ادویہ جن میں شنگرف ۔ پارہ ۔ سنکھیا شراب

خانہ خراب۔ چٹ پٹی مسالحہ دار غذائیں جن میں شنگرف۔ کباب۔ بھنے گوشت انڈے وغیرہ اس کا سبب ہوتے ہیں

اگر بائیں طرف درد ہو تو کثرت بول۔ پاخانے بار بار آنا۔ سرد یا مرطوب جگہ پر بیٹھنا جرام مغز یا پشت کے مہروں پر چوٹ لگنا۔ وجع المفاصل بلغمی وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات

سرین کے نیچے ٹانگ کی پچھلی طرف یہ درد شروع ہو کر گھٹنے کے پچھلی طرف ٹانگ میں ہوتا ہے نیز ٹخنے کے قریب سے گذر کر انگوٹھے تک محسوس ہوتا ہے۔ درد کبھی آہستہ کبھی یک لخت شروع ہو جاتا ہے چند لمحوں میں ہی ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ اکثر دردوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مریض لنگڑا کر چلتا ہے۔ اسی نسبت سے اسے لنگڑی کا درد کہتے ہیں۔

علاج

اگر درد دائیں ٹانگ میں ہو تو پھر بھی مزید تحقیق کر لیں کہ واقعی درد عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہے جس کی شناخت یہ ہے کہ درد کے دوران پیشاب سرخ زردی مائل آتا ہوگا۔ گرمی کے وقت (دن) درد زیادہ ہوتا ہوگا۔ پیشاب تھوڑا اور جلن سے آتا ہوگا۔ دل درد کے دورہ کے دوران تشدید دھڑکتا ہوگا۔

اگر عضلاتی غدی تحریک تصدیق ہو جائے تو غدی اعصابی غذا و دوا دیں اللہ شفا دیگا۔

نسخہ جات

قانون مفرد اعضاء کے قارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات فوری فائدہ مند ہیں۔ ضرورت کے مطابق ملین مسہل اور تریاق استعمال کر سکتے ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی: اکسیر جدید۔ حب شفا اور اعصابی غدی تریاق معجون سورنجاں ہمراہ عرق

سونف دن میں تین بار

تفصیل نسخہ درج ذیل ہے۔

اکسیر جدید

ھوالشافی

دارچینی	رسکپور	ہڑتال ورقیہ	پارہ	گندھک آملہ سار
۱۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام	۵۰ گرام
اجوائن دیسی	آب مولی	بابچی		
۲۰۰ گرام	ایک کلو	۲۰۰ گرام		

ترکیب تیاری

پہلے پارہ اور گندھک کی کجلی بنالیں پھر باقی تینوں چیزیں ملا کر مولی کے پانی سے خوب کھرل کریں بعد میں آخری دوائیں الگ پیس کر ملالیں۔

مقدار خوراک

حب بقدر نخود دن میں تین بار

حب شفا

ھوالشافی

صندل سفید	چھوٹی چندن	دھنیا	گل سرخ	مٹھا تیلیہ
۳۰ گرام	۳۰ گرام	۴۰ گرام	۴۰ گرام	۱۰ گرام
اجوائن خراسانی				
۲۰ گرام				

پہلے میٹھا تیلیہ پیس لیں پھر اجوائن خراسانی ملا کر پیس لیں بعد میں دوسری اشیاء الگ پیس کر ملالیں

مقدار خوراک

حب بقدر جنگلی بیر۔ دن میں تین بار

اعصابی غدی تریاق

ہوالشافی آک کا دودھ - ہلدی - سہاگہ - نوشادر ٹھیکری
قلمی شورہ ہم وزن

ترکیب تیاری دودھ آک کے سوا تمام ادویہ باریک کر لیں پھر آک کا دودھ ملا کر توے پر خشک کر لیں۔

مقدار خوراک حب بقدر نخود بنا لیں۔ دن میں تین بار

اگر لنگڑی کا درد بائیں طرف ہو اور اعصابی غدی تحریک تصدیق ہو جائے تو "قانون مفرد اعضاء" کے نظریہ کو پیارکے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

حب مقوی خاص

ہوالشافی مرجان سرخ تار بیلر سنکھیا کشتہ کچلہ کشتہ فولاد
½ حصہ ½ حصہ ۱ حصہ ۴ حصہ ½ حصہ ۴ حصہ

سب ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں حب بقدر نخود بنا کر دن میں تین بار

حب صابر

ہوالشافی گندھک آملہ سار شحم حنظل مصبر
۴ حصہ ایک حصہ ایک حصہ

حب بقدر نخود تیار کر لیں ایک ایک گولی دن میں تین بار

رعشہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لرزہ - رعشہ	رعشہ ارتعاش	کوریا CHOREA

تعارف جسم کے کسی حصہ خصوصاً ہاتھ پاؤں کا کانپنا یا بغیر ارادہ کے حرکت کرنا رعشہ کہلاتا ہے اس میں جسم کے ایک یا دونوں جانب کے ہاتھ پاؤں کے اختیاری عضلات میں غیر منتظم حرکات شروع ہو جاتی ہیں بعض دفعہ چہرہ اور جسم کے تمام عضلات حرکت کرنے لگتے ہیں جب مریض سو جاتا ہے تو پھر یہ علامات غائب ہو جاتی ہیں۔

اسباب یہ تکلیف اکثر ۶ سے ۱۶ برس کی عمر میں ہوا کرتا ہے خصوصاً نوجوان لڑکیوں کے حیض کی خرابی سے ہوا کرتا ہے لیکن کبھی جوان بوڑھے اشخاص بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اکثر عصبی مزاج والے والدین یا باؤ گولا والی عورت کی اولاد اس تکلیف میں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہے۔

وجع المفاصل کمی خون۔ رطوبات کی کثرت۔ دماغ پر چوٹ لگنا۔ خوف اور ذلت کے جذبات بھی اس کا باعث بن جاتے ہیں۔

دراصل یہ سکتہ کی ابتدائی علامت ہے اس میں قوت حرکات مکمل طور پر ختم نہیں ہوا کرتی۔ نامکمل قوت حرکت کی خرابی سے عمل اور رد عمل جاری رہتا ہے جسے ہم رعشہ کہہ دیا کرتے ہیں۔

جسم میں تیزابیت، ترشی کی زیادتی۔ خشکی گرمی بڑھ کر دل کے فعل کو مشینی طور پر تیز کر دیتی ہے جس سے حرکتی اعضا ہاتھ پاؤں، سر وغیرہ میں رعشہ کی علامت پیدا ہو جاتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں غیر ارادی عضلات میں تحریک و سوزش ہوتی ہے۔ اور عضلاتی غدی تحریک کا مظہر کہلاتی ہے۔

علامات

جب رعشہ خفیف ہوتا ہے تو مریض چلنے پھرنے میں لڑکھڑاتا ہے اگر کوئی چیز پکڑنا چاہتا ہے تو ہاتھ کانپنے لگتا ہے۔

شدید حالت سے پہلے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگتے ہیں خود بخود عجیب قسم کی حرکت کرتے ہیں۔ مریض کھڑے ہوتے وقت لڑکھڑاتا ہے جب اسے زبان باہر نکالنے کو کہیں تو یکدم باہر نکالنے کے بعد اندر لے جاتا ہے کھانا کھاتے وقت نوالہ منہ میں جانے کے اس کے سر پر چلا جاتا ہے سونے کی حالت میں تمام تکالیف ختم ہو جاتی ہیں لیکن اگر خواب آ جائے تو رعشہ کی تمام تکالیف ہونے لگتی ہیں۔

آنکھیں ادھر ادھر پھرتی ہیں۔ مریض دانت پیستا ہے کبھی زبان دانتوں کے نیچے آ کر کٹ جاتی ہے۔ شدید حالت میں کھانا پینا۔ بولنا دشوار ہو جاتا ہے آخرکار مریض ارادے سے کوئی کام نہیں کر سکتا۔

انجام

عموماً یہ تکلیف ۱ ½ ، ۲ (ڈیڑھ یا دو ماہ) رہتی ہے اگر تین ماہ گذر جائیں تو مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے۔

علاج

چونکہ شدید عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اس لئے قانون مفرد اعضا کے تحت اس کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ و ادویہ سے کرنا چاہیے تاکہ مشینی عضلات میں تحلیل واقع ہو کر ان کی سوزش رفع ہو جائے اور ارادی عضلات کو اپنا کام کرنے کا موقع مل سکے۔

اگر عورت کو یہ تکلیف ہو تو مزاج کے مطابق خون کی دو تین بوتلیں لگا دیں جس سے خون کی کمی پوری ہو جائے اگر اس کا سبب حمل ہو تو حمل ساقط کرا دیں۔

اگر قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل دیں اگر مریض چٹ پٹی اور تیز مصالحہ دار اغذیہ کھانے کا عادی ہو تو انہیں روک دیں۔ مثلاً کباب انڈے۔ مچھلی بھنے ہوئے اور روسٹ کئے ہوئے گوشت روک دیں۔ کھانے کے لئے ساگ۔ سوجی۔ شلغم

گاجر۔ مونگرے کھانے کی ہدایت کریں۔ حلوہ گندم۔ حلوہ بادام۔ حلوہ گاجر خاص طور پر مفید ہیں۔

نوٹ: مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرائیں نیند کے لئے خصوصاً دوائیں دیں۔ حب شفا۔ اعصابی غدی تریاق اور خیساندہ اسطوخودوس رعشہ کے لئے مفید ہے حب شفا اور اعصابی غدی تریاق کے نسخہ جات لنگڑی کے درد کے مضمون میں لکھ چکا ہوں۔

خیساندہ اسطوخودوس

اسطوخودوس	چھوٹی چندن	دھنیا	سناکی
۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ

ترکیب تیاری

رات کو ۱۰۰ گرام پانی میں بھگو دیں۔ صبح شام چھان کر پلا دیں۔ ابالنے یا رگڑنے کی ضرورت نہیں۔

برائے مالش

ہوالشافی

میٹھا تیلیا	اجوائن خراسانی	آب برگ آک
۱۰ گرام	۲۰ گرام	۱۰۰ گرام

آب برگ دھتورہ	تیل سرسوں
۱۰ گرام	۲۰۰ گرام

ترکیب تیاری

پہلے میٹھا تیلیا اور اجوائن خراسانی کو توڑ پھوڑ لیں پھر دوسرے پانی اور تیل ملا کر آگ پر خشک کر لیں جب تیل رہ جائے چھان کر محفوظ کر لیں۔

صبح شام سر اور حرام مغز پر مالش کریں۔ رعشہ سے متاثرہ مقامات پر بھی مالش کرائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

تشنج یا اینٹھن

تعارف تشنج جسے کھچاؤ یا اینٹھن بھی کہتے ہیں غیر اختیاری عضلات کے جلد جلد یا بار بار اکڑاؤ اور کھچاؤ کا نتیجہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔

اسباب سردی کی شدت۔ مرگی۔ کزاز۔ سکتہ۔ سمیت لول شراب کی کثرت اور کچلہ وغیرہ کی سمیت کے نتیجہ میں تشنجی علامات پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ فتورِ حیض نفاس اور ایام حمل میں زیادہ ہوا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مردوں عورتوں میں جلق کی بدعادت، کثرت مباشرت اور ممسک و ملذذ اور شدید جنسی جذبات کو بڑھانے والی ادویہ غیر ارادی عضلات کو اس قدر تیز کر دیتی ہیں کہ تشنج ہونے لگتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت تشنج یا اینٹھن قلب و عضلات کی مشینی تحریک عضلاتی غدی کا نتیجہ ہیں۔

علامات اول چہرہ سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے کبھی نیلا بھی ہو جاتا ہے آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں۔ آگے پیچھے کے عضلات کھینچ کر جسم تختہ ہو جاتا ہے اگر عضلات میں سکیڑ کمر کی طرف ہو تو ٹانگیں اور کمر کی طرف مڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ کزاز میں دیکھنے میں آتا ہے اگر سامنے کے عضلات میں سکیڑ ہو تو سارا جسم سامنے کی طرف (جس طرح آدمی رکوع میں جاتا ہے) جھک جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے عضلات جلد جلد کھینچتے ہیں چہرہ کے عضلات جب کھینچتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مریض ہنس رہا ہے۔ اکثر اینٹھن یا تشنج ہوش و حواس کی صورت میں ہوا کرتا ہے شاذ و نادر کمزور

مریض بے ہوش ہوتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور تشنج

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ عضلات حرکت کے اعضا ہیں اور یہی حرارت پیدا کیا کرتے ہیں۔ جب حرارت غریزی کی کمی ہو جاتی ہے تو طبیعت مدبرہ بدن قلب و عضلات کو تیز کر دیا کرتی ہے جس سے حرارت پیدا ہو کر عام نقائص دور ہو جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ اسباب ہی اس قسم کے لاحق ہو جاتے ہیں کہ قلب و عضلات کو ضرورت سے انتہائی تیز کر دیتے ہیں جس سے غیر ارادی عضلات بے قابو ہو جاتے ہیں اور تشنجی حرکات کرنے لگتے ہیں۔ اور حرارت اس قدر پیدا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ مرنے کے کافی دیر بعد بھی سرد نہیں ہوتی۔

علاج چونکہ تشنج کا مطلب یہ ہے کہ حرارت کی پیدائش ہو رہی ہے جسم میں کوئی زہر ایسا بن گیا ہے جسے پگھلا کر طبیعت مدبرہ بدن حرارت غریزیہ کے ذریعہ ختم کرنا چاہتی ہے۔

لہٰذا ڈاکٹروں کی طرح مریض کے سر پر برف کی ٹوپیاں نہ رکھیں یا برف کے پانی سے کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں اس طرح مریض کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

لہٰذا جس قسم کا بھی علاج کریں اس کا مقصد جسم میں حرارت غریزی پیدا کرنا ہو تاکہ عضلاتی سوزش ختم ہو اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا و دوا دیں انشاءاللہ جلد آرام آ جائے گا۔

حرارت غریزی پیدا کرنے کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ دینا ہوں گی۔ شدید حالتوں میں اکسیر تریاق اور شدید مسہل استعمال کر کے مریض کو موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی

جندبیدستر	شنگرف	نمک	زنجبیل
۱ حصہ	۱ حصہ	۴ حصہ	۴ حصہ

سب کو پیس کر ۵ ، ۵ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ اجوائن دیسی کھلائیں۔

ہوالشافی

اسطوخودوس، الماس، سنائی، اجوائن خراسانی، چھوٹی چندن ہر ایک ہم وزن

سب کو پیس کر ۲ ، ۲ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ عرق سونف کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

حب شفا

ہوالشافی

ستھا تیلیا	اجوائن خراسانی	گل سرخ	صندل سفید
۱۰ گرام	۲۰ گرام	۴۰ گرام	۴۰ گرام

چھوٹی چندن	دھنیا
۳۰ گرام	۴۰ گرام

سب ادویہ کو باریک کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ تازہ پانی یا دودھ سے دیں اللہ شفا دے گا۔

ناک میں ہونیوالی غیر طبعی علامات

ناک قوت شامہ یعنی سونگھنے کی قوت کا خاص آلہ ہے یہ چہرہ کے وسط میں بالائی لب کے اوپر مثلث شکل میں واقع ہے اس کے دو حصے ہیں۔ بیرونی حصہ کو ناک کہتے ہیں اور اندرونی حصے کو ناک کا جوف کہتے ہیں۔

ناک اس میں دو سوراخ ہیں جو نتھنے کہلاتے ہیں دونوں نتھنوں کے درمیان ایک دیوار ہے۔ نتھنوں کے باہر کی سطح صاف ہے البتہ اندرونی سطح میں بال ہوتے ہیں جو سانس لیتے وقت ہوا کے ساتھ گرد وغبار اندر جانے سے روکتے ہیں ناک کے اندرونی جھلی مسام دار ہوتی ہیں جس سے ہلکی ہلکی رطوبت تراوش پاکر ناک کو تر رکھتی ہے۔

ناک کی جڑ میں تین ہڈیاں ہوتی ہیں۔ دو جانبی اور ایک درمیانی ان کے علاوہ پانچ کریاں بھی ہوتی ہیں جن میں دو کریاں دونوں نتھنوں کے سوراخ پر اور دو پہلوؤں پر ایک ہر دو نتھنوں کے سوراخوں پر اور دو پہلوؤں پر

ناک کا جوف ناک کا جوف دو بڑے بیڈول اور ناہموار غار ہیں جو چہرے کے درمیانی خط میں کھوپڑی کے پیندے سے منہ کی چھت اور تالو تک واقع ہے دونوں غار بذریعہ ایک کرکری دیوار کے الگ الگ ہیں ہر غار کا باہر کا سوراخ ناک میں کھلتا ہے اور نیچے والا سوراخ حلق میں کھلتا ہے۔

جب انسان بیہوش ہو جاتا ہے یا گلے سے نگل نہیں سکتا، تو انہی سوراخوں سے نالی گزار کر غذا کا محلول معدہ میں داخل کرتے ہیں۔

ماہیت شم یعنی سونگھنے کی حقیقت

ناک کی اندرونی سطح میں جو لعاب دار جھلی (میوکس ممبرین) ہے اس میں خاص قسم کے خلیے یعنی کیسے ہیں جو ناک کے عصب شامہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

جس طرح ہوا کے ذریعہ ہم سنتے ہیں اسی طرح ہوا کے ذریعہ ہم سونگھتے ہیں کیونکہ ہوا میں اشیا کے مادی ذرات اکثر ہر وقت تحلیل ہوتے رہتے ہیں ان میں اصل شے کے تمام خواص موجود ہوتے ہیں ناک میں یہ ذرات لگتے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ وہ مجہول شے خوشبودار ہے یا بدبودار۔ جن اشیاء کے متعلق ہمیں پہلے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں کس قسم کی خوشبو یا بدبو ہوتی ہے ان کو ہم بغیر دیکھے اور چکھے کے سونگھ کر ہی معلوم کر لیتے ہیں کہ وہ کون سی شے ہے۔

یہ کارنامہ ہمارا نہیں ہے بلکہ ان کیسہ جات و خلیات کا ہے جو اپنے تاثرات عصب شامہ کے ذریعہ دماغ تک پہنچاتے ہیں دماغ ہی فیصلہ کرتا ہے کہ سونگھی جانے والے شے کون سی ہے:

زکام اور نزلہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زکام	زکام	کوریزا
ٹھنڈا زکام	ریزش	کولڈان دی ہیڈ
نزلہ	نزلہ	کتار
ناک کی سوزش	التہاب انف	رائی نائی ٹس

تعارف:۔ ناک سے ترشح ہونے والی رطوبتوں کے نام ہیں۔ اطبائے متقدمین ان کا فرق یوں بیان کرتے ہیں۔

جب رقیق مادہ ناک سے نکلے اور اس میں سوزش ہو تو اس حالت کو زکام کہتے ہیں اور جب ایسا مادہ حلق کی طرف اور سینہ میں گرے تو اسے نزلہ کہتے ہیں۔

انگریزی الفاظ کوریزا اور کولڈان دی ہیڈ دونوں زکام کے مترادف ہے اسی طرح رائی نائی ٹس کو بھی زکام کا مترادف تسلیم کرتے ہیں کیونکہ یونانی لغت سے ہے جو مرکب ہے دو الفاظ سے رائی بمعنی ناک اور دوسرے آئی ٹس بمعنی سوزش یا ورم پس اس کے معنی ہوئے ناک کی سوزش اسی وجہ سے مذکورہ بالا الفاظ زکام کے لئے بولے جاتے ہیں۔

نزلہ عربی لغت سے ہے جو اپنے لفظی اور اصطلاحی معنوں میں کتار کے مترادف ہے۔

کتار

یونانی لغت کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں بہنا۔ لیکن اصطلاحی معنوں میں میوکس ممبرین یعنی غشائے مخاطی یا لعاب دار جھلی کا ورم یا اس کی سوزش کیونکہ جب کسی عضو کی غشائے مخاطی میں ورم یا سوزش ہوتی ہے تو اس سے رطوبت تراوش پاکر بہتی ہے۔ مطلق کتار سے مراد ہے ورم غشائے مخاطی خواہ کسی جگہ ہو جب کسی عضو کے ساتھ اس کا تعلق ہو تو اسی عضو کی طرف اس کو منسوب کیا جاتا ہے مثلاً امعائی کتار (نزلہ معوی)، نیزل کتار (نزلہ انفی)، پلمونری کتار (نزلہ ریوی)

فرق نامکمل ہے

مندرجہ بالا زکام اور نزلہ کا فرق نامکمل ہے کیونکہ ناک سے تراوش شدہ رطوبت ایک ہی قسم کی نہیں ہوتی۔

حقیقت یہ ہے کہ ناک سے بہنے والی رطوبتیں چاہے وہ ناک سے باہر خارج ہوں یا گلے کے اندر ہمیشہ ایک ہی قسم کی نہیں ہوتیں کبھی ناک کے اعصاب سوزش ناک

ہوکر بلغمی رطوبات کا اخراج شروع کر دیتے ہیں یہ ناک سے باہر بھی بہہ سکتی ہے اور گلے اور سینہ میں بھی گر سکتی ہیں

اسی طرح ناک کی غدی جھلی دغشائے مخاطی) سوزش ناک ہوکر صفراوی رطوبات کا اخراج شروع کر دیتی ہیں یہ رطوبات بھی ناک سے باہر گر سکتی ہیں اور ناک سے ترشح ہوکر گلے اور سینہ میں بھی گر سکتی ہے۔ نہ صرف دونوں قسم کی رطوبات ایک دوسری سے مختلف ہیں بلکہ دونوں اقسام کی رطوبات دو مختلف مفرد اعضا سے تراوش پاتی ہیں لہذا دونوں کے باہر خارج ہونے کو زکام اور اندر گرنے کو نزلہ کہنے سے مرض کی صحیح تشخیص نہیں ہوسکتی۔

قارئین یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ رطوبات تین قسم کی ہوتی ہیں جن کے ناک سے اخراج پانے کو نزلہ زکام کہتے ہیں ان رطوبات کو بلغم، صفرا، سودا کے نام سے پکارتے ہیں۔

جب یہ رطوبات جسم میں بڑھ جاتی ہیں تو بعض اوقات یہ ناک سے نکلنے لگتی ہیں۔

اس وقت نکلنے والی خلط کا مزاج جسم میں زوروں پر ہوتا ہے اس کے مزاج کی وجہ سے ہی اس کا نام رکھا جاتا ہے تینوں اخلاط سے پیدا ہونے والے نزلہ زکام کے فرق کو بذریعہ اخلاط۔ اسباب۔ علامات۔ اور علاج کے دلائل سے واضح کر رہا ہوں۔

زکام، نزلہ، اور بند نزلہ کا علاج

نزلہ زکام کا فرق واضح کرنے کے لئے پچھلے صفحات پر ٹھوس دلائل سے ایک دوسرے سے فرق کو واضح کیا گیا ہے۔ اب ان کے علاج میں عام طور پر جو غلطیاں کی جاتی ہیں واضح کرنے کی کوشش کروں گا۔

زکام و نزلہ کے علاج میں ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ بند نزلہ کی تشخیص اور علاج میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی کیونکہ ناک سے کسی قسم کی رطوبت خارج نہیں ہوتی۔ اکثر ناک بند اور خشک ہوتا ہے جو عضلاتی تحریک کا نتیجہ ہوتا ہے قانون مفرد اعضا کا معالج ایسے مریض کیلئے فوراً عضلاتی اغذیہ اور ادویہ روک کر غدی اغذیہ اور ادویہ تجویز کر کے کامیاب علاج کر سکتا ہے لیکن زکام اور نزلہ کے علاج میں تقریباً نصف علامات ایک دوسرے میں مشترک پائی جاتی ہیں جن کی موجودگی میں معالج کو فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ موجودہ مرض میں کونسی تحریک ہے۔

مثلاً زکام کے مریض کو بھی چھینکیں آتی ہیں اور نزلہ کے مریض کو بھی چھینکیں آتی ہیں۔

اسی طرح زکام کے مریض کے ناک سے بھی پانی بہتا ہے۔

پتلا بلغم زکام کے مریض کو آتا ہے اور نزلہ کے مریض کو بھی آتا ہے۔ بشرطیکہ بعض اعصابی تحریک زکام کے مریض کی بھی ہوتی ہے: غدی تحریک یا نزلہ کے مریض کی بھی ہوتی ہے اسی طرح اور بھی کئی طرح مشترک ہوتی ہیں ان حالات میں معالج کے لئے ضروری ہے کہ مریض کے اندر ہونے والی مشینی و کیمیائی اعمال کا مطالعہ کرے یعنی سب سے پہلے یہ تشخیص کی جائے کہ جسم میں مشینی طور پر کون سے مفرد عضو تیز ہیں اور کن مفرد عضو میں سستی اور کمزوری واقع ہو چکی ہے۔

مشینی اعمال کا پتہ چلانے کے لئے نبض سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ نبض کے ذریعے اندرونی مفرد اعضا کے کسی خاص نظام کا پتہ چلتا ہے کہ درست ہے یا تیز

ایک خاص نقطہ

جہاں یہ نقطہ ذہن نشین کرلیں۔ نبض کے ذریعے جس مفرد عضو میں تیزی معلوم ہو اس کے کیمیائی مواد (خلط) خون میں پائے جائیں گے جس کی تصدیق آپ خون اور پیشاب ٹیسٹ کرکے کرسکتے ہیں

قانون مفرد اعضا اور کیمیائی اعمال

قانون مفرد اعضا خون اور پیشاب ٹیسٹ کرنے کے لئے کیمیائی ادویہ کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔

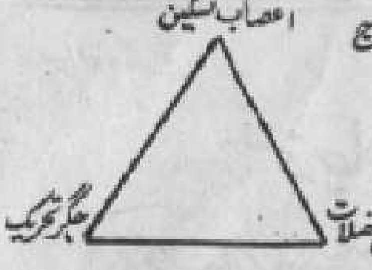
قانون مفرد اعضا کا دوسرا طریقۂ تشخیص خون اور پیشاب کا وزن مخصوص اور گریویٹی معلوم کرنے کا ہے۔

یہ دونوں طریقے ذرا مشکل ہیں۔ قانون مفرد اعضا کا تیسرا آسان اور سہل طریقۂ تشخیص بھی ہے اس کے بھی دو حصے ہیں اس طریقۂ تشخیص میں خون کا کیمیائی امتحان کرنے کیلئے مریض کا چہرہ آنکھیں زبان اور ناخن وغیرہ کا رنگ دیکھا جاتا ہے مثلاً اگر چہرہ پھیکا ناخن سفید زبان میلی ہو تو خون میں رطوبات کی کثرت ہے۔ اگر آنکھیں زرد چہرہ پر پیلاہٹ آنکھوں پر سوجن ہو تو ایسے مریض کے خون میں صفرا کی زیادتی ہوگی۔

اصول علاج

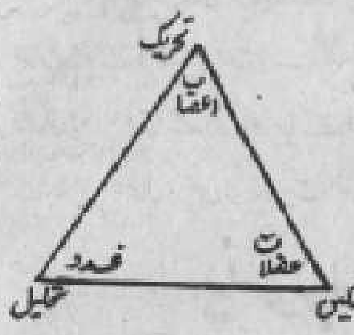
قانون مفرد اعضا میں تشخیص کے بعد اصول علاج ہے جب تک کسی معالج کو قانون مفرد اعضا کا اصول علاج نہیں آتا ہے وہ کسی بھی مرض کا علاج نہیں کرسکتا۔

قانون مفرد اعضا کا اصول علاج یہ ہے کہ جس مفرد حیاتی عضو میں تیزی ہو یا تحریک ہو اس کے بعد والے مفرد والے میں تسکین ہوگی اگر تسکین والے مفرد عضو میں تحریک



پیدا کردی جائے تو ہر نئی پرانی پیچیدہ اور عسر العلاج مرض بھی نیست و نابود ہوجائے گی۔

مثلاً جیسے جگر و غدد میں تحریک و تیزی ہو تو اعصاب و دماغ میں تسکین ہوگی، علاج کرتے ہم اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی پیدا کردیں گے تو فوراً جگر و غدد میں تحلیل ہو کر غدی سوزش صفرا و حرارت کی زیادتی ختم ہوجائے گی۔ اگر غدی تحریک سے نزلہ و کھانسی و بلغم ہوگی تو فوراً ختم ہونا شروع ہوجائے گی۔ سوزش ختم ہوتے ہی نزلہ ریشہ کھانسی وغیرہ بھی رفع ہوجائے گی۔



نسخہ جات برائے زکام

زکام چونکہ اعصابی تحریک اور دماغ و اعصاب کی تیزی سے ہوتا ہے لہذا اس کے لئے قانون مفرد اعضا کے نارمل کوپیا کے عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

یہ نسخہ بھی مجرب ہے

پوست بلیلہ زرد، بلیلہ سیاہ، آملہ، بلیلہ، اسطوخودوس ہر ایک ۲، ۲ ماشہ لے کر ۵ تولہ پانی میں بھگو دیا کریں صبح مل چھان کر پلادیں۔ متواتر بیس دن پلانے سے پرانا زکام بھی غائب ہوجاتا ہے۔

دیگر: لونگ۔ دارچینی، کشتہ بلاں سنگا، ہم وزن، ۲، ۲ رتی دن میں تین بار

ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

نسخہ جات برائے نزلہ ۔

نزلہ چونکہ غدی تحریک سے ہوتا ہے لہذا جب بھی کسی کو نزلہ کی شکایت ہو اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے غدی اعصابی نسخہ جات استعمال کرائیں ۔
قانون مفرد اعضا کے فارمکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں ۔ نہایت مؤثر ہیں ۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں

ہوالشافی :۔ گوند کیکر ، گوند کتیرہ ، ست ملٹھی ، ہم وزن ، ۲،۲ ماشہ دن میں ۳ بار ہمراہ عرق سونف ، یا گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں ۔ غدی کھانسی کے لئے بہترین ہے سینہ کی جلن کا تریاق ہے ۔

دیگر :۔ ست ملٹھی ، کتیرا ، شکر تیغال ، مغز بادام ، تخم خشخاش ، ہر ایک ۹،۹ ماشہ ، افیون ۳ ماشہ ۔ حب بقدر مونگ بنا کر صبح ، دوپہر ، شام ایک ایک گولی کھلائیں بلکہ چوس کر کھانے کی ہدایت کریں ۔

بند نزلہ کے لئے مجربات

بند نزلہ چونکہ عضلاتی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا اس کے علاج کے لئے قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں فوری اثر ہے

یہ نسخہ بھی مفید ہے ہوالشافی :۔ نوشادر ٹھیکری ، مرچ سیاہ ، اجوائن دیسی ، ہر ایک ہم وزن ۔ ۴،۴ رتی دن میں تین چار بار

ہمراہ سونف کی چائے کھلائیں

دیگر :۔ ہوالشافی :۔ سہاگہ سفید ، کالی مرچ ، ہم وزن لے کر گھیکوار کے عرق میں کھرل کریں ۲ رتی سے ۴ رتی دن میں تین بار ہمراہ گرم پانی کھلائیں ۔

ناک کی بدبو

ڈاکٹری نام	اردو نام	طبی نام
اوزینا OZOENA	ناک کی بدبو	بخر الانف

تعارف :۔ ناک سے گندے اور متعفن گوشت کی سی بدبو آتی ہے ایسے شخص کے ناک سے گلی سڑی بلغم اکثر نکلتی رہتی ہے اس کے پاس بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ حساس شخص کو تو قے آنے لگتی ہے ۔ اس کے برعکس مریض کو کسی قسم کی بدبو محسوس نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی قوت شامہ ناقص یا زائل ہو چکی ہوتی ہے ۔ اگر ناک کی ہڈی زخمی ہو جائے تو اکثر ناک بیٹھ جاتی ہے

اسباب اکثر یہ تکلیف سوزشی زکام کا سبب ہوتا ہے ۔ بعض دفعہ ناک پر چوٹ لگنے سے یا ناک میں کسی غیر جنس کے پھنس جانے سے ناک کی اندرونی جھلی زخمی ہونے سے ہو جایا کرتی ہے ۔ کبھی چیچک کی بعض عرصہ تک قائم رہنے سے یہ تکلیف پیدا ہو جاتی ہے ۔ عورتیں اور خنازیری مزاج کے بچے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں

تحریک قانون مفرد اعضا میں یہ تکلیف غدی عضلاتی تحریک کی پیداوار تسلیم کی جاتی ہے کیونکہ پیپ بننا قانون مفرد اعضا میں غدی عضلاتی تحریک ، اور گرمی خشکی کی کیفیت کے بغیر تسلیم ہی نہیں کی جاتی ۔

علاج چونکہ ناک کی اندرونی جھلی متاثر ہوتی ہے لہذا ناک کی صفائی نوشادر سے

دن میں دو تین بار ناک کو گرم پانی کی پچکاری سے لازمی دھویا کریں۔ اگر پانی میں روغن بادام نمک ملالیں تو بہت بہتر ہے۔ پوٹاشیم پرمیگنیٹ پا سیر پانی میں ایک رتی ملا کر پچکاری کر سکتے ہیں۔

ناک صاف کرنے کے بعد شہد اور ہلدی ہم وزن ملا کر روئی کی بتی پر لگا کر ناک میں لگائیں متواتر کئی دن لگانے سے سوزش رفع ہو جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں اور غدی اعصابی قطور ناک میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ اطریفل اسطوخودوس جو قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا میں اطریفل مقوی کے نام سے مشہور ہے بنا کر ضرور استعمال کرائیں اس سے اندرونی دماغ تک کے فضلات نکل جاتے ہیں۔

غذا:۔ صبح مکھن بادام یا مغزیات کا حریرہ کھلائیں۔ دوپہر، کدو، توری ٹینڈے پیٹھا چولائی کا ساگ، بکری کا گوشت، ماش اور مونگی کی دال وغیرہ کھلائیں شام:۔ اگر بھوک زیادہ نہ ہو تو مغزیات کا حریرہ کھلائیں۔ ورنہ دوپہر والا کھانا سالن کھلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

ناک کے کیڑے

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
ورمز نیزل	دیدان الانف	ناک کے کیڑے

تعارف:۔ نزلہ زکام کے بعض مریضوں کے ناک سے چھوٹے چھوٹے کیڑے خارج ہوتے ہیں۔

علامات:۔ نزلہ زکام کے مریض جو صفائی کا خیال نہیں رکھتے ان کے ناک

سے اکثر گندہ اور غلیظ بدبودار رطوبت نکلنے لگتا ہے۔ بعض دفعہ پیپ نما اور خون آمیز مادہ خارج ہونے لگتا ہے اگر مادہ رک جائے تو سر میں درد رہنے لگتا ہے اور کچھ دنوں بعد ناک سے کیڑے خارج ہونے لگتے ہیں بعض مریضوں کے ناک کی ہڈی بھی متاثر ہو جاتی ہے لہذا ایسے مریضوں کی ناک بھی بیٹھ جاتی ہے۔

ناک کے کیڑے جس طرف راستہ پاتے ہیں چلے جاتے ہیں اکثر حلق میں چلے جاتے ہیں بعض مریضوں کے دماغ میں چلے جاتے ہیں جو باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔

اسباب:۔ سوزش، نزلہ، زکام، ناک کے اندر غلیظ رطوبت کا رک جانا۔ سوزش کے مقام پر پیپ پڑ جانا اور مقام ماؤف کا گل سڑ جانا۔

ایک خصوصی نوٹ:۔ بعض محققین کا خیال ہے جن مریضوں کے ناک میں پیپ پڑتی ہے ان کے ناک میں مکھیاں گھس کر انڈے دے جاتی ہیں جن سے یہ کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

قانون پیدائش جراثیم اور ناک کے کیڑے

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب اور جہاں کسی قسم کی رطوبات ضرورت سے زیادہ دیر تک جائیں اور ان پر مناسب حرارت اثر انداز ہو جائے تو ان رطوبات میں خمیر تعفن پڑ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں ان رطوبات میں کیڑے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

رطوبات چاہے اس کائنات کے کسی مقام میں ٹھہریں یا جسم انسان کے اندر کسی جگہ رک جانے سے چند دنوں کے اندر ان میں خمیر و تعفن پڑ جاتا ہے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں جس طرح رطوبات کے جسم انسانی کے اندر رک جانے سے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح ناک کے اندر غلیظ رطوبات رک جانے سے خود بخود جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ تصور غلط ہے کہ جس مریض کے ناک سے کیڑے نکلتے ہیں اس کے ناک میں پہلے مکھیاں گھس کر انڈے دیتی ہیں پھر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

میرے خیال میں یہ تصور اور رائے بھی غلط ہے کہ ناک میں مکھیاں انڈے دے کر آتیں ان انڈوں سے مکھیاں پیدا ہونے کی بجائے کیڑے پیدا ہوں کیونکہ قانون قدرت ہے کہ جس قسم کے حیوان یا نباتات کے تخم ہوں گے ان سے اسی قسم کی جنس پیدا ہوگی لہٰذا اگر ناک میں مکھیاں گھس کر انڈے دے جائیں گی تو ان سے مکھیاں ہی پیدا ہوں گی کسی قسم کے کیڑے پیدا نہیں ہو سکتے۔

قانون مفرد اعضا اور جراثیم

قانون مفرد اعضا کی بنیاد چونکہ حیاتی مفرد اعضا پر قائم ہے۔ قانون مفرد اعضا میں بنیادی طور پر یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ ان تینوں حیاتی مفرد اعضا میں سے کسی ایک میں تحریک، دوسرے میں تسکین اور تیسرے میں تحلیل ہوتا ہے۔

تسکین کے مقام پر رطوبات جمع ہوتی ہیں اور جب تک سکن عضو میں تسکین رہتی ہے رطوبات رکی رہتی ہیں ان میں خمیر اور تعفن بھی ہو سکتا ہے اور جراثیم بھی پیدا ہو جاتے ہیں

علاج

قانون مفرد اعضا میں چونکہ تسکین کے مقام پر رطوبات کا رکنا تسلیم کیا جاتا ہے اور وہیں پر جراثیم کا رکنا ہونا تسلیم کیا گیا ہے لہٰذا جسم کے اندر کان میں کیڑے پڑ جائیں چاہے آنتوں میں کیڑے بن جائیں چاہے ناک سے کیڑے خارج ہوں ان کا سکن مفرد عضو سے تعلق تشخیص کرنا ضروری ہے تاکہ سکن عضو میں تحریک پیدا کر کے رکے ہوئے مادہ کو خارج کیا جا سکے جوں ہی رکے ہوئے مادے خارج ہوں گے فوراً وہ جراثیم بھی غائب ہو جائیں گے۔ یہی صحیح علاج ہوگا قانون مفرد اعضا کے فارمولا یا اور ہر نظریہ مفرد اعضا میں تینوں حیاتی مفرد اعضا کو تحریک دینے کے مختلف قسم کے نسخہ جات دیئے ہوئے ہیں ضرورت کے مطابق

سکن مفرد اعضا کو تحریک میں لا کر ہر قسم کے کیڑے اور جراثیم ہلاک کر سکتے ہیں۔

ناک روزانہ صاف کیا کریں۔ روغن تارپین ایک حصہ گرم پانی بیس حصے ملا کر ناک میں روزانہ پچکاری کریں۔ اگر روغن تارپین تیز لگے تو پھٹکڑی اسی نسبت سے ملا کر پچکاری کریں۔

ناک میں تیز قسم کی نسوار دیں جس سے زور زور سے چھینکیں آئیں اس طرح زندہ اور مردہ کیڑے نکل جائیں گے۔

ناک کو صاف کر کے کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں

اسطوخودوس کا جوشاندہ یا اطریفل اسطوخودوس روزانہ کھلائیں اس سے دماغ تک کے کیڑے مر کر خارج ہو جائیں گے

مروا کا پانی ناک میں ڈالنا کیڑوں کے نکالنے کے لئے نہایت مؤثر ہے

ناک کی بواسیر

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناک کی بواسیر	بواسیر الانف	پولی پس نیزالی

تعارف: ناک کے اندر نتھنوں میں مسے پیدا ہو جاتے ہیں۔

علامات ناک کے کبھی ایک نتھنے کبھی دونوں نتھنوں کے اندر سفید زردی مائل مسے پیدا ہو جاتے ہیں اس قسم کے مسے نرم و پلپلے ہوتے ہیں۔ بعض مریضوں کے مسے ریشہ دار سخت سرخ رنگ کے ہوتے ہیں مریض کو ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناک میں کوئی چیز پھنس گئی ہے اکثر ناک میں انگلی مارتا ہے ناک سے اکثر ریشہ دار رطوبت نکلتی رہتی ہے کبھی خون آمیز رطوبت نکلتی ہے کبھی ناک سے خون جاری ہو جاتا ہے جس نتھنے کے اندر مسہ ہو اس جانب کے نتھنے سے سانس

نہیں کیا جاتا۔ اگر مرض بہت بڑھ جائے تو تنفس ابھر کر چہرہ بے ڈھنگا ہو جاتا ہے مریض گنگنا کر بولتا ہے

اسباب:۔ بواسیر مقعد ہو یا بواسیر لب یا بواسیر انف ہو سب کا ایک ہی سبب ہوتا ہے اگر فرق ہے تو صرف مقام کا فرق ہے۔ جسم کے اندر یا باہر کہیں بھی مسے پیدا ہوں جسم اور خون میں خلط سوداکی زیادتی تیزابیت کی کثرت اور خشکی کی شدت سے ہوا کرتے ہیں۔ قانون مفرد اعضا میں بواسیر کا عضوی سبب قلب و عضلات کی تیزی جگر و غدد میں سکون اور اعصاب و دماغ میں تحلیل تسلیم کی جاتی ہے۔

علاج

بواسیر کا علاج آج کل دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ ایک علاج دستکاری (اپریشن) اور دوسرا دوائی علاج۔

دستکاری یا آپریشن کا علاج ایک ماہر جراح ہی کر سکتا ہے اس میں بھی ایک قباحت ہے کہ عمل دستکاری کے وقت بعض مریضوں کو جریان خون ہو جاتا ہے۔ خاص کر بواسیر الانف میں اکثر خطرناک ثابت ہوتا ہے لہذا بہتر ہے کہ بواسیر الانف کا علاج بذریعہ دوائی کیا جائے۔

قانون مفرد اعضا اور بواسیر کا علاج

قانون مفرد اعضا کے تحت اگر بواسیر کا علاج کیا جائے تو کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔

چونکہ قانون مفرد اعضا کی تحقیقات میں بواسیر کا مادی سبب تیزابیت کی زیادتی خلطی سبب خلط سوداکی زیادتی اور عضوی کا سبب قلب و عضلات کی تیزی اور غدد و جگر کی سستی تسلیم کیا جاتا ہے۔ لہذا بواسیر کے مریض کی غذا میں تیزابی و ترشی چیزیں روک دیں اور ساتھ ہی خلط صفرا پیدا کرنے والی اور جگر و غدد کو تحریک دینے والی دوا کھلائیں چند ہی دنوں میں بواسیری مسے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ ان میں دباؤ کم ہو کر درد بے چینی اور خون کی آمد وغیرہ بند ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ سے سکڑ کر خشک ہو جاتے ہیں اور بواسیر سے ہمیشہ کیلئے

چھٹکارا مل جاتا ہے۔

ناک کی بواسیر کے مریض کو غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں۔ ناک میں پودینہ کے پانی سے روئی کا پھاہا تر کر کے ناک کے مسے پر لگائیں

غدی اعصابی یا غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

بیرونی استعمال کیلئے ایک تحفہ

ہوالشافی:۔ ہلدی ۱ تولہ ، دیسی گھی ۵ تولہ ، ہلدی کو سرمہ کی طرح باریک کر کے گھی میں ملا دیں۔ ناک میں یا مقعد کے مسوں پر لگائیں۔

نکسیر پھوٹنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
نکسیر	رعاف	EPISTAXIS

تعارف:۔ ناک کے کبھی ایک کبھی دونوں نتھنوں سے خون آنے کو نکسیر کہتے ہیں۔

علامات:۔ ناک کے کبھی ایک کبھی دونوں نتھنوں سے خون بہنے لگتا ہے اکثر قطرہ قطرہ خون آنے لگتا ہے شدت مرض میں دھار کے ساتھ خون آتا ہے۔ خون آنے سے پہلے اکثر ناک میں کھجلی ہوتی ہے جس سے مریض نتھنوں میں خارش کرتا ہے اور انہیں کریدتا ہے جس کے نتیجہ میں خون آنے لگتا ہے۔

اگر دماغ میں اجتماع خون ہو تو اکثر نکسیر سے پہلے سر میں بوجھ اور درد ہوا کرتا ہے اور نکسیر کا خون عام حالتوں سے زیادہ خارج ہوا کرتا ہے

اسباب:۔ نکسیر کے اسباب میں عام تصور یہ ہے کہ خون دموی اور گرم مزاج کے

لوگوں کو آیا کرتا ہے۔ بخار اور کمی خون بھی اس کے اسباب ہیں۔

قانون مفرد اعضاء ان اسباب کو علمی اور فنی قرار نہیں دیتا کیونکہ جسم کے کسی بھی حصہ سے خون اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک جسم کے کسی مفرد عضو میں کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب سے سوزش اور زخم نہ ہو جائیں۔

جسم میں زخم کس طرح ہوتے ہیں

جسم میں زخم دو طرح سے ہوتے ہیں۔ اول کسی آلہ سے یا چوٹ لگنے سے۔ دوم خود بخود

اول صورت عام ہے اور یہ ظاہری طور پر جسم کے باہر کسی تیز دھار آلہ سے یا ایک جسم کا دوسرے جسم یا شے سے ٹکرا جانے یا کسی جسم کا دوسرے جسم پہ گر پڑنے سے زخم یا ٹوٹ پھوٹ واقع ہو جاتی ہے اور زخمی جگہ سے اندر کا سیال مادہ (خون) بہنے لگتا ہے۔

دوسری صورت عام نہیں ہے شاذ و نادر واقع ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کی ماہیت کو سمجھا نہیں جا سکا۔

جاننا چاہیئے کہ دوسری صورت کیفیاتی ہوتی ہے اس کا مادہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا

کیفیات کے متعلق علمی حقائق

موجودہ زمانے کی سائنس گرمی اور سردی دو کیفیات کو تسلیم کرتی ہے۔ خشکی اور تری کو نہیں مانتی۔

یہی وجہ ہے کہ گرمی اور سردی کے اشیاء پر اثرات تو تحریر کئے ہیں لیکن تری اور خشکی کے متعلق کچھ تحریر نہیں کیا گیا

اس کے برعکس طب اسلامی میں گرمی و سردی کے ساتھ خشکی و تری کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ ان کے اشیاء پر اثرات بھی واضح کئے ہیں۔

یہاں کیفیات کے متعلق طب اسلامی اور سائنس کے حقائق بیان کرتا ہوں۔

کیفیات اور طب اسلامی	کیفیات اور سائنس
۱۔ گرمی سے اشیاء تحلیل ہوتی ہیں اور حجم میں پھیل جاتی ہیں	گرمی سے چیزیں پھیلتی ہیں
۲۔ سردی سے چیزیں بستہ یعنی جم جاتی ہیں اور حجم میں سکڑ یعنی چھوٹی ہو جاتی ہیں	سردی سے چیزیں سکڑ جاتی ہیں۔
۳۔ تری سے چیزیں حجم میں پھولتی ہیں	
۴۔ خشکی سے چیزیں پھٹ جاتی ہیں۔ یعنی زخمی ہو جاتی ہیں۔	

کیفیات پر تحقیقات کے بارے میں طب اسلامی اور سائنس کی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ طب اسلامی کے مقابلے میں سائنس کی معلومات نصف ہیں۔ سائنس نے تری اور خشکی کو نظرانداز کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ جہاں گرمی اور خشکی کے اثرات کو واضح کیا ہے جس سے نصف امراض جو ان کی زیادتی سے پیدا ہوتے تھے تشخیص کر لئے گئے ہیں

مثلاً جہاں گرمی سے چیزیں پھیلتی ہیں وہاں تری سے چیزیں پھولتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں گرمی سے چیزیں پھیل کر حجم میں بڑی ہو جاتی ہیں۔ بالکل اسی طرح تری سے چیزیں پھول کر حجم میں بڑی ہو جاتی ہیں۔

طب اسلامی میں کسی چیز کے حجم میں بڑھ جانے کو عظم اور میڈیکل سائنس میں انلارجمنٹ کہتے ہیں۔ مثلاً عظم الکبد اور عظم الطحال عظم القلب۔ اور انلارجمنٹ آف دی لیور۔ انلارجمنٹ آف دی سپلین، انلارجمنٹ آف دی ہارٹ۔

تشخیص امراض میں مغالطہ کا ازالہ

آجکل تشخیص امراض کے لئے ایکسرے مشینوں سے تشخیص کی جاتی ہے بعض دفعہ کسی مریض کا دل حجم میں بڑھ چکا ہوتا ہے جب ایکسرے لیا جاتا ہے تو ایکسرے پتہ چلتا ہے کہ دل بڑھ چکا ہے لیکن ایکسرے مشین یہ بتاتی ہے۔ قاصر ہے کہ دل گرمی سے پھیل گیا ہے یا تری سے پھول کر بڑھ گیا ہے۔ طب اسلامی میں دل کے پھیل جانے اور پھول جانے کی تشخیص مریض کا قارورہ دیکھ کر آسانی سے کی جا سکتی ہے۔

مثلاً اگر مریض کے پیشاب کا رنگ زرد ہو تو دل گرمی کی زیادتی سے بڑھا ہوگا کیونکہ زرد رنگ کی چیزیں گرم ہوا کرتی ہیں۔ پتہ میں صفرا ہوتا ہے وہ بھی گرمی خشکی سے بڑھتا ہے یرقان کی علامت بھی گرمی خشکی کے بڑھنے اور صفرا کی زیادتی سے ظاہر ہوا کرتی ہے۔

جس مریض کا پیشاب زرد ہوا سے بھی گرمی خشکی کی علامت تصور کیا جاتا ہے لہذا جس مریض کا دل بڑھ چکا ہو اور اس کا پیشاب پیلا اور زرد آتا ہو تو سمجھا جائے گا کہ اس کا دل گرمی کی زیادتی سے پھیل گیا ہے اور جگر میں تحریک و تیزی ہے۔

اس کے برعکس جس مریض کا پیشاب سفید آتا ہو اور اس کا دل بڑھ چکا ہو تو ایسے مریض کے جسم میں تری اور رطوبات کی زیادتی ہو چکی ہوگی۔ کیونکہ سفید رنگ کی چیزیں تر ہوتی ہیں تری کی زیادتی سے دماغ و اعصاب تحریک میں آجاتے ہیں اور قلب و عضلات میں تسکین ہو کر رطوبات جمع ہو جاتی ہیں جس سے قلب و عضلات حجم میں پھول جاتے ہیں۔

دل کے پھیلنے اور پھولنے کا علاج

چونکہ دل گرمی سے پھیل جاتا ہے اور گرمی کا علاج پانی ہے جس میں تری کے ساتھ

سردی بھی ہے۔

یاد رکھیں گرمی کا علاج سردی نہیں ہے کیونکہ کائنات میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب گرمی خشکی زوروں پر ہوتی ہے لوئیں اور گرم ہوائیں ہر شے کو جلا رہی ہوتی ہیں اس وقت قدرت کاملہ فضا میں پانی اور تری کی زیادتی کر دیتی ہے جو بارشوں کی شکل میں برس کر کائنات کی گرمی کو ختم کر دیتی ہے آہستہ آہستہ گرمی کم ہو کر سردی آجاتی ہے۔

لہذا کائنات کے فطری عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ گرمی کا علاج تری ہے سردی نہیں۔ اس لئے یاد رکھیں جب بھی کسی مریض کا دل بڑھ جاتے اور ساتھ گرمی کی زیادتی ہو تو جسم میں تری بڑھائیں یا تری پیدا کرنے والے اعضا کو تیز کر دیں فوراً عظم قلب رفع ہو جائے گا جس مریض کا دل پھول گیا ہو اسے ایسی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں جن میں تری کے بجائے خشکی ہو دوسرے لفظوں میں ایسی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں جن سے خشکی بڑھے اور قلب و عضلات تیز ہو جائیں ان سے فوراً دل سکڑ کر اعتدال پر آجائے گا۔

قارئین نکسیر کی حقیقت واضح کرنے کے لئے کیفیات کے اثرات اعضا پر بتارہا ہے جس سے کئی مثالیں پیش کی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ صرف گرمی سردی سے ہی امراض پیدا نہیں ہوتے بلکہ تری اور خشکی سے بھی امراض و علامات پیدا ہوتی ہیں۔ نکسیر خشکی کی علامت ہے جو جب ناک کی عضلاتی جھلی میں خشکی بڑھتی ہے تو وہاں زخم ہو جاتا ہے جس سے خون آنے لگتا ہے۔

نکسیر ہی پر بس نہیں۔ اگر رحم میں خشکی بڑھ جائے تو رحم سے جریان خون جاری ہو جائے گا اگر پھیپھڑوں میں خشکی کی زیادتی ہو جائے بلغم کے ساتھ خون آنے لگے گا۔ انتڑیوں میں خشکی سے خونی بواسیر ہو جائے گی۔

نکسیر کا علاج

قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق نکسیر عضلاتی خلط سودا کی زیادتی اور خشکی گرمی کی علامت ہے چونکہ خشکی

گرمی کا علاج گرمی تری ہے لہذا نکسیر کے مریض کو گرم تر چیزیں کھلائیں جن کے چند روز کے استعمال سے نکسیر مستقل طور پر ختم ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات نکسیر کے لئے بہترین ہیں۔ غذا میں دودھ مکھن گھی مفرحات کا کثرت استعمال بے حد مفید ہے۔

علاج بالتدبیر

جب نکسیر کا مریض آئے تو اسے ہدایت کریں کہ وہ گرم خشک ماحول میں رہنے سے بچے جب نکسیر آنے لگے تو فوراً سرد پانی کے چھینٹے چہرہ پر مارے اور ساتھ ہی سرد پانی سر پر ڈالے فوراً خون زخم کے منہ میں جم کر مزید خون آنے سے روک دے گا۔

اگر ٹینکچر سٹیل مل سکے تو اس کا پھایہ ناک میں رکھیں۔ اگر بار بار نکسیر چھوٹے تو اندرونی علاج ضروری ہے تاکہ جریان خون سے موت واقع نہ ہو جائے

کان میں ہونے والی غیر طبعی علامات

حواس ستہ کا ایک رکن کان بھی ہے اللہ تعالیٰ کی عنایات میں انسان کے لیے کان بھی ایک اہم اور ضروری عنایت ہے۔

کان کی اہمیت اور ضرورت

کان کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر انسان کو کان نہ عطا کئے ہوتے تو وہ ایک بہت ہی آلات آواز سے ملنے والی معلومات بالکل پتہ نہ چلتا قدم قدم پر حادثات کا شکار رہتا۔

کان قوت سماعت کا آلہ ہے

کان سننے کی قوت کا ایک آلہ ہے جو دھیمی سے لے کر تیز آواز کو سن سکتا ہے اور آواز سے ملنے والے ہر پیغام کو دماغ تک فیصلہ کے لئے پہنچاتا ہے

آواز کیا ہے

ہماری زمینی آواز ہوا کے سمندر میں ڈوبی ہوئی ہیں یہاں کی کسی چیز میں حرکت پیدا ہو وہ ہوا سے ٹکراتی ہے جس طرح پانی کے تالاب میں ایک بڑا روڑہ گرائیں یا چھوٹا کنکر جونہی وہ پانی سے ٹکرائے گا فوراً کم و بیش پانی میں لہریں چاروں طرف جانا شروع کر دیتی ہیں جو گری ہوئی چیز کے اظہار کے لئے چاروں طرف جاتی ہیں۔ بالکل اسی طرح جب کوئی

چیز کرۂ فضائی میں حرکت کرتی ہے تو اس کے اظہار کے لئے بھی ہوا میں لہریں پیدا ہوتی ہیں جن سے حساس چیزوں میں اس قسم کا ارتعاش اور شور پیدا ہو جاتا ہے جو حرکت کرنے والی شے نے مقامی طور پر پیدا کیا تھا یہی شور وارتعاش آواز کہلاتا ہے۔

آج کل کے ریڈیو وغیرہ کے سپیکر اس حقیقت سے اظہار کیلئے کافی ہیں۔

بالکل ریڈیو کے سپیکر کی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے کانوں کے اندر حساس پردے لگا دیے ہیں جو اردگرد کی چیزوں کی حرکت کو محسوس کرکے دماغ تک پہنچاتے رہتے ہیں اسی حالت کا نام سننا ہے۔

کان کی ساخت

کان کے تین بڑے حصے ہوتے ہیں

۱۔ بیرونی کان ۲۔ درمیانی کان ۳۔ اندرونی کان

بیرونی کان

یہ لچکدار کریوں سے بنا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ کان کو جس طرف موڑیں مڑ جاتا ہے انسان کے کانوں کے بیرونی حصوں میں عضلات بہت ہوتے ہیں اس کے برعکس حیوانات گائے بھینس، کتا، بلی وغیرہ کے کانوں میں عضلات زیادہ مقدار میں ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حیوانات اپنے کانوں کو ہلا جلا سکتے ہیں

نوٹ:۔ بعض انسان بھی اپنے کانوں کو کسی قدر ہلا سکتے ہیں ان کے کانوں میں عضلات عام لوگوں کی بہ نسبت بڑے ہوتے ہیں۔

کان کا بیرونی حصہ سیپ نما (صدف) ہوتا ہے جس کے اندر باہر چند نشیب و فراز ہوتے ہیں جو باہر کی ہوا کی لہروں کو کان کے سوراخ میں پہنچاتے ہیں جو کان کا درمیانی حصہ کہلاتا ہے۔ بیرونی کان کے وسط سے قیف نما نالی شروع ہوتی ہے جو تقریباً ایک انچ لمبی ہوتی ہے جو درمیانی کان تک جاتی ہے یہ نالی دونوں سروں پر کشادہ اور اس نالی میں چھوٹی چھوٹی

گلٹیاں ہوتی ہیں جن سے ایک موم سی رطوبت نکلتی ہے جسے کان کا میل کہتے ہیں۔ درمیان میں تنگ ہوتی ہے جو درمیانی کان تک اس نالی کے اندرونی سرے پر ایک پتلی سی جھلی ہوتی ہے جسے کان کا پردہ کہتے ہیں۔

کان کی نالی میں شروع سے وسط تک بال ہوتے ہیں جو گرد و غبار اور کیڑے وغیرہ کو کان کے اندر جانے نہیں دیتے

درمیانی کان

کان کا یہ حصہ کنپٹی کی ہڈی کے سخت خول میں واقع ہے اسے کان کا ڈھول یا ڈرم بھی کہتے ہیں۔ اس حصہ کے بالکل اوپر کان کا پردہ ہوتا ہے اور نیچے دو سوراخ ہوتے ہیں جن میں ایک سوراخ گول ہوتا ہے دوسرا بیضوی ان دونوں سوراخوں پر بھی ایک پردہ لگا ہوتا ہے ان سوراخوں سے پھر دو سوراخوں والی ایک نالی نکلتی ہے جس کا ایک سرا حلق میں کھلتا ہے۔ دوسرا سرا درمیانی کان میں ہی کھلتا ہے

کان کے اس درمیانی حصہ میں تین چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہیں جن کا ایک دوسری سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔

ان ہڈیوں میں اوپر والی ہڈی ہتھوڑا نما ہوتی ہے جو کان کے پردہ کے ساتھ لگی ہوتی ہے درمیانی ہڈی کی شکل و شباہت اہرن نما جس پر لوہار لوہا کوٹتے ہیں (ہوتی ہے) جو ایک طرف ہتھوڑا نما ہڈی سے دوسری طرف اندرونی رکاب ہڈی جڑی ہوتی ہے۔ تیسری ہڈی جو رکاب نما ہوتی ہے اس کا اوپر والا سرا رکاب نما ہڈی کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور دوسرا ایک گول سوراخ میں لگا ہوتا ہے جو اوپر سے نیچے آتا ہے

درمیانی کان کا کام

ہوا کی لہریں یا آواز کی گونج (تھرتھراہٹ) کان میں آتی ہے تو پہلے وہ کان کے پردے کو جنبش دیتی ہے جو اس کان کے پردے میں جنبش پیدا ہوتی ہے تو درمیانی کان کی ہڈیاں

بھی بغیش دتھرتھرانے لگتی ہیں، میں آجاتی ہیں جس سے آواز درمیانی کان کے گول سوراخ کے ذریعہ اندرونی کان تک پہنچ جاتی ہے۔

ان ہڈیوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر آواز کی تھرتھراہٹ بہت شدید ہو تو اسے اپنے اندر جذب کرکے کان کو صدمہ سے بچاتی ہیں۔ اس کے برعکس اگر تھرتھراہٹ کمزور ہو یا بہت ہی کم ہو تو یہ عصب سماعت تک پہنچانے میں مدد دیتی ہے۔

اندرونی کان

کان کا اندرونی حصہ سننے کا کام کرتا ہے جو کنپٹی کی ہڈی کے سخت حصہ میں واقع ہے اس کے دو حصے ہیں۔

۱۔ استخوانی حصہ ۔ ۲ غشائی حصہ

استخوانی حصہ

استخوانی حصہ کے بھی تین حصے ہیں ۱۔ دہلیز ۲۔ گھونگا نما حصہ ۳۔ نیم دائرہ نالیاں

دھلیز:۔ یہ حصہ گھونگا نما اور نیم دائرہ نالیاں والے حصہ کے درمیان واقع ہے یہ دو بیضوی سوراخوں کے ذریعے درمیان کان کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

گھونگا نما حصہ:۔ یہ حصہ بالکل گھونگے کی طرح بلدار ہوتا ہے اس کے اندر ایک باریک پردہ ہوتا ہے جو اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے اوپر والے حصہ کو دہلیزی سیڑھی اور نیچے والے

نیم دائرہ نالیاں:۔ یہ نالیاں اندرونی کان کی دہلیز کے پیچھے واقع ہیں جو تعداد میں تین ہیں پانچ سوراخوں کے ذریعے دہلیز میں کھلتی ہیں

غشائی حصہ

اندرونی کان کا یہ جھلی کا بنا ہوا حصہ استخوانی کان کے اندر واقع ہے جو شکل میں استخوانی

حصہ جیسا ہی ہوتا ہے کیونکہ یہ استخوانی حصہ کے اندرونی حصہ میں چھپا ہے اس کے غشائی حصہ میں ایک رطوبت بھری رہتی ہے عام طور پر کان کے امراض انہی حصوں میں پیدا ہوتے ہیں

نوٹ:۔ کان کے ان حصوں کے مخصوص مزاج ان کی بناوٹ کے تحت ہوتے ہیں اگر دہلیز والے حصے کو اعصابی اور نیم دائرہ نالیوں والے حصے کو عضلاتی اور غشائی حصہ کو غدی حصہ کا نام دے دیا جائے تو ان کے افعال سمجھنے میں بہت آسانی رہے گی

کان میں آواز کیسے سنائی دیتی ہے

جس طرح روشنی کی شعاعیں آنکھ کے پردہ شبکیہ پر تحریک پیدا کرکے بینائی پیدا کرتی ہیں جسے ہم نظر آنا کہتے ہیں بالکل اسی طرح ہوا کی لہروں سے کان کے عصب سامع پر تحریک پیدا ہو کر آواز بنتی ہے جسے دماغ سن کر ضروری احکام تیار کرتا ہے۔

سننے کیلئے کان کے مختلف اعضا کیسے کام کرتے ہیں

ہوا کی لہریں بیرونی کان میں جمع ہو کر کان کے سوراخ کی راہ درمیانی کان میں پہنچ کر کان کے ڈھول پر لگتی ہیں جس سے اس میں تھرتھراہٹ پیدا ہوتی ہے جو کان کی مطرقی ہڈی کو ہلاتی ہیں جو آگے والی ہڈیوں کو بھی حرکت دے دیتی ہے جس سے اندرونی کان کی استخوانی رطوبت میں موجیں یا لہریں پیدا ہو کر شروع ہو جیسے کے رنگتوں میں ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا اثر عصب سامع کے ذریعہ دماغ تک پہنچتا ہے دماغ میں یہی تاثر آواز کہلاتا ہے اسی آواز پر دماغ ضروری احکام تیار کرتا ہے۔

کان کی تکلیف دہ علامات

اوپر کان کی بناوٹ اور کان میں پیدا ہونے کی ماہیت اور اس کے اعضا کے افعال کی تشریح وتوضیح پیش کی گئی ہے اب کان میں پیدا ہونیوالی تکلیف دہ علامات کے اسباب

تشخیصی علامات اور ان کے علاج کے بارے میں تحریر کر رہا ہوں۔

کان کا درد

اردو نام	طبی نام	انگریزی کا نام
کان کا درد	وجع الاذن	اوٹیلجیا

تعارف :- کان کے اندر خفیف درد ہوا کرتا ہے۔

علامات :- کان میں درد اسباب کی کمی بیشی سے کم و بیش ہوا کرتا ہے۔ درد کی ٹیس چہرہ پیشانی اور گردن میں محسوس ہوتی ہے کان کے نیچے ذرا دباؤ پڑنے سے شدید درد ہوتا ہے۔ مریض مارے درد کے بیٹھ یا لیٹ نہیں سکتا اکثر ادھر ادھر آتا جاتا ہے بیحد پریشانی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔

نوٹ :- دو سال سے اوپر کا ہر مریض کان درد کی اطلاع اپنے تیمار دار سے ضرور کر دیتا ہے لیکن چھوٹے بچے جو ابھی بولنے نہیں لگے وہ بتانے سے قاصر ہوتے ہیں لہٰذا اگر بچہ بار بار روئے اور کان کی طرف ہاتھ ہلائے کان کو چھیڑنے سے چیخیں مارنے لگے تو سمجھیں گے کہ اس کے کان میں درد ہے اگر کان سرخ معلوم ہوں تو بھی فوراً کسی اچھے معالج کو دکھائیں

اسباب :- کان میں کچھ پڑ جانا۔ سردی لگنا۔ کان پر چوٹ لگنا۔ اوپر کے جبڑہ میں کسی دانت کا بوسیدہ ہو جانا۔ وجع المفاصل۔ کان کی پھنسی نکل آنا۔ کان کا درد وغیرہ۔ کان درد کا سبب بچوں میں اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے

یادداشت

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اگر کان کے غدی عضلاتی پردوں میں سوزش یا ورم ہو تو درد شدید

نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کان کے اعصابی پردہ میں سوزش یا ورم ہو جائے تو ناقابل برداشت درد ہوتا ہے اور اس کی ٹیس چہرہ پیشانی اور گردن تک جاتی ہے گردن کے پٹھے کھنچ جاتے ہیں اور درد کرنے لگتے ہیں۔

اگر کان کے غدی پردہ میں سوزش ہوگی ہو تو مریض کا قارورہ زرد سفیدی مائل ہوگا۔ اگر کان کے عضلاتی پردہ میں سوزش یا ورم ہوگا تو قارورہ سرخ زردی مائل ہوگا اور اعصابی پردہ میں ورم کی صورت میں قارورہ سفید ہوگا۔

اگر قارورہ ورم ہو تو کان کے اندر یا باہر جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ کان کے ساتھ کپڑا لگنے سے درد میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر بخار بھی ہو جایا کرتا ہے

یادداشت :- اگر درد شدید ہو اور پھر کان سے پانی بہنے لگے تو اعصابی تحریک سمجھنی چاہئے اگر گاڑھی سی پیپ آنے لگے تو غدی ورم سمجھیں اگر خون بہنے لگے تو عضلاتی تحریک کی سوزش و ورم کا علاج کریں۔

علاج کان کے درد کا علاج کرنے سے پہلے اسباب مرض تلاش کریں۔ کیونکہ کان درد کی کوئی بھی دوا اس وقت تک کامیاب نہ ہوگی جب تک درد کا صحیح سبب معلوم نہ ہو اور اسے دور نہ کیا جائے۔ اگر کسی بوسیدہ دانت کی وجہ سے کان میں درد ہو تو اسے فوراً نکلوا دیں۔ تسکین درد کے لئے افیون ½ رتی دس قطرے پانی میں حل کر کے دو قطرے کان میں ڈال دیں فوراً درد رک جائے گا۔

نوٹ :- اگر کان میں زخم ہو تو افیون پانی میں حل کر کے ڈالنے کی بجائے سپرٹ یکٹس فائینڈ یا سپرٹ منتھلینڈ میں حل کر کے ڈالیں۔ اگر کوئی چیز پڑ گئی ہو تو اسے نکال دیں اور کان روغن گل ڈال دیں اگر کان میں پھنسی نکل آئی ہو تو غدی عضلاتی اکسیر تھوڑی تھوڑی عضلاتی ملین کھلائیں جس سے وہ ختم ہو جائے گی۔

اگر کان میں ورم ہوگیا ہو تو فوراً ورم کم کرنے کی کوشش کریں ورنہ دماغ متاثر ہو کر مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہے۔

لیپ کان درد

ھوالشافی:۔ رسونت ، سفیدہ کاشغری ، کافور ، افیون ، عرق گلاب ۔

۵ ماشہ ۵ ماشہ ۱ ماشہ ۱ ماشہ حسب ضرورت ۔

تمام ادویہ کو باریک پیس کر اتنے عرق گلاب میں ملائیں کہ لئی سی بن جائے پھر کان کے اردگرد لیپ کردیں ۔ کان کے اندر کافور اور افیون ملا کر ڈالنا بھی مفید ہوتا ہے ۔

اگر کان میں زخم ہوگئے ہوگئے ہوا سے پیپ آتی ہو تو درج ذیل ادویہ سے بھپارہ دے کر کان صاف کریں جب کان صاف ہوجائے تو غدی عضلاتی اکسیر روئی کی بتی بنا کر کان کے اندر لگائیں انشا اللہ فوراً زخم بند ہو کر پیپ اور درد غائب ہوجائیں گے

نوٹ:۔ روئی کی بتی شہد سے تر کرکے اکسیر لگائیں

بھپارہ کا نسخہ یہ ہے ۔

پوست خشخاش ، بنفشہ ، نکو ، رسونت ، برگ نیم ، ہر ایک ۲ تولہ ۔ پانی ۱/۲ سیر ۔ مندرجہ بالا نسخہ کو جوش دے بھپارہ دیں ۔

کان کا ورم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان کی سوجن	ورم الاذن	اوٹائٹس میڈیا

تعارف:۔ کان کے اندر ورم ہو جاتا ہے کبھی کان کی اندرونی دیواریں متورم ہو جاتی ہیں کبھی اندرونی جوف اور کان کا پردہ متورم ہو جاتا ہے

اسباب:۔ کان میں کسی چیز کا پھنس جانا ، سردی لگنا ، عصبی خراش ، خنازیر ، وجع المفاصل کان پر چوٹ لگنا ، خارش ہونا۔

علامات:۔ ورم کی ابتدا میں ورم والے کان میں ہلکی ہلکی خارش ہونے لگتی ہے ۔ پھر کان بوجھل محسوس ہوتی ہے ۔

کھانے پینے اور نگلنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے پھر دفعتہً کان میں شدید درد ہونے لگتا ہے کان میں مختلف قسم کے آوازیں سنائی دیتی ہیں اکثر مریضوں کو بخار چڑھ جاتا ہے ۔ درد میں اتنی شدت ہوجاتی ہے کہ بعض مریض کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہونے لگتا ہے بچوں میں تشنج کے بذیان بھی شروع ہو جاتا ہے جو شدت مرض کی علامت ہے اگر ورم دماغ کی طرف منتقل ہو جائے تو مریض کے ہلاک ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے ننھے بچوں کو اگر ہو جائے تو بہت کم جاں بر ہوتے ہیں

یادداشت جوانوں میں اس علامت کا نتیجہ بہرا پن ہوتا ہے ۔ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اسباب کے تحت ہی کان کے کسی مفرد عضو میں ورم ہوگا اس حقیقت سے تو آپ پوری طرح واقف ہیں کہ اس وقت تک کسی مقام پر ورم نہیں ہو سکتا جب تک اس مقام کے مفرد عضو میں اجتماع خون نہ ہو ورم جس عضو مفرد

میں ہوگا اس سے مرکزی اعضا بھی تیز ہو جائیں گے اور ان کی علامات پورے جسم میں واضح پائی جائیں گی جن سے آسانی سے تشخیص ہو سکے نبض وقارورہ کا بغور معائنہ کرنے کے بعد یقین کے ساتھ علاج تجویز کریں

علاج

اگر کان میں کچھ پڑ گیا ہو یا میل زیادہ جمع ہو گیا ہو تو فوراً نکال دیں اسی طرح خنازیر، کان پر چوٹ لگنے اور دیگر امراض کی علامات واضح ہوں گی اگر ان میں سے ورم کا سبب ہو تو اس کا علاج کریں۔

اکثر مریضوں کے کانوں میں خارش ہونے لگتی ہے بعض دفعہ مریض کے کان میں ورم ہو جاتا ہے خارش چونکہ عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے لہٰذا ورم بھی عضلاتی ہوگا۔ غدی عضلاتی یا غدی اعصابی غذا و دوا کھلائیں فوراً خارش ورم رفع ہو جائیں گے اگر خنازیر کی وجہ سے ہو تو عضلاتی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں کان کے باہر عضلاتی ادویہ کا لیپ کریں، خصوصاً مکو خصوصاً پھٹکڑی پوست خشخاش اس وقت پیس کر پانی ملا کر لیپ کریں۔ غدی عضلاتی طلین تیل سرسوں میں ملا کر کان میں ڈالنا مفید ہے۔

- اگر درد شدید ہو تو افیون محلول کر کے کان میں ڈالیں۔ کان کے نیچے جونکیں لگوائیں اگر ہذیان ہو جائے تو برسام کے تحت علاج کریں

یادداشت:۔ اول یہ ضروری ہے کہ ورم میں آیا ہوا خون اگلے عضو میں بھیج دیا جائے اگر ورم کو کئی دن ہو گئے ہوں تو اسے پکانے کی کوشش کریں جونہی ورم میں پیپ بنے گی فوراً درد ختم ہو جائے گا۔

کان سے کسی چیز کے نکالنے کا طریقہ

بچے اکثر گولیوں وغیرہ سے کھیلتے ہیں یا بزرگ چنے وغیرہ نکالتے ہیں تو بعض دفعہ اچانک کوئی دانہ کان میں پڑ جاتا ہے ایسا آدمی فوراً انگلی سے نکالنے کی کوشش کرتا

ہے چونکہ کان کا سوراخ انگلی کی موٹائی سے کم ہوتا ہے اسلئے کان میں پڑی ہوئی چیز نکلنے کی بجائے اور آگے چلی جاتی ہے اور اندر پھنس کر ورم کا سبب بن جاتی ہے۔

اگر ورم ہونے سے پہلے ہی مریض معالج کے پاس آجائے تو اسے مخصوص بنی ہوئی چٹکی سے نکالیں اگر اس سے بھی نہ نکلے تو مریض کے ناک میں کوئی تیز نسوار لگائیں جس سے زور زور سے چھینکیں آئیں۔ جب مریض کو نسوار دیں تو اسے

ایک خاص ہدایت

جب مریض کو نسوار دیں تو اسے ہدایت کریں کہ جونہی چھینک آئے اور فوراً منہ اور ناک بند کر دیں تاکہ ان سے ہوا خارج نہ ہو۔ ایسا کرنے سے ہوا کان کے راستے سے نکلنے کی کوشش کرے گی جونہی کان میں پڑی ہوئی چیز پر ہوا کا دھکا لگے گا۔ فوراً باہر نکل آئے گی۔

نوٹ:۔ اگر اتنا ورم اتنا ہو گیا ہو کہ پڑی ہوئی چیز بھی ورم میں دب گئی ہو تو اس طریقہ سے نکالنے کی کوشش نہ کریں ورنہ درد زیادہ ہو جائے گا پھر کسی جراح سے اپریشن کرا کر نکلوا دیں۔

کان کی پھنسیاں

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان کی پھنسیاں	جرب الاذن	ECZEMA In The EAR

تعارف:۔ کان کے اندر اور باہر پھنسیاں نکل آتی ہیں جن میں جلن درد خارش ہوا کرتی ہے کبھی پختہ ہو کر ان سے پانی یا پیپ نما رطوبت بہتی ہے اکثر دودھ پینے والے بچوں کو نکلا کرتی ہے۔

تحریک:۔ کان میں عضلات اور غدد کی نسبت اعصاب بہت زیادہ تعلق رکھتے

سے کان اعصابی اعضا میں شامل ہے۔

کانوں میں جو کہ پھنسیاں پیدا ہوتی ہیں اکثر اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہیں لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کان میں عضلاتی اور غدی تحریک سے پھنسیاں پیدا نہیں ہو سکتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ کانوں میں غدد اور عضلات موجود ہیں لہذا کبھی ان میں بھی ورم اور پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج:- جس کان میں پھنسیاں ہوں اسکو صبح شام نیم کے پانی سے صاف کریں پھر یہ مرہم لگائیں

ھوالشافی:- عنبر ۱ حصہ، گل تمباکو ۱ حصہ، دو چلم میں جلا ہوا تمباکو، برگ کیکر ۲ حصہ، ویزلین ۴ حصہ، تمام ادویہ کو باریک پیس کر ویزلین میں ملا کر محفوظ کر لیں۔ بہترین مرہم تیار ہے ذرا سی مرہم پھنسیوں پر لگائیں۔ اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی اکسیر بھی بیحد مفید ہے۔

نوٹ:- اگر کان کے اندر پھنسیاں ہوں تو مرہم کو روئی کی بتی پر لگا کر کان میں لگائیں۔ نیز غدی عضلاتی ملین غدی عضلاتی اکسیر میں ملا کر دن میں تین بار کھلانے سے انشاءاللہ چند دنوں میں تمام پھنسیاں ختم ہو جائیں گی۔

غذا:- صبح:- انڈا میں بیسن ملا کر ٹکی بنا کر کھلائیں۔ دوپہر:- کوئی گوشت، سبزی یا چنے کی دال، ٹماٹر وغیرہ چنے کے آٹے کی روٹی سے کھلائیں۔

کان بجنا

انگریزی نام	طبی نام	اردو نام
TENTITIS	طنین	کان بجنا

تعارف:- کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں آتی ہیں کبھی چھاں چھاں ہوتی ہے۔ کبھی

ٹیں ٹیں کی آوازیں آتی ہیں بعض پانی کھولنے کی آواز معلوم ہوتی ہے

اسباب:- بدہضمی بوجہ تیزابیت نفخ کی خون بوجہ جریان خون، تمباکو نوشی شراب خوری، کان پر چوٹ لگنا وغیرہ اسباب سے کانوں میں آوازیں سنائی دینے لگتی ہیں شدید عضلاتی تحریک بھی اس کا سبب بن جاتی ہے۔

علاج:- کان ایک نہایت حساس عضو ہے اس کے اندر کوئی بھی تکلیف ہو اس کی وجہ بڑی احتیاط کے ساتھ معلوم کریں کیونکہ اگر ذرا سی بھی غلطی ہو گئی تو اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کوئی خرابی ہونے کا خدشہ ہے اول عضلاتی تحریک کو کم کریں۔ اگر تیزابیت اور خشکی کی وجہ سے ہو تو بادام روغن کان میں ڈالیں اگر کسی وقت بادام روغن نہ ملے تو گل روغن یا عورت کا دودھ کان میں ٹپکائیں

اندرونی طور پر مغز بادام، خشخاش اور چہار مغزوں کا حریرہ کھلائیں اگر سر پر گل روغن یا بادام روغن یا خشخاش روغن کی مالش کی جائے تو بہت مفید رہتا ہے اگر کمی خون آواز کا سبب ہو تو مولد خون اغذیہ اور دوا کھلائیں جس میں شربت فولاد ماءاللحم پلائیں۔

پرہیز:- شراب خوری، کثرت کام، تیز دھوپ میں چلنا دوڑنا اور کثرت جماع وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

غذا:- صبح مکھن بادام۔ دوپہر مولی شلغم گاجر کدو توری ٹینڈے وغیرہ کا سالن دیں۔ شام کو دوپہر والا سالن کھلائیں

بہرا پن

اردو نام	طبی نام	انگریزی نام
اونچا سننا یا بہت کم سننا	طرش و قر و صمم	DEAFNESS

تعارف:۔ کانوں کی یہ ایسی بے درد تکلیف ہے جس میں مریض کو بہت ہی کم سنائی دیتا ہے یعنی بہت زور سے بولنے پر ذرا سا سنائی دیتا ہے بعض دفعہ بہرے شخص سے باتیں کرنے والا شخص تنگ آجاتا ہے بالآخر ایسے شخص کو اپنی بات اشاروں سے سمجھانے لگتا ہے۔

بہرہ پن کے طبی نام بھی بڑی احتیاط سے تجویز کئے گئے ہیں جو مرض کی حقیقت واضح کرنے کے لئے یا سمجھانے کے لئے ہیں۔

طرش کے معنی ثقل سماعت اور صمم سے مراد پیدائشی بہرا پن ہے۔ بہرے شخص کو کبھی مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں کبھی قوت سماعت ناقص اور کبھی بالکل زائل ہو جاتی ہے۔

اسباب:۔ کان کا پردہ جو سننے کا کام کرتا ہے جب تک اس کا تعلق بیرونی ہوا سے قائم رہتا ہے اس وقت تک آوازیں سنتا رہتا ہے لہذا کان میں میل بھر جانا بہرے پن کا سب سے بڑا سبب ہے اس کے علاوہ کان کے پردہ پر ایسا صدمہ پہنچنا کہ دوسرے پردوں سے تحریکات نہ لے سکے تو بھی بہرا پن ہو جایا کرتا ہے اس لئے توپ کی آواز یا بجلی کی کڑک وغیرہ سے پردہ اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے خرابی خون چیچک خسرہ آتشک وغیرہ سے بہرا پن ہو سکتا ہے۔

علاج

اول صحیح سبب تلاش کریں کان کی صفائی کی طرف توجہ ضرور دیں اگر کان میں میل معلوم ہو تو اول دو تین دن گلسرین یا روغن گل کان میں ڈالیں چند دن ڈالتے رہیں پھر کسی ماہر سے علاج نکلوا دیں اگر چیچک خسرہ کی وجہ

سے ہو تو اول ان کا علاج کریں کانوں میں بادام روغن یا گل روغن ڈالتے رہیں چیچک وغیرہ کو آرام آتے ہی بہرا پن ٹھیک ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی، اعصابی عضلاتی روغن و قطور بہرا پن دور کرنے کے لئے بیحد مفید ہے۔

نوٹ:۔ کان کی کسی تکلیف کا علاج کرنے سے پہلے تحریک ضرور معلوم کر لیں تاکہ اس کے مطابق غذا دوا تجویز کی جا سکے۔

کن پیڑے (گل سوئے)

تعارف:۔ گل سوئے جسے عرف عام میں کن پیڑے بھی کہتے ہیں اس میں کان کی لو سامنے اور نیچے کا تھوک پیدا کرنے والا غدہ متورم ہو جاتا ہے یہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے اور زندگی میں صرف ایک بار ہی ہوتا ہے۔

علامات:۔ کن پیڑے کی تکلیف بچوں میں وبا کے طور پر ایک دوسرے میں چھوت سے پہنچتی ہے چھوت لگنے کے پندرہ بیس دن بعد علامات پیدا ہونے لگتی ہیں پہلے دن معمولی ورم نمودار ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ دو تین دن کے اندر کان کی پچھلی طرف اور نیچے کی طرف گردن میں پھیل جاتا ہے ایک دو دن بعد دوسرے کان کا غدہ بھی ورم کر آتا ہے دونوں طرف کے رخسار اور گردن سوج کر ایک ہو جاتے ہیں منہ کھولنے اور کھانے پینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ زبان کی جڑ کی دونوں طرف کے غدد بھی سوج جاتے ہیں جس سے لعاب نگلنا بھی مشکل ہو جاتا ہے چنانچہ منہ سے رال بہتی رہتی ہے زبان پر زردی مائل میل جم جاتی ہے تنفس سے بو آتی ہے سر میں درد ہونے لگتا ہے بخار شدید ہو جاتا ہے اگر مرض کا دورہ شدید ہو تو دماغ متاثر ہو کر ہذیان ہو جاتا ہے اگر صحیح علاج میسر آجائے تو چوتھے پانچویں دن ورم کم ہونے لگتا ہے بتدریج آہستہ

آہستہ اتر جاتا ہے۔ آٹھ دس دن بعد بالکل آرام آجاتا ہے بعض مریضوں کے غدد میں پیپ پڑ جاتی ہے جو کان کے اندر پھٹ کر کان کے ڈھول کو متاثر کر دیتی ہے اکثر لوگوں کو بہرا پن کی شکایت ہو جاتی ہے۔

بعض مریضوں کے ورم کا غلیظ مادہ مکمل طور پر واپس آجاتا ہے۔ مقام ورم پر رہ جاتا ہے جس سے وہ جگہ سخت رہ جاتی ہے

بعض مریضوں کو صحیح علاج میسر نہ آنے یا حفظانِ صحت پر عمل نہ کرنے سے مرض بڑھ کر جوان مردوں میں ان کے خصیتین کی طرف منتقل ہو جاتا ہے ان کے خصیے سخت درد کرنے لگتے ہیں پیشاب کی نالی میں درد جلن ہونے لگتے ہیں اگر مرض زیادہ دیر رہے تو اکثر مریضوں کے خصیے سکڑ جاتے ہیں۔

جوان لڑکیوں میں ان کے خصیۃ الرحم اور کبھی پستانوں میں منتقل ہو جاتا ہے اگر مرض کا اثر ان اعضا میں رہ جائے تو اکثر لڑکیوں کے پستان اپنے حجم میں اتنے سکڑ جاتے ہیں کہ سینہ پر معلوم نہیں ہوتے اور بعض لڑکیاں بانجھ ہو جاتی ہیں یعنی اولاد نہیں ہوتی

اسباب:۔ جیسا کہ علامات میں بتایا گیا ہے کہ دونوں کانوں کے غدد متورم ہو جاتے ہیں

ایک اہم نکتہ یہاں اس نکتہ کو سمجھنا ضروری ہے کہ جب بھی کسی مقام یا غدد عضو میں ورم ہوتا تو وہاں اجتماع خون ہوتا ہے

کن پیڑے کی علامت میں چونکہ غدد متورم ہوتے ہیں لہذا جگر و غدد کا نظام تیز ہوتا ہے مقامی طور پر کان اور زبان کے غدد میں اجتماع خون ہوتا ہے لہذا ورم کسی غدد میں یا جگر میں غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے یعنی جگر و غدد کی مشینی تحریک ہوتی ہے گرم خشک سے گرم تر چیزوں سے ورم میں تیزی آجاتی ہے

علاج کن پیڑے چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتے ہیں لہذا ان کا

علاج اعصابی غدی اغذیہ ادویہ سے کریں یا اگر اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ کی ضرورت محسوس کریں تو یہ بھی استعمال کرائی جا سکتی ہیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی نسخہ جات اس لئے بے حد مفید ہیں اگر درد شدید ہو تو فارماکوپیا کا اعصابی عضلاتی تریاق استعمال کرائیں۔

احتیاط مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ تندرست بچوں کو اس کے پاس نہ آنے دیں مریض کو کم از کم ایک ہفتہ بستر سے اٹھنے نہ دیں۔

ورم کو فوراً تحلیل کرنے کی کوشش کریں اگر سستی کی گئی تو عورتوں میں مرض پستان اور خصیۃ الرحم اور مردوں کے خصیوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔

غذائی پرہیز:۔ کن پیڑے کے مریضوں کو ترش اور گرم اغذیہ ادویہ لازمی بند کرا دیں تاکہ مرض بڑھنے سے رک جائے۔ گوشت انڈے نہ کھلائیں

کان کے زخم (قروح گوش)

تعارف:۔ بعض دفعہ کان کے ورم یا پھنسی میں پیپ پڑ جاتی ہے جو زیادہ دیر تک رہنے سے بار بار پیپ سے بھرتی اور خالی ہوتی رہتی ہے جس سے کان میں گہرے زخم ہو جاتے ہیں جو قروح گوش بھی کہلاتے ہیں۔

علامات:۔ کان سے اکثر پیپ بہتی رہتی ہے کبھی درد ہونے لگتا ہے اگر پیپ بند ہو جائے تو خفیف خارش اور گرانی محسوس ہوتی ہے کان سے کم سنائی دیتا ہے اگر زخم گہرا ہو کر کان کی پچھلی ہڈی تک پہنچ جائے تو خطرناک قسم کا دمل پیدا ہو جاتا ہے کان سے بدبو آتی رہتی ہے۔

علاج:۔ جس مریض کے کان سے پیپ آتی ہو اسے غدی اعصابی

غذا و دوا دیں۔ چند دنوں کے اندر ہی پیپ آنی بند ہو جائے گی اور زخم مندمل ہو جائے گا۔ قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی نسخہ جات بے حد مؤثر ہیں۔ اگر ورم و زخم سے خون آتا ہو تو بھی غدی اعصابی غذا و دوا درست ہے یاد رکھیں کان کی صفائی روزانہ کراتے رہیں تاکہ زخم کی جگہ میں متعفن ہو کر کیڑے پیدا نہ ہو جائیں اگر کان کے زخم نظر آتے ہوں یا ان پر دوائی لگائی جا سکتی ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں بہت جلد آرام آ جائے گا۔

ہوالشافی:۔ آب چونا ۱ پاؤ، تیل سرسوں ۱ پاؤ، کاربالک ایسڈ ۱ تولہ، ٹکیاں فنائل ۲ تولے

ترکیب تیاری:۔ اول فنائل تیل سرسوں اور آب چونا کو تھوڑا تھوڑا لے کر کھرل کریں۔ پھر گھوٹ کر ملائیں جب لئی سی بن جائے تو دونوں کو تھوڑا تھوڑا ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب تمام مل کر لئی سی بن جائے تو کاربالک ڈال کر اس آمیزے کو تھوڑا تھوڑا ڈال کر رگڑتے جائیں حتی کہ سب یکجان ہو جائے بس مرہم تیار ہے کان بہتا ہے روئی کی بتی پر لگا کر زخم پر لگائیں۔ انشاء اللہ چند دن کے اندر زخم بھر کر تمام تکلیف ختم ہو جائیں گی۔ یہ مرہم عام زخموں پر بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

کان بہنا

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان بہنا	سیلان الاذن	آٹوریا

تعارف:۔ کان کے ورم نہ پھٹنے سے اس کا مادہ پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے جو ورم کے اول کے حصہ میں زخم و سوراخ کر کے باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے جو پیپ کہلاتا ہے جس کا رنگ زردی مائل قوام گاڑھا اور بدبودار ہوتا ہے۔

یادداشت:۔ یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ جب کسی

وجہ سے دوران خون میں کسی مقام پر رکاوٹ ہو جاتی ہے تو اجتماع خون ہو کر وہاں ورم ہو جاتا ہے اگر رکاوٹ جلد رفع نہ ہو تو ورم میں آیا ہوا خون متعفن ہو کر پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے یہی پیپ ورم کے اوپر والے حصے میں زخم کر کے خود خارج ہونے لگتی ہے۔

یادداشت بعض بچوں کو جب خسرہ چیچک نکلتی ہے تو ان کے کانوں میں بھی دانے نکل آتے ہیں ان سے بھی پیپ بہنے لگتی ہے۔

چونکہ خسرہ اور چیچک متعدی علامات ہیں لہٰذا ایسے بچوں کا کان کی پیپ دوسرے بچوں کو نہ لگنے دیں ورنہ وہ بھی متاثر ہو سکتے ہیں

یادداشت چونکہ کان میں اعصاب غدد عضلات تینوں پائے جاتے ہیں لہٰذا ان میں سے کسی ایک میں ورم پختہ ہو کر متعفن مادہ خارج ہونے لگ سکتا ہے لہٰذا کان سے ہر قسم کے بہنے والے مادہ کو پیپ سمجھ کر علاج شروع نہ کریں بلکہ ورم و زخم کی تشخیص ضروری ہے لہٰذا ان کا فرق درج ذیل ہے:

۱۔ اگر کان کے اعصاب متورم ہو جائیں تو ورم کے پختہ ہونے پر پیپ کی بجائے پانی نما رطوبت خارج ہوگی جس کی تحریک اعصابی عضلاتی ہوگی۔

۲۔ اگر کان کے عضلات میں ورم ہو جائے تو ورم کے پختہ ہونے پر کان میں کچھ لہو خارج ہوگا جو عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہوگا۔

۳۔ اگر کان کی غشا مخاطی متورم ہوگی تو کان سے پیپ خارج ہوگی جس کی تحریک غدی عضلاتی سے غدی اعصابی ہوگی لہٰذا جب کان سے گاڑھی پیپ خارج ہوگی غدی عضلاتی سے ہوگی۔ اور جب پتلی ہوگی اور پیلے رنگ کی ہوگی تو غدی اعصابی سے خارج ہوگی۔

علامات:۔ ابتدا میں خفیف بخار ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ شدید بھی

ہوجایا کرتا ہے کان میں شدید درد رہتا ہے رات کو نیند حرام ہو جاتی ہے کان کے اندر باہر سرخی ہوتی ہے دو تین دن کے اندر کان سے مواد پیپ کی صورت میں بہنے لگتا ہے۔

علاج

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے کہ پیپ غدی عضلاتی تحریک کا نتیجہ ہوتا ہے لہٰذا علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ استعمال کرائیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات پیپ ختم کرنے کے لئے تریاق ہیں۔

کان کے زخم بند کرنے کے لئے اوپر ایک نسخہ آب چونا تیل سرسوں اور کلر یا لک کا لکھ چکا ہوں وہ ایسے مریض کا کان صاف کر کے استعمال کرائیں پیپ و زخم بند کرنے کے لئے فوری اثر ہے اگر کان میں پانی جیسی رطوبت آتی ہو یا کچ لہو آتا ہو تو تحریک کے مطابق قانون مفرد اعضا کے نسخہ جات استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔

کان کی خارش

تعارف:۔ کان کے اندر اور باہر باریک باریک دانے سے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں کبھی ہلکی ہلکی خارش ہوتی ہے کبھی اتنی شدید خارش ہوتی ہے کہ مریض کان میں تیلیوں سے خارش کرنے لگتا ہے جس سے اندر زخم ہو جاتے ہیں کان میں درد اور کبھی خارش لگتا ہے۔

اسباب:۔ خارش عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے جسم میں تیزابیت اور سودا کی زیادتی سے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے۔ کیفیاتی طور پر جسم میں خشکی سودا کا غلبہ ہوتا ہے۔

علاج

چونکہ خارش کان میں ہو یا جسم کے کسی حصہ میں عضلاتی اعصابی تحریک اور سوداویت کی زیادتی کا نتیجہ ہوتی ہے لہٰذا جو تدابیر بھی کریں اس سے تیزابیت اور سوداویت کا خاتمہ ہونا چاہئے۔

جگر و غدد کے سکون کو تحریک میں تبدیل کر دیں انشاءاللہ جونہی جگر و غدد میں تحریک پیدا ہو گی فوراً صفرا بڑھ کر تیزابیت اور سودا کو ختم کر دے گا جس سے کان کی خارش رفع ہو جائیگی فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلا کر خلق خدا کو مستفید کریں۔ غدی عضلاتی ملین تیل سرسوں میں ملا کر کان میں ڈالنے سے کان کا درد خارش کو آرام آجاتا ہے۔

کان سے پیپ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
کان بہنا	سیلان الاذن	OTORRHOEA

تعارف:۔ کان کی اندرونی جھلی میں سوزش ہو کر پیپ بہنے لگتی ہے

علامات:۔ شروع شروع میں کان کے اندر ہلکی ہلکی خارش ہونے لگتی ہے پھر یہی خارش بڑھ کر کان میں ورم کی شکل اختیار کر لیتی ہے جب ورم پختہ ہو جاتا ہے تو اس میں بدبودار پیپ آنے لگتی ہے بعض خسرہ چیچک کے مریضوں کے کان بھی بہنے لگتے ہیں۔

نوٹ:۔ اگر خسرہ اور چیچک کے مریض دوسرے تندرست اشخاص خصوصاً بچوں کے ساتھ میل جول رکھیں تو کان کا زہریلا مادہ تندرست بچوں و اشخاص میں منتقل ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکثر ایسے بچوں کو بھی خسرہ چیچک اور کان بہنے کی شکایت ہو جایا کرتی ہے

اگر کان میں اعصابی پھنسی بن جائے تو گاڑھی پیپ کی بجائے پتلا پانی خارج ہوتا ہے۔

اسباب :- پھوڑے پھنسیاں نکلنا خصوصاً اعصابی اور غدی پھنسیاں بچوں میں خسرہ و چیچک وغیرہ کان میں کسی چیز کا پڑ جانا۔ بلغمی اور صفراوی مریضوں کے اکثر کانوں سے پیپ آیا کرتی ہے۔

علاج

علاج شروع کرنے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ کونسی تحریک چل رہی ہے جس سے پیپ آ رہی ہے۔

اول مریض کی نبض دیکھیں اور اسے ذہن نشین کر لیں۔ فوری تسکین کے لئے افیون پانی میں حل کر کے کان میں ڈال دیں اگر اعصابی تحریک موجود ہو تو پھٹکڑی گرم پانی میں حل کر کے کان میں ڈالیں بلکہ اسی پانی کی پچکاری کریں کان پر گرم ٹکور جاری رکھیں حتی کہ درد رک جائے۔

یہ حقیقت ہے کہ جب پھنسی سے مادہ بہنے لگتا ہے تو درد رک جایا کرتا ہے۔ نیم کے پانی کا بھپارہ روزانہ کریں تا کہ مادہ متعفن نہ ہو۔

یادداشت

یاد رکھیں کہ کان نہایت حساس عضو ہے اس میں زیادہ ادویہ ڈالنے کی بجائے مریض کو اندرونی طور پر ادویہ کھلائیں تا کہ کسی دوا کے تخرش اثر سے کان کا ڈھول خراب ہو کر بہرا پن نہ پیدا ہو جائے۔

غذا :- تحریک کے مطابق غذا تجویز کر دیں مریض کو پُر خوری سے احتراز کرنے کی ہدایت کریں۔ اگر اعصابی تحریک کی تشخیص ہو تو عضلاتی اغذیہ و ادویہ تجویز کریں۔ چنے کے آٹے کی روٹی کھانے کی لازمی ہدایت کریں۔ اگر غدی تحریک کان بہنے کا سبب ہو تو اعصابی اغذیہ تجویز کریں ان میں خصوصیت کے ساتھ گندم کے آٹے کا حلوہ جو شہد سے تیار کیا گیا ہو کھانے کو دیں انشاء اللہ پہلے دن ہی تکلیف میں افاقہ ہو جائے گا۔

پھر مریض کے کان سے بہنے والے مادہ کا معائنہ کریں اگر مادہ پتلا ہو اور سفیدی مائل

ہے تو اعصابی تحریک سمجھیں اگر نکلنے والا مادہ گاڑھا اور پیلے رنگ کا ہو تو غدی تحریک ہے اگر کان سے کچھ لہو نکل رہا ہو تو عضلاتی تحریک تصور کریں۔

تشخیص مکمل کرنے کے لئے مریض کا صبح کا قارورہ بھی مشاہدہ کر لیں اگر پیشاب کثرت سے سفیدی مائل آتا ہو تو کان بہنے کا سبب اعصابی تحریک ہو گا۔ اگر پیلا اور جلن کے ساتھ آتا ہو تو غدی تحریک ہو گی اگر سرخی مائل زرد ہو گا تو کان میں عضلاتی غدی پھنسی تصور کریں۔ جب تشخیص مکمل ہو جائے تو تحریک کے مطابق نارمل کو بیا میں سے کوئی نسخہ تجویز کر دیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر پیپ وغیرہ ختم ہو جائے گی۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بعض دفعہ مریض کان بہنے سے پہلے آیا کرتا ہے کیونکہ اس کے کان میں پھنسی ہونے سے ہی شدید درد ہونے لگتا ہے۔ تشخیص اوپر والے طریقہ سے مکمل کر کے تحریک کے مطابق دوا دیں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہو گا۔ اگر صحیح علاج تجویز کیا گیا ہو تو امید ہے کہ پھنسی کا مادہ بہنے کی بجائے اندر ہی جذب ہو کر اپنے طبعی راستے سے خارج ہو جائے گا۔

اگر شدید درد ہو یا ورم کافی ہو گیا ہو تو کنپٹی پر چند جونکیں لگوا دیں فوراً خون کا دباؤ کم ہو کر درد رک جائے گا۔

کان کا میل

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
ویکس ان دی ایر	سدہ و سخی	کان کا میل

تعارف :- جو لوگ گرد و غبار میں کام کرتے ہیں ان کے کانوں کے اندر آہستہ

آہستہ گرد و غبار میل کی شکل میں جمع ہوتا رہتا ہے اور جمتا رہتا ہے جب میل کی زیادتی سے کان کی نالی بند ہو جاتی ہے تو ثقل سماعت کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے وہ بہروں کی طرح اونچا سننے لگتا ہے اکثر مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں۔

اگر کان دیکھنے کے آلہ سے (ایرسکوپ) کان کے اندر دیکھیں تو میل کان کے اندر بھرا ہوا معلوم ہوگا۔

بعض دفعہ میل کان میں سخت ہو کر کان درد کا سبب بن جایا کرتی ہے لہٰذا اسے جلد نکالنے کی کوشش کریں

علاج اگر کان میں میل نرم ہو تو آہستہ آہستہ کان صاف کرنے والے آلہ سے میل نکال دیں اگر میل سخت ہو تو اسے زبردستی کھینچنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ کان کی بناوٹ میں کم و بیش گڑھے ہوتے ہیں جن میں میل ایک جگہ جمع ہو کر جم چکا ہوتا ہے اگر اسے کھینچ کر نکالنے میں درد محسوس ہو تو وہیں چھوڑ دیں پھر گرم پانی کی پچکاری کر کے روغن گل یا روغن بنفشہ کان میں ڈال دیں دو تین دن تک اسی طرح ڈالتے رہیں چند روز ایسا کرنے سے میل کے اندر روغن پہنچ کر نرم کر دیگا جس سے میل خود بخود نکل جائے گا۔ اگر روغن گل نہ ملے تو شہد خالص بھی ڈال سکتے ہیں

گلیسرین کو چند بار کان میں ڈالنے سے بھی میل نکل جایا کرتا ہے۔

غذا اندرونی طور پر کوئی دوا کھلانے کی بجائے غذا میں روغن کا اضافہ کر دیں۔ یعنی روغنی غذا خصوصاً حلوہ گندم کھانے کی ہدایت کریں انڈے گوشت سے پرہیز کرا دیں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

بالوں میں ہونیوالی غیر طبعی علامات

بفا، بھوسی

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بفا بھوسی	حزاز البریہ،	سبی بوریا

تعارف:- بالوں کی جڑوں کے اردگرد ہلکی ہلکی بفا پیدا ہو جاتی ہے جس پر ہلکی ہلکی خارش ہوتی ہے۔ خارش زدہ جگہ سے پتلے پتلے چھلکے بھوسی کی مانند اترتے ہیں جو بالوں کو کنگھی کرنے سے باہر نکلتے ہیں۔

اسباب:- بفا یا بھوسی سردی خشکی سوداوی مادہ اور تیزابیت کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔

یادداشت بفا یا بھوسی کا سبب تمام طبی کتب میں چکنائی پیدا کرنے والے غدودوں کی رطوبت کی کثرت قرار دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ چکنائی پیدا کرنے والے غدودوں کی رطوبت روغنی ہوتی ہے کوئی روغنی رطوبت جم بھی جائے تو اس کے اوپر چھلکے نہیں بنتے۔ یاد رکھیں بفا یا بھوسی اکثر سردی خشکی کے موسم میں ہوا کرتی ہے خصوصاً خشک مزاج والے مریضوں کے تمام جسم پر بھوسی کی طرح چھلکے اترتے ہیں اور یہ خشکی کے سبب سے بڑی علامت ہے۔

قارئین سے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ بفا یا بھوسی کا علاج روغن ہے۔ خصوصاً گرم تر روغن، روغن خارج کرنے والے غدود غدد نا قلہ ہیں جب اندر سے روغن خارج ہونے لگتا ہے تو بفا یا بھوسی اور خشکی ختم ہو جایا کرتی ہے

علاج:- بفا یا بھوسی کا علاج تو میں اس کے اسباب میں ہی لکھ چکا ہوں

کا اس سے مریض میں خشکی ہوتی ہے۔

گرم تر روغن یا چکنائی خارج کرنے والے غدود میں تحریک پیدا کرتی ہوگی۔ یعنی غدد ناقد میں تحریک پیدا کرنا ہے۔

قانون مفرد اعضا غدی اعصابی غذا دوا کھلانے کی ہدایت کرتا ہے۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات اس کے لئے بہترین علاج ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی :- گل روغن، روغن چنبیلی ہم وزن، ملا کر سر پر لگائیں۔

ھوالشافی :- رائی تیلی، گل سرخ، ہم وزن تینوں کو تین گنا پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن مل چھان کر پانی چن لیں اور سر کو دھوئیں، دو تین دفعہ ہی دفعہ ہی کافی ہے

بال گرنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بال گرنا	تساقط الشعر	ایلوپیشیا

بال گرنا کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔

علامات جس شخص کے بال گرتے ہیں اکثر اسے پہلے کوئی بیماری ہوتی ہے مثلاً داد، چنبل، خارش، داء الثعلب، ایفا بھوسی یا کمی خون خوف اور کبھی شدید کمزوری بھی اس کا سبب بن جاتی ہے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اکثر مریضوں کے بال پہلے پتلے اور باریک ہو جاتے ہیں اور پھر جھڑنے لگتے ہیں،

اگر داد اور چنبل ہو تو مقام ماؤف ہی سے بال جھڑتے ہیں لیکن گر ایفا یا بھوسی

جو تو سارے سر سے بال گرتے ہیں۔

بعض دفعہ یا پھر سے بال گر جاتے ہیں اور مقام یا پھر عام جلد کی طرح علامہ چکنا اور بالوں سے خالی ہو جاتی ہے۔ خوف، کمی خون اور کمزوری سے بھی تمام جسم کے بال گرتے ہیں۔

اسباب :- بال گرنے کے سبب علامات میں ہی بیان کئے گئے ہیں۔

علاج بال گرنے کا علاج اس کے اسباب رفع ہونے پر منحصر ہے جس سبب سے بال گرتے ہوں اسے رفع کریں۔

اگر داد چنبل خارش یا ایفا یا نفسیاتی جذبہ اور کمی خون بال گرنے کا سبب ہو تو خون پیدا کرنے والی اغذیہ اور ادویہ سے خون کی کمی پوری کریں۔ اگر جذبہ خوف اس کا سبب ہو تو مریض کو خوف سے نجات دلائیں۔

ایک واقعہ :- جو کسی تھانے میں پیش آیا۔ تھانوں میں اکثر مارپیٹ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ چوروں سے چوری اگلوانے کا آسان طریقہ مارپیٹ اور مریض کو خوف زدہ کرنا ہے۔ حالانکہ مارپیٹ کی بجائے نفسیاتی طریقوں سے بھی تفتیش مکمل ہو سکتی ہے۔

اس تھانہ میں ایک گڈریے کو جو بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا کسی زمیندار کی شکایت پر پکڑ کر تھانہ میں لایا گیا۔

غریب گڈریئے کو مارا پیٹا گیا خوف زدہ کیا گیا تقریباً دس دن بغیر ریمانڈ کے اور چالان کئے تھانہ میں خوف زدہ کرتے رہے۔

دس دن تک اس کے جسم کے تمام بال جھڑ گئے، سر آنکھوں بھوؤں، مونچھوں ڈاڑھی پر ایک بال بھی نظر نہیں آتا تھا۔ حتیٰ کہ ٹانگوں بازوؤں کے بال بھی جھڑ گئے، جب تھانہ کے عملہ نے اس کی شکل بدشکل ہوتے دیکھی اور جسم پر کوئی بال بھی نظر

نہ آیا تو اپنی وحشت اور بربریت کو دبانے کے لئے گھوڑے کو چھوڑ دیا ۔

اگلے روز گھوڑے کی والدہ اسے لے کر میرے مطب میں لائی اور اس نے کہا کہ چند دن پہلے میرا بیٹا ٹھیک ٹھاک تھا۔ دس دن قبل اسے پکڑ کر تھانہ میں لے آئے کل اسے چھوڑ دیا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں اس کے جسم پر کوئی بال بھی نہیں رہا۔ اسکی شکل اتنی بدل چکی ہے کہ گھر والے سخت پریشان ہیں ۔

میں نے اس کا سبب خوف قرار دیا چونکہ خوف اعصابی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے اس لئے میں نے اس کا علاج عضلاتی اغذیہ سے کیا چونکہ خوف کا تسلسل تو تھانہ سے آتے ہی ختم ہو گیا تھا اب اسے صرف تقویت قلب کی ضرورت تھی۔ چند دن عضلاتی اغذیہ ادویہ کھانے سے تمام بال پھر پیدا ہو گئے ۔

اگر بال چر (داء الثعلب) اس کا سبب ہو تو غدی غذا دوا کھلائیں۔ مقامی طور پر انڈوں کا روغن لگائیں ۔ چنبل خارش ہو تو اس کا علاج بھی غدی عضلاتی غذا دوا کھلائیں ، خارش چنبل ختم ہوتے ہی بال دوبارہ پیدا ہو جائیں گے ۔

نوٹ :- بعض دفعہ کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں غدی سکون سمجھتے ہوئے اول مریض کے سر کے بال استرے سے منڈوا دیں پھر رائی یا تارامیرا پیس کر سرکہ میں سر پر مالش کرائیں۔ اگر رائی وغیرہ لگانے سے سر پر جلن اور سوزش ہونے لگے تو اس میں تیل سرسوں ملا کر مالش کرائیں۔ انشاء اللہ چند دن منڈوانے سے بال گرنا رک جائیں گے ۔

بال چر

اُردو نام : بال چر ، طبی نام : داء الثعلب ، داء الحیہ ، ڈاکٹری نام : ایلوپیشیا اریٹا ،

تعارف : تمام سر سے بال گرنا ، اور بال چر میں یہ فرق ہے کہ بال چر میں سر کے کسی خاص حصہ کے بال اس طرح گرتے ہیں کہ جلد ہتھیلی کی طرح صاف اور ملائم نکل آتی ہے جبکہ تمام سر سے بال گرنے تو ہیں۔ لیکن سر میں کسی جگہ داغ نہیں پڑتا ۔

بال چر میں آنکھوں کے پپوٹوں ، بھوؤں اور مونچھوں کے بال بھی گر جاتے ہیں۔ جبکہ عام بال گرنے کا تعلق اکثر سر سے ہوتا ہے ۔

اسباب علامات

خاص عضلاتی تحریک کا مظہر ہے جب غدد جگر میں سکون ہوتا ہے تو بالوں کو غذائیت پہنچانے والے کسی خاص مقام کے غدد اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں جس سے بال کمزور ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ پہلے بال باریک اور پتلے ہونا شروع ہوتے ہیں۔ پھر جھڑنے لگتے ہیں اور ایسے جھڑتے ہیں کہ دوبارہ وہاں پیدا نہیں ہوتے ماؤف جگہ سے خالی اور ملائم ہو جاتی ہے بعض مریضوں کی ماؤف جگہ سے بھوسی اترتی ہے۔ جلد خشک رہتی ہے۔ ماؤف جگہ میں پسینہ نہیں آتا ،

علاج

بال چر چونکہ عضلاتی تحریک اور غدی سکون سے ہوا کرتا ہے لہذا محرک عضلات غذا دواؤں کو روک دیں۔ تیزابی اور خشک و ترش غذا دوا نہ کھلائیں بلکہ محرک غدد جگر غذا دوا کھلائیں۔ تاکہ حرارت غریزی وافر مقدار میں پیدا ہو کر جسم کی خشکی رفع ہو جائے غدی سکون سے رکے ہوئے فضلات خارج ہو جائیں۔ بالوں کو جو غذائیت کی کمی ہوتی ہے وہ رفع ہو جائے تاکہ دوبارہ بال پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی و غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق بے حد مفید ہیں ،

یہ نسخہ بھی مفید رہے ۔

سو الشافی :- مغز چیاں گوٹہ ۱ تولہ ، نمک ۲ تولہ ، گندھک آملہ سار ۲ تولہ ، نوشادر ۲ تولہ

ھوالشافی:۔ مغز جمال گوٹہ، نمک، گندھک آملہ سار، نوشادر،
اتولہ ۲۰تولہ ۲۰تولہ ۲۰تولہ

اوّل مغز جمال گوٹہ کو باریک کریں جب تیل کی مانند ہو جائے تو دوسری ادویہ بھی کر تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے جائیں جب سب مل جائیں تو قرص یا ٹکیہ بنا لیں۔
ترکیب استعمال:۔ تقریباً ایک تولہ دوا لے کر ایک تولہ تیل میں ملائیں، پھر مقام بال چر پر خوب ملیں، چند دن لگانے سے بال دوبارہ پیدا ہونے لگیں گے، بال چر کی جگہ لیموں کاٹ کر رگڑنے سے بھی بال پیدا ہو جاتے ہیں۔
ھوالشافی:۔ زنگار تانبہ ۶ ماشہ، فلفل سیاہ اتولہ، پانی لیموں یا تیز سرکہ میں گھس کر مقام بال چر پر لگائیں۔ انشاء اللہ دوبارہ بال پیدا ہو جائیں گے۔

سفید بال

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
کینی ٹیز	شیب الشعر	بال سفید ہونا

تعارف:۔ سفید بالوں کے متعلق ہر بچہ جوان بوڑھا واقف ہے لیکن ان کی ماہیت حقیقت سے بہت کم لوگ واقف ہیں،

اسباب:۔ بالوں کے سفید ہونے کے اسباب طبی کتب میں اکثر حکما نے یوں لکھا ہے۔"

"اکثر تو یہ مرض موروثی ہوا کرتا ہے لیکن عام کمزوری خصوصاً عصبی کمزوری، کثرت تفکرات و ترددات، خوف اور دیگر عصبی و روحانی صدمات بھی اس کے اسباب ہوتے ہیں،

قانون مفرد اعضا میں اس قسم کے اسباب کوئی اہمیت نہیں رکھتے جب تک ان اعضا کو بالاعضا پیش نہ کیا جائے۔
"قانون مفرد اعضا میں موروثی اسباب کی کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ کسی شخص کو کوئی بھی موروثی بیماری ہو یا عام بیماری جب بھی ان کا علاج کرنا پڑے گا وہ بالاعضا مرض کی تشخیص کر کے کرنا پڑے گا جب متاثرہ عضو کے افعال درست کرائے جائیں گے تو نہ عام مرض اور نہ موروثی مرض رہے گی

بالوں کی ماہیت

بالوں کا ابتدائی مادہ یا بالوں کی بناوٹ الحاقی مادہ یا نسیج الحاقی سے ہے۔ اور حقیقت میں ان کا رنگ سفید ہی ہے یعنی یہ ہڈی کی طرح سفید ہی ہوتے ہیں، جہاں تک ان کی سیاہی کا تعلق ہے وہ صرف حیاتی مفرد اعضا کا اثر ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جوں جوں حیاتی مفرد اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں ویسے ہی بال سفید ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ الحاقی مادہ اور اس سے بنے ہوئے نسیج الحاقی کو بیان کر دیا جائے،

الحاقی مادہ نسیج الحاقی کیا ہے

نسیج مرکب ہے کیہ جات دسیز سے کیہ ایک حیوانی ذرہ ہے جس کو خلیہ بھی کہتے ہیں۔ استاد صابر ملتانی اپنی شہرۂ آفاق کتاب اعادہ شباب میں نسیج الحاقی اور بالوں کی سفیدی کے بارے میں فرماتے ہیں،

جاننا چاہیئے کہ کائنات میں جو بھی جاندار مخلوق ہے یہاں تک کہ نباتات کی ترکیب جسمی اور بناوٹ بدنی انہی خلیات سے عمل میں آتی ہے۔

ہر حیاتی مخلوق کی بناوٹ دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول بنیادی خلیات اور دوسرے فعلی خلیات،

بنیادی خلیات واحد خلیاتی ہوتے ہیں یعنی اس میں ایک ہی قسم کے خلیے پائے جاتے ہیں اور یہ ادنیٰ قسم کی مخلوق میں پائے جاتے ہیں اور فعلی خلیات اعلیٰ قسم کی مخلوق میں پائے جاتے ہیں،

بنیادی خلیات میں اعصاب عضلات غدد نہیں پائے جاتے، ان بنیادی خلیات کی بناوٹ لیسدار مادہ اور ریشہ دار رطوبی مادہ سے ہوتی ہے جو خاکی مادہ کہلاتی ہے اس کی ترکیب کاربونیٹ، فاسفیٹ آف لائم اور دیگر قسم کے نمکوں کے قسم جن میں چونے کی خاصیت ہوتی ہے پایا جاتا ہے۔ یہی مادہ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو ہڈی بن جاتا ہے چونکہ یہ مادہ مخلوقات میں بنیا کا کام دیتا ہے اس وجہ سے اسکو بنیادی خلیہ بھی کہتے ہیں،

نسیج الحاقی میں اسی قسم کے بنیادی خلیے پائے جاتے ہیں جن کی بناوٹ میں یہی خاکی مادہ ہوتا ہے حیوانات خصوصاً انسان میں یہ الحاقی نسیج دیگر انسجہ کے ساتھ بہت زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے،

انسان میں بنیادی اعضا اسی سے بنتے ہیں جن میں ہڈی، کرکری رباط، اوتار کی سے بنتے ہیں۔

اس مادہ کی زیادتی کو اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر جسم کو کسی ایسے تیزاب میں ڈال دیا جائے جس سے الحاقی مادہ کے سوا باقی تمام انسجہ تحلیل ہو جائیں تو باقی جسم ایک چھلنی کی مانند باقی رہ جائے گا،

بچپن میں الحاقی مادہ جسم میں بہت کم پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے نسیج الحاقی میں سختی نہیں پائی جاتی۔ اور بچے کی ہڈیاں اس لئے نرم ہوتی ہے۔ جوں جوں بچہ جوان ہوتا جاتا ہے، الحاقی نسیج یا خاکی مادہ زیادہ سخت ہوتا جاتا ہے، بڑھاپے میں یہ مادہ اس قدر زیادہ اور سخت ہو جاتا ہے کہ اس سے ایک طرف اعضا انسانی لکڑی کی طرح سخت ہو جاتے ہیں جن سے اعضا کے افعال میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے دوسرے اس مادہ کے بڑھ جانے سے حرکت وغیرہ میں بھی رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جس طرح انسان پر بڑھاپا غالب آ جاتا ہے!

ایک اہم راز کا افشا

جاننا چاہیئے کہ جسم انسان میں الحاقی مادہ ہی سے بنیادی خلیات بنتے ہیں اور یہ سلسلہ بچپن سے لے کر چالیس سال تک جاری رہتا ہے اس کے بعد الحاقی مادہ سے بنیادی خلیات کی پیدائش کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ چالیس سال تک انسانی دماغ مکمل ہوتا ہے اور مزید بڑھنا رک جاتا ہے اس کے بعد گھٹنا شروع ہو جاتا ہے گویا چالیس سال کی عمر سے انسانی جسم مرنا شروع ہو جاتا ہے۔

بڑھاپے کی ابتدا اور بالوں کی سفیدی

یہ حقیقت ہے کہ جوں جوں الحاقی مادہ بڑھنا شروع ہوتا ہے اور فعلی اعضا کمزور ہونا شروع ہوتے ہیں ویسے ہی انسان کے بال یکے بعد دیگرے سفید ہونا شروع ہو جاتے

ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جگر تغذیہ جسم کا ایک انتہائی ضروری جزو ہے اور یہ کوئی افعال انجام دیتا ہے جب اس پر الحاقی مادہ اثر انداز ہوجاتے یا لپیٹ جائے تو اس کے افعال میں یقیناً خلل واقع ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ اسی طرح گردے بھی انتہائی ضروری اعضا رہیں اور ان کے خلیات کا قدرتی فعل یہ ہے کہ وہ فضول و فاسد مادے کو پیشاب کے ذریعہ جسم سے خارج کرتے ہیں لیکن اگر ان کے گردے الحاقی اور خاکی مادہ اثر انداز ہوتا ہے تو پھر گردے اپنے افعال صحیح طور پر انجام نہیں دے سکتے جس کی وجہ سے خون میں تیزابی مادوں کی کثرت ہوجاتی ہے اور بڑھاپا اور بالوں میں سفیدی کا ظہور ہوجاتا ہے

نتیجہ

مندرجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں ہے کہ جب تک جگر کے خلیات طاقت ور ہوتے ہیں اور الحاقی مادہ سے جگر کے خلیات پوری مقدار و ضرورت سے صاف ہوتے رہتے ہیں۔ تو جگر و گردے اپنے صحیح افعال انجام دیتے رہتے ہیں جسم کو وافر مقدار میں نہ صرف غذائیت پہنچاتے رہتے ہیں بلکہ حرارت غریزی سے جسم کو گرم بھی رکھتے ہیں اور بالوں کو سیاہ اور جسم کی رنگت کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔ جوں ہی جگر گردوں کا فعل کمزور پڑتا ہے فوراً بال سفید اور جسم کی رنگت بدلنا شروع ہوجاتی ہے

مشاہدات عالم

اگر جگر و گردوں کا فعل حرارت و روشنی سے تشبیہ دے لیں کیونکہ حرارت کا تعلق جگر و غدد سے ہے اور حرارت ہی ہر شے کو نہ صرف گرم کردیتی ہے

بلکہ اسے روشن بھی کردیتی ہے بجلی کے بلب میں جو تار ہوتی ہے وہ مناسب گرم ہوکر روشنی دینے لگتی ہے۔

جہاں حرارت و روشنی سے چیزیں گرم ہوتی ہیں وہاں حرارت و روشنی سے چیزوں کی رنگت بھی بدلتی ہے مثلاً نباتات میں گھاس اور جنگلی بوٹیوں کا پیدائشی رنگ سفید ہوتا ہے جوں ہی ان پر حرارت و روشنی پڑتی ہے یا اثر انداز ہوتی ہے تو ان کا رنگ اکثر سبز ہوجاتا ہے۔

اگر گھاس وغیرہ پر حرارت و روشنی پڑنا بند ہوجائے جیسا کہ زمین پر پڑے ہوئے شہتیر وغیرہ کے نیچے گھاس اگ آئے تو وہ روشنی و حرارت نہ ملنے کی وجہ سے سفیدی مائل ہی رہتا ہے جونہی خس بڑھ کر باہر آجاتی ہیں وہ روشنی و حرارت سے متاثر ہوکر سبز ہوجاتی ہیں۔

اسی طرح ٹھنڈے اور پہاڑی علاقوں کے لوگ گورے ہوتے ہیں۔

اس کے برعکس گرم علاقوں کے لوگ سیاہ یا سیاہی مائل رنگ کے ہوتے ہیں افریقی ممالک کے لوگوں کے رنگ سیاہ اسی وجہ سے ہوتے ہیں جبکہ روس برطانیہ اور امریکہ جیسے ٹھنڈے ممالک کے لوگ کے رنگ گورے ہوتے ہیں اور ان کے بال بھی سیاہ بہت کم ہوتے ہیں اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ان ممالک میں خط استوار کے ممالک کی نسبت سورج دور رہتا ہے ان پر حرارت و روشنی خط استوار کے ممالک کی نسبت کم ڈالتا ہے جس سے وہ سفیدی مائل گورے ہوتے ہیں

ماں کے پیٹ میں بیرونی حرارت اور روشنی کا اثر کم ہوتا ہے لہذا جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا رنگ سفید سرخی مائل گورا ہوتا ہے۔ پیدائش کے صرف چند دن بعد ہی اس کا رنگ پہلے سے بدل جاتا ہے۔

مشاہدات عالم میں بھی حیوانات و نباتات کی رنگت پر حرارت و روشنی کا

واقع اثر ہوتا ہے ہم روزانہ دیکھتے ہیں۔ اور ہم نے حرارت و روشنی کو جگر و گردوں کے افعال سے تشبیہ دی ہے لہٰذا انسانی جسم میں بالوں کی سیاہی کا انحصار جگر و گردوں کے صحیح افعال انجام دیتے رہنے پر ہے۔

یہاں یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ چالیس کی مدت عام لوگوں کے لئے ہے۔ اس کے برعکس بعض ایسے لوگ بھی دیکھنے میں آئے ہیں جن کے جگر و گردے اسی نوے سال تک معمولی کمی کے ساتھ صحیح افعال انجام دیتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے نہ صرف بال سیاہ ہوتے ہیں بلکہ ان کی جنسی قوت جوانوں جیسی اور جسم صحت قابل رشک ہوتی ہے۔

ایک اہم مشورہ

عام طور پر ہر نوجوان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی ڈاڑھی مونچھیں اور سر کے بال ہمیشہ سیاہ رہیں اور وہ جوانوں کی طرح معلوم ہو۔

ایسے نوجوانوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ایسی دوا بالوں پر لگا دی جائے جس سے بال سیاہ ہی اگیں،

اسی طرح بال سیاہ کرنے کے لئے بعض حکماء ایسے نسخہ کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کوئی نسخہ ایسا ایجاد ہو جائے جس کے لگاتے ہی بال سیاہ پیدا ہونے لگیں ایسے حکماء اور کمپنیاں ہزاروں نسخوں کو آزماتے ہیں لیکن سوائے عارضی طور پر چند دن بال سیاہ رہنے کے پھر سفید ہی اگنے لگتے ہیں

ایسی کمپنیوں اور حکماء کو میرا مشورہ ہے کہ وہ بال سیاہ کرنے کے خواہش مند لوگوں کے جگر و گردوں کے افعال صحیح کرنے کی کوشش کریں اگر وہ اس

میں کامیاب ہو جائیں تو انشاءاللہ آئندہ بال سیاہ اگیں گے۔

ایک واقعہ

استاد صابر ملتانیؒ نے سرگودھا کے ایک ایسے نوجوان کا علاج کیا تھا جس کے بال سفید ہو گئے تھے جب حکیم انقلاب نے سرگودھا کا دورہ کیا تھا تو طبی اجتماع کے وقت اس نوجوان نے بتایا تھا کہ میرے آدھے سے زیادہ بال سفید ہو گئے تھے اب تھوڑے سے بال سفید رہ گئے ہیں اور بڑی تیزی سے بال سیاہ ہو رہے ہیں یہ نوجوان اب جرمنی میں گیا ہوا ہے ایک دفعہ چھٹی پر جب پاکستان آیا تو میرے پاس دنیاپور ملاقات کے لئے آیا تھا اس کا کہنا تھا کہ جب میں نے حکیم انقلاب سے سفید بالوں کا علاج کرایا تو میں ان کا شاگرد ہو گیا تھا اور ان کا نظریہ سیکھنا شروع کر دیا تھا اب وہ ہم میں نہیں ہیں اس لئے اب میں آپ کو استاد مانتا ہوں، کیونکہ ان کے بعد آپ دونوں بھائی قانون مفرد اعضاء کی نشر و اشاعت کر رہے ہیں جاتے وقت وہ میری تمام تصنیفات مطالعہ کے لئے لے گیا تھا۔ میں آپ کو استاد صاحب کا وہ معجزہ دکھانے آیا ہوں جس سے میرا حسن دوبارہ واپس آگیا ہے آپ خود دیکھیں اب میرے سر پر ایک بال بھی سفید نہیں ہے۔

علاج

میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کو حکیم انقلابؒ نے کونسا علاج تجویز کیا تھا اس نے کہا کہ مجھے استاد صاحبؒ نے کہا تھا کہ آپ کے جگر گردے صحیح کام نہیں کر رہے ہیں آپ ان کا فعل درست کر لیں آپ کے بال سیاہ ہو جائیں گے۔

استاد صابر صاحب ملتانیؒ نے غدی عضلاتی غذا اور دوا کھانے کی ہدایت

کی تھی۔ میں نے دوا کے ساتھ غذا پر زیادہ زور دیا تھا پانچ چھ ماہ بعد میرے بال سیاہ ہونے لگ گئے تھے،

غذا:۔ میری غذا صبح مغز بادام، مغز اخروٹ، اور کھجور، نکیوں کو ملا کر دو تین چھٹانک کھا لیا کریں۔ کبھی انڈا فرائی، کبھی انڈا کا حلوہ جس میں بھنے چنے کا آٹا ہوا کرتا تھا، کھایا کرتا تھا۔

دوپہر:۔ بکرے کا گوشت، انڈے کا سالن، ساگ، شلغم وغیرہ کثرت سے کھایا کرتا تھا

شام:۔ کھجوریں کبھی چھوہارے کھا لیا کرتا تھا،

مندرجہ بالا غذا کے علاوہ یہ نسخہ بھی امدادی طور پر کھلا سکتے ہیں،

ھوالشافی:۔

کشتہ سونا	زعفران	لونگ	جلوتری	خولنجان	سونٹھ
ا حصہ	۲ حصہ	۴ حصہ	۸ حصہ	۱۶ حصہ	۳۲ حصہ

ترکیب تیاری:۔ کشتہ سونا اور زعفران کو الگ پیسیں اور باقی ادویہ کو الگ باریک کر کے ان میں ملا دیں۔

مقدار خوراک:۔ ا رتا ۲ رتی دن میں تین بار ہمراہ اجوائن دیسی ابد پودینہ کی جائے،

نوٹ کشتہ سونا اگر نہ ملے تو باقی اجزا پیس کر نصف ماشہ سے ایک ماشہ دن میں تین بار کھلا سکتے ہیں،

نہایت بے ضرر اور بال سیاہ کرنے میں فوری اثر ہے۔

دیگر

پارہ	گندھک	بابچی	خولنجان	زعفران	لہسن
ا تولہ	۲ تولہ	۳ تولہ	۳ تولہ	ا تولہ	[illegible] تولہ

ترکیب تیاری:۔ اوّل پارہ گندھک کی کجلی تیار کریں پھر زعفران ملا کر پیس، لہسن

کے علاوہ باقی ادویہ الگ باریک کر لیں،

اب لہسن چھیل کر پیس لیں جب لئی سی بن جائے تو کجلی اور باقی ادویہ کا سفوف تھوڑا تھوڑا کر کے ملاتے جائیں اور رگڑتے جائیں۔ تمام ادویہ ملانے کے بعد سفوف کو دھوپ میں خشک کر لیں اور پھر پیسیں جب ذرات ختم ہو جائیں تو محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ رتی سے ۴ رتی ہمراہ تازہ پانی اجوائن دیسی کی جائے،

نوٹ:۔ مندرجہ بالا نسخوں کو تیل میں ملا کر سر کے بال شانا کر سر پر بھی مل سکتے ہیں تاکہ سر کے مقامی غدد تحریک پکڑ کر جلد بالوں کو سیاہ کر دیں،

نوٹ:۔ بالوں کو سیاہ پیدا کرنے کے لئے ان میں سے کوئی نسخہ کم از کم چھ ماہ استعمال ہونا چاہیے ان کے استعمال سے اول صحت عامہ بحال ہو گی۔ پھر جنسی قوت جوش میں آئے گی اور آخر میں بال سیاہ ہونا شروع ہو جائیں گے،

گنج

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گنج	سعفہ	فے دس

تعارف:۔ جوانوں اور بوڑھوں کے سر اکثر گنجے ہو جاتے ہیں یہ علامات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

اسباب:۔ جگر و گردوں کا کمزور ہو جانا، حرارت غریزی کا کم پیدا ہونا، جسم دخون الحاقی مادہ کا بڑھ جانا، خارش پھنسی، داد وغیرہ پیدا ہونا،

علامات:۔ گنجے کی علامات میں سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ مندرجہ بالا کسی سبب سے بال باریک اور پتلے ہو کر ایک ایک کر کے گرنا شروع ہو جاتے

ہیں۔ خصوصاً پیشانی سے اوپر کی طرف گرتے جاتے ہیں جہاں سے بال گر جاتے ہیں وہاں کی جلد ملائم اور چمکدار ہو جاتی ہے۔

علاج

بال گرنے کے مضمون میں تفصیل سے علاج لکھ چکا ہوں، مکمل علاج وہاں ملاحظہ فرمادیں،

یہ نسخہ بھی مفید رہے

نیلا طوطیا، شنگرف ایک ایک ماشہ لے کر باریک کریں اور پا تولہ ویزلین میں ملا کر تھوڑا تھوڑا بالوں پر لگائیں

جوئیں پڑنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
جوئیں پڑنا	قمل	پیڈی کیولوسس

تعارف:۔ چیونٹی سے ذرا چھوٹے سے سیاہی مائل اور کبھی سفیدی مائل کیڑے سر، بغل اور موئے زہار میں پیدا ہو جاتے ہیں،

کبھی مریض کے کپڑوں میں بھی جوئیں پڑ جاتی ہیں۔ البتہ ان کا رنگ جسم کے حصہ کی جوئیں کی نسبت سفیدی مائل ہوتا ہے سر اور موئے زہار کی جوؤں کا رنگ اکثر سیاہ ہی ہوتا ہے۔

جوئیں اپنی نسل قائم رکھنے کے لئے سر وغیرہ ہی میں انڈے دیتی ہیں جو بالوں میں چمٹی ہوتی ہیں۔ انہیں عرف عام میں لیکھیں کہتے ہیں۔

چونکہ جوؤں نے سر وغیرہ ہی سے اپنی غذا حاصل کرنی ہوتی ہے لہٰذا یہ سر پہ جب کاٹتی ہیں تو وہاں بہت خارش ہوتی ہے۔ مریض بار بار کھجلاتا ہے بعض دفعہ جوں اسکے

ناخن میں پھنس کر باہر آجاتی ہے،

اگر ذرا غور سے ایسے مریض کے سر کو دیکھیں تو جوئیں بالوں کے اوپر اور بالوں کی جڑوں میں دوڑتی ہوئی نظر آتی ہیں بعض کے کپڑوں میں بھی پڑ جاتی ہیں،

اسباب:۔ جو لوگ غریب ہوتے ہیں اور جسم کی صفائی نہیں رکھتے خصوصاً سر وغیرہ کو صابن وغیرہ سے صاف نہیں رکھتے تو ان کے سر پر جوئیں پڑ جاتی ہیں ایسا شخص اگر کسی کے ساتھ لیٹ جائے یا سوئے تو اسے بھی تحفہ کے طور پر جوئیں دے جاتا ہے۔

علاج

جوؤں کا اصل سبب مریض کا میلا کچیلا رہنا ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو نیم یا کاربالک سوپ سے نہانے کی ہدایت کریں۔ اگر مریض مرد ہو تو اسے بال کٹوانے کی ہدایت کریں اگر مریض عورت ہو تو اس کے بال نہ کٹوائیں بلکہ اس کے بالوں کو مٹی کے تیل یا پٹرول سے خوب تر کر کے اوپر سے ایک پٹی بند ھوادیں بارہ چودہ گھنٹے بعد تیز گرم پانی اور صابن سے دھوڈالیں، دو چار بار دھونے سے تمام جوئیں مر جائیں گی۔ اگر کپڑوں میں بھی جوئیں ہوں تو ساتھ ہی کپڑوں کو بھی کھار یا سوڈا یا صابن کے محلول میں خوب جوش دیں، تاکہ تمام جوئیں وہیں مر جائیں اگر موئے زہار میں جوئیں ہوں تو انہیں استرے سے صاف کر کے مٹی کے تیل سے یا سرکہ سے کئی بار دھوئیں انشاء اللہ سب مر جائیں گی آئندہ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ روزانہ سہاگہ اور پھٹکڑی پانی میں ملا کر نہایا کرے

یادداشت

یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اعصابی تحریک کے مریض کو اکثر جوئیں پڑا کرتی ہیں۔ عضلاتی اور غدی مریضوں کو بہت کم پڑتی ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ٹی بی کے مریضوں کو جوئیں کم پڑتی ہیں حالانکہ ایسا مریض بھی بہت کم نہایا کرتا ہے،

اس کی وجہ یہ ہوا کرتی ہے کہ اعصابی تحریک کے مریض کو اکثر پسینہ آیا کرتا ہے، جو تعفن ہوتا رہتا ہے اسی سے تعفن ایسے مریض کے کپڑوں اور اس کے سر وغیرہ میں جوئیں پڑ جاتی ہیں۔

اس کے برعکس ٹی بی کے مریض کو اکثر پسینہ نہیں آیا کرتا لہذا اس کے جسم اور کپڑوں میں جوئیں بہت کم پڑتی ہیں بلکہ اگر کسی جوئیں پڑ جائیں تو خود بخود مر جاتی ہیں،

ایک مجرب نسخہ

پارہ مصفیٰ ایک تولہ، تیل سرسوں ۹ تولہ، دونوں کو کھرل میں ڈال کر خوب گھوٹیں جب پارہ تیل میں مل جائے تو ایک تولہ نکال کر بالوں پر لگائیں اور سر پر کپڑا باندھ دیں دوسرے دن سر دھوئیں ایک دو دفعہ لگانے سے تمام جوئیں ختم ہو جائیں گی۔

آتشک یا بادفرنگ

ڈاکٹری نام	عربی نام	طبی نام	اردو نام
سفلس	آبلہ فرنگ	زہری	آتشک
ہارڈ شنکر	شفلس	کوفت	بادفرنگ

تعارف جنسی اعضاء جن میں مرد و عورت کے جنسی اعضاء شامل ہیں آتشک پھنسی یا آبلہ کی شکل میں نمودار ہوا کرتا ہے مریض آتشک کو ایسا معلوم ہوتا ہے اس کے مقام ماؤف میں آگ رکھ دی گئی ہے۔ جلن اور درد کے مارے مریض دھاڑیں مار مار کر روتا ہے۔

آتشک کے مختلف ناموں کی وجوہات

اسے آتشک اس لئے کہتے ہیں کہ مقام ماؤف پر مریض کو آگ رکھی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

آبلہ فرنگ چونکہ آتشک کے مریض کے عضو ماؤف (عضو تناسل) کی بیماری

پر آبلہ یا چھالا پیدا ہو جاتا ہے اور چونکہ یہ بیماری فرنگیوں کی وجہ سے آئی تھی اس لئے اس کا نام ان کے ملک فرنگستان کی نسبت سے آبلہ فرنگ رکھا گیا۔

زُہرہ کہا جاتا ہے کہ اہل سیتا نے قدیم یونانیوں کے ملک پر حملہ کیا۔ جس کے جواب میں ان کی محبت کی دیوی زہرہ نے ان حملہ آوروں کو بطور سزا آتشک کی بیماری میں مبتلا کر دیا اسی نسبت سے اسے زہرہ کا نام مشہور ہو گیا۔

کوفت چونکہ آتشک کے دوران مریض کو بہت تکلیف اور کوفت ہوتی ہے اسی نسبت سے اسے کوفت کا نام دیا جاتا ہے۔

ہارڈ شنکر یہ آتشک کا ڈاکٹری نام ہے چونکہ آتشک جب مزمن صورت اختیار کرتی ہے تو زخم گہرا اور اس کے بیرونی کنارے سخت ہو جاتے ہیں اسی نسبت سے اسے ہارڈ شنکر کہتے ہیں۔ بعض اطبا اس کو ارمنی دانہ یا نار فارسی کہتے ہیں کیونکہ ابتدا میں اس کا ظہور آرمن یا فارس میں ہوا۔

اسباب عام طور پر آتشک زدہ عورت یا مرد کے تندرست شخص سے جنسی ملاپ کرنے سے ظاہر ہوا کرتا ہے۔ بعض دفعہ آتشک میں مبتلا شخص کا جھوٹا پانی پینے۔ بوسہ لینے یا ساتھ لیٹنے یا ایسے مریض کے کپڑے پہننے سے ہو جایا کرتا ہے۔ بعض دفعہ آتشک میں مبتلا حاملہ کا وضع حمل کرانے والی دائی کو آتشک ہو جاتی ہے چونکہ آتشک کا زہریلا مادہ دایہ کے ہاتھوں پر لگا ہوتا ہے لہذا اس کے ہاتھوں یا انگلیوں میں سوزش ناک پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں بعض دفعہ آتشک میں مبتلا ماں بچے کو خود دودھ نہیں پلاتی بلکہ دایہ پلایا کرتی ہے۔ ایسی دایہ کی چھاتیوں میں آتشک کے زخم اور پھوڑے پھنسیاں پیدا ہو جایا کرتی ہیں

مندرجہ بالا ایسے اسباب ہیں جو آتشک کی زہریلا مادہ تندرست شخص کو کسی بھی طرح سے لگنے سے آتشک نمودار ہوا کرتی ہے۔

چونکہ اس زہریلے مادے میں جراثیم پیدا ہو چکے ہوتے ہیں جو مریض کے زخمی مواد میں خصوصیت سے پائے جاتے ہیں لہذا ڈاکٹر حضرات اسے جراثیمی بیماری تسلیم کرتے ہیں۔

یہ جراثیم خوردبین کے بغیر دکھائی نہیں دیتے اسی وجہ سے ان جراثیموں کو اردو میں باریک خوردبینی لہردار کیڑے کہتے ہیں اور انگریزی میں سپائروکیٹا پیلڈا کہتے ہیں۔

بعض اوقات مریض یا فرنگ کی متعفن جونکیں یا انجکشن تندرست آدمی کو لگانے سے بھی ابتدائی زخم جونکوں یا انجکشن کے مقام پر ہو جاتا ہے۔ مگر ۹۵ فیصد یہ مرض فحش خانوں (چکلہ) کے چکر لگانے والے اوباشوں کو ہوتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ قدرت نے بد افعال لوگوں کو قبیح افعال سے باز رکھنے کے لئے بطور سزا اور عذاب و قہر کا نشانہ بنایا ہے یہ سزا نہ صرف اس کی ذات تک محدود رہتی ہے۔ بلکہ آئندہ نسل تک اس کا متعدی اثر ظاہر ہوتا ہے جو عبرتناک سزا ہے

اصل سبب سے بے خبری

آبلہ فرنگ یعنی آتشک کے متعلق مندرجہ بالا جو اسباب لکھے گئے ہیں ان میں اس کو چھوت دار یعنی متعدی اور سمیری مرض تسلیم کیا گیا ہے جو چھوت چھات سے ہو جاتا ہے تقریباً تمام طبی کتب میں ایسا ہی لکھا ہے۔ البتہ اطبائے متاخرین نے

یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ مرض پیدا ہونے کے بعد اخلاط اور خون کو جلا کر سودا محترق بنا دیتا ہے لیکن سوائے چھوت چھات کے اور کوئی سبب تحریر نہیں کیا یعنی چھوت چھات کے علاوہ کوئی مادہ اثر ایسا بھی ہے جو اس کا باعث ہو۔

مثلاً کیا موسم یا ماحول کے اثرات بھی اسے پیدا کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔ ترشی اور نمکین یعنی چرپری اغذیہ ادویہ زہر شامل ہیں میں سے کوئی آتشک پیدا کرنے کا سبب بن سکتی ہیں؟

کولمبس کا سمندری سفر اور آتشک

ان سوالات کو کولمبس کے سمندری سفر کے نتیجے میں پیدا ہونے والی آتشک سے بھی تقویت اور مدد ملتی ہے کہ جنسی ملاپ اور چھوت کے بغیر بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔

لکھا جاتا ہے کہ کولمبس ۱۴۹۳ء میں بحری جہاز کے ذریعے سمندری سفر پر روانہ ہوا تھا۔ سفر کے آخر میں امریکہ دریافت ہو گیا تھا وہاں سے جب واپس آیا تو اس کے بہت سے ساتھیوں کو آتشک کی تکلیف ہو چکی تھی انہوں نے چند ماہ سے ایک سال کے اندر صوبہ ہسپانیہ کے علاقہ بارسی لونیا میں یہ مرض پھیلا دیا۔ یاد رہے کہ کولمبس اور اس کے ساتھی جب سمندری سفر پر گئے تو ان کے ساتھ عورتیں نہیں تھیں سمندر کی نمکین رطوبت نے ان میں یہ مرض پیدا کر دیا تھا۔

لہٰذا اس واقعے سے ثابت ہوتا ہے کہ آتشک جنسی ملاپ یا چھوت چھات کے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔

ہومیوپیتھی تحقیقات اور آتشک

قارئین ذہن کر لیں کہ ہومیوپیتھی میں ہر مرض کے لئے وہی ادویات استعمال ہوتی ہیں جو تندرست انسان میں وہ علامات پیدا کر دیں جو کسی مرض میں پائی جاتی ہیں۔ علامات کی صحیح دوا سے ہی اس مرض کا علاج ہو سکتا ہے اگرچہ ہومیوپیتھی میں یہ تسلیم نہیں کئے جاتے لیکن اگر تحقیقات کی نظر سے دیکھا جائے تو یقین پڑتا ہے کہ جن ادویات کو ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں شفا کے لئے استعمال کیا جاتا ہے یہ ادویہ آتشک کے اسباب بھی بن سکتی ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے ہم قارئین کو یہ حقیقت بھی ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں۔ انسانی جسم میں زہر خود بخود کسی مادہ میں عفونت سے ہوتا ہے پھر چھوت دیگر انسانوں کے لئے باعث تکلیف بن جاتا ہے۔

ہومیوپیتھی میں جن ادویہ میں آتشک کی علامت پائی جاتی ہے ان میں آتشکی زہر کو بھی دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس سے آتشکی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اس آتشکی زہر کا نام سفلائنم رکھا گیا ہے۔

وہ ادویہ جن میں آتشکی علامات پائی جاتی ہیں درج ذیل ہیں۔

نائٹرک ایسڈ۔ پارہ۔ تھوائیکم۔ مرکیورس ولو۔ مرکیورس۔ آیوڈمس کالی آیوڈائیڈ۔ بربرس اکوئی فالیم۔ گریفائٹس۔ آرم میٹالیکم فلورک ایسڈ۔ سی فلم۔

مندرجہ بالا چند ہومیوپیتھک ادویہ درج کر دی ہیں جن کے استعمال سے آتشک

پیدا ہو سکتا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے یہ حقیقت پورے طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ آتشک صرف چھوت سے ہی پیدا نہیں ہوتا بعض قسم کی اغذیہ ادویہ اور زہروں کے کھانے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے

خصوصاً ایسی اشیاء جو محرک دماغ اور اعصاب ہونے کی وجہ سے جسم میں کثرت سے رطوبات و بلغم اور سردی پیدا کر کے آتشک کا باعث بن جاتی ہیں۔

آتشک کا اصل سبب

یاد رکھیں آتشک کا سبب چاہے چھوت چھات ہو چاہے کوئی زہریلا مادہ ہو آتشک کا اصل سبب نہیں ہوتا یعنی وہ سبب فاعلہ نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں آتشک کا سبب فاعلہ وہی عضو ہو سکتا ہے جس کے بگاڑ یا تغیر کے بغیر لعد علامات مرض پیدا ہوں۔ جسم انسان میں اعصاب و دماغ ہی ایسے اعضاء ہیں جن میں جب تک سوزش و اورام پیدا نہ ہوں علامات آتشک پیدا نہیں ہوا کرتیں۔

آتشک کی چھوت سے بھی سوزش و ورم اعصاب و دماغ ہو جایا کرتا ہے اسی طرح جو اغذیہ اور ادویہ اعصاب میں سوزش و ورم کا سبب بن سکتی ہیں ان کے استعمال سے بھی آتشک پیدا ہو جاتا ہے جس کے ثبوت میں میں نے چند ہومیو پیتھک ادویہ کی نشان دہی کی ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ان میں چھوت چھات کا کہیں ذکر نہیں تھا آتشک کے متعلق ہماری یہی تحقیق ہے کہ آتشک انہی اسباب سے پیدا

ہوتا ہے جو اعصاب و دماغ میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں اس سے قبل آج تک یہ تحقیق دنیا کی کسی طب نے پیش نہیں کی۔

یادداشت

یاد رکھیں کہ اعصاب کی غذا بلغم اور رطوبت ہے اور جب ان میں جب تحریک پیدا ہوتی ہے تو یہ بھی جسم میں رطوبت اور بلغم پیدا کرتے ہیں ان حقائق سے پیدا ہوتا ہے کہ آتشک کے مریض کے جسم میں اعصاب میں تحریک کے ساتھ ساتھ رطوبات اور بلغم کی شدت ہوتی ہے جس میں خمیر اور تعفن پیدا ہو کر مرض کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

آتشک کی علامات

آتشک جس مریض کو بھی ہو اسے آتشک کی ابتدا سے لیکر انتہا تک تین قسم کی علامات پیدا ہوتی ہیں انہی علامات کی وجہ سے حکماء نے آتشک کے تین درجے مقرر کئے ہیں جنہیں پہلے درجہ کی علامات۔ دوسرے درجے کی علامات اور تیسرے درجے کی علامات کہتے ہیں۔

درجہ اول کی علامات

جونہی جسم میں آتشک کا زہر داخل ہوتا ہے یا سمی مادہ تیار ہو جاتا ہے فوراً آتشک کی علامات درجہ اول کی شروع ہو جاتی ہیں جو تین ہفتے سے لیکر پانچ ہفتے تک اکثر قائم رہتی ہیں۔

عام طور پر آٹھ دس دن کے اندر زہر کے داخل ہونے کے مقام پر سخت ابھار

یا پھنسی پیدا ہو جاتی ہے جو نیچے سے سخت ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ بڑھ کر پھوٹ جاتی ہے جس سے رقیق پتلا مادہ نکلتا ہے اکثر ایک ہی پھنسی نکلا کرتی ہے اس کے آس پاس کی جگہ اونچی ہوتی ہے اگر زخم کو دبائیں تو زخم کے نیچے گٹھلی سی محسوس ہوتی ہے۔ اس زخم میں اکثر درد نہیں ہوتا۔ زخم بننے کے چھ سات دن بعد کنج رانوں کی گلٹیاں متورم ہونے لگتی ہیں جو دبانے سے سخت تکلیف دہ محسوس ہوتی ہیں لیکن ان میں سے درد محسوس نہیں ہوتا۔ چھونے سے سخت محسوس ہوتی ہیں ان میں پیپ نہیں پڑتی اگر ان متورم گلٹیوں میں سوئی سے ذرا سی رطوبت لیکر خوردبین سے دیکھی جائے تو اس میں آتشک کے جراثیم نظر آتے ہیں۔

اگر صحیح تشخیص کر کے مناسب علاج کیا جائے تو یہ علامات غائب ہو جاتیں ہیں اور مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لیکن چونکہ اس درجہ میں تکلیف بہت کم ہوتی ہے اس لئے مریض چنداں پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی علاج کراتا ہے۔ لہذا مریض کی لاپرواہی یا غلط علاج کے نتیجے میں دوسرے درجہ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

دوسرے درجہ کی علامات

پہلے درجہ میں عضو تناسل پر جو ورم پھنسی یا آبلہ پیدا ہوا تھا اگر باقاعدہ قائم یا موجود ہو تو اسی میں دوسرے درجہ کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں۔ جیسا کہ اسی ورم یا آبلہ یا زخم میں یکدم سوزش بڑھ جاتی ہے۔ ورم یا زخم

ورم والا ہو جاتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ زہر خون میں سرایت کر گیا ہے۔ سارے جسم میں یکدم ہل چل مچ جاتی ہے شدید بخار چڑھ جاتا ہے کبھی خفیف یعنی ہلکا بھی ہوتا ہے اکثر لازمی یعنی چڑھے پر چڑھا رہتا ہے۔ کبھی باری یعنی نوبتی سے آنے لگتا ہے مریض پست ہمت اور نڈھال ہو جاتا ہے گوشت اور ہڈیاں درد کرنے لگتی ہیں۔

چونکہ سوزش اعصاب ہوتی ہے اس لئے دماغ میں سوزش اور ورم سے شدید درد سر ہونے لگتا ہے نیند نہیں آتی جسم کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے جس سے کمی خون کا اظہار ہونے لگتا ہے۔

حلق۔ تالو اور لوزتین میں التہاب اور ورم ہونے لگتا ہے۔ بازوؤں اور رانوں کے پچھلے حصوں پر گلابی رنگ کے داغ پڑ جاتے ہیں۔

متاثرہ مقامات میں جو دانے نکلتے ہیں وہ ۲ سے چار ہفتے تک نکلتے ہیں تقریباً دو ماہ کے اندر اندر مرجھا جاتے ہیں اور کچھ عرصہ کے لئے وہاں سیاہ داغ رہ جاتے ہیں۔

بعض دفعہ ان دانوں میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے مگر جلن یا خارش بالکل نہیں ہوتی۔ ان دانوں کے نکلتے ہی۔ لبوں۔ زبان اور رخساروں کے اندر سفید چٹاخ یا داغ بن جاتے ہیں۔ جبڑوں اور گردن کی گلٹیاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔

عورت کے جسم کے زیریں حصے میں اور مرد کے فوطوں وغیرہ پیر اور انگلیوں کے درمیانی حصوں میں رطوبت بہنے لگتی ہے جو ارد گرد کے اعضا پر لگ کر سوزش اعصاب کا باعث بنتی ہے

بعض آتشکی مریضوں کے بال گر جاتے ہیں ناخنوں کی جڑوں میں سوزش ہو کر ناخن

جھڑنے لگتے ہیں۔ جسم پر گول گول چٹاخ بن جاتے ہیں جن میں رطوبت کی کمی یا خشکی ہوتی ہے جس وجہ سے چٹاخوں سے چھلکے اترنے لگتے ہیں جو مچھلی کے چھلکوں کی طرح ہوتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتداہی سے جلد پر سخت قسم کی پھنسیاں پیدا ہوجاتی ہیں جو اکثر ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں۔ ان پر جگہ جگہ موٹے کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ مریض کی شکل نہایت بدشکل ہوجاتی ہے۔

یادداشت

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ جو پھنسیاں، گمڑیاں وغیرہ آتشک کی وجہ سے ہوتی ہیں ان سے جلد کا رنگ تانبے جیسا ہوجاتا ہے۔ ان میں خارش نہیں ہوتی اور نہ ہاتھ لگانے سے گرمی محسوس ہوتی ہے۔

مکمل تشخیص کے لئے حلق اور منہ وغیرہ کا مشاہدہ بھی کرنا چاہیے چڈوں اور کنج رانوں کی گلٹیوں کا مشاہدہ بھی کرنا ضروری ہے۔

درجہ سوم کی علامات

قارئین پر بات واضح ہے کہ جب درجہ اول، دوم کا علاج مناسب نہ کیا جائے یا مریض کوتاہی کرے تو اس کا نتیجہ تیسرے درجہ کی علامات میں ہی نکلتا ہے یعنی مرض بڑھ کر تیسرے درجہ میں داخل ہوجاتی ہیں اس درجہ میں درج ذیل علامات نمودار ہوجاتی ہیں۔

علامات نمودار ہوجاتی ہیں۔

چونکہ آتشک کی علامات ظاہر ہوتے ہی مریض اپنی استطاعت کے مطابق کم و بیش علاج کراتا ہے جس سے مرض گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ شافی علاج نہ ہونے کی صورت میں تیسرے درجہ کی علامات پیدا ہونے لگتی ہیں۔ جو اکثر چھ سے آٹھ ماہ بعد پیدا ہوجاتی ہیں۔ بعض میں مرض رہنے کی وجہ سے کئی کئی سال تک تیسرے درجہ کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔

۱۔ تیسرے درجہ کی سب سے بڑی اور منفرد علامت دماغ میں شریانی سدہ واقع ہوتا ہے جس سے جسم کے بعض حصوں کے افعال رک جاتے ہیں مثلاً مقامی فالج ہوجاتا ہے۔

ہاتھوں اور پاؤں کے تلوؤں پر چنبل کی طرح جلد موٹی ہوجاتی ہے اور بعض جگہ خشکی کی شدت سے پھٹ جاتی ہے اس پر سے مچھلی کے چھلکوں کی طرح چھلکے اترنے لگتے ہیں جہاں سے جلد متاثر ہوتی ہے وہاں متاثرہ جگہ کے کنارے موٹے ہوجاتے ہیں۔

۲۔ کرہ چشم کے پردوں میں ورم ہوجاتا ہے۔

۳۔ ٹانگوں اور بازوؤں پر دائرہ کی طرح کے زخم بن جاتے ہیں جنہیں عرف عام میں روپیا کہتے ہیں۔

۴۔ بعض احشا میں گلٹیاں گلٹیاں جلد کے نیچے دل، زبان، پھیپھڑے حلق امعاء کے عضلات میں دماغ، نخاع اور اعصاب میں جگہ جگہ گردوں اور جلد وغیرہ میں حتیٰ کہ ہڈیوں میں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔

بدقسمتی یہ ہوتی ہے کہ زندگی کی مسرتیں بشباب کی لذتیں معیشتوں ہیں

بدل جاتی ہیں۔ مرض کے آخری درجہ میں ہڈیاں نرم ہوکر گلنے لگتی ہیں۔ تالو گل گل جاتا ہے ناک کا بانسہ گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے ایسی لاعلاج علامت بن کر موت کا باعث بن جاتی ہیں۔

آتشک کی قسمیں

عوام میں آتشک چونکہ معروف ہو چکا ہے اس لئے آتشک کی علامات اور اس کی شدت کی خفت کے اثرات کے تحت اس کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ جو نر اور مادہ تسلیم کی جاتی ہیں۔

طب اسلامی نر مادہ آتشک کا فرق

مادہ آتشک	نر آتشک
۱۔ مادہ آتشک کا مریض مسموم ہونے کے بعد اسے ۳۰ دن کے اندر اندر آتشک میں مبتلا ہو جاتا ہے ان کے غدد جلد نہیں پکتے۔	۱۔ نر آتشک کے مریض کے مسموم ہونے کے بعد ۴۸ گھنٹے بعد غدد متورم ہو جاتے اور جلد پک جاتے ہیں اور زہریلا مادہ خارج ہونے لگتا ہے۔
۲۔ مادہ آتشک آبلہ یا زخم پیدا ہونے ہفتہ عشرہ بعد چڈوں میں گلٹیاں متورم ہو جاتی ہیں۔	۲۔ مسموم ہونے کے ۴۸ گھنٹے بعد چڈوں کی گلٹیاں متورم ہو جاتی ہیں۔
۳۔ مادہ آتشک کی تحریک اعصابی غددی ہوتی ہے اور صرف عورتوں کو بھی ہوا کرتی ہے۔	۳۔ نر آتشک کی تحریک اعصابی عضلاتی ہوتی ہے اور صرف مردوں کو ہوا کرتی ہے
۴۔ مادہ آتشک میں جو آبلہ یا گلٹی ہوتی ہے وہ بہت سخت ہوتی ہے۔ دبانے نہیں دیتی۔	۴۔ نر آتشک میں آبلہ یا گلٹی نرم ہوتی ہے۔
۵۔ چھونے سے اور دباؤ دینے سے ادھر ادھر ہوتی ہے۔	۵۔ چھونے سے پلپلی ہوتی ہے ادھر ادھر حرکت نہیں کرتی۔
۶۔ مادہ آتشک کا زہر خون میں سرایت کر جاتا ہے اور اندر ہی اندر نشو و نما پاتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کا علاج ہو چکنے کے بعد بھی کم از کم تین سال تک دیکھ بھال کرنی پڑتی ہے ورنہ آئندہ نسلوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔	۶۔ نر آتشک کا زہر خون میں شامل نہیں ہوتا۔ بیرونی اعضا میں ہوتا ہے اور وہیں ختم ہو جاتا ہے۔
۷۔ مادہ آتشک میں سنکھیا اور پارہ کے مرکبات مفید ہوتے ہیں۔	۷۔ نر آتشک میں مرکبات سیماب وغیرہ کی ضرورت پیش نہیں آتی

لہٰذا مادہ آتشک عورتوں کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی تک ہو سکتا ہے لیکن نرم آتشک اعصابی عضلاتی سے عضلاتی اعصابی مردوں کو ہوا کرتی ہے۔

آتشک کا علاج

قارئین آتشک کا سبب چھوت چھات ہو یا غذا۔ دوا اور ماحول ہو۔ ہر ایک سے سوزش اعصاب و دماغ ہو جاتی ہے جو جسم میں سوزش ورم پھوڑے اور آبلوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

آبلہ آتشک کی اول اور پہلی مخصوص علامات ہے جس کی ابتدا اکثر اعضائے مخصوصہ میں ہوا کرتی ہے اس کے بعد سمیت کی شدت خفت کے جسم میں پھیلتی ہے جو بڑھ کر حلق۔ ناک آنکھ کان ہاتھ پاؤں کی انگلیاں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ لیکن آتشک کی ابتدا کو ہر مریض کے اعضائے مخصوصہ میں ہونا قرار نہیں دے سکتے کیونکہ بعض مریضوں میں مادہ کی شدت خفت اور مادہ یعنی سمیت کا اعضائے مخصوصہ میں لگنے کی بجائے منہ۔ ہاتھوں کی انگلیوں دایہ وغیرہ کی چھاتیوں وغیرہ میں لگ کر اکثر یہ علامت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

لہٰذا تشخیص کرتے وقت مریض کا مزاج۔ قارورہ۔ اخلاط میں بگاڑ اور مفرد اعضا پر اثرات یعنی لنفوز دانسجہ وغیرہ پر سوزش کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

لہٰذا آتشک میں قانون مفرد اعضا کا اصول علاج یہ ہے کہ چونکہ آتشک اعصاب و دماغ کی سوزش سے ہوا کرتی ہے اس لئے اعصابی امراض کی سوزش میں اعصاب میں تیزی غدد اور جگر میں تحلیل دل اور عضلات میں سکون

مادہ آتشک اور نرم آتشک اور قانون مفرد اعضا

آتشک کی جو دو اقسام ہیں جنہیں عوام نر اور مادہ کہتے ہیں انگریزی میں سافٹ شنکر اور ہارڈ شنکر کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا ان دونوں اقسام کو اعصاب و دماغ کی کیمیائی و مشینی تحریکات کی پیدا قرار دیتے ہیں یعنی مادہ آتشک اعصابی غدی تحریک میں پیدا ہوا کرتی ہے اور نرم آتشک اعصابی عضلاتی کے نتیجے میں پیدا ہوا کرتی ہے قانون مفرد اعضا میں آتشک کو اعصابی غدی قرار دیتا ہے جس میں بلغم کے ساتھ صفرا متعفن ہو کر آتشکی علامات پیدا کر دیتا ہے اسی آتشک میں آگ سی جلن محسوس ہوتی ہے اس کے برعکس قانون مفرد اعضا نرم آتشک اس کو کہتا ہے جس میں رقیق بلغم کے ساتھ سودا مل جاتا ہے جونہی ان میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے تو اعصابی عضلاتی تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور جلد زخم پھٹ کر زہریلا مادہ خارج ہونے لگتا ہے جو کچ لہو کی صورت میں جلد نکلتا ہے۔

یادداشت

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضا عورتوں میں عضلاتی تحریک تسلیم ہی نہیں کرتا اگر ان کا عضلاتی تحریک سے تعلق ہو سکتا ہے تو اعصابی عضلاتی سے غدی عضلاتی تک ہی محدود رہتا ہے۔

مردوں میں عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی مکمل تحریک پائی جاتی ہیں جو

ہوتا ہے۔

اس لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت جس مقام پر سکون ہوتا ہے اس میں تیزی پیدا کر دیں جس سے وہاں کی رطوبت خصوصاً متعفن اور زہریلی رطوبات ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں جب مسکن عضو میں پوری طرح تحریک پیدا ہو جاتی ہے تو اس وقت دل میں تحریک اعصاب و دماغ میں تحلیل اور جگر و غدد میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے

یعنی جہاں پر تسکین تھی وہاں تحریک پیدا ہو جاتی ہے جہاں سوزش اور تحریک تھی وہاں تحلیل اور ضعف واقع ہو جاتا ہے جہاں پر تحلیل یا ضعف تھا وہاں تسکین پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ یہی اعصابی و دماغی امراض کا اصول علاج ہے۔ چاہے وہ سر سے پیر تک کسی مقام پر پیدا ہوں۔

یادداشت

قارئین اعصاب و دماغ کی سوزش ورم کا علاج قلب و عضلات کو تحریک دیکر کرنا نہایت سادہ اور آسان ہے لیکن اگر باریک بینی سے کام لیا جائے تو چونکہ اعصاب کی دو تحریک ہیں جو اعصابی غدی و اعصابی عضلاتی کہلاتی ہیں۔

اگر کوئی مریض اعصابی غدی تحریک میں مبتلا ہے تو بہتر ہے کہ اعصابی غدی تحریک کو پہلے اعصابی عضلاتی کر دیا جائے تاکہ دوران خون با آسانی اعصاب سے عضلات کی طرف منتقل ہو جائے اگر اعصابی عضلاتی ہو تو براہ راست عضلاتی تحریک پیدا کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اعصابی تحریک

مکمل ہو چکی ہے لہذا دوران خون عضلات کی طرف ہی ہوتا ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں کہ اصول علاج کلی طور پر صرف اتنا ہے کہ دوران خون کے ذریعے تحریکات کو تبدیل کرنا چاہیے دوران خون قلب و عضلات سے شروع ہوتا ہے۔ جگر اور غدد سے گزرتا ہوا۔ دماغ اور اعصاب پر اپنی رطوبات پھینکتا ہے۔ پھر عضلات اور قلب کے انقباض سے وہ رطوبات جذب ہو کر اور غلیظ ہو کر واپس قلب میں پہنچتا ہے۔ اس وقت اس میں کاربن اور ترشی پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ بس اسی دوران خون کے تحت امراض بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

یادداشت

نوآموز معالجین کو مغالطے سے بچانے کے لئے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی کا فرق پھر بیان کرتا ہوں۔ یاد رکھیں اعصابی غدی میں اعصاب میں سوزش کے ساتھ ساتھ جسم میں کچھ حدت و گرمی پائی جاتی ہے زخم بھی زیادہ سوزش ناک ہوتے ہیں رطوبات کا اجتماع بھی زیادہ ہوتا ہے۔ زخم بڑھتے رہتے ہیں۔ ان میں جلن مسلسل ہوتی ہے اس کے برعکس اعصابی عضلاتی میں سوزش کم، رطوبات کے اخراج کی وجہ سے زخم بنتے ہیں، تعفن کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اعصابی غدی صورت کو اعصابی عضلاتی کر لیا جائے تو تحریک تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ مرض کی شدت بھی کم ہو جاتی ہے

یادداشت

اگر کوئی معالج وقتی طور پر اعصابی سوزش تو تشخیص کرے لیکن یہ نہ معلوم کر سکے

کہ اعصابی غدی تحریک ہے یا اعصابی عضلاتی ہے تو اسے اصول علاج کے مطابق اعصابی امراض کا علاج عضلاتی تحریک کی ادویہ اغذیہ سے شروع کرنا چاہیے طبیعت خود بخود رفتہ رفتہ درمیانی منزلوں سے گزر کر عضلات میں پہنچ جائے گی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

یاد رکھیں ہر عضو کے ساتھ جو دو تحریکیں وابستہ کی گئی ہیں، وہ صرف سہولت کے لئے ہیں۔ ورنہ ان کے اصول علاج پر کوئی اثر نہیں ہوتا اس لئے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی کے فرق سے پریشان نہ ہو۔

اسی طرح دیگر امراض کے علاج میں عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی اور غدی اعصابی وغیرہ تحریکات میں فرق اگر وقتی طور پر معلوم نہ ہو سکے تو کسی قسم کا فکر کئے بغیر اصول علاج کے تحت صرف مفرد اعضا عضلات غدد اور اعصاب میں ضرورت کے مطابق تحریک پیدا کر دینا کافی وشافی اور یقینی علاج ہے درج ذیل سطور میں ہم دونوں تحریکات کے مطابق اغذیہ اور ادویہ لکھیں گے۔ لیکن اگر تشخیص میں کوئی کمی رہ جائے تو صرف عضلاتی ادویہ استعمال کریں۔ یہی آتشک کا صحیح وشافی اور یقینی و مکمل علاج ہے

طب یونانی کا اصول علاج

جو معالجین طب یونانی میں مہارت رکھتے ہیں اور قانون مفرد اعضا سے واقف نہیں ہیں وہ یونانی طریقہ علاج کے مطابق کیفیات مزاج اور اخلاط کو مدنظر رکھ کر علاج کریں۔ یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کر لیں کہ جب بلغم میں فساد و تعفن

پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے تو جسم میں آتشک کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور جب اس کے بالضد مزاج غلط پیدا کیا جاتا ہے تو بلغم کی پیدائش اور اس کا فساد اور تعفن ختم ہونا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ مرض آتشک بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے

یادداشت

چونکہ بلغم کی زیادتی اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اور اس کے بالمقابل عضلاتی تحریک سے بلغم ختم ہو جاتی ہے اس لئے عضلات کو تحریک دیں جو بالکل طب یونانی کے بنیادی اصولوں کے مطابق عمل کر کے نیا مزاج پیدا کر دیا جائے تحقیقات فارما کوپیا کے نسخے جو عضلاتی اثرات کے حامل ہیں۔ آتشک کے علاج میں استعمال کریں۔

مرض کی شدت خفت کے تحت نسخہ جات استعمال کریں۔ مثلاً عضلاتی اعصابی ملین۔ اگر قبض ہو تو عضلاتی اعصابی مسہل دیں اگر مرض خوفناک ہو گیا ہو تو عضلاتی اعصابی اکسیر یا عضلاتی اعصابی اکسیر۔ اگر اور تیز ادویہ استعمال کرنی پڑیں تو عضلاتی اعصابی تریاق یا عضلاتی غدی تریاقی استعمال کریں۔

نوٹ آتشک کے مریض کو اکثر قبض رہتی ہے لیکن اگر قبض بھی نہ ہو تو پھر بھی ضرورت کے مطابق ہلکا تیز مسہل ضرور دیں جس سے دو تین پاخانے آجایا کریں۔

چونکہ آتشک آتشکی زہر وصیت سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس کے علاج میں زہریلی ادویہ زیادہ کارگر ثابت ہوتی ہیں انہیں نہایت احتیاط سے کم مقدار میں استعمال کرنا چاہیے۔

اسی مقصد کے لئے اکسیر اور تریاقات میں اکثر زہریں استعمال کی جاتی ہیں۔ زہریلی ادویہ میں پارہ اور سنکھیا کے مرکبات آتشک میں تریاق ثابت ہوئے ہیں۔ افادہ قارئین کے لئے چند سادہ اور تیر بہدف نسخے درج کر رہا ہوں بنائیں اور خلق خدا کو مستفید کریں۔

هوالشافی

بھلاوہ ۔ کتھ سفید ۔ لونگ ۔ رائی ۔ جلوتری ہر ایک ہم وزن

ترکیب تیاری سب ادویہ باریک کرلیں، پانی کی مدد سے حب بقدر چنا گولیاں بنالیں۔

ترکیب استعمال ایک گولی صبح ایک شام ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی

دیگر

هوالشافی پارہ مصفیٰ ایک حصہ ۔ تیزاب گندھک پانچ حصہ

ترکیب تیاری دونوں کو آتشی شیشی میں ڈال لیں۔ پھر ایک کڑاہی میں آتا ریت ڈالیں کہ آتشی شیشی منہ تک ڈوب جائے۔

اب کڑاہی آگ پر چڑھا کر تیز آگ جلاتے رہیں ریت گرم ہوتے ہی شیشی کے منہ سے زرد رنگ کا دھواں نکلنا شروع ہوگا جب دھواں نکلنا بند ہو جائے تو آگ بند کر دیں سرد ہونے پر آتشی شیشی میں صرف پارہ کا سفید رنگ کا کشتہ

برآمد ہوگا۔ اور اس کا وزن پارے کے برابر ہوگا۔

مقدار خوراک ¼ چاول سے نصف چاول ۔ دن میں ایک بار روزانہ ہمراہ ترش لسی

نوٹ یہ نسخہ صرف آتشک کے لئے ہے بلکہ بے شمار اعصابی امراض علامات کے لئے فوری اثر ہے خصوصاً بلغمی دمہ چند خوراکوں سے ہی غائب ہو جاتا ہے۔

نوٹ اس کی خوراک اگر ذرا سی زیادہ دے دی جائے تو فوراً ۲ منٹ کے اندر قے آ جاتی ہے اگر بلغمی دمہ یعنی کہ سینہ میں بلغم کا اجتماع ہو تو قے کی مقدار ہی دینا ہی بہتر ہے تاکہ کھانسی کی بجائے قے کے ذریعے بلغم نکل جائے جونہی قے آتی ہے فوراً دمہ کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ چند دن ایسی خوراکیں کھانے سے ہمیشہ کے لئے دمہ غائب ہو جاتا ہے۔

هوالشافی دارچینی ۔ رس کپور ۔ سنکھیا سفید برابر وزن

ترکیب تیاری تینوں کو ادرک کے پانی میں صلایا کریں ۳ یوم کھرل کرکے خشک کرلیں۔ معروف طریقہ سے جوہر نکال لیں۔

مقدار خوراک ایک تا ۲ چاول مکھن کے ہمراہ دیں ایک خوراک روزانہ کافی ہے۔

هوالشافی پارہ ایک حصہ، گندھک آملہ سار سات حصے نیلا تھوتھا نصف حصہ۔

ترکیب تیاری سب کو کھرل میں ڈال کر خوب کھرل کریں کہ سیاہ سفوف بن جائے۔

مقدار خوراک نصف چاول سے ۲ چاول ہمراہ لونگ دارچینی کے قہوہ سے۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔

فوائد آتشک کے ہر درجہ میں تریاق صفت ہے چند روز کے اندر گلا سڑا بدن کندن کی طرح صاف ہو جاتا ہے۔

دیگو

ہوالشافی پوسٹ ریٹھا پانچ حصے۔ نیلا توتیا ایک حصہ

ترکیب تیاری پہلے پوست ریٹھا باریک کر لیں پھر نصف ریٹھا کا سفوف توے پر دو انچ گولائی میں پھیلا دیں اس پھیلائے ہوئے ریٹھا پر نیلے توتیا کی ڈلی رکھ دیں پھر باقی سفوف ریٹھہ رکھ کر آگ پر رکھ دیں اور نیچے آگ جلائیں جب چھلکا ریٹھہ جل جائے تو آگ بند کر دیں۔ سرد ہونے پر نیلا توتیا کی ڈلی نکال لیں بہترین کشتہ ہو گا۔

مقدار خوراک ۲ چاول تا چار چاول مرض کی شدت خفت کے تحت کھلائیں صرف ۴ دن سے ہفتہ کے اندر آتشک ختم ہو جائے گی۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔

یادداشت

بعض آتشک کے مریضوں کو تیز سی ادویہ شدید نقصان دیتی ہیں خصوصاً پارہ کے مرکبات سے فوراً منہ آ جاتا ہے اگرچہ یہ نقصان معالج کی غلطی سے آیا کرتا ہے یعنی معالج مریض کی قوت برداشت سے دوا زیادہ مقدار میں کھلا دیتا ہے جس سے فوراً منہ آ جاتا ہے ایسی صورت میں مریض دوا کھانے سے انکار کر دیتا ہے اور معالج کو دوا تبدیل کر دینے پر مجبور کر دیتا ہے۔

لہذا دو تین سادہ اور موثر نسخے پیش ہیں۔

ہوالشافی شاہترہ۔ چرائیتہ۔ سرچھوکہ، منڈھی بوٹی۔ ہلیلہ سیاہ۔ عشبہ ہر ایک ۵، ۵ گرام

ترکیب تیاری نصف کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دے کر چھان لیں۔ چھنے ہوئے پانی کو تین حصے کر کے ایک حصہ صبح ایک دوپہر ایک شام پلائیں یہ جوشاندہ ہر روز پلائیں۔

افعال و اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔

فوائد آتشک کے ہر درجے میں مفید ہے۔

عرق مصفی خون

ہوالشافی عناب۔ گلو سبز۔ بسفائج۔ منڈھی بوٹی۔ چرائیتہ۔ پوست نیم پوست بکائن۔ سرچھوکا۔ پوست ہلیلہ کابلی ہر ایک ۱۰۰، ۱۰۰ گرام

پوٹاشیم آئیوڈائڈ ۱۰ گرام

سب کو ۵ الکوہل پانی بھگو دیں صبح معروف طریقہ عرق کشید کرلیں۔

مقدار خوراک ۵۰ گرام صبح ۵۰ گرام شام حسب ضرورت میٹھا ملا کر پلائیں۔

ایک ماہ تک بدستور پلائیں چند دن کے اندر آتشکی علامات ماند پڑ جاتی ہیں آہستہ آہستہ جسم صاف ہو جاتا ہے۔

آتشک کا بیرونی علاج

آتشک کے مریض کے جسم پر چونکہ خوفناک قسم کے زخم ہوتے ہیں اس لئے جہاں اندرونی علاج کیا جاتا ہے وہاں زخموں پر بھی ادویہ مرہم طلاء اور دھونی کی صورت میں لگانی چاہیں۔

مرہم دافع آتشک

رال سفید۔ مرداسنگ۔ نیلا توتیا۔ سفید سندھور۔ چوب چینی ہر ایک ۱۰ گرام۔ موم ۲۰ گرام۔ روغن تل ۳۰۰ گرام

ترکیب تیاری سب سے پہلے نیلا توتیا کو مٹی کی کنالی یا رکابی میں رکھ کر بھون لیں۔ پھر روغن اور موم کو گرم کرکے کڑاہی میں ملا لیں۔ اب ادویہ معہ نیلا توتیا پیس کر شامل کرلیں۔

افعال و اثرات مضلاتی غذی ہے بوقت ضرورت طلا کی طرح زخموں پر لگائیں۔

فوائد آتشک کے بگڑے بگڑے زخموں کو چند دنوں کے اندر تحلیل کرکے بھرنا شروع کر دیتی ہے۔

ذرور دافع آتشک

ہوالشافی

پرانا چمڑا ۱ حصہ، کاغذ ۱ حصہ، آدمی کے سر کے بال ۱ حصہ، ببلی کوڈیاں ۱ حصہ

کاٹھی سپاری ۲ حصہ، کشتہ پارہ سنگا ۲ حصہ، پھٹکڑی بریاں ۴ حصہ، مرداسنگ ۴ حصہ، کندر ۴ حصہ

سفیدہ کاشغری ۴ حصہ، رال ۴ حصہ، گل ارمنی ۴ حصہ

سب ادویہ کو باریک پیس کر سیدہ والی چھانی میں چھان لیں بوقت ضرورت بہنے والے زخموں پر چھڑکیں۔

دیگر

ہوالشافی

کافور ۱ حصہ، سنگ جراحت ۱ حصہ، مرداسنگ ۱ حصہ، نیلا توتیا ۵ حصہ، رال ۵ حصہ

کتھ سفید ۳ حصہ۔ موم سفید ۳ حصہ۔ روغن گاؤ ۸ حصہ

ترکیب تیاری تمام خشک ادویہ کو باریک پیس لیں پھر موم اور روغن گاؤ میں گرم کر کے ملا لیں۔ جب مرہم بن جائے تو سو مرتبہ پانی میں دھو کر محفوظ کر لیں۔ بوقت ضرورت کام لائیں یعنی استعمال کریں۔

ترکیب استعمال ململ کی ٹاکی پر لگا کر زخموں پر لگائیں۔

روغن برائے آتشک

مریض آتشک کا جسم بہت خشک ہوا کرتا ہے ننگے اعضاء بے حد خشک ہوتے ہیں خشکی رفع کرنے کے لئے یہ روغن بنا کر استعمال کریں۔

ھوالشافی

سفیدہ کاشغری	روغن گل	روغن چنبیلی	روغن گاؤ
۵ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام

موم زرد ۲۰ گرام

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو کڑاہی میں ڈال کر پگھلا لیں اور کڑچھی سے خوب ملا لیں اور محفوظ کر لیں۔

موقع استعمال آتشک کے ننگے اور خشک اعضا پر ملیں خشکی رفع ہو جائے گی۔

آتشک کے علاج میں احتیاطیں

قارئین آتشک کی حقیقت اور ماہیت پر مدلل لکھا جا چکا ہے جس میں

ثابت کیا گیا ہے۔ آتشک متعدی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی ابتدا اغذیہ ادویہ اور رطوبتی ماحول سے بھی ہو سکتی ہے۔

لہٰذا ایسی اغذیہ اور ادویہ نہیں کھانی چاہییں جو اعصاب میں شدید تحریک پیدا کر دیں۔ یا بلغم و رطوبت کی پیدائش بڑھا دیں۔

۱۔ اس لئے انسان کو خصوصاً ایسے لوگوں کے ساتھ میل جول کھانا پینا یا ان کے کپڑے پہننا۔ ان کے بستروں میں سونا نہیں چاہیے جس کے اعصاب میں سوزش ہو۔ یا اعصابی تحریک کے مریض ہوں۔

۲۔ جب آتشک کا مریض آئے تو اس کے زخموں کو نیم کے جوشاندہ یا پھٹکڑی کے محلول سے خوب دھونا چاہیے۔ کیونکہ متاثرہ مقامات کی جتنی صفائی رکھی جائے گی۔ اتنی جلد آرام آ جائے گا۔

۳۔ اگر مرض صرف اعضائے مخصوصہ پر ہی محدود ہو تو اس میں مقامی ادویات یعنی مرہم یا روغنیات ضرور استعمال کریں۔

۴۔ مرض کتنی بھی خطرناک صورت اختیار کر لے حتیٰ کہ ہڈیاں، گوشت گلنے سڑنے لگے تو بھی اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی گھبرانا چاہیے۔ البتہ ملینات، مسہلات کے ساتھ اکسیرات اور تریاقیات کا استعمال بھی کریں۔ تاکہ جلد حرارت غریزی پیدا ہو کر آرام کی صورت پیدا ہو۔

۵۔ بعض مریضوں میں آتشک سے ملتے جلتے زخم پائے جاتے ہیں جو آتشک کی سمیت کے نہیں ہوتے لہٰذا علاج سے قبل نہایت باریک بینی تشخیص کر لیں کہ واقعی آتشک کے زخم ہیں یا کسی اور مرض کے۔

تشخیص میں سب سے بڑا ذریعہ نبض اور قارورہ اور ظاہری علامات ہیں۔

یاد رکھیں آتشک کے زخم ہمیشہ اعضاے مخصوصہ یا جسم کے کسی حصہ پر معرفی سطح پر ظاہر ہوتے ہیں اس کے برعکس دیگر امراض کے زخم گہرے اور اندر کی طرف ظاہر ہوتے ہیں اور باہر کی طرف آتے ہیں۔

۶۔ ذہن نشین کر لیں کہ جب جسم میں گلٹیاں بنتی ہیں ان کی وجہ حرارت عزیزی کی کمی ہوتی ہے۔ لہذا جتنی جلدی حرارت عزیزی پیدا کی جائے گی۔ اتنی جلدی گلٹیاں تحلیل ہوں گی۔

۷۔ جب مریض کے جسم میں درد۔ جلن ہو۔ زخموں میں بدبودار پیپ اور تعفن پیدا ہو جائے تو کوشش کرنی چاہیے کہ پیپ یا بدبودار پانی یا گنج لہو اس کے بدن کے کسی حصہ پر نہ لگنے پائے۔ اور نہ ہی کسی تندرست کے بدن کو لگے ورنہ یہی گندہ مواد دوسروں کو بیمار کرنے کا سبب بن سکتا ہے

۸۔ بعض لوگوں میں جب آتشک کے سبب غدد پر اثر پڑتا ہے تو تحلیل کے بعد ان میں کھچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے ایسی صورت میں جسم میں فوراً حرارت پوری کریں علاج کے دوران یہی کوشش ہونی چاہیے کہ مریض زخموں میں جلن اور درد جلد رفع ہوں اور ان سے نکلنے والی رطوبت ختم ہو جائے۔

۹۔ مریضان آتشک کو سرد تر اغذیہ۔ سرد پانی کا کثرت استعمال۔ دریائی اور سمندری زندگی، ہر وقت رطوبت اور نمی میں گھرے رہنا مچھلی جیسے سمندری جانوروں کا گوشت مدت تک نہیں کھانا چاہیے۔

آتشک کے مریض کی غذا

چونکہ آتشک ہمیشہ اعصاب و دماغ کی سوزش سے ہوا کرتی ہے لہذا اعصابی

اغذیہ ادویہ روک دیں۔ ان کے برعکس محرک قلب و عضلات اغذیہ ادویہ کھلائیں مثلاً صبح: دو عدد انڈے فرائی یا بھنے چنے یا مربہ ہریڑ، مربہ آملہ۔ دہی آدھی چھلے آلو چھوٹے وغیرہ میں کسی تیمے سے ناشتہ کریں۔

دوپہر: بکرے کا گوشت۔ کوئی اچار، پکوڑے، ٹماٹر، بینگن، کریلے، کچنار۔ انڈے دیسی مرغی۔ پالک، سرسوں کا ساگ دالوں میں مسور کی دال اور پیلی دال۔ پھلوں میں ترش پھل جن میں مالٹا، کنوں، جامن، فالسہ آلو بخارا، انار ترش۔ لوکاٹ آلو وغیرہ کھا کر لونگ دار چینی کا قہوہ جو صبح شام دوپہر پینا چاہیے۔

ہلک جانا

کُتے کا پاگل ہو جانا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہلکاؤ - ہلک جانا	داء الکلب یا الکلب	ریبیز RABIES
کتے کا پاگل پن	کلبُ الکلب	ری بیز کینائنس
پانی سے ڈرنا	فزع الماء - خوف آب	ہائیڈروفوبیا HYDROPHOBIA

تعارف اکثر کتا عقل و شعور کھو بیٹھتا ہے وقفے وقفے سے خوفناک شکل بنا کر چھلانگتا ہے۔ جوش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اپنے سامنے جسے دیکھتا ہے اسے کاٹنے لگتا ہے۔ بلکہ اسے فنا و برباد کرنا چاہتا ہے

حیوانات میں کون کونسے جانور پاگل ہوتے ہیں۔

مرض ہلکاؤ میں کتے۔ گیدڑ۔ بھیڑیے۔ بلی۔ لومڑ۔ ہرن۔ مرغ اور انسان وغیرہ مبتلا ہو جاتے ہیں۔

پاگل کتے یا پاگل یا ہلکے ہوئے انسان کی اہم صفت

جہاں پاگل کتا یا انسان اپنی عقل و شعور کھو بیٹھتا ہے وہاں وہ پانی سے شدید خوف کھاتا ہے اگر زبردستی پانی پلایا جائے یا صرف اس کے جسم پر پانی چھڑکا جائے تو اسے اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ اکثر فوراً مر جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب مرض شدید ہو جائے اور کسی قسم کا علاج کامیاب ہوتا نظر نہ آئے تو مریض کے وارث مریض کو مرض کی شدت سے نجات دلانے کے لئے اس کے جسم پر پانی چھڑک دیتے ہیں جس سے وہ فوراً مر جاتا ہے۔

ہلکاؤ کے مختلف ناموں کی وجوہات

ایک ہی اصطلاح کے مختلف زبانوں میں کئی صفاتی نام پائے جاتے ہیں۔ مثلاً جب انسان یا حیوان (کتا وغیرہ) ہلک جاتا ہے تو چونکہ وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد دورہ کی حالت میں شیر کی طرح جھنکارتا اور چھلانگتا ہے۔ اسی نسبت سے اردو میں کتے کا باؤلا پن عربی میں کلب الکلب اور ڈاکٹری میں ریبیز کہتے ہیں۔ چونکہ ہلکاؤ والا جانور پانی سے ڈرتا ہے اس لئے اردو میں اسے پانی سے ڈرنے والا اور عربی میں فزع الماء یا خوف آب اور ڈاکٹری میں ہائیڈروفوبیا کہتے ہیں

ہلکاؤ کی تاریخ

کتے یا انسان کے ہلکاؤ پن کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ یہ مرض جتنی مہلک ہے اتنی ہی اس کی تاریخ پرانی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ۳۸۴ سال قبل مسیح مشہور یونانی حکیم ارسطو نے اپنی کتب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

اسی طرح ایک مشہور رومی حکیم کلسوس جس کا دوسرا نام آری لیوس کارلی لیوس ہے جو ولادت مسیح سے ۲۵ سال قبل گزرا ہے نے اپنی طب کی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے یاد رہے یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔

دو سو سال قبل حکیم انطاکی صاحب اور حکیم گیلانی صاحب وغیرہ نے اکسیر اعظم کی جلد چہارم میں اس مرض کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

اسباب

پاگل کتے۔ بھیڑیئے۔ گیدڑ۔ بلی وغیرہ کے کاٹنے سے یہ مرض بھینس گائے بیل۔ بکری و انسان کو ہو جاتا ہے۔

اگرچہ عام طور پر پاگل کتے وغیرہ کے کاٹنے سے ہوتا ہے لیکن اگر باؤلا کتا جسم انسان کی کسی زخمی یا خراش دار جگہ کو چاٹ لینے یا لعاب دہن لگ جانے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے اسی طرح پاگل انسان کسی تندرست انسان کو کاٹ لینے سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

یادداشت

مرض کا زہر پاگل کتے یا انسان کے لعاب دہن میں ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ تندرست جانور یا انسان کے زخم میں کسی طریقہ سے لعاب دہن لگ

جائے تو بھی تندرست حیوان یا انسان کے خون میں زہر داخل ہو کر اس مرض کو پیدا کر دیتا ہے

یادداشت

یاد رکھیں پاگل پن کا مرض تندرست شخص یا جانور کو پاگل جانور یا انسان کے کاٹنے سے ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ کاٹنے والے کتے میں ظاہری کوئی علامت نہیں ہوتی البتہ ایسے کتے کو کاٹنے سے پہلے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہو اور وہ ابھی پاگل نہ ہوا ہو سے بھی انسان یا حیوان پاگل ہو جاتا ہے۔

یادداشت

مندرجہ بالا پاگل جانوروں میں اس مرض کا زہر تو ایک ہی قسم کا ہوتا ہے ان میں سے ہر جانور کے کاٹنے سے یہ مرض ہو سکتا ہے لیکن پاگل بھیڑیئے اور پاگل گیدڑ کے کاٹنے سے یہ مرض شدید ہوتا ہے۔

کاٹنے کا مقام اور پاگل ہونے کی مدت

اگرچہ دیوانہ کتا یا بھیڑیا انسان یا حیوان کے کسی بھی حصہ جسم پر کاٹ لے وہ دس روز سے لیکر تین ماہ کے اندر اور کبھی سات آٹھ ماہ کے اندر پاگل ہو جاتا ہے لیکن عام اور سادہ مدت ۴۰ روز ہے کیونکہ اکثر چالیس روز بعد ہلک ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں اگرچہ علامات پاگل پن ہونے کا تعلق کاٹنے والے حیوان اور اس کی سمیت پر ہوتا ہے اس کے ساتھ اگر سر کے نزدیک گردن۔ کان۔ ناک اور چہرے وغیرہ پر کاٹا ہو تو وہ جلد پاگل ہو جاتا ہے اس کے برعکس جتنا دماغ سے دور کاٹا ہوگا تو اتنی دیر سے پاگل ہوگا۔

ایک اہم حقیقت کا افشا

قارئین ذہن نشین کر لیں۔ کہ پاگل بھیڑیا ہو یا پاگل گیدڑ یا کتا یا انسان ہو کے دماغ و اعصاب کے فعل میں ناقابل برداشت تحریک پیدا ہو جاتی ہے اب اس کے جسم میں پانی اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ اب اس کی ذرا سی مقدار بھی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے قانون مفرد اعضا کی رو سے مریض کے جسم و خون میں بلغمی رطوبات حد سے زیادہ بڑھ چکی ہوتی ہیں ۔ اب ان کی ذرا سی مقدار بھی باعث نقصان بن سکتی ہے بلکہ پہلے والی رطوبات بھی نقصان پہنچا رہی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اب مریض پانی پینا تو درکنار دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا بلکہ دیکھتے ہی ڈرتا ہے اگر پانی جسم پر چھڑک دیا جائے تو اسے اتنی تکلیف ہو جاتی ہے کہ وہ فوراً مر جاتا ہے۔ لہٰذا یاد رکھیں ہلکے کتے کی تحریک اعصابی عضلاتی ہوتی ہے۔

علامات پاگل پن یا ہلکاؤ

جب کوئی حیوان یا انسان ہلکا ہوتا ہے تو اس میں ابتدائی علامات انتہائی علامات

اور انحطاط کی علامات پیدا ہوتی ہیں تفصیل درج ہے

ابتدائی یا درجہ اول کی علامات

(INVASION STAGE)

چونکہ یہاں انسان کے ہلکاؤ پن کے متعلق معلومات درج کرتی ہیں۔ کسی جانور کے متعلق لکھنا مقصود نہیں ہے اس لئے جس انسان کو باؤلا کتا کاٹ لیتا ہے اور اس انسان کو یاد رہے کتے کے کاٹنے کے نتائج کا علم ہو ایسا انسان اس خوفناک مرض کے خیالات سے پریشان رہنے لگتا ہے نیند میں پریشان خواب آتے آتے ہیں۔ پست ہمت ہو جاتا ہے اس کے سر میں ہلکا درد رہنے لگتا ہے مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ تنہائی پسند ہو جاتا ہے احساسات بڑھ جاتے ہیں تیز روشنی چمک اور بلند آواز برداشت نہیں ہوتی گلے میں سوزش ہو کر گلا بند ہونے لگتا ہے آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ پانی آسانی سے نگلا نہیں جا سکتا اس قسم کی علامات چند گھنٹوں سے لیکر تین دن تک رہتی ہیں پھر ان میں شدت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

درجہ دوم یا انتہائی شدید علامات

(EXCITMENT STAGE)

درجہ دوم مریض کے لئے انتہائی کرب ناک ہوتا ہے احساسات اس قدر

تیز ہو جاتے ہیں کہ اسے کو روشنی اور آواز برداشت نہیں ہوتی ذرا سی ہوا لگنے، کسی چیز کے ہلنے اور آواز سننے سے اسے تشنج ہونے لگتا ہے گلے اور نرخرے کے عضلات کھینچ جاتے ہیں جس وجہ سے گردن سخت ہو جاتی ہے۔ سانس لینے اور نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ مریض ایسا محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا گلہ بند یا گھٹتا معلوم ہوتا ہے مریض پر موت کا خوف طاری ہو جاتا ہے پانی کا نام سننے اور دیکھنے سے گلے اور تمام جسم پر تشنج ہونے لگتا ہے۔

سوکھی ابکائیاں آتی ہیں شدت کی پیاس لگتی ہے لیکن پانی کا نام سننا گوارا نہیں کر سکتا پانی پینا تو دور کی بات ہے مریض کا منہ رطوبات بلغمیہ سے بھرا رہتا ہے منہ سے رال بہتی ہے گلے میں بلغم اٹکا ہوا معلوم ہوتا ہے جسے نکالنے کے لئے مریض کھوں کھوں کرتا ہے اس کھوں کھوں کرنے کو جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ مریض کتے کی طرح بھونکتا ہے اکثر ۱۰۱ سے ۱۰۲ درجہ بخار رہتا ہے۔

جوں جوں دماغ پر مرض کے اثرات بڑھتے جاتے ہیں اسی طرح ذہنی صلاحیتیں ختم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ مریض غیر شعوری باتیں کرنے لگتا ہے ہر ایک کو کاٹنے کو دوڑتا ہے۔ شدید ہذیان شروع ہو جاتا ہے۔ وارثین اور لواحقین سمجھتے ہیں کہ اب مریض مکمل پاگل ہو گیا ہے اور دعائیں کرنے لگتے ہیں کہ یا خدا اسے سنبھال لے اس کا دکھ موت کے بدلے ختم کر دے بعض لواحقین تو اسے خود ہلاک کر دینے میں بہتری سمجھتے ہیں۔

درجہ سوم یا انحطاط مرض کی علامات

یہ درجہ مریض کے لئے آخری درجہ ہے یعنی اس میں مریض یا تو مر جاتا ہے یا

پھر شفایاب ہو جاتا ہے۔ تمام شدید اور تیزی کی علامات کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ مرض کا زور ٹوٹ گیا ہے اور مریض بھی تھک گیا ہے ہر قسم کی تشنجی علامات رک جاتی ہیں۔ تمام عضلات و اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں حرکات جسم رک جاتی ہیں مریض بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے آہستہ آہستہ بے ہوش ہو جاتا ہے چھ سے اٹھارہ گھنٹے بے ہوش رہ کر بے ہوشی کے عالم میں راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

تشخیص مرض

اکثر دورے پڑنے والی کئی تکالیف ہوتی ہیں جن سے ہلکاؤ پن کا تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً ہسٹریا کی مریضہ دورہ کے وقت پاگل پن کی باتیں کرنے لگتی ہے بعض مریضوں کو ہلک جانے کا ڈر ذہن میں بیٹھ جاتا ہے وہ بھی بہکی بہکی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

اسی طرح ٹیٹنس کے مریض کو تشنجی دورے پڑنے لگتے ہیں۔ کچلہ زیادہ وزن میں کھانے سے تشنجی دورے ہونے لگتے ہیں۔

یاد رکھیں ہلکا پن کی دوسری تکالیف و علامات سے ایک ہی سب سے بڑی تشخیصی علامت پانی سے ڈرنا ہے۔ دوروں اور عضلات کے تشنج کے وقت مریض کو پانی دکھائیں یا پلانے کی کوشش کریں۔ اگر مریض پانی سے خوف کھائے یا ڈرے یا دیکھتے ہی گلے میں تکلیف محسوس کرے تو سمجھ لیں کہ مریض کو ہلک ہو گیا ہے اسے دوسری کوئی تکلیف نہیں ہے۔

انجام

آج کل ہلکاؤ پن کا مستقل علاج حفظ ما تقدم ہے یعنی کتنا ہی خوفناک ہلکا کتا، یا بھیڑیا کسی انسان یا حیوان کو کاٹ لے اس کا مستقل اور کامیاب علاج ہلکنے سے پہلے کیا جاتا ہے عموماً ۹۰ فیصد مریض (ہلکے کتے کے کاٹے ہوئے) ہائیڈروفوبیا میں مبتلا نہیں ہوتے۔ یعنی پاگل نہیں ہوتے۔

آگس

بدقسمتی سے کسی مریض کا حفاظتی علاج بروقت نہ کیا جا سکے یا مریض لاپرواہی کرے اور ہلک جائے تو اس کا علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

ہلکاؤپن کا قدیم علاج

چونکہ حضرت مسیح سے قبل یہ مرض ارسطو کے زمانہ میں بھی ہوتا تھا۔ اس وقت کے حکما کاٹے ہوئے زخم کو داغ دے دیتے تھے یا کوکر سے جلا دیتے تھے چونکہ مریض پانی سے ڈرتا تھا اس لئے مریض کو پانی میں غوطے دیتے تھے۔ تاکہ پانی سے نہ ڈرے یہ علاج مدتوں جاری رہا۔ زخم کو داغنے یا جلانے کا علاج تو آج کل بھی رائج ہے اور درست سمجھا جاتا ہے

بعض معالج مریض کا خون کسی رگ کو کاٹ کر نکال دیتے تھے کہ قریب المرگ ہو جاتا تھا۔ آج سے تقریباً دو ڈھائی سو سال قبل عجیب قسم کا علاج ہوا

کرتا تھا۔ یعنی مریض کو پاگل کتے کا خون پلایا کرتے تھے اور پاگل کتے کے جگر کے کباب بنا کر کھلایا کرتے تھے۔ دیوانے کتے کی کھال میں پانی ڈال کر پلاتے تھے۔

انیسویں صدی کے اوائل میں ہلکے ہوئے مریض کا گلا دبا کر اسے ہلاک کر دیتے تھے کہ اب اس کا بچنا محال ہے اگر کچھ ممکن ہے تو یہی ہے کہ یہ کسی اور کو کاٹ لے گا۔ اور اسے بھی ہلاک کرنے کے قابل بنا دے گا۔

اس زمانے میں ہلکے کتے کے کاٹے ہوئے مریض خود خواہش کیا کرتے تھے کہ انہیں تکلیف سے بچانے کے لئے ہلاک کر دیا جائے بعض تو خود کشی بھی کر لیتے تھے کہا جاتا ہے کہ ۱۸۱۰ میں فرانس کی حکومت نے قانون پاس کیا مکلوب کو گلا گھونٹ کر ہلاک کرنے والے کو سزائے موت دی جائے گی۔

پاگل پن کا جدید حفاظتی علاج

جب بھی دیوانہ کتا کسی تندرست آدمی کو کاٹ لے تو فوراً زخم کے اوپر کس کر ایک مضبوط پٹی باندھ دیں تاکہ زہر زخموں کے ساتھ جسم میں نہ پھیلے۔ زخم باندھنے کے فوراً بعد پانی کی دھار سے خوب دھونا چاہیے پھر زخم کو درج ذیل مختلف طریقوں سے داغنا یا جلا دینا چاہیے۔

۱۔ پاگل کتے کے کاٹے کے تین چار منٹ کے اندر زخم جلتی ہوئی لکڑی کے حصے یا دہکتے ہوئے کوئلے سے جلد دینا چاہیے یا تیز گرم لوہے سے زخم کو داغ دے دیں

اس سے جبھی کتے کا زہر جل جائے گا۔

یادداشت

اگر کاٹی ہوئی زخمی جگہ سے خون بہہ رہا ہو تو اسے روکنے کی کوشش نہ کریں اگر آدھا گھنٹہ سے بھی زیادہ دیر ہو جائے تب بھی زخم کو جلا دیں۔

یادداشت

آگ یا گرم لوہے سے جلانا ضروری نہیں بلکہ جالی اور اکال قسم کی ادویہ سے بھی زخم کو جلایا جا سکتا ہے۔

مثلاً زخم کو اچھی طرح دھو کر اور خشک کر کے زخم پر کاربالک ایسڈ زخم میں بھر دیں۔ کاربالک ایسڈ فوراً زخم میں گہرائی تک پہنچ کر جلا دے گا۔

اگر کاربالک ایسڈ نہ ملے تو خالص نائیٹرک ایسڈ (تیزاب شورہ) یا نائیٹریٹ آف سلور سے جلا دیں جب اچھی طرح زخم جل جائے تو اسے اچھی طرح صاف کر کے پوٹاشیم پرمیگنیٹ سے بھر دیں۔

یادداشت

زخم کو کاربالک ایسڈ سے جلانا بہتر ہے کیونکہ یہ سکن اور مخدر بھی ہے اس

سے زخم میں درد وغیرہ نہیں ہوتا نیز یہ بہت جلد گہرائی میں نفوذ کر جاتا ہے۔

جونہی کتے نے کاٹا ہو۔ دو تین منٹ کے اندر زخم کو چوس کر تھوکتے رہنا چاہیے لیکن یاد رکھیں چوسنے والے کے منہ میں زخم یا خراش وغیرہ نہیں ہونی چاہیے ورنہ چوسنے والے شخص میں زہر سرایت کر جائے گا۔ اگر زخم چوسا گیا ہو تو تب بھی زخم کو کاربالک ایسڈ سے صاف کرنا ضروری ہے۔

حفاظتی علاج میں ڈاکٹر پاسچر کا علاج

ڈاکٹر لوئیس پاسچر نے ۱۸۸۰ میں ہلکاؤ پن کے علاج میں وسیع اور موثر تجربات کئے جن میں وہ ۱۸۸۸ میں مکمل طور پر کامیاب ہوا۔ یعنی باؤلے کتے کے کاٹے کے علاج میں کامیاب ہو گیا۔

ڈاکٹر پاسچر نے تحقیق کیا کہ پاگل کتے یا دیوانے کتے کے دماغ میں بیماری کے جراثیم یا زہر ہوتا ہے اس نے اپنی تحقیق کو ثابت کرنے کے لئے پاگل جانوروں کے دماغ۔ حرام مغز اور اعصاب کا محلول (املیشن) بنا کر دیگر تندرست حیوانات کے جسموں میں تجربۃً جلدی پچکاری کیں جس کے نتیجہ میں تقریباً تمام حیوانات کے دماغ اور حرام مغز متاثر ہو گئے اور وہ ہلک گئے یا پاگل ہو گئے

ڈاکٹر پاسچر کے ان تجربات سے یہ حقیقت بھی آشکار ہوئی کہ ان سب کے حرام مغز اور دماغوں میں سوزش ہو گئی جس وجہ سے ان کے شعور قائم نہ رہ سکے

ان تجربات سے اسے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی دیوانہ جانور کسی کو سر کے قریب گردن چہرے۔ کان وغیرہ کو کاٹ لے یا پاگل جانور کے حرام مغز کے

معمول کا عضلاتی ٹیکہ گردن چہرہ یا کان کے قریب لگا دیا جائے تو وہ بہت جلد دیوانہ ہو جاتا ہے اس کے علاوہ ہاتھ پاؤں ٹانگ یا پیٹ پر کاٹ لے تو دیر سے ہلکتا ہے۔ ٹیکہ لگانے سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے موجودہ تحقیق سے بھی یہی حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ مریض کو پاگل کتے نے کاٹا ہے یا عام کتے نے تو ڈاکٹر حضرات ایسے مریضوں کے خون، دماغ یا حرام مغز سے کچھ مواد لیکر خوردبین سے چیک کرتے ہیں اگر پاگل کتے نے کاٹا ہو تو اس مریض کے خون اور دماغ میں جراثیم پائے جاتے ہیں اور ثابت ہو جاتا ہے کہ اسے پاگل کتے نے کاٹا ہے اس کا جدید علاج ہونا چاہیے۔

ڈاکٹر پاسچر کے علاج کی فلاسفی

ڈاکٹر پاسچر نے ۱۸۸۵ء میں اپنے تجربات میں ثابت کیا کہ باولے کتے کا معمولی زہر (سٹریٹ وائرس) جب بذریعہ جلد پچکاری کسی تندرست حیوان میں داخل کیا جاتا ہے تو وہ پندرہ بیس دن کے اندر دیوانہ ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے یہ تجربہ بھی کیا کہ پاگل کتے کا زہر اگر خرگوش کے دماغ میں بذریعہ سرنج داخل کیا تو وہ گیارہ دن میں بیمار ہو کر مر گیا۔ جس سے یہ نتیجہ نکلا کہ خرگوش کے دماغ میں یہ زہر تیز ہو جاتا ہے اس زہر کا نام ڈاکٹر پاسچر نے وائرس فکسی رکھا اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کتے کے زہر کی پچکاری بندر کے دماغ میں کی تو نتیجہ نکلا کہ زہر خرگوش کی زہر سے کمزور ہو جاتا ہے۔

ان تجربات سے ڈاکٹر پاسچر کو ہائیڈروفوبیا کے زہر کی زہریلی خاصیت یعنی اس

کی شدت خفت پر قابو ہو گیا۔

اب اسے اپنے تجربات سے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے زہر کو کم مقدار میں شروع کر کے بتدریج زیادہ مقدار میں بڑھا کر تندرست کتے کے جسم میں داخل کیا جائے تو اس کتے میں اس مرض کے خلاف ایسی قوت مدافعت ہو جاتی ہے کہ اگر اس میں اس مرض کا تیز زہر بھی داخل کر دیا جائے تو وہ اس کو برداشت کر لیتا ہے یعنی تیز زہر سے وہ بیمار نہیں ہوتا۔

چونکہ خرگوش کے دماغ میں زہر تیز ہو جاتا ہے لہذا ڈاکٹر پاسچر نے پاگل کیے ہوئے خرگوشوں کے دماغوں کو کاسٹک پوٹاش میں خشک کر کے مختلف تیزی کے (ایملشنز) بنا کر باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے انسانوں میں ٹیکے لگائے چنانچہ پہلے دن چودہ روز میں سکھائے ہوئے حرام مغز کے ایملشن کا ٹیکہ لگایا پھر رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک اس نے ایک دن کے سکھائے ہوئے حرام مغز کا (جو نہایت تیز ہوتا ہے) ٹیکہ لگایا۔ پھر مسلسل چودہ ٹیکے لگائے گئے خوش قسمتی سے مریض دیوانہ ہونے سے محفوظ رہا اب ڈاکٹر صاحب کا معمول بن گیا اسی طرح پاگل کتے کے کاٹے ہوئے مریضوں کو پاگل ہونے سے پہلے ٹیکے لگاتا رہا کبھی ناکامی نہیں ہوئی اسی طرح ہائیڈروفوبیا کا شافی علاج دریافت ہو گیا جو آج تک معمولی کمی بیشی کے جاری ہے۔

پاسچر انسٹیٹیوٹ کا قیام

جب ہائیڈروفوبیا کا کامیاب علاج دریافت ہو گیا تو سرکاری طور پر ہندوستان

ہیں مختلف شہروں میں پاگل کتے کے کاٹے ہوئے انسانوں کے علاج کے لئے ہسپتال قائم کئے گئے اب تمام بڑے بڑے شہروں میں قائم ہیں ۔ ان ہسپتالوں کو پاسچر انسٹیٹیوٹ کہا جاتا ہے ۔

ان ہسپتالوں میں آج کل مریض داخل نہیں کئے جاتے بلکہ پاگل ہونے سے پہلے چودہ ویکسین کے ٹیکے مفت لگائے جاتے ہیں ایک ٹیکہ روزانہ لگتا ہے کسی نے پرائیویٹ علاج کرنا ہو تو میڈیکل اسٹور سے ویکسین مل جاتی ہے جو تقریباً ۱۰۰۰ روپے میں ملتی ۔

ہلکاؤ کا طبی علاج

چونکہ ڈاکٹر پاسچر کا علاج کامیاب ہے لہذا طبیب حضرات بھی اسی علاج کو فوقیت دیتے ہیں اگر بدقسمتی سے مریض شہر سے دور ہونے کی وجہ سے آ سکتا ہو تو قانون مفرد اعضا کا طریقہ اپنانا چاہیے ۔

قانون مفرد اعضاء اور ہلکاؤ پن

قانون مفرد اعضاء ہدایت کرتا ہے کہ جونہی کسی حیوان یا انسان کو باؤلا کتا کاٹے ۔ فوراً زخم کو داغ دیں یا جلا دیں یا سینگی سے تمام خون نکال دیں ۔ پھر چونکہ قانون مفرد اعضاء کی رو سے ہلکاؤ پن یا ہلکے کتے کا زہر اعصابی تحریک و سوزش پیدا کرنے والا ہوتا ہے اس لئے زخم جلانے یا صاف کرنے سے فوراً سرخ زخم

پر باندھ دینی چاہیے جب زخم کو آرام آنے لگے تو ایسی اشیاء یا مرہم لگائیں جو زخم کو کچا رکھیں اور آرام نہ آنے دیں اور سلسلہ تقریباً ۴۰ روز تک رہنا چاہیے یعنی زخم کو ۴۰ روز تک بند نہیں ہونا چاہیے ۔

باؤلے کتے کے کاٹنے سے چالیس روز کے دوران مریض کو عضلاتی غذا دوا کھانے کو دیں ۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ ترش اغذیہ ادویہ کھلائیں تاکہ بلغمی و رطوبتی متعفن زہریلی رطوبات کیمیائی طور پر ختم ہو جائیں تاکہ مریض میں قوت مدافعت مرض کے مقابلہ میں پیدا ہو جائے اور مریض پاگل ہونے سے بچ جائے ۔

پاگل پن کا علاج

اگر بدقسمتی سے کوئی مریض پاگل ہو گیا ہو تو اسے علاج سے اس لئے محروم نہ رہنے دینا چاہیے کہ وہ پاگل ہو گیا ہے لہذا وہ لازمی مر جائے گا ۔

یاد رکھیں

غلط علاج سے یا علاج نہ کرنے سے تو ضرور مرے گا لیکن اگر مؤثر علاج کیا جائے تو مریض ضرور بچ جاتا ہے ۔

قانون مفرد اعضاء ایسے مریض کو پاگل ہوتے ہی بند کمرے میں رہنا ضروری قرار دیتا ہے تاکہ اسے کسی قسم کی چمک یا آواز یا تیز ہوا نہ لگے عام آدمیوں کو ملنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس کا کوئی معزز آدمی ہو یا صرف معالج اس کے پاس جائے ۔

۲۔ مریض کو عام سادہ پانی نہ دکھائیں اگر مانگے تو بھی اس کے پاس نہ لے جائیں۔

۳۔ البتہ پیاس شدید ہونے اور بار بار پانی مانگنے پر ترش پھلوں کے پانی یا ترش لسی پینے کو دیں۔ ان شاء اللہ ان کو مریض پی بھی لے گا اور یہ اسے تکلیف بھی نہ دیں گی۔

۴۔ اگر مریض نہانے کو کہے تو ترش لسی یا ترش پھلوں کے پانی سے نہلانا چاہیے۔

۵۔ بھوک شدید ہو تو کھانے کے لئے ترش پھل یا عضلاتی غذا کھلائیں۔ مثلاً صبح بھنے چنے۔ فرائی انڈے یا سرخ ٹماٹر کا مربہ وغیرہ۔

۶۔ دوپہر کو: گوشت اچار پکوڑے۔ ٹماٹر۔ دہی۔ دہی بھلے۔ آلو چھولے۔ چنے کی دال۔ مسری کی دال وغیرہ میں سے جسے مانگے کھلائیں۔ شام کو بھی یہی غذا دیں۔

چونکہ مریض کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد دورے پڑتے ہیں۔ لہٰذا کوشش کریں کہ مریض سویا رہے اس مقصد کے لئے پوست خشخاش تولہ لیکر مریض کے سر کے بال اتار کر لسی یا کسی ترش پھل کے پانی میں گوندھ کر سر پر لیپ کریں فوراً نیند آجائے گی۔ جب دوبارہ ضرورت پڑے تو پھر لیپ کریں۔

اندرونی علاج

جب مریض کو شدید دورے ہو رہے ہوں تو اسے لیسین دواخانہ کی

حب مقوی خاص ہر ۵ منٹ بعد ضرورت کے مطابق دو۔ دو۔ چار۔ چار گولیاں ترش لسی کے ساتھ کھلائیں۔

دوروں پر فوراً کنٹرول ہو جائے گا۔ پھر ایک ایک گولی دن میں چار بار کھلاتے رہیں۔ اللہ شفا دے گا۔

سمیات اور ان کے تریاقات

چونکہ ہند پاکستان میں زہر خوردنی کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں لہٰذا عوام و معالجین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی زہر کی علامات جو اس کے کھانے سے موت تک پیدا ہوتی ہیں نہ صرف واقف ہو بلکہ اُن کے زہریلے اثرات کو توڑنے والے تریاقات سے بھی واقف ہو تاکہ ایسی ناگہانی آفت کو ختم کر کے قیمتی جان کو بچایا جاسکے۔

زہر خوردنی کے واقعات دو طرح سے ظاہر ہوتے ہیں اول اکثر افراد گھریلو ناچاکی یا مسلسل معاشی بدحالی یا امتحان میں ناکامی سے مغلوب شرمندگی ہو کر زہر کھالیتے ہیں جس سے کھائی ہوئی زہر کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ ہر معالج کو تمام زہروں کی زہریلی علامات جو موت تک پیدا ہوتی ہیں ہروقت ذہن نشین ہونی چاہئیں۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اول زہر کی تعریف بیان کر دی جائے اور ساتھ اس کے تریاق زہر کی تعریف بھی بیان کر دی جائے تاکہ فوراً ضرورت کے وقت زہریلی دوا کا زہر یا تریاق دے کر مریضوں کو موت کے منہ سے بچایا جاسکے۔

زہر کی تعریف

ہر وہ شے جس کے کھانے سے جسم انسانی کے مفرد اعضاء اس قدر تحریک و تیزی میں آجائیں کہ جن کی تیزی انسان برداشت نہ کر سکے اور مغلوب ہو کر مرجائے یا مرنے کے قریب ہوجائے۔

دوسرے لفظوں میں زہر وہ شے ہے جس کے کھانے سے انسان کے مخصوص مفرد اعضاء تیزی و تحریک میں آجائیں اور محرک مفرد اعضاء کے مقابلے میں دوسرے مفرد اعضاء انتہائی سست اور سکون میں آجائیں اور اپنی ذمہ داریاں نبھانے سے رک جائیں جس سے موت واقع ہوجائے۔

فاد زہر یا تریاق زہر

فاد زہر یا تریاق زہر وہ ہے جس کے کھاتے ہی زہریلی دوا کے اثرات فوراً رک جائیں یا معطل ہو جائیں دوسرے لفظوں میں زہریلی دوا کھانے سے جو مفرد اعضاء انتہائی سست یا کمزور ہو گئے ہیں تریاق زہر یا فاد زہر کھانے سے دوبارہ کام کرنا شروع کر دیں یا ان میں دوبارہ تحریک پیدا ہونا شروع ہو جائے اور ان مفرد اعضاء میں ضعف و تحلیل اور کمزوری پیدا ہوجائے جو زہریلی دوا سے شدید تحریک میں آگئے ہیں۔

زہروں کی اقسام

چونکہ قانون مفرد اعضاء میں مادہ کی تین اقسام تسلیم کی جاتی ہیں اس لئے زہروں کی بھی تین اقسام ہی تسلیم کرنی پڑیں گی مثلاً اعصابی مادہ کی

زہر غدی مادہ کی زہر اور عضلاتی مادہ کی زہر انہیں قانون مفرد اعضاء میں اعصابی زہر غدی زہر اور عضلاتی زہر بھی کہتے ہیں

یادداشت

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ مادہ بصورت نوع تین قسم کا ہوتا ہے مثلاً (۱) جمادات (۲) نباتات اور (۳) حیوانات لہٰذا ہر زہر بھی ہر نوع میں پایا جاتا ہے مثلاً عضلاتی زہروں کی جماداتی زہر سنکھیا نیلا توتیا اور نباتاتی زہروں میں افیون بھنگ وغیرہ اور حیوانی زہروں میں بچھو کا زہر بھچلی کا زہر وغیرہ اسی طرح غدی زہروں کی جماداتی زہر فاسفورس کا زہر پارے کا زہر وغیرہ غدی زہروں کے نباتاتی زہروں میں جمالگوٹہ تارپین کا زہر اور غدی حیواتی زہروں میں تیلنی مکھی کا زہر بھڑ یعنی ڈینبو کا زہر اور سانپ کا زہر مشہور ہے

اثرات کے لحاظ سے زہروں کی اقسام

اثرات کے لحاظ سے بھی زہروں کی تین اقسام ہیں

(۱) زہر جسم کے جس حصہ پر لگے اسے جلا ڈالے یا جسم کو زخمی کردے ایسی زہروں کو قانون مفرد اعضاء میں جالی یا اکال یا کاٹنے والی زہر کہتے ہیں مثلاً تیزاب گندک تیزاب شورہ یا کاسٹک سوڈا وغیرہ

(۲) زہروں کی دوسری قسم جو جسم کے جس حصہ پر لگے اس جگہ سوزش پیدا کردے اور دوران خون کو کھینچ کر جمع کردے اور جلن و سوزش پیدا کردے مثلاً جمالگوٹہ سنکھیا تیلنی مکھی شہد کی مکھی وغیرہ

اس قسم کی زہروں کو ڈاکٹری میں اری ٹینٹ اور قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں سوزشی زہریں کہتے ہیں

(۳) زہروں کی تیسری قسم وہ ہے جسے کھلانے یا جسم پر لگانے سے وہ مقام ست یا سن ہو جائے

نظام عصبی کا فعل معطل ہو جائے اگر جسم میں سرائیت کر جائے یا خون میں پہنچ جائے تو سارے جسم کو بے حس و حرکت کردے مثلاً افیون یا میٹھا تیلیا کا زہر قانون مفرد اعضاء میں ایسی زہروں کو مسکن زہریں کہتے ہیں انگریزی میں ایسی زہروں کو نرو پائزن اور عربی میں سم عصبی کہتے ہیں

اثرات کے لحاظ سے زہروں کی علامات

سوزشی زہر

ایسی زہروں کے کھانے سے منہ اور معدہ میں شدید جلن اور خراش ہوتی ہے معدہ میں جہاں جاکر زہر رکی ہو وہاں پہلے ہلکا درد ہونا شروع ہو جاتا ہے بعد میں درد شدید ہو جاتا ہے بعض زہروں سے قے اور

دست آنے شروع ہوجاتے ہیں جسم پر ٹھنڈے پسینے آنے شروع ہوجاتے ہیں اور جسم چپچپا ہوجاتا ہے نبض نہائت سست یا ساکت ہوجاتی ہے

جالی یا اکال زہر

ایسی زہروں کے کھانے سے منہ معدہ حلق اور مری میں زخم ہوجاتے ہیں رال ٹپکتی ہے منہ اندر سے سفید ہوجاتا ہے زخم ہوجائیں تو خون آنے لگتا ہے جب قے آتی ہے تو اکثر لازمی خون آیا کرتا ہے

یادداشت

اکثر عضلاتی زہروں کے کھانے سے خون آیا کرتا ہے غدی زہروں کے کھانے سے خون ضرور آتا ہے مگر کم آتا ہے لیکن اعصابی زہروں سے خون نہیں آتا کیونکہ ان کے کھانے سے جہاں زہر اثر انداز ہوتی ہے وہاں رطوبات کا اخراج شروع ہوجاتا ہے جس وجہ سے خون نہیں آتا

مسکن زہر

ایسی زہر کے کھانے سے گہری نیند آجاتی ہے اور مریض اس نیند کے اندر ہی راہی ملک عدم ہوجاتا ہے مثلاً افیون اور کلورل وغیرہ بعض مسکن زہروں کے کھانے سے مریض بہکنے لگتا ہے یا بے ہودہ بکواس کرنے لگتا ہے مثلاً دھتورہ یا بیلاڈونا وغیرہ

اب یہاں یہ مناسب ہے کہ مندرجہ بالا تینوں اقسام زہروں کو ترتیب سے لکھوں اور ان کے مفصل افعال اور خواص اور مخصوص علامات جو موت تک مسموم میں پیدا ہوتی ہیں تحریر کروں اور بعد میں مسموم کی تشخیص اور علاج تحریر کروں گا تاکہ ہر قسم کی زہروں کی زہریلی علامات سے واقفیت ہوجائے اور جب کوئی زہر کھائے تو اس کی تشخیص کر کے مناسب علاج تجویز کیا جاسکے

جماداتی اور معدنی زہریں

جماداتی اور معدنی زہروں میں کچھ زہریں ایسی ہیں جو قدرتی طور پر ملتی ہیں مثلاً زنگار نانبہ پارہ وغیرہ اور بعض کیمیائی چیز کے ملانے سے جماداتی زہریں بنتی ہیں مثلاً گندھک تیزاب شورہ وغیرہ لہٰذا اول جماداتی قدرتی زہروں کے خواص افعال اور ان کے کھانے سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں تحریر کرتا ہوں تاکہ طالب علموں کو ان کی انفرادی حیثیت اور ماہیت کا علم ہوجائے

سنکھیا کا زہر

اردو نام سنکھیا طبی نام سم الفار ڈاکٹری نام آرسینک

سنکھیا کی اقسام بلحاظ رنگ

سنکھیا قدرتی طور پر تین رنگ کا پایا جاتا ہے لیکن زہر خوردنی میں عموماً سفید یا بلوری قسم کا ہی استعمال ہوتا ہے

سنکھیا کے قدرتی مرکبات

ہڑتال ورقیہ جسے زرنیخ اصفر بھی کہتے ہیں اور مینسل سنکھیا کے قدرتی مرکبات ہیں

مصنوعی مرکبات

ڈاکٹری میں سنکھیا کا عرق نکالا جاتا ہے جسے لائیکور آرسینی کیلس کہتے ہیں بعض دفعہ کسی پینے والے مرکب میں معالج غلطی سے زیادہ ڈال بیٹھتا ہے جس سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اسی طرح اس سے فلائی پیپر جسے مکھی مار کاغذ کہتے ہیں بنایا جاتا ہے جو نہایت زہریلا ہوتا ہے

سنکھیا کا ایک مشہور نام سم الفار ہے جو اس کے افعال و خواص و اثرات کی وجہ سے رکھا گیا ہے سم کے معنی زہر ہیں فار کے معنی چوہا یعنی سنکھیا چوہوں کے لئے زہر قاتل اور زہر خوردنی کے لئے زیادہ تر چوہوں کو دیا جاتا ہے لہٰذا اس کے مخصوص فعل کی وجہ سے اس کا نام سم الفار یعنی چوہوں کا زہر رکھا گیا ہے

زہریلی مقدار خوراک

سنکھیا ایک رتی سے دو رتی تک کھلانے سے انسان کو فوراً ہلاک کر دیتا ہے

علامات

زیادہ مقدار میں سنکھیا کھانے سے درج ذیل علامات پیدا ہوتی ہیں

(۱) سنکھیا کے کھانے سے تھوڑی دیر کے بعد شدید گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے بعض زہر خوردہ مریضوں میں بے ہوشی معلوم ہونے لگتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے جسم کی تمام طاقت نکال لی ہے جی متلاتا ہے ابکائیاں آنے لگتی ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد ہی قے شروع ہو جاتی ہے شروع میں قے سے خارج ہونے والے مادہ کا رنگ بھورا ہوتا ہے لیکن جلد ہی معدہ میں زخم ہو کر قے کے مادہ میں خون آنے لگتا ہے پیٹ میں شدید درد ہونے لگتا ہے مروڑ کے ساتھ وقفے وقفے سے دست آنے لگتے ہیں شدت کی پیاس لگتی ہے پنڈلیوں میں تشنج جیسے اینٹھن جسے عرف عام میں کھنچاؤ

کہتے ہیں سینہ معدہ اور انتڑیوں میں جلن ہوتی ہے پیشاب قے کی کثرت سے آنے کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے یعنی پیشاب بنتا ہی نہیں

قے اور دست زیادہ آنے کی وجہ سے نکاہت بڑھ جاتی ہے نبض سست ہو جاتی ہے جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے آخر سخت ضعف ہوکر مریض بے ہوش ہوجاتا ہے اور اسی بے ہوشی کی حالت میں انتقال کر جاتا ہے

مدت ہلاکت

اگر زہر بہت زیادہ کھایا یا کھلایا گیا ہو تو صرف چالیس منٹ سے پہلے ہی مریض ہلاک ہو جاتا ہے لیکن اگر مریض جسمانی طور پر قوی ہو اور زہر بھی زیادہ مقدار میں نہ دیا گیا ہو بلکہ کم ہو تو ایک دن سے لیکر دس دن تک مریض ہلاک ہو جاتا ہے البتہ اگر زہر کھانے سے فوراً بعد پتہ چل جائے اور قابل معالج علاج کرے تو کافی مقدار میں سنکھیا کھانے والا مریض بھی بچ جاتا ہے

سنکھیا کا مزاج

چونکہ قانون مفرد اعضاء میں کیفیات مزاج اور اخلاط اور اعضاء کو علاج معالجہ میں پہلے تشخیص کرکے علاج کیا جاتا لہوذا سنکھیا کھانے سے جس قسم کی کیفیات خارج ہوتی ہیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا مزاج اور اخلاط اور اعضاء سے اس کا تعلق لکھنا ضروری سمجھتا ہوں سو جاننا چاہیے کہ سنکھیا خشکی گرمی کا مرکب ہے یعنی اس کے کھانے سے خشکی گرمی کی کیفیات خارج ہوتی ہیں انہی کیفیات کی وجہ سے اس کا مزاج خشک گرم ہے

خلط سودا سے اس کا خصوصی تعلق ہے سودا کے گاڑھے پن میں حرارت شامل کرکے اسے قدرے پتلا کر دیتا ہے تاکہ آسانی سے فاضل سودا خارج از بدن ہو سکے

یہی وجہ ہے کہ اگر اسے ضرورت کے مطابق قلیل مقدار میں دیا جائے تو چند دنوں میں ہی سیاہی کو خارج کرکے سرخی لاتا ہے مفرد اعضاء میں عضلات کے ساتھ اس کا خصوصی تعلق ہے قلب و عضلات کو تیزی و تحریک میں لاتا ہے

علاج زہر سنکھیا

چونکہ قانون مفرد اعضاء سنکھیا کا مزاج عضلاتی قرار دیتا ہے لہٰذا اس کا علاج غدی تحریک کی غذا اور دوا سے کرنا ہوگا ڈاکٹری میں اس کا کیمیائی نام آرسینک ایسڈ ہے یعنی اس میں تیزاب بھی پایا جاتا ہے جو ترش ہوتا ہے تیزاب کا تریاق سالٹ یعنی نمک ہے لہٰذا چونکہ سنکھیا بھی تیزاب کا حامل ہے اس لئے اس کا بہترین علاج نمک ہے

جونہی پتہ چلے کہ مریض نے سنکھیا کھایا ہے یا اسے دیا گیا ہے تو فوراً گرم پانی میں نمک حل کرکے کھلائیں تاکہ سنکھیا جو ابھی جذب نہیں ہوا وہ وہیں بے اثر ہو جائے جو اثرات پیدا ہو چکے ہیں غدد کے تقویت میں آتے ہی ختم ہونا شروع ہو جائیں گے معدہ دھونے والی ٹیوب (جسے سٹامک ٹیوب بھی کہتے ہیں) سے نمکین پانی معدہ میں ڈال کر معدہ دھو دینا چاہیے اگر ابکائیاں آرہی ہوں تو قے کرانے والی کوئی دوا سے قے کرا دیں اگر درد

شدید ہو تو افیون کا کوئی مرکب دے کر درد روک دیں اور ساتھ ہی میٹھا سوڈا تولہ بھر پانی میں حل کر کے دو تین بار پلا دیں اگر فوری طور پر کچھ بھی نہ ملے تو دودھ گھی ہی تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلاتے رہیں اگر دودھ گھی میں میٹھا ملانا چاہیں تو شہد سے میٹھا کریں کیونکہ شہد بھی ایسی زہروں کا تریاق ہے جب زہریلے اثرات کم ہو جائیں اور مریض کچھ سکون محسوس کرے اور کھانے کے لئے کچھ مانگے تو انڈے کی سفیدی دودھ میں پھینٹ کر پلائیں

جسم سرد ہونے لگے تو رانوں اور بغلوں میں گرم پانی کی بوتلیں رکھ کر سینہ و دل کو گرم کریں تاکہ دوران خون جاری رہے اگر منہ زیادہ خشک ہو رہا ہو تو برف کی ڈلیاں چوسنے کو دیں اگر دم بند ہونے لگے تو مصنوعی تنفس جاری کریں

یاداشت

مسموم کو اگر پیاس لگے اور کمزوری بڑھتی جائے تو لوہے کے ٹکڑے کو گرم کر کے سادہ پانی میں دو تین بار بجھائیں اور وہ پانی پلائیں اگر ممکن ہو سکے تو لوہے کا عرق جسے ٹنکچر سٹیل کہتے ہیں یا جس کا دوسرا نام ٹنکچر فیری پر کلور ہے پندرہ قطرے ٹنکچر سٹیل اور ایک تولہ سوڈیم کاربونیٹ جسے عام طور پر کپڑے دھونے کا سوڈا بھی کہتے ہیں پاؤ بھر پانی میں ملا کر تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلائیں فوراً سنکھیے کی زہریلی علامات کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں آہستہ آہستہ مریض بالکل تندرست ہو جاتا ہے

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات مسموم سنکھیا کو بے خوف و خطر کھلا سکتے ہیں

پارے کا زہر

اردو نام پارہ۔ فرار عربی نام زیبق فارسی نام سیماب انگریزی نام مرکری سنسکرت پارد

تعارف پارہ ایک دھات ہے دنیا میں پائی جانے والی تمام دھاتیں جامد ہیں لیکن پارہ ایک دھات ہوتے ہوئے ایک ایسی صفت کا حامل ہے جو کسی دوسری کسی دھات میں نہیں پائی جاتی وہ صفت سیال ہے یعنی پارہ پانی کی طرح سیال و پتلا ہے اور پانی کی طرح جس شکل میں ڈھالنا چاہیں یا جس قسم کے ظرف میں ڈالیں فوراً اس کی شکل اختیار کر لیتا ہے اسی صفت کی وجہ سیال سے سیماب کہتے ہیں اسی طرح پارہ کو اگر گرم کریں تو فوراً پھیل جاتا ہے اگر زیادہ گرمی پہنچ جائے تو پانی کی طرح تبخیر ہو کر غائب ہو جاتا ہے اگر یہ گر پڑے تو ذرہ ذرہ ہو کر ادھر ادھر دوڑتا جاتا ہے اسی وجہ سے اسے فرار کا نام دیا گیا ہے

پارے کے مرکبات

رسکپور کیلومل وار چکنا (کروسو سبلی میٹ) اور شنگرف وغیرہ پارے کے مرکبات ہیں بعض دفعہ ان مرکبات کے زیادہ وزن میں کھانے

سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ خالص پارہ ہی پلا دیا جاتا ہے لہذا یہاں پارہ یا پارے کے مرکبات کو زیادہ کھلانے سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں انہیں بیان کیا جاتا ہے

علامات

پارہ کے کسی مرکب کے کھانے سے دل یکدم تیز ہو جاتا ہے گلا گھٹتا معلوم ہوتا ہے منہ میں معدنی ذائقہ یعنی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے منہ میں مٹی پڑ گئی ہو

کچھ دیر کے بعد معدہ میں سوزش اور زخم ہو کر درد ہونے لگتا ہے قے دست شروع ہو جاتے ہیں جن میں خون اور بلغم کی آمیزش ہو جاتی ہے زبان سفید ہو جاتی ہے اور خشک ہو کر اس میں شکن پڑ جاتے ہیں

گھبراہٹ اور بے چینی سے پسینے آکر جسم چپچپا ہو جاتا ہے پیشاب بند ہو جاتا ہے یعنی پیدا ہی نہیں ہوتا جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ قے و دستوں سے پانی نکل جانے کی وجہ سے پیشاب بنتا ہی نہیں آخر میں تشنج شروع ہو جاتے ہیں آہستہ آہستہ مریض کمزور ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتا ہے

علاج پہلے معلوم کریں کہ خالص پارہ پلایا گیا ہے یا اس کا کوئی مرکب اگر پارہ خالص حالت میں پلایا گیا ہے تو زیادہ گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ خالص پارہ جذب نہیں ہوتا مریض کو قے کرا دیں فوراً قے کے ساتھ خارج ہو جائے گا فاد زہر کے طور پر گندھک کا کوئی مرکب کھلائیں

تاکہ پارہ اس کے ساتھ ملتے ہی اپنی پہلی حالت چھوڑ دے اس مقصد کے لئے قلمی شورہ اور گندھک ملا کر کھلانی چاہیے

یادداشت

محققین کا قول ہے کہ پارہ گندھک پر عاشق ہے جدھر گندھک جاتی ہے اس کے ساتھ ہی یہ بھی جاتا ہے یا جا ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ پارہ کو گندھک کے ساتھ ذرا سا رگڑنے سے ہی اپنی ہستی کو نیست و نابود کر کے گندھک کے ساتھ یک جان ہو جاتا ہے اگر پارہ کا کوئی مرکب کھلایا گیا ہو تو بھی یہ نسخہ کھلایا جا سکتا ہے لیکن رسکپور دار چکنا وغیرہ انتہائی جاذب ہوتے ہیں جسم میں داخل ہوتے ہی دو منٹ کے اندر مریض کو ہلاک کر کے رکھ دیتے ہیں ان کے زیادہ مقدار میں کھانے سے فوراً قے آنے لگتی ہے بعض کو دست بھی شروع ہو جاتے ہیں اگر خود بخود قے دست آرہے ہوں تو مزید قے آور دوا دینے کی ضرورت نہیں اگر قے دست نہ آرہے ہوں تو ضرور نمکین پانی سے قے کرائیں اگر قے وغیرہ آرہی ہو تو تھوڑے تھوڑے وقفے سے دودھ میں گھی اور انڈے کی سفیدی پھینٹ کر گرم گرم کھلائیں تاکہ اس کے ساتھ مل کر زیادہ سے زیادہ زہریلا مادہ خارج از بدن ہو جائے اس کے برعکس جو خون میں جذب ہو چکا ہو اس سے جس عضو میں تحریک پیدا ہو چکی ہی اسے اعتدال پر لانے کی کوشش کریں مسکن عضو کو تحریک دینے کی غذا دوا دیں

غذا میں گندم کا آٹا گھی میں بریاں کر کے پلائیں دوا کے طور پر کالی مرچ ریٹھا اور گندھک ہموزن پیس کر ایک ایک ماشہ مقدار میں ہر پانچ

دس منٹ کے بعد کھلائیں فولاز ہریلی علامت کم ہونی شروع ہو جائیں گی درد روکنے کے لئے اجوائن خراسانی تخم دھتورہ شہد ملا کر چھ چھ ماشہ مقدار میں ہر پانچ منٹ کے بعد کھلائیں درد مروڑ فوراً رک جائیں گے جب درد مروڑ اور قے کم ہوجائیں تو لعاب دار چیز کالعاب نکال کر پلائیں تاکہ مزید دست نہ آئیں اور مروڑ بھی رک جائیں کمزور اور ضعف قلب کو دور کرنے کے لئے جوارش شاہی کھلائیں قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات پارہ کے تریاق ہیں

فاسفورس کا زہر

تعارف فاسفورس کا لفظ مرکب ہے دو یونانی الفاظ سے ایک فاس یعنی نور دوسرے فورس یعنی حامل لہٰذا فاسفورس کے لفظی معنی ہوئے حامل نور یا نور و روشنی والا

چونکہ فاسفورس اندھیرے میں چمکتا ہے اور اس سے نور یا روشنی خارج ہوتی ہے اس لئے اس کو اس نام سے پکارا جاتا ہے

ماہیت و حقیقت

محققین جدید نے اسے عناصر میں شمار کیا ہے یہ قدرتی طور پر تنہا نہیں پایا جاتا بلکہ کیلشیم فاسفیٹ آکسیجن اور کیلشیم کے ساتھ ملا ہوا حیوانات کی ہڈیوں اور نباتات کے بیجوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے

تاریخ

سب سے پہلے جرمنی کے ایک کیمیا دان برانیڈ نے ۱۶۶۹ء میں فاسفورس کو بول انسانی یعنی پیشاب سے علیحدہ کیا ایک صدی کے بعد ۱۷۶۹ء میں ایک کیمیا دان گاہن نے اس بات کو ثابت کیا کہ ہڈیوں کی ساخت کا جزو اعظم یہی فاسفورس ہے ۱۷۷۰ء میں ایک کیمیاگر شیل نے اس کو ہڈیوں کی راکھ سے جس میں کیلشیم فاسفیٹ بکثرت موجود ہوتا ہے اسے علیحدہ کیا۔

صفات فاسفورس

یہ ایک نیم شفاف موم کی مانند جامد مادہ ہے جس کو ہوا میں رکھنے سے سفید رنگ کے ابخرات نکلتے ہیں اور تاریکی یعنی اندھیرے میں چمکتا ہے ۱۱۰ درجہ فارن ہائٹ پر یہ پگھل جاتا ہے۔

یہ پانی میں تو حل نہیں ہوتا لیکن ایک حصہ ۲۵ حصہ کلوروفارم میں اور ایک حصہ ۲۵ حصہ الکوحل میں ایک حصہ ۸۰ روغن زیتون میں اور ایتھر میں ایک حصہ ۶۰ حصہ روغن تارپین میں حل ہوتا ہے۔

تاثیرات

اٹھارھویں صدی مسیحی کے شروع میں فاسفورس علم العلاج میں نہائت اہم دوا خیال کی جاتی تھی بلکہ اکثیر اعظم خیال کیا جاتا تھا لیکن آج کل بالکل دوا مستعمل نہیں ہے۔

تاثیرات بیرونی

خالص فاسفورس شدید مخرش اریٹیمنٹ اور کاسٹک (کاوی) ہے

تاثیرات اندرونی

خالص الکوحل معدہ امعاء میں بھی شدید خراش پیدا کرکے سوزش پیدا کرتا ہے فاسفورس کو اکثر خودکشی یا ہلاک کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اس کے علاوہ چوہوں کو ہلاک کرنے کے لئے اس کی لئی بنا کر استعمال کرتے ہیں جسے Rat Poison کہتے ہیں

یعنی زہر موش یا چوہے مار لئی کہتے ہیں اسکا تیسرا مشہور استعمال دیا سلائی کے مسالحوں میں ہے زہر خورانی کے لئے چوہے مار لئی یا دیا سلائیوں کا مسالحہ اتار کر کھلاتے ہیں۔

فاسفورس کے زہر کے تین درجے

فاسفورس جس آدمی نے کھایا ہو اس میں اس قسم کی علامات درجہ بدرجہ پیدا ہوتی ہیں۔

درجہ اول

فاسفورس خالص یا اس کا کوئی مرکب کھانے سے فوراً علامات ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ چند گھنٹوں کے بعد جذب ہو کر سب سے پہلے منہ کا ذائقہ

بدل جاتا ہے منہ میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے لہسن کھایا ہو پھر معدے میں درد ہوا کرتا ہے پیاس لگتی ہے پیٹ سوج جاتا ہے سبز سیاہی مائل خون آمیز قے آتی ہے مادہ قے میں سے لہسن کی بو آتی ہے اگر اندھیرے میں قے کی ہو تو فاسفورس قے کا مادہ چمکتا ہے پہلے درجے میں یا تو مریض مرجاتا ہے یا درجہ دوم کی علامات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

درجہ دوم

تین چار روز تک تکلیف دہ علامات رک جاتی ہیں البتہ طبیعت ست اور کمزور رہتی ہے۔

درجہ سوم

درجہ سوم میں مریض کو سخت قسم کا یرقان ہو جاتا ہے جگر بڑھ جاتا ہے اور درد کرتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے سخت کمزوری ہو جاتی ہے مریض اٹھ بیٹھ نہیں سکتا سرو پسینے آتے ہیں بعدہٗ ضعف شدید ہو کر مریض میں قوما یعنی غشی کی علامت پیدا ہو جاتی ہے اور مریض اکثر موت تک اسی حالت میں پڑا رہتا ہے۔

علاج

سٹامک ٹیوب سے معدے کو دھو ڈالیں اگر قے نہ آرہی ہو تو قے آور ادویہ سے قے کرائیں ساتھ پاخانہ لانے کے لئے کوئی ہلکا سا جلاب بھی

دیں قے کے لئے نیلا توتیا دیں کیونکہ نیلا توتیا فاسفورس کا تریاق ہے اور فاسفورس سے ملتے ہی اسے کیمیائی طور پر فاسفائڈ آف کاپر بنا دیتا ہے پاخانہ کے لئے میگنیشیا ۲۵ گرام ایک گلاس پانی میں پلادیں فوراً پاخانے آجائیں گے جب قے دست آچکے ہوں تو لعاب دار چیز جیسے اسبغول وغیرہ یا انڈے کی سفیدی دودھ میں پھینٹ کر پلائیں درد زیادہ ہو تو افیون نصف یا ایک رتی دو تین بار کھلائیں۔

مزاج و تحریک

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ فاسفورس گرم خشک ہے اور قانون مفرد اعضاء اسے جگر کا محرک قرار دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے کھانے سے یرقان ہو جاتا ہے اس فعل کی وجہ سے اس کی تحریک غدی عضلاتی قرار دی گئی ہے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا کھلائیں بہترین تریاق صفت ہے۔

فارماکوپیا میں غدی اعصابی تریاق اس کا بہترین فاد زہر ہے۔

نیلا توتیا کا زہر

تعارف تانبہ کا نمک ہے جو نیلا تھوتھا کے نام سے مشہور ہے اسے زہر کے طور پر اکثر کھلاتے ہیں۔

رنگ اس کا رنگ گہرا نیلا ہوتا ہے۔

ذائقہ کسیلا

انحلال ایک حصہ اڑھائی حصہ سرد پانی میں حل ہو جاتا ہے محلول کی کیفیت یعنی ذائقہ ترش ہوتا ہے۔

افعال

محرک قلب کاسٹک کاوی قابض قے آور اور مقوی قلب بھی ہے۔

مقدار خوراک

۱/۴ گرین سے ۲ گرین تک بطور قابض ۵ سے ۱۰ گرین بطور قے آور نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک۔

تاثیرات بیرونی

تندرست جلد پر نیلا توتیا لگانے سے کوئی خاص اثر نہیں ہوتا لیکن اگر زخمی جلد ہو تو زخمی ہو کر کاسٹک کاوی یعنی جلا دینے کا اثر پیدا کرتا ہے اس کو اگر قلیل مقدار میں استعمال کریں تو اس سے زخموں کی رطوبت اور ٹشوز کا البیومن منجمد ہو جاتا ہے اور ان کی شرائین سکڑ جاتی ہیں اسی وجہ سے اسے اسٹرجنٹ یعنی قابض تسلیم کرتے ہیں۔

تاثیرات اندورونی

مصفی خون ہاضم اور سوزش اعصاب کو فوراً رفع کرتا ہے زیادہ مقدار میں کھلانے سے (ایکوٹ پائزن) شدید سمیت پیدا ہوتی ہے عصبی مراکز جو قلب و پھیپھڑوں سے اطلاعات لیتے ہیں انہیں تحلیل کر کے مفلوج کر دیتا ہے معدے اور انتڑیوں میں جالی اور محرش اثر کی وجہ سے سخت خراش یا سوزش پیدا کر دیتا ہے۔

منہ میں تانبے کا ذائقہ پیدا ہوتا ہے کثرت سے تھوک آتا ہے پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتا ہے نیلے یا سبز رنگ کی قئیں آتی ہیں سر گھومتا اور درد کرتا ہے پیشاب پیدا نہیں ہوتا ضعف کمزوری سے بے ہوشی ہو جاتی ہے۔

علاج

اگر نیلا توتیا یا اس کے مرکبات کو زیادہ مقدار میں کھلایا گیا ہو تو مریض سے پوچھیں کہ قے پاخانے آئے ہیں کہ نہیں اگر نہ آئے ہوں تو فوراً غدی مسہل جن میں جمالگوٹہ یا ریوند عصارہ ہے میں سے کوئی دے کر پاخانے لائیں تاکہ جو نیلا توتیا جذب ہونے سے بچایا ہے وہ بذریعہ قے خارج ہو جائے اگر کوئی دوا نہ مل سکے تو نمک ہی زیادہ مقدار میں کھلا کر قے کرائیں ساتھ ہی معدے کو سٹامک ٹیوب سے دھونے کی کوشش کریں دودھ گھی پلائیں تاکہ ایک تو غذائیت ملتی رہے دوسری طرف اس کی تریاقی قوت سے نیلا توتیا کا مادہ نیوٹرل ہوتا رہے۔

گلے اور معدے کی خراش رفع کرنے کے لئے السی کا جوشاندہ پلائیں اسپغول کا چھلکا بھی دے سکتے ہیں لیکن یہ چیزیں اس وقت دیں جب دست و قے رک جائیں۔

مٹی کے تیل کا زہر

کیروسین آئل پٹرول۔ پیرافین

مندرجہ بالا تینوں چیزیں ایک ہی ہیں البتہ ان میں صفائی کا فرق ہے ان میں سب سے کمتر مٹی کا تیل ہے مٹی کے تیل کو جب صاف کر لیا جائے تو وہ پٹرول کہلاتا ہے پٹرول سے پیرافین حاصل کی جاتی ہے سوائے پیرافین کے مٹی کا تیل اور پٹرول اندرونی طور پر استعمال نہیں کیا جاتا بعض دفعہ غلطی سے انہیں کسی دوا کی جگہ پی لیا جاتا ہے زیادہ مقدار میں پیرافین بھی زہریلی علامات پیدا کرتی ہے۔

نوٹ یورپی ملکوں میں شراب چونکہ عام استعمال کی جاتی ہے لہٰذا بعض غریب لوگ شراب نہ ملنے کی صورت میں پٹرول پی لیتے ہیں۔

زہریلی علامات

منہ معدہ حلق میں سوزش اور خراش پیدا ہو جاتی ہے پیٹ میں درد اور قے آتی ہے جن میں مٹی کے تیل یا پٹرول کی بدبو آتی ہے شدید بے چینی ہوتی ہے نبض بے قاعدہ چلتی ہے شدید حالتوں میں بے ہوشی ہو جاتی ہے۔

علاج

معدہ کو دھوئیں سٹامک ٹیوب سے زہر خارج کریں پھر بار بار نمکین پانی داخل کر کے معدہ کو دھوئیں پھر دودھ میں دیسی گھی ڈال کر پلائیں اگر قے آجائے تو پھر پلا دیں غذا میں اسبغول کا چھلکا دودھ میں ملا کر کھلائیں تاکہ کمزوری نہ بڑھے۔

کلوروفارم کا زہر۔ کلورل

کلوروفارم نہائت قلیل مقدار میں پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے بعض دفعہ غلطی سے خالص کلوروفارم کسی مکسچر میں ملا کر پلا دیا جاتا ہے یا مریض بغرض خودکشی زیادہ مقدار میں خالص پی لیتا ہے جس سے زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں کلوروفارم اپریشن سے قبل مریض کو سونگھایا بھی جاتا ہے بعض دفعہ زیادہ دیر سونگھانے سے بھی زہریلی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علامات

قدرتی نیند کی طرح مریض پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے اتنی گہری نیند آتی ہے کہ مریض اٹھایا نہیں اٹھتا بعض دفعہ شدید بے ہوشی ہو جاتی ہے جسم قدرے ٹھنڈا ہو جاتا ہے چہرہ نیلا ہو جاتا ہے آنکھوں کی پتلیاں پہلے سکڑ جاتی ہیں پھر پھیل جاتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور کلوروفارم

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ کلوروفارم کی بناوٹ بجھا ہوا چونا الکوحل اور آب مقطر (ڈسٹلڈ واٹر) کو ملا کر حرارت دینے سے کلوروفارم حاصل ہو جاتا ہے چونا چونکہ خالص الکلی ہے اس لئے کلوروفارم کا مزاج بھی الکلی یعنی کھاری ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے پینے یا سونگھنے سے دماغ اس قدر تیز ہو جاتا ہے کہ دل میں خون برائے نام رہ جاتا ہے جس سے قلب و عضلات کی حرکت یکدم سست پڑ جاتی ہے اور مریض میں کسی قسم کی حرکت بند ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اگر کلوروفارم زیادہ سونگھا جائے یا پی لیا جائے تو اس حالت میں موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاج

عضلاتی غدی ادویہ یعنی کچلہ وغیرہ پانی میں ابال کر مریض کے منہ کے قریب بھاپ کریں تاکہ دل و پھیپھڑے کچھ تحریک میں آکر حرکت کرنے لگیں محلول کچلہ یا برانڈی برائے مقعد پچکاری کریں زبان تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کھینچتے رہیں مصنوعی تنفس بھی جاری کریں۔

انٹی پائرین یا پسینہ آور زہریں

انٹی پائیرین انٹی فیبرین۔ فنسے ٹین اسپرین وغیرہ ایسی مخدر اور مسکن ادویہ ہیں جنہیں کھاتے ہی پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے اگر زیادہ

مقدار میں کھالی جائیں تو جسم مسلسل پسینہ سے شرابور رہتا ہے صرف نصف گھنٹہ کے اندر مریض پر ضعف طاری ہو جاتا ہے دل گھبراتا ہے بعض دفعہ قے آتی ہے بعض مریضوں کی جسم پر خسرہ کی طرح باریک دانے نکل آتے ہیں۔

علاج

مندرجہ بالا ادویہ محرک اعصاب اور مسکن قلب ہیں لہٰذا ان کے بد اثرات رفع کرنے کے لئے عضلاتی محرک ادویہ اغذیہ کی ضرورت ہے اگر مریض کھا پی سکتا ہے تو اسے عضلاتی ندی ملین معجون کچلہ یا محلول کچلہ دیں اگر کچھ کھا پی نہ سکتا ہو محلول کچلہ کی مقعد میں پچکاری کرا دیں سینے اور بغل اور کمر پر ٹکور کریں ریت گرم کرکے بغل اور سینہ پر رکھیں تاکہ قلب اور پھیپھڑے گرم رہیں اور حرکت کرتے رہیں دم بند ہونے لگے تو مصنوعی تنفس جاری کریں تاکہ پھیپھڑوں میں ہوا کی آمد و رفت جاری رہے۔

معدنی اور کیمیائی زہریں

سنکھیا پارہ فاسفورس مٹی کا تیل وغیرہ قدرتی چیزیں ہیں جن کے زیادہ مقدار میں کھانے سے موت واقع ہو جاتی ہے لیکن کچھ معدنی زہری ایسی ہیں جنہیں کیمیاوی اعمال سے تیار کیا جاتا ہے اگر اصل چیز جس سے وہ بنائی جاتی ہے کھائی جائے تو کسی قسم کی زہریلی علامات پیدا نہیں ہوتیں لیکن ان کے

ہونے کا خطرہ ہو جاتا ہے مثلاً گندھک آملہ سار اور نمک دو تین ماشہ کھلانے سے کسی قسم کی غیر طبعی علامات پیدا نہیں ہوتیں لیکن تیزاب گندھک اور نمک کا تیزاب صرف دو ماشہ کھلانے سے ہی موت واقع ہونے کا خطرہ ہے

چونکہ ان کے تیزاب تیار ہوتے ہیں لہٰذا یہ تیزابی زہریں کہلاتی ہیں لیکن اس کے برعکس بعض چیزوں میں تیزابی اثر تو نہیں ہوتا لیکن وہ شدید کھاری اور کاسٹک ہوتی ہیں مثلاً کاسٹک سوڈا سٹرانگ ایمونیا کاسٹک پوٹاش انہیں کھاری یا الکلائین زہریں کہتے ہیں۔

اب یہاں اول تیزابی معدنی زہروں کا بیان شروع کرتا ہوں اس کے بعد کھاری زہریں اور ان کا علاج پیش کروں گا۔

تیزابی زہریں

گندھک کا تیزاب

اسے انگریزی میں سلفیورک ایسڈ بھی کہتے ہیں فارسی میں تیزاب کوگرد اور عربی میں حامض الکبریتی کہتے ہیں۔

نوٹ کئی طبی ایجادات کی طرح اس کو بھی اسلامی اطباء نے ایجاد کیا۔

چنانچہ کہا جاتا ہے کہ گندھک کے تیزاب کو سب سے پہلے حکیم ابو بکر محمد بن زکریا رازی نے بنایا تھا یہ حکیم ایران کے صوبہ خراسان میں شہر (رے) میں رہتا تھا وہاں اس کا نہایت عظیم الشان شاہی شفاء خانہ تھا۔

گندھک کے تیزاب کی اہم خصوصیات

گندھک کے تیزاب کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ پانی سے ملنے کی بے حد کوشش کرتا ہے یعنی پانی کو اپنے اندر سمانے کی لئے مستعد رہتا ہے چونکہ ہمارے جسم میں گوشت میں تین حصے پانی ہوتا لھوذا جب بھی اور جہاں بھی تیزاب گندھک کو خالص حالت میں لگایا جائے تو وہ فوراً جسم کے اس حصہ کے پانی کو جزب کر لیتا ہے جس سے وہ حصہ جسم سیاہ ہو جاتا ہے جیسے عرف عام میں جل جانا بھی کہتے ہےہیں اس صفت کی وجہ سے گندھک کو جالی یعنی جلا دینے والا بھی کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب خالص گندھک کا تیزاب پلا دیا جائے تو معدہ میں بھی زخم ہو جاتے ہیں جس سے خونی قے آنے لگ جاتی ہے چونکہ گندھک کا تیزاب پانی (الکلی) کو ختم کرتا ہے لھوذا جن مریضوں کے امعاء (انتریوں) میں رطوبت کی سکریشن زیادہ ہو جاتی ہے انھیں گندھک کے تیزاب میں پانی ملا کر ہلکا کر کے پلانے سے رطوبات خشک ہو جاتی ہیں جن سے پاخانے وغیرہ بند ہو جاتے ہیں بعض ذہین حکماء ایک پاو دہی میں تین قطرے گندھک کی تیزاب کے ملا کر پلاتے ہیں انہی صفات کی وجہ سے اسے قے و دست اور ہیضہ میں پلاتے ہیں

کیمیاوئی صفت

گندھک کے تیزاب کی ایک اہم کیمیاوی صفت یہ ہے کہ اس کے محلول سے الکلی (کھاری رطوبات) و محلول نیوٹرل یعنی بے اثر ہو جاتے ہیں اور نمک بن کر جسم میں افعال انجام دیتے ہیں اگر گندھک کے تیزاب کو خالص حالت میں پی لیا جائے تو منہ سے لے کر معدہ تک سخت سوزش اور درد ہوتا ہے لب اور منہ اندر سے رطوبات کے خشک ہو جانے سے بھورے یا زردی مائل ہو جاتے ہیں سوزش کی وجہ سے نشان ہی نشان نظر آتے ہیں معدہ میں زخم ہو کر خونی قے جو رطوبات کی کمی کی وجہ سیاہ رنگ کی ہو جاتی ہے آتی ہے

قے کے زریعے جو مادہ زمین پر گرتا ہے جوش کھانے لگتا ہے جو تیزاب پینے کی سب سے اہم علامت ہے چونکہ منہ گلا سوزش ناک ہو جاتا ہے لھوذا کھانا پینا اور نگلنا دشوار ہو جاتا ہے سانس بھی مشکل سے آتا ہے معدہ میں پانی کی کمی سے شدید پیاس محسوس ہوتی ہے معدہ کے زخموں میں شدید درد ہونے لگتا ہے پاخانہ اول تو آتا نہیں لیکن اگر آئے تو خون آمیز ہوتا ہے پیشاب اول تو بنتا نہیں اگر آئے تو چند قطرے سے زیادہ نہیں آتا معدہ میں سوزش اور شدید تحریک سے ہچکیاں آنے لگتی ہیں

نوٹ خالص تیزاب گندھک ایک ڈرام پینے سے موت واقع ہو جاتی ہے

ایک اہم راز کا افشاء

قارئین بڑی سے بڑی طبی کتب میں ہر قسم کے تیزابات کے افعال و اثرات ایک ہی قسم کے لکھے ہوئے ہیں یعنی ہر ایک قسم کے تیزاب جالی جلا دینے والے منہ گلا اور معدہ متورم کرنے والے ہوتے ہے گلے اور بجرہ میں سوزش سانس میں وقت ہو جاتی ہے پیٹ میں سکت درد ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ حنجرہ

لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ گندھک کے افعال نہ نمک کے ساتھ ملتے ہیں اور نہ شورہ کی افعال سے اسی طرح نمک کے افعال و اثرات گندھک اور شورہ سے بالکل متضاد ہیں لہوذا ان کے کھانے سے ایک ہی قسم کے اثرات کیسے ہو سکتے ہیں؟

گندھک کا تیزاب اگر محرک عضلات ہے تو نمک کا تیزاب محرک غدد و جگر ہے اسی طرح قلمی شورہ کا تیزاب محرک اعصاب و دماغ ہے اگر گندھک کے تیزاب کو اسڈ خالص کہیں تو نمک کے تیزاب کو سالٹ یا اساس کہیں گے اور شورے کے تیزاب کو الکلی کا مجموعہ قرار دینا پڑے گا

جب یہ حقیقت ہے کہ ان کے افعال و اثرات ایک دوسرے کی ضد ہیں تو ان کے زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے ایک ہی جیسے افعال کیسے صادر ہو سکتے ہیں لہٰذا یہاں صرف گندھک کے تیزاب کے ہی اثرات درج کئے ہیں

علاج

تیزاب گندھک ہو یا نمک یا شورہ کا تیزاب زیادہ مقدار میں پی لیا گیا ہو چونکہ یہ شدید اور تیز اثرات کے حامل ہیں اور محرش ہیں لہٰذا دوسری زہروں کی طرح انھیں قے آور ادویہ سے خارج کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ چونکہ یہ اپنی متضاد مزاج ادویہ اغذیہ کے ملنے سے ہی بے اثر ہو جاتی ہیں لہوذا جب بھی کسی مریض کو تیزاب پلایا گیا ہو تو فوراً اس کا تریاق کھلا دیا جائے

مثلاً اگر شورے کا تیزاب پلایا گیا ہو تو ترش اغذیہ ادویہ ترش لسی ترش پھلوں کے پانی گندھک کے تیزاب کا ہلکا محلول پلائیں فوراً شورے کے تیزاب کا اثر زائل ہو جائے گا

اسی طرح گندھک کا تیزاب پی لیا ہو تو نمک کا محلول پلائیں نمکین سبزیوں یا پھلوں کا پانی پلائیں مثلاً مولی ساگ شلغم اور گاجر کا جوس پلائیں اگر نمک کا تیزاب پی لیا ہو تو ایسی غذا دوا کھلائیں جس میں کھاری الکلی اثرات ہوں مثلاً آب چونا پلائیں خربوزہ تربوز ککڑی کا پنی پلائیں صابن چونکہ کاسٹک الکلی سے بنا ہوتا ہے لہٰذا صابن کا محلول بھی پلا سکتے ہیں اراروٹ مل سکے تو پانی میں حل کر کے پلائیں دودھ گھی پلانا بے حد مفید ہے

کھاری زہریں

کھاری زہروں کو الکلائن زہریں بھی کہتے ہیں یہ تیزابیت کی طرح تیز تو ہوتی ہیں لیکن ان میں نیلا لٹمس سرخ نہیں ہوتا لیکن یہ سرخ لٹمس کو نیلا کر دیتی ہے ان میں کاسٹک پوٹاش کاسٹک سوڈا سٹرانگ ایمونیم عام مستعمل ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں

یادداشت

ان تینوں میں سے ہر دوا ایک تولہ یا سوا تولہ مہلک ہوتی ہیں

علامات زہر

اس قسم کی زہریں یعنی کھاری زہریں محرک اعصاب ہوتی ہیں چونکہ خالص حالت میں تیز ہیں اس لئے ذرا سی مقدار زیادہ کھا لینے سے اعصابی نظام کو فوراً سوزش ناک کر دیتی ہے منہ اور گلا پیٹ میں شدید ہو جاتی ہے رطوبت اتنی شدت سے خون سے ترشح ہوتی ہے کہ قے دست شروع ہو جاتے ہیں اور ہیضہ کی طرح سخت مروڑ ہوتا ہے تسکین قلب سے دل گھبراتا ہے

علاج

جس طرح تیزاب پینے والے کو قے کرانا نقصان دہ ہے اس طرح اس قسم کی کھاری زہروں کو بھی قے سے نکالنے کی کوشش نہ کریں بلکہ ان کے الکلائن و کھاری اثر کو ختم کرنے والی غذا دوا کھلائیں تاکہ معدے میں پڑی ہوئی زہر بے اثر ہو جائے اس مقصد کے لئے ترش تیزابی چیزیں کھلائیں مثلاً سرکہ ۵ تولہ دو گلاس پانی میں ملا کر ہر پانچ منٹ کے بعد پلائیں اس طرح لیموں کا رس سیر بھر پانی میں تقریباً چھٹانک بھر ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں اگر لیموں نہ مل سکے تو لیموؤں کا ست ایک تولہ سیر بھر پانی میں ملا کر تھوڑا تھوڑا املی کا پانی بنا کر بھی پلا سکتے ہیں

اگر کوئی دوا فوری طور پر نہ مل سکے تو ترش لسی ہی ایک ایک پاؤ پانچ منٹ کی بعد پلائیں جب زہر کی علامات ختم ہو جائیں تو مریض کو کچھ دیر آرام کرنے دیں پھر دو تین انڈوں کی سفیدی دودھ میں پھینٹ کر پلائیں

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا میں درج عضلاتی اعصابی مقوی کھلانا بے حد مفید و موثر ہے اگر کچلہ کا کوئی مرکب آسانی سے مل جائے تو ضرور کھلائیں مثلاً حب مقوی خاص حب فولادی یا معجون کچلہ بہترین مقویات ہیں

نوٹ اگر گلا سوج جائے یا دم بند ہونے لگے تو ہوا کی نالی میں سوراخ کر دینا چاہیے جب سوزش ختم ہو جائے تو سوراخ بند کر دیں۔

نباتاتی زہریں

زہروں کی دوسری قسم نباتاتی زہر ہے ان میں بھی معدنی زہروں کی طرح محرک اعصاب محرک عضلات محرک غدد زہریں پائی جاتی ہیں یعنی الکلائین ترش تیزابی اور چرپری زہر ہے نباتاتی میں چھوٹی سی بوٹی سے لے کر بڑے درخت شامل ہیں زہروں میں بعض نباتات کی جڑیں پتے اور پھل و تخم شامل ہیں

میٹھا تیلیا کا زہر

اردو نام میٹھا تیلیا طبی نام بیش ڈاکٹری نام ایکو نائٹ

یہ باہر سے سیاہ اور اندر سے خاکستری رنگ کی چھوٹی چھوٹی جڑیں ہیں جو دوا مستعمل ہیں حکماء اسے مدبر کر کے مسکن مخدر اور دردوں کو روکنے کے لئے بعض ادویات کی ساتھ ملا کر استعمال کرتے ہیں ڈاکٹری میں اس کا ٹنکچر بنایا جاتا ہے جسے ٹنکچر ایکو نائٹ کہتے ہیں

بعض دفعہ معالج غلطی سے کسی اور دوا کی جگہ زیادہ مقدار میں کھلا دیتا ہے بعض دفعہ اس کا تیل وغیرہ زخمی جگہ پر لگانے سے جذب ہو کر سمی علامات پیدا کر دیتا ہے لیکن اکثر زندگی سے تنگ لوگ اپنی مرضی سے زیادہ مقدار میں کھا لیتے ہیں

علامات

جو نہی مریض میٹھا تیلیا زیادہ وزن میں استعمال کرتا ہے تو صرف چار پانچ منٹ میں ہی جذب ہو کر زہریلی علامات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں چنانچہ منہ لب اور زبان میں سنسناہٹ و جھنجھناہٹ محسوس ہوتی ہے سارے جسم پر چیونٹیاں و سوئیاں سی چبھتی ہیں جی متلاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے معدے میں درد ہونے لگتا ہے قے شروع ہو جاتی ہے سانس رک رک کر آنے لگتا ہے نبض بے قاعدہ اور کمزور چلتی ہے جلد پسینے سے سرد ہو کر چپچپی ہو جاتی ہے

تحریک

قانون مفرد اعضاء کی رو سے میٹھا تیلیا کا مزاج تر سرد اور اعصاب دماغ کے لئے محرک ہے یعنی یہ اعصابی عضلاتی ہے

علاج

قارئین یہ بات خاص طور پر ذہن نشین کر لیں کہ کوئی بھی زہر ہو جب تک اس کا مزاج معلوم نہ ہو اس کا تریاق استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اگر غلطی سے اس مزاج کا تریاق کھلا بیٹھیں تو تکلیف بڑھنے کا خطرہ ہے چونکہ میٹھا تیلیا اعصابی عضلاتی مزاج کا حامل ہے لہٰذا اس کے مسموم کے علاج کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی محرکات کھلانے پڑیں گے۔

چونکہ اعصابی عضلاتی زہر کا کھاری الکلی اثرات کی حامل ہوتی ہیں اس لئے بیش کے زہر خوردہ مریض کو ہر قسم کی ترش و تیزابی چیزیں

کھلا سکتے ہیں مثلاً ترش لسی ترش دہی سرکہ ٹماٹر کا پانی سکنجبین پلائیں اگر کوئی قے آور دوا موجود ہو تو مریض کو قے نہ آرہی ہو تو وہ دوا کھلا کر قے کروائیں اگر سٹاک ٹیوب میسر آجائے تو مسموم کا معدہ بار بار ترش پانی یا لسی سے دھو دیں

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں.

جب مریض میں زہریلی علامات کم ہونے لگیں تو انڈہ دودھ میں پھینٹ کر پلائیں گوشت کا شوربہ بھی بے حد مفید ہے ادویہ میں معجون کچلہ فوری تقویت دیتا ہے

افیون کا زہر

انگریزی میں اسے اوپیم کہتے ہیں افیون پوست کے پودے سے حاصل کی جاتی ہے پوست کا بیج تخم خشخاش کہلاتا ہے افعال کے لحاظ سے خشخاش سے پوست کا ڈوڈا جس میں تخم خشخاش ہوتے ہیں تیز ہوتا ہے اور پوست کے ڈوڈے سے افیون تیز ترین ہوتی ہے

یہی وجہ ہے کہ خشخاش تولہ سے بھی زیادہ کھلائی جا سکتی ہے جبکہ ڈوڈہ پوست ایک ماشہ سے تین ماشہ بلکہ چھ ماشہ تک استعمال کیا جا سکتا ہے اس کے برعکس افیون نصف رتی تک سے زیادہ نہیں کھلا سکتے اگر تین چار رتی تک غلطی سے کھلائی جائے تو مہلک ہوتی ہے جو ہر افیون جس مارفین کہتے ہیں صرف ایک رتی ہی مہلک ہوتی ہے ننھے بچے افیون سے زیادہ متاثر ہوتے

ہیں اکثر گھروں میں بچوں کی مائیں سن سنا کر خود ہی بچے کو سلانے کے لئے اپنے خیال سے معمولی افیون کھلا دیتی ہے جو اس کی برداشت سے کئی گنا تیز ہوتی ہے بچے افیون کھاتے ہی مدہوش ہو جاتے ہیں اگر اسے جگایا جائے تو جاگتا ہی نہیں مثل مردہ بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے ماں گھبرا جاتی ہے اگر واقع ہی افیون زیادہ مقدار میں ہو تو بچہ اسی بے ہوشی کی حالت میں مر جاتا ہے

افیون کے مرکبات

افیون ایک ایسی جادو اثر دوا ہے کہ اس سے ایلوپیتھی ہومیو پیتھی ایورویدک طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء نے بے شمار مجرب نسخے تیار کئے ہیں

ڈاکٹری میں اس کے مشہور مرکبات کلوروڈین کوڈین . ڈورس پوڈر .طب یونانی نے اس سے ایک بہترین معجون فلک سیر بنایا ہے جو ہر بڑے دوا خانے کی زینت بنا ہوا ہے

قانون مفرد اعضاء نے اس سے اعصابی عضلاتی تریاق بنایا ہے جو قانون مفرد اعضاء کے اعصابی عضلاتی تریاق میں شامل ہے جب مریض بے چین اور دکھ سے تڑپ رہا ہو تو اکثر افیون کا ہی کوئی مرکب دیا جاتا ہے مثلاً دردوں میں مارفیا اور قانون مفرد اعضاء میں اعصابی عضلاتی تریاق دیتے ہیں

کڑوے بادام کا زہر

ہائڈروسیانک ایسڈ

یہ تیزاب کڑوے باداموں میں پایا جاتا ہے کیونکہ کڑوے بادام زہریلے ہوتے ہیں اور ان کے کھانے سے موت کا اندیشہ بھی ہوتا ہے
ہائڈروسیانک ایسڈ نہائت تیز زہر ہے جسے پیتے ہی زہریلی علامات شروع ہو جاتی ہیں اور چند لمحوں کے اندر ہی مریض مرجاتا ہے اس لئے اس کے علاج میں ایک ایک لمحہ قیمتی ہوتا ہے
کڑوے باداموں کا تیزاب بطور دوا کبھی استعمال نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا دو فیصد پانی میں محلول بنا کر استعمال کرتے ہیں مثلاً دو تولہ تیزاب میں ۱۹۶ تولہ پانی ملا کر بطور دوا استعمال کرتے ہیں

علامات

کڑوے باداموں کے تیزاب کو پیتے ہی سر چکرانے لگتا ہے ٹانگیں لڑکھڑانے لگتی ہیں تسکین قلب سے قوت حرکت زائل ہو جاتی ہے جس سے مسموم فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے آنکھیں قائم یعنی ٹکٹکی لگی ہوئی پتلیاں پھیلی ہوئی اور بے حس ہوتی ہیں سانس سے کڑوے باداموں کی بو آتی ہے

علاج

جونہی معلوم ہو جائے کہ مریض نے کڑوے باداموں کا تیزاب پیا ہے تو فوراً سٹامک ٹیوب سے معدہ سے خارج کریں پھر معدہ میں پانی ڈال کر خوب دھوئیں ترش پھلوں کا پانی سٹامک ٹیوب سے بار بار ڈالیں اور نکالتے رہیں اور بذریعہ انیما مقعد میں بھی ڈالیں

دھتورہ کا زہر

اردو نام دھتورہ عربی نام جوزماثل انگریزی نام سٹرامونیم
تعارف چوڑے چوڑے پتوں والا خوردہ پودہ ہے جو ۲ فٹ سی ۵ فٹ تک بلند ہوتا ہے پھول سفید رنگ کے ہوتے ہیں پتوں اور پھولوں سے ناگوار بو آتی ہے
بیج چپٹے زردی مائل ہوتے ہیں بعض دھتورہ جو زیادہ زہریلا ہوتا ہے کے بیج سیاہ ہوتے ہے اسی وجہ سے دھتورہ کی دو اقسام مشہور ہیں جنہیں سیاہ اور سفید کہتے ہیں ہندوستان اور پاکستان میں ہر جگہ پایا جاتا ہے اس لئے زہر خوردنی کی وارداتوں میں اکثر استعمال ہوتا ہے

مقدار خوراک

بیج نصف رتی سے ایک رتی تک اور ایک ماشہ سے دو ماشہ تک مہلک ہوتا ہے

علامات

زہریلی مقدار میں کھانے یا کھلانے سے نصف گھنٹہ کے اندر زہریلی علامات شروع ہو جاتی ہیں زبان اور حلق سوکھتا اور خشک ہوتا ہے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے سر چکراتا ہے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں نظر میں فتور آجاتا ہے

گلا خشک ہونے کی وجہ سے آواز بیٹھ جاتی ہے کھانا پینا اور نگلنا دشوار ہو جاتا ہے مسموم شروع شروع میں بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے کبھی ہنستا ہے کبھی اپنے کپڑوں کو نوچتا ہے کبھی فضاء میں پرندوں کو پکڑنے کی ناکام کوشش کرتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد چکرا کر گر پڑتا ہے حواس باطل ہو جاتے ہیں شدید حالتوں میں تشنج ہونے لگتا ہے اگر مناسب علاج میسر نہ آئے تو مسموم دم بند ہو کر مر جاتا ہے

علاج

معدہ کو دھونے والی شاک ٹیوب سے معدے کو نمکین گرم پانی سے دھو دیں یا رائی وغیرہ سے قے کرائیں اگر مسموم بے ہوش ہو گیا ہو تو جمالگوٹہ کے روغن کے دو تین قطرے زبان پر لگا دیں تاکہ جلاب آجائے دم بند ہوتا معلوم ہو تو مصنوعی تنفس جاری کریں جسم سرد ہونے لگے تو بغلوں میں گرم بوتلیں رکھیں ہاتھوں اور پاؤں کو کھدر کے کپڑے سے خشک ہی ملیں جب ہوش آجائے تو دودھ گھی پلائیں

یادداشت

قارئین دھتورہ کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے اس کا براہ راست بداثر دماغ اعصاب پر ضعف و تحلیل کی صورت میں پڑتا ہے رطوبات

خشک ہوتے ہی آنکھ ناک گلا زبان خشک ہو جاتے ہیں دماغ میں خشکی ہو جاتی ہے بخارات پتنگوں کی صورت میں اڑتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں جنہیں مسموم پکڑنے کی ناکام کوشش کرتا ہے علاج کے لئے عضلاتی غدی غذا کھلائیں غدود کو تحریک میں لانے کی کوشش کریں فوراً دماغی تحلیل سکون میں تبدیل ہو کر شفاء میں تبدیل ہو جائے گی

جمالگوٹہ کا زہر

اردو نام جمالگوٹہ انگریزی نام کروٹن سیڈز

تعارف تخم جمالگوٹہ بالکل تخم ارنڈ کی طرح ہوتے ہیں البتہ حجم میں ارنڈ کے بیجوں سے چھوٹے ہوتے ہیں چونکہ جمالگوٹہ شدید مسہل ہے اس لئے ہر عام و خاص اس سے واقف ہیں اسے بطور مسہل اور قبض کشا کھاتے ہیں لیکن شدید مسہل ہونے کی وجہ سے اس کی ذرا سی مقدار مریض کو پریشان کر دیتی ہے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ ذرا سے جمالگوٹہ نے کیا کرنا ہے دوسری ادویہ مسہل کی طرح زیادہ مقدار میں کھلانے سے یا اسے دوگنی مقدار میں ہی کھلایا جائے تو قیامت برپا کر دیتا ہے

علامات

زہریلی مقدار میں کھاتے ہی معدے میں سخت درد اور مروڑ ہونے لگتا ہے پانی جیسے پتلے دست اور قئیں آنے لگتی ہیں جن میں اکثر خون کی دھاریاں ہوتی ہیں پاخانہ میں مکھ اور پیپ آنے لگتی ہے پیچش کی طرح مروڑ

شدید ہوتا ہے چہرہ زرد ہوتا ہے دل میں ضعف اور تحلیل کی وجہ سے گھبراہٹ ہوتی ہے پسینہ سے جسم شرابور ہو جاتا ہے

نبض خالص غدی ہوتی ہے ضعف کی وجہ سے کمزور چلتی ہے پیشاب پاخانے زیادہ آنے کی وجہ سے بنتا ہی نہیں

یادداشت

جانگوٹہ کا مزاج غدی عضلاتی ہے شدید تحرش ہونے کی وجہ سے معدہ انتڑیوں کے غدود کو سوزش ناک کر دیتا ہے خون معدہ اور انتڑیوں کے غدود میں آنے کی وجہ سے ورم کر دیتا ہے

علاج

چونکہ جانگوٹہ کا مزاج غدی عضلاتی ہے لہٰذا اس کا اس کا علاج اس کے مزاج کے تحت کریں تو فوراً زہر بے اثر کیا جاسکتا ہے اگر معلوم ہو جائے کہ ابھی ابھی جانگوٹہ مریض نے کھایا ہے تو فوراً نمکین پانی سے قے کروائیں تاکہ فاصل جانگوٹہ جذب ہونے کی بجائے اخراج پا جائے اگر کچھ دیر ہو گئی ہو تو دودھ گھی ہر دس منٹ کے بعد پلائیں انڈے کی سفیدی دودھ میں پھینٹ کر پلا سکتے ہیں تسکین درد کے لئے افیون پانی میں حل کر کے نصف رتی کے وزن میں کھلائیں اگر مزید ضرورت پڑے تو اور بھی آدھے گھنٹہ بعد کھلا سکتے ہے جب نیند آنے لگے تو مزید افیون نہ کھلائیں گوند کیکر اور گوند کتیرہ چاولوں کی پیچھ میں ملا کر پلانا جانگوٹہ کا تریاق ہے اس سے ایک

طرف غذائت حاصل ہوتی ہے دوسرے جانگوٹہ کی تحرش سے جو سوزش ہوتی ہے وہ رفع ہو جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کرائے جاسکتے ہیں یہ جانگوٹہ کے زہر کے تریاق ہیں

یاد داشت

جانگوٹہ کی طرح ارنڈی کے بیج سرنجاں سناکی وغیرہ زیادہ وزن میں کھلانے سے مروڑ درد کرنے لگتے ہیں اور جانگوٹے کی سی علامات پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا جن زہروں کے کھلانے سے مروڑ اور پیچش کی طرح درد اور پاخانے آنے لگیں انہیں جانگوٹے میں دیئے گئے علاج سے درست کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی

سانپ کا زہر

تعارف یہ ایک مشہور موذی جانور ہے اسے عربی میں حیہ کہتے ہیں کیونکہ یہ ایک بہت لمبی عمر پانے والا جانور ہے مرنے کے بعد بھی اس کا جسم مدتوں باقی رہتا ہے سانپ کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں جن میں درج ذیل سانپ

مشہور ہیں پھنئیر یا کالا ناگ (کوبرا) سنگ چور (کنگ کوبرا) کوڑیالہ پانی کا سانپ وغیرہ وغیرہ

سانپ کی ایک قسم کا نام صلی ہے جو عربی نام ہے یہ جس چیز پر چلتا ہے اسے جلا دیتا ہے زہریلے سانپ کے اوپر کے جبڑے کی ہڈی کے پچھلی طرف ایک تھیلی ہوتی ہے جس میں زہر بھری ہوتی ہے جب سانپ ڈنگ مارتا ہے تو مسموم کے جسم میں پیوست شدہ دانت کو الٹا ہو کر نکالتا ہے اس وقت تھیلی سے زخمی جگہ میں زہر بھر جاتا ہے یہ زہر بالکل بے رنگ ہوتا ہے اور خشک ہونے پر دانوں میں تبدیل ہو جاتا ہے

مزاج غدی عضلاتی

زہر کا کیمیاوی تجزیہ

(ا) نیو روٹا کسن (عصبی زہر) یہ ہر قسم کے خلیات میں سکون پیدا کر کے انہیں بے حس کر دیتا ہے جس سے نظام تنفس متاثر ہو جاتا ہے اور دوسری طرف جگر و غدد میں تیزی پیدا کر کے جسم میں گرمی کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں

(۲) اگلوٹے ٹین (چسپاں کرنے والا مادہ) یہ جزو سرخ جسیموں کو منجمند کر دیتا ہے

(۳) سائٹولا سین (محلل خلیات) اس مادہ میں یہ صفت ہوتی ہے کہ جسم کے مختلف خلیات خصوصاً خون سے سرخ و سفید جسیمے تحلیل ہونے

شروع ہو جاتے ہیں اکثر مسموم کے جسم سے خون جاری ہو جاتا ہے اور جسم گلنا شروع ہو جاتا ہے۔

(۴) انٹی فابرین (خمیر لیفین) یہ Z بھی خون کو منجمند کر دیتا ہے۔

علامات

کاٹے ہوئے مقام پر چھالا بن جاتا ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد سانپ کا زہر خون تک شامل ہو کر زہریلی علامات شروع کر دیتا ہے متاثرہ جگہ پر درد ہوتا ہے سر چکرانے لگتا ہے جسم میں خارش یا سوئیاں سی چبھتی ہیں سینہ جلنے لگتا ہے خفقان قلب کی شکائت پیدا ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ نیند کا غلبہ شروع ہو جاتا ہے تمام مخرج سے رطوبات کا اخراج بند ہو کر خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے بعض اشخاص کے جسم پر اماس آجاتا ہے اور جسم پھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔

علاج

جس جگہ پر سانپ نے کاٹا ہو اس جگہ سے ذرا اوپر رسی یا دھاگے سے مظبوطی سے باندھ دیں پھر گزیدہ جگہ پر چاقو وغیرہ سے ضرب کے نشان کی طرح (X) کا چیرا دیں اور خون بہا دیں اس کے بعد فوراً کوئی جوان مرغی مل سکے تو اس کی مقعد سے بال صاف کر کے زخم پر مرغی کی مقعد لگا دیں تھوڑی دیر کے بعد زہر مرغی کے مقعد میں منتقل ہو جائے گا اور وہ مرجائے گی اسی طرح دوسری مرغی لگا دیں اور پھر تیسری لگا دیں اسی طرح لگاتے رہیں جب مرغی نہ مرے تو سمجھ لیں کہ زہر نکل چکا ہے اور مریض یقیناً بچ جائے گا اندرونی طور

پر اعصابی غدی ادویات سے قے کرائیں تاکہ خون میں سرائت کیا ہو زہر بھی نکل جائے ۔

ھوالشافی آک کا دودھ ایک تولہ ریٹھا ایک تولہ رائی چار تولہ نیلا تھوتھا تین ماشہ ۔

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک پیس کر آک کا دودھ ملا دیں اور ایک ایک ماشہ کی مقدار میں پندرہ پندرہ منٹ کے بعد کھلائیں فوراً دست وقے شروع ہو جائیں گے اور تمام زہر نکل کر مریض تندرست ہو جائے گا

(۲) اگر کسی شخص کو کسی ایسی جگہ سانپ کاٹ لے جہاں پر دوائی علاج ممکن نہ ہو تو متاثرہ جگہ کو (X) ضرب کا نشان کی طرح چیرہ دے کر خون بہا دیں اور زخم سے ذرا اوپر رسی سے مضبوطی سے باندھ دیا جائے بہتر ہے زخمی جگہ کو آگ سے جلا دیا جائے نزدیک ہی آک کا پودا تلاش کر کے اس کی کونپلیں کھانا شروع کر دیں جب آک کا ذائقہ کڑوہ معلوم ہونے لگے تو کھانا بند کر دیں تمام زہر خارج ہو جائے گا ۔

ھوالشافی ریٹھہ پانی میں گھس کر مقام ماوف پر لگایا جائے کھانے کے لئے حب بندق استعمال کرائیں حب بندق کا نسخہ گزشتہ صفحات میں آچکا ہے

تریاق سانپ

ھوالشافی نیولا ایک عدد سنکھیا ایک کلو

ترکیب تیاری دونوں کو ایک کوزے میں ڈال کر نم دار گڑھے میں دفن کر دیں چالیس روز کے بعد نکال کر ایک من لکڑی کی آگ دے دیں

اس کے بعد پیس کر محفوظ کر لیں

مقدار خوراک ایک رتی سے دو رتی تک ہمراہ تازہ دودھ دیں مجرب ہے

نوٹ علاج شروع کرنے سے پہلی یہ جاننا ضروری ہے کہ مریض مر چکا ہے یا بے ہوش ہے تالو اور پیشانی کے درمیان بچھ لگا کر دیکھیں اگر خون نہ نکلے تو سمجھیں کہ مریض مرچکا ہے ورنہ پہلے یہ تریاق دیں مریض ہوش میں آجائے گا

ھوالشافی سونف ریٹھہ ہموزن گھوٹ کر منہ میں ڈالیں انشاء اللہ ہوش آجائے گا

بچھو کا زہر

تعارف بچھو ایک زہریلا کیڑا ہے بعض علاقوں کے بچھو اس قدر زہریلے ہیں کہ اگر وہ ڈنگ ماریں تو موت واقع ہو جاتی ہے اسی طرح بچھو اگر اپنے زہریلے اثرات کی بدولت پتھر پر ڈنگ مارے تو پتھر بھی ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے بچھو کی اسی صفت کی وجہ سے گردہ مثانہ کی پتھریوں کو توڑنے کے لئے معجون عقرب بنایا جاتا ہے عضلاتی غدی فالج جسے فالج اسفل کا نام دیا جاتا ہے اگر ایسے مریضوں کی ٹانگوں پر بچھو کے ڈنگ لگوائے جائیں تو خصوصاً بائیں طرف مریض میں فوراً تحریک پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے

علاج زہر بچھو

بھنگ کی بوٹی کے پتے پانی میں بھگو کر مقام ڈنگ پر لگائیں فوری افاقہ ہو گا عطیہ حکیم محمد عظیم جہلم

دیگر متھلیٹڈ سپرٹ ۱۰ تولہ سرخ مرچ ۲ تولہ دونوں کو یک جان کر کے دھوپ میں رکھیں اور مقام ڈنگ پر لگائیں

دیگر کاربالک ایسڈ مقام ڈنگ پر لگائیں فوراً درد ٹھیک ہو گا ہر مطب میں ضروری ہے

دیگر امرت دھارا لگائیں

دیگر جمالگوٹہ گھس کر لگائیں چھلکا اتار لیں

بہتر ہے کہ بچھو نے جسم کے جس حصے پر کاٹا ہو دوسری طرف والی آنکھ کی پتلی میں پھٹکری گھول کر تین قطرے ڈالیں

دیگر سفوف ریٹھہ ایک رتی سے دو ماشہ کھلائیں کچھ نسوار کی طرح سونگھیں قدرے سرکہ میں ڈال کر لیپ کریں

جس زہریلے جانور کی کاٹے کا علاج کرنا ہو تو بہتر ہے کہ اسی جانور سے بنے ہوئے متھلیٹڈ سپرٹ میں آٹھ دن پڑا رہے تو ٹنکچر تیار ہو جائے گا مقام ڈنگ پر لگائیں انشاء اللہ فوری فائدہ ہو گا

یقینی و بے خطا مجربات

برائے خارش

ھوالشافی کاربالک ایسڈ ۵۰ گرام روغن کنجد ۲۰۰ گرام

ترکیب تیاری کاربالک ایسڈ کو گرم کر کے سیال کر لیں پھر روغن کنجد ملا کر خوب ہلائیں تاکہ دونوں حل ہو جائیں۔

موقع استعمال دھوپ میں بیٹھ کر گرم کر کے لگائیں دو تین دن میں خارش ٹھیک ہو جائے گی۔

افعال واثرات میں غدی عضلاتی ہیں۔

نوٹ سردی میں کاربالک ایسڈ تیل کے اوپر آ کر جم جایا کرتا ہے لہٰذا جب بھی استعمال کرنا ہو تو گرم کر کے مالش کریں۔

برائے خارش

ھوالشافی لمبی سرخ مرچ ۱۰ عدد روغن سرسوں ۱۰۰ گرام منسل ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری پہلے مرچوں کو تیل میں جلا لیں پھر مرچیں نکال کر منسل ملا کر کھرل کریں انتہائی مہین ہونے پر تھوڑا تھوڑا تیل ملا کر مرہم سی بنا لیں اور محفوظ کر لیں بوقت ضرورت دھوپ میں بیٹھ کر مالش کریں۔

ٹکور برائے زخم ذیابیطس

ھوالشافی   افتیمون ۳۰ گرام گل کیسو ۳۰ گرام پانی ایک کلو۔

ترکیب تیاری   دونوں ادویہ کو ملا کر رات پانی میں رکھ دیں صبح ٹھنڈا ہی زخموں پر تولیہ رکھ کر نطول کریں۔

نوٹ   اگر موسم سرد ہو تو قدرے گرم کر کے ٹکور کر سکتے ہیں یہ ٹکور ایک ماہ مسلسل کرنی ہے۔

مرہم زخم ذیابیطس

ھوالشافی   افتیمون ایک حصہ گل کیسو ایک حصہ موم یا ویزلین دو حصہ۔

ترکیب تیاری   پہلے دونوں ادویہ کر سرمہ کی طرح باریک کر لیں پھر ویزلین ملا کر محفوظ کر لیں۔

ترکیب استعمال   اوپر والی ٹکور کے بعد یہ مرہم خشک کر کے لگائیں افعال و اثرات میں اعصابی غدی ہے۔

برائے شوگر

ھوالشافی   سند ھور ۳۰ گرام سم الفار ۱۰ گرام پارہ ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری   ایک مٹی کا کروہ لے کر اس میں نصف سند ھور بچھا دیں پھر نصف سم الفار بچھا دیں اس کے اوپر پارہ رکھ دیں پھر بقیہ نصف سم الفار بچھا دیں اور بقیہ نصف سند ھور اوپر بچھا دیں. کروے کے منہ پر ڈھکن لگا کر گوندھی ہوئی چکنی مٹی لیپ کر دیں خشک ہونے پر بڑے کروے میں کچھ ریت ڈال کر ادویہ والا کروہ رکھ دیں اور ریت سے بڑے کروے کو بھر دیں اور ڈھکن لگا کر دس کلو اوپلوں کی آگ دے دیں خاکستری رنگ کا صحیح کشتہ بر آمد ہو گا اور باوزن ہو گا۔

مقدار خوراک   ایک چاول سے دو چاول تک بارہ دن کھلانا کافی ہے

نوٹ   یہ نسخہ شوگر کے اس مریض کو کھلائیں جسے دن میں پانچ چھ کلو پیشاب آتا ہو اگر کم ہو گا تو نقصان ہو گا۔

کشتہ چاندی بنانے کی آسان ترکیب

ھوالشافی   پترہ چاندی ۱۰ گرام سم الفار ۱۰ گرام گندھک آملہ سار ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری   چاندی کے پتر کے نیچے اور اوپر سم الفار اور گندھک کا پسا ہوا سفوف رکھ کر گل حکمت کر کے چار کلو اوپلوں کی آگ دیں سرخ رنگ کا صحیح خوردہ کشتہ چاندی بر آمد ہو گا پیس کر محفوظ کر لیں

مقدار خوراک   نصف رتی سے ایک رتی تک دن میں دو بار ہمراہ

دودھ

اسرار باہ

ھوالشافی زعفران وارچینی عقرقرحا جائفل لونگ شنگرف ریگ ماہی جند بید ستر افیون ہر ایک ہموزن باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک بوڑھوں کے لئے ۵ گرین والا کیپسول جوانوں کے لئے اڑھائی گرین والا کیپسول وقت خاص سے دو گھنٹہ پہلے استعمال کریں۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ و ممسک ہے۔

خونی قے

ھوالشافی پھٹکڑی سرخ ڈیڑھ گرام ایک پاؤ دودھ میں جوش دیکر صبح شام پلائیں ایک ہفتہ ضرور پلائیں۔

برائے رعشہ

ھوالشافی بوہڑ کی داڑھی ۱/۲ پاؤ کو ایک پاؤ پانی میں جوش دیں پھر ایک چھٹانک گندم کے آٹا کو گھی میں بھون کر اس پانی سے حلوہ تیار کریں دو تین ہفتہ کھلائیں۔

افعال و اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔

برائے دانت ہلنا

ھوالشافی تیلیا سپاری ۲۰ گرام مازو ۱۰ گرام پھٹکڑی ۱۰ گرام ہریڑ ۲۰ گرام کتھا ۱۰ گرام کافور ۳ گرام نیلا تھوتھا ۳ گرام سب کو سرمہ کی طرح باریک پیس لیں۔

ترکیب استعمال دو گرام دوا لے کر ہلتے دانتوں کی جڑوں (مسوڑوں) پر بیڑے کی طرح لگا دیں مالش نہ کریں۔

افعال و اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔

فوائد ہلتے دانتوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

جلے ہوئے زخموں کا تریاق

ھوالشافی کاربالک ایسڈ ۱۰ گرام آب چونا ۲۰۰ گرام تیل سرسوں ۲۰۰ گرام کافور ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری پہلے کاربالک ایسڈ اور تیل کو ملا لیں اگر حل نہ ہو تو ذرا گرم کر لیں حل ہو جائیں گے پھر پانی ڈال کر کھرل کرتے جائیں پانی خشک ہونے پر گاڑھا سا مرہم بن جائے گا۔

موقع استعمال جسم کا کوئی حصہ جل جائے وہاں پتلا پتلا لیپ سا کریں دن میں دو بار لازمی لگائیں ایک ہفتہ لگانا کافی ہے۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں۔

تریاق ناسور

ھوالشافی نیلا توتیا ۲۵ گرام پھٹکری سفید ۲۰۰ گرام سنگ جراحت ۲۰۰ گرام سندھور ۲۵ گرام۔

ترکیب استعمال سب کو باریک پیس کر محفوظ کرلیں ۸،۱ گرام صبح اور ۸،۱ گرام شام ہمراہ دودھ کھلائیں ذرا ساز خم پر بھی لگائیں۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔

برائے پھولا جالا موتیا سفید ناخونہ

ھوالشافی پھٹکری سفید ۵۰ گرام نوشادر ٹھیکری ۲۰ گرام جست مدبر ۲۰ گرام ست لیموں ۱۰ گرام سرمہ سیاہ ۴۰ گرام۔

ترکیب تیاری سب ادویہ کو کھرل میں ڈال کر سرمہ بنالیں سلائی سے آنکھوں میں دن میں تین بار لگائیں۔

برائی دافع جھریاں

ھوالشافی گندھک آملہ سار ۵۰ گرام ان بجھ چونا ۱۰ گرام پانی دو کلو۔

ترکیب تیاری گندھک کو باریک کرلیں تو دونوں ادویہ کو پانی میں ملا کر رکھ دیں صبح تک چونا تحلیل ہو جائے گا اب دیگچی میں ڈال کر چند جوش دے کر رکھ دیں صبح نتھرا ہوا پانی فلٹر کرلیں اور بوتل میں محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک ۴ سے ۸ قطرے صبح شام کھانے کے بعد

افعال و اثرات غدی اعصابی ہیں **فوائد** بڑھاپا سے قبل جسم اور چہرے پر جھریاں بن جانے کے لئے مفید ہے۔

برائے اخراج پتھری مثانہ و گردہ

ھوالشافی مغز تخم خربوزہ ۲۵ گرام اجوائین دیسی ۱۰ گرام ساگہ بریاں ۱۰ گرام کالی مرچ ۵ گرام سنگ یہود ۱۰ گرام تارا میرا ۲۰ گرام

ترکیب تیاری سب کو پیس کر محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک دو دو گرام صبح شام۔

برائے یرقان

ھوالشافی بکرے کے پتے سے صفراء نکال کر شیشی میں ڈال کر فریج میں رکھیں بوقت ضرورت چند منٹ شیشی ہوا میں رکھیں پانچ قطرے نکال کر کیپسول میں بھر کر صبح پلائیں پانچ دن پلانا یرقان کا یقینی علاج ہے

غذا غدی اعصابی کھلائیں۔

افعال و اثرات غدی اعصابی ہیں۔

برائے زخم شوگر

ھوالشافی بکرے کے پتے میں چھ ماشہ سندھور ڈال کر محفوظ کر لیں ذرا سا نکال کر ململ کے کپڑے پر لگا کر زخم پر لگائیں پٹی روزانہ دوبارہ کریں انشاء اللہ زخم بند ہو جائے گا۔

برائے شوگر و بلڈ پریشر

ھوالشافی اعصابی عضلاتی ملین اعصابی غدی تریاق حب شفاء جوارش مفرح شاہی۔

ان کے نسخے قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا سے دیکھ کر بنا لیں۔

مقدار خوراک تینوں دوائیں دو دو ماشہ دن میں تین بار جوارش مفرح شاہی چھ چھ ماشہ صبح شام۔

غذا غذا اعصابی دیں۔

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں۔

فوائد بلڈ پریشر بلڈ شوگر گھبراہٹ بے چینی اماس اور دردوں کے لئے مفید ہے جونہی پیشاب بڑھے گا تمام علامات اور بلڈ پریشر ختم ہو جائے گا۔

برائے دانت درد

ھوالشافی جمالگوٹہ ۱۰ گرام اجوائین دیسی ۳۰ گرام جلوتری ۲۰ گرام لونگ ۲۰ گرام۔

ترکیب تیاری و استعمال سب کو پیس کر محفوظ کر لیں بوقت ضرورت چٹکی بھر دوا لے کر دانت کے ارد گرد مسوڑھوں پر بیڑے کی طرح لگائیں انشاء اللہ فوراً درد رک جائے گا۔

منجن ماس خورہ

ھوالشافی کیکر کے خشک پتے ۵ تولہ گل تمباکو ۵ تولہ نیلا تھوتھا ۶ ماشہ

سب کو باریک کر کے منجن تیار کر لیں۔

افعال و اثرات میں عضلاتی اعصابی ہے۔

ہلتے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں ماخورہ ختم ہو جاتا ہے اور دانتوں سے بدبو آنی بند ہو جاتی ہے۔

برائے شوگر

ھوالشافی تخم حیات (نیبرڈوڈی)۔

تخم حیات کو صاف کر کے آگ پر بریاں کر لیں خیال رہے کہ جل نہ جائے باریک پیس کر کیپسول بھر کر صبح شام ہمراہ قہوہ چھال کیکر اور چھال جامن دے دیں شوگر کے لئے بے حد مفید ہے۔

افعال و اثرات میں عضلاتی اعصابی ہے (عطیہ حکیم باقر حسین شاہ شیخوپورہ)

تریاق بلڈ پریشر

ھوالشافی لسن کی ایک پوتھی صاف کر کے ہمراہ تازہ پانی صبح شام کھانے سے بلڈ پریشر کو مستقل آرام آجاتا ہے اگر اس کے ساتھ قہوہ دیسی اجوائین اور غذا میں سالن سبزیاں زیادہ اور روٹی کم استعمال کی جائے تو بہت جلد پرانے سے پرانا بلڈ پریشر نارمل ہو جاتا ہے۔

دیگر اجوائین دیسی اور لسن برابر وزن پیس کر بڑے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح شام نیم گرم پانی سے ایک ایک گولی کھائیں گوشت انڈے سے پرہیز رکھا جائے۔ معمول مطب ہے

درد کان

ھوالشافی آب پیاز ۱۰ قطرے بیلاڈونا ۲۰ قطرے ٹنکچر اوپیم ۲۰ قطرے گلیسرین ایک اونس ملا کر کان کے سخت درد کے دوران صرف ایک قطرہ ڈالنے سے فوری تسکین بخشتا ہے۔

تیل ہڈی جوڑ

ھوالشافی منتھا جیلیا ۱۰ گرام روغن تل ۲۰۰ گرام رتن جوت ۲۰ گرام کافور ۲۰ گرام۔

ترکیب تیاری سب ادویہ کو باریک کر کے تیل میں جلا لیں سرد کر کے چھان کر محفوظ کر لیں ٹوٹی ہوئی ہڈی پر مالش کریں۔

افعال و اثرات میں غدی اعصابی ہے۔

برائے گنج

ھوالشافی روغن بیضہ مرغ ۱۰۰ گرام روغن لونگ ۲۵ گرام روغن جمالگوٹہ ۱۰ گرام۔

ترکیب تیاری سب کو ملا کر گنج پر مالش کریں اگر دانے نکل آئیں تو دو دن روک کر پھر لگائیں۔

افعال و اثرات میں غدی عضلاتی ہے۔

ذیابیطس شوگر کثرت بول

ھوالشافی مغز بنولہ مغز تخم کریلا گڑمار بوٹی مرچ سیاہ۔

ترکیب تیاری تمام کو برابر وزن لے کر سفوف بنالیں۔

ترکیب استعمال دو تا تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی یا برگ آم برگ جامن برگ بوہڑ سایہ میں خشک کئے ہوئے ایک تولہ کا قہوہ سے صبح دوپہر شام کھانے کے بعد جلد شوگر کنٹرول ہو جاتی ہے۔

نزلہ زکام

ھوالشافی کالی مرچ باریک پیس کر بعد غذا تین ماشہ صبح دوپہر شام ہمراہ نیم گرم پانی سے دیں اگر اسے لونگ دار چینی کے قہوہ سے دیا جائے تو بے حد مفید ہے۔

سردیوں کا تحفہ

ھوالشافی بھنے چنے ایک پاؤ کشمش ۵ تولہ گری ۵ تولہ چھوہارے ۵ تولہ اخروٹ ۱۰ تولہ دیسی گھی ۲/۱ کلو شہد یا چینی ۳ پاؤ انڈے ۵ عدد۔

ترکیب تیاری بھنے چنے کو باریک آٹا بنالیں باقی تمام اشیاء صاف کر کے الگ الگ باریک کر لیں اب بھنے چنے کے آٹے کو گھی میں بھون لیں جب آٹا اچھی طرح بھن جائے تو باقی تمام چیزیں اور چینی ملا دیں اور پھر بھونیں بس حلوہ تیار ہے اسی طرح خشک رہے گا اگر قوام نرم کرنا ہو تو چینی کا گاڑھا قوام بنا کر ملالیں حلوہ نرم ہو جائے گا۔

مقدار خوراک دو تا پانچ تولہ ہمراہ چائے صبح شام

افعال و اثرات بے حد مقوی قلب و عضلات ہے سردی تری یا بلغم کی زیادتی سے ہونے والی تمام تکالیف کے لئے بے حد مفید ہے مردوں کے ضعف باہ کی لئے مجرب ہے۔

قے روک چٹنی

ھوالشافی آب قالسہ ۱۰ تولہ آب انار ۱۰ تولہ آب املی ۱۰ تولہ آلو بخارہ ۱۰ تولہ چینی ۲۰ تولہ۔

ترکیب تیاری املی آلو بخارہ کو پانی میں بھگو دیں اور نچوڑ لیں باقی چیزوں کو کوٹ کر پانی نکال لیں سب کو ملا کر آگ پر گرم کریں جب قوام گاڑھا ہو جائے تو محفوظ کر لیں کھلے منہ والے مرتبان میں رکھیں۔

مقدار خوراک ایک تا دو تولہ صبح دوپہر شام زیادہ تکلیف کی حالت میں تین بار بھی دیا جاسکتا ہے۔

افعال و اثرات عضلاتی اعصابی ہے جوارش املی کا نعم البدل ہے دل ڈوبنا گھبراہٹ بے چینی ہیضہ قے دست اور حاملہ کی قے کے لئے مفید ہے۔

بار بار پاخانے آنا

ھوالشافی لونگ رائی سنگ دانہ ہموزن۔

ترکیب تیاری سب کو باریک کر کے سفوف بنا لیں۔

مقدار خوراک چار رتی تا ایک ماشہ ہمراہ لسی دہی یا قہوہ لونگ دار چینی۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہے نکر ہی بار بار پاخانے آنے کے لئے مفید ہے اس کے ساتھ چنے کی روٹی اور او جڑی بھی کھلائیں۔

قہوہ مقوی قلب

ھوالشافی لونگ ۳ عدد دار چینی ۳ ماشہ کلونجی ۶ ماشہ تیزپات ۶ ماشہ چینی حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری دونوں کو حسب ضرورت پانی میں ابال لیں اگر اسے تیز کرنا چاہیں تو ایک عدد لیموں کا رس نچوڑ لیں فوری اثر ہو جائے گا۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہے اعصابی دماغی تحریک سے ہونے والے تمام امراض و علامات کے لئے بے حد مفید ہے بار بار پاخانے کا تبخیر معدہ برائے بخار کھانسی بھوک نہ لگنا میں بے حد مفید ہے۔

دیگر

ھوالشافی عناب ۹ دانے منقے ۹ دانے خوب کلاں ۶ ماشہ پانی ایک پاؤ

ترکیب تیاری اچھی طرح آگ پر پکا لیں میٹھا یا نمک ملا کر پی سکتے ہیں۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔

برائے بخار

ھوالشافی کرنجوہ ۵ تولہ پھٹکڑی ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری کرنجوہ کو توڑ کر مغز نکال لیں پھٹکڑی کو گلو کا پانی ڈال کر بریاں کر لیں پھر دونوں کو باریک پیس کر نخودی گولیاں بنا لیں۔

مقدار خوراک ایک تا تین گولی ہر دو گھنٹے کے بعد ہمراہ قہوہ خوب کلاں والا۔

افعال و اثرات عضلاتی اعصابی ہیں ہر قسم کے بخاروں کے لئے مفید ہے جریان لیکوریا کو بند کرنے میں کامیاب ہے ہلتے ہوئے دانتوں پر لگانے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں نزلہ زکام اور لیس دار کھانسی کے لئے مفید ہے۔

سیاہی چہرہ

ھوالشافی بلادر اتریل تل سیاہ ۲ر ا پاو بابچی ۲ر ا کلو رائی ۲ر ا کلو سب کو باریک پیس کر حب نخودی بنا لیں

مقدار خوراک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ پانی یا قہوہ۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہے چند دن میں چہرے کی سیاہی داغ دھبے دور کر کے چہرہ صاف اور سرخ کر دیتی ہے اس کے علاوہ جریان ضعف باہ کثرت بول نزلہ زکام کھانسی جس میں پکی لیسدار بلغم خارج ہوتی ہو کے لئے مفید ہے۔

مانع حمل ہمبستری سے قبل روغن ارنڈ اندام نہانی میں لگائیں مجرب ہے۔

دیگر اگر تخم ارنڈ (جسے تخم بیدانجیر بھی کہتے ہیں) ایک عدد سالم

کھلائیں تو ایک سال تک اور اگر دو کھلائیں تو دو سال تک حمل قرار نہیں پاتا

برائے سیلان الرحم و فراخی فرج

مازو - پھٹکری بسپاری کاٹھی - مغز تخم املی کلاں - گل یا برگ کیکر کمرکس ہم وزن

طریقہ استعمال ایک ماشہ سے دو ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

طریقہ مقامی استعمال مندرجہ بالا ادویات کا سفوف ۲ ماشہ پانی میں حل کر کے استنجا کرائیں یا پچکاری کریں یا ۳ ماشہ سفوف ململ کی [illegible] میں بند کر کے اندام نہانی میں رکھائیں چند دن کے استعمال سے سیلان الرحم ختم ہو جائے گا۔ اور اندام نہانی تنگ ہو جائے گا۔ اور اندام نہانی مثل باکرہ ہو جائے گی۔ عضلاتی اعصابی محرک ہے۔

معین حمل

پھٹکری بسکا ٹھی سپاری ہم وزن

ترکیب استعمال ۲، ۳ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ برگ بوہڑ یا پیپل کھلائیں۔

حیض کے پاک ہونے کے فوراً بعد ایک ہفتہ تک کھلائیں۔ تین حیض تک حمل یقینی قائم ہو جاتا ہے۔

نوٹ: یہی سفوف ۲ ماشے ململ کی پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں روزانہ رکھا جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔

نوٹ: قانون مفرد اعضاء کے [illegible] کو پیا کا عضلاتی اعصابی نسخہ بھی بہترین معین حمل ہے۔

اکسیر قلاع الفم

ہوالشافی مرتج سیاہ - کتھ سفید توتیا سبز
۹ ماشے ۲ ماشے ۱ ماشے

پیس کر ۲ ماشہ دوا منہ میں چھڑک کر رال ٹپکائیں۔

خواص ہر قسم کے جوش دہن کو دور کر کے طبیعت کو تسکین دیتی ہے خواہ منہ کتنا ہی پک گیا ہو۔ عضلاتی اعصابی محرک ہے۔

دیگر زیرہ سفید - کتھ سفید ہم وزن دو ماشے دوا منہ میں چند منٹ رکھائیں فوراً سکون ہوگا۔ چند بار لگانے سے مکمل آرام آجائے گا عضلاتی اعصابی ہے

اکسیر ککرہ

آنکھوں کے پپوٹوں کے اندرونی حصوں میں ورم ہو جاتا ہے جو آنکھ کے

کے بلصید میں مگر اکر تکلیف کا سبب بنتا ہے اکثر خارش درد ہوتا ہے ۔ رنگ لال ہوتی ہے ۔ بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ میں ریت وغیرہ پڑ گئی ہے ۔

ہوالشافی دو عدد لیموں کا پانی ۔ پھٹکڑی ۲ ماشہ ملا کر اس قدر گھوٹیں کہ یک جان ہو کر محلول کا رنگ سبز ہو جائے ۔

اس میں صاف روئی تر کر کے آنکھوں پر باندھیں صرف دو تین دن باندھنا ضروری ہے ۔ اللہ کے فضل سے ہمیشہ کے لئے آرام آجاتا ہے عضلاتی اعصابی ہے

دوائے دمہ المعروف دورہ روک

ہوالشافی

شورہ قلمی	برگ دھتورہ خشک (جوز ماثل)
۱ تولہ	۲ تولہ

لوبان	سونف	یا برگ سفیدہ
۲ ماشے	۵ تولے	۵ تولہ

ابال کر یا حقہ میں رکھ کر پلائیں فوراً دورہ رک جائے گا ۔

ترکیب استعمال تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں بوقت دورہ تین ماشہ دوا کا سفوف دہکتے ہوئے کوئلوں پر ڈال کر دھواں اندر کھینچیں ۔

یا حقہ میں تمباکو کی جگہ رکھ کر پئیں صرف ۴، ۵ منٹ بعد سانس آسانی سے آنے لگتا ہے ۔ اعصابی عضلاتی شدید ہے ۔

برائے چنبل

ہوالشافی

رائی	آب دہی
۵ تولہ	حسب ضرورت

ترکیب استعمال اول رائی باریک پیس لیں پھر دہی کا پانی ڈالتے جائیں اور گھوٹتے رہیں جب مرہم سی بن جائے تو تیار ہے ۔ دن میں دو بار چنبل پر لیپ کریں ۔ غدی عضلاتی ہے

سفوف مفرح شاہی

الائچی خورد ۔	صندل سفید
۱ حصہ	۲ حصہ

طباشیر ۔	زہر مہرہ خطائی ۔	گل سرخ
۲ حصہ	۴ حصہ	۸ حصہ

مقدار خوراک تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں ۴ رتی سے ایک ماشہ سفوف کی شکل میں کھلائیں

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے ۔ دماغ و اعصاب کو تحریک دینے کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے جب دل صفرا و حرارت اور گرمی کی شدت سے گھبرا رہا ہو ۔ اور خفقان القلب کی شدید حالت ہو ۔ مریض پر غشی کے دورے ہو رہے ہوں ایسے موقع پر آب حیات کا کام دیتا ہے ۔

جسم پر چھالے ہونا

کچور	معصیر	تیل سرسوں
ایک تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ

ترکیب تیاری اول ریکپور پیس لیں پھر تھوڑا تھوڑا معصبر ڈالتے جائیں اور پیستے جائیں جب دونوں انتہائی باریک ہو جائیں۔ تو تھوڑا تھوڑا تیل ڈالنا شروع کر دیں اور رگڑتے جائیں حتیٰ کہ تمام تیل ختم ہو جائے۔

ترکیب استعمال روئی کے پھاہے سے چنبل خارش اور چھالوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں ختم ہو جائیں گے۔

غدی اعصابی ملیّن

ہوالشافی سناکی ، نمک طعام

سناکی	نمک طعام
۱ حصّہ	۳ حصّہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک ۱ ماشہ سے ۳ ماشہ دن میں تین بار

افعال و اثرات بہترین قاطع ریاح ، ہاضم اور ملیّن ہے دائمی قبض کے لئے بہترین دوا ہے۔ احتلام کی خاص دوا ہے۔

برائے سوزاک

ہوالشافی روغن صندل ، روغن بروزہ ہم وزن۔

مقدار خوراک ۲ قطرے تا ۵ قطرے تپاشہ میں ڈال کر یا چینی میں ملا کر صبح دوپہر شام کھلائیں بعدہٗ اگر مریض دودھ پسند

کرے تو دودھ میں گھی ملا کر پلا دیں۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی محرک و ملیّن ہے غدی سوزش چاہے جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو رفع کرنے میں بہترین فوائد کا حامل ہے۔ خصوصاً سوزاک جو خالص غدی سوزش کی تکلیف ہے۔ اس کے لئے فوری تسکین کا باعث ہے درد جلن چند خوراکوں سے ہی رفع ہو جاتی ہے چونکہ نسخہ کے تمام اجزاء روغن ہیں اس لئے یہ تمام حابس و قابض نسخوں سے بہتر ہے۔

برائے کیل مہاسے

ریکپور ، دار چکنا ، جاگوئیڈ ، شنگرف ، بابچی ، رائی۔

ریکپور	دار چکنا	جاگوئیڈ	شنگرف	بابچی	رائی
۱ حصّہ	۲ حصّہ	۴ حصّہ	۸ حصّہ	۱۶ حصّہ	۳۲ حصّہ

حب بقدر دانہ مونگ بنا لیں ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن دیسی۔ یہی دوا ایک ماشہ ۲ تولہ ویزلین میں ملا کر چہرے پر لگائیں۔ تیزابیت اور سودا کی وجہ سے خرابی خون چند دنوں میں غائب کرتا ہے۔ کینسر ، بھگندر ، چنبل ، وچدر ، خارش کی خاص دوا ہے۔

برائے برص

ھوالشافی تخم پنوار ، گندھک آملہ سار ، بابچی ، تخم لوبن۔ ایک تولہ سفوف لیکر ایک پاؤ بھر پانی میں بھگو دیں صبح پانی نتھار کر پلا دیں۔ دوا برص پر مالش کریں۔

اکسیر مرہم ہائے بواسیر

اعلیٰ درجہ کی مجرب چیز ہے ایک ہفتہ کے استعمال سے انشاءاللہ مسے خود بخود غائب ہو جائیں گے دوبارہ شکایت نہیں ہوتی۔

علاوہ ازیں جسم کے کسی حصہ کے مسوں کے لئے بے خوف و خطر استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے

اگر یہ مرہم قدرے تکلیف دے تو دو تین دن بند کر دیں اور گھی مکھن لگائیں جب سوزش رفع ہو جائے تو پھر لگائیں چند دن بعد سب دُم دبا کر بھاگ جائیں گے۔ انشاءاللہ۔

ھوالشافی بلادر اعلیٰ قسم ۴ عدد کوٹ کر ۳ تولہ روغن کنجد میں جلا دیں اس کے بعد گندھک آملہ سار۔ ہڑتال ورقیہ۔ سنکھیا ہر ایک تین ماشہ باریک پیس کر تیل میں ڈال دیں اور خوب اچھی طرح بلادر سمیت گھوٹ کر مرہم بنا لیں۔

طریقہ استعمال ذرا سی مرہم مسوں پر لیپ کر دیں اور اوپر لنگوٹ باندھ لیں روزانہ ایک دفعہ اس طریقہ سے مرہم لگائیں اللہ نے چاہا تو چند روز تک مسے جاتے رہیں گے غدی عضلاتی ہے۔

تریاق بواسیر

ابتدائی بواسیر کے لئے فوری اثر ہے چند دن استعمال سے ہی غائب ہو جاتی

ہے۔

ایسے بواسیر کے مریض جنہیں کئی کئی دن پاخانہ نہیں آتا جب آتا ہے تو خون کی دھاریں شروع ہو جاتی ہیں۔ مریض کے پاخانہ کے ڈر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خون نکل نکل کر کمی خون یعنی انیمیا تک ہو گیا ہو کے لئے تریاق ہے

ھوالشافی ایلوا۔ ریوند۔ مصطگی۔ مغز نیم۔ مغز بکائن مغز چاکسو مغز ریٹھہ ہر ایک ہم وزن

ترکیب تیاری سب کو باریک کر کے ادرک کے پانی میں بقدر نخود گولیاں بنا لیں۔

ایک گولی سے دو گولی حسب ضرورت صبح۔ دوپہر۔ شام کھلائیں۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔ بواسیر۔ قبض۔ ریاح معدہ تبخیر کے لئے اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوائی ہے۔ دائمی قبض کے لئے بھی تریاق ہے۔ کمی خون اور کمزوری کے لئے بے حد مفید ہے غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے بھروسہ کی دوا ہے

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا سے

تریاق بواسیر

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی ملین۔ غدی عضلاتی مسہل ایسی بواسیر کے لئے تریاق ہے جس میں پاخانہ تین چار بار آتا ہو۔

برائے بلغمی کھانسی

ھوالشافی

گھیکوار ۱ سیر ، نمک طعام ۵ تولہ

ترکیب تیاری

گھیکوار مع چھلکا کوٹ لیں، پھر پسا ہوا نمک شامل کرکے مٹی کے کوزے میں گل حکمت کرکے دس کلو اوپلوں میں رکھ کر جلائیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں سیاہ رنگ کا مرکب حاصل ہوگا۔ باریک پیس کر محفوظ کرلیں۔

افعال و اثرات

عضلاتی غدی مقوی و ملیّن ہے۔ عضلات میں تحریک دیکر ان کے اندر کی بلغم و رلیشہ کو خارج کرتا ہے یعنی پھیپھڑوں کا بھی ملیّن و مسہل ہے

پرانی کھانسی اور کالی کھانسی خواہ کتنی ہی مہلک صورت اختیار کرگئی ہو۔ کھانستے کھانستے الٹی آجاتی ہو کوئی دوا کارگر نہ ہوتی ہو ایسی صورت میں یہ دوا مسیحائی کا کام دیتی ہے۔

چونکہ گھیکوار بطور غذا سالن بنا کر بھی کھایا جاتا ہے۔ لہٰذا کسی قسم کے نقصان سے پاک ہے۔ بے خوف و خطر استعمال کرسکتے ہیں۔

مقدار خوراک

جوان آدمی کے لئے ایک تا دو ماشہ، چھوٹے بچوں کے لئے ایک تا دو رتی۔

بعض دفعہ اونٹ کے لیڈوں کی طرح آتا ہو۔ بلکہ بعض دفعہ مریض کا پاخانہ خود بخود خارج نہیں ہوتا بلکہ مریض کو انگلی داخل کرکے خارج کرنا پڑتا ہے۔ درج ذیل نسخہ ایسے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔ نہایت کم خرچ اور مؤثر نسخہ ہے۔

ھوالشافی

اجوائن دیسی ۵ تولہ، بابچی ۵ تولہ، گندھک آملہ سار ۵ تولہ، رائی ۵ تولہ

ترکیب تیاری

تمام ادویات کو باریک کرکے محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک

ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار۔

حب سلاجیت

ھوالشافی

سلاجیت، ازراقی، قرنفل، کشتہ فولاد۔ لوبان کوڑیہ ہم وزن

افعال و اثرات

عضلاتی غدی مقوی ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی عضلات مرکب ہے۔ عضلاتی تسکین سے ضعف باہ اور نامردی اور کمزوری و توانائی ہو تو اسے دور کرتا ہے۔

مقوی باہ ادویہ و نسخہ جات کا سرتاج ہے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط کرتا ہے خصوصاً بڑی عمر کے لوگوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ کثرت بول کمزوری مثانہ۔ مولد و مغلظ منی ہے۔ امساک طبعی پیدا کرتا ہے۔

مقدار خوراک

حب بقدر نخود۔ ایک ایک گولی صبح دوپہر شام کھلائیں۔

محرک و مقوی گردہ و مثانہ

ہوالشافی

قلمی شورہ	نوشادر ٹھیکری	جوکھار	کافور
۱۰ تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ	۱ تولہ
سہاگہ	سنگ یہود	پوست ریٹھا	
۵ تولہ	۵ تولہ	۱۰ عدد	

ترکیب تیاری سوائے کافور کے تمام ادویہ کو باریک کرکے دس سیر اپلوں کی آگ دیں، سرد ہونے پر نکال کر کافور شامل کردیں۔

مقدار خوراک نصف ماشہ سے دو ماشہ دن میں تین بار۔

افعال واثرات غدی اعصابی مقوی ہے۔ جگر، پتہ، گردہ و مثانہ میں تحریک پیدا کرکے گردہ مثانہ کی کمزوری سے پیدا شدہ پتھریاں ریزہ ریزہ کرکے براہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ پیشاب کی جلن تقطیر بول، عسر الطمث وغیرہ کے لئے لاجواب دوا ہے۔

اس نسخہ کے بارے میں بعض لوگ اتنے عقیدت مند ہیں کہ ان کے خیال میں یہ نسخہ سر سے لے کر پاؤں تک جملہ امراض میں عموماً اور احشا باطنی اور گردہ و مثانہ کے لئے خصوصاً مفید ہے۔ نسوانی عوارضات، ورم رحم، اختناق الرحم صلابت رحم کے لئے اکسیر سے کم نہیں۔

ختم شد

تاریخ طب و اطباء

مصنفہ حکیم محمد یسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

اس کتاب میں فن طب کی تاریخ اہمیت وسعت اور اس کی ضرورت تفصیل سے بیان کی گئی ہے پھر اس عظیم و مقدس فن میں کمال پانے والے نامور اطباء کا تعارف کارنامے طبی خدمات معجزانہ کمالات اور ان کی تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے

ملنے کا پتہ یسین طبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لودھراں
یسین دواخانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

نظامات جسم

مصنفہ حکیم محمد یسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت اس حقیقت کی وضاحت کی گئی ہے کہ حیاتی مفرد اعضاء دل دماغ جگر کی طرح جسم انسان میں نظام بھی تین ہی پائے جاتے ہیں (1)غدی نظام (2)اعصابی نظام (3) عضلاتی نظام ان کے علاوہ باقی تمام نظامات انہی کے ماتحت کام کرتے ہیں انہی تینوں نظامات میں سے کسی ایک کے تیز یا سست ہونے کی صورت میں تکلیف پیدا ہو جاتی ہے قیمت 45 صرف ۔

ملنے کا پتہ یسین طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور
یسین دواخانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لودھراں

حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کی تصانیف ۔ حکیم محمد یٰسین دنیاپوری کی تصانیف

★ تحقیقات سوزش و اورام	۴۰/- روپے	★ تحقیقات ادویہ سازی	۷۰/- روپے
★ 〃 علم الادویہ	۴۰/- 〃	★ 〃 تشریح اعضائے انسان	۷۵/- 〃
★ 〃 تین انسانی زہر	〃 〃	★ 〃 امراض نسواں	۶۵/- 〃
★ 〃 حمیات	〃 〃	★ 〃 امراض معدہ و امعاء	۳۰/- 〃
★ 〃 اعادہ شباب	〃 〃	★ 〃 خواص المفردات اول، دوم، سوم	۱۲۰/-، ۱۱۰/-، ۹۰/- 〃
★ 〃 جنسی امراض	۶۰/- 〃	★ 〃 اسرار النبض	۳۰/- 〃
★ 〃 امراض و علامات	۶۰/- 〃	★ 〃 امراض قلب	۲۵/- 〃
★ 〃 فارماکوپیا	۳۰/- 〃	★ 〃 امراض دماغ و اعصاب	۳۰/- 〃
★ 〃 علاج بالغذا	۵۰/- 〃	★ 〃 امراض جگر و غدد	۴۰/- 〃
★ 〃 نزلہ و زکام	۲۵/- 〃	★ 〃 امراض اطفال	۴۵/- 〃
★ 〃 نزلہ و زکام وبائی	۲۵/- 〃	★ 〃 طبی اصطلاحات	۲۰۰/- 〃
★ 〃 تپ دق و سل	۲۵/- 〃	★ 〃 علم الامراض	۳۰۰/- 〃
★ 〃 تپ دق اور خوراک	۲۵/- 〃	★ مبر المطب	۱۰۰/- 〃
★ 〃 المجربات	۴۰/- 〃	★ رہبر نظریہ مفرد اعضاء	۷۵/- 〃
★ 〃 مبادیات طب	۴۰/- 〃	★ تعارف قانون مفرد اعضاء	۴۰/- 〃
★ فرنگی طب غلط ہے	〃 〃	★ سوانح حیات موجد قانون مفرد اعضاء	۶۵/- 〃
★ اسلام اور جنسیات	〃 〃	★ مجربات قانون مفرد اعضاء	۳۰/- 〃
★ طب یا کوئی نجار نہیں	۲۵/- 〃	★ دستور علاج بالمفرد اعضاء	۴۰/- 〃
★ جنگ رجسٹریشن	〃 〃	★ کلیات قانون مفرد اعضاء	۵۰/- 〃
★ سوانح حیات موجد طب جدید	۴۰/- 〃	★ غذا سے علاج مع مبر المطب	۵۰/- 〃
★ رجسٹریشن فرنٹ کی		★ تپ دق و سل	۱۸/- 〃
سابقہ فائلیں ۔ فی فائل	۳۵/- 〃	★ دمہ	۱۸/- 〃

ملنے کا پتہ یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دنیاپور ضلع لودھراں فون نمبر ۲۷۷۳